مورمن کی کتاب

یِسُوع مسیح کی بابت ایک اور عہد نامہ

مومن کی کتاب

یسُوع مسیح کی بابت ایک اور عہد نامہ

Intellectual Reserve, Inc. © 2007 کی طرف سے
جُملہ حقُوق محفوظ ہیں

Printed in the United States of America 11/2010

19932007

Translation of the Book of Mormon

Urdu

ISBN 978-1-59297-600-3 (Hardcover 35606 434)
ISBN 978-1-59297-601-0 (Paperback 35607 434)

مورمن کی کتاب

مورمن کے ہاتھ سے اُوراق
پر لکھے ہوئے احوال
جو نیفی کے اُوراق سے لئے گئے

یہ نیفی کے لوگوں کی تاریخ کا خلاصہ ہے اور لامنوں کا بھی — جو لامنوں کے لئے لکھا گیا جو اسرائیل کے گھرانہ کے بقیہ ہیں اور یہودی اور غیر قوموں کے لئے بھی — جو حُکم اور نبوّت کی رُوح اور مکاشفہ کے وسیلے سے لکھی گئیں — لکھی اور سر بمہر کر دی گئیں اور خُداوند کی حفاظت میں چُھپائی گئیں تاکہ تباہ نہ ہو جائیں — کہ خُدا کی قدرت اور نعمت کے وسیلے سے سامنے آئیں اور اِن کا ترجمہ ہو — اور مرونی کے ہاتھوں سر بمہر ہو کر خُداوند کے لیے چُھپائی جائیں تاکہ غیر قوموں کے ذریعے مقررہ وقت پر ظاہر ہوں — اِس کا ترجمہ خُدا کی نعمت کے وسیلے ہو۔

عیتر کی کتاب سے بھی خلاصہ لیا گیا جو یارد کے لوگوں کی تواریخ ہے جو اِس وقت پراگندہ کئے گئے جب خُداوند نے لوگوں کی زبانوں میں اختلاف ڈالا اِس وقت جب وہ آسمان تک پہنچنے کے لئے ایک بُرج تعمیر کر رہے تھے — جو اسرائیل کے گھرانہ کے بقیہ پر ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ خُداوند نے اُنکے باپ دادا کے لئے کتنے بڑے کام کیے اور وہ خُداوند کے عُہود جانیں کہ اُنہیں ہمیشہ کے لئے خارج نہیں کیا گیا — اور بھی کہ یہودیوں اور غیر قوم کو قائل کرنے کے لئے کہ یِسُوع ہی مسیح ہے ابدی خُدا جو تمام قوموں پر اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے — اور اب اگر اِن میں غلطیاں ہیں تو وہ آدمیوں کا قصور ہے اِس لئے خُدا کے کاموں کو ملامت نہ کرو تاکہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے تم بیداغ ٹھہرو۔

انگریزی میں کیا جانے والا اصل ترجمہ
جو جوزف سِمتھ جونیئر نے اُوراق پر سے کیا
پہلے ایڈیشن کی اشاعت ۱۸۳۰ میں
پالمائرا نیویارک ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہوئی

کلِیسیائے یِسُوع مسیح برائے مُقدّسینِ آخری ایّام کی طرف سے
سالٹ لیک سِٹی۔ یوٹاہ۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
میں شائع ہوئی

تعارف

مورمن کی کتاب، کتاب مُقدّس کی طرح مُقدّس نوشتوں کی جلد ہے یہ کتاب قدیم امریکی باشندوں کے ساتھ خُدا کے معاملات اور ابدی خوشخبری کی معموری پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب بہت سے قدیم نبیّوں نے مکاشفہ اور نبوّت کی رُوح سے لکھی۔ سونے کے اُوراق پر لکھی اُن تحریروں سے مورمن نامی نبی و تاریخ دان نے حوالہ جات لئے اور خلاصہ لکھا۔ اِس تواریخ سے دو بڑی تہذیبوں کے احوال کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جو ۶۰۰ ق م میں یروشلم سے آئی اور بعد میں دو قوموں میں بٹ گئی جو نیفیوں اور لامنوں کے نام سے مشہور ہوئیں۔ دُوسری بہت پہلے اُس وقت آئی جب خُداوند نے بابل کے بُرج پر لوگوں کی زبانوں میں اختلاف ڈالا یہ گروہ یاردیوں کے نام سے جانا جاتا ہے ہزاروں سال بعد سوائے لامنوں کے سب تباہ ہو گئے اور یہ امریکی آباؤاجداد ہیں۔

اپنے جی اُٹھنے کے فوراً بعد نیفیوں کو خُداوند یسُوع مسیح کا خود تعلیم دینا عظیم ترین واقعہ ہے جو کہ مورمن کی کتاب میں رقم ہے یہ انجیل کی تعلیم اور نجات کے منصوبے کے خاکہ کی وضاحت کرتا، اور لوگوں کو بتاتا ہے کہ اس زندگی میں سلامتی اور آنے والی زندگی میں ابدی نجات حاصل کرنے کی خاطر اُنہیں کیا کرنا ضروری ہے۔

مورمن جب اپنی تحریروں کو مکمل کر چکا تو اُس نے احوال اپنے بیٹے مرونی کے سپرد کیے جس نے اُس میں کچھ اپنی باتیں بھی شامل کیں اور اُوراق کو کمورا کی پہاڑی میں چُھپا دیا تب دوبارہ جی اُٹھنے والی جلالی ہستی وہی مرونی ۲۱ ستمبر ۱۸۲۳ کو نبی جوزف سمِتھ کو دکھائی دیا اور اُسے قدیم تواریخ کے بارے میں بتایا اور ہدایت کی کہ اُسے اِس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنا ہے۔

مقررہ وقت پر یہ اُوراق جوزف سمِتھ کے سپرد کیے گئے جس نے خُدا کی قدرت اور نعمت سے اِن کا ترجمہ کیا یہ تواریخ اب کئی زبانوں میں نئی اور اضافی گواہی کے طور پر شائع ہو چُکی ہے کہ یسُوع مسیح زندہ خُدا کا بیٹا ہے اور جو کوئی بھی اُسکی طرف رجوع لائے اور اُس کی انجیل کے قوانین اور رسوم مانے نجات پائے گا۔

نبی جوزف سمِتھ نے اِس تواریخ کے بارے میں فرمایا کہ مَیں نے بھائیوں کو بتایا کہ مورمن کی کتاب زمین پر موجود کسی بھی کتاب سے زیادہ دُرست ہے اور یہ ہمارے مذہب میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے کوئی بھی آدمی کسی اور کتاب کی نسبت اِس کتاب میں دی گئی تعلیم کے مطابق زندگی گذار کر خُدا کے قریب تر ہو سکتا ہے۔

جوزف سمِتھ کے علاوہ خُداوند نے گیارہ دُوسرے آدمیوں کو بھی چُنا کہ وہ خُود سونے کے اُوراق دیکھیں اور مورمن کی کتاب کی سچائی الوہیت کے خاص گواہ ہوں اُن کی تحریری شہادتیں اِس کتاب میں تین گواہوں کی شہادت اور آٹھ گواہوں کی شہادت کے طور پر شامل کی گئی ہیں۔

ہم ہر جگہ کے تمام لوگوں کو مورمن کی کتاب پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں کہ اِس میں دیئے گئے پیغام پر اپنے دلوں میں غور کرنے اور پھر خُدا ابدی باپ سے مسیح کے نام میں اِس کتاب کے سچّے ہونے کی بابت دُعا کریں وہ جو لوگ اِن ہدایات پر عمل کریں گے اور ایمان کے ساتھ مانگیں گے وہ رُوح القدس کی قُدرت کے وسیلے اِس کتاب کی الوہیت اور سچّائی کی گواہی پالیں گے۔ (دیکھئِے مرونی ۱۰: ۳-۵)

وہ جو پاک رُوح کے وسیلے یہ الٰہی گواہی پائیں گے اُنہیں اُسی قُدرت کے وسیلے یہ بھی علم ہو گا کہ یِسُوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہے اور کہ جوزف سِمتھ اِن آخری ایاّم میں اُس کی طرف سے مکاشفہ بین اور نبی ہے اور یہ کہ کلِیسیائے یسوع مسیح برائے مُقدّسین آخری ایاّم خُداوند کی بادشاہی ہے جو کہ مسیح کی دوسری آمد کی تیاری کے لئے زمین پر دوبارہ قائم کی گئی ہے۔

تین گواہوں کی شہادت

تمام قومیں قبیلے زبانیں اور لوگ جن تک یہ کتاب پہنچے، جانیں کہا ہم نے خُدا باپ اور خُداوند یسُوع مسیح کے فضل کے وسیلے وہ اُوراق دیکھے ہیں جو اِس تواریخ پر مشتمل ہیں جو کہ نیفی کے لوگوں اور اُن کے بھائیوں لامنوں اور یارد کے لوگوں کی بھی تواریخ ہے جو بُرج کی طرف سے آئے اور جن کے متعلق کہا گیا ہے۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ خُدا کی قدرت اور نعمت سے ترجمہ کیے گئے ہیں کیونکہ اُسکی آواز نے ہمیں بتایا ہے اِس لئے ہم یقیناً جانتے ہیں کہ یہ کتاب سچی ہے۔ اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اُن تحریروں کو بھی دیکھا جو اُوراق پر کندہ ہیں اور وہ آدمی کی نہیں بلکہ خُدا کی قُدرت سے ہمیں دکھائی گئی ہیں۔ اور ہم سنجیدگی سے اعلان کرتے ہیں کہ خُدا کا فرشتہ آسمان سے نیچے اُترا اور اِنہیں لایا اور ہماری نظروں کے سامنے رکھیں کہ ہم اِن اُوراق اور اِن پر کندہ تحریریں دیکھیں اور ہم جانتے ہیں کہ یہ خُدا باپ اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے فضل کے وسیلے ہوا کہ ہم نے دیکھا اور شہادت دی کہ یہ باتیں سچّ ہیں۔ اور یہ ہماری نظر میں حیرت انگیز ہے اِسلئے کہ خُداوند کی آواز نے ہمیں حُکم دیا کہ اِس کی شہادت دیں سو خُدا کے حُکموں کی فرمانبرداری میں ہم اِن چیزوں کی گواہی دیتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم مسیح کے ساتھ وفادار ہیں تو ہمارے لباس تمام آدمیوں کے خون سے پاک ہوں گے اور ہم مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے بے داغ ٹھہریں گے اور اُس کے ساتھ ہمیشہ فردوس میں قیام کریں گے اور باپ اور بیٹا اور رُوح القدس کی تمجید ہو جو ایک خُدا ہے۔ آمین۔

اولیور کاؤڈری
ڈیوڈ وٹمر
مارٹن ہیرس

آٹھ گواہوں کی شہادت

تمام قومیں، قبیلے اور لوگ جن تک یہ کتاب پہنچے جانیں کہ جوزف سِمتھ جونئیر جس نے اِس کتاب کا ترجمہ کیا ہمیں وہ اُوراق جن کا ذکر کیا گیا ہے جو ظاہراً سونے کے لگتے ہیں ہمیں دکھائے ہیں اور جتنے اُوراق کا جوزف سِمتھ نے ترجمہ کیا ہم نے ہاتھوں میں اُٹھا کر دیکھا ہے اور ہم نے اُن پر کندہ کی گئی تحریریں دیکھیں جن تمام کی وضع قدیم ہے اور نہایت عمدہ طریقے سے بنائی گئی ہیں اور ہم اِس کے متعلق سنجیدگی سے گواہی دیتے ہیں کہ مذکورہ سِمتھ نے یہ ہمیں دکھائے چونکہ ہم نے اُنہیں دیکھا اور اُٹھایا اور ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ مذکورہ سِمتھ نے وہ اُوراق حاصل کیے جن کی بابت ہم نے کہا ہے دُنیا کو اِس کی گواہی دینے کے لئے دُنیا کے سامنے اپنے نام لکھتے ہیں اور ہم جُھوٹ نہیں بولتے خُدا اِس کا گواہ ہے۔

کرسچین وِٹمر	حیرم پیج
جیکب وِٹمر	جوزف سِمتھ سنئیر
پیٹر وِٹمر جونیئر	حارم سِمتھ
جان وِٹمر	سموئیل ایچ۔ سِمتھ

نبی جوزف سِمتھ کی گواہی

نبی جوزف سِمتھ کے مورمن کی کتاب کے ظہور سے متعلق اپنے الفاظ یہ ہیں:
''۲۱ ستمبر [۱۸۲۳] کی شام مَیں بڑی حلیمی اور خلوصِ دل سے قادرِ مطلق خُدا سے دُعا اور التجا کروں۔
''جب خدا کے حضُور دُعا میں مصروف تھا مَیں نے اپنے کمرے میں ایک روشنی نمودار ہوتے دیکھی جو بڑھتی گئی یہاں تک کہ کمرہ دوپہر کی روشنی سے بھی زیادہ روشن ہو گیا تب فی الفور ایک ہستی میرے بستر کی ایک جانب نمودار ہوئی جو کہ ہَوا میں معلق تھی کیونکہ اُس کے پاؤں زمین کو نہیں چُھو رہے تھے۔
''اُس نے سفید رنگ کا نہایت خوبصورت ڈھیلا چوغہ پہنا ہُوا تھا۔ اتنی زیادہ سفید کوئی زمینی چیز مَیں نے کبھی نہ دیکھی تھی نہ ہی مجھے یقین تھا کہ کوئی زمینی چیز اتنی زیادہ سفید اور روشن ہو سکتی ہے۔ اُس کے ہاتھ ننگے تھے، اور اُس کے بازو بھی، کلائیوں سے ذرا اُوپر تک، اسی طرح، اُسکے پاؤں بھی ننگے تھے جیسے اُس کی ٹانگیں تھیں، ٹخنوں سے ذرا اُوپر تک۔ اُس کا سر اور گردن بھی ننگی تھی۔ مَیں دیکھ سکتا تھا۔ کہ وہ چوغے کے علاوہ کچھ پہنے ہوئے نہ تھا اور یہ کُھلا ہُوا تھا اِس لئے کہ میں اُس کا سینہ دیکھ سکتا تھا۔
''نہ صرف اُس کا چوغہ نہایت سفید تھا بلکہ اُس کے پُورے جسم کی شان بیان سے باہر تھی اور اُس کا چہرہ در حقیقت بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ کمرہ بہت روشن تھا لیکن اتنا نہیں جتنا اُسکے چوگرد کا حصّہ تھا جب میں نے پہلے اُس کی طرف دیکھا تو میں ڈر گیا لیکن جلد ہی خوف جاتا رہا۔
''اُس نے مجھے میرا نام لے کر پُکارا اور مجھے کہا کہ وہ خُدا کی حضُوری سے میرے لئے بھیجا ہُوا پیامبر ہے اور اُس کا نام مرونی ہے؛ کہ خُدا نے میرے کرنے کے لیے ایک کام رکھا ہے اور یہ کہ دُنیا کی مختلف قوموں، قبیلوں اور زبانوں میں میرے نام کی عزت اور تحقیر بھی ہو گی یا یہ کہ لوگوں کے درمیان اُسے اچھا بھی اور بُرا بھی کہا جائے گا۔
''اُس نے کہا کہ ایک کتاب دفن کی گئی جو کہ سونے کی اُوراق پر لکھی ہے جس پر اِسی براعظم کے قدیم باشندوں کے حالات اور اُن کا شجرہ نسب درج ہے اُس نے یہ بھی بتایا کہ یہ ابدی خوشخبری پر مشتمل تھی وہ خوشخبری جو قدیم باشندوں کو نجات دہندہ نے دی تھی۔
''یہ بھی کہ چاندی کی کمان میں دو پتھر تھے اور یہ پتھر ایک سینہ بند سے بندھے ہُوئے تھے اور یہ جو کچھ بنا تھا اوریم اور تمیم کہلاتا تھا اُوراق کے ساتھ دفن تھا اور قدیم زمانہ میں یہ پتھر جسکی ملکیت ہوتے اور جو اِسے اِستعمال کرتا غیب بین کہلاتا اور یہ کہ خُدا نے اُن کو کتاب کا ترجمہ کرنے کے مقصد کے لئے بنایا۔

* * * * * * *

''اُس نے دوبارہ مجھ سے کہا کہ جب مَیں وہ اُوراق جن کے بارے میں اُس نے کہا تھا حاصل کر

لوں تو سینہ بند کیساتھ اوریم اورتمیم کسی آدمی کو ماسوائے اُن کے جنہیں دِکھانے کا حُکم ملا نہ دکھاؤں۔ کیونکہ میرا اُنہیں حاصل کرنے کا مناسب وقت نہ آیا تھا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو مَیں برباد ہُوں گا جب وہ اُوراق کے بارے میں مجھ سے کلام کر رہا تھا تو میرا ذہن کھل گیا اور رویا دیکھی تھی کہ میں وہ جگہ صاف طور پر دیکھ سکتا تھا جہاں اوراق دفن تھے اور رویا اتنی واضع اور نمایاں تھی کہ وہاں جاتے ہی مَیں وہ جگہ پہچان گیا۔

''اِس گفتگو کے بعد مَیں نے روشنی کو فی الفور اُس ہستی کے گرد جمع ہوتے دیکھا جو مجھ سے محو کلام تھی اور یہ عمل جاری رہا یہاں تک کہ کمرہ اُس ہستی کے چوگرد کے حصّے کے علاوہ دوبارہ تاریک ہو گیا جب اچانک مَیں نے دیکھا مجھے یوں لگا کہ اُوپر آسمان میں روشنی کا ایک راستہ بن گیا اور وہ اُوپر چلا گیا یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر غائب ہو گیا اور کمرہ اُس آسمانی روشنی کے ظاہر ہونے سے پہلے کی طرح ہو گیا۔

''مَیں لیٹا اِس منظر کے نرالے پن پر سوچ رہا تھا اور نہایت متعجب ہو رہا تھا جو کچھ مجھے اِس غیر معمولی پیامبر کے ذریعے بتایا گیا تھا۔ تب میرے غوروخوص کرنے کے دوران، اچانک مَیں نے دیکھا کہ میرا کمرہ دوبارہ روشن ہونا شروع ہوا، اور لمحہ بھر میں یوں لگا کہ وہی آسمانی پیامبر دوبارہ میرے بستر کی جانب تھا۔

''اُس نے شروع کیا اور دوبارہ بغیر کسی فرق کے پھر وہی باتیں کہیں جو اُس نے پہلی ملاقات میں کہی تھیں ایسا کرنے کے بعد اُس نے مجھے بڑی سزاؤں، قحط، تلوار، اور آسمانی آفات جو کہ بڑی بربادی کیساتھ زمین پر آ رہی ہیں سے آگاہ کیا۔ اور کہ یہ شدید تکلیف دہ سزائیں اِس پشت میں اِس زمین پر آئیں گی۔ مجھے یہ باتیں بتانے کے بعد وہ پہلے کی طرح دوبارہ اُوپر چلا گیا۔

''اِس وقت تک اِن باتوں کا میرے ذہن پر اِس قدر اثر ہو چُکا تھا کہ نیند میری آنکھوں سے جاتی رہی جو کچھ مَیں نے دیکھا سُنا تھا اِس کی وجہ سے مَیں تعجب کے عالم میں لیٹا رہا لیکن مَیں زیادہ حیرت زدہ ہُوا جب دوبارہ مَیں نے اُسی پیامبر کو اپنے بستر کے ایک طرف موجود دیکھا اور اُسے پہلے کی طرح گذشتہ باتیں دوبارہ کہتے یعنی دہراتے ہُوئے سُنا اُس نے مجھے یہ بتاتے ہُوئے خبردار کیا کہ امیر بننے کی غرض سے اُوراق حاصل کرنے کے لئے شیطان مجھے آزمانے کی کوشش کرے گا (میرے باپ کے خاندان کے خراب حالات کی وجہ سے) اُس نے مجھے حکم دیا کہ خُدا کے جلال کے سوا میرے ذہن میں اُوراق حاصل کرنے کا کوئی اور مقصد نہیں ہونا چاہیے اور اُس کی بادشاہی کی تعمیر کے علاوہ کسی اور مقصد سے متاثر نہ ہوں ورنہ مَیں اُنہیں حاصل نہ کر سکوں گا۔

''اِس تیسری ملاقات کے بعد وہ پہلے کی طرح دوبارہ آسمان پر چلا گیا اور مَیں پھر عجیب واقع پر غور کرتا رہ گیا جس کا مجھے تجربہ ہُوا تھا تیسری بار جب آسمانی پیامبر میرے سامنے سے اُوپر گیا ہی تھا کہ اُس

کے فوراً بعد مُرغ نے اذان دی اور مَیں نے جانا کہ صُبح ہو رہی تھی اِس طرح اُس رات ہماری ملاقاتیں رات بھر جاری رہیں۔

"اُس کے تھوڑی دیر بعد مَیں بستر سے اُٹھا اور معمول کے مطابق اُس دن کا کام کرنے کے لئے چلا گیا لیکن معمول کے مطابق جب مَیں کام کرنے کی کوشش کرنے گیا تو مجھے محسوس ہوا کہ مجھ میں طاقت نہیں اور کہ مَیں بالکل بے بس ہو گیا ہُوں میرے باپ نے جو میرے ساتھ کام کر رہا تھا محسوس کیا کہ میری حالت ٹھیک نہیں اور مجھے گھر جانے کو کہا وہاں سے مَیں گھر جانے کے اِرادے سے روانہ ہُوا لیکن جب کھیت سے باہر جانے لگا تو میری طاقت بالکل جواب دے گئی اور مَیں بے بس ہو کر زمین پر گر پڑا اور تھوڑی دیر تک بالکل بے ہوش رہا۔

"پہلی بات جو کہ مَیں یاد رکھ سکتا تھا ایک آواز تھی جو مجھے میرے نام سے بُلا کر مجھ سے کلام کر رہی تھی میں نے اُوپر نظر کی اور اُسی پیامبر کو پہلے کی طرح روشنی میں گھِرا ہُوا اپنے سر کے اُوپر کھڑے دیکھا تب اُس نے دوبارہ وہی باتیں مجھ سے کہیں جو اُس نے گذشتہ رات کہی تھیں اور مجھے میرے باپ کے پاس جانے اور اُن احکام اور رویا کے متعلق جو پائی تھی بتانے کو کہا۔

"مَیں نے فرمانبرداری کی اور کھیت میں اپنے باپ کے پاس واپس گیا اور اُسے تمام معاملہ بتایا اُس نے مجھے بتایا کہ یہ خُدا کی طرف سے تھا اور مجھے جانے کو کہا اور پیامبر کے حُکم کے مطابق کرنے کو کہا۔ میں کھیت سے روانہ ہُوا اور اُس جگہ گیا جہاں فرشتہ نے بتایا تھا کہ اوراق دفن تھے رویا کے واضع ہونے کی وجہ سے جب مَیں وہاں پہنچا مَیں نے وہ جگہ فوراً پہچان لی۔

"نیویارک کی اونٹاریو کاؤنٹی گاؤں مانچسٹر کے نزدیک ایک کافی بڑی پہاڑی ہے جو نواحی علاقوں میں سب سے زیادہ اُونچی ہے۔ چوٹی کے ذرا نزدیک پہاڑی کے مغرب کی جانب ایک بھاری پتھر کے نیچے ایک پتھر کے صندوق میں اُوراق دفن تھے پتھر کا یہ صندوق موٹا تھا اور بالائی سطح سے درمیان میں گول تھا اور کناروں کی جانب سے باریک تھا اِس طرح کہ اِس کا درمیانی حصّہ زمین سے باہر نظر آ رہا تھا لیکن چاروں جانب سے کنارے مٹی میں ڈھکے ہُوئے تھے۔

"مٹی ہٹانے کے بعد مَیں نے ایک لٹھ لی جس کو مَیں نے پتھر کے کنارے کے نیچے پھنسایا اور تھوڑا زور لگانے سے یہ اُوپر اُٹھ گیا مَیں نے اندر دیکھا اور درحقیقت مجھے اُوراق، اوریم اور تمیم اور سینہ بند پیامبر کے بیان کے مطابق نظر آئے جس صندوق میں یہ رکھی تھیں پتھروں کو جوڑ کر ایک قِسم کے سیمنٹ سے بنایا گیا تھا صندوق کے پیندے میں دو پتھر ترچھے رکھے ہُوئے تھے اور اِن پتھروں پر اُوراق اور اُن کے ساتھ دوسری چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔

"مَیں نے اُنہیں صندوق سے باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن پیامبر نے مجھے منع کر دیا اور مجھے دوبارہ آگاہ کیا کہ اُن کو ظاہر کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا اِس وقت سے چار سال تک ایسا ہو گا لیکن اُس نے

مجھے بتایا کہ مَیں اُس جگہ ٹھیک ایک سال کے بعد آؤں گا اور وہ مجھے وہاں ملے گا اور یہ کہ مَیں اُوراق حاصل کرنے کے وقت تک ایسا کرتا رہوں۔

''جس طرح کہ مجھے حُکم ملا تھا اُس کے مطابق مَیں ہر سال کے آخر میں وہاں جاتا اور ہر بار مَیں اُسی پیامبر کو وہاں پاتا اور اپنی ہر ملاقات میں اُس سے خُداوند کے منصوبہ کے بارے میں ہدایت اور دانائی پاتا اور یہ کہ آخری ایّام میں اُس کی بادشاہی کیسے اور کِس طرح سے قائم کی جائے گی۔

* * * * * * *

''بالا آخر اُوراق اور یم اور تمیم اور سینہ بند حاصل کرنے کا وقت آ گیا۔ بائیس ستمبر اٹھارہ سو ستائیس کو میں حسبِ معمول اُس جگہ پر گیا جہاں وہ اُوراق دفن تھے اُسی پیامبر نے ہدایات دیتے ہُوئے وہ چیزیں میرے حوالے کیں کہ اُنکی ذمّہ داری مجھ پر ہے اگر مَیں نے اُنکی حفاظت میں لاپرواہی کی یا مجھ سے غفلت ہُوئی تو کاٹ ڈالا جاؤں گا لیکن یہ کہ اگر پیامبر کے واپس آکر اُنہیں لینے تک اچھی طرح حفاظت کرتا ہُوں تو یہ چیزیں میرے پاس محفوظ رہیں گی۔

''مجھے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اُن کی حفاظت کے لئے مجھے کیوں اِتنی سخت ہدایات دی گئی تھیں اور یہ پیامبر نے مجھے کیوں کہا تھا کہ جو کام مجھے سونپا گیا تھا، اِس کے خاتمہ کے بعد وہ انہیں لینے میرے پاس آئے گا جلد ہی یہ مشہور ہو گیا کہ وہ میرے پاس ہیں، اُنہیں مجھ سے حاصل کرنے کے لئے کوششیں تیز تر ہو گئیں اِس مقصد کے لئے جو کوئی بھی چال گھڑی جاسکتی تھی، گھڑی گئی۔ ایذا رسانی پہلے کی نسبت اور زیادہ تلخ اور شدید ہو گئی۔ اُنہیں مجھ سے حاصل کرنے کیلیے ہجوم مسلسل چوکس رہنے لگا، لیکن اگر ممکن ہو تا خُدا کی حکمت سے میرے ہاتھوں سے مطلوبہ کام کے پورا ہونے تک وہ میرے ہاتھوں میں محفوظ رہے۔ تب طے کئے گئے طریقہ کے مطابق پیامبر اُنہیں واپس لینے کے لئے آیا اور مَیں نے اُسے حوالے کر دیا؛ اور یہ دو مئی اٹھارہ سو اڑتیس سے لیکر، آج کے دن تک اُس کے پاس اُسکی نگرانی میں ہیں۔''

مکمل تاریخ کے لئے پڑھیئے بیش قیمت موتی میں جوزف سمتھ —— تواریخ *History of The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints* (کلِیسیائے یِسُوع مسیح برائے مُقدّسینِ آخری ایّام کی تواریخ) جلد اوّل، ۱ تا ۶ باب۔

یوں ماضی کے قدیم لوگوں کی تواریخ زمین میں سے ظاہر کی گئی جیسے خاک میں سے لوگوں کی آواز ہو اور خُدا کی نعمت اور قُدرت اور الٰہی تصدیق کے ساتھ اِس کا ترجمہ جدید زبان میں کیا گیا اور اِس دُنیا میں پہلی بار انگریزی زبان میں THE BOOK OF MORMON کے نام سے ۱۸۳۰ میں شائع ہُوئی۔

مورمن کی کتاب

کی مختصر وضاحت

مورمن کی کتاب قدیم امریکی باشندوں کی مُقدّس تواریخ ہے اور یہ پیتل کے اُوراق پر کندہ کی گئی تھی اِس کتاب میں چار قِسم کے دھاتی اُوراق کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ نیفی کے اُوراق جو دو قِسم کے تھے چھوٹے اُوراق اور بڑے اُوراق اوّل الزکر روحانی معاملات اور نبّیوں کی خدمت اور تعلیم لکھنے کے لئے اِستعمال ہُوئے جبکہ موخرالزکر متعلقہ لوگوں کی بیشتر دُنیاوی تواریخ سے متعلق تھے (۔ا نیفی ۹: ۴-۲) لیکن مضایاہ کے وقت میں سے رُوحانی اہمیت کے اہم کام بڑے اُوراق پر بھی شامل کیے گئے ہیں۔

۲۔ مورمن کے اُوراق جو کہ نیفی کے بڑے اُوراق کے خلاصہ اور کئی تبصروں پر مشتمل ہیں جنھیں مورمن نے ترتیب دیا اِن اُوراق پر وہ کچھ بھی ہے جو کہ مورمن کی تواریخ کا تسلسل ہے۔ اور اُس کے بیٹے مرونی نے اِس میں اِضافہ کیا۔

۳۔ عیتر کے اُوراق، جو یاردیوں کی تواریخ پیش کرتے ہیں مرونی نے اِس تواریخ کا خلاصہ ترتیب دیا اور اپنا تبصرہ شامل کر کے ساری تواریخ کے ساتھ عیتر کی کتاب کے عنوان سے مرتب کیا۔

۴۔ پیتل کے اُوراق لحی کے لوگ ۶۰۰ قبل از مسیح یروشلم سے لائے یہ موسیٰ کی پانچ کتابوں . . . اور یہودیوں کی تواریخ کی ابتدا سے . . . یہودا کے بادشاہ صدقیاہ کی سلطنت کے شروع تک کے احوال اور مقدس نبیوں کی نبوتوں پر مشتمل ہیں (۔ا نیفی ۵: ۱۱-۱۳)۔ اِن اُوراق پر یسعیاہ اور کتابِ مُقدّس کے دوسرے نبیوں اور اُن نبیوں کے بھی کئی حوالہ جات مورمن کی کتابِ میں درج ہیں جو کتابِ مُقدّس میں نہیں ہیں۔

مورمن کی کتاب پندرہ بڑے حصّوں پر مشتمل ہے ماسوائے ایک کے ہر کتاب اپنے بنیادی مصنف کے نام سے موسوم ہے پہلا حصّہ (پہلی چھ کتابیں اومنی تک) نیفی کے چھوٹے اُوراق کا ترجمہ ہے۔ اومنی اور مضایاہ کی کتابوں میں درمیانی کتاب مورمن کا کلام کہلاتی ہے یہ بڑے اُوراق پر لکھے مورمن کے خلاصہ اور چھوٹے اُوراق پر لکھے احوال میں رابطے کے لئے ہے۔

مضایاہ سے مورمن ۷ باب تک کا طویل حصّہ نیفی کے بڑے اُوراق پر مشتمل ہے جو مورمن کے خلاصے کا ترجمہ ہے۔ آخری حصّہ مورمن آٹھ باب سے لے کر کتاب کے آخر تک مورمن کے بیٹے مرونی نے کندہ کیا جس نے اپنے باپ کی زندگی کے حالات لکھنے کے بعد یاردیوں کا خلاصہ (بطور عیتر کی کتاب) لکھا اور بعد میں وہ حصے شامل کیے جو مرونی کی کتاب کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

تقریباً ۴۲۱ بعداز مسیح میں نیفیوں کے آخری نبی اور تاریخ دان مرونی نے مُقدّس تواریخ کو سر بمہر کر کے خُداوند کی حفاظت میں چُھپادیا تاکہ آخری ایّام میں ظاہر ہو جس طرح قدیم نبیّوں نے خُدا کی آواز کے وسیلے پیشینگوئی کی تھی ۱۸۲۳ بعداز مسیح میں وہی مرونی جواب دوبارہ زندہ ہستی تھی نبی جوزف سِمتھ کے پاس آیا اور کندہ کیے گئے اُوراق اُسے دیے۔

مور من کی کتاب

میں صحائف کی ترتیب اور عنوانات

نام	صفحہ
نیفی کی پہلی کتاب	۱
نیفی کی دوسری کتاب	۵۵
یعقوب کی کتاب	۱۱۹
اِنوس کی کتاب	۱۳۹
یروم کی کتاب	۱۴۲
اُومنی کی کتاب	۱۴۴
مورمن کا کلام	۱۴۷
مضایاہ کی کتاب	۱۴۹
ایلما کی کتاب	۲۱۷
ہیلیمن کی کتاب	۴۰۴
نیفی کی تیسری کتاب	۴۴۸
نیفی کی چوتھی کتاب	۵۱۱
مورمن کی کتاب	۵۱۵
عیتر کی کتاب	۵۳۶
مرونی کی کتاب	۵۷۱

وضاحت

۱۔ خُداوند یسُوع مسیح
مصور ڈیل پارسن

۲۔ نبی جوزف سِمتھ
مصور ایلوِنن گٹنر
دیکھیئے نبی جوزف سِمتھ کی گواہی صفحات xii-ix

۳۔ لحی لیحونا کو دریافت کرتا ہے
مصور آنلڈ فری برگ
دیکھیئے ۱-نیفی ۱۶، صفحات ۳۴-۳۷

۴۔ لحی اور اُسکے ساتھی موعودہ سرزمین میں پہنچتے ہیں
مصور آرنلڈ فری برگ
دیکھیئے ۱-نیفی ۱۸، صفحات ۴۳-۴۵

۵۔ ایلما، مورمن کے پانیوں میں بپتسمہ دیتا ہے
مصور آرنلڈ فری برگ
دیکھیئے مضایاہ ۱۸، صفحات ۱۸۷-۱۹۰

۶۔ سیموئیل لامنی نبوت کرتا ہے
مصور آرنلڈ فری برگ
دیکھیئے ہیلمین ۱۶، صفحات ۴۴۶-۴۴۸

۷۔ یسُوع مسیح کا امریکہ میں آنا
مصور جان سکاٹ
دیکھیئے ۳-نیفی ۱۱، صفحات ۴۷۱-۴۷۴

۸۔ مرونی نیفیوں کی تاریخ دفن کرتا ہے
ٹام لوویل
دیکھیئے مورمن ۸، صفحات ۵۲۸-۵۳۲

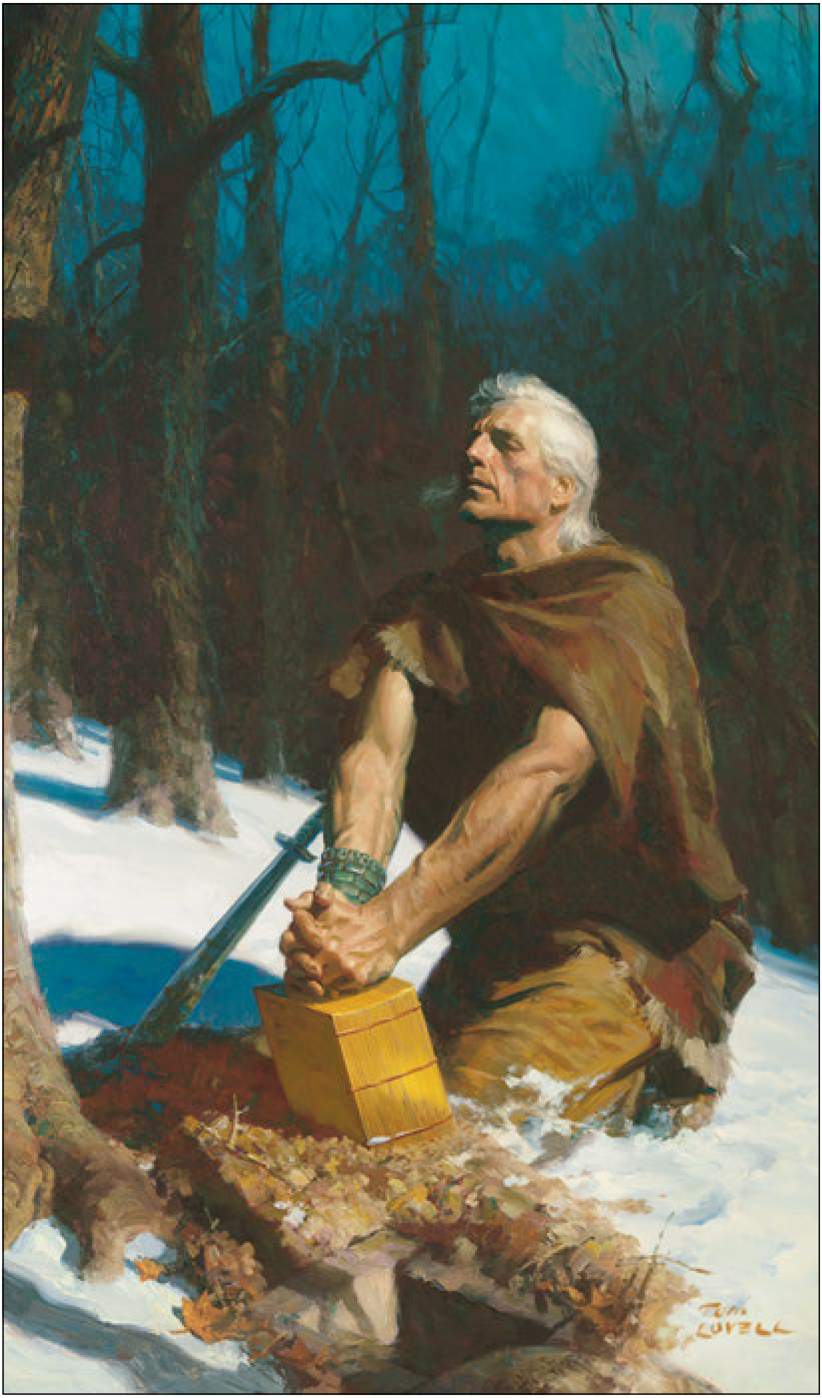
TOM
LOVELL

نیفی کی پہلی کتاب

اسکا عہدِ حکومت اور خدمت

لحی اور اُس کی بیوی سرایا اور اُس کے چار بیٹوں جن کے نام (بڑے سے شروع کر کے) لامن لیموئیل، سام اور نیفی کی سرگزشت خُدا نے لحی کو خبردار کیا، اور کہا کہ وہ یروشلم کی سرزمین سے چلا جائے، اِسلئے کہ اُس نے لوگوں کی بدی کے متعلق نبوّت کی تھی، اور وہ اُس کی زندگی کو تباہ کرنے کی کوشش میں تھے۔ وہ اپنے خاندان کے ساتھ بیابان میں تین دن تک سفر کرتا ہے۔ نیفی اپنے بھائیوں کو ساتھ لیتا اور یروشلم سرزمین کو، یہودیوں کی تاریخ حاصل کرنے کے لئے لوٹتا ہے۔ اُن کی تکلیفوں کی سرگزشت۔ وہ اِسمٰعیل کی بیٹیوں سے شادیاں کرتے ہیں۔ وہ اپنے خاندانوں کو ساتھ لیتے اور بیابان میں روانہ ہو جاتے ہیں۔ بیابان میں اُن کی مصیبتیں اور دُکھ، اُنکے سفر کا راستہ۔ وہ بڑے پانیوں کے پاس آتے ہیں۔ نیفی کے بھائی، اُس کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ وہ اُن کو شرمندہ کرتا اور ایک کشتی بناتا ہے۔ وہ اُس جگہ کا نام فراوانی رکھتے ہیں۔ وہ بڑے پانیوں کو پار کر کے، موعودہ سرزمین میں آتے ہیں وغیرہ۔ یہ نیفی کے احوال کے مطابق ہیں باالفاظ دیگر مَیں نیفی، نے یہ تواریخ لکھی ہے۔

اباب

نیفی اپنے لوگوں کی تواریخ لکھنا شروع کرتا ہے — لحی، رویا میں آگ کا ستون دیکھتا، اور نبوّت کی کتاب میں سے پڑھتا ہے — وہ خُدا کی تمجید کرتا، مسوُح کی آمد کی پیشینگوئی کرتا، اور یروشلم کی تباہی کی نبوّت کرتا ہے — اور یہودی اُس پر ظلم کرتے ہیں۔ قریباً ۶۰۰ ق م۔

۱- مَیں نیفی چونکہ نیک نام والدین سے پیدا ہُوا۔ اِسلئے مجھے اپنے باپ کے تمام علوم، اسی طرح سکھائے گئے۔ اور زندگی میں اکثر مصیبتوں کا سامنا کیا۔ تو بھی مَیں اپنی زندگی میں، خُداوند کا زبردست منظورِ نظر رہا ہاں مَیں نے، خُدا کی نیکیوں اور بھیدوں کے عظیم علم کو جان لیا۔ اِسلئے خود پر گزُرے ہوئے حالاتِ زندگی بیان کرتا ہُوں۔

۲- ہاں میں یہودیوں کے عِلم، اور مصریوں کی زبان پر مشتمل، اپنے باپ کی زبان میں تاریخ لکھتا ہُوں۔

۳- اور مَیں جانتا ہُوں، کہ جو تاریخ میں نے لکھی ہے سچّی ہے، اور میں اِسے اپنے ہاتھوں سے، اپنے علم کے مطابق لکھتا ہُوں۔

۴- کیونکہ ایسا ہُوا کہ شاہ یہوداہ صدقیاہ کے عہد حکومت کے پہلے سال (میرا باپ لحی اپنے تمام ایّام میں یروشلم میں بسا رہا) کے شروع میں، اور اسی سال اکثر نبیّوں نے آکر لوگوں میں نبوّت کی کہ ضرور ہے کہ وہ توبہ کریں، ورنہ عظیم شہر، یروشلم تباہ ہو جائے گا۔

۵- سو یوں ہُوا کہ جب میرا باپ، خُداوند کے حضور گیا ہاں اُس نے بلکہ پورے دل کیساتھ اپنے لوگوں کے واسطے دُعا مانگی۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب اُس نے خُداوند سے

دُعا کی، آگ کا ایک ستون آیا، اور اُسکے سامنے چٹان پر ٹھہر گیا اور اُس نے بہُت کچھ دیکھا اور سُنا، اور اُن چیزوں کی وجہ سے جو اُس نے دیکھیں اور سُنیں، وہ نہایت ڈرا اور کانپ اُٹھا۔

۷-اور ایسا ہُوا کہ، وہ یروشلم میں اپنے گھر کو لوٹا، اور اُس نے رُوح اور اُن چیزوں کی، جو اُس نے دیکھیں، تاب نہ لا کر اپنے آپ کو بستر پر گرا دیا۔

۸- اور یوں رُوح سے مغلوب ہو کر اُس نے رویا میں آسمان کُھلا ہُوا دیکھا، اور غور کیا اور خُدا کو بیشمار فرشتوں کے لشکروں میں گِھرے اپنے تخت پر بیٹھے دیکھا، جو اپنے خُدا کی تمجید اور مدح سرائی کر رہے تھے لشکروں میں گِھرے اور نغمہ سرائی اور اپنے خُدا کی تمجید کرتے دیکھا۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے آسمان کے درمیان میں سے ایک کو اُترتے ہُوئے دیکھا، اور اُس نے دیکھا کہ اُس کی چمک دوپہر کے سورج سے زیادہ تھی۔

۱۰- اور اُس نے دوسرے بارہ کو بھی پیچھے آتے دیکھا، اور ان کا نُور فلک کے سِتاروں سے بڑھ کر تھا۔

۱۱-اور وہ نیچے اُترے، اور روئے زمین پر آ گئے۔ پہلا آیا، اور میرے باپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُسے ایک کتاب دی اور حُکم دیا کہ وہ اُسے پڑھے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب اُس نے پڑھا، تو وہ خُداوند کے رُوح سے مَعمُور ہو گیا۔

۱۳- اور اُس نے پڑھا اے یروشلم افسوس افسوس تجھ پر کہ مَیں نے تیری مکروہات دیکھیں! ہاں اور بہت سی باتیں، میرے باپ نے یروشلم کی بابت پڑھیں، کہ یہ تباہ ہو گا اور اِس کے باشندے بھی، کئی تلوار سے ہلاک ہوں گے اور کئی اسیر کر کے بابل لے جائے جائیں گے۔

۱۴-اور ایسا ہُوا کہ جب میرے باپ نے بہت سی عظیم اور حیرت انگیز باتیں پڑھیں، اور دیکھیں تو خُداوند سے چِلّا کر اِس طرح کہا، کہ اے خُداوند، خُدا قادِر مُطلق، تیرے کام عظیم اور حیرت انگیز ہیں۔ آسمانوں میں تیرا تخت بُلند اور تیری قُدرت اور بھلائی، اور تیرا کرم زمین کے تمام باشندوں پر ہے، اور کیونکہ تو رحم کرنے والا ہے، وہ جو تیرے پاس آتے ہیں، تو اُن کو ہلاک نہ ہونے دے گا۔

۱۵-اور میرے باپ نے اِسطرح کی زبان سے اپنے خُدا کی تمجید کی اِسلئے اُس کی رُوح شادمان تھی اور اُس کا دِل اِن چیزوں سے جو اُس نے دیکھیں مَعمُور تھا ہاں اُن سے جو خُداوند نے اُسے دکھائیں۔

۱۶- اور اب مَیں نیفی اُن چیزوں کا سارا حال بیان نہیں کرتا جو میرے باپ نے لکھیں کیونکہ رویا اور خوابوں میں اُس نے بہت ساری چیزیں دیکھیں، اور اُس نے اور بھی بہت ساری باتیں لکھیں، جن کی اُس نے نبوّت کی، اور اپنے بچّوں سے کہیں، جن کا میں سارا حال بیان نہیں کروں گا۔

۱۷- بلکہ مَیں اپنے دِنوں کی باتوں کا حال بیان کروں گا دیکھو! مَیں اُس تواریخ کا جو میرے باپ نے لکھی مختصر بیان اُن اُوراق پر تحریر کرتا ہُوں جو مَیں نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں، سو مَیں اپنے باپ کی تواریخ کا خلاصہ لکھ لینے کے بعد مَیں اپنی زندگی کے احوال بیان کروں گا۔

۱۸- پس مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو، ہاں خُداوند کے میرے باپ لحی کو یروشلم کی تباہی کے متعلق

حیرت انگیز باتیں بتانے کے بعد دیکھو! وہ لوگوں کے درمیان گیا اور اُن چیزوں کے متعلق جو اُس نے دیکھیں اور سُنیں اعلان کرنے کے لئے نبوّت کرنے لگا۔

۱۹-اور ایسا ہُوا کہ یہودیوں نے اُسے ان باتوں کی وجہ سے جنکی اُس نے اُنکی بابت گواہی دی ٹھٹھے میں اُڑایا اسلیئے کہ اُس نے اُنکی بدی اور مکروہات پر سچی گواہی دی تھی اور اُس نے جو باتیں دیکھیں اور سنیں اُن کے بارے میں گواہی دی اور اُن باتوں کے بارے میں بھی جو اُس نے کتاب میں پڑھیں گواہی دی ممسُوح کی آمد اور دُنیا کی مخلصی کے بارے میں بھی صاف صاف بیان کیا۔

۲۰-اور جب یہودیوں نے یہ باتیں سنیں تو ہاں وہ اُس پر غُصّے ہُوئے، جس طرح وہ قدیم نبیوں پر ہُوا کرتے تھے، جن کو اُنہوں نے نکال باہر کیا اور سنگسار اور ہلاک کیا، اور اِسی طرح وہ اُس کی جان کے خواہاں بھی تھے اور تاکہ اُس کو ہلاک کریں، لیکن دیکھو! مَیں نیفی تمہیں بتاؤں گا کہ اُن پر خُداوند کی بڑی رحمت ہے جن کو اُسنے اُن کے ایمان کی وجہ سے چُنا کہ اُن کو اتنا طاقتور بنائے کہ وہ اپنے آپ کو چُھڑا سکیں۔

۲ باب

لحی اپنے خاندان کو بحرِ قُلزم کی طرف سے بیابان میں لے کر جاتا ہے — وہ اپنی جائیداد چھوڑ دیتے ہیں — لحی خُداوند کے حضور قربانی گُذرانتا اور اپنے بیٹوں کو حکموں پر چلنے کی تعلیم دیتا ہے — لامن اور لیموئیل اپنے باپ کے خلاف بڑبڑاتے ہیں — نیفی فرمانبردار ہے اور ایمان کے ساتھ دُعا کرتا ہے، خُداوند اُس کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور وہ اپنے بھائیوں پر حکومت کرنے کے لئے چُنا جاتا ہے۔ قریباً ۶۰۰ ق م۔

۱-پس دیکھو! ایسا ہُوا کہ خُداوند میرے باپ سے، ہاں خواب میں ہمکلام ہوا اور اُس سے کہا لحی اپنے کاموں کے سبب تُم مُبارک ٹھہرے ہو اور کیونکہ تُو وفادار رہا اور تُو نے اِن لوگوں پر ان باتوں کا اعلان کیا جن کا مَیں نے تمہیں حُکم دیا تھا، دیکھ! یہ تیری جان کے خواہاں ہیں۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے آکر میرے باپ کو حُکم دیا یعنی خواب میں کہ وہ اپنے خاندان کو لے اور بیابان میں روانہ ہو جائے۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ وہ خُداوند کے کلام کا فرمانبردار تھا، اِسلئے اُس نے ویسا ہی کیا جس طرح خُداوند نے اُسے حُکم دیا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ وہ بیابان میں چلا گیا اور اُس نے اپنا گھر اپنی موروثی زمین اور اپنا سونا اور اپنی چاندی اور اپنا قیمتی مال چھوڑا اور سوائے اپنے خاندان اور خوراک اور ضرورت کی چیزوں اور خیموں کے کچھ ساتھ نہ لیا اور بیابان میں چلا گیا۔

۵- اور وہ بحرِ قُلزم کے ساحل کی سرحدوں کے نزدیک آیا اور اس نے بیابان میں سفر کیا جو کہ بحرِ قُلزم کے قریب تر ہے، اور اُس نے اپنے خاندان کے ساتھ یہ سفر کیا، جو کہ میری ماں، سرایا، اور میرے بڑے بھائیوں لامن، لیموئیل، اور سام پر مشتمل تھا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ بیابان میں تین دن کا

سفر کرنے کے بعد اُس نے وادی میں پانی کے دریا کے کنارے خیمہ لگایا۔
۷-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے پتھروں کی قربان گاہ بنائی اور خُداوند کیلئے نذر گذرانی اور خُداوند ہمارے خُدا کی شُکر گزاری کی۔
۸-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے دریا کا نام لامن رکھا، اور یہ بحرِ قُلزم میں گرتا تھا، اور وہ وادی اُس کے دہانے کے قریب سرحدوں کے اندر تھی۔
۹-اور میرے باپ نے دیکھتے ہُوئے کہ دریا کا پانی بحرِ قُلزم کے منبع میں گرتا ہے، وہ لامن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اِس دریا کی مانند سُورما بن جا اور پوری راستبازی میں بہتا رہ!
۱۰-اور اُس نے لیموئیل سے بھی کہا، کہ تو اِس وادی کی طرح مضبوط اور ثابت قدم اور خُداوند کے حکموں کی پیروی میں اٹل ہو۔
۱۱-اور اُس نے لامن اور لیموئیل کی سرکشی کی وجہ سے یہ باتیں کہیں کیونکہ دیکھو! وہ بہت سی باتوں میں اپنے باپ کے خلاف بڑبڑاتے تھے کہ وہ ایک خیالی آدمی ہے۔ اور اُن کی موروثی زمین اور اُن کا سونا اور اُن کی چاندی اور اُن کا قیمتی مال چھوڑ کر بیابان میں ہلاک ہونے کے لے اُن کو یروشلم سے باہر لے آیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اُس نے یہ اِسلئے کیا کیونکہ اُس کے دل کے خیال احمق تھے۔
۱۲-اور لامن اور لیموئیل جو عمر میں بڑے تھے، اپنے باپ کے خلاف یوں بڑبڑاتے اور وہ بڑبڑاتے اِس لئے تھے، کیونکہ وہ اُس خُدا کے کاموں کو جانتے نہ تھے جس نے اُنہیں پیدا کیا تھا۔
۱۳-نہ ہی وہ یقین کرتے کہ، عظیم شہر یروشلم، نبیّوں کے کلام کے مطابق تباہ ہو سکتا تھا، اور وہ یروشلم کے یہودیوں کی مانند تھے جو میرے باپ کی جان کے خواہاں تھے۔
۱۴-اور ایسا ہُوا کہ میرا باپ وادیِ لیموئیل میں رُوح سے معمُور ہو کر اتنی قوت کے ساتھ اُن سے ہمکلام ہُوا کہ اُن کے جسم اُس کے رُو برُو تھرتھرائے اور اُس نے اُن کو خاموش کر دیا، اور اُن کو اُس کے خلاف کچھ کہنے کی جُرات نہ ہُوئی۔ سو اُنہوں نے وہی کچھ کیا جس کا اُس نے اُن کو حُکم دیا۔
۱۵-اور میرے باپ نے ایک خیمہ میں قیام کیا۔
۱۶-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نہایت نوعمر تھا، مگر قدو قامت میں بڑا تھا، اور مَیں خُدا کے بھیدوں کو جاننے کی بھی بڑی خواہش رکھتا تھا، اِس لئے مَیں نے خُداوند سے فریاد کی، اور دیکھو وہ مجھ سے ملا اور میرے دِل کو نرم کیا اور مَیں اپنے باپ کی کہی ہوئی تمام باتوں پر ایمان لے آیا، اِس لئے مَیں نے اپنے بھائیوں کی مانند اُس کے خلاف بغاوت نہ کی۔
۱۷-اور مَیں سام سے ہمکلام ہُوا، اور اُسے وہ باتیں بتائیں، جو خُداوند نے پاک رُوح کے ذریعے مجھ پر آشکارہ کی تھیں۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے میری باتوں کا یقین کیا۔
۱۸-لیکن دیکھو! لامن اور لیموئیل نے میری باتوں پر کان نہ لگائے اور مَیں نے اُن کی سخت دِلی سے افسردہ ہو کر خُداوند سے اُن کے لئے فریاد کی۔
۱۹-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند مجھ سے یہ کہتے ہُوئے ہمکلام ہُوا کہ نیفی تُو اپنے ایمان کی بدولت مُبارک ٹھہرا، کیونکہ تو لگن اور دِل کی عاجزی سے میری جُستجو میں رہا۔

۲۰-اور جتنا زیادہ تُم میرے حکموں پر چلو گے اُتنا تم خوش حال ہو گے، اور موعودہ سر زمین میں لے جائے جاؤ گے۔ ہاں دَر حقیقت اُس سر زمین میں جو مَیں نے تُمھارے لئے تیار کی ہے۔ ہاں وہ سر زمین جو دُوسری تمام زمینوں میں اعلیٰ ہے۔
۲۱- اور جتنی زیادہ تُمھارے بھائی تجھ سے بغاوت کریں گے اتنا ہی وہ خُداوند کی حضُوری سے کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۲۲-اور جتنا زیادہ تُم میرے حُکموں پر چلو گے اُتنا ہی مَیں تُمھیں تُمھارے بھائیوں پر حاکم اور اُستاد بناؤں گا۔
۲۳-کیونکہ دیکھ! کہ جس دِن وہ میرے خلاف بغاوت کریں گے، مَیں اُن کو بڑی لعنت سے ملعون کروں گا، اور اُنھیں تیری نسل پر کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اِسکے کہ وہ بھی میرے خلاف بغاوت کریں۔
۲۴- اگر ایسا ہو کہ وہ میرے خلاف بغاوت کریں تو یہ تیری نسل کے لئے اُن کو یادگاری کے طریقوں پر اُبھارنے کے واسطے تازیانہ ہو گا۔

۳ باب

لحی کے بیٹے پیتل کے اُوراق حاصل کرنے کے لئے یروشلم کو جاتے ہیں —— لابن اُوراق دینے سے انکار کرتا ہے —— نیفی اپنے بھائیوں کو نصیحت اور اُن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے —— لابن اُن کی ملکیت چُراتا اور اُن کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے —— لامن اور لیموئیل نیفی اور سام کو مارتے ہیں، اور ایک فرشتہ اُن کو ملامت کرتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی خُداوند سے ہمکلام ہونے کے بعد اپنے باپ کے خیمے کی طرف آیا۔
۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ مجھ سے یہ کہتے ہُوئے مُخاطب ہُوا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، جس میں خُداوند نے مجھے حُکم دیا کہ تُو اور تیرے بھائی یروشلم کو جائیں۔
۳- کیونکہ دیکھ! یہودیوں کی تواریخ اور میرے آباؤاجداد کا نسب نامہ بھی لابن کے پاس ہے، جو پیتل کے اُوراق پر کندہ ہے۔
۴-اِس لئے خُداوند نے مجھے حُکم دیا ہے، کہ تُو اور تیرے بھائی لابن کے گھر جائیں اور تواریخ تلاش کر کے اُسے یہاں بیابان میں لائیں۔
۵- اور اب دیکھو! تُمھارے بھائی بڑبڑاتے ہُوئے کہتے ہیں کہ، یہ مُشکل کام ہے، جو مَیں نے اُن کو کرنے کو کہا ہے، لیکن دیکھ! مَیں اُن سے یہ کرانے کا طالب نہیں بلکہ یہ خُداوند کا حُکم ہے۔
۶- پس میرے بیٹے جا، تُو خُداوند کا مقبول نظر ہو گا کیونکہ تو بڑبڑایا نہیں۔
۷-اور ایسا ہُوا کہ مَیں، نیفی نے اپنے باپ سے کہا، مَیں جاؤں گا اور وہ کام جن کا خُداوند نے حُکم دیا ہے کروُں گا، کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ خُداوند، بنی آدم کو اُس وقت تک حُکم نہیں دیتا جب تک وہ اُن کے واسطے اِس کام کو پورا کرنے کے لئے راہ تیار نہیں کر دیتا، جن کا وہ اُن کو حکم دیتا ہے۔
۸- اور ایسا ہُوا جب میرے باپ نے یہ باتیں سُنیں تو نہایت خوش ہُوا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مَیں نے خُداوند سے برکت پائی ہے۔
۹-اور مَیں نیفی اور میرے بھائیوں نے یروشلم

کی سرزمین کو جانے کے لئے اپنے خیموں سمیت بیابان میں سفر کیا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب ہم یروشلم کی سرزمین تک پہنچے تو مَیں اور میرے بھائیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ مشورت کی۔

۱۱- اور ہم نے قُرعہ ڈالا کہ ہم میں سے کون لابن کے گھر جائے گا اور ایسا ہُوا کہ قُرعہ لامن کے نام نکلا اور لامن لابن کے گھر گیا اور اُس کے گھر میں بیٹھ کر اُس سے بات کی۔

۱۲- اور اس نے لابن سے اُس تواریخ کی خواہش کی جو پیتل کے اُوراق پر کندہ تھی، جو کہ میرے باپ کے نسب نامہ پر مشتمل تھی۔

۱۳- اور دیکھو ایسا ہُوا کہ لابن غُصّے ہُوا اور اُسے اپنی حضُوری سے زبردستی نکال دیا، اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ تواریخ اُس کے حوالے کرے، سو اُس نے اُسے کہا کہ دیکھو تم ڈاکو ہو اور مَیں تُمھیں ہلاک کر دوں گا۔

۱۴- لیکن لامن اس کے سامنے سے بھاگ نکلا، اور ہمیں وہ کچھ بتایا جو لابن نے کہا تھا، اور ہمیں نہایت افسوس ہُوا اور میرے بھائی بیابان میں میرے باپ کے پاس لوٹنے کو تھے۔

۱۵- لیکن دیکھو! مَیں نے اُن سے کہا جیسا کہ خُداوند زِندہ ہے اور کہ جیسے ہم بھی زندہ ہیں، ہم بیابان میں اپنے باپ کے پاس نہیں جائیں گے جب تک اُس کام کو جسے خُداوند نے ہمیں کرنے کا حُکم دیا ہے کر نہیں لیتے۔

۱۶- پس آؤ ہم خداوند کے حُکموں کے وفادار ہوں، اِس لئے آؤ اپنے باپ کی موروثی سرزمین کو جائیں کیونکہ دیکھو! اُس نے سونا اور چاندی اور ہر قسم کی دولت وہاں چھوڑی ہے اور یہ سب کچھ اُس نے خُداوند کے حُکم سے کیا ہے۔

۱۷- کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یروشلم، لوگوں کی بدّی کی وجہ سے ضرور تباہ ہو گا۔

۱۸- کیونکہ دیکھو! اُنہوں نے انبیّا کے کلام کو رد کر دیا ہے، اِس لئے اگر میرا باپ حکم ملنے کے باوجود اِس سرزمین میں ٹھہرا رہتا تو یقیناً ہلاک ہو جاتا، اِس لئے ضرور تھا کہ وہ اس سرزمین سے نکل جاتا۔

۱۹- اور دیکھو یہ خدا کی حکمت ہے، کہ ہم وہ تواریخ حاصل کریں تاکہ ہم اپنی اولاد کے لئے اپنے باپ دادا کی زبان محفوظ کریں۔

۲۰- اور یہ بھی کہ ہم اُن کے لئے وہ کلام جو تمام نبیّوں کے مُنہ سے نکلا محفوظ کر لیں، جو اُنہیں دُنیا کے شروع سے اِس موجودہ وقت تک خدا کی قُدرت اور رُوح کے وسیلہ سے دیا گیا ہے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے بھائیوں کو مائل کرنے کے لئے اِس قِسم کی باتیں کیں، کہ وہ خُدا کے اَحکام کو ماننے میں فرمانبردار رہیں۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ ہم اپنی موروثی سرزمین کو گئے، اور ہم نے اپنا سونا، اپنی چاندی اور قیمتی چیزیں اکٹھی کیں۔

۲۳- اور یہ چیزیں اکٹھی کرنے کے بعد ہم دوبارہ لابن کے گھر گئے۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ ہم لابن کے پاس گئے، اور ہم نے اُس سے خواہش کی کہ وہ ہمیں پیتل کے اُوراق پر کندہ تواریخ دے دے اور ہم اِس کے

عوض اُسے اپنا سونا اور اپنی چاندی اور تمام قیمتی چیزیں دے دیں گے۔

۲۵-اور ایسا ہُوا کہ جب لابن نے ہمارے پاس مال و دولت دیکھی اور جو کہ بیشُمار تھی، اُس نے لالچ کیا، کہ اُس نے ہمیں گھر سے باہر نکال دیا اور اپنے نوکروں کو ہمیں قتل کرنے کے لئے بھیجا تاکہ وہ ہماری دولت حاصل کرسکے۔

۲۶-اور ایسا ہُوا کہ ہم، لابن کے نوکروں کے سامنے سے بھاگ گئے، اور ہمیں مجبوراً اپنا مال چھوڑنا پڑا اور وہ لابن کے ہاتھ لگا۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ ہم بیابان میں بھاگ گئے۔ اور لابن کے نوکر ہمیں پکڑ نہ سکے اور ہم نے اپنے آپ کو چٹان کے نیچے غار میں چُھپا لیا۔

۲۸-اور ایسا ہُوا کہ لامن مجھ سے اور میرے باپ سے بھی ناخُوش تھا، اور لیموئیل بھی ناخُوش تھا، کیونکہ اُس نے لامن کی باتوں کو سُنا تھا اِس لئے اُنہوں نے اپنے چھوٹے بھائیوں سے یعنی ہمیں سخت باتیں کہیں اور بلکہ ہمیں لاٹھی سے مارا۔

۲۹-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ہمیں لاٹھی سے مار رہے تھے تو دیکھو! خُداوند کا ایک فرشتہ اُن کے سامنے آ کھڑا ہُوا اور یہ کہتے ہُوئے اُن سے مخاطب ہُوا، تُم کیوں اپنے چھوٹے بھائی کو لاٹھی سے مارتے ہو؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ خُداوند نے اُسے تُمہاری بدّیوں کے سبب تُم پر حاکم ہونے کے لئے چُن لیا ہے۔ دیکھو! تُم دوبارہ یروشلم جاؤ اور خُداوند لابن کو تُمہارے ہاتھوں میں کر دے گا۔

۳۰-اور فرشتہ ہم سے ہمکلام ہونے کے بعد چلا گیا۔

۳۱-اور فرشتہ کے چلے جانے کے بعد لامن اور لیموئیل دوبارہ یہ کہتے ہُوئے بڑبڑانے لگے، کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خُداوند لابن کو ہمارے ہاتھوں میں کر دیگا؟ دیکھو! کہ وہ ایک قوی آدمی ہے اور وہ پچاس آدمیوں پر حاوی ہو سکتا ہے، بلکہ پچاس آدمیوں کو قتل بھی کر سکتا ہے، تو پھر ہمارے ساتھ ایسا نہ کرے گا؟

۴ باب

نیفی لابن کو خُدا کے حُکم کے مطابق قتل کر دیتا ہے، اور پھر چالاکی سے پیتل کے اُوراق حاصل کر لیتا ہے — بیابان میں ضورام، لحی کے خاندان کے ساتھ بیابان میں شامل ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ مَیں اپنے بھائیوں سے یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا، آؤ! دوبارہ یروشلم کو جائیں اور خُداوند حُکموں کو ماننے میں اُس کے وَفادار ہوں، کیونکہ دیکھو وہ ساری دُنیا سے زیادہ طاقتور ہے، پھر کیونکر وہ لابن اور اُس کے پچاسوں سے زیادہ طاقتور نہ ہو گا، ہاں بیشک وہ اُس کے لاکھوں سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔

۲-اِس لئے آؤ ہم واپس چلیں اور موسیٰ کی مانند مضبوط بنیں کیونکہ اُس نے درحقیقت بحرِ قُلزم کے پانیوں سے کہا اور پانی دو حصے ہو گیا، اور ہمارے باپ دادا غُلامی میں سے خُشک زمین پر چل کر باہر نکل آئے اور فرعون کی فوجوں نے اُن کا پیچھا کیا اور بحرِ قُلزم کے پانیوں میں ڈوب گئے۔

۳-اور اب دیکھو تُم جانتے ہو کہ یہ سچّ ہے اور تُم یہ بھی جانتے ہو کہ ایک فرشتہ تُم سے ہمکلام ہو

چُکا ہے۔ کیا پھر بھی تم شک کرتے ہو؟ آؤ چلیں خُداوند ہمیں چُھڑائے گا، جس طرح اُس نے ہمارے باپ دادا کو چُھڑایا اور جس طرح مِصریوں کو ہلاک کیا اسی طرح وہ لابن کو ہلاک کرے گا۔

۴- اور میرے یہ باتیں کہنے کے بعد وہ ابھی تک غُصّے میں تھے اور بڑبڑا رہے تھے تو بھی وہ یروشلم کی دیواروں کے باہر پہنچنے تک میرے ساتھ آئے۔

۵- اور اُس وقت رات تھی اور مَیں نے اُن کو فصیلوں سے باہر ایک جگہ چُھپادیا اور اُن کے اپنے آپ کو چُھپالینے کے بعد مَیں نیفی چُھپتا ہُوا شہر کے اندر لابن کے مکان کی طرف گیا۔

۶- اور رُوح نے میری راہنمائی کی مجھے پہلے سے معلوم نہ تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔

۷- پھر بھی میں آگے بڑھا اور جب مَیں لابن کے مکان کے نزدیک پہنچا تو مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ میرے سامنے زمین پر پڑا ہُوا تھا کیونکہ وہ مے کے نشہ میں تھا۔

۸- اور جب مَیں اُس کے پاس آیا تو مَیں نے جانا کہ وہ لابن تھا۔

۹- اور مَیں نے اُس کی تلوار دیکھی اور اُسے میان سے نِکالا، اِس کا دستہ خالص سونے کا تھا، اور اُس پر نہایت عمدہ کام کیا گیا تھا، اور مَیں نے دیکھا کہ اِس کا پھل نہایت قیمتی فولاد کا بنا ہُوا تھا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ رُوح نے مجھے مجبور کیا کہ میں لابن کو ہلاک کردوں، لیکن مَیں نے اپنے دِل میں کہا مَیں نے کبھی بھی اِنسان کا خون نہیں بہایا اور مَیں ہچکچایا کہ مَیں اُسے قتل نہ کروں۔

۱۱- اور رُوح نے مُجھے پھر کہا کہ خُداوند نے اُسے تیرے ہاتھ میں کردیا ہے، اور ہاں مَیں جانتا تھا کہ اُس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی، اور وہ خُدا کے حُکموں کو نہیں مانتا تھا اور اُس نے ہمارا مال بھی لے لیا تھا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ رُوح نے پھر مجھے کہا کہ اسے قتل کردو، کیونکہ خُداوند نے اُسے تُمھارے ہاتھ میں کردیا ہے۔

۱۳- دیکھو! خُداوند بدکاروں کو اپنے راست مقاصد کے لئے ہلاک کرتا ہے، یہ بہتر ہے کہ ایک آدمی ہلاک ہو، بجائے اِس کے کہ قوم بے یقینی میں بھٹکے اور ہلاک ہو۔

۱۴- اور اب جب مَیں نیفی نے یہ باتیں سُنیں تو مجھے بیابان میں کہی ہُوئی خُداوند کی وہ باتیں یاد آئیں کہ جتنا زیادہ تیری نسل میرے اَحکام پر عمل کرے گی وہ موعودہ سرزمین میں خوش حال ہو گی۔

۱۵- ہاں مَیں نے یہ بھی سوچا کہ وہ خُداوند کے اَحکام کی پابندی موسیٰ کی شریعت کے مُطابق نہیں کرسکتے تھے، سوائے اِسکے کہ اُن کے پاس شریعت ہوتی۔

۱۶- اور مَیں یہ بھی جانتا تھا کہ شریعت پیتل کے اُوراق پر کندہ تھی۔

۱۷- اور پھر مَیں نے جانا کہ خُداوند نے اِس مقصد کے لئے لابن کو میرے ہاتھ میں کیا تاکہ میں اُس کے اَحکام کے مطابق وہ تواریخ حاصل کروں۔

۱۸- سو مَیں نے رُوح کی آواز کو مانا اور لابن کو سر کے بالوں سے پکڑا اور اُسی کی تلوار سے اُس کا سر کاٹ دیا۔

۱۹- اور اُس کا سر اُس کی اپنی تلوار سے کاٹنے

کے بعد مَیں نے اُس کے کپڑے لئے اور اپنے جسم پر پہنے ہاں مَیں نے اُس کے لباس کی ہر چیز پہنی اور اُس کے ہتھیار اپنی کمر پر کس لئے۔

۲۰- اور یہ کر لینے کے بعد مَیں لابن کے خزانے کی طرف گیا، اور جب مَیں خزانے کی طرف بڑھا تو دیکھو! مَیں نے لابن کے نوکر کو دیکھا، جسکے پاس خزانے کی کُنجیاں تھیں، اور مَیں نے اُسے لابن کی آواز میں حُکم دیا کہ وہ میرے ساتھ خزانے کی طرف چلے۔

۲۱-اور اُس نے مجھے اپنا مالک سمجھا کیونکہ اُس نے کپڑے اور میری کمر سے کسی اُسکی تلوار بھی دیکھی۔

۲۲-اور اُس نے مُجھ سے یہودیوں کے بزرگوں کے بارے میں باتیں کیں، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کا مالک لابن رات بھر اُن کے درمیان رہا تھا۔

۲۳-اور مَیں نے اُس سے یوں بات کی گویا مَیں لابن تھا۔

۲۴-اور مَیں نے اُس سے یہ بھی کہا کہ مَیں پیتل کے اُوراق پر کُندہ تحریریں اپنے بڑے بھائیوں کے پاس لے جاؤں گا جو شہر کی دیوار سے باہر تھے۔

۲۵-اور مَیں نے اُسے حُکم دیا کہ وہ میرے پیچھے آئے۔

۲۶-اور اُس نے یہ خیال کرتے ہُوئے کہ مَیں نے کلیسیائی بھائیوں کی بات کی ہے، اور یہ کہ مَیں لابن تھا جس کو در حقیقت مَیں نے قتل کر دیا تھا، اور اِس لئے وہ میرے پیچھے آیا۔

۲۷-اور میرے شہر کی فصیل سے باہر اپنے بھائیوں کی طرف جاتے ہُوئے اُس نے مجھ سے بارہا، یہودیوں کے بزرگوں کے بارے میں باتیں کیں۔

۲۸-اور ایسا ہُوا کہ جب لامن نے مُجھے دیکھا وہ نہایت خوفزدہ ہُوا اور لیموئیل اور سام بھی اور وہ میرے سامنے سے بھاگے کیونکہ وہ سمجھے کہ مَیں لابن ہُوں اور اُس نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔ اور کہ وہ ہماری بھی زندگیاں لینے کا خواہشمند ہے۔

۲۹-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُن کو پکارا اور اُنہوں نے میری بات سنی اور تب وہ میرے سامنے بھاگنے سے رُک گئے۔

۳۰-اور ایسا ہُوا جب لابن کے نوکر نے میرے بھائیوں کو دیکھا تو وہ کانپنے لگا، اور یروشلم شہر کو لوٹنے کے لئے میرے سامنے سے بھاگنے کو تھا۔

۳۱-اور اب مَیں نیفی کیونکہ قدو قامت میں بڑا تھا اور خُداوند کیطرف سے کافی قوت بھی میں نے پائی تھی سو مَیں نے لابن کے نوکر کو اپنی گرفت میں لے لیا، اور اُسے پکڑ لیا تاکہ وہ بھاگ نہ سکے۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُس سے کہا کہ اگر وہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا، تو جس طرح خُداوند زندہ ہے اور مَیں زندہ ہُوں، اِسی طرح اگر وہ ہمارے کہنے کے مطابق کرے گا تو ہم اُس کی جان بخشی کر دیں گے۔

۳۳-اور مَیں اُس سے مُخاطب ہُوا اور قسم کھائی کہ اُسے ڈرنے کی ضرورت نہیں وہ ہماری طرح آزاد آدمی ہو گا، اگر وہ ہمارے ساتھ بیابان میں جائے۔

۳۴-اور مَیں نے اُس سے مخاطب ہو کر کہا یقیناً خُداوند ہی نے ہمیں یہ کام کرنے کا حُکم دیا ہے۔ اور کیا ہمیں خُداوند کے اَحکام جانفشانی سے نہیں ماننے چاہئیں؟ اِسلئے اگر تُو بیابان میں میرے باپ کے پاس جائے تو ہمارے ساتھ جگہ پائے گا۔

۳۵- اور ایسا ہُوا کہ اُن باتوں سے جو مَیں نے کہیں ضورام کو حوصلہ ملا۔ اب ضورام نوکر کا نام تھا، اور اُس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بیابان میں ہمارے باپ کے پاس جائے گا اور ہاں اُس نے ہم سے قسم کھائی کہ وہ اب سے لے کر ہمیشہ تک ہمارے ساتھ رہے گا۔

۳۶- اب ہماری خواہش تھی کہ وہ اِس وجہ سے ہمارے ساتھ رہے تاکہ یہودیوں کو بیابان میں ہمارے فرار کا علم نہ ہو ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارا پیچھا کریں اور ہمیں ہلاک کر دیں۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ جب ضورام نے ہمارے ساتھ قسم کھائی تو اُس کے مُتعلق ہمارا خوف جاتا رہا۔

۳۸- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے لابن کے نوکر اور پیتل کے اُوراق کو ساتھ لیا اور بیابان کی طرف روانہ ہُوئے اور اپنے باپ کے خیمے کی جانب سفر کیا۔

۵ باب

سرایا لحی کے خلاف شکایت کرتی ہے — دونوں اپنے بیٹوں کی واپسی پر شادمان ہوتے ہیں — وہ قربانیاں گذُرانتے ہیں — پیتل کے اُوراق موسیٰ اور دُوسرے نبیّوں کی تحریروں پر مُشتمل ہوتے ہیں — اُوراق سے پتہ چلتاہے کہ لحی یوسف کی نسل میں سے ہے — لحی اپنی نسل اور اُوراق کی حفاظت کی بابت نبوّت کرتا ہے۔ قریباً ۶۰۰- ۵۹۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ جب ہم بیابان میں اپنے باپ کے پاس پہنچے دیکھو! وہ نہایت خوش ہُوا اور میری ماں سرایا بھی نہایت خوش ہُوئی کیونکہ وہ حقیقی طور پر ہمارے لئے فکر مند تھی۔

۲- کیونکہ اُسکا خیال تھا کہ ہم بیابان میں ہلاک ہو چکے ہیں، اور اُس نے میرے باپ کے خلاف شکایت کرتے ہُوئے اُسے کہا کہ تو ایک خواب دیکھنے والا آدمی ہے۔ یہ کہتے ہُوئے کہ دیکھ تُو ہمیں ہماری موروُثی سرزمین سے لے آیا اور میرے بیٹے مر گئے ہیں اور ہم بھی بیابان میں مر جائیں گے۔

۳- اور اِسطرح کی باتیں کہہ کر میری ماں میرے باپ کے خلاف شکایت کرتی تھی۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ میرا باپ اُس سے یوں کہتے ہوئے مخاطب ہوا کہ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں ایک رویا دیکھنے والا آدمی ہُوں کیونکہ اگر مَیں خُدا کے کام رویا میں نہ دیکھتا تو مجھے خُدا کی شفقت کا علم نہ ہوتا، بلکہ یروشلم میں ٹھہرا رہتا، اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہلاک ہو جاتا۔

۵- لیکن دیکھ! مَیں نے موعودہ سرزمین حاصل کر لی ہے۔ اور اِن باتوں کی وجہ سے مَیں شادمان ہُوں، اور ہاں مَیں جانتا ہُوں کہ خُداوند، میرے بیٹوں کو لابن کے ہاتھوں سے بچائے گا، اور ہمارے پاس بیابان میں پھر لائے گا۔

۶- اور میرے باپ لحی نے ہمارے مُتعلق اِس قسم کی باتیں کر کے میری ماں سرایا، کو تسلی دی، جس دوران ہم یہودیوں کی تواریخ کے حصول کے لئے، بیابان سے یروشلم کی سرزمین کی جانب سفر کر رہے تھے۔

۷- اور جب ہم اپنے باپ کے خیمے میں واپس لوٹ آئے تو دیکھو! اُنہیں بڑی خُوشی ہُوئی اور میری ماں کو تسلی ہُوئی۔

۸- اور وہ یہ کہتے ہُوئے ہمکلام ہُوئی، اب مجھے

پُختہ یقین ہے، کہ خُداوند نے میرے شوہر کو بیابان میں جانے کا حُکم دیا تھا، اور ہاں مجھے پُختہ یقین ہے، کہ خُداوند نے میرے بیٹوں کو لابن کے ہاتھوں سے بچایا، اور اُن کو قوت بخشی، جس سے اُنہوں نے اُس کام کو، جس کا خُداوند نے اُن کو حُکم دیا تھا پُورا کیا، اور اُس نے اِس طرح کی باتیں کیں۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ، وہ نہایت شادمان ہُوئے، اور خُداوند کے حضُور قُربانی گذُرانی، اور سوختنی قُربانی گُزرانی، اور اسرائیل کے خُدا کی شُکر گُزاری کی۔

۱۰- اور اسرائیل کے خُدا کی شُکر گُزاری کے بعد میرے باپ نے پیتل کے اُوراق پر کندہ کی تواریخ لی، اور اُنہیں شُروع سے پڑھا۔

۱۱- اور اُس نے دیکھا، کہ یہ تواریخ موسیٰ کی پانچ کتابوں پر مشتمل ہے جو دُنیا کی تخلیق، اور آدم اور حوّا کے بارے میں بھی، جو ہمارے پہلے والدین تھے، بتاتی ہے۔

۱۲-ابتدا سے لے کر یہودیوں کی تواریخ بھی، جو یہوداہ کے بادشاہ، صدقیاہ کے دور حکومت کے آغاز تک تھی۔

۱۳- اور ابتدا، سے لے کر صدقیاہ کے دور حکومت کے آغاز تک، پاک نبیوں کی نبوّتیں بھی، اور بہت سی نبوّتیں، جو یرمیاہ کے منہ سے نکلیں۔

۱۴-اور ایسا ہُوا کہ، میرے باپ لحی، نے پیتل کے اُوراق پر اپنے باپ دادا کا نسب نامہ بھی پایا، جس سے اُسے علم ہوا کہ وہ یوسف کی نسل سے ہے۔ ہاں وہی یوسف جو یعقوب کا بیٹا تھا، جو مصر میں فروخت کیا گیا، اور جو خُداوند کے ہاتھوں سے محفوظ رہا، تاکہ وہ اپنے باپ، یعقوب اور اُس کے سارے خاندان کو قحط کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچائے۔

۱۵-اور اُن کو غُلامی اور مصر کی سرزمین سے بھی اُسی خُدا نے باہر نکالا، جس نے اُنہیں محفوظ رکھا تھا۔

۱۶- اور یوں میرے باپ لحی کو اپنے باپ دادا کے نسب نامے کے بارے میں علم ہُوا۔ اور لابن بھی یوسف کی نسل سے تھا، اور اِسی لئے اُس نے اور اُسکے باپ دادا، نے تواریخ اپنے پاس رکھی ہُوئی تھی۔

۱۷-اور اب جب کہ میرے باپ نے یہ ساری چیزیں دیکھیں، تو وہ رُوح سے معُمور ہُوا، اور وہ اپنی نسل کے بارے نبوّت کرنے لگا۔

۱۸- کہ یہ پیتل کے اُوراق سب قوموں، قبیلوں، زبانوں اور لوگوں تک پہنچیں گے، جو اُسکی نسل سے تھے۔

۱۹- پس اُس نے کہا، کہ یہ پیتل کے اُوراق، کبھی برباد نہ ہوں گے، اور نہ ہی وقت اُنہیں دُھندلا سکے گا، اور اُس نے اپنی نسل کے مُتعلق بہت سی باتوں کی نبوّت کی۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ، مَیں اور میرا باپ اب تک اَحکام کو مانا کرتے تھے، جن کا خُداوند ہمیں حُکم دیتا تھا۔

۲۱- اور ہم نے تواریخ حاصل کر لی، جس کا خُداوند نے ہمیں حُکم دیا تھا، اور ہم نے اُنہیں پڑھا، اور ہمیں علم ہُوا کہ وہ ہمارے لئے مفید، ہاں بلکہ ہمارے نزدیک اُن کی بڑی قدر تھی، اتنی زیادہ

کہ ہم خُداوند کے احکامات اپنے بچّوں کے لئے محفوظ کر سکیں۔

۲۲- سو یہ خُداوند کی حکمت تھی، کہ ہم بیابان میں موعودہ سر زمین کی جانب سفر میں ہم اُنہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔

۶ باب

نیفی خُدا، کی باتیں لکھتا ہے — نیفی کا مقصد، آدمیوں کو ابراہام کے خُدا، کی طرف راغب کرنا ہے، تاکہ وہ نجات پائیں۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور اب مَیں نیفی، اپنی تواریخ کے اِس حصے میں اپنے باپ دادا کا نسب نامہ بیان نہیں کرتا، نہ ہی کسی اور وقت اِن اُوراق پر بیان کروں گا، جو مَیں لکھ رہا ہُوں، کیونکہ یہ اُس تواریخ میں موجود ہے، جو میرے باپ کے پاس لکھی ہے، اِسلئے مَیں اِسے اِس کام میں تحریر نہیں کرتا۔

۲- کیونکہ میرے لئے یہ کہنا کافی ہے، کہ ہم یوسف کی اولاد سے ہیں۔

۳- اور یہ میرے لئے اہم نہیں، کہ مَیں اپنے باپ کی تمام باتوں کا سارا حال، خاص طور پر بیان کروں، کیونکہ وہ اُن اُوراق پر نہیں لکھے جا سکتے، کیونکہ مجھے خُدا، کی باتوں کو لکھنے کے لئے جگہ کی ضرورت ہے۔

۴- چُونکہ میرے لکھنے کا بھرپور ارادہ یہ ہے، کہ مَیں آدمیوں کو، ابراہام کے خُدا، اور اضحاق کے خُدا، اور یعقوب کے خُدا، کی طرف راغب کروں، تاکہ وہ نجات پائیں۔

۵- اِس لئے مَیں وہ باتیں نہیں لکھتا، جو دُنیا کو خوش کرتی ہیں، بلکہ وہ باتیں لکھتا ہُوں، جو خُدا کو پسند ہیں، اور اُن کو جو، اِس دُنیا کے نہیں۔

۶- اِس لئے مَیں، اپنی نسل کو حُکم دوں گا، کہ وہ اِن اُوراق پر وہ باتیں نہ لکھیں، جو بنی آدم کے نزدیک اہم نہیں ہیں۔

۷ باب

لحی کے بیٹے، یروشلم واپس آتے ہیں، اور اسماعیل اور اُسکے گھرانے کو اپنے سفر میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں — لامن، اور دُوسرے بغاوت کرتے ہیں — نیفی اپنے بھائیوں کو خُداوند پر ایمان رکھنے کی نصیحت کرتا ہے — وہ اُسے رسیوں سے باندھتے، اور اُسکے قتل کا منصوبہ بناتے ہیں — وہ ایمان کی قوت سے رہائی حاصل کرتا ہے — اُسکے بھائی اُس سے معافی مانگتے ہیں — لحی اور اُسکے ساتھی قُربانی کرتے، اور سوختنی قُربانی گُذرانتے ہیں۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور اب مَیں چاہتا ہُوں، کہ تُم جانو کہ جب میرا باپ لحی اپنی نسل کی بابت نبوّت کر چکا تو ایسا ہُوا کہ خُداوند نے پھر اُس سے ہمکلام ہو کر کہا کہ، لحی یہ تمہارے لئے اچھا نہیں کہ خاندان کو لے کر بیابان میں اکیلا جائے، بلکہ یہ کہ تیرے بیٹے شادی کریں، تاکہ وہ موعودہ سر زمین میں خُداوند کے لئے نسل بڑھائیں۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اُسے حُکم دیا، کہ مَیں نیفی، اور میرے بھائی یروشلم کی سر زمین کو دوبارہ جائیں، اور اسماعیل اور اُس کے خاندان کو بیابان میں لائیں۔

۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی اپنے بھائیوں کے ساتھ دوبارہ بیابان میں سے یروشلم کو گیا۔
۴-اور ایسا ہُوا کہ ہم اسماعیل کے گھر گئے، اور ہم اسماعیل کی نظر میں مقبول ٹھہرے اور ہم نے اُن کے سامنے خُداوند کا کلام بیان کیا۔
۵-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اسماعیل اور اُس کے گھرانے کے دلوں کو اِسقدر نرم کیا کہ وہ ہمارے ساتھ بیابان میں سفر کر کے ہمارے باپ کے خیمے تک آئے۔
۶-اور ایسا ہُوا کہ، جب ہم بیابان میں سفر کر رہے تھے، تو دیکھو! لامن اور لیموئیل اسماعیل کی دو بیٹیوں اور اسماعیل کے دو بیٹوں اور اُن کے گھرانوں نے، ہاں مجھ نیفی اور سام اور اُن کے باپ اسماعیل اور اُسکی بیوی اور اُسکی دوسری تینوں بیٹیوں کے خلاف بغاوت کی۔
۷-اور ایسا ہُوا کہ اِس بغاوت کا مقصد یروشلم کی سرزمین کو لوٹ جانے کی خواہش تھی۔
۸-اور اب مَیں نیفی اُن کی سخت دلی کی بدولت آذُردہ ہو کر لامن اور لیموئیل سے یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا کہ دیکھو! تُم میرے بڑے بھائی ہو اور تُمھارے دِل کتنے سخت اور عقل کتنی تاریک ہو گئی ہے، کہ تُمھیں ضرورت آپڑی ہے کہ مَیں تُمھارا چھوٹا بھائی تم سے کلام کروں اور ہاں تُمھارے لئے ایک مثال قائم کروں؟
۹-تُم نے خُداوند کے فرمان کو کیوں نہیں سُنا؟
۱۰-تُم کیوں بھُول گئے ہو کہ تُم نے خُداوند کے فرشتہ کو دیکھا ہے۔
۱۱-ہاں تُم کیوں بھُول گئے ہو کہ خُداوند نے لابن کے ہاتھوں سے چھُڑانے کے لئے کتنے عظیم کام کئے ہیں، اور اِسلئے بھی کہ ہم تواریخ حاصل کریں؟
۱۲-اورہاں پھر یہ کہ تُم کیوں بھول گئے ہو کہ خُدا بنی آدم کے لئے سب کاموں کو اپنی مرضی کے مطابق کرنے پر قادر ہے، اگر ایسا ہے تو کیا ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں؟ پس آؤ! اُس کے وفادار بنیں۔
۱۳-اور اگر ہم اُسکے وفادار بنے، تو ہم موعودہ سر زمین پائیں گے، اور تم آنے والے وقت میں جانو گے کہ، یروشلم کی تباہی کے مَیں خُداوند کا فرمان پورا ہو گا، کیونکہ خُداوند نے یروشلم کی تباہی کے مُتعلق جو کُچھ کہا ہے، پُورا ہونا ضرور ہے۔
۱۴-کیونکہ دیکھو! خُداوند، کا رُوح جلد ہی اُن کا ساتھ چھوڑ دے گا، کیونکہ دیکھو! اُنھوں نے نبّیوں کو رد کیا، اور یرمیاہ کو اُنھوں نے قید میں ڈالا، اور وہ میرے باپ کو ہلاک کرنے کے خواہاں تھے، یہاں تک کہ اُنھوں نے اُسے یروشلم کی سر زمین سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔
۱۵-اب دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اگر تُم یروشلم کو جاؤ گے، تو تُم بھی اُنکے ساتھ ہلاک ہو گے، اور اب اگر تُمھاری خواہش ہے تو ملک میں جاؤ اور جو باتیں مَیں نے تُم سے کہی ہیں یاد رکھنا، کہ اگر تُم جاؤ گے تو تُم بھی ہلاک ہو گے، کیونکہ خُداوند کے رُوح نے مجھے مجبور کیا ہے کہ مَیں باتیں کروں۔
۱۶-اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں نیفی نے اپنے بھائیوں سے یہ باتیں کہہ چُکا، تو وہ مجھ سے ناراض

ہُوئے اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے مجھ پر ہاتھ ڈالا، کیونکہ دیکھو! وہ نہایت غُصے میں تھے، اُنہوں نے مجھے رسیوں سے جکڑا، کہ بیابان میں چھوڑ دیں تاکہ جنگلی درندے مجھے پھاڑ کھائیں اس لئے کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے۔

۱۷- لیکن ایسا ہُوا کہ مَیں نے یہ کہتے ہُوئے، خُداوند سے دُعا کی، اَے خُداوند، میرے ایمان کے مطابق جو تُجھ پر ہے، کیا تو مجھے میرے بھائیوں کے ہاتھوں سے چُھڑائے گا؟ ہاں مجھے قوت دے تاکہ مَیں اِن بندھنوں کو توڑ سکوں، جن میں بندھا ہُوا ہُوں۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں یہ باتیں کہہ چُکا تو دیکھو! رسیاں میرے ہاتھوں اور پیروں سے کُھل گئیں اور مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے کھڑا ہُوا اور مَیں پھر اُن سے مُخاطب ہُوا۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ پھر مجُھ سے ناراض ہُوئے اور مجھ پر ہاتھ ڈالنے ہی والے تھے کہ دیکھو! اسماعیل کی بیٹیوں میں سے ایک اور ہاں اُسکی ماں نے بھی اور اسماعیل کے بیٹوں میں سے ایک نے میرے بھائیوں سے اِس طرح درخواست کی کہ اُن کے دل نرم ہوگئے اور وہ میری جان لینے سے باز رہے۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُنہیں اپنی بدیوں پر ندامت ہُوئی اور وہ میرے سامنے جُھکے بھی اور مجُھ سے درخواست کی کہ مَیں اُن باتوں کی جو اُنہوں نے میرے خلاف کی تھیں، اُنہیں معاف کر دُوں۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ سب کچھ جو اُنہوں نے کیا تھا مَیں نے فراخدلی سے اُن کو معاف کر دیا اور مَیں نے اُنہیں نصیحت کی کہ وہ خُداوند اپنے خُدا سے معافی کیلئے دُعا مانگیں، اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے ویسا ہی کیا، اور جب وہ خُداوند سے دُعا کر چُکے تو ہم نے دوبارہ اپنے باپ کے خیمہ کی جانب سفر کیا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ ہم اپنے باپ کے خیمہ تک آئے اور میرا اور میرے بھائیوں اور اسماعیل کے سارے گھرانے میرے باپ کے خیمہ میں پہنچنے کے بعد وہ خُداوند اپنے خُدا کے شُکر گزار ہُوئے اور اُنہوں نے اُس کے حضُور قُربانی دی اور سوختنی قُربانی گزرانی۔

۸ باب

لحی، زندگی کے درخت کی رویا دیکھتا ہے —— وہ اُسکے پھل میں سے کھاتا ہے، اور خواہش کرتا ہے کہ اُسکا خاندان بھی کھائے —— وہ لوہے کی سلاخ، سکڑا اور تنگ راستہ اور آدمی کو مکمل طور پر ڈھانپ لینے والی تاریکی کی دھند دیکھتا ہے —— سرایا، نیفی اور سام پھل کھاتے ہیں، لیکن لامن اور لیموئیل انکار کرتے ہیں۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے تمام اِقسام کے بیج اکٹھے کیے، ہر دو اناج اور پھل کی تمام اِقسام کے بیج جمع کیے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ میرا باپ بیابان میں قیام کے دوران یہ کہتے ہوئے ہم سے مُخاطب ہُوا دیکھو! مَیں نے ایک خواب دیکھا ہے، یعنی مَیں نے ایک رویا دیکھی ہے۔

۳- اور دیکھو! جو چیزیں مَیں نے دیکھیں، اُن کی بنا پر، نیفی اور سام کے سبب بھی میرے پاس خُداوند میں شادمان ہونے کی دلیل ہے، میرے

پاس یقین کرنے کی وجہ بھی ہے، کہ وہ اور اُنکی بہت سی دوسری نسلیں بھی نجات پائیں گی۔

۴-لیکن دیکھو! لامن اور لیموئیل مَیں تُمہارے لئے نہایت فکرمند ہوں، کیونکہ دیکھو! مجھے یاد پڑتا ہے کہ مَیں نے خواب مَیں ایک تاریک اور دھندلا، بیابان دیکھا۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ سفید چوغہ پہنے ہُوئے تھا، اور وہ آیا اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہوا اور مجھے اپنے پیچھے آنے کا حُکم دیا۔

۷-اور ایسا ہُوا کہ، جب مَیں اُسکے پیچھے چلا، تو مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک تاریک اور دھندلے ویرانے میں تھا۔

۸-اور تاریکی میں کئی گھنٹوں کے وقفے کے سفر کے بعد مَیں خُداوند سے دُعا مانگنے لگا، کہ وہ اپنی بے پناہ شفقت کے موافق مُجھ پر رحم کرے۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں خُداوند سے دُعا کر چُکا، تو مَیں نے ایک وسیع و عریض میدان دیکھا۔

۱۰-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے ایک درخت دیکھا، جس کا پھل ہر ایک کے خوش ہونے کے لئے دلپسند تھا۔

۱۱-ایسا ہُوا کہ مَیں آگے بڑھا اور اِس کے پھل میں سے کھایا اور دیکھا، کہ وہ اُن سب پھلوں میں سے جو مَیں نے اِس سے پہلے چکھے تھے زیادہ شیریں تھا، اور ہاں مَیں نے دیکھا کہ پھل سفید تھا، اُن تمام چیزوں سے زیادہ سفید جو مَیں نے اِس سے پہلے دیکھیں تھیں۔

۱۲-اور جونہی مَیں نے اُس پھل میں سے کھایا میری رُوح نہایت شادمان ہُوئی سو مَیں نے خواہش کی کہ میرا خاندان بھی اِسے کھائے، کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ وہ پھل دوسرے تمام پھلوں سے زیادہ دِلپسند ہے۔

۱۳-اور جب مَیں نے اِردگرد اپنی نظر دوڑائی، کہ شاید مجھے میرا خاندان بھی نظر آئے، مَیں نے پانی کا ایک دریا دیکھا اور یہ اُس درخت کے نزدیک بہتا تھا، جس کا پھل میں کھا رہا تھا۔

۱۴-اور مَیں نے یہ جاننے کے لئے دیکھا کہ یہ کہاں سے آتا تھا، اور مَیں نے اُسکا منبع دیکھا جو تھوڑی دُور تھا، اور منبع پر مَیں نے تُمہاری ماں، سرایا، اور سام اور نیفی کو دیکھا، اور وہ ایسے کھڑے تھے، جیسے نہ جانتے ہوں کہ کہاں جانا ہے۔

۱۵-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُنہیں اشارہ کیا اور مَیں نے اُنہیں بلند آواز سے بھی کہا کہ وہ میرے پاس آ جائیں، اور پھل میں سے کھائیں جو دوسرے تمام پھلوں سے زیادہ دلپسند ہے۔

۱۶-اور ایسا ہُوا کہ وہ میرے پاس آئے اور پھل میں سے کھایا۔

۱۷-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے چاہا کہ لامن اور لیموئیل بھی آئیں اور پھل میں سے کھائیں، اِس لئے مَیں نے دریا کے منبع پر نگاہیں ڈالیں کہ شاید مَیں اُنہیں دیکھ سکوں۔

۱۸-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُنہیں دیکھا، لیکن وہ میرے پاس نہ آئے اور پھل نہ کھایا۔

۱۹-اور مَیں نے لوہے کی ایک سلاخ دیکھی، اور

یہ دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ اُس درخت تک جاتی تھی، جس کے پاس مَیں کھڑا تھا۔

۲۰- اور مَیں نے ایک تنگ اور سُکڑا راستہ دیکھا، جو لوہے کی سلاخ کے ساتھ ساتھ درخت کی جانب آتا تھا، جہاں مَیں کھڑا تھا، اور یہ چشمے کے منبع سے دُنیا کی طرح ایک وسیع و عریض میدان کی جانب بھی رہنمائی کرتا تھا۔

۲۱- اور مَیں نے لوگوں کے اَنگنت ہجوم دیکھے جن میں اکثر آگے کی طرف آنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ اُس راستے پر پہنچیں جو اُس درخت کی طرف آتا تھا، جہاں مَیں کھڑا تھا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ آگے بڑھے اور اُس راستے پر آئے جو درخت کی طرف جاتا تھا۔

۲۳- ایسا ہُوا کہ تاریکی کی دُھند پڑی، اور تاریکی کی یہ دُھند نہایت زیادہ تھی، اِتنی زیادہ کہ جو اِس راستے پر آنے لگے تھے، اپنا راستہ کھو بیٹھے اور کہ وہ گُمراہ ہُوئے اور کھو گئے۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے دوسرے لوگوں کو آگے بڑھتے دیکھا، اور وہ آگے بڑھے اور لوہے کی سلاخ کے سرے کو پکڑ کر تاریکی کی دُھند میں سے آگے بڑھنے لگے، یہاں تک کہ وہ آگے تک پہنچے اور اُس درخت کے پھل میں سے کھایا۔

۲۵- اور جب وہ درخت کے پھل میں سے کھا چُکے تو اُنہوں نے اپنے اردگرد دیکھا جیسے کہ وہ اب شرمندہ ہوں۔

۲۶- اور مَیں نے اردگرد دیکھا اور پانی کے دریا کی دوسری طرف ایک وسیع و عریض عمارت دیکھی اور ایسا لگتا تھا کہ وہ زمین سے اُوپر ہَوا میں مُلحق ہے۔

۲۷- اور یہ بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں، سبھی لوگوں سے بھری ہُوئی تھی، اور اُنکے لباس کی وضع قطع نہایت عمدہ تھی، اور اُن کا رویہ ٹھٹھے اُڑانے والا تھا، اور وہ انگلیوں سے ان لوگوں کی طرف اِشارہ کر رہے تھے، جو درخت تک پُہنچ آئے تھے اور پھل میں سے کھا رہے تھے۔

۲۸- اور پھل کو چکھ چکنے کے بعد وہ ٹھٹھے اُڑانے والوں کے سبب منع کی گئی راہوں پر چل نکلے اور کھو گئے۔

۲۹- اور اب مَیں نیفی اپنے باپ کی ساری باتیں بیان نہیں کرتا۔

۳۰- لیکن مختصر کر کے لکھتا ہُوں، دیکھو! اُس نے دوسرے ہُجوم کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ آئے اور اُنہوں نے لوہے کی سلاخ کا سرا پکڑ لیا اور وہ اپنا راستہ بنانے کے لئے آگے بڑھے اور لوہے کی سلاخ کو مُسلسل مضبُوطی سے تھامے رکھا، یہاں تک کہ وہ آگے آ گئے اور گرے، اور درخت کے پھل میں سے کھایا۔

۳۱- اور اُس نے دُوسرے ہجوموں کو بھی دیکھا جو وسیع و عریض عمارت کی طرف اپنا راستہ ڈھونڈ رہے تھے۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ بہت سے چشمے کی گہرائیوں میں ڈوب گئے اور کئی لوگ انجان راہوں پر بھٹکتے ہُوئے اُسکی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

۳۳- اور ہجوم بُہت بڑا تھا جو اُس عجیب عمارت میں داخل ہُوا اور اُس عمارت میں داخل ہونے کے بعد اُنہوں نے میری طرف ملامت کے لیے

اُنگلی اُٹھائی اور اُن پر بھی جو پھل میں سے کھا رہے تھے، لیکن ہم نے ان کی پرواہ نہ کی۔

۳۴- یہ میرے باپ کا کلام ہے، کیونکہ جتنوں نے اُن کی پرواہ کی، گمراہ ہُوئے۔

۳۵- میرے باپ نے کہا، اور لامن اور لیموئیل نے پھل نہ کھایا۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ جب میرے باپ کے اپنے خواب یعنی رویا کی تمام باتیں بتانے کے بعد جو بُہت تھیں وہ اُن چیزوں کے سبب جو اُس نے رویا میں دیکھیں تھیں ہم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ وہ لامن اور لیموئیل کے لئے نہایت فکرمند تھا، ہاں وہ اِس لئے فکرمند تھا مبادا کہ خُداوند اُنہیں اپنی حضُوری سے نکالدے۔

۳۷- تب اُس نے اُنہیں شفیق والدین جیسے جذبہ کے ساتھ نصیحت کی کہ وہ اُسکی باتوں پر کان لگائیں تاکہ خُداوند اُن پر رحم کرے اور اُنہیں اپنی حضُوری سے خارج نہ کرے، اور ہاں میرے باپ نے اُن کو منادی کی۔

۳۸- اور جب وہ اُن کو منادی کر چُکا اور بہت ساری باتوں کے بارے میں نبوّت بھی کر چُکا تو اُس نے اُن کو خُداوند کے احکام ماننے کا حُکم دیا، اور اُن کے ساتھ اُسکی بات تمام ہُوئی۔

۹ باب

نیفی تواریخ کی دو جلدیں تیار کرتا ہے — ہر ایک نیفی کے اُوراق کہلاتے ہیں — بڑے اُوراق دنیاوی تواریخ پر مشتمل ہیں اور چھوٹے اُوراق بنیادی طور پر روحانی باتوں پر مشتمل ہیں۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور وادی لیموئیل میں خیمے میں قیام کے دوران میرے باپ نے بہت سی باتیں دیکھیں، سُنیں اور کہیں جو کہ عظیم اور بہت ہیں اور ساری اِن اُوراق پر نہیں لکھی جا سکتیں۔

۲- اور اب جیسا کہ مَیں اِن اُوراق کے مُتعلق کہہ چُکا ہُوں، دیکھو! یہ وہ اُوراق نہیں جن پر مَیں نے اپنے لوگوں کا پورا حال لکھا ہے، کیونکہ جن اُوراق پر مَیں نے اپنے لوگوں کا پورا حال لکھا ہے، اُنہیں مَیں نے نیفی کا نام دیا ہے، اِس لئے وہ میرے نام کے یعنی نیفی کے اُوراق کہلاتے ہیں اور یہ اُوراق بھی نیفی کے اُوراق کہلاتے ہیں۔

۳- اس لیے مجھے خُداوند کی طرف سے حُکم ملا ہے کہ مَیں خاص مقصد کے لئے اِن اُوراق کو تیار کروں تاکہ میرے لوگوں کی خدمت کا حال کندہ کیا جا سکے۔

۴- دوسرے اُوراق پر بادشاہوں کے عہدِ حکومت اور جنگوں اور میرے لوگوں کے جھگڑوں کا حال کندہ کیا جائے گا اِسلئے اِن اُوراق کا بیشتر حصہ خدمت اور دوسرے اُوراق کا بیشتر حصہ بادشاہوں کے عہدِ حکومت اور جنگوں اور میرے لوگوں کے جھگڑوں پر مشتمل ہے۔

۵- سو خُداوند نے مجھے دانا مقصد کے لیے اِن اُوراق کو بنانے کا حُکم دیا ہے جسکے مقصد کا مجھے علم نہیں۔

۶- مگر خُداوند تمام چیزوں کو پیشتر ہی سے جانتا ہے سو کہ وہ اپنے کاموں کو پورا کرنے کے لئے بنی آدم کے درمیان ایک راستہ تیار کرتا ہے چونکہ دیکھو! اُسے اپنے تمام کاموں کو پورا کرنے

کے لئے اُسے تمام قُدرت حاصل ہے، اور یہ یوں ہی ہے، آمین۔

۱۰ باب

لحی پیشینگوئی کرتا ہے کہ یہودیوں کو اسیر کر کے بابل لے جایا جائے گا — وہ یہودیوں میں ممسُوح، نجات دہندہ اور فدیہ دینے والے کی آمد کے مُتعلق بتاتا ہے — لحی اُسکے بارے میں بھی بتاتا ہے، جو خُدا کے برّہ کو بپتسمہ دے گا — لحی ممسُوح کی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے کے مُتعلق بتاتا ہے — وہ زیتون کے درخت کو اسرائیل کے پراگندہ ہونے اور پھر اکٹھے ہونے سے تشبیہ دیتا ہے — نیفی، ابن خُدا، رُوح اُلقدس کی نعمت، اور راستبازی کی ضرورت کے مُتعلق کلام کرتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور اب مَیں نیفی اِن اُوراق پر اپنے احوال اور اپنی حکومت اور خدمت کے بیان کو شروع کرتا ہوں، لیکن اپنے احوال کو بیان کرنے کے ساتھ ضرور ہے کہ مَیں اَپنے باپ اور بھائیوں کی کچھ باتیں بھی کہوں۔

۲- کیونکہ دیکھو! ایسا ہُوا کہ میرے باپ نے اپنے خواب کی باتیں اور اُن کو جانفشاں ہونے کی نصیحت کرنے کے بعد اُن سے یہودیوں کے مُتعلق کلام کیا۔

۳- اُن کی تباہی یعنی عظیم شہر یروشلم کی تباہی کے بعد بہت سے بابل میں اسیر کر کے لے جائے جائیں گے ہاں تب خُداوند کے مقررہ وقت پر دوبارہ واپس لوٹیں گے اور اسیری سے واپس لائے جانے کے بعد وہ اپنی موروثی سرزمین دوبارہ حاصل کریں گے۔

۴- ہاں یہ کہ میرے باپ کے یروشلم چھوڑنے کے چھ سو برس کے بعد خُداوند خُدا، یہودیوں کے درمیان ایک نبی یعنی ممسُوح دُوسرے لفظوں میں دنیا کا نجات دہندہ برپا کرے گا۔

۵- اور اُس نے کتنے ہی اُن نبیّوں کے متعلق بتایا جنہوں نے ممسُوح یعنی دُنیا کے اِس فِدیہ دینے والے کے مُتعلق اِن باتوں کی گواہی دی ہے، جسکی بابت اُس نے کہا۔

۶- اِسلئے کہ تمام بنی نوع اِنسان بھٹکے ہُوئے اور گُمراہی کی حالت میں تھے، اور ہمیشہ اِسی حالت میں رہیں گے، جب تک وہ اُس فدیہ دینے والے پر ایمان نہیں لاتے۔

۷- اور اُس نے ایک نبی کے متعلق بھی کلام کیا، جو خُداوند کی راہ تیار کرنے کے لئے ممسُوح سے پہلے آئے گا۔

۸- ہاں وہ بیابان میں جا کر پکارے گا کہ، خُداوند کی راہ تیار کرو اور اُسکے راستوں کو سیدھا کرو کیونکہ تمہارے درمیان ایک شخص موجود ہے، جسے تُم نہیں جانتے، اور وہ مجھ سے افضل ہے، اور مَیں جسکی جُوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں اور میرے باپ نے اِس بابت بہت کچھ کہا۔

۹- اور میرے باپ نے کہا کہ وہ، یردن کے پار بیت عنیاہ میں بپتسمہ دے گا، اور اُس نے یہ بھی کہا کہ وہ ممسُوح کو پانی سے بپتسمہ دے گا۔

۱۰- اور ممسُوح کو پانی سے بپتسمہ دے دینے کے بعد وہ دیکھے گا اور گواہی دے گا کہ اُس نے خُدا کے برّہ کو بپتسمہ دیا ہے، جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔

۱۱-اور ایسا ہُوا کہ جب میرا باپ یہ باتیں کر چُکا تو اُس نے میرے بھائیوں کو خوشخبری کے متعلق بتایا جس کی یہودیوں میں منادی کی جائے گی، اور یہودیوں کی بے اعتقادی میں بھٹکنے کے متعلق بھی کلام کیا۔ اور ممسُوح جو آنے والا ہے اور جب وہ اُسے قتل کر چُکیں گے اور جب وہ قتل کیا جا چُکے گا، تب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اور رُوح اُلقدس کے وسیلے سے اپنے آپ کو غیر قوموں پر ظاہر کرے گا۔

۱۲- ہاں میرے باپ نے غیر قوموں سے متعلق اور اسرائیل کے گھرانے کے متعلق بہت سی باتیں کیں کہ وہ زیتون کے درخت کی مانند ہوں گے، جسکی شاخیں توڑی اور ساری روئے زمین پر بکھیر دی جائیں گی۔

۱۳-سو اُس نے کہا ضرور ہے کہ ہم اِکٹھے ہو کر موعودہ سر زمین میں لے جائے جائیں، تاکہ خُداوند کا کلام پورا ہو کہ ہم تمام رُوئے زمین پر پھیل جائیں۔

۱۴- اور اسرائیل کا گھرانہ پراگندہ ہونے کے بعد دوبارہ اِکٹھا ہوگا یامختصر یہ کہ غیر قوموں کے اِنجیل کی معمُوری پانے کے بعد، زیتون کے درخت کی قدرتی شاخیں یعنی اسرائیل کے گھرانے کے بقیہ اِن میں پیوند کئے جائیں گے اور اپنے حقیقی ممسُوح یعنی اپنے خُداوند اور فدیہ دینے والے کو جانیں گے۔

۱۵- اور اِس طرح کی زبان سے میرے باپ نے نبوّت کی اور میرے بھائیوں سے مُخاطب ہوا اور بھی بُہت سی باتیں جو مَیں نے اِس کتاب میں تحریر نہیں کی ہیں، کیونکہ مَیں نے اُن میں سے بہت سی باتیں جو میرے لئے مناسب تھیں اپنی دُوسری کتاب میں لکھی ہیں۔

۱۶-اور یہ تمام باتیں جو کہ مَیں نے کہیں، اُس وقت ہوئیں، جب میرا باپ وادی لیموئیل میں ایک خیمے میں قیام کرتا تھا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں نیفی اپنے باپ کی اُن تمام باتوں کے مُتعلق سُن چُکا، جو اُس نے رویا میں دیکھیں اور وہ باتیں بھی جو اُس نے رُوح اُلقدس کی قُدرت سے بیان کیں وہ قُدرت جو اُس نے خُدا کے بیٹے پر ایمان رکھنے سے پائی اور خُدا کا بیٹا ہی ممسُوح ہے جو آئیگا —— مَیں نیفی بھی خواہشمند تھا کہ مَیں رُوح اُلقدس کی قُدرت سے اِن تمام باتوں کو دیکھوں اور سُنوں اور جانُوں، کیونکہ خُدا کی نعمت اُن لوگوں کے لئے ہے جو اُسے جانفشانی سے تلاش کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو بنی آدم پر اُس طرح ظاہر کریگا، جس طرح اُس نے زمانہ قدیم میں کیا۔

۱۸- کیونکہ وہ کل آج اور ہمیشہ تک یکساں ہے اور تمام آدمیوں کیلئے بنائے عالم سے راستہ تیار کیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ توبہ کریں اور اُس کے پاس آئیں۔

۱۹- کیونکہ وہ جو جانفشانی سے ڈھونڈتا ہے پائیگا، اور خُدا کے بھید رُوح اُلقدس کی قُدرت سے جس طرح زمانہ حال میں ویسے ہی زمانہ قدیم میں جیسے زمانہ قدیم میں، ویسے ہی زمانہ مُستقبل میں ظاہر کیے جائیں گے، اِس لئے کہ خُداوند کا راستہ ایک ابدی راستہ ہے۔

۲۰-اِس لئے اے اِنسان یاد رکھ! تیرے سب کاموں کے سبب تجھ پر عدالت ہوگی۔
۲۱-اِس لئے اگر تُم نے اپنی آزمائش کے دنوں میں بدی اپنائی تو تُم خُدا کے تخت عدالت کے سامنے ناپاک ٹھہرو گے، اور کوئی ناپاک چیز خُدا کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتی اِسلئے تُم ہمیشہ کے لئے دُور کر دیے جاؤ گے۔
۲۲-اور رُوح اُلقدس اختیار دیتا ہے کہ مَیں یہ باتیں کہوں اور اِن کا انکار نہ کروں۔

۱۱ باب

نیفی خُداوند کے رُوح کو دیکھتا ہے اور رویا میں اُسے زندگی کا درخت دکھایا جاتا ہے — وہ خُدا کے بیٹے کی ماں کو دیکھتا ہے اور خُدا کا اِنسان پر کرم دیکھتا ہے — وہ خُدا کے برّہ کا بپتسمہ، خدمت اور اُس کی مصلوبیت کو دیکھتا ہے — وہ برّہ کے بارہ رُسولوں کی بلاہٹ اور اُنکی خدمت بھی دیکھتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- چنانچہ ایسا ہُوا کہ جب مَیں نے اُن چیزوں کو دیکھنے کی خواہش کی جو میرے باپ نے دیکھیں تھیں اور اِس یقین کے ساتھ کہ خُداوند کو اُن باتوں کو مجھ پر ظاہر کرنے کی قُدرت ہے۔ جب مَیں دِل میں غور کرنے بیٹھا، خُداوند کا رُوح مجھے دُور لے گیا، ہاں ایک نہایت اُونچے پہاڑ پر، جو مَیں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور جس پر مَیں نے کبھی اپنا پاؤں نہ رکھا تھا۔
۲- اور رُوح نے مجھ سے کہا دیکھو تُم کیا چاہتے ہو۔
۳-اور مَیں نے کہا: مَیں اُن چیزوں کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہُوں جو میرے باپ نے دیکھیں۔
۴- اور رُوح نے مجھ سے کہا تُم یقین کرتے ہو کہ تُمہارے باپ نے اُس درخت کو دیکھا جس کی بابت وہ بتاتا ہے؟
۵-اور مَیں نے کہا ہاں تُم جانتے ہو کہ مَیں اپنے باپ کی ساری باتوں کا یقین کرتا ہُوں۔
۶- اور جب مَیں یہ باتیں کہہ چُکا تو رُوح نے بلند آواز سے پکارتے ہُوئے کہا خُداوند کے نام کی ہوشعنا جو خُدا تعالیٰ ہے کیونکہ وہ ساری زمین کا خُدا ہے ہاں سب سے افضل۔ اور مبارک ہو تُم نیفی، کیونکہ تُم خُدا تعالیٰ کے بیٹے پر ایمان لائے ہو پس تُم نے جن چیزوں کی خواہش کی ہے وہ دیکھو گے۔
۷-اور دیکھو! یہ بات تُمہارے لئے نشان ہوگی کہ جب تُم اُس درخت کو دیکھو گے جس پر وہ پھل لگتا ہے جسے تیرے باپ نے چکھا ہے، تو تُم ایک آدمی کو بھی آسمان سے اُترتے ہُوئے دیکھو گے اور تُم اُس پر نظر کرو گے اور پھر اُسے دیکھنے کے بعد تُم گواہی دو گے کہ یہ خُدا کا بیٹا ہے۔
۸-اور ایسا ہُوا کہ رُوح نے مجھے کہا دیکھ! اور مَیں نے نظر کی اور ایک درخت دیکھا اور یہ اُس درخت کی مانند تھا جو میرے باپ نے دیکھا تھا اور اُسکی خُوبصورتی بے انتہا تھی ہاں ساری خُوبصورتی سے بڑھ کر اور اُسکی سفیدی اُڑتی برف کی سفیدی سے بڑھ کر تھی۔
۹-اور ایسا ہُوا کہ درخت دیکھنے کے بعد مَیں نے رُوح سے کہا مَیں نے وہ درخت دیکھا جو تُو نے مجھے دکھایا جو تمام درختوں سے گراں قدر ہے۔

۱۰- اور اُس نے مجھ سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟
۱۱- اور مَیں نے اُس سے کہا کہ مَیں اِسکی تفسیر جاننا چاہتا ہُوں اور مَیں نے اس سے ایسے کلام کیا جیسے ایک آدمی سے بات کرتا ہُوں۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا کہ وہ آدمی کی شکل میں تھا، تو بھی مَیں جانتا تھا کہ یہ خُداوند کا رُوح تھا اور وہ مُجھ سے یوں ہمکلام ہوا جیسے ایک آدمی دوسرے کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مُجھ سے کہا دیکھو! اور مَیں نے اُسے دیکھنے کے لئے اُس پر نظر ڈالی اور مَیں اُسے دیکھ نہ پایا کیونکہ وہ میرے سامنے سے جا چُکا تھا۔
۱۳- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے نظر کی اور شہر عظیم یروشلم اور دوسرے شہر بھی دیکھے اور مَیں نے ناصرت کا شہر دیکھا اور ناصرت کے شہر میں ایک کنواری دیکھی اور وہ نہایت خُوبصورت اور حسین تھی۔
۱۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے آسمانوں کو کُھلا ہوا دیکھا اور ایک فرشتہ نیچے آیا اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھ سے کہا نیفی تُم کیا دیکھتے ہو؟
۱۵- اور مَیں نے اُس سے کہا: ایک کنواری، دوسری تمام کنواریوں سے زیادہ خُوبصورت و حسین۔
۱۶- اور اُس نے مجھ سے کہا کہ کیا تُم خُدا کے کرم کو جانتے ہو؟
۱۷- اور مَیں نے اُس سے کہا: مَیں جانتا ہُوں کہ وہ اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے لیکن مَیں تمام باتوں کے معنی نہیں جانتا۔
۱۸- اور اُس نے مُجھ سے کہا دیکھو! کنواری جسے تُو دیکھتا ہے جسم کے اعتبار سے خُدا کے بیٹے کی ماں ہے۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے دیکھا کہ وہ رُوح دور لے جائی گئی، اور جب وہ تھوڑی دیر کے لئے رُوح میں دُور لے جائی گئی تو فرشتہ یہ کہتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوا دیکھو!
۲۰- اور مَیں نے نظر کی اور پھر کنواری کو اپنے بازوؤں میں ایک بچہ اُٹھائے ہُوئے دیکھا۔
۲۱- اور فرشتے نے مجھ سے کہا خُدا کے برّہ کو دیکھو! ہاں وہ ابدی باپ کے بیٹے کو۔ کیا تُم اُس درخت کے معنی جانتے ہو؟ جو تمہارے باپ نے دیکھا؟
۲۲- اور مَیں نے اُسے یہ کہتے ہُوئے جواب دیا ہاں یہ خُدا کی محبت ہے جو بنی آدم کے دِلوں میں ہر جگہ اپنے آپ کو پھیلاتی ہے اور اِس لئے وہ سب چیزوں سے زیادہ دِلپسند ہے۔
۲۳- اور اُس نے مجھ سے یہ کہتے ہُوئے کلام کیا، ہاں اور جان کے لئے نہایت شادمان۔
۲۴- اور یہ باتیں کہنے کے بعد اُس نے مجھ سے کہا دیکھو! مَیں نے نظر کی اور مَیں نے خُدا کے بیٹے کو بنی آدم کے درمیان پھرتے دیکھا اور مَیں نے بُہتوں کو اُسکے پاؤں میں گرتے اور اُس کی پرستش کرتے دیکھا۔
۲۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے لوہے کی سلاخ دیکھی۔ جو میرا باپ دیکھ چُکا تھا، خُدا کا کلام تھا جو آب حیات کے چشمے یعنی زندگی کے درخت کی جانب رہنمائی کرتا تھا۔ جسکے پانی خُدا کی محبت کی علامت ہیں اور مَیں نے دیکھا کہ زندگی کا درخت بھی خُدا کی محبت کی علامت ہے۔

۲۶-اور فرشتے نے مجھ سے کہا دیکھ! اور خُدا کے کرم پر نظر کر۔

۲۷-اور مَیں نے نظر کی اور دُنیا کے مُخلصی دینے والے کو جس کی بابت میرا باپ کلام کر چُکا تھا دیکھا اور مَیں نے اُس نبی کو بھی دیکھا جو اُسکے آگے راستہ تیار کرے گا اور خُدا کا برّہ آگے بڑھا اور اُس سے بپتسمہ لیا۔ اور اُسکے بپتسمہ لینے کے بعد، میں نے آسمان کو کُھلا ہُوا اور رُوح القُدس کو کبوتر کی شکل میں آسمان سے نیچے آتے اور اُس پر ٹھہرتے دیکھا۔

۲۸-اور مَیں نے دیکھا کہ اُس نے قُدرت اور بڑے جلال کے ساتھ لوگوں میں منادی کی، اُسے سننے کے لئے بڑی بھیڑ جمع ہُوئی اور مَیں نے دیکھا کہ اُنہوں نے اسے اپنے درمیان سے باہر نکال دیا۔

۲۹-اور مَیں نے دُوسرے بارہ کو بھی اُسکے پیچھے آتے دیکھا اور ایسا ہُوا کہ رُوح اُنہیں میرے سامنے سے دُور لے گیا اور مَیں نے اُن کو نہ دیکھا۔

۳۰-اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ دوبارہ یہ کہتے ہوئے مجھ سے ہمکلام ہوا کہ دیکھو! اور مَیں نے نظر کی اور آسمانوں کو دوبارہ کُھلا ہُوا دیکھا اور مَیں نے فرشتوں کو بنی آدم کے درمیان اُترتے دیکھا اور اُنہوں نے اُن کو تسلی دی۔

۳۱-اور وہ پھر مجھ سے یہ کہتے ہُوئے مُخاطب ہُوا کہ دیکھ! اور مَیں نے نظر اُٹھائی اور خُدا کے برّے کو بنی آدم کے درمیان جاتے دیکھا اور مَیں نے لوگوں کی بڑی بھیڑ کو جو بیمار اور جو طرح طرح کی بیماریوں میں تھے اور بدرُوحوں اور ناپاک رُوحوں میں گھرے دیکھا اور فرشتہ ہمکلام ہُوا اور یہ تمام چیزیں مجھے دکھائیں اور اُنہوں نے خُدا کے برّے کی قُدرت سے شفا پائی اور ناپاک رُوحوں اور بد رُوحوں کو نکال باہر کیا گیا۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ یہ کہتے ہُوئے پھر مجھ سے مُخاطب ہُوا کہ دیکھ! اور مَیں نے نظر اُٹھائی اور خُدا کے برّہ کو دیکھا کہ لوگوں نے اُسے پکڑا ہاں دُنیا نے ابدی خُدا کے بیٹے کی عدالت کی اور میں نے دیکھا اور گواہی دی۔

۳۳- اور مَیں نیفی نے دیکھا کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور دُنیا کے گناہوں کی خاطر قتل کیا گیا۔

۳۴- اور جب وہ قتل ہو چُکا تو مَیں نے زمین کے ہجوموں کو دیکھا کہ وہ برّہ کے رسُولوں کے خلاف لڑنے کے لئے جمع ہُوئے اور یوں فرشتہ بارہ سے مخاطب ہُوا۔

۳۵- اور زمین کی بھیڑ جمع ہُوئی اور مَیں نے دیکھا کہ وہ ایک وسیع عمارت میں تھے اُس عمارت کی طرح جیسی میرے باپ نے دیکھی تھی۔ اور خُداوند کا فرشتہ دوبارہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مخاطب ہوا کہ دُنیا اور اُسکی دانائی دیکھو! ہاں دیکھو! اسرائیل کا گھرانہ برّہ کے بارہ رسولوں کے خلاف لڑنے کے لئے جمع ہُوا ہے۔

۳۶-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے دیکھا اور گواہی دی کہ وسیع عمارت دُنیا کا غرور تھی اور یہ گر پڑی اور اُسکی تباہی بہت زیادہ تھی اور خُداوند کا فرشتہ دوبارہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مُخاطب ہُوا۔ بالکل ایسے ہی تمام قومیں، قبیلے، زبانیں اور وہ لوگ جو برّہ کے بارہ رسُولوں کے خلاف لڑیں گے تباہ ہوں گے۔

۱۲ باب

نیفی رویا میں موعودہ سر زمین؛ راستبازی، بدی اور اُسکے باشندوں کا زوال؛ اُن کے درمیان خُدا کے برّے کی آمد؛ بارہ شاگرد اور بارہ رسُول؛ اسرائیل کی اور اُن کی جو وہ اور نجس اور بے اعتقادی میں بھٹکنے والوں کی عدالت کریں گے دیکھتا۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ فرشتے نے مجھ سے کہا دیکھ! اور اپنی نسل اور اپنے بھائیوں کی نسل پر نظر کر۔ اور مَیں نے نظر اُٹھائی اور موعودہ سر زمین دیکھی اور مَیں نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی ہاں وہ تعداد میں اتنے زیادہ تھے جیسے سمندر کی ریت کے ذرّے۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ میں نے بھیڑ کو ایک دُوسرے کے خلاف لڑائی کے لئے جمع ہوتے دیکھا۔ اور مَیں نے جنگوں اور جنگ کی افواہوں اور اپنے لوگوں میں تلوار سے کی جانے والی بڑی خونریزی دیکھی۔

۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے کئی پشتوں کو مُلک میں لڑائیوں اور جھگڑوں کے سبب انجام کو پہنچتے دیکھا اور مَیں نے بہت سے شہر دیکھے ہاں اتنے کہ مَیں اُنہیں گن نہیں سکا تھا۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے موعودہ سر زمین کے اُوپر تاریکی کی دُھند دیکھی اور مَیں نے بجلیاں دیکھیں اور میں نے گرجیں اور زلزلے اور ہر قسم کا شور سُنا اور مَیں نے زمین اور چٹانوں کو دیکھا کہ وہ پھٹ گئیں اور مَیں نے پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہوتے دیکھا اور مَیں نے زمین کے میدانوں کو پھٹتے دیکھا اور مَیں نے بہت سے شہروں کو ڈوبتے دیکھا اور مَیں نے بہت سے شہر دیکھے جو کہ آگ سے جل گئے اور بُہتوں کو زلزلہ کے سبب زمین پر اُلٹتے دیکھا۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ میرے اِن چیزوں کے دیکھنے کے بعد مَیں نے تاریکی کی دُھند کو روئے زمین پر سے جاتے دیکھا اور دیکھو! مَیں نے ہجوم بھی دیکھے جو خُداوند کی بڑی اور مہیب سزا کے بعد گرے نہ تھے۔

۶-اور مَیں نے آسمانوں کو کُھلا ہُوا اور خُدا کے برّے کو آسمان سے اُترتے دیکھا اور وہ نیچے آیا اور اُس نے خُود کو اُن پر ظاہر کیا۔

۷-اور مَیں نے دیکھا اور گواہی دی کہ رُوح اُلقدس دُوسرے بارہ پر نازل ہُوا اور وہ خُدا کے مقّرر کیے اور چُنے ہُوئے تھے۔

۸-اور فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مُخاطب ہُوا برّے کے بارہ شاگردوں کو دیکھو! جو تمھاری نسل میں خدمت کے لئے چُنے گئے ہیں۔

۹-اور اُس نے مجھ سے کہا، کیا تجھے برّے کے بارہ رُسول یاد ہیں؟ دیکھ! یہ وہ ہیں جو اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت کریں گے۔ سو تیری نسل کے بارہ خادموں کی عدالت وہ کریں گے چونکہ تو اسرائیل کے گھرانے سے ہے۔

۱۰-اور یہ بارہ خادم جن کو تم دیکھتے ہو تمھاری نسل کی عدالت کریں گے۔ اور دیکھو! وہ ہمیشہ تک راستباز ہیں پس خُدا کے برّہ پر اُنکے ایمان کے سبب اُن کے جامے اُس کے خُون سے سفید کئے گئے ہیں۔

۱۱-اور فرشتے نے مجھ سے کہا: دیکھ! اور مَیں نے نظر کی، اور دیکھا، تین نسلیں راستبازی میں گزر گئیں اور اُن کے جامے سفید تھے، حتیٰ کہ خُدا کے برّے کی مانند۔ اور فرشتے نے مجھ سے کہا:

اُس پر اُنکے ایمان کے سبب سے یہ برّہ کے خُون سے سفید کیے گئے ہیں۔

۱۲-اور مَیں نیفی نے چوتھی پُشت کے بہُتیروں کو دیکھا جو راستبازی میں گزر گئے۔

۱۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے زمین کے ہجوم جمع ہوتے دیکھے۔

۱۴-اور فرشتے نے مجھ سے کہا اپنی نسل اور اپنے بھائیوں کی نسل کو بھی دیکھ۔

۱۵-اور ایسا ہُوا کہ میں نے نظر کی اور اپنی نسل کے لوگوں کو اپنے بھائیوں کی نسل کے خلاف ہجوموں میں اکٹھے ہوتے دیکھا اور وہ لڑائی کے لئے اکٹھے ہُوئے تھے۔

۱۶-اور فرشتہ مجھ سے یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا اُس گندے پانی کے چشمہ کو دیکھ جو تیرے باپ نے دیکھا، ہاں دریا جس کی بابت اُس نے کہا، اور اُس کی گہرائیاں جہنم کی گہرائیاں ہیں۔

۱۷-اور تاریکی کی دُھند شیطان کی آزمائشیں ہیں جو آنکھوں کو اندھا کرتی اور بنی آدم کے دِلوں کو سخت کرتی ہیں اور اُنہیں کشادہ راہوں میں لے جاتی ہیں کہ وہ گُمراہ اور ہلاک ہوں۔

۱۸-اور وسیع عمارت جو تیرے باپ نے دیکھی بنی آدم کے باطل خیال اور غرور ہے اور ایک بڑی اور ہولناک خلیج اُنہیں الگ کرتی ہے، ہاں ابدی خُدا اور اُس ممسُوح کا انصاف جو خُدا کا برّہ ہے اور جسکی رُوح اُلقدس دُنیا کی ابتدا سے اِس وقت تک اور اب سے لے کر تا ابد گواہی دیتا ہے۔

۱۹-اور جب فرشتہ نے یہ باتیں کہیں، مَیں نے نظر کی اور دیکھا کہ فرشتہ کی بات کے مطابق میرے بھائیوں کی نسل میری نسل کے خلاف لڑتی تھی اور میری نسل کے غرور اور شیطان کے ورغلانے کی وجہ سے مَیں نے دیکھا کہ میرے بھائیوں کی نسل میری نسل کے لوگوں پر غالب آئی۔

۲۰-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے نظر کی اور اپنے بھائیوں کی نسل کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میری نسل پر غالب آئے اور وہ روئے زمین پر بڑے بڑے گروہ بن کر پھیل گئے۔

۲۱-اور مَیں نے اُن کو گروہوں میں اکٹھے ہوتے دیکھا اور مَیں نے اُن کے درمیان جنگیں اور جنگوں کی افواہیں دیکھیں اور جنگوں کی افواہوں میں بہت سی پُشتیں گزر گئیں۔

۲۲-اور فرشتے نے مجھ سے کہا کہ دیکھ! یہ بے اعتقادی میں بھٹکیں گے۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے دیکھا، بے اعتقادی میں بھٹکنے کے بعد وہ سیاہ اور گھناؤنے اور نجس لوگ بن گئے، کاہلی اور ہر قسم کی مکروہات سے بھرے۔

۱۳ باب

نیفی رویا میں شیطان کو غیر قوموں میں اپنی کلیسیا قائم کرتے، امریکہ کی دریافت اور آباد کاری، کلامِ مقدس کے اصل اور بڑے اہم حصّوں کا کھو جانا نتیجتاً غیر قوموں کی برگشتگی انجیل کی بحالی، آخری ایّام میں نوشتوں کا ظاہر ہونا اور صیہون کی تعمیر دیکھتا۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مُخاطب ہُوا دیکھ! اور مَیں نے نظر کی اور بہت سی قومیں اور سلطنتیں دیکھیں۔

۲-اور فرشتے نے مجھ سے کہا تُو کیا دیکھتا ہے؟

اور مَیں نے کہا مَیں بہت سی قوموں اور سلطنتوں کو دیکھتا ہُوں۔

۳- اور اُس نے مجھ سے کہا یہ غیر قوموں کی سلطنتیں اور قومیں ہیں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے غیر قوموں کے درمیان ایک بڑی کلیسیا کو قائم ہوتے دیکھا۔

۵- اور فرشتے نے مجھ سے کہا ایک کلیسیا کا قائم ہونا دیکھو جو دُوسری تمام کلیسیاؤں سے بڑھ کر مکروہ ہے، اور جو کہ خُدا کے مُقدّسین کو قتل کرتی ہے اورہاں ستاتی اور اُنہیں باندھتی ہے اور آہنی جوئے میں جوتتی اور اسیری میں لاتی ہے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُس بڑی اور مکروہ کلیسیا پر نظر کی اور دیکھا کہ ابلیس اِس کا بانی ہے۔

۷- اور مَیں نے سونا اور چاندی اور ریشمی اور قرمزی اور مہین کتانی کپڑے اور ہر قسم کے قیمتی لباس بھی دیکھے اور بہت سی کسبیاں دیکھیں۔

۸- اور فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مُخاطب ہُوا کہ دیکھو! سونا اور چاندی اور ریشمی اور قرمزی اور مہین کتانی کپڑے اور قیمتی لباس اور کسبیاں اِس بڑی اور مکروہ کلیسیا کی خواہشات ہیں۔

۹- اور دُنیاوی تعریف کے لئے بھی وہ خُدا کے مُقدّسین کو ہلاک کرتی اور اُنہیں اسیری میں لاتی ہے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ میں نے نظر کی اور کئی پانیوں کو دیکھا اور جو غیر قوموں اور میرے بھائیوں کی نسل کو ایک دُوسرے سے الگ کرتے تھے۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ نے مجھ سے کہا دیکھ خُدا کا قہر تیرے بھائیوں کی نسل پر ہے۔

۱۲- اور مَیں نے نظر کی اور غیر قوموں مَیں ایک آدمی کو دیکھا جو پانیوں پار سے میرے بھائیوں کی نسل سے دُور تھا۔ اور مَیں نے خُدا کے رُوح کو دیکھا کہ اُس نے نیچے اُتر کر آدمی پر اثر کیا اور وہ کئی پانیوں پر سے گزرا، یہاں تک کہ وہ میرے بھائیوں کی نسل تک چلا گیا جو موعودہ سرزمین میں تھے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خُدا کے رُوح کو دیکھا کہ اُس نے اور غیر قوموں پر اثر کیا اور وہ اسیری سے نکل کر کئی پانیوں پر سے پار چلے گئے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے موعودہ سرزمین پر غیر قوموں کے بہت سے ہجوم دیکھے اور میں نے خُدا کا قہر دیکھا جو میرے بھائیوں کی نسل پر تھا اور وہ غیر قوموں کے سامنے سے پراگندہ ہُوئے اور شکست کھائی۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خُداوند کے رُوح کو دیکھا جو غیر قوموں پر تھا اور وہ خوش حال ہُوئے اور اپنی وراثت کے لئے مُلک حاصل کیا اور مَیں نے دیکھا کہ وہ سفید فام تھے اور وہ میرے لوگوں کی طرح نہایت خُوبصورت اور حسین تھے جو کہ پہلے قتل ہو گئے تھے۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے دیکھا کہ اسیری سے نکل کر جانے والی غیر قوموں نے خُداوند کے سامنے اپنے آپ کو فروتن کیا اور خُداوند کی قُدرت اُن کے ساتھ تھی۔

۱۷- اور مَیں نے دیکھا کہ غیر قوموں کے آبائی ہم نسل پانیوں پر مُلک میں اُن کے ساتھ لڑنے کو اکٹھے ہُوئے۔

۱۸- اور مَیں نے دیکھا کہ خُدا کی قُدرت اُن کے

ساتھ تھی اور یہ کہ خُدا کا غضب اُن سب پر تھا جو
اُن کے خلاف لڑائی کرنے کو جمع ہُوئے تھے۔
۱۹-اور مَیں نیفی نے دیکھا کہ اسیری سے نکل
جانے والی غیر قومیں دُوسری تمام قوموں کے
ہاتھوں خُدا کی قُدرت سے بچائی گئیں۔
۲۰-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے دیکھا کہ وہ مُلک
میں خوش حال ہُوئے اور میں نے ایک کتاب
دیکھی جو کہ اُن کے درمیان لائی گئی۔
۲۱-اور فرشتے نے مجھ سے کہا: کیا تم کتاب کے
معنی جانتے ہو؟
۲۲-اور مَیں نے اُسے کہا: میں نہیں جانتا۔
۲۳-اور اُس نے کہا: دیکھ یہ ایک یُہودی کے
مُنہ سے نکلی ہے۔ اور میں، نیفی، نے اُسے دیکھا
اور اُس نے مجھ سے کہا: جو کتاب تم دیکھتے ہو،
یُہودیوں کی ایک تاریخ جو کہ خُداوند کے عُہود
پر مشتمل ہے، جو اُس نے اسرائیل کے گھرانہ سے کیے
ہیں، اور یہ پاک نبیّوں کی نبوّتوں پر بھی مشتمل
ہے۔ اور یہ اُس نقاشی کی مانند ہے جو پیتل کے
اوراق پر کُندہ ہے، ایک تاریخ ہے، اگرچہ یہ بہت
زیادہ نہیں ہیں، تو بھی اس میں خُداوند کے عُہود
ہیں جو اُس نے اسرائیل کے گھرانے سے کئے
ہیں۔ پس وہ غیر قوموں کے لیے نہایت اہم ہیں۔
۲۴-اور خُداوند کے فرشتے نے مجھ سے کہا کہ تم
نے وہ کتاب دیکھی ہے جو ایک یُہودی کے مُنہ سے
نکلی ہے اور جب یہ ایک یُہودی کے مُنہ سے نکلی
تو اِس میں خُداوند کی انجیل کی معموری تھی جس
کی بارہ رُسول گواہی دیتے ہیں اور وہ اُس سچّائی کے
مطابق گواہی دیتے ہیں جو خُدا کے برّہ میں ہے۔
۲۵- پس سچّائی کے مطابق جو خُدا میں ہے،
یہ باتیں یُہودیوں سے غیر قوموں تک اصلی
حالت میں۔
۲۶-اور اِس کے بعد جب یہ باتیں یُہودیوں
سے غیر قوموں میں برّہ کے بارہ رُسولوں کے
ذریعے اور تم نے اُس بڑی اور مکروہ کلیسیا کے
قیام کو دیکھا جو دُوسری تمام کلیسیاؤں سے بڑھ
کر مکروہ ہے کیونکہ دیکھو! اُنھوں نے برّہ کی
انجیل میں سے بہت سے سادہ اور بیش قیمت حصّے
نکال لئے اور اُنہوں نے خُداوند کے بہت سے
عہد بھی نکال لئے۔
۲۷-اور اُنہوں نے یہ سب اِس لئے کیا کہ وہ
خُداوند کی سیدھی راہوں کو بگاڑیں تاکہ وہ بنی آدم
کی آنکھوں کو اندھا اور دِلوں کو سخت کریں۔
۲۸- پس تم دیکھتے ہو کہ کتاب کے بڑی
اور مکروہ کلِیسیاء کے ہاتھوں میں سے نکلنے کے بعد،
کئی سادہ اور بیش قیمت باتیں کتاب میں سے لے
لی گئیں ہیں جو کہ خُدا کے برّہ کی کتاب ہے۔
۲۹-اور اِن سادہ اور بیش قیمت باتوں کے لے
لئے جانے کے بعد یہ غیر اقوام کی تمام قوموں
میں پُہنچیں اور غیر اقوام کی تمام قوموں میں اُنکے
جانے کے بعد ہاں سمندر پار لے جائی جائیں گی جن
کو تم اسیری سے رہا ہونے والی غیر قوموں کے
پاس دیکھ چُکنے ہو تم دیکھتے ہو کہ اِس کتاب سے
بہت سی سادہ اور بیش قیمت باتیں جو بنی آدم کے
لئے خُدا کے برّے کی اہلیت کے سبب اصلی
تھیں کتاب میں سے نکال لی گئیں۔ اِن باتوں کے
سبب سے جو برّے کی انجیل سے لے لی گئیں

بہتیروں نے ٹھوکر کھائی ہاں یہاں تک کہ شیطان اُن پر غالب آیا۔

۳۰- اِسکے باوجود تم دیکھتے ہو کہ جو غیر قومیں اسیری سے رہا کی گئی تھیں اور خُدا کی قُدرت سے دُوسری زمینوں سے اعلیٰ ترین اُس زمین پر دُوسری قوموں سے اقبالمند کیے گئے وہ زمین جس کا خُداوند خُدا نے تیرے باپ کے ساتھ عہد کیا ہے کہ اُس کی نسل بطور میراث وہ سرزمین پائے گی، سو تم دیکھو! کہ خُداوند خُدا غیر قوموں کو جو تیری نسل میں مل گئیں ہیں جو تیرے اور تیرے بھائیوں کے درمیان ہے سراسر ہلاک نہ ہونے دے گا۔

۳۱- اور نہ ہی وہ ایسا ہونے دے گا کہ تیرے بھائیوں کی نسل کو غیر قومیں ہلاک کردیں۔

۳۲- نہ ہی خُداوند خُدا غیر قوموں کو ہمیشہ گمراہی کی ہولناک حالت میں رہنے دے گا جس میں تم اُنہیں دیکھتے ہو اِس سبب کہ برّہ کی انجیل کے سادہ اور بیش قیمت حصّے مکروہ کلیسیا نے نکال رکھے تھے جس کا قیام تم دیکھ چکے ہو۔

۳۳- سو خُدا کا برّہ فرماتا ہے مَیں اسرائیل کے گھرانہ کے بقیہ کی عظیم عدالت کے وقت غیر قوموں پر رحم کروں گا۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کا فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مخاطب ہوا: دیکھ، خُدا کا برّہ فرماتا ہے، میرے اسرائیل کے گھرانے کے بقیہ پر قہر نازل کرنے کے بعد — اور اس بقیہ جس کی میں بات کرتا ہُوں، تیرے باپ کی نسل ہے — پس میرے انہیں عدالت میں سزا دینے کے بعد، اور برّہ کی انجیل کے نہایت سادہ اور بیش قیمت حصّوں کے سبب، جنہیں مکروہ کلِیسیاء، جو کسبیوں کی ماں ہے، نے پیچھے رکھا ہے، اور غیر قوموں کے ذریعے اُنہیں ہلاک کروانے کے بعد، اور غیر قوموں کے ٹھوکر کھانے کے بعد، برّہ فرماتا ہے — اُس دن میں غیر قوموں پر رحیم ہُوں گا، اتنا کہ مَیں اُنکے لیے اپنی قدرت سے، کثرت سے خوشخبری لاؤں گا، جو کہ سادہ اور بیش قیمت ہو گی، برّہ فرماتا ہے۔

۳۵- کیونکہ دیکھو! برّہ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے آپ کو تمہاری نسل پر ظاہر کروں گا تاکہ وہ بہت سی باتیں لکھ سکیں جو مَیں اُنہیں سکھاؤں گا۔ جو سادہ اور بیش قیمت ہوں گی اور تیری نسل کی ہلاکت اور تیرے بھائیوں کی نسل کے بے اعتقادی میں بھٹکنے کے بعد دیکھو! یہ باتیں برّہ کی نعمت اور قُدرت کے وسیلہ سے غیر قوموں پر ظاہر ہونے تک پوشیدہ رکھی جائیں گی۔

۳۶- اور برّہ جو میری چٹان اور نجات ہے فرماتا ہے اِن میں میری انجیل لکھی جائے گی۔

۳۷- مبارک ہیں وہ جو اُس دِن میرے صیہُون کو واپس لانے کے طالب ہوں گے کیونکہ وہ رُوح اُلقدس کی نعمت اور قُدرت پائیں گے اور اگر وہ آخر تک برداشت کریں گے تو وہ روزِ آخر اقبالمند کیے جائیں گے اور برّہ کی دائمی بادشاہی میں نجات پائیں گے اور ہاں وہ جو سلامتی اور خُوشی کی بشارت دیں گے وہ پہاڑوں پر کیا ہی خُوشنما ہوں گے۔

۳۸- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے بھائیوں کی نسل کے بقیہ اور خُدا کے برّہ کی کتاب بھی دیکھی

جو یُہودی کے مُنہ سے نکلی تھی اور یہ غیر قوموں سے میرے بھائیوں کی نسل کے بقیہ تک پُہنچی۔
۳۹- اور اِس کے، اُن تک پہنچنے کے بعد مَیں نے دُوسری کتابیں دیکھیں جو برّہ کی قُدرت کے وسیلے غیر قوموں اور میرے بھائیوں کی نسل کے بقیہ اور روئے زمین پر بکھرے ہُوئے یُہودیوں کو مائل کرنے کے لئے غیر قوموں سے اُن تک پہنچیں کہ نبیّوں کی تواریخ اور برّہ کے بارہ رُسول سچّے ہیں۔
۴۰- اور فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مُخاطب ہُوا غیر قوموں کے درمیان یہ آخری تواریخ جو تم نے دیکھی اُس پہلی سچّائی کو قائم کرے گی جو کہ برّہ کے بارہ رُسولوں کی ہے۔ اور اُن پر سادہ اور بیش قیمت باتیں آشکارا کرے گی جو اُن سے لے لی گئی تھیں، اور یہ تمام قبیلوں، زبانوں اور لوگوں پر آشکارا کی جائیں گی کہ خُدا کا برّہ ابدی باپ کا بیٹا اور دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور ضرور ہے کہ سب اُسکے پاس آئیں ورنہ نجات نہ پائیں گے۔
۴۱- اور ضرور ہے کہ وہ اِس کلام کی طرف آئیں جو برّہ کے مُنہ سے قائم ہو گا اور برّہ کا کلام تیری نسل کی تواریخ کے ساتھ ساتھ برّے کے بارہ رُسولوں کی تواریخ میں بھی آشکار کیا جائے گا پس کہ وہ دونوں ایک ہوں گی چونکہ ساری زمین کا چوپان اور خُدا ایک ہی ہے۔
۴۲- اور وقت آتا ہے کہ وہ تمام قوموں یُہودیوں اور غیر قوموں دونوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرے گا اور وہ یُہودیوں اور غیر قوموں پر اپنے آپکو ظاہر کرنے کے بعد پھر وہ اپنے آپ کو غیر قوموں اور یُہودیوں پر ظاہر کرے گا اور آخر، اوّل اور اوّل آخر کیے جائیں گے۔

---

۱۴ باب

ایک فرشتہ نیفی کو غیر قوموں پر نازل ہونے والی برکتوں اور لعنتوں کے بارے میں بتاتا ہے — صرف دو کلیسائیں ہیں: خُدا کے برّہ کی کلیسیا اور ابلیس کی کلیسیا — بڑی اور مکروہ کلیسیا تمام قوموں میں خُدا کے مُقدّسین کو ستاتی ہے — یوحنا رُسول دُنیا کے انجام کے متعلق لکھے گا۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہو گا کہ اگر غیر قومیں اُس دن خُدا کے برّہ کی سُنیں گی، جب وہ خُود کو اُن پر کلام میں، اور قدرت میں بھی، ہر طرح سے ظاہر کرے گا، اُن کے ٹھوکر کھلانے کے پتھر کو ہٹانے کے لیے۔
۲- اور اپنے دِلوں کو خُدا کے برّہ کے خلاف سخت نہ کر کے وہ تیرے باپ کی نسل میں شمار کیے جائیں گے۔ ہاں وہ اسرائیل کے گھرانہ میں شمار ہوں گے اور وہ موعودہ سر زمین میں ہمیشہ تک مبارک ہونگے اور پھر کبھی اسیری میں نہ لائے جائیں گے اور اسرائیل کا گھرانہ پھر کبھی رُسوا نہ ہو گا۔
۳- اور وہ وسیع گڑھا جسے اُن کے لئے اُس بڑی اور مکروہ کلیسیاء نے کھودا تھا جسکے بانی ابلیس اور اُسکے بچے ہیں تاکہ وہ آدمیوں کی رُوحوں کو جہنم کی طرف کھینچ لیجائے — ہاں وہ بڑا گڑھا جو آدمیوں کی ہلاکت کیلئے کھودا گیا اُن کی سراسر تباہی کے لئے اُنہی سے بھر دیا جائے گا جنہوں نے اُسے کھودا خُدا کا برّہ فرماتا ہے بشر کی ہلاکت کے لئے

نہیں سوائے اِسکے کہ اِسے اُس جہنم میں پھینک دیا جائے جس کی اِنتہا نہیں۔

۴-کیونکہ دیکھو! یہ ابلیس کی اسیری کے مطابق ہے اور خُدا کے انصاف کے مطابق بھی اُن سب کے لئے ہے جو اُسکے حضُور بدی اور مکروہ کام کریں گے۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ مجھ نیفی سے یہ کہتے ہُوئے ہمکلام ہُوا تم دیکھ چُکنے ہو کہ اگر غیر قومیں توبہ کریں تو اُن کے لئے بہتر ہو گا اور تم اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ خُداوند کے عُہود سے متعلق بھی جانتے ہو اور تم نے یہ بھی سُنا ہے کہ جو کوئی توبہ نہیں کرتا یقیناً ہلاک ہو گا۔

۶-اگر ایسا ہو کہ غیر قومیں خُدا کے برّہ کے خلاف اپنے دلوں کو سخت کریں تو اُن کے لئے افسوس۔

۷-کیونکہ خُدا کا برّہ فرماتا ہے وقت آتا ہے کہ میں بنی آدم کے درمیان ایک عظیم اور حیرت انگیز کام کروں گا، کام جو کہ ابدی ہو گا دو میں سے کسی ایک طرح سے یا تو یہ کہ اُنہیں ابدی زندگی اور سلامتی کے اِنتخاب پر مائل کروں گا یا یہ کہ انکی سخت دلی اور دل کی تاریکی میں اضافے کے لئے چھوڑ دوں گا کہ وہ اسیری میں لائے جائیں گے اور ابلیس کی قید میں آکر وہ رُوحانی اور جسمانی دونوں طرح سے ہلاک ہوں گے جیسا کہ مَیں بتا چُکا ہُوں۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ جب فرشتہ مجھ سے یہ باتیں کر چُکا تو اُس نے مجھے کہا کیا تمہیں اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ خُدا کے عہد یاد ہیں؟ مَیں نے جواب دیا کہ ہاں۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مجھ سے کہا نظر کر اور دیکھ بڑی اور مکروہ کلیسیا جو مکروہات کی ماں ہے جس کا بانی ابلیس ہے۔

۱۰-اور اُس نے مجھ سے کہا دیکھ! بلکہ صرف دو کلیسیائیں ہیں ایک خُدا کے برّہ کی کلیسیا اور دُوسری ابلیس کی کلیسیاء ہے پس جو کوئی خُدا کے برّہ کی کلیسیاء سے تعلق نہیں رکھتا وہ اُس بڑی کلیسیاء میں سے ہے جو مکروہات کی ماں ہے اور ساری زمین کی کسبی ہے۔

۱۱-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے نظر کی اور ساری زمین کی کسبی کو دیکھا جو بڑے پانیوں پر بیٹھی تھی اور ساری زمین پر سب قوموں، قبیلوں زبانوں اور لوگوں پر اُسے اِختیار حاصل تھا۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خدا کے برّہ کی کلیسیا دیکھی اور اُسکے لوگوں کی تعداد بڑے پانیوں پر بیٹھی کسبی کی بدی اور مکروہات کی وجہ سے کم تھی لیکن مَیں نے برّہ کی کلیسیاء جو کہ خُدا کے مُقدّسین ہیں، کو بھی دیکھا جو تمام روئے زمین پر تھے اور روئے زمین پر انکی حکومت اُس بڑی کسبی کی بدی کی وجہ سے تھی جسے مَیں نے دیکھا تھا۔

۱۳-اور ایسا ہُوا کہ میں نے مکروہات کی بڑی ماں کو روئے زمین پر ہجوموں میں غیر قوموں کی تمام قوموں کے درمیان خُدا کے برّہ کے خلاف لڑائی کے لئے اکٹھے ہوتے دیکھا۔

۱۴-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے خُدا کے برّہ کی قُدرت دیکھی جو کہ خُدا کے برّہ کے مُقدّسین اور روئے زمین پر پھیلے ہُوئے خُداوند کے موعودہ لوگوں پر نازل ہُوئی جو تمام روی زمین پر پھیلے

تھے۔ اور وہ راستبازی اور خُدا کی قُدرت کے بڑے جلال سے لیس تھے۔
۱۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے دیکھا کہ خُدا کا غضب بڑی اور مکروہ کلیسیا پر اُنڈیلا گیا اتنا کہ زمین کی تمام قوموں اور قبیلوں میں جنگوں کی افواہیں پھیل گئیں۔
۱۶- اور جب مکروہات کی ماں سے تعلق رکھنے والی قوموں میں جنگ کی افواہیں اور جنگیں پھیلیں تو فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے ہمکلام ہُوا تم دیکھتے ہو کہ کسبیّوں کی ماں پر خُدا کا غضب ہے اور دیکھ یہ ساری چیزیں جو تو دیکھتا ہے۔
۱۷- اور جب وہ دن آئے گا جب خُدا کا غضب مکروہات کی ماں پر اُنڈیلا جائے گا جو ساری زمین پر بڑی اور مکروہ کلیسیاء ہے اور جس کا بانی ابلیس ہے تب اُس دن اُن عہُود کے پورا ہونے کے لئے جو اُس نے اسرائیل کے گھرانہ کے لوگوں سے کیے۔ راہ کی تیاری کرنے کے لئے باپ کے کام کی ابتدا ہو گی۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ فرشتہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے مخاطب ہُوا کہ دیکھ!
۱۹- اور مَیں نے نظر کی اور ایک آدمی کو سفید جامہ پہنے دیکھا۔
۲۰- اور فرشتے نے مجھ سے کہا کہ دیکھ! یہ برّہ کے بارہ رسُولوں میں سے ایک ہے۔
۲۱- دیکھو! درحقیقت وہ اِن باقیماندہ باتوں اور ہاں بہت سی گزری باتوں کو دیکھے اور لکھے گا۔
۲۲- اور وہ دُنیا کے آخر کے متعلق بھی لکھے گا۔
۲۳- سو جو باتیں وہ لکھے گا راست اور عدل ہوں گی اور دیکھو! وہ باتیں اس کتاب میں لکھی ہیں جو یہودیوں کی طرف سے آئیں یعنی اُس وقت جب وہ یہودیوں نے لکھیں اصلی اور پاک اور بیش قیمت اور تمام آدمیوں کے سمجھنے میں آسان تھیں۔
۲۴- اور دیکھ! برّہ کا یہ رسُول بہت سی وہ باتیں لکھے گا جو تم دیکھ چُکنے ہو اور دیکھو! باقی تم دیکھو گے۔
۲۵- لیکن جو باتیں تُم رویّا کے آخر میں دیکھو گے تم اُن کو مت لکھنا کیونکہ خُداوند خُدا نے برّہ کے رسُول کو مقرر کر دیا ہے کہ وہ اُن باتوں کو لکھے۔
۲۶- اور اُس نے دُوسرے لوگوں کو بھی جو زمین پر تھے یہ باتیں بتائیں اور وہ اُن کو لکھ چُکنے ہیں۔ اور اِن باتوں کو خُداوند کے مقررہ وقت پر اسرائیل کے گھرانہ پر ظاہر کرنے کے لئے اِس سچائی کے موافق جو برّہ میں ہے پاک حالت میں رکھنے کیلئے سر بمہر کیا گیا ہے۔
۲۷- اور مَیں نیفی نے سُنا اور گواہی دی کہ فرشتہ کے کہنے کے مطابق برّہ کا رُسول یُوحنا تھا۔
۲۸- اور دیکھو! مجھ نیفی کو خداوند نے منع کیا ہے کہ جو باتیں مَیں نے دیکھیں اور سُنیں اِن کا باقی ماندہ لکھوں۔ سو جو باتیں مَیں نے لکھیں کافی ہیں اور مَیں نے اُن باتوں کا تھوڑا حصّہ لکھا ہے جو مَیں نے دیکھیں۔
۲۹- اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ مَیں نے وہ باتیں دیکھیں جو میرے باپ نے دیکھیں اور خداوند کے فرشتے نے ان باتوں کو مجھ پر ظاہر کیا۔

۳۰-اور اب مَیں ان باتوں کے متعلق اپنی بات ختم کرتا ہُوں جو رُوح میں ہو کر میں نے دیکھیں اور اگرچہ وہ تمام باتیں جو مَیں نے دیکھیں لکھی نہیں گئیں لیکن وہ باتیں جو میں نے لکھی ہیں سچّ ہیں اور ایسا ہی ہے۔ آمین۔

۱۵ باب

لحی کی نسل کو آخری ایّام میں غیر قوموں کے ذریعے خوشخبری پانا ہے — اسرائیل کا اِکٹھا ہونا زیتون کے درخت سے مُشابہ ہے جس کی قُدرتی شاخیں دوبارہ پیوند کی جائیں گی — نیفی زندگی کے درخت کی رویّا کی تعبیر بتاتا ہے اور راستبازوں کو شریروں سے الگ کرنے کے لئے خُدا کے اِنصاف کی بات کرتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی پورے طور پر رُوح میں آنے اور یہ تمام چیزیں دیکھنے کے بعد اپنے باپ کے خیمے کی طرف لوٹا۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اُن باتوں کے بارے میں بحث کر رہے تھے جو میرے باپ نے اُن سے کہی تھیں۔

۳-کیونکہ اُس نے حقیقتاً اُن سے کئی عظیم باتیں کہیں، جن کا سمجھنا مُشکل تھا، سوائے اِس سے کہ آدمی خُداوند سے دریافت کرے، اور چونکہ وہ اپنے دِلوں میں سخت ہوئے، پس اُنہوں نے خُداوند کی طرف رجُوع نہ کیا جیسا کہ اُنہیں چاہیے تھا۔

۴-اور اب مَیں نیفی، اُن کے دلوں کی سختی کی وجہ سے، اور اُن باتوں کے سبب بھی، جو میں دیکھ چکا تھا، رنجیدہ ہُوا، اور جانا کہ بنی آدم کی شدید بدی کے سبب اُن کا واقع ہونا ناگزیر ہے۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ مَیں اپنے دُکھوں کے سبب مغلوُب ہُوا اور مَیں سمجھتا تھا کہ میرے لوگوں کی تباہی کے سبب میرے دُکھ زیادہ تھے کیونکہ میں نے اُنکا گرنا دیکھا تھا۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ مَیں قوت پا چُکنے کے بعد اُن کی تکرار کی وجہ جاننے کی خواہش کرتے ہُوئے اپنے بھائیوں سے مخاطب ہُوا۔

۷-اور اُنہوں نے کہا دیکھ! ہم اُن باتوں کو سمجھ نہیں سکے جو ہمارے باپ نے زیتون کے درخت کی قُدرتی شاخوں کی بابت اور غیر قوموں کے مُتعلق کہیں ہیں۔

۸-اور مَیں نے اُن سے کہا، کیا تم نے خُداوند سے دریافت کیا ہے؟

۹-اور اُنہوں نے مجھ سے کہا: ہم نے نہیں کیا کیونکہ خُداوند ہم پر ایسی باتیں ظاہر نہیں کرتا۔

۱۰-مَیں نے اُن سے کہا دیکھو! تم خُداوند کے اَحکام کو کیوں نہیں مانتے؟ تُم کیوں اپنے دلوں کی سختی کے سبب ہلاک ہونا چاہتے ہو؟

۱۱-کیا وہ باتیں جو خُداوند نے تُم سے کہیں تمہیں یاد نہیں کہ اگر تُم اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو اور میرے حُکموں کو جانفشانی سے مانو، یہ یقین رکھتے ہُوئے ایمان کے ساتھ مجھ سے مانگو تو پاؤ گے پھر یقیناً یہ باتیں تُم پر ظاہر کی جائیں گی۔

۱۲-دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں خُداوند کی رُوح نے جو ہمارے باپ میں تھی اِسرائیل کے گھرانہ کو

زیتون کے درخت سے تشبیہہ دی ہے اور دیکھو! کیا ہم اِسرائیل کے گھرانہ سے الگ نہیں کیے گئے اور کیا ہم اسرائیل کے گھرانہ کی شاخ نہیں؟

۱۳-اور اب غیر قوموں کی معموری کے وسیلے قُدرتی شاخوں کی پیوند کے متعلق ہمارے باپ کی اُن باتوں کے معنی یہ تھے کہ آخری اَیّام میں جب ہماری نسل کئی سالوں تک ہاں بے اعتقادی میں بھٹکتی رہے گی اور بنی آدم پر مسُوح کے مجسّم ہو کر ظاہر ہونے کے کئی پشتوں کے بعد تب مسوُح کی اِنجیل کی معموری غیر قوموں پر ہو گی اور غیر قوموں سے ہماری نسل کے بقیہ پر۔

۱۴-اور اُس دن ہماری نسل کا بقیہ جانے گا کہ وہ اسرائیل کے گھرانے سے ہیں اور کہ خُداوند کے موعود لوگ ہیں، اور پھر وہ جانیں گے اور اپنے آباؤاَجداد کا عِلم اور اپنے مخُلصی دینے والے کی اِنجیل کا علم بھی، جس کی اُس نے اُنکے باپ دادا میں مُنادی کی تھی، پائیں گے، پس وہ اپنے مخُلصی دینے والے کا علم اور اُس کی تعلیم کے حقیقی نکات کو پائیں، تاکہ وہ جانیں کہ کس طرح اُس کی طرف رجُوع کریں اور نجات پائیں۔

۱۵- اور تب اُس دن کیا وہ شادمان نہیں ہونگے اور اپنے ابدی خدا کی ستائش نہیں کریں گے جو اُن کی چٹان اور اُن کی نجات ہے؟ ہاں اُس دن کیا وہ انگور کے حقیقی درخت سے قوت اور تقویت نہ پائیں گے ہاں کیا وہ خُدا کے حقیقی گلہ میں نہ آئیں گے؟

۱۶-دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں ہاں وہ اِسرائیل کے گھرانہ میں دوبارہ یاد کیے جائیں گے وہ زیتُون کے درخت میں زیتون کے درخت کی حقیقی شاخ بن کر پیوند ہوں گے۔

۱۷-اور جو ہمارے باپ نے کہا اِس کے یہ معنی ہیں اور اُس کے معنی یہ تھے کہ جب تک غیر قومیں اُنہیں مُنتشر نہیں کر دیتیں ایسا نہیں ہو گا اور اُسکے معنی یہ تھے کہ ایسا غیر قوموں کے ذریعے ہو گا تاکہ خُداوند غیر قوموں پر اپنی قُدرت ظاہر کر سکے اِس خاص وجہ سے یہودیوں، یا اِسرائیل کا گھرانہ اُسے رّد کرے گا۔

۱۸-اِس لئے ہمارے باپ نے نہ صرف ہماری نسل کے، بلکہ اِسرائیل کے سارے گھرانہ کے متعلق بھی اُس عہد کی طرف اِشارہ کرتے ہُوئے جو آخری اَیّام میں پُورا کیا جائے گا وہ عہد جو خُداوند نے ہمارے باپ اَبراہام سے یہ کہتے ہُوئے کیا کہ تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گی۔

۱۹-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اِن باتوں کے مُتعلق اُن سے بہت کچھ کہا: ہاں میں نے آخری ایّام میں یہودیوں کی بحالی کے متعلق اُن سے کلام کیا۔

۲۰-اور مَیں نے اُنہیں یسعیاہ کا کلام دوبارہ سُنایا، جس نے اِسرائیل کے گھرانہ یا یہودیوں کی بابت کہا تھا، کہ بحالی کے بعد نہ تو یہ پراگندہ ہوں گے اور نہ ہی دوبارہ مُنتشر کیے جائیں گے، اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے بھائیوں سے بہت کچھ کہا اور کہ اُنہیں تسکین ہوئی، اور اُنہوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے سامنے فروتن کیا۔

۲۱-اور ایسا ہُوا کہ وہ یہ کہتے ہُوئے مجھ سے پھر مُخاطب ہُوئے: جو چیز ہمارے باپ نے خواب میں

دیکھی اُس کے کیا معنی ہیں؟ جو درخت اُس نے دیکھا اُس کے کیا معنی ہیں؟

۲۲-اور مَیں نے اُنہیں جواب دیا: یہ زندگی کے درخت کی علامت تھا۔

۲۳-اور اُنہوں نے مجھ سے کہا: لوہے کی سلاخ کے کیا معنی ہیں جسے ہمارے باپ نے دیکھا جو کہ درخت کی طرف جاتی تھی؟

۲۴-اور مَیں نے اُنہیں کہا کہ یہ خُدا کا کلام تھا اور جو خُدا کے کلام کو سُنیں گے، اور اُسے مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔ وہ کبھی برباد نہ ہونگے، اور نہ ہی آزمائش اور دشمن کے آتشی تیر اُنہیں مغلوب کر کے اندھے پن کی تباہی کی طرف لے جا سکیں گے۔

۲۵-پس، مَیں، نیفی نے، اُنہیں خُدا کے کلام پر دھیان دینے کی تاکید کی، ہاں، مَیں نے اُنہیں اپنی ساری جان کی قوت اور اپنی تمام صلاحیت، جو مجھ میں تھی، سے تاکید کی کہ وہ خُدا کے کلام پر دھیان دیں اور اُسکے اَحکامات کی ساری باتوں میں ہمیشہ پیروی کرنا یاد رکھیں۔

۲۶-اور اُنہوں نے مجھ سے کہا: ہمارے باپ نے پانی کا جو دریا دیکھا اُس کے کیا معنی ہیں؟

۲۷-اور مَیں نے اُنہیں کہا کہ پانی جو میرے باپ نے دیکھا نجاست تھی اور اُس کا ذہن دُوسری چیزوں میں اِتنا مگن تھا کہ اُس نے پانی کی نجاست نہ دیکھی۔

۲۸-اور مَیں نے اُن سے کہا یہ ایک ہولناک خلیج تھی جو شریروں کو زندگی کے درخت اور خُدا کے مُقدّسوں سے بھی الگ کرتی تھی۔

۲۹-اور مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ اُس ہولناک جہنم کی علامت تھی جسکا فرشتے نے مجھ سے کہا کہ شریروں کے لئے تیار کی گئی تھی۔

۳۰-اور مَیں نے اُن سے کہا کہ ہمارے باپ نے یہ بھی دیکھا کہ خُدا کے اِنصاف نے شریروں کو راستبازوں سے الگ کیا، اور اُس کی چمک جلتی آگ کے شعلہ کی سی تھی جو اَبدلاباد تک خُدا کی جانب اُٹھتی ہے اور اُس کی کوئی انتہا نہیں۔

۳۱-اور اُنہوں نے مجھ سے کہا: کیا اِس چیز کے معنی آزمائش کے دِنوں میں بدن کے لئے عذاب ہے یا اُس کے معنی فانی بدن کی موت کے بعد رُوح کی آخری حالت ہے یا یہ اُن چیزوں کے بارے میں بتاتا ہے جو فانی ہیں۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ فانی اور رُوحانی دونوں چیزوں کی علامت ہے کیونکہ وہ دِن آئے گا جب ضرور اُن کے اعمال کی عدالت ہوگی۔ ہاں یعنی اُنکے فانی بدن نے جو کام آزمائش کے دنوں میں کیے تھے۔

۳۳-اِس لئے اگر وہ اپنی بدی میں ہلاک ہوں گے تو اُن چیزوں سے بھی خارج کیے جائیں گے جو رُوحانی ہیں جو راستبازی سے متعلق ہیں پس لازماً وہ اپنے کاموں کے مطابق عدالت کے لئے خُدا کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اگر اُن کے کام نجس ہوں گے تو یقیناً وہ بھی نجس ہوں گے اور اگر وہ نجس ہوں گے تو وہ خُدا کی بادشاہی میں ٹھہر نہیں سکیں گے اگر ایسا ہو تو خُدا کی بادشاہی بھی نجس ہوگی۔

۳۴-لیکن دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں خُدا کی

بادشاہی نجس نہیں اور کوئی ناپاک چیز خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ جو نجس ہیں ان کے لئے ایک نجس جگہ کی ضرورت ہے۔

۳۵-اور وہاں ایک جگہ تیار کی گئی ہے ہاں، یعنی وہ ہولناک جہنم جس کی بابت مَیں کہہ چُکا ہوں اور اُسے تیار کرنیوالا ابلیس ہے پس، آدمیوں کی جانوں کو قطعی حالت، خُدا کی سلطنت میں قیام کرنا یا خارج کیا جاناہے، اُس اِنصاف کے سبب جسکا مَیں کہہ چُکا ہُوں۔

۳۶- پس شریر راستبازوں اور زندگی کے اُس درخت سے الگ کیے جاتے ہیں جس کا پھل دوسرے تمام پھلوں سے بڑھ کر انمول اور دلپسند ہے ہاں اور یہ خُدا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور یوں مَیں نے اپنے بھائیوں سے کلام کیا۔ آمین۔

۱۶باب

شریر سچّ کو مُشکل سے قبول کرتے ہیں — لحی کے بیٹے اسمٰعیل کی بیٹیوں سے شادیاں کرتے ہیں — لحونا بیابان میں اُن کی راہنمائی کرتا ہے — وقتاً فوقتاً لحونا پر خُداوند کی طرف سے پیغام لکھے جاتے ہیں — اِسمٰعیل رحلت کر جاتا ہے مصیبتوں کی وجہ سے اُس کا خاندان بُڑبڑاتا ہے۔ قریباً ۶۰۰-۵۹۲ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی جب اپنے بھائیوں سے کلام کر چُکا تو اُنہوں نے مجھ سے کہا دیکھ تُو نے ہمیں مُشکل باتیں بتائی ہیں جنہیں ہم برداشت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں نے سچّائی کے مطابق بدکار کے خلاف سخت باتیں کی ہیں اور مَیں نے راستباز کو حق بجانب ٹھہرایا ہے اور گواہی دی ہے کہ روزِ آخر کو وہ اقبالمند کیے جائیں گے، پس، قصوروار کو سچّائی کڑوی لگتی ہے، کیونکہ یہ اُن کو بالکل اندر سے کاٹتی ہے۔

۳-اور اب میرے بھائیو! اگر تُم راستباز ہوتے ہوئے سچّائی پر کان لگانے کے لیے تیار ہوتے اور اُس پر دھیان دیتے، کہ شاید تم خُدا کی حضُوری میں چلتے، تب نہ تُم سچائی کے سبب بُڑبڑاتے اور کہتے: تُم ہمارے خلاف سخت باتیں کہتے ہو۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے ساری جانفشانی سے اپنے بھائیوں کو خُداوند کے اَحکام پر چلنے کی نصیحت کی۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے خُداوند کے سامنے اپنے آپ کو اتنا فروتن کیا کہ مجھے خُوشی ہُوئی اور اُن سے بڑی اُمیدیں ہُوئیں کہ وہ راستبازی کی راہوں پر چلیں گے۔

۶- اب یہ تمام باتیں اُس وقت کہی گئیں اور ہُوئیں جب میرے باپ نے وادی میں ایک خیمہ میں قیام کیا ہُوا تھا، جس کا نام اُس نے لیموئیل رکھا تھا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اِسمٰعیل کی بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ بیاہ کیا اور میرے بھائیوں نے بھی اِسمٰعیل کی بیٹیوں سے بیاہ کیا اور ضورام نے بھی اِسمٰعیل کی بڑی بیٹی سے بیاہ کیا۔

۸-اور اِس طرح میرے باپ نے خُداوند کے تمام حُکموں کو پورا کیا جو اُسے دیئے گئے اور مجھ نیفی کو بھی خُداوند نے کثرت سے برکت دی۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ رات کو خُداوند کی آواز میرے باپ سے ہمکلام ہُوئی اور اُسے حُکم دیا کہ اگلے دن بیابان میں سفر کرے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب میرا باپ بیدار ہُوا اور خیمہ کے دروازے کی جانب بڑھا، اُس نے نہایت حیرانگی سے زمین پر، عمدہ پیتل کی، نہایت مہارت سے بنی ایک گول گیند دیکھی، اور گیند کے درمیان میں دو تکلے تھے، ایک نے اُس طرف اشارہ کیا جدھر ہمیں بیابان میں جانا تھا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے وہ تمام چیزیں اور باقی ماندہ سارا اناج جو خُداوند نے ہمیں عطا کیا تھا اِکٹھا کیا اور ہم نے بیابان میں لے جانے کے لئے ہر قسم کے بیج لئے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے اپنے خیمے لئے اور دریائے لامن کے پار بیابان میں روانہ ہُوئے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ ہم چار دن تک قریباً جنوب، جنوب مشرقی سمت میں سفر کرتے رہے اور وہاں ہم نے دوبارہ اپنے خیمے لگائے اور ہم نے اس جگہ کا نام شاذر رکھا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے اپنی کمانیں اور تیر لئے اور اپنے خاندانوں کی خوراک کے لئے بیابان میں شکار کرنے گئے۔ اور اپنے خاندانوں کے لئے شکار کرنے کے بعد ہم دوبارہ اپنے خاندانوں کے پاس بیابان میں شاذر نامی جگہ میں آئے۔ اور ہم نے اُسی سمت چل کر دوبارہ بیابان کے نہایت زرخیز حصّوں میں سفر کیا جو بحرہ قُلزم کی سرحدوں کے نزدیک ہے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے راستے بھر اپنی کمانوں اور اپنے تیروں اور اپنے پتھروں اور اپنے فلاخنوں کے ساتھ خوراک کیلئے شکار کرتے ہُوئے کئی دنوں کا سفر کیا۔

۱۶- اور ہم نے اُس گیند کی ہدایات کی پیروی کی جس نے بیابان کے نہایت زرخیز حصّوں کی طرف ہماری رہنمائی کی۔

۱۷- اور کئی دِنوں کے سفر کے بعد ہم نے کچھ وقت کے لئے اپنے خیمے لگائے تاکہ ہم آرام کر سکیں اور اپنے خاندانوں کے لئے خوراک حاصل کر سکیں۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں نیفی خوراک کے لئے شکار کرنے گیا تو دیکھو میری کمان جو عُمدہ فولاد کی بنی تھی مجھ سے ٹوٹ گئی مجھ سے کمان ٹوٹنے کے بعد دیکھو میرے بھائی میری کمان کے نقصان پر مجھ سے خفا ہُوئے کیونکہ اب ہم شکار نہ کر سکتے تھے۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ ہم بغیر خوراک کے اپنے خاندانوں کی طرف لوٹے جو سفر کی وجہ سے تھکے ہُوئے تھے۔ انہوں نے خوراک کی طلب کے سبب نہایت تکلیف اُٹھائی۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ لامن اور لیموئیل اور اسمٰعیل کے بیٹے بیابان میں اپنی تکلیفوں اور مصیبتوں کی وجہ سے بہت بڑبڑانے لگے اور میرا باپ بھی خُداوند اپنے خُدا کے خلاف بڑبڑانے لگا ہاں وہ سب نہایت آزردہ ہو کر خُداوند کے خلاف بڑبڑانے لگے۔

۲۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنی کمان کے نقصان کی وجہ

سے تکلیف اُٹھائی اور اُن کی کمانوں کی لچک کھو جانے سے شکار کرناہاں اتنا مُشکل ہو گیا کہ ہم کوئی خوراک حاصل نہ کر سکے۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اپنے بھائیوں سے بہت کچھ کہا کیونکہ اُنہوں نے دوبارہ اپنے دِلوں کو اتنا سخت کر لیا تھا کہ وہ خُداوند اپنے خُدا کے خلاف شکایت کرنے لگے۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے لکڑی سے ایک کمان بنائی اور سیدھی چھڑی سے ایک تیر بنایا اِس طرح میں نے ایک کمان اور ایک تیر اور ایک فلاخن اور پتھروں کے ساتھ اپنے آپ کو مسلح کیا اور میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ میں خوراک حاصل کرنے کے لئے کس طرف جاؤں؟

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے خُداوند سے دریافت کیا کیونکہ اُنہوں نے میری باتوں کے سبب اپنے آپ کو فروتن کیا اِسلئے مَیں نے اپنی ساری جان کی قوت سے اُنہیں سمجھایا تھا۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ میرے باپ کو خُداوند کی آواز آئی اور حقیقتاً اُسے خُداوند کے خلاف بڑبڑانے کے سبب اس قدر تنبیہہ کی گئی، کہ وہ ندامت کی گہرائیوں میں لے جایا گیا۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کی آواز نے اُس سے کہا: گیند پر نظر کر اور دیکھ جو باتیں لکھیں ہیں۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ جب میرے باپ نے اُن باتوں کو دیکھا جو گیند پر لکھی تھیں، وہ اور میرے بھائی اور اِسمٰعیل کے بیٹے اور ہماری بیویاں نہایت خوف زدہ ہُوئیں اور کانپیں۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے قطب نما والے حصّوں کو جو گیند میں تھے دیکھا کہ وہ اُس ایمان محنت اور توجہ کے مطابق کام کرتا تھا جو ہم اُسے دیتے تھے۔

۲۹- اور اُن پر ایک نئی تحریر بھی لکھی ہُوئی تھی جو کہ پڑھنے میں آسان تھی جس نے ہمیں خُداوند کے طریقوں کے متعلق سمجھ دی اور یہ وقتاً فوقتاً ایمان اور توجہ جو ہم اُسے دیتے لکھی جاتی اور تبدیل ہو جاتی اور اِس طرح ہم دیکھ سکتے تھے چھوٹے ذرائع سے خُداوند بڑے کام کرسکتا ہے۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی گیند پر دی گئی ہدایات کے مطابق پہاڑ کی چوٹی پر گیا۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے خاندان کی خوراک حاصل کرنے کے لئے جنگلی جانوروں کا شکار کیا۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ جن جنگلی جانوروں کا مَیں نے شکار کیا تھا اُنہیں لے کر اپنے خیموں کی طرف آیا اور اب جب اُنہوں نے دیکھا کہ مَیں نے خوراک حاصل کر لی ہے تو وہ نہایت خُوش ہُوئے اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے حضُور فروتن کیا اور اُسکے شُکر گزار ہُوئے۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ شروع کی طرح قریباً اُسی راستے پر سفر کرتے ہُوئے ہم نے دوبارہ سفر کیا اور کئی دنوں کا سفر کرنے کے بعد ہم نے دوبارہ اپنے خیمے لگائے تاکہ ہم کچھ عرصے کے لئے قیام کر سکیں۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ اِسمٰعیل مر گیا اور اُس جگہ دفن کیا گیا جو ناحوم کہلاتی ہے۔

۳۵-اور ایسا ہُوا کہ اِسمٰعیل کی بیٹیاں اپنے باپ کی وفات کے سبب اور بیابان میں مصیبتوں کی وجہ سے نہایت غمزدہ ہُوئیں کیونکہ میرا باپ اُنہیں یروشلم کی زمین سے نکال کر لایا تھا اِس لئے وہ یہ کہتے ہُوئے میرے باپ کے خلاف بڑبڑائیں ہمارا باپ مُر چکا ہے ہاں ہم بیابان میں اِدھر اُدھر بُہت پھر چُکے ہیں اور ہم بہت زیادہ مصیبتیں، بھوک، پیاس اور تھکن جھیل چُکے ہیں اور اِن تمام تکلیفوں کے بعد اب ہم بیابان میں بُھوک سے ہلاک ہوں گے۔

۳۶- اور یوں وہ میرے باپ کے خلاف اور میرے خلاف بھی بڑبڑائیں اور وہ دوبارہ یروشلم جانا چاہتی تھیں۔

۳۷-اور لامن نے لیموئیل سے کہا اور اِسمٰعیل کے بیٹوں سے بھی کہا دیکھو! آؤ ہم اپنے باپ اور اپنے بھائی نیفی کو قتل کر دیں جس نے ہم پر جو اُس کے بڑے بھائی ہیں اپنے آپ کو حاکم اور اُستاد بنایا۔

۳۸-اب وہ کہتا ہے کہ خُدا اُس سے کلام کرتا ہے اور کہ فرشتے بھی آ کر اُسکی خدمت کرتے ہیں لیکن دیکھو! ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم سے جُھوٹ کہتا ہے اور وہ ہمیں یہ باتیں بتاتا ہے اور وہ اپنی شاطرانہ چالوں سے بہت کام کرتا ہے تاکہ وہ ہماری آنکھوں کو دھوکہ دے شاید یہ سوچ کر وہ ہمیں کِسی انجان بیابان میں لے جائے اور ہمیں دُور لے جانے کے بعد اپنے آپ کو ہمارے اوپر بادشاہ اور حاکم بنانے کا سوچا ہے تاکہ وہ اپنی خواہش اور خُوشی کے مطابق ہمارے ساتھ سلوک کرے، اِس طرح میرے بھائی لامن نے اُن کے دِلوں میں غصہ بھڑکایا۔

۳۹-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند ہمارے ساتھ تھا ہاں یہ کہ خُداوند کی آواز اُن تک پہنچی اور اُنہیں بہت کچھ کہا اور اُن کو سخت تنبیہہ کی خُداوند کی آواز سے تنبیہہ پانے کے بعد وہ اپنے غصّے سے باز آئے اور اپنے گناہوں سے توبہ کی، اتنی کہ خُداوند نے ہمیں پھر خوراک دے کر برکت بخشی تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں۔

۱۷ باب

نیفی کو ایک کشتی بنانے کا حُکم ملتا ہے —— اُس کے بھائی اُسکی مخالفت کرتے ہیں —— وہ اسرائیل کے خُدا کیساتھ معاملات کی تاریخ کو دُہراتے ہُوئے اُنہیں راستباز بننے کی نصیحت کرتا ہے —— نیفی خُدا کی قوت سے معمُور ہوتا ہے —— اُس کے بھائیوں کو اُسے چھونے تک سے منع کر دیا جاتا ہے مبادا کہ وہ خشک سرکنڈے کی مانند مُرجھا جائیں۔ قریباً ۵۹۲-۵۹۱ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ ہم نے دوبارہ بیابان میں سفر کیا ہم نے اُس وقت کے بعد تقریباً مشرق کی جانب ہی سفر کیا۔ اور ہم نے سفر کیا اور بیابان میں بُہت تکلیفوں کا سامنا کیا اور ہماری عورتوں نے بیابان میں بچّوں کو جنم دیا۔

۲- اور بیابان میں ہم پر خُداوند کا بڑا فضل تھا۔ اور ہم نے کچے گوشت پر گزارا کیا، اور ہماری عورتیں بچوں کو دودھ پلاتیں اور ہاں کہ وہ مردوں کی طرح مضبوط تھیں۔ اُنہوں نے برداشت کے ساتھ بغیر بُڑبُڑاتے اپنا سفر جاری رکھا۔

۳- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کے احکام کولازماً پورا ہونا ہے۔ اور اگر بنی آدم خدا کے احکام کو مانیں تو وہ اُن کی پرورش کرتا اور اُنہیں مضبوط کرتا اور اُنہیں وسیلے فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اُس کام کو پورا کریں جس کا اُس نے اُنہیں حکم دیا ہے جس دوران ہم نے بیابان میں سفر کیا، اُس نے ہمارے لیے وسائل فراہم کیے۔

۴- اور ہم کئی سالوں تک بیابان میں ٹھہرے رہے، ہاں، بلکہ آٹھ سالوں تک۔

۵- اور ہم اُس سر زمین میں آئے جسکا نام ہم نے اُسکے پھلوں اور جنگلی شہد کی وجہ سے فراوانی رکھا تھا۔ اور یہ تمام چیزیں خُداوند نے تیار کیں کہ ہم ہلاک نہ ہوں۔ اور ہم نے سمندر دیکھا جس کا نام ہم نے عیرنتم رکھا جس کے معنی آب کثیر کے ہیں۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے ساحل سمندر پر خیمے لگائے۔ اگرچہ ہم نے بہت سی مصیبتیں اور تکلیفیں اُٹھائی تھیں ہاں اتنی زیادہ کہ ہم اِن سب کو لکھ نہیں سکتے، ہم ساحل سمندر پر پہنچ کر نہایت خوش ہوئے اور ہم نے پھلوں کی کثرت کی وجہ سے اِس جگہ کا نام فراوانی رکھا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ مجھ نیفی کو فراوانی کی سر زمین میں رہتے ہُوئے کئی دن گذر گئے تب خُداوند کی آواز یہ کہتے ہُوئے آئی کہ اُٹھ اور پہاڑ پر جا اور ایسا ہُوا کہ مَیں اُٹھا اور پہاڑ پر گیا اور خُداوند کو پکارا۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند یہ کہتے ہُوئے مجھ سے ہمکلام ہُوا: تُو میرے کہنے کے مطابق ایک کشتی بنا جو مَیں تُجھے دکھاؤں گا تاکہ مَیں تیرے لوگوں کو اِن پانیوں کے پار لے جاؤں۔

۹- اور مَیں نے کہا: خُداوند میں، ڈھالنے کے واسطے کچی دھات حاصل کرنے کس طرف جاؤں تاکہ کشتی بنانے کے لئے اوزار بنا سکوں جیسا کہ تو نے مجھے دِکھایا ہے؟

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مجھے بتایا کہ میں نے اوزار بنانے کے لئے کچی دھات تلاش کرنے کِس طرف جانا ہے۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے آگ کو ہوُا دینے کے لئے حیوانوں کی کھال سے ایک دھونکنی بنائی تاکہ آگ کو ہوَا دے سکوں۔ اور مَیں نے دھونکنی بنانے کے بعد دو پتھروں کو رگڑ کر آگ جلائی۔

۱۲- اِسلئے کہ بیابان میں سفر کے دوران خُداوند نے ہمیں زیادہ آگ جلانے نہ دی تھی کیونکہ اُس نے فرمایا کہ مَیں تمہاری خوراک کو شیریں بناؤں گا تاکہ تُمہیں اِسے پکانے کی ضرورت نہ پڑے۔

۱۳- اور مَیں بیابان مَیں تمہارے لئے نُور بھی ہوں گا اور مَیں تیرے آگے تیری راہ تیار کروں گا اگر تُم میرے حُکموں کو مانو گے تو اِس لئے جب تک تُم میرے احکامات مانتے رہو گے موعودہ سر زمین کی طرف تُمہاری رہنمائی کرتا رہوں گا اور تُم جانو گے کی یہ مَیں ہُوں جو تُمہاری رہنمائی کرتا ہُوں۔

۱۴- ہاں اور خُداوند نے یہ بھی فرمایا کہ موعودہ سر زمین میں پہنچنے کے بعد تُم جانو گے کہ میں خُداوند خُدا ہُوں اور مَیں خُداوند نے تُمہیں ہلاکت

سے بچایا ہے۔ ہاں کہ مَیں ہی تُمھیں یروشلم کی سر زمین سے باہر نکال لایا۔

۱۵-اِس لئے مَیں نیفی خُداوند کے اَحکام ماننے کی پوری کوشش کرتا رہا اور مَیں نے اپنے بھائیوں کو وفاداری اور جانفشانی کی نصیحت کی۔

۱۶-اور ایسا ہُوا کہ میں نے چٹان میں سے کچی دھات کو پگھلا کر اَوزار بنائے۔

۱۷- اور جب میرے بھائیوں نے دیکھا کہ مَیں کشتی بنانے کو ہُوں تو وہ یہ کہتے ہُوئے میرے خلاف بُڑبڑانے لگے: ہمارا بھائی احمق ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک جہاز بنا سکتا ہے، ہاں اور اُسکا یہ خیال بھی ہے کہ وہ اِن بڑے پانیوں کے پار جا سکتا ہے۔

۱۸- اور یوں میرے بھائیوں نے میرے خلاف شکایت کی اور وہ کام کرنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اُنہیں یقین نہیں تھا کہ مَیں ایک کشتی بنا سکتا ہُوں اور نہ ہی اُنہیں یقین آیا کہ خُداوند نے مجھے ہدایت کی ہے۔

۱۹-اور اب ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی اُن کی سخت دِلی کی وجہ سے نہایت آزردہ ہُوا اور اب جب اُنہوں نے دیکھا کہ میں آزردہ ہو رہا ہُوں، تو وہ اپنے دِلوں میں بہت خوش ہُوئے اور یہ کہتے ہُوئے میری ہنسی اُڑانے لگے کہ ہم جانتے تھے کہ تُم جہاز نہیں بنا سکتے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ تُم میں عقل کی کمی ہے اِس لئے تُم اتنے بڑے کام کو پُورا نہیں کر سکتے۔

۲۰-اور تُو جو ہمارے باپ کی مانند ہے اُسکے دِل کے خیالوں سے گمراہ ہُوا ہے ہاں وہ ہمیں یروشلم کی سرزمین سے باہر نکال لایا اور ہم اِن کئی سالوں تک بیابان میں بھٹکتے رہے ہماری عورتوں نے حاملہ ہوتے ہُوئے بھی سخت کام کیا اور اُنہوں نے بیابان میں بچوں کو جنم دیا اور موت کے سوا ہر چیز برداشت کی یہ مصیبتیں برداشت کرنے سے بہتر تھا کہ وہ یروشلم سے باہر آنے سے پہلے ہی مر جاتیں۔

۲۱-دیکھ! اُن کئی سالوں میں اُس وقت جب ہم اپنی ملکیت اور موروثی زمین میں خوشیاں حاصل کر سکتے تھے ہم نے بیابانوں میں تکلیفیں اُٹھائیں اور ہاں کہ ہم وہاں پر خوش رہ سکتے تھے۔

۲۲-اور ہم جانتے ہیں کہ جو لوگ یروشلم کی سرزمین میں تھے، راستباز لوگ تھے کیونکہ اُن کے پاس خُداوند کا آئین اور عدالت اور اُس کے سارے احکام موسیٰ کی شریعت کے مطابق موجود تھے، اِس لئے ہم جانتے ہیں کہ وہ راستباز لوگ ہیں اور ہمارا باپ اُنکا منصف بنا اور ہمیں نکال لایا تاکہ ہم اُس کی باتیں سُنیں اور ہاں ہمارا بھائی بھی اُس کی مانند ہے۔ اور میرے بھائیوں نے اِس قسم کی باتیں کہیں اور ہمارے خلاف بُڑبڑائے۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی اُن سے یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا کہ کیا تُمھیں یقین ہے کہ ہمارے باپ دادا جو کہ اِسرائیل کی اولاد تھے مصریوں کی غلامی سے رہائی پاتے اگر وہ خُداوند کے کلام کی طرف رجُوع نہ کرتے؟

۲۴-ہاں کیا تُم سمجھتے ہو کہ وہ اسیری سے آزاد ہو سکتے تھے اگر خُداوند موسیٰ کو حُکم نہ دیتا کہ وہ اُنہیں اسیری سے نکال لائے؟

۲۵-اور اب تُم جانتے ہو کہ بنی اِسرائیل اسیری

میں تھے اور تُم جانتے ہو کہ وہ ایسے سخت کاموں کے بوجھ تلے دبے تھے جن کا برداشت کرنا سخت تکلیف دہ تھا سو تُمھیں علم ہے کہ اُن کے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ اسیری سے باہر لائے جائیں۔

۲۶-اب تُم جانتے ہو کہ خُداوند نے موسیٰ کو وہ عظیم کام کرنے کا حُکم دیا اور تم جانتے ہو کہ اُس کے کلام سے بحرِہ قُلزم کا پانی اِدھر اُدھر تقسیم ہو گیا اور وہ خشک زمین سے ہو کر گُزرے۔

۲۷- بلکہ تُم جانتے ہو کہ مصری جو فرعون کی افواج تھیں، بحرہ قُلزم میں ڈوب گئے۔

۲۸- اور تُم یہ بھی جانتے ہو کہ بیابان میں اُنھیں کھانے کو من ملا۔

۲۹- ہاں اور تُم یہ جانتے ہو کہ موسیٰ نے جس میں خُدا کی قُدرت تھی اپنے کلام کے وسیلے چٹان کو مارا اور اُس سے پانی نکل آیا تا کہ بنی اسرائیل اپنی پیاس بُجھا سکیں۔

۳۰-اور خُداوند خُدا اُن کے مخلصی دینے والے نے دن کو اُن کے آگے چل کر اور رات کو روشنی کے ذریعے اُن کی رہنمائی کی، اور وہ سب کچھ جو آدمی کے حاصل کرنے کے لیے اچھا ہوتا ہے، کیا، تو بھی اُنھوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا اور اپنی عقلوں کو اندھا کیا اور موسیٰ کے خلاف اور سچے اور زندہ خُدا کے خلاف ملامت کی۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے کہنے کے مطابق اُنھیں ہلاک کیا اور اپنے کہنے کے مطابق اُن کی رہنمائی اور اپنے ہی کہنے کے مطابق اُن کے لئے سب کام کیے اور اپنے کہنے کے علاوہ اُس نے کچھ نہ کیا۔

۳۲- اور اُن کے دریائے یردن پار کرنے کے بعد، اُس نے اُنھیں زور آور بنایا کہ مُلک کے باشندوں کو نکال باہر کریں، ہاں، اُنھیں تباہی کے لیے مُنتشر کر دیں۔

۳۳- اور اب تُم سمجھتے ہو کہ اُس سر زمین کے باشندے جو وعدہ کی سر زمین میں تھے جن کو ہمارے باپ دادا نے باہر نکال دیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ راستباز تھے؟ مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ نہیں۔

۳۴- کیا تم خیال کرتے ہو کہ خُدا ہمارے باپ دادا کی زیادہ طرفداری کرتا اگر وہ اُنکی نسبت راستباز ہوتے میں تم سے کہتا ہُوں، نہیں۔

۳۵- دیکھو! خُداوند سب لوگوں کی یکساں توقیر کرتا ہے وہ جو راستباز ہے خُدا کا منظورِ نظر ہے۔ لیکن دیکھو! اُن لوگوں نے خُدا کی ہر بات کو رّد کیا اور وہ بدی میں پک چُکے تھے، اور اُن پر خُدا کا بھرپُور قہر تھا اور خُداوند نے اُن کے خلاف سر زمین کو ملعون کیا اور ہمارے باپ دادا کے لئے اُسے برکت دی۔ ہاں اُس نے اِسے اُن کی ہلاکت کے لئے ملعون کیا اور ہمارے باپ دادا کو اُس پر قابض ہونے کے لئے اُس نے اُسے برکت دی۔

۳۶- دیکھو! خُداوند نے اِس سر زمین کو تخلیق کیا تھا کہ یہ آباد ہو اور اُس نے اپنے بچوں کو تخلیق کیا کہ وہ اِس کی ملکیت پائیں۔

۳۷- اور وہ راستباز قوم کو اِقبالمند کرتا اور بدکار قوموں کو تباہ کرتا ہے۔

۳۸- وہ راستبازوں کی قیمتی سرزمینوں کی طرف رہنمائی کرتا اور شریروں کو ہلاک کرتا ہے اور سر زمین کو اُن کے کاموں کے سبب سے لعنتی کرتا ہے۔

۳۹-وہ عالمِ بالا پر حکومت کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کا تخت ہے اور زمین اُسکے پاؤں کی چوکی ہے۔

۴۰- اور وہ اُن سے محبّت رکھتا ہے جو اُسے اپنا خُدا مانتے ہیں۔ دیکھو! اُس نے ہمارے باپ دادا سے محبّت رکھی ہاں یعنی ابرہام، اسحاق اور یعقوب سے اور اُس نے ان کے ساتھ عہد کیا اور اُس نے اُن عہود کو یاد کیا جو اُس نے اُن سے کیے تھے اِس لئے وہ اُن کو مُلک مصر سے باہر نکال لایا۔

۴۱- اور اُس نے اُنہیں بیابان میں اپنے عصا سے سیدھا بنائے رکھا کیونکہ اُنہوں نے اپنے دلوں کو سخت کر لیا تھا جس طرح تُم نے کر لیا ہے اور خُداوند نے اُنہیں اُن کی برائیوں کی وجہ سے سیدھا کیا۔ اُس نے اُن کے درمیان اُڑنے والے آتشی سانپ بھیجے اور ڈسے جانے کے بعد اُس نے اُن کے لئے راہ تیار کی کہ وہ شفا پائیں اور جو کام اُنہیں کرنا تھا وہ صرف اُس پر نظر کرنا تھی اور طریقہ کی سادگی یعنی اُس کی آسانی کے باوجود اُن میں سے اکثر ہلاک ہوئے۔

۴۲-اور اُنہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے دلوں کو سخت کیا اور وہ موسیٰ اور خُدا کے خلاف ملامت کرتے رہے تو بھی تُم جانتے ہو کہ اُسکی بے مثال قُدرت کے ذریعے موعودہ سر زمین کی جانب اُن کی رہنمائی کی گئی۔

۴۳-اور اب اِن تمام چیزوں کے بعد وقت آن پہنچا ہے کہ وہ شریر ہو چُکے ہیں اور ہاں وہ پک چُکے ہیں اور مَیں نہیں جانتا لیکن وہ اِس دن ہلاکت کے قریب ہیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وہ دن یقیناً آئے گا کہ وہ ہلاک کیے جائیں گے، ماسوائے چند کے جو اسیری میں لے جائے جائیں گے۔

۴۴-اِسلئے خُداوند نے میرے باپ کو حُکم دیا کہ وہ بیابان میں چلا جائے اور یہودیوں نے بھی اُسکی جان لینا چاہی اور ہاں تُم نے بھی اُس کی جان لینا چاہی ہے، اِسلئے تُم اپنے دلوں میں خونی ہو اور تُم اُن ہی کی مانند ہو۔

۴۵-تم بدی کرنے میں تیز اور خُداوند اپنے خُدا کو یاد رکھنے میں ہو تُم نے ایک فرشتے کو دیکھا اور اُس نے تُم سے کلام کیا ہاں تُم وقتاً فوقتاً اُس کی آواز سُن چُکے ہو اور وہ تُم سے دبی ہُوئی ہلکی آواز میں کلام بھی کر چُکا ہے لیکن تُم بے حِس تھے کہ تُم اُس کے کلام کو محسوس نہ کر سکے اِس لئے تم سے اُس نے گرجدار آواز میں کلام کیا کہ جس سے زمین اِس طرح لرزی کہ یہ ٹوٹ کر ٹکڑے ہونے کو تھی۔

۴۶-اور تُم یہ بھی جانتے ہو کہ وہ اپنی مطلق قُدرت الکلامی سے زمین کو تباہ کر سکتا ہے ہاں اور تُم جانتے ہو کہ وہ اپنے کلام سے ناہموار جگہ کو ہموار اور ہموار کو نیست کر سکتا ہے، آہ، پھر ایسا کیوں ہے کہ تُم نے اپنے دلوں کو اتنا سخت کر لیا ہے؟

۴۷-دیکھو! تُمھارے سبب میری جان اذیت میں ہے اور میرا دل دُکھتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ مبادا تُم ہمیشہ کے لئے خارج کر دیئے جاؤ، دیکھو مَیں خُدا کے رُوح کے باعث معمُور ہوں اتنا کہ میرے جسم میں طاقت نہیں۔

۴۸-اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں یہ باتیں کہہ چُکا تو

وہ مجھ سے ناراض ہُوئے اور چاہا کہ مجھے سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دینا چاہتے تھے، اور جب وہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے میری جانب بڑھے تو مَیں نے اُن سے کہا: قادر مُطلق خُدا کے نام سے میں تُمھیں حُکم دیتا ہوں کہ تُم مجھے مت چُھونا کیونکہ مَیں اپنے جسم کے بھسم ہو جانے کی حد تک خُدا کی قُدرت سے معمُور ہوں اور جو کوئی بھی مجھ پر اپنا ہاتھ ڈالے گا خشک سرکنڈے کی طرح پژمردہ ہو جائے گا اور وہ خُدا کی قُدرت کے سامنے ناچیز ہوگا کیونکہ خُدا اُسے مارے گا۔

۴۹- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اُن سے کہا کہ وہ اپنے باپ کے خلاف اور زیادہ نہ بڑبڑائیں اور نہ ہی میرے ساتھ کام کرنے سے انکار کریں کیونکہ خُدا نے مجھے کشتی بنانے کا حُکم دیا ہے۔

۵۰- اور مَیں نے اُن سے کہا: اگر خُدا مجھے یہ سارا کچھ کرنے کا حُکم دیتا تو مَیں اُنہیں کر سکتا تھا۔ اگر وہ مجھے حُکم دے کہ مَیں پانی سے کہوں کہ زمین ہو جا تو وہ زمین ہو جائے گا اور اگر مَیں ایسا کہوں تو یہ ہو جائے گا۔

۵۱- اور اب اگر خُداوند اتنی قُدرت رکھتا ہے اور بنی آدم کے درمیان اتنے معجزے دکھاتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ میرے کشتی بنانے میں میری رہنمائی نہ کرے؟

۵۲- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اپنے بھائیوں کو بہت سی باتیں کہیں اور وہ شرمسار ہوئے اور کئی دِنوں تک میرے ساتھ تکرار نہ کی نہ ہی مجھ پر ہاتھ ڈالنے اور اُنگلی تک لگانے کی جُرات کی اور اب اُنہوں نے ایسا کرنے کی جُرات اِسلئے نہ کی کہ مبادہ وہ میرے سامنے پژمردہ ہو جائیں، خُدا کا رُوح نہایت طاقتور تھا اور یوں اُس نے اُنہیں متاثر کیا۔

۵۳- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مجھ سے کہا اپنے بھائیوں پر دوبارہ اپنا ہاتھ بڑھا اور وہ تیرے سامنے پژمردہ نہ ہوں گے خُداوند نے مجھ سے کہا لیکن میں اُنہیں صدمہ دُوں گا اور یہ مَیں اِس لئے کروں گا تاکہ وہ جانیں کہ مَیں خُداوند اُن کا خُدا ہُوں۔

۵۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے بھائیوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور وہ میرے سامنے پژمردہ نہ ہُوئے لیکن خُداوند نے اُنہیں اپنے کہنے کے مطابق لرزا دیا۔

۵۵- اور اُنہوں نے کہا کہ اب ہم اِس بات کو یقین کے ساتھ جان گئے ہیں کہ خُداوند تیرے ساتھ ہے، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ خُداوند کی قُدرت ہے کہ جس نے ہمیں لرزا دیا ہے، اور وہ میرے سامنے گر پڑے اور قریب تھا کہ وہ میری پرستش کرتے مگر مَیں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے ایسا کرنے نہ دیا کہ مَیں تمہارا بھائی ہوں، ہاں ہاں چھوٹا بھائی پس خُداوند اپنے خُدا کی پرستش کرو، اور اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرو تاکہ اُس سرزمین میں جو خُداوند تمہارا خُدا تمہیں عطا کرے گا، تمہاری عمر دراز ہو۔

۱۸ باب

کشتی مکمل ہوتی ہے — یعقوب اور یُوسف کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے — گروہ موعودہ سرزمین کی طرف سفر کرتا ہے — اِسماعیل کے بیٹے اور اُن کی بیویاں عیش وعشرت میں پڑتے ہیں اور بغاوت کرتے ہیں — نیفی کو باندھ دیا جاتا ہے اور ہولناک طوفان کشتی کو پیچھے دھکیل دیتا ہے — نیفی کو آزاد کیا جاتا ہے اور اُس کی دُعاؤں کی بدولت طوفان تھم جاتا ہے — لوگ موعودہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ قریباً ۵۹۱-۵۸۹ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے خُداوند کی عبادت کی اور وہ میرے ساتھ آ گئے اور ہم نے لکڑی کا کام مہارت سے کیا اور کشتی کو بنانے میں لکڑی کے کام کے لئے خُداوند مجھے وقتاً فوقتاً بتاتا رہا۔

۲- اور اب مَیں نیفی نے لکڑی کا کام اُس طریقہ سے نہیں کیا جس طرح آدمی کرتے ہیں اور نہ ہی مَیں نے آدمیوں کے طریقے سے کشتی بنائی بلکہ مَیں نے اِسے اُس طریقے سے بنایا جو خُداوند نے مجھے بتایا تھا۔ اِس لئے یہ آدمیوں کے بنائے ہُوئے طریقہ سے مختلف تھا۔

۳- اور مَیں نیفی اکثر پہاڑ پر جایا کرتا اور اکثر خُداوند سے دُعا کرتا اِسلئے خُداوند نے مجھ پر بہت ساری عظیم باتیں ظاہر کیں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خداوند کے کہنے کے مطابق کشتی بنائی اور میرے بھائیوں نے دیکھا کہ وہ اچھا تھا اور یہ کہ اُس پر نہایت عمدہ کام کیا گیا تھا سو اُنہوں نے پھر اپنے آپ کو خُداوند کے سامنے فروتن کیا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کی آواز میرے باپ تک پُہنچی کہ ہم اُٹھیں اور کشتی میں جائیں۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کے حُکم کے مطابق بیابان سے اکٹھے کیے گئے بہت سارے پھل اور گوشت کی کثرت شہد اور اناج اور ساری چیزیں تیار کرنے کے بعد اگلے دن ہم کشتی میں گئے اور اپنے سارے سامان اور اپنے سارے بیجوں اور ہر اُس چیز کے ساتھ جو ہم اپنی عمر کے مطابق لائے اور اپنی بیوی بچوں سمیت ہم کشتی میں گئے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ بیابان میں میرے باپ کے ہاں دو بیٹے پیدا ہُوئے بڑے کا نام یعقوب اور چھوٹے کا نام یوسف تھا۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ جب ہم کشتی میں داخل ہو گئے اور ہم نے اپنا اناج اور جن چیزوں کا خُدا نے حُکم دیا تھا ساتھ لے لیں تو ہم سمندر میں روانہ ہُوئے اور ہَوا نے موعودہ سرزمین کی طرف ہمیں دھکیلا۔

۹- اور ہم کئی دنوں تک ہَوا کی مدد سے آگے بڑھتے رہے، اور دیکھو! میرے بھائی اور اِسماعیل کے بیٹے اور اُن کی بیویاں آپس میں اِتنے خوش ہُوئے کہ وہ ناچ گانے اور ایک دوسرے سے بیہودہ باتیں کرنے لگے۔ ہاں وہ بھول گئے کہ وہ کون سی طاقت تھی جو اُنہیں اُس جگہ تک لائی تھی۔ ہاں وہ نہایت بے ہودہ ہو گئے تھے۔

۱۰- اور مَیں نیفی نہایت ڈرا مبادا کہ خُداوند ہم سے ناراض ہو اور ہماری بدی کے باعث ہمیں سزا دے اور کہ ہم سمندر کی گہرائیوں میں غرق ہوں اِس لئے میں نیفی بڑی سنجیدگی کے ساتھ اُن سے

کہنے لگا لیکن دیکھو! وہ مجھ سے ناراض ہُوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا چھوٹا بھائی ہم پر حاکم ہو۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ لامن اور لیموئیل نے مجھے پکڑا اور مجھے رسیوں سے باندھ دیا اور مجھ پر بڑی سختی کی اسکے باوجود خُداوند نے اُنہیں ایسا ہونے دیا تاکہ وہ اپنے کلام کے مطابق اپنی قُدرت دِکھانے کے لئے وہ بات ہونے دے جو اُس نے شریروں کے بارے میں کہی تھیں۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے مجھے باندھ دیا اتنا کہ مَیں ہل نہ سکوں، قطب نما، جسے خُداوند نے بنایا تھا کام کرنا چھوڑ دیا۔

۱۳- سو وہ جانتے نہ تھے کہ جہاز کو اب کس طرف لیکر جائیں کیونکہ ایک بڑا طوفان اُٹھا، ہاں، ایک عظیم اور ہولناک طوفان اور تین دن تک پانیوں پر ہم پیچھے دھکیلے گئے اور اِس ڈر سے کہ وہ سمندر میں ڈوب نہ جائیں نہایت زیادہ خوفزدہ ہونے لگے اِس کے باوجود اُنہوں نے مجھے نہ کھولا۔

۱۴- اور پیچھے دھکیلے جانے کے چوتھے دن طوفان بہت زیادہ بڑھنے لگا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ ہم سمندر کی گہرائیوں میں غرق ہونے کو تھے اور چار دنوں تک پانیوں پر ہمارے پیچھے دھکیلے جانے کے بعد میرے بھائی محسوس کرنے لگے کہ خُدا کی سزائیں اُن پر تھیں، اور وہ یقیناً ہلاک ہوں گے سوائے اسکے کہ وہ اپنی بدیوں سے توبہ کریں سو وہ میرے پاس آئے اور وہ بندھن کھولے جو میری کلائیوں پر تھے، اور دیکھو! یہ بہت زیادہ سُوجھ چُکی تھیں، اور میرے ٹخنے بھی کافی سُوجھے ہُوئے تھے اور اُن میں شدید درد تھا۔

۱۶- تو بھی مَیں نے خُدا ہی کی طرف نظر کی اور دن بھر اُس کی تمجید کی اور اپنی مصیبتوں کی وجہ سے خُداوند کے خلاف شکایت نہ کی۔

۱۷- اب میرے باپ لحی نے اُن کو اور اِسماعیل کے بیٹوں کو بھی بہت سی باتیں کہیں لیکن دیکھو! جو کوئی میرے حق میں بات کرتا وہ اُسے سخت دھمکیاں دیتے اور میرے والدین جو عمر رسّیدہ تھے اور اپنے بچوں کی وجہ سے نہایت رنجیدہ تھے کمزور ہونے لگے اِتنے کمزور کہ بستر سے جا لگے۔

۱۸- وہ اپنے رنج اور نہایت دُکھ اور میرے بھائیوں کی بدیوں کے باعث قریب المرگ ہونے اور اپنے خُدا کو جا ملنے والے تھے، ہاں کہ اُن کے سفید بال خاک میں مل جانے والے تھے ہاں کہ وہ غم کی وجہ سے آبی قبر میں دفن ہونے کو تھے۔

۱۹- اور یعقوب اور یوسف بھی چھوٹے تھے جنہیں نگہداشت کی کافی ضرورت تھی اپنی ماں کی مصیبتوں کی وجہ سے رنجیدہ تھے اور میری بیوی اور بچوں کے آنسوؤں اور دُعاؤں نے بھی میرے بھائیوں کے دِلوں کو نرم نہ کیا کہ وہ مجھے کھولتے۔

۲۰- اور ماسوائے خُدا کی قُدرت کے کچھ نہ تھا جو اُن کے دِلوں کو نرم کرنے کے لئے اُن کو تباہی سے ڈراتا، لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبنے کو ہیں تو اُنہوں نے اپنے کیے پر توبہ کی اور مجھے کھول دیا۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ مجھے کھول چُکے، دیکھو مَیں نے قُطب نما لیا اور اُس نے میری مرضی کے

مطابق کام کیا اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خُداوند سے دعا کی اور میرے دُعا کر چُکنے کے بعد آندھیاں رُک گئیں اور طوفان تھم گیا اور بڑا سکون ہو گیا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے کشتی کی راہنمائی کی تاکہ ہم دوبارہ موعودہ سرزمین کی طرف سفر کر سکیں۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ کئی دِنوں کے سفر کے بعد ہم موعودہ سرزمین پر پہنچے اور ہم زمین پر اُترے اور ہم نے خیمے لگائے اور ہم نے اُسے موعودہ سرزمین کا نام دیا۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے زمین میں ہل چلانے اور بیج بونے شروع کیے ہاں ہم نے اپنے تمام بیج زمین میں بوئے جو ہم یروشلم کی سرزمین سے لائے تھے۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ خوب اُگے اور خُداوند نے ہمیں کثرت سے برکت دی۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ جب ہم نے بیابان میں سفر کیا تو ہم نے موعودہ سرزمین میں ہر دو اقسام کے جنگلی جانور گائے اور بیل، گدھے اور گھوڑے اور بکری اور جنگلی بکری و تمام اقسام کے جنگلی جانور جو آدمیوں کے لئے مفید تھے، پائے اور ہم نے ہر دو اقسام کی دھاتیں سونا اور چاندی اور تانبا ملیں۔

۱۹ باب

نیفی دھات کے اُوراق بناتا ہے اور اپنے لوگوں کی تواریخ لکھتا ہے — لحی کے یروشلم چھوڑنے کے چھ سو سال بعد اِسرائیل کا خُدا آئے گا — نیفی اُس کے دُکھوں اور مصلوبیت کی بابت بتاتا ہے — یہودیوں سے نفرت کی جائے گی اور آخری ایام تک منتشر کئے جائیں گے تب وہ خُداوند کی طرف رُجوع لائیں گے۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مجھے حُکم دیا اور مَیں نے دھات کے اُوراق بنائے تاکہ اُن پر اپنے لوگوں کی تاریخ کندہ کروں اور اُوراق جو میں نے بنائے اُن پر اپنے باپ کا اور بیابان کے سفر کا حال اور اپنے باپ کی نبوّتیں اور اپنی بھی بہت ساری نبوّتیں اُن پر کندہ ہیں۔

۲- اور اُنہیں بناتے وقت میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے یہ اُوراق بنانے کے لئے خُداوند کا حُکم ہو گا اِس لئے میرے باپ کی تاریخ اور اُس کے باپ دادا کا نسب نامہ اور بیابان میں واقع ہونے والے بیشتر حالات اُن پہلے اُوراق پر کندہ کیے گئے جن سے متعلق مَیں نے کہا ہے اِس لئے وہ سچّائی کی باتیں جو اِن اُوراق کو بنانے سے قبل واقع ہوئیں خاص طور پر پہلے اُوراق پر کندہ کی گئی گئیں۔

۳- اور جب مَیں اُن اُوراق کو جیسا کہ حُکم دیا گیا تھا بنا چُکا، مجھ نیفی کو ایک حُکم ملا کہ خدمت اور نبوّتوں کے اصل اور قیمتی حصّوں کو اُن اُوراق پر کندہ کروں اور جو باتیں اِن پر لکھی جائیں وہ میرے لوگوں کی ہدایت کے لئے رکھی جائیں جو مُلک پر بسیں گے، اور دوسرے دانا مقاصد کے لئے بھی جن مقاصد کے بارے میں خُداوند جانتا ہے۔

۴- سو مَیں نیفی نے دوسرے اُوراق پر تاریخ کندہ کی جو کہ میرے لوگوں کی لڑائیوں جھگڑوں اور تباہیوں کے زیادہ تر حالات بتاتی ہیں اور یہ میں

نے کیا ہے اور مَیں نے اپنے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ میرے مرنے کے بعد اُنہیں کیا کرنا ہے اور یہ اُوراق ایک نسل سے دوسری کے حوالے کیے جائیں یا ایک نبی سے دوسرے کو، خُداوند کے مزید احکامات تک۔

۵-اور میرے اُوراق بنانے کا حال اِس کے بعد بتایا جائے گا اور دیکھو اب میں اپنے کہنے کے مطابق کرتا ہُوں اور میں یہ اِسلئے کرتا ہُوں کہ وہ چیزیں جو زیادہ مقدس ہیں میرے لوگوں کے علم کے لئے محفوظ رہیں۔

۶- تو بھی مَیں اِن اُوراق پر سوائے اُن باتوں کے کچھ نہیں لکھتا جنہیں مَیں مقدس خیال کرتا ہُوں اور اب اگر میں غلطی کروں جیسے کہ قدیم میں کی جاتی رہی۔ مَیں خود کو دوسرے آدمیوں کی وجہ سے مبرّا نہیں تابلکہ مَیں اپنی جسمانی کمزوریوں کے اعتبار سے خود کو مبرا ٹھہرانا چاہتا ہُوں۔

۷- کیونکہ وہ باتیں جن کو کچھ لوگ جسم اور رُوح دونوں کے لئے جوہر خیال کرتے ہیں دوسرے لوگ ناچیز جانتے ہیں اور اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں ہاں کہ اِسرائیل کے خُدا کی اِنسان تحقیر کرتے ہیں مَیں کہتا ہُوں پاؤں تلے روندتے ہیں لیکن مَیں دوسری طرح سے بیان کروں گا وہ اُسے ناچیز جانتے ہیں اور اُس کی مشورت کی آواز پر کان نہیں لگاتے۔

۸- اور دیکھو وہ فرشتے کے کہنے کے مطابق میرے باپ کے یروشلم چھوڑنے کے چھ سو سال بعد آتا ہے۔

۹- اور دنیا اپنی بدیوں کے سبب اُسے ناچیز جانے گی وہ اُسے کوڑے ماریں گے اور وہ اُسے برداشت کرے گا وہ اُسے ماریں گے اور وہ برداشت کرے گا، ہاں کہ وہ اُس پر تھوکیں گے اور وہ بنی آدم کے لئے اپنی کمال شفقت اور قہر میں دھیما ہونے کے باعث برداشت کرے گا۔

۱۰-اور ہمارے باپ دادا کے خُدا جس نے مصر کی غلامی سے اُنہیں نکالا اور بیابان میں اُس نے اُنکی حفاظت کی ہاں ابراہام اور اضحاق کے خُدا اور یعقوب کے خُدا نے خود کو مجسّم ہو کر فرشتے کے کلام کے مطابق شریر آدمیوں کے حوالے کیا تا کہ زینوق کے کلام کے مطابق اُونچے پر چڑھایا جائے اور نیعوم کے کلام کے مطابق مصلوب ہو اور زِینوس کے کلام کے مطابق قبر میں دفن ہو جس میں اُس نے تین دن کی تاریکی کی بابت کہا جو کہ اُسکی موت کا نشان ہو گا اور سمندر کے جزیروں پر بسنے والوں کو دیا جائے گا خاص کر اُنہیں دیا جائے گا جو کہ اسرائیل کے گھرانے کے ہیں۔

۱۱- کیونکہ نبی یوں فرمایا ہے کہ اُس دن خُداوند خُدا یقیناً اِسرائیل کے تمام گھرانے سے ملاقات کرے گا بعض سے اُنکی راستبازی کی بدولت اُن کی نہایت خوشی اور نجات کے لئے اپنی آواز کے وسیلے اور دُوسروں پر اپنی قُدرت کی گرج اور چمک، طوفان، آگ، دھوئیں اور تاریکی کی دُھند اور زمین میں دراڑوں اور پہاڑوں کے ٹکڑے کر دینے کے ذریعے۔

۱۲- اور زینوس نبی فرماتا ہے، سب باتیں یقیناً واقع ہوں گی اور زمین کی چٹانیں ضرور پھٹ جائیں گی، اور زمین کی گڑگڑاہٹ کے

سبب، سمندر کے جزیروں کے بُہت سے بادشاہ، خُدا کی رُوح میں ہو کر پُکار اُٹھیں گے: فطرت کا خُدا دکھی ہے۔

۱۳- اور اُن کے لئے جو یروشلم میں رہتے ہیں نبی فرماتا ہے وہ تمام لوگوں کے ہاتھوں ستائے جائیں گے کیونکہ وہ اِسرائیل کے خُدا کو مصلوب کریں گے اور اپنے دِلوں کے پھر جانے کی بدولت نشانوں اور عجائب اور اِسرائیل کے خُدا کے جلال اور قُدرت کو رد کریں گے۔

۱۴- اور کیونکہ وہ اپنے دلوں کو پھیر لیتے ہیں، نبی فرماتا ہے، اور اسرائیل کے قُدوس کی تحقیر کر چکے ہیں، وہ زندگی میں بھٹکتے پھریں گے، اور ہلاک ہونگے، اور سسکار اور ضرب المثل بنیں گے، اور تمام قومیں ان سے نفرت کریں گی۔

۱۵- نبی فرماتا ہے کہ تو بھی جب وہ دن آتا ہے کہ وہ اِسرائیل کے قُدوس کے خلاف اپنے دِلوں کو مزید نہ پھیریں گے، تب وہ اُن عہُود کو یاد کرے گا جو اُس نے اُن کے باپ دادا سے کیے تھے۔

۱۶- ہاں تب وہ سمندر کے جزیروں کو یاد کرے گا زینوس نبی کے کہنے کے مطابق خُداوند فرماتا ہے ہاں اور میں اِسرائیل کے گھرانہ کے تمام لوگوں کو زمین کے چاروں حصّوں سے جمع کروں گا۔

۱۷- نبی فرماتا ہے ہاں اور تمام روئے زمین خُداوند کی نجات دیکھے گی، اور ہر قوم، قبیلہ، زبان اور لوگ برکت پائیں گے۔

۱۸- اور مَیں نیفی نے یہ باتیں اپنے لوگوں کے لئے لکھی ہیں کہ شاید مَیں اُنہیں راغب کر لوں کہ وہ خُداوند اپنے مخلصی دینے والے کو یاد کریں۔

۱۹- پس مَیں اِسرائیل کے گھرانہ سے کہتا ہُوں اگر ایسا ہی ہے تو وہ یہ چیزیں حاصل کریں۔

۲۰- کیونکہ دیکھو! مَیں اُن لوگوں کیلئے جو یروشلم میں ہیں، رُوح میں فکر مند ہوں، جس نے مجھے تھکا دیا ہے، بلکہ میرے تمام جوڑ کمزور ہوگئے ہیں، میں بھی ہلاک ہو گیا ہوتا۔ کیا خُداوند مجھ پر، ان سے متعلق ظاہر کرنے میں مہربان نہ تھا، جیسے پہلے انبیاء پر تھا۔

۲۱- اور یقیناً اُس نے قدیم نبیوّں پر اُن کے ساتھ پیش آنے والی تمام باتیں ظاہر کیں اور اُس نے اُن کئی ایک پر ہمارے ساتھ پیش آنے والی باتیں بھی ظاہر کیں اِس لئے ضرور ہے کہ ہم اُن کے بارے میں جانیں کیونکہ وہ پیتل کے اُوراق پر لکھی ہُوئی ہیں۔

۲۲- اب ایسا ہُوا کہ میں نیفی نے اپنے بھائیوں کو یہ باتیں سکھائیں اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے بہت سی باتیں اُن کے سامنے پڑھیں جو پیتل کے اوراق پر کنّدہ ہُوئی تھیں تاکہ وہ اُن کاموں کی بابت جانیں جو خُداوند نے دُوسری سرزمینوں میں قدیم لوگوں کے درمیان کیے۔

۲۳- اور مَیں نے اُن کے سامنے بہت سی باتیں پڑھیں جو موسیٰ کی کتاب میں لکھی تھیں اور پھر یسعیاہ نبی کی کتاب میں سے اُن کے سامنے وہ باتیں پڑھیں تاکہ پورے طور پر میں اُنہیں خُداوند اُن کے مخلصی دینے والے پر ایمان لانے کے لئے راغب کروں کیونکہ میں نے تمام نوشتوں کو اپنے آپ پر لاگو کیا تاکہ ہم اُن کو اپنے فائدہ اور علم کے لئے اِستعمال کر سکیں۔

۲۴-سو مَیں اُن سے یہ کہتے ہُوئے مُخاطب ہُوا: تم نبی کے کلام کو سُنو، تم جو اِسرائیل کے گھرانے کے بقیہ کی ایک شاخ ہو، جو ٹوٹ گئی ہے، تم نبی کے کلام کو سُنو جو اِسرائیل کے تمام گھرانے کے لئے لکھا گیا اور اُسے اپنے آپ پر لاگو کرو تاکہ تمہیں بھی اسی طرح اُمید ہو جیسے تمہارے بھائیوں کو ہے، جن سے تم الگ ہُوئے، کیونکہ نبی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

۲۰ باب

خُداوند اِسرائیل پر اپنے اِرادے ظاہر کرتا ہے — اِسرائیل مصیبتوں کی بھٹی سے چُنے جاتے ہیں اور اُنہیں بابل سے نکال لیا جاتا ہے — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۴۸۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- یہ سُنو اور دھیان دو۔ اے یعقوب کے گھرانے جو اِسرائیل کے نام سے کہلاتے ہو اور جو یہودہ کے پانیوں یا بپتسمہ کے پانیوں سے نکلے ہو جو خُداوند کے نام کی قسم کھاتے ہو اور اِسرائیل کے خُدا کا ذکر کرتے ہیں تو بھی وہ نہ صداقت سے، نہ راستی سے قسم کھاتے ہیں۔

۲- تو بھی وہ کہتے ہیں کہ وہ شہر قُدوس کے ہیں، لیکن وہ اِسرائیل کے خُدا پر توکّل نہیں کرتے، جو لشکروں کا خُداوند ہے ہاں اُس کا نام خُداوند ربّ الافواج ہے۔

۳- دیکھو! مَیں نے ابتدا میں ہی پچھلی باتوں کا اعلان کیا، اور وہ میرے مُنہ سے نکلیں، مَیں نے اُن کو ظاہر کیا، مَیں نے اُنکو اچانک ظاہر کیا۔

۴- اور مَیں نے یہ کیا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ تو ضدی ہے تیری گردن لوہے کا عصَب اور تیری پیشانی پیتل۔

۵- اور مَیں نے اُن باتوں کا تجھ پر ابتدا ہی سے اعلان کر دیا، اور ایسا ہونے سے پہلے ہی اُنہیں تجھ پر ظاہر کر دیا گیا اور مَیں نے اِن کو اِس ڈر سے ظاہر کیا مبادا تو کہے کہ میرے بُت نے اُنہیں کیا ہے میرے کھودے ہُوئے صنم اور میری ڈھالی ہُوئی مورت نے اُنہیں دیا ہے۔

۶- تُو نے یہ سب سُنا اور دیکھا ہے، اور کیا تُو اِن کا اعلان نہ کرے گا؟ اور مَیں نے اِس وقت سے نئی باتیں ظاہر کی ہیں بلکہ پوشیدہ باتیں اور تُو اُنہیں نہیں جانتا تھا۔

۷- وہ اب خلق کی گئی ہیں، ابتدا سے نہیں بلکہ اُس دن سے بھی پہلے جب تُو نے اُنہیں سُنا نہیں تھا وہ تجھ پر ظاہر کی گئیں مبادا کہ تو کہے — دیکھ مَیں انہیں جانتا تھا۔

۸- ہاں، اور تُو نے نہ سُنا، ہاں، تُو نہیں جانتا تھا، ہاں، اُس وقت سے ہی تیرے کان کھُلے نہ تھے، کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ تُو دغا بازی سے پیش آئے گا، اور تُم ہی سے خطاکار کہلاتا تھا۔

۹- اِس کے باوجود اپنے نام کی خاطر مَیں اپنے غضب میں تاخیر کروں گا، اور اپنے جلال کی خاطر تجھ سے باز رہوں گا کہ تجھے کاٹ نہ ڈالوں۔

۱۰- کیونکہ دیکھ! مَیں نے تُجھے صاف کیا ہے مَیں نے مصیبت کی بھٹی میں تُجھے چُنا ہے۔

۱۱- مَیں اپنی خاطر، ہاں اپنی خاطر یہ کام کروں گا، کیونکہ میں اپنے نام کی تکفیر نہ ہونے دوں گا، اور مَیں اپنا جلال دُوسروں کو نہیں دوں گا۔

۱۲-اے یعقوب، میری سُن! اور اے اِسرائیل
جو میرا بُلایا ہوا ہے، کیونکہ مَیں وہی ہُوں، مَیں اوّل
ہُوں اور مَیں ہی آخر ہُوں۔
۱۳- میرے ہاتھ نے زمین کی بنیاد ڈالی اور
میرے دہنے ہاتھ نے آسمانوں کو پھیلایا مَیں اُن کو
پکارتا ہُوں اور وہ اِکٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
۱۴- تُم سب جمع ہو اور سُنو! اُن میں سے کِس
نے اِن باتوں کا اعلان اُن میں کیا ہے؟ خُداوند نے
جس سے محبّت رکھی ہاں اور وہ اپنا کلام پورا کرے
گا جس کا اُس نے اُن سے اعلان کرایا ہے اور وہ
بابل میں اپنی خُوشی کرے گا اور اُس کا ہاتھ
کسّدیوں پر ہو گا۔
۱۵- خُداوند یہ بھی فرماتا ہے، مَیں خُداوند، ہاں
مَیں کہہ چُکا ہُوں، ہاں مَیں نے اُسے بلایا کہ وہ اعلان
کرے، میں اُسے لایا ہوں، اور وہ اپنی روش میں
برومند ہو گا۔
۱۶- تم میرے نزدیک آؤ مَیں نے پوشیدگی میں
کلام نہیں کیا شروع ہی سے جب سے اِسکا اعلان
ہُوا مَیں نے کہا اور خُداوند خُدا اور اُسکے رُوح نے
مجھے بھیجا ہے۔
۱۷- خُداوند تیرا فدیہ دینے والا اِسرائیل کا
قُدوس یوں فرماتا ہے، مَیں نے اسے بھیجا ہے،
خُداوند تمہارے خُدا کو جو تمہیں نفع کے لیے
سکھاتا ہے، جو تجھے اس راہ پر جس پر تجھے جانا ہے
لے جاتا ہے، یہ کیا ہے۔
۱۸- کاش کہ تُو میرے احکام کا شنوا ہوتا تب پھر
تیری سلامتی دریا کی مانند اور تیری راستبازی
سمندر کی موجوں کی مانند ہوتی۔
۱۹- تیری نسل بھی ریت کی مانند ہوتی تیرے
صُلب کی اولاد اُسکے ذرّوں کی مانند ہوتی اُس کا نام
میرے حضُور سے کاٹا اور نیست نہ ہوتا۔
۲۰- تُم بابل سے نکلو! کسدیوں کے درمیان
سے بھاگو نغمہ کی آواز کے ساتھ تُم اعلان کرو
زمین کی انتہا تک یہ بتاؤ تُم یہ کہو کہ خُداوند نے
اپنے خادم یعقوب کو مخلصی دی ہے۔
۲۱- وہ اُن کو صحراؤں میں سے لے گیا اور
اُنہیں پیاس نہ لگی اُس نے اُن کے لئے چٹان سے
پانی نکالا اُس نے چٹان کو توڑا اور پانی بہہ نکلے۔
۲۲- اور اگرچہ اُس نے یہ سب کچھ کیا اور اِس
سے بھی بڑھکر خُداوند فرماتا ہے کہ شریروں کیلئے
سلامتی نہیں۔

۲۱ باب

ممسُوح غیر قوموں کے لئے نُور ہو گا اور قیدیوں کو رہا کرے گا — آخری ایاّم میں اِسرائیل قوت سے اکٹھا ہو گا — بادشاہ اُن کے مربّی ہوں گے — موازنہ کیجیۓ یسعیاہ ۴۹۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- اور پھر اِسرائیل کے گھرانے سُن! تُم سب
میرے لوگوں کے چوپانوں کی بدی کے سبب الگ
کیے گئے ہو ہاں تُم سب جو الگ کیے گئے ہو اور
روئے زمین پراگندہ کیے گئے ہو اور ہاں اے
اِسرائیل کے گھرانے تم جو میرے لوگ ہو میری
سُنو! اے جزیرو میری سُنو! اے لوگو جو دُور ہو کان
لگاؤ خُداوند نے مجھے رحم ہی سے بلُایا، بطنِ مادر ہی
سے اُس نے میرے نام کا ذکر کیا۔
۲- اُس نے میرے مُنہ کو تیز دھار تلوار کی مانند

بنایا اور مجھ کو اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چُھپایا اور اُس نے مجھے چمک دار لٹھ بنایا اور اپنے تُرکش میں مجھے چُھپا رکھا۔
۳-اور اُس نے مجھ سے کہا: تُو میرا خادم ہے تجھ میں اے اِسرائیل! تجھ میں مَیں اپنا جلال پاؤں گا۔
۴-تب مَیں نے کہا مَیں نے بے فائدہ مشقت اُٹھائی مَیں نے اپنی قوت بے فائدہ بطالت میں صرف کی یقیناً خُداوند میری عدالت کرے گا اور میرا کام میرے خُدا کے ساتھ ہے۔
۵-اور اب خُداوند فرماتا ہے — جس نے رحم ہی سے مجھے بنایا کہ مَیں یعقوب کو دوبارہ واپس لانے کے لئے اُسکا خادم بنوں اگرچہ اسرائیل اِکٹھا نہ بھی ہو تو بھی میں خُداوند کی نظر میں مقبول ہوں گا اور خُدا میری قوت ہو گا۔
۶-اور اس نے فرمایا: یہ تو چھوٹی سی بات ہے کہ تُو یعقوب کے قبائل کو اِکٹھا کرنے اور محفوظ اِسرائیلیوں کو بحال کرنے کے لئے میرا خادم ہو بلکہ میں تجھکو غیر قوموں کے لئے نُور بناؤں گا کہ تجھ سے میری نجات زمین کی انتہا تک پہنچے۔
۷-خُداوند اِسرائیل کا مخلصی دینے والا، اُس کا قُدوس، جس کو اِنسان حقیر جانتے اور قومیں جس سے نفرت کرتی ہیں جو حاکموں کا خادم ہے یوں فرماتا ہے: بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور دیکھیں گے اور امرا بھی سجدہ کریں گے کیونکہ خُداوند کے سبب جو وفادار ہے۔
۸-خُداوند یوں فرماتا ہے اے سمندر کے جزیرو! قبولیت کے وقت مَیں نے تمہاری سُنی اور نجات کے دن تمہاری مدد کی اور مَیں تمہیں محفوظ کروں گا اور لوگوں کے عہد کے لئے تجھے اپنا ایک خادم دوں گا تاکہ زمین کو قائم کرنے ویران میراث وارثوں کو دینے۔
۹-تاکہ تو قیدیوں کو کہے نکل چلو اور اُن کو جو اندھیرے میں ہیں کہ اپنے آپ کو دِکھاؤ،راستوں میں چریں گے اور تمام اُونچے مقام اُن کی چراگاہیں ہوں گی۔
۱۰-وہ نہ بُھوکے اور نہ پیاسے ہوں گے اور نہ گرمی اور نہ سُورج اُنہیں ضرر پہنچائے گا کیونکہ وہ جس کی رحمت اُن پر ہے اُن کا راہنما ہو گا اور پانی کے سوتوں کی طرح اُن کی رہبری کرے گا۔
۱۱-اور مَیں اپنے سارے کوہستان کو ایک راستہ بنادوں گا اور میری شاہراہیں اُونچی کی جائیں گی۔
۱۲-اور تب اے اِسرائیل کے گھرانے دیکھ! یہ دُور سے اور دیکھ یہ شمال سے اور مغرب سے اور سِینم کی سرزمین سے آئیں گے۔
۱۳-اے آسمانو! گاؤ، اے زمین شادمان ہو، کیونکہ اُنہیں کوئی ضرر نہ پہُنچے گا اِسلئے کہ خُداوند نے اپنے لوگوں کو تسلی دی ہے اور اپنے رنجوروں پر رحم فرمائے گا۔
۱۴-لیکن دیکھو! صیہُون نے کہا خُداوند نے مجھے ترک کر دیا اور میرا خُداوند مجھے بھُول گیا ہے لیکن وہ ظاہر کرے گا کہ اُس نے ایسا نہیں کیا۔
۱۵-کیونکہ کیا ایک عورت اپنے شیر خوار کو بھُول سکتی ہے، کہ اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں شاید وہ بھُول جائے لیکن اے اِسرائیل کے گھرانے مَیں تجھے نہ بھُولوں گا۔
۱۶-دیکھ! مَیں نے تجھے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں

پر کھود رکھا ہے، تیری فصیلیں مسلسل میرے
سامنے ہیں۔
۱۷- تیری نسل تجھے برباد کرنے والوں کے
خلاف جلدی کرے گی اور جو تجھے اُجاڑتے ہیں تجھ
سے نکل جائیں گے۔
۱۸- اپنی آنکھیں اُٹھا کر چاروں طرف نظر کر
یہ سب مل کر اِکٹھے ہوتے اور تیرے پاس آتے
ہیں خُداوند فرماتا ہے جیسے کہ مَیں زندہ ہُوں تُو اِن
سب کو زیور کی مانند پہن لے گی اور دُلہن کی
طرح باندھ لے گی۔
۱۹- کیونکہ تیری ویران اور اُجڑی جگہوں میں
اور تیرے برباد مُلک میں بسنے والے یقیناً گنجائش
سے زیادہ ہوں گے اور تجھ کو نگلنے والے دور ہو
جائیں گے۔
۲۰- پہلے والے کھو دینے کے بعد، جو تیرے
بچّے ہوں گے پھر تیرے کانوں میں کہیں گے کہ
میرے لئے جگہ بہت تنگ ہے مجھے جگہ دے تاکہ
میں قیام کر سکوں۔
۲۱- تب تُو اپنے دِل میں کہے گی کون میرے
لئے اِن کا باپ ہُوا مَیں اپنے بچے کھو چُکی ہُوں
مَیں تو ویران غلامی اور آوارگی میں رہی؟ سو کِس
نے اِن کو پالا؟ دیکھ! میں تو اکیلی رہ گئی تھی پھر یہ
کہاں تھے؟
۲۲- خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے دیکھ! مَیں غیر
قوموں پر ہاتھ اُٹھاؤں گا اور لوگوں پر اپنا جھنڈا
کھڑا کروں گا اور وہ تیرے بیٹوں کو اپنی گود میں
لئے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو اپنے کندھوں پر
اُٹھائے ہُوئے ہوں گے۔
۲۳- اور بادشاہ تیرے مربّی ہوں گے اور اُن کی
ملکائیں تیری دایہ ہوں گی اور وہ تیرے سامنے مُنہ
کے بل زمین پر گریں گے اور تیرے پاؤں کی
خاک چاٹیں گے اور تُو جانے گی کہ میں ہی خُداوند
ہُوں جسکے منتظر شرمندہ نہ ہوں گے۔
۲۴- کیا زبردست سے شکار چھین لیا جائے گا یا
شرعی اسیر چھوٹ جائیں گے؟
۲۵- لیکن خُداوند یوں فرماتا ہے کہ زور
آور کے اسیر بھی لے لئے جائیں گے اور مہیب کا
شکار چُھڑا لیا جائے گا کیونکہ میں اُس سے جو تیرے
ساتھ جھگڑتا ہے جھگڑا کروں گا اور تیرے بچوں کو
بچالوں گا۔
۲۶- اور تم پر ظلم کرنے والوں کو اُنہی کا گوشت
کھلاوں گا اور وہ میٹھی مے کی مانند اپنا ہی لہو پی کر بد
مست ہوں گے اور ہر بشر جانے گا کہ مَیں خُداوند
تیرا نجات دینے والا اور یعقوب کا قادر تیرا مخلصی
دینے والا ہُوں۔

۲۲ باب

اِسرائیل ساری روی زمین پر پراگندہ ہو گا — آخری یّام
میں غیر قومیں اِسرائیل کی انجیل کی تعلیم سے پرورش
کریں گی — اِسرائیل اِکٹھا ہو گا اور نجات پائے گا اور بد
کار بھُوسے کی مانند جلائے جائیں گے — ابلیس کی بادشا
ہی تباہ ہو گی اور شیطان باندھ دیا جائے گا۔ قریباً ۵۸۸-
۵۷۰ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ میرے پیتل کے اُوراق
پر کندہ یہ باتیں پڑھنے کے بعد میرے بھائی
میرے قریب آکر کہنے لگے کہ اِن باتوں کے کیا

معنی ہیں جو تُونے پڑھی ہیں؟ دیکھ کیا یہ اِن باتوں کے مطابق سمجھی جائیں جو رُوحانی ہیں جو کہ رُوح کے مطابق ہوں گی نہ کہ جسم کے؟

۲-اور مَیں نیفی نے اُن سے کہا: دیکھو وہ رُوح کی آواز کے ذریعے نبی پر ظاہر ہوئیں کیونکہ رُوح کے وسیلے تمام باتیں نبیوّں پر ظاہر کی جاتی ہیں جو جسم کے مطابق بنی آدم پر ہوں گی۔

۳- سو جو باتیں مَیں نے پڑھی ہیں وہ دونوں رُوحانی اور جسمانی باتوں سے متعلق ہیں کیونکہ ایسا ہو گا کہ اِسرائیل کا گھرانہ جلد یا بدیر ساری رُوی زمین پر پراگندہ ہو گااور تمام قوموں کے درمیان بھی۔

۴-اور دیکھو بہت سارے ایسے ہیں جو یروشلم والوں سے متعلق علم کھو چکے ہیں ہاں کہ تمام قبیلوں کا اکثر حصّہ گمراہ کر دیا گیاہے اور وہ سمندر کے جزیروں پر اِدھر اُدھر پراگندہ ہیں اور کہ وہ کہاں ہیں ہم میں سے کوئی نہیں جانتا، ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ گمراہ ہوچکے ہیں۔

۵- اورچونکہ و ہ گمراہ ہوچکے ہیں، ان کے بارے میں ان باتوں کی نبوّت کی جاچکی ہے۔اور انکی بابت بھی جو اس کے بعد تتر بتر اور پراگندہ ہونگے،اسرائیل کے قُدّوس کے سبب، کیونکہ وہ اس کے خلاف اپنے دلوں کو سخت کریں گے، اسلیئے، وہ تمام قوموں کے درمیان پراگندہ ہونگے اور تمام آدمی اُن سے نفرت کرینگے۔

۶- تو بھی غیر قوموں سے پرورش پانے، خُداوند کا غیر قوموں پر اپنا ہاتھ اُٹھانے اور اپنا جھنڈا کھڑا کرنے، اِن کے فرزند اُنکے بازوؤں میں اُٹھا کر لے آنے اور اِن کی بیٹیاں اُنکے کندھوں پر بٹھا کرلے آنے کے بعد یہ ہوگا اور دیکھو یہ باتیں جو کہی گئیں جسمانی ہیں۔ کیونکہ یہ عہد خُداوند نے ہمارے باپ دادا سے کیے اور یہ ہمارے آنیوالے دنوں میں ہمارے لئے اور ہمارے بھائیوں کیلئے جواِسرائیل کے گھرانے سے ہیں معنی خیز ہوں گے۔

۷-اوراِن باتوں کے معنی ہیں کہ وقت آتاہے کہ اِسرائیل کے تمام گھرانے کے پراگندہ اور تتر بتر ہونے کے بعد خُداوند خُدا غیر قوموں میں ایک زبردست قوم برپا کرے گاہاں اِس سرزمین پراور اُن کے ذریعے ہماری نسل پراگندہ ہو گی۔

۸-اور ہماری نسل کے پراگندہ ہونے کے بعد خُداوند خُداغیر قوموں میں حیرت انگیز کام کرے گا، جو ہماری نسل کے لئے بڑی قدر والا ہو گا، اِس لئے، اسے ان کے غیر قوموں سے پرورش پانے، اُن کے بازوؤں میں اور کندھوں پر اُٹھائے جانے سے تشبیہ دی گئی۔

۹-اور یہ کام غیر قوموں کے لئے بھی قدر والا ہو گا، اور نہ صرف غیر قوموں کے لئے بلکہ اِسرائیل کے تمام گھرانے کے لئے، کیونکہ یہ آسمانی باپ کے عہد جو اُس نے ابرہام سے کیے، کی بابت بتاتے ہیں۔ جس میں کہا گیاہے کہ تیری نسل کے وسیلے دُنیاکے سارے قبیلے برکت پائیں گے۔

۱۰-اور میرے بھائیو! مَیں چاہتاہُوں کہ تم جانو کہ دُنیاکے تمام لوگ یہ برکت نہیں پاسکتے جب تک خُداوند اپناپاک بازُو تمام قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا نہیں کرتا۔

۱۱- سو خداوند خُدا تمام اقوام کی آنکھوں کے سامنے، ان پر جو اِسرائیل کے گھرانے سے ہیں اپنی انجیل اور اپنے عہود لانے میں، اپنا بازؤ ننگا کرے گا۔

۱۲- پس وہ اُنہیں دوبارہ اسیری سے باہر لائے گا اور وہ اپنی وراثت کے مُلکوں میں جمع ہوں گے، اور وہ اندھیرے اور گمنامی سے باہر لائے جائیں گے اور وہ جانیں گے کہ خُداوند اُن کا نجات دہندہ اور مخلصی دینے والا اِسرائیل کا قادر ہے۔

۱۳- اور اُس بڑی اور مکروہ کلیسیاء کا خون جو ساری زمین کی کسبی ہے اُن کے اپنے سروں پر لوٹ آئے گا کیونکہ وہ آپس میں جنگ کریں گے اور اُنکے اپنے ہاتھوں کی تلواریں اُنکے اپنے سروں پر گریں گی اور وہ اپنے ہی لہو سے بدمست ہوں گے۔

۱۴- اور اے اِسرائیل کے گھرانے ہر وہ قوم جو تیرے خلاف لڑے گی، ایک دُوسرے کے خلاف ہو جائے گی اور وہ اِس گڑھے میں خود گریں گے جو اُنہوں نے خُداوند کے لوگوں کو پھنسانے کے لئے کھودا ہے اور جتنے صیہُون کے خلاف لڑیں گے نیست ہوں گے اور وہ بڑی کسبی جس نے خُداوند کی سیدھی راہوں کو بگاڑا، ہاں وہ بڑی اور مکروہ کلیسیاء خاک میں آملے گی ور اُس کا گرنا ہولناک ہو گا۔

۱۵- کیونکہ دیکھو نبی فرماتا ہے کہ وہ وقت تیزی سے آتا ہے کہ بنی آدم کے دلوں پر شیطان کا غلبہ نہیں رہے گا چونکہ وہ دِن جلد آتا ہے کہ مغرور اور شریر بھُوسے کی مانند ہوں گے اور وہ دِن آتا ہے کہ وہ یقیناً جلائے جائیں گے۔

۱۶- کیونکہ وقت جلد آتا ہے کہ تمام بنی آدم پر خُدا کا شدید غضب اُنڈیلا جائے گا کیونکہ وہ ایسا نہ ہونے دے گا کہ شریر راستباز کو ہلاک کرے۔

۱۷- پس وہ اپنی قُدرت سے راستبازوں کو بچائے گا، اگرچہ ایسا ہو بھی کہ اُسکا شدید غضب یقیناً آئے اور راستباز محفوظ رہیں گے بلکہ اُسکے دُشمن آگ سے نیست ہوں گے، پس راستبازوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ نبی یوں فرماتا ہے، اگرچہ ایسا ہو بھی کے وہ آگ بھیجے لیکن وہ بچا لیے جائیں گے۔

۱۸- میرے بھائیو دیکھو، مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ ان باتوں کا جلد ہونا ضرور ہے، ہاں، یعنی خون، اور آگ، اور دھوئیں کے بادل، ضرور آئیں، اور اُنکا اس روئے زمین پر ہونا لازم ہے، اور اگر ایسا ہو کہ وہ اپنے دلوں کو اسرائیل کے قدوس کے خلاف سخت کرینگے تو یہ انسانوں پر طبعی طور پر نازل ہونگے۔

۱۹- کیونکہ دیکھو راستباز ہلاک نہ ہوں گے کیونکہ وقت یقیناً جلد آتا ہے کہ وہ تمام جو صیہُون کے خلاف لڑتے ہیں کاٹ ڈالے جائیں۔

۲۰- اور موسیٰ کے کلام کے مطابق خُداوند یقیناً اپنے لوگوں کے لئے ایک راہ تیار کرے گا جس میں اُس نے کہا ہے کہ خُداوند تُمہارا خُدا میری طرح ایک نبی کو تم میں برپا کرے گا اور تم اسکی سب باتوں کو جو کچھ بھی وہ تم سے کہے سُننا اور ایسا

ہو گا کہ جو کوئی اُس نبی کی بات نہیں سُنے گا لوگوں میں کاٹ ڈالا جائے گا۔
۲۱-اور اب مَیں نیفی تم میں اعلان کرتا ہُوں کہ نبی جس کی بابت موسیٰ نے کہا اِسرائیل کا قدّوس ہے اس لیے کہ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔
۲۲- اور راستبازوں کو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ وہ ہیں جو پراگندہ نہ ہوں گے لیکن یہ ابلیس کی سلطنت ہے جو بنی آدم کے درمیان ہو گی وہ سلطنت اُن کے درمیان قائم ہُوئی ہے جو کہ جسمانی ہیں۔
۲۳- وقت جلدی آئے گا کہ تمام کلیسائیں جو نفع کمانے کے لئے قائم ہوئی ہیں اور وہ تمام جو جسم پر غلبہ پانے کے لئے کی قائم ہوئی ہیں اور وہ جو دُنیا کی نظر میں مقبول ہونے کے لئے قائم ہُوئی ہیں اور وہ جو جسمانی شہوت پرستی اور دُنیا کی چیزیں ڈھونڈتے ہیں اور ہر قسم کی بُرائی کرتے ہیں ہاں در حقیقت وہ تمام جو ابلیس کی سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں ڈرنے، کانپنے اور لرزنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ ہیں جو یقیناً خاک میں ملا دیئے جائیں گے یہ وہ ہیں جو یقیناً بھُوسے کی مانند جلائے جائیں گے اور یہ نبی کے کلام کے مطابق ہے۔
۲۴- اور وقت جلد آتا ہے کہ راستبازوں کو ضرور طویلے کے بچھڑوں کی طرح لے جایا جائے گا، اور اِسرائیل کا قدّوس یقیناً طاقت، قوت اختیار اور بڑے جلال کے ساتھ حکومت کرے گا۔
۲۵- اور وہ اپنے بچوں کو زمین کے چاروں اطراف سے جمع کرتا ہے اور وہ اپنی بھیڑوں کو شمار کرتا ہے اور وہ اُسے جانتی ہیں اور ایک گلّہ اور ایک چوپان ہو گا، وہ اپنی بھیڑوں کو چرائے گا اُسکی بدولت وہ چراہ گاہ پائیں گے۔
۲۶- اور اُسکے لوگوں کی راستبازی کی بدولت شیطان کو کوئی اِختیار نہیں سو وہ کئی سالوں تک کھولا نہ جاسکے گا سو اُسے لوگوں کے دلوں پر اِختیار نہیں ہے، اِس لئے کہ وہ راستبازی کی زندگی گذارتے ہیں اور اسرائیل کا قدّوس حکومت کرتا ہے۔
۲۷- اور اب دیکھو! مَیں نیفی تم سے کہتا ہُوں کہ یہ تمام چیزیں جسم کے اِعتبار سے ضرور واقع ہوں گی۔
۲۸- لیکن دیکھو! تمام قومیں قبیلے، زبانیں اور لوگ اِسرائیل کے قدّوس کے ساتھ حفاظت میں قیام کریں گے، اگر ایسا ہو وہ توبہ کریں۔
۲۹- اور اب مَیں نیفی اِن باتوں کو یہیں ختم کرتا ہُوں، کیونکہ مَیں ان کی بابت ابھی مزید کچھ کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔
۳۰- سو میرے بھائیو! مَیں چاہتا ہُوں کہ تم غور کرو کہ جو باتیں پیتل کے اُوراق پر لکھی گئی ہیں سچّ ہیں اور اِس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ آدمی لازم طور پر خُدا کے احکام کا فرمانبردار ہو۔
۳۱- پس تم یہ خیال نہ کرو کہ مَیں نے اور میرے باپ ہی نے اِن باتوں کی گواہی اور تعلیم دی ہے اِسلئے اگر تم احکام کے فرمانبردار رہے اور آخر تک برداشت کرتے رہے تو تم آخر میں بچا لیے جاؤ گے اور یہ اِسی طرح ہے۔ آمین۔

نیفی کی دُوسری کتاب

لحی کی وفات کا حال نیفی کے بھائی اُس کے خلاف بغاوت کرتے ہیں خُداوند نیفی کو خبردار کرتا ہے کہ وہ بیایان میں چلا جائے، اُس کا بیابان میں سفر کرنا اور آئندہ کے حالات۔

باب ۱

لحی آزادی کی ایک سرزمین کی نبوّت کرتا ہے — اُس کی نسل پراگندہ اور نیست ہو گی اگر وہ اسرائیل کے قُدوس کو رد کریں گے — وہ اپنے بیٹوں کو راستبازی کے ہتھیار پہننے کی نصیحت کرتا ہے۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی جب اپنے بھائیوں کو تعلیم دے چُکا تو ہمارے باپ لحی نے بھی اُن سے بہت سی باتیں کیں اور اُنہیں یاد دلایا کہ خُداوند نے یروشلم کی سرزمین سے اُنہیں نکال لانے میں اُن کے لئے کتنے بڑے کام کیے تھے۔

۲- اور اُس نے پانیوں میں اُن کی بغاوت اور اُن کی زندگیوں کو بچانے کے لئے خُدا کے رحم کے مُتعلّق باتیں کیں کہ وہ سُمندر میں غرق نہ ہُوئے۔

۳- اور اُس نے اُن سے موعود سرزمین کے مُتعلّق بھی کلام کیا جسے وہ حاصل کر چُکے تھے خُداوند ہم پر کتنا مہربان تھا کہ اُس نے ہمیں خبردار کر دیا کہ ہم یروشلم کی سرزمین سے نکل آئیں۔

۴- کیونکہ دیکھو! اُس نے کہا کہ میں نے ایک رویا دیکھی ہے جس میں مُجھے معلوم ہُوا ہے کہ یروشلم تباہ ہو گیا ہے اور اگر ہم یروشلم میں رہ رہے ہوتے تو ہم بھی ہلاک ہو جاتے۔

۵- اُس نے کہا، لیکن اپنی مصیبتوں کے باوجود ہم نے وعدہ کی سرزمین حاصل کر لی ہے وہ سرزمین جو دوسری تمام زمینوں سے اعلیٰ ترین ہے، وہ سرزمین جس کا خُداوند خُدا نے میرے ساتھ عہد کیا کہ یہ سرزمین میری نسل کی میراث ہو گی ہاں خُداوند نے اِس مُلک کا میرے اور میرے بچّوں کے ساتھ ہمیشہ تک کا عہد کیا ہے اور اُن تمام کے ساتھ بھی جو خُداوند کے ہاتھ سے دوسرے مُلکوں سے سے لائے جائیں گے۔

۶- پس مَیں لحی رُوح کے وسیلے جو مجھ میں ہے نبوّت کرتا ہُوں کہ کوئی بھی اِس مُلک میں نہیں آئے گا ماسوائے اُن کے جو خُداوند کے ہاتھ کے وسیلے لائے جائیں گے۔

۷- پس یہ مُلک اِس کے لئے مخصوص ہے جسے وہ لائے گا اور اگر ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اِس کے اَحکام کے مطابق اُسکی خدِمت کی تو یہ اُن کیلئے آزادی کی سرزمین ہو گی سو وہ کبھی اسیری میں نہ لائے جائیں گے اور اگر ایسا ہُوا تو یہ اُن کی بدی کی وجہ سے ہو گا اگر وہ بدّی بہت ہُوئی تو اُن کے سبب زمین لعنتی ٹھہرائی جائے گی لیکن راستبازوں کے لئے ہمیشہ باعث برکت ہو گی۔

۸- اور دیکھو حکمت یہ ہے کہ یہ سرزمین دوسری قوموں کے علم سے دور رکھی جائے کیونکہ دیکھو کئی قومیں اِس مُلک میں آ جائیں گی، کہ اِس میں وراثت کے لئے کوئی جگہ نہ ہو گی۔

۹- سو مجھ لحی کو یہ وعدہ حاصل ہے کہ وہ جنہیں خُداوند خُدا یروشلم کی سرزمین سے باہر لائے گا جتنے زیادہ اُسکے احکام مانیں گے اِس روئی زمین پر خوش حال ہوں گے اور دوسری قوموں سے دور رکھے جائیں گے تاکہ وہ اُس سرزمین کو اپنی ملکیت میں رکھیں اور اگر ایسا ہُو کہ وہ اُسکے اَحکام مانیں تو اِس روئی زمین پر برکت پائیں گے اور کوئی بھی اُنہیں دِق نہ کرے گا اور نہ ہی کوئی اُن سے موروثی سرزمین چھینے گا اور اُن کا قیام ہمیشہ تک محفوظ ہو گا۔

۱۰- لیکن دیکھو! وہ وقت آتا ہے کہ جب وہ خُداوند کے ہاتھ سے بڑی برکتیں پالینے کے بعد بے یقینی میں بھٹکیں گے —— زمین کی تخلیق کا علم رکھتے ہوئے اور تمام آدمی، دُنیا کی تخلیق سے، خُداوند کے عظیم اور عجیب اور کاموں کو جانتے ہوئے، ایمان کے ساتھ اُنہیں تمام کام کرنے کیلئے بخشی گئی قوت کے رکھتے ہوئے، ابتدا ہی سے تمام اَحکام رکھتے ہوئے، اور اُسکی بے انتہا شفقت سے اِس بیش قیمت موعود مُلک میں لے آئے جانے پر —— دیکھو میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا دن آئے کہ وہ اِسرائیل کے قُدوس، حقیقی مسوح، اپنے مُخلصی دینے والے اور اپنے خُدا کو رد کردیں تو دیکھو اُسکا قہر جو کہ واجب ہے اُن پر ٹھہرے گا۔

۱۱- ہاں وہ دوسری قوموں کو اُن پر لے آئے گا اور وہ اُن قوموں کو قوت بخشے گا اور وہ اُن سے اُن کی ملکیت کے مُلکوں کو لے لے گا، اور وہ اُن کو پراگندہ اور ہلاک کرائے گا۔

۱۲- ہاں جب ایک پُشت دوسری کی جگہ لے گی اور اُن کے درمیان خُونریزیاں اور بڑی سزائیں ہوں گی سو میرے بیٹو! مَیں چاہتا ہوں کہ تم یاد رکھو ہاں میں چاہتا ہُوں کہ تُم میری باتوں پر کان لگاؤ۔

۱۳- آہ کہ تُم جاگو، گہری نیند سے جاگو ہاں بلکہ جہنم کی نیند سے دُور جن ہولناک زنجیروں میں تم بندھے ہُوئے ہو اُنکو ہلا دو وہ زنجیریں جو کہ بنی آدم کو باندھتی ہیں تاکہ اُنہیں اسیر کر کے ہمیشہ کی بدحالی اور رُدکھ کی اَبدی خلیج میں لے جائیں۔

۱۴- جاگو! اور خاک سے اُٹھو اور اپنے لاغر باپ کی باتیں سُنو جسکا جسم تُم یقیناً جلد ہی سرد اور خاموش قبر میں ڈالنے کو ہو جہاں سے کوئی مسافر لوٹ نہیں سکتا چند اور دن اور مَیں اُس راہ جاتا ہوں جو ساری زمین کا ہے۔

۱۵- لیکن دیکھو! خُداوند نے میری جان کو جہنم سے مُخلّصی دی ہے، میں نے اُس کا جلال دیکھا ہے اور میں اُسکی محبت کے بازوؤں میں اَبدی طور سے گھِر گیا ہوں۔

۱۶- اور میری خواہش ہے کہ تُم خُداوند کے آئین اور اَحکام کو ماننا یاد رکھو دیکھو! شروع سے میری جان کو اِس بات کی فکر ہے۔

۱۷- میرا دل وقتاًفوقتاً اِس غم سے بوجھل رہا ہے کیونکہ مَیں ڈرتا ہُوں مبادا کہ تُمہاری سخت دِلی کے سبب خُداوند تُمہارا خُدا اپنے بھرپور غضب کے ساتھ آئے اور تُم کاٹ ڈالے اور ہمیشہ کے لئے نابود کردیئے جاؤ۔

۱۸- یا کہ کئی نسلوں تک تم پر لعنت نازل ہوتی رہے اور تلوار اور قحط سے تمہیں سزادی جائے اور

نفرت کی جائے اور ابلیس کی مرضی کے مطابق گمراہ ہو اور اَسیری میں چلے جاؤ۔
۱۹-اے میرے بیٹو تُم پر یہ کچھ نازل نہ ہو بلکہ تُم خُداوند کے چُنے ہُوئے اور پسندیدہ لوگ ہو، لیکن دیکھو! اُسی کی مرضی پُوری ہو کیونکہ اُس کے راستے ہمیشہ تک راستبازی کے ہیں۔
۲۰-اور وہ فرماتا ہے کہ جتنا زیادہ تُم میرے اَحکام کو مانو گے تُم اِس مُلک میں خوش حال ہو گے، لیکن جتنا زیادہ تُم میرے احکام کو نہیں مانو گے تُم میری حُضوری سے کاٹ ڈالے جاؤ گے۔
۲۱-اور کہ اب میری رُوح تُم میں شادمان ہو اور یہ کہ میرا دل تُمھارے سبب خوشی کے ساتھ یہ دُنیا چھوڑے نہ کہ میں غم اور دُکھ کے ساتھ مروں، میرے بیٹو! جاگو اور خاک سے اُٹھو اور آدمی بنو اور ایک اِرادے اور ایک دل ہو کر سارے کاموں میں متحد رہو کہ تُم اسیری میں نہ لائے جاؤ۔
۲۲-تاکہ تُم بڑی لعنت سے ملعون نہ ہو اور یہ بھی کہ تُم عادل خُدا کی ناراضگی اپنے پر نہ لاؤ کہ نیست کر دیے جاؤ ہاں رُوح اور جسم دونوں کی ابدی تباہی ہے۔
۲۳- میرے بیٹو! جاگو راستبازی کے ہتھیار باندھو جن زنجیروں میں تُم بندھے ہوئے ہو اُن کو ہلا دو اور تاریکی سے نکلو اور خاک سے اُٹھو۔
۲۴-اپنے بھائی کے خلاف اور بغاوت نہ کرو جس کے خیال جلیل رہے ہیں اور جو ہمارے یروشلم چھوڑ آنے کے وقت سے اَحکام کو مانتا آیا ہے اور جو ہمیں موعودہ سر زمین میں لانے کے لئے خُدا کے ہاتھ میں ہتھیار بنا رہا ہے کیونکہ اگر وہ نہ ہوتا تو ہم یقیناً بیابان میں بھُوک سے ہلاک ہو چکے ہوتے اِسکے باوجود تُم نے اُس کی جان لینے کی کوشش کی ہاں اور اُس نے تُمھارے سبب بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔
۲۵- اور مَیں تُمھاری وجہ سے نہایت ڈرا اور کانپا مبادا کہ وہ دوبارہ مصیبت اُٹھائے کیونکہ دیکھو! تُم نے الزام لگایا کہ اُس نے تُم پر حاکم ہونے اور اِختیار پانے کی کوشش کی مَیں جانتا ہُوں کہ نہ تو اُس نے تُم پر حاکم ہونے اور نہ ہی اِختیار پانے کی کوشش کی بلکہ وہ خُدا کا جلال اور تُمھاری اَبدی بھلائی چاہتا تھا۔
۲۶-اور تُم بڑبڑائے کیونکہ اُس نے تُم سے صاف بات کی اور تُم کہتے ہو کہ اُس نے سختی اِستعمال کی تُم کہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ ناراض تھا لیکن دیکھو! اُسکی سختی خُدا کے کلام کی سختی تھی جو اُس میں تھا اور جسے تُم غصہ کہتے ہو سچّائی تھی اِس کے مطابق جو خُدا میں ہے جسے وہ تُمھاری بدیوں کو تم پر دلیری سے ظاہر کرنے سے باز نہ رہ سکا۔
۲۷-اور یہ ضروری ہے کہ خُدا کی قُدرت لازمی اُسکے ساتھ ہو، بلکہ اُسکے تُمھیں حکم دینے تک کہ تُم لازماً فرمانبردار بنو۔ لیکن دیکھو! یہ وہ نہ تھا بلکہ یہ خُداوند کا رُوح تھا جو اُس میں تھا جس نے اُس کا منہ کلام کے لئے کھولا کہ وہ اُسے بند نہ کر سکا۔
۲۸-اور اب میرے بیٹے لامن، لیموئیل اور سام اور اسماعیل کے بیٹے بھی جو میرے بیٹے ہو دیکھو اگر تُم نیفی کی باتوں پر کان لگاؤ گے تُم ہلاک نہ ہو گے اور اگر تُم اُسکی باتوں پر کان لگاؤ گے تو مَیں تُمھیں برکت دُوں گا ہاں بلکہ اپنے پہلوٹھے کی۔

۲۹-لیکن اگر تُم اُسکی باتوں پر کان نہیں لگاؤ گے تو مَیں پہلوٹھے کی برکت لے لُوں گا ہاں اپنی برکت اور یہ اُس پر رہے گی۔

۳۰-اور اب ضورام میں تُجھ سے کہتا ہُوں دیکھ تو لابن کا نوکر ہے تو بھی یروشلم کی سرزمین سے باہر لایا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں تُو ہمیشہ کے لئے میرے بیٹے نیفی کا سچّا دوست ہے۔

۳۱-اِسلئے تیری وفاداری کے باعث تیری نسل اُسکی نسل کے ساتھ برکت پائے گی وہ اِس روئے زمین پر تادیر خوش حال رہے گی اور ہمیشہ ماسوائے اُنکی بدی کے کوئی چیز اِس روئی زمین پر اُنکی خوش حالی میں نقصان یا رکاوٹ نہ ڈالے گی۔

۳۲-پس اگر تُم خُداوند کے اَحکام مانو گے تو خُداوند تُمہاری نسل کو میرے بیٹے کی نسل کے ساتھ سلامتی کے لئے اِس سرزمین کو مخصُوص کرے گا۔

۲ باب

مُخلصی پاک ممسوح کے وسیلہ سے آتی ہے — نیکی اور بدی میں آزادئی انتخاب (مختاری) بقا اور ترقی کے لئے لازمی ہے — آدم گرا تاکہ آدمی ہوں — اِنسان آزادی اور ابدی زندگی کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱-اور اب یعقوب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُو بیابان میں مصیبت کے دنوں میں میرا پہلوٹھا ہے اور دیکھ! تُو نے اپنے بھائیوں کی سختی کے سبب اپنے بچپن میں تکلیفیں اور بہت غم اُٹھائے ہیں۔

۲-تو بھی بیابان میں میرے پہلوٹھے بیٹے یعقوب تُو خُدا کی عظمت کو جانتا ہے اور وہ تیری تکلیفوں کو تیرے کے لیے مخصوص کر دے گا۔

۳-اِس لئے تیری جان مُبارک ہو گی اور تُو اپنے بھائی نیفی کے ساتھ سلامتی سے قیام کرے گا، اور تیرے دن تیرے خُدا کی خدمت میں صرف ہوں گے چونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُجھے تیرے فدیہ دینے والے کی راستبازی کے سبب مُخلصی ملی ہے کیونکہ تُو نے دیکھا ہے کہ زمانوں کے پُورا ہونے پر وہ آدمیوں کی نجات کے لئے آتا ہے۔

۴-اور تُم اپنے بچپن میں اُس کا جلال دیکھ چُکے ہو اِس لئے تم اُن کی طرح مُبارک ہو جن کی وہ مجُسم ہو کر خدمت کرے گا کیونکہ رُوح کل، آج اور ابد تک یکساں ہے، اور آدمی کے گرنے کے وقت سے راہ تیار کی گئی ہے اور نجات مُفت ہے۔

۵-آدمیوں کو اتنی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ نیکی اور بدّی میں پہچان کریں اور آدمیوں کو شریعت دی گئی ہے اور شریعت کی رُو سے کوئی بشر بے قصور نہیں، یعنی شریعت کی رو سے آدمی الگ ہُوئے ہیں ہاں وہ فانی شریعت کی رُو سے الگ ہُوئے تھے اور یہ بھی کہ روحانی شریعت کی رُو سے وہ جو اچھا ہے اُس سے وہ ہلاک ہوتے اور ہمیشہ تک بدحال ہُوئے۔

۶-سو مُخلصی پاک ممسوح میں اور اُسکے وسیلہ سے آتی ہے کیونکہ وہ فضل اور سچّائی سے معمور ہے۔

۷-دیکھو اُس نے اُن کے لئے جن کے دل شکستہ اور رُوح پشیمان ہے، خود کو گناہ کی خاطر شریعت کے تقاضے پُورے کرنے کے لئے قُربانی

کے لیے پیش کر دیا اور کسی اور کے لئے شریعت کے تقاضے پورے نہیں کیے جا سکتے۔

۸- پس زمین کے باشندوں کے علم میں اِن باتوں کو لانا کتنا زیادہ اہم ہے، کہ وہ جانیں کہ کوئی ایسا بشر نہیں جو خُدا کی حُضوری میں قیام کر سکے ماسوائے اُسکی نیکیوں اور رحم اور پاک مُمسوح کے فضل کے وسیلے جو جسم کے اعتبار سے اپنی زندگی دیتا ہے اور رُوح کی قُدرت سے دوبارہ جنم لے لیتا ہے تاکہ وہ زندہ ہونے والوں میں اوّل ہو کر مُردوں کی قیامت لائے۔

۹- سو وہ خُدا کے لئے پہلا پھل ہے چونکہ وہ تمام بنی آدم کی شفاعت کرے گا اور وہ جو اُس کا یقین کریں گے نجات پائیں گے۔

۱۰- اور اُس کی شفاعت کے سبب جو کہ سب کے لئے ہے تمام اِنسان خُدا کے پاس آئیں گے، سو اُس سچّائی اور پاکیزگی کے مطابق جو اُس میں ہے اپنی عدالت کے لئے اُس کی حُضوری میں کھڑے ہوں گے سو شریعت کا مقصد جو قُدوس نے ہمیں دی ہے وہ سزا دینا ہے جو کہ مُقرر ہے یہ وہ سزا ہے جو کہ مُقرر ہو چُکی ہے اور یہ اُس خوشی کے مُتضاد جو مُقرر ہو چُکی ہے کفارے کے تقاضے پورے کرنے کے واسطے۔

۱۱- کیونکہ یہ ضرور لازم ہے کہ ہر چیز کا تضاد ہو گر ایسا نہ ہوتا تو بیابان میں میرے پہلوٹھے، نہ راستبازی نہ ہی بدی نہ ہی پاکیزگی نہ بدحالی نہ ہی اچھائی اور نہ بُرائی ہوتی پس ضرور ہے کہ تمام چیزیں لازمی باہمی ایک ہوتیں اور صرف ایک بدن ہی ہوتی تو یقیناً یہ ایک مُردے کی مثل رہتی نہ اِس میں زندگی نہ ہی موت، نہ فنا نہ بقا، خوشی نہ بدحالی، نہ ہی حس اور نہ بے حس ہوتی۔

۱۲- سو یہ لازم تھا اگر ایسا ہوتا تو اُسکی تخلیق کچھ چیز نہ ہوتی سو یوں اُسکی تخلیق کا مقصد کوئی نہ ہوتا، سو خُدا کی حکمت اور اُسکے اَبدی مقاصد اور اُسکی قُدرت اور رحم اور خُدا کا اِنصاف بے فائدہ ہی جاتا۔

۱۳- اور اگر تُم یہ کہو کہ کوئی شریعت نہیں تو تُم یہ بھی کہو گے کہ گناہ بھی نہیں ہے اگر تُم کہو کہ گناہ نہیں تو تم یہ بھی کہو گے کہ راستبازی بھی نہیں ہے اور اگر راستبازی نہیں تو، کوئی خوشی نہیں اور اگر نہ راستبازی ہے نہ خوشی ہے تو نہ سزا اور نہ ہی بدحالی ہے اور اگر یہ چیزیں نہیں تو خُدا بھی نہیں ہے اور اگر خُدا نہیں تو نہ ہم ہیں اور نہ ہی زمین، سو چیزوں کی تخلیق بھی نہ ہوتی نہ ہی عمل ہوتا نہ ہی عمل کرایا جاتا سو تمام چیزیں یقیناً مٹ چُکی ہوتیں۔

۱۴- اور اب میرے بیٹو ! مَیں یہ باتیں تُمہیں تُمہارے فائدے اور سیکھنے کے لئے بتاتا ہُوں کیونکہ خُدا ہے اور اُس نے آسمان اور زمین دونوں اور جو کچھ اُن میں ہے تخلیق کیا ہے، دونوں چیزیں عمل کرنے اور چیزیں جن پر عمل ہونا ہے۔

۱۵- اور آدمی کو بنانے کے بعد اپنے اَبدی مقاصد پُورے کرنے کے لئے جب خُدا ہمارے پہلے والدین اور دشتی جانور اور ہَوا کے کُل پرندے اور سب کچھ بنا چُکا تو اُن تمام چیزوں کے لئے جو اُس نے تخلیق کیں ضروری تھا کہ اُن کا تضاد بھی

لازمی ہو تا یعنی کہ زندگی کے درخت کا تضاد ممنوعہ پھل جو کہ ایک شریں تھا اور دوسرا کڑوا۔

۱۶- سو خُداوند خُدا نے عمل کے لئے آدمی کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیا، پس، آدمی خود عمل نہ کر سکتا تھا سوائے اِسکے کہ وہ کبھی ایک اور کبھی دوسرے کے بہکاوے میں آجاتا۔

۱۷- اور مَیں لحی نے جو کچھ پڑھا اُسکے مطابق ضرورت تھی کہ لازمی یقین کرتا کہ خُدا کا فرشتہ جیسے کہ لکھا ہے اُسکے مطابق، آسمان سے گرادیا گیا جو خدُا کی نظر میں بُرا تھا، اُسکا خواہاں ہو کر وہ ابلیس بن گیا۔

۱۸- اور چونکہ وہ آسمان سے گرادیا گیا ہے اور ہمیشہ کے لئے بد حال ہو چُکا ہے، وہ تمام بنی نوع اِنسان کی بد حالی چاہتا ہے سو اُس نے حوّا سے کہا ہاں یعنی اُس سانپ نے، جو ابلیس ہے جو تمام جُھوٹوں کا باپ ہے سو اُس نے کہا کہ ممنوعہ پھل کھالو اور تُم نہیں مر جاؤ گی بلکہ تُم خُدا کی مانند ہو جاؤ گی نیکی و بدی کو جاننے والی۔

۱۹- اور آدم اور حوا کے ممنوعہ پھل کھالینے کے بعد وہ باغ عدن سے زمین پر کھیتی باڑی کرنے کے لئے نکال دیئے گئے۔

۲۰- اور اُن کی اولاد ہوئی ہاں یعنی ساری زمین کا خاندان۔

۲۱- اور خُدا کی مرضی کے مطابق تمام بنی آدم کی عمریں طویل کی گئیں تاکہ وہ جسمانی ہوتے ہُوئے توبہ کریں، سو اُن کی حالت ایک آزمائش کی حالت بن گئی اور اُن کے وقت کو بنی آدم کو دیئے گئے خُداوند خُدا کے حکموں کے مطابق طویل کیا گیا کیونکہ اُس نے حُکم دیا کہ بنی آدم لازمی توبہ کریں ضرور ہے کیونکہ اُس نے بنی آدم پر ظاہر کر دیا کہ وہ اپنے والدین کی خطا کے باعث گمُراہ چُکے ہیں۔

۲۲- اور اب دیکھو! اگر آدم خطا نہ کرتا تو نہ گرتا بلکہ باغ عدن میں ہی ہوتا اور تمام چیزیں جو تخلیق ہُوئیں اُسی حالت میں رہتیں جس حالت میں وہ تخلیق ہُوئی تھیں اور وہ ہمیشہ اُسی طرح رہتیں اور کوئی اِنجام نہ ہوتا۔

۲۳- اور اُن کے اولاد نہ ہوتی اور اُنہیں خوشی کا احساس کیا ہوتا اگر وہ دُکھ نہ سہتے اور اگر گناہ نہ ہوتا تو وہ کیا اچھائی کرتے یوں وہ معصومیت کی حالت میں ہی رہتے۔

۲۴- لیکن دیکھو! تمام چیزیں اُسکی حکمت سے ہی ہُوئیں جو تمام چیزوں کو جانتا ہے۔

۲۵- آدم گرا تاکہ آدمی ہوں اور آدمی ہوں تاکہ اُنہیں خوشی حاصل ہو۔

۲۶- اور وقت پورا ہونے پر مسوح آتا ہے تاکہ گرنے سے بنی آدم کو وہ مخلصی بخشے اور چونکہ اُنہوں نے گرنے سے مخُلصی پائی ہے، سو وہ ہمیشہ تک کے لئے آزاد ہُوئے، نیکی و بدی کو جانتے ہوئے، خود پر حاکم ہوں نہ کہ محکوم سوائے اِس کے کہ یہ اُن حکموں کے مطابق جو خُدا نے دیئے ہیں آخری اور مہیب دن قانون کی سزا ہو۔

۲۷- پس بنی آدم جسمانی اعتبار سے آزاد ہیں، اور تمام چیزیں جو آدمی کے لئے اچھی ہیں اُنکو دی گئی ہیں اور وہ تمام آدمیوں کے عظیم ثالث کے وسیلے سے آزادی اور ابدی زندگی کا اِنتخاب کرنے یا ابلیس کی اسیری اور قوت کے مطابق

اسیری اور موت کے اِنتخاب میں آزاد ہیں کیونکہ وہ تمام آدمیوں کو اپنی مانند بدحال بنانا چاہتا ہے۔

۲۸- اور اب میرے بیٹو میں چاہتا ہوں کہ تم عظیم ثالث کی طرف نظر کرو اور اُسکے عظیم حکموں پر کان لگاؤ اور اُس کے کلام کے وفادار بنو اور اُس کے پاک رُوح کی مرضی کے مطابق اَبدی زندگی کو چُن لو۔

۲۹- اور جسمانی اور شیطانی خواہشوں کے مطابق جو اندر ہیں ابدی موت نہ چُنو جو ابلیس کو تُمہیں اسیر کر کے جہنم میں لانے کا اِختیار دیتی ہیں تاکہ وہ اپنی بادشاہی میں تُم پر راج کر سکے۔

۳۰- اے میرے بیٹو مَیں نے یہ ساری باتیں اپنی آزمائشی زندگی کے آخری دنوں میں تُم سے کی ہیں اور مَیں نے نبی کے کلام کے مطابق اچھا حصہ چُن لیا ہے اور سوائے تُمہاری رُوحوں کی دائمی بھلائی کے میرا اور کوئی مقصد نہیں۔ آمین!

۳باب

مصر میں یوسف نے نفیوں کو رویا میں دیکھا —— وہ آخری ایام کے رویا بین جوزف سمِتھ کے متعلق، اِسرائیل کو اسیری سے نجات دلانے والے موسیٰ کے متعلق اور مورمن کی کتاب کے ظہور سے متعلق نبوت کرتا ہے۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- اور اب یوسف میری آخری پیدائش میں تم سے مخاطب ہُوں تُو میری مصیبتوں کے دنوں میں بیابان میں پیدا ہُوا ہاں شدید دُکھ کے دنوں میں تیری ماں نے تُجھے جنم دیا۔

۲- اور یہ کہ اگر تُو اِسرائیل کے قُدوس کے حکموں کو مانے تو خُداوند اُس سر زمین کو جو دوسری تمام سے قیمتی ہے تیری حفاظت اور وراثت اور تیرے بھائیوں کی وراثت کے لئے ہمیشہ تک مخصوص کر دے گا۔

۳- اور اب میری آخری پیدائش یوسف جسے میں اپنی بیابان کی مصیبتوں میں سے نکال لایا کہ خُداوند تجھے ہمیشہ تک برکت دے کیونکہ تیری نسل بالکل برباد نہ ہو گی۔

۴- کیونکہ دیکھ تُو میری پسلی کا صلب ہے اور میں اُس یوسف کی نسل ہوں جو اسیر کر کے مصر میں لایا گیا تھا، اور خُداوند کے عہد عظیم تھے جو اِس نے یوسف کے ساتھ کیے۔

۵- اِسلئے کہ یوسف نے در حقیقت ہمارے دن دیکھے اور اُس نے خُداوند سے ایک عہد پایا کہ خُداوند خُدا اِسرائیل کے گھرانے میں سے ایک راستباز شاخ برپا کرے گا، مسوح نہیں، بلکہ ایک شاخ جو کہ خُدا کی جانے والی تھی، تو بھی خُداوند کے عہد میں یاد رکھے جانے کے لئے آخری ایام میں ممسوح رُوح کی قُدرت سے اُنکو تاریکی سے روشنی میں لانے کے لئے ہاں پوشیدہ تاریکی اور اسیری سے آزادی میں لانے کے لئے اُن پر ظاہر ہو گا۔

۶- کیونکہ یوسف نے یہ کہتے ہُوئے سچّی گواہی دی کہ خُداوند میرا خُدا ایک رویا بین برپا کرے گا، جو میری نسل کے لئے ایک چنُا ہُوا رویا بین ہو گا۔

۷- ہاں یوسف نے سچ کہا کہ خُداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ میں تیری نسل میں سے ایک چُنیدہ رویا بین پیدا کروں گا اور وہ تیری نسل میں

نہایت قابلِ تعظیم ہو گا اور مَیں اُسے حُکم دوں گا کہ وہ تیری نسل اور اُس کے بھائیوں کے لئے کام کرے، یہ کام اُن کے لئے بڑی قدر والا ہو گا اور وہ کام اُنکو اُن عُہود کا علم بخشے گا جو میں نے تیرے باپ دادا سے کیے۔

۸- اور مَیں اُسے ایک حُکم دوں گا کہ وہ کوئی دوسرا کام نہ کرے ماسوائے اِس کام کے جس کا مَیں اُسے حُکم دوں گا اور مَیں اپنی نظر میں اُسے نہایت مقبول ٹھہراؤں گا کیونکہ وہ میرا کام کرے گا۔

۹- اور اے اسرائیل کے گھرانے وہ موسیٰ کی مانند عظیم ہو گا، جسکی بابت مَیں نے کہا ہے کہ تُمہارے درمیان اپنے لوگوں کو چھڑانے کے لئے برپا کروں گا۔

۱۰- اور مَیں مُلک مصر میں سے تُمہارے لوگوں کو چُھڑانے کے لئے موسیٰ برپا کروں گا۔

۱۱- لیکن رویابین مَیں تیری نسل میں سے برپا کروں گا اور اُس کو تیری نسل کے درمیان اپنے کلام کی منادی کے لئے قوت بخشوں گا۔ اور وہ نہ صرف میرا کلام سامنے لائے گا بلکہ خُداوند فرماتا ہے کہ میرے اُس کلام کی طرف بھی اُنہیں قائل کرے گا جو اُن کے درمیان پہلے ہی پہنچ چُکا ہو گا۔

۱۲- سو خُداوند فرماتا ہے تیری نسل لکھے گی اور یہودہ کی نسل لکھے گی اور جو کچھ تیری نسل لکھے گی اور وہ بھی جو یہودہ کی نسل لکھے گی جُھوٹی تعلیم اور تکرار کے خاتمے اور جھگڑوں کو ختم کرنے اور تیری نسل میں سلامتی قائم کرنے اور آخری ایام میں اُن پر اپنے باپ دادا کا علم اور میرے عُہو کا علم آشکارا کرنے کے لئے یہ مل کر آگے بڑھے گا۔

۱۳- اور خُداوند فرماتا ہے اے اِسرائیل کے گھرانے اپنے تمام لوگوں کے درمیان تجھے بحال کرنے کے لئے جب میرا کام شروع ہو گا تو تیری کمزوری دُور کر کے تُجھے توانا کروں گا۔

۱۴- اور یوسف نے یہ کہتے ہُوئے نبوّت کی، دیکھو! کہ خُداوند رویابین کو برکت دے گا اور وہ جو اُسے ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے وہ شرمندہ ہوں گے کیونکہ میری اولاد کے لئے یہ وعدہ جو خُداوند نے مُجھ سے کیا پُورا ہو گا دیکھو! مُجھے اِس وعدے کے پورے ہونے کا پورا یقین ہے۔

۱۵- اور اُس کا نام میرے نام جیسا ہو گا اور اُس کا نام اپنے باپ کے نام جیسا ہو گا اور وہ میری مانند ہو گا اور وہ بات جو خُداوند اُس کے ہاتھ کے وسیلے ظاہر کرے گا خُداوند کی قُدرت سے وہ میرے لوگوں کو نجات کی طرف لائے گا۔

۱۶- ہاں یوسف نے یوں نبوّت کی، مُجھے اِس چیز کا یقین ہے یعنی موسیٰ کی بابت وعدے کا یقین ہے کیونکہ خُداوند نے مُجھ سے فرمایا کہ میں تیری نسل کو ابد تک محفوظ رکھوں گا۔

۱۷- اور خُداوند نے فرمایا ہے کہ مَیں ایک موسیٰ برپا کروں گا اور ایک عصا میں اُسے قوت دوں گا اور اُسے لکھنے کی سمجھ دوں گا لیکن اُس کی زبان کو نہیں کھولوں گا کہ وہ زیادہ بولے۔ کیونکہ میں اُسے شعلہ بیان مُقرر نہیں بناؤں گا، لیکن مَیں اُس کے لئے اپنی شریعت اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے لکھوں گا میں اُس کی طرف سے بولنے والا مہیا کروں گا۔

۱۸- اور خُداوند نے مُجھ سے یہ بھی فرمایا کہ ایک کو تیری نسل میں برپا کروں گا اور اُس کے لئے ایک بولنے والا مہیا کروں گا۔ اور دیکھو مَیں اُسے تُمہاری نسل کی بابت تُمہاری نسل کے لئے لکھنے کی قوت دوں گا اور تیری نسل کا بولنے والا اِن کا اِعلان کرے گا۔

۱۹- اور جو باتیں وہ لکھے گا وہ باتیں ہوں گی جو میرے فہم میں تیری نسل پر ظاہر کرنا ضروری ہیں۔ اور یہ اِسطرح ہو گا جیسے تیری نسل خاک سے اُن کو پُکارتی ہے کیونکہ مَیں اُن کے ایمان کو جانتا ہُوں۔

۲۰- اور وہ خاک میں سے پُکاریں گے ہاں یعنی توبہ کے لئے اپنے بھائیوں کو پُکاریں گے ہاں بلکہ اُن کی کئی نسلیں بیت جائیں گی اور پھر ایسا ہو گا کہ اُن کا چِلاّنا اُن کے کلام کی سادگی کے مُطابق ظاہر ہو گا۔

۲۱- کیونکہ اُن کے ایمان کے سبب اُنکے بھائیوں کے لئے جو تیری نسل میں سے ہیں اُنکا کلام میرے مُنہ سے نکلے گا اُس عہد کو یاد رکھنے کے لئے جو مَیں نے تیرے باپ دادا سے کیا اور اُن کے کلام کی کمزوری کو اُن کے ایمان میں مضبوط کروں گا۔

۲۲- اور اب میرے بیٹے یوسف دیکھ اِس طرح قدیم میں میرے باپ نے نبوّت کی۔

۲۳- سو اِس عہد کی وجہ سے تُجھے برکت ملی ہے اور تیری نسل اِسلئے ہلاک نہ ہو گی کیونکہ وہ کتاب کی باتوں پر کان لگائیں گے۔

۲۴- اور اُن میں ایک زبردست برپا ہو گا جو خُدا کے ہاتھوں میں ہتھیار ہو کر کلام اور کام دونوں میں بُہت کچھ اچھا کرے گا، اور وہ ایمان کے ساتھ بڑے حیرت انگیز کام اور وہ کچھ کرے گا جو خُدا کی نظر میں اچھا ہو گا، جو اِسرائیل کے گھرانے اور تیرے بھائیوں کی نسل کی خاص بحالی کے لئے ہو گا۔

۲۵- اور اب تُم یوسف مبارک ہو تُم چھوٹے ہو اِسلئے اپنے بھائی نیفی کی باتوں پر کان لگاؤ اور میرے کہنے کے مطابق ہی تمہارے لئے ہو گا اور اپنے باپ کی باتوں کو یاد رکھ جو کہ مرنے کو ہے۔ آمین!

باب ۴

لحی اپنی اولاد کو نصیحت کرتا اور برکت دیتا ہے — وہ رحلت کرتا اور دفن کیا جاتا ہے — نیفی خُدا کی نیکی میں شادمان ہوتا ہے — نیفی ہمیشہ خُداوند پر بھروسہ کرتا ہے۔ قریباً ۵۸۸-۵۷۰ ق م۔

۱- اور اب مَیں نیفی اُن نبوّتوں کے مُتعلق کلام کرتا ہُوں جو میرے باپ نے یوسف کے متعلق کیں جو مصر میں لے جایا گیا۔

۲- کیونکہ دیکھو اُس نے اپنی تمام نسل کے مُتعلق سچّی نبوّت کی اور بہت سی نبوّتوں سے جو اُس نے لکھیں افضل نہیں اور اُس نے ہمارے بارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے متعلق نبوّت کی اور وہ پیتل کے اُوراق پر لکھی ہُوئی ہیں۔

۳- سو جب میرا باپ یوسف کی نبوّتوں کے متعلق کلام کر چُکا تو اُس نے لامن کے بچّوں اُس کے بیٹوں اور اُس کی بیٹیوں کو بُلایا اور اُن سے کہا دیکھو! میرے بیٹو اور میری بیٹیو تُم جو پہلوٹھے بیٹے

کے بیٹے اور بیٹیاں ہو میں چاہتا ہوں کہ تُم میری باتوں پر کان لگاؤ۔
۴-کیونکہ خُداوند خُدا نے فرمایا ہے کہ جتنا زیادہ تُم میرے اَحکام پر چلو گے تو تُم مُلک میں اُتنا ہی تُم خوش حال ہو گے اور جتنا زیادہ تُم میرے حُکموں پر نہیں چلو گے اُتنا میری حُضوری سے دور کر دیئے جاؤ گے۔
۵-لیکن دیکھو! میرے بیٹو اور میری بیٹیو جب تک مَیں تُمھیں برکت نہ دے دُوں، اپنی قبر میں نہیں جاسکتا کیونکہ دیکھو! مَیں جانتا ہُوں کہ اگر تُمھیں اُس راہ پر لایا جائے جس پر تُمھیں جانا ہے تو تُم اُس سے نہ پھرو گے۔
۶- سواگر تُم پر لعنت کی گئی ہے تو دیکھو! میں تُمھیں برکت دیتا ہُوں تاکہ لعنت تُم پر سے ہٹالی جائے اور جواب تُمھارے والدین کے سروں پر ہو جائے۔
۷- پس میری برکت کے سبب خُداوند خُدا تُمھیں ہلاک نہ ہونے دے گا بلکہ وہ تُم پر اور تُمھاری نسل پر ہمیشہ کے لئے رحیم ہو گا۔
۸- اور ایسا ہُوا کہ میرے باپ نے لامن کے بیٹوں اور بیٹیوں سے کلام کرنے کے بعد اُس نے لیموئیل کے بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنے سامنے لانے کو کہا۔
۹-اور اُس نے یہ کہتے ہوئے اُن سے کلام کیا کہ دیکھو میرے بیٹو اور میری بیٹیو جو کہ میرے دوسرے بیٹے کے بیٹے اور بیٹیاں ہو دیکھو! میں تُمھیں بھی وہی برکت دیتا ہُوں جو مَیں نے لامن کے بیٹوں اور بیٹیوں کو دی اور کہ تُم مکمل طور سے ہلاک نہ ہو گے بلکہ آخر میں تُمھاری نسل برکت پائے گی۔
۱۰-اور ایسا ہُوا کہ جب میرا باپ اُن سے کلام کر چُکا تو دیکھو! اُس نے اِسماعیل کے بیٹوں ہاں بلکہ اُس کے سارے گھرانے سے کلام کیا۔
۱۱-اور وہ اُن سے کلام کرنے کے بعد سام سے یہ کہتے ہُوئے ہمکلام ہُوا؛ دیکھ تُو اور تیری نسل مبارک ہے کیونکہ تو اپنے بھائی نیفی کی طرح مُلک وراثت میں پائے گا اور تیری نسل اُس کی نسل کے ساتھ شمار ہو گی اور تُو اپنے بھائی کی مانند ہو گا اور تیری نسل اُسکی نسل کی مانند ہو گی اور اپنے تمام ایام میں تُو برکت پائے گا۔
۱۲-اور ایسا ہُوا کہ میرے باپ لحی نے اپنے دل کے احساس اور اپنے خُداوند کی رُوح کے مطابق اپنے گھرانے سے کلام کیا اور وہ بُوڑھا ہو گیا اور ایسا ہُوا کہ وہ مر گیا اور دفن کیا گیا۔
۱۳-اور ایسا ہُوا کہ اُس کو مرے ابھی زیادہ دِن نہ ہُوئے تھے کہ لامن اور لیموئیل اور اِسماعیل کے بیٹے خُداوند کی طرف سے تنبیہہ ہونے پر مُجھ سے خفا ہُوئے۔
۱۴-اِسلئے مُجھ نیفی پر لازم تھا کہ خُداوند کے کلام کے مطابق اُن سے بات کرتا کیونکہ میں اُنہیں بہت سی باتیں کہہ چُکا تھا اور میرے باپ نے بھی اپنی موت سے قبل اُن سے بہت سی باتیں کیں جن میں سے اکثر باتیں میرے دوسرے اُوراق پر لکھی ہیں کیونکہ تواریخ کا بیشتر حصہ میرے دوسرے اُوراق پر لکھا ہے۔
۱۵-اور اُن پر مَیں اپنی رُوح کی باتیں اور بہت

سے نوشتے جو پیتل کے اُوراق پر کندہ ہیں تحریر کرتا ہُوں کیونکہ میری جان نوشتوں میں خُوش ہوتی ہے اور میرا دِل اُن پر غور کرتا ہے اور مَیں اپنے بچوں کے علم اور فائدے کے لئے اُن کو لکھتا ہُوں۔

۱۶- دیکھو! میری جان خُداوند کی باتوں سے شادمان ہے اور میرا دِل ہمہ وقت اُن باتوں پر غور کرتا ہے جو مَیں نے دیکھیں اور سُنیں۔

۱۷- تو بھی اِس کے باوجود خُداوند کی عظیم نیکی اُس کے عظیم وحیرت انگیز کاموں سے مُجھ پر ظاہر ہوئی تو میں پُکار اُٹھا: ہائے مَیں کتنا کم بخت آدمی ہوں ہاں کہ میرا دل بشریت کی وجہ سے افسردہ ہے اور میری رُوح میری بدیوں کے سبب غمگین ہے۔

۱۸- آزمائشیں اور گناہ مُجھے گھیرے ہُوئے ہیں جو مُجھے آسانی سے محاصرے میں کر لیتے ہیں۔

۱۹- اور جب مَیں شادمان ہونے کی خواہش کرتا ہُوں تو میرا دِل میرے گناہوں کے سبب ماتم کرتا ہے لیکن میں اُسے جانتا ہوں جس پر میرا بھرپور توکل ہے۔

۲۰- میرا خُدا میرا مددگار رہا ہے اور اُس نے بیابان کی مصیبتوں میں سے مُجھے نکالا اور گہرے پانیوں میں مُجھے محفوظ رکھا ہے۔

۲۱- اُس نے مجھے اپنی محبت سے لبریز کیا ہے بلکہ میرے جسم کو بھسم کر دیا ہے۔

۲۲- اُس نے میرے دشمنوں کو شرمندہ کیا ہے اور وہ میرے سامنے لرزاں ہیں۔

۲۳- دیکھو! اُس نے دِن کو میری فریاد سُنی اور رات کے وقت رویا میں مُجھے علم بخشا۔

۲۴- اور دِن کو خُداوند سے زبردست دُعا میں دلیری سے بڑھتا گیا ہاں مَیں نے اپنی آواز اُوپر بُلند کی اور فرشتے اُترے اور میری خدمت کی۔

۲۵- اور مُجھے اُس کی رُوح کے پروں پر سوار کر کے نہایت اُونچے پہاڑوں پر لے جایا گیا اور میری آنکھوں نے عظیم چیزیں دیکھیں ہاں بلکہ آدمیوں کے لئے نہایت بڑی سو مُجھے منع کیا گیا کہ میں اُن کو نہ لکھوں۔

۲۶- آہ! تب اگر میں اِتنی عظیم چیزیں دیکھ چُکا ہُوں اور اگر خُداوند بنی آدم پر اپنے کرم کے سبب بڑے رحم کے ساتھ آدمیوں کے پاس آیا ہے تو میرا دِل کیوں روئے اور میری رُوح غم کی وادی میں کیوں مغموم رہے اور میرا جسم کیوں ناتواں ہو اور میری مصیبتوں کی وجہ سے میرا زور کیوں کم ہو؟

۲۷- اور اپنے جسم کے سبب مَیں کیونکر خود کو گُناہ کے حوالے کروں؟ ہاں مَیں کیونکر آزمائشوں کو رستہ دوں کہ بُرائی میرے چین کو برباد کرے اور میری جان کو گزند پہنچانے کے لئے میرے دل میں جگہ پائے؟ مَیں اپنے دُشمن کی وجہ سے کیوں ناراض ہُوں؟

۲۸- میری جان بیدار ہو اور گناہ میں نہ پڑ۔ اے میرے دِل شادمان ہو اور میری جان کے دُشمن کو جگہ نہ دے۔

۲۹- میرے دُشمنوں کے سبب غمناک نہ ہو میری مصیبتوں کے سبب سے میری قُوت کو کم نہ کر۔

۳۰- اے میرے دِل شادمان ہو اور خُداوند کو پُکار اور کہہ کہ اے خُداوند مَیں ہمیشہ تیری

حمد کروں گا ہاں میرے خُدا اور میری نجات کی چٹان میری رُوح تُجھ میں شادمان ہو گی۔

۳۱-اے خُداوند کیا تُو میری جان کو مخلصی دے گا؟ کیا تُو مُجھے میرے دُشمنوں کے ہاتھوں سے چُھڑائے گا؟ کیا تُو چاہے گا کہ میں گُناہ کے ظاہر ہونے پر لرز جاؤں؟

۳۲-کہ دوزخ کے دروازے میرے لئے بند ہی رہیں کیونکہ میرا دِل شکستہ اور میری رُوح پشیمان ہے! اے خُداوند اپنی راستبازی کے دروازے میرے سامنے بند نہ کر تا کہ مَیں نشیبی وادی کے راستوں پر چلوں اور سیدھی راہ کا پابند رہُوں!

۳۳-اے خُداوند کیا تُو مُجھے اپنی راستبازی کی رسّی سے نہ گھیرے گا! اے خُداوند کیا تُو دُشمنوں سے بچ نکلنے کے لئے راہ نکالے گا! کیا تُو میری راہوں کو میرے آگے سیدھا کرے گا! کیا تُو میرے راستے میں ٹھوکر کھلانے والا پتھر نہ رکھے گا؟ بلکہ تُو میری راہ کو میرے آگے ہموار کرتا اور میری راہ میں نہیں بلکہ میرے دُشمن کی راہ میں باڑ لگاتا ہے۔

۳۴-اے خُداوند میں نے تُجھ پر توکّل کیا ہے اور میں ہمیشہ تُجھ ہی پر بھروسہ کروں گا میں اپنی جسمانی طاقت پر بھروسہ نہیں کروں گا کیونکہ مُجھے علم ہے کہ وہ ملعون ہے جو اپنے بازوؤں پر بھروسہ کرتا ہے ہاں وہ ملعون ہے جو اپنا بھروسہ آدمی پر کرتا ہے یا اپنی طاقت سمجھتا ہے۔

۳۵-ہاں میں جانتا ہوں کہ خُدا مانگنے والوں کو فیاضی سے دیتا ہے ہاں اگر میں ناواجب مانگوں تو میرا خُدا مُجھے نہ دے گا اِسلئے میں تیری طرف اپنی آواز بلند کروں گا ہاں میری صداقت کی چٹان میرے خُدا میں تُجھے پُکاروں گا۔ دیکھ! میری آواز ہمیشہ تیری طرف بلند ہو گی میری چٹان اور میرے ابدی خُدا۔ آمین۔

۵ باب

نفیوں کا اپنے آپ کو لامنوں سے علیحدہ کر ناموسیٰ کی شریعت پر چلنا اور ایک ہیکل تعمیر کرنا —— اپنی بے یقینی کی وجہ سے لامنوں کا خُداوند کی حضُوری سے نکل جانا ملعون ہونا اور نفیوں کے لئے تازیانہ بننا۔ قریباً ۵۸۸-۵۵۹ ق م۔

۱-دیکھو ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اپنے بھائیوں کے غصّے کے سبب خُداوند اپنے خُدا سے فریاد کی۔

۲-لیکن دیکھو میرے خلاف اُن کا غصّہ بڑھا یہاں تک کہ وہ میری جان کے درپے ہُوئے۔

۳-ہاں یہ کہتے ہُوئے وہ میرے خلاف بڑبڑائے کہ ہمارا چھوٹا بھائی خیال کرتا ہے کہ وہ ہم پر حاکم ہو گا اور ہم اُس کی وجہ سے بڑی تکلیفیں اُٹھا چُکے ہیں اِس لئے آؤ اُسے اب قتل کریں تا کہ ہم اُسکی باتوں سے اور تکلیفیں نہ اُٹھائیں کیونکہ دیکھو ہم اُسے اپنا حاکم نہیں بننے دیں گے کیونکہ ہم جو بڑے بھائی ہیں یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اِن لوگوں پر حاکم ہوں۔

۴-اب مَیں اِن اُوراق پر وہ سب باتیں جو اُنہوں نے میرے خلاف بڑبڑاتے ہوئے کہیں نہیں لکھتا لیکن میرے لئے اِتنا کہنا کافی ہے کہ وہ میری جان کے درپے تھے۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مُجھے خبردار کیا کہ

مَیں نیفی اور وہ سب جو میرے ساتھ جانا چاہیں اُن سے الگ ہو کر بیابان میں چلے جائیں۔

۶- سو ایسا ہوا کہ میں نیفی نے اپنے خاندان اور ضورم اور اُسکے خاندان کو بھی اور سام اپنے بڑے بھائی اور اُس کے خاندان اپنے چھوٹے بھائیوں یعقوب اور یوسف اور اپنی بہنوں کو بھی اور اُن سب کو جنہیں میرے ساتھ جانا تھا ساتھ لیا اور وہ سب جنہیں میرے ساتھ جانا تھا وہ تھے جو خُدا کی تنبیہہ اور مکاشفہ پر یقین رکھتے تھے سو اُنہوں نے میری باتوں پر کان لگائے۔

۷- اور ہم نے اپنے خیمے اور وہ سب چیزیں جنہیں ساتھ لے جانا ممکن تھا اپنے ساتھ لیں اور کئی دنوں تک بیابان میں سفر کیا اور کئی دنوں کے سفر کے بعد ہم نے اپنے خیمے لگائے۔

۸- اور میرے لوگوں نے چاہا کہ جگہ کا نام نیفی رکھیں سو ہم نے اُس جگہ کا نام نیفی رکھا۔

۹- اور اُن سب نے جو میرے ساتھ تھے اپنے آپ کو نیفی کے لوگ کہلوانے کا فیصلہ کیا۔

۱۰- اور ہم موسیٰ کی شریعت کے مطابق خُداوند کے سارے احکام اور قانون اور آئین کو مانتے رہے۔

۱۱- اور خُداوند ہمارے ساتھ تھا اور ہم نہایت برومند ہُوئے کیونکہ ہم نے بیج بوئے اور پھر کثرت سے اُنہیں کاٹا اور ہم نے گلے اور مویشی اور ہر قسم کے جانور پالنے شروع کیے۔

۱۲- اور مَیں نیفی وہ تواریخ بھی لایا تھا جو پیتل کے اُوراق پر کندہ تھی اور ایک گیند یعنی قطب نُما بھی جو خُداوند کے ہاتھ سے میرے باپ کے لئے بنایا گیا تھا جیسا کہ اُس کے مطابق جو لکھا گیا۔

۱۳- اور ایسا ہوا کہ ہم نہایت برومند ہُوئے اور اُس مُلک میں ہم بڑھتے گئے۔

۱۴- اور مَیں نیفی نے اُس خوف سے کہ وہ لوگ جواب لامنی کہلاتے تھے حملہ کر کے ہمیں ہلاک نہ کر دیں لابن کی تلوار لی اور اِس طرح کی بہت سی تلواریں بنائیں کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ وہ مُجھ سے اور میری اولاد اور اُن لوگوں سے جو میرے لوگ کہلاتے تھے نفرت کرتے تھے۔

۱۵- اور مَیں نے لوگوں کو عمارتیں بنانا ہر قِسم کا لکڑی کا کام، اور لوہے، اور تانبے، اور پیتل، اور فولاد، اور سونے اور چاندی، اور قیمتی کچی دھاتوں کا کام سکھایا جو بکثرت تھیں۔

۱۶- اور مَیں نیفی نے ایک ہیکل تعمیر کی اور میں اُسے سُلیمان کی ہیکل کی مانند تعمیر کیا لیکن اِس میں کئی قیمتی چیزیں نہ لگیں کیونکہ وہ اِس مُلک میں دستیاب نہ تھیں اِس لئے یہ پورے طور پر سُلیمان کی ہیکل کی مانند نہ بن سکی لیکن اُس کی تعمیر کا نمونہ سُلیمان کی ہیکل کی مانند اور اُس پر کیا گیا کام نہایت عُمدہ تھا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نیفی نے اپنے لوگوں کو محنتی اور اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرنے والے لوگ بنادیا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ مُجھے اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے لیکن مَیں نیفی چاہتا تھا کہ اُن پر کوئی بادشاہ نہ ہو پس مَیں نے اُن کے لئے وہ کیا جو کہ میرے اِختیار میں تھا۔

۱۹- اور دیکھو! میرے بھائیوں کے متعلق خُداوند کی باتیں پُوری ہُوئیں جو اُس نے اُن کے متعلق کہیں تھیں کہ میں اُن کا حاکم اور اُستاد ہوں گا اِس لئے میں اُس وقت تک جب تک وہ میری جان کے خواہاں نہ ہُوئے خُداوند کے حُکم کے مطابق اُن کا حاکم اور اُستاد رہا۔

۲۰- پس خُداوند کا وہ کلام پورا ہُوا جو اُس نے یہ کہتے ہُوئے مُجھ سے کیا تھا کہ اگر وہ تیری باتوں پر کان نہیں لگائیں گے تو وہ خُدا کی حضُوری سے کاٹ ڈالے جائیں گے اور دیکھو! وہ اُس کی حضُوری سے کاٹ ڈالے گئے۔

۲۱- اور اُس نے اُن پر لعنت کی ہاں اُن کی بدیوں کے سبب ایک بڑی لعنت کیونکہ دیکھو! اُنہوں نے اُس کے خلاف اپنے دِلوں کو سخت کر لیا تھا اور وہ چقماق کی مانند ہو گئے تھے وہ گورے اور نہایت خوبصورت اور دِلکش تھے اِس لئے خُداوند نے اُن کی کھال کو سیاہ کر دیا تاکہ وہ میرے لوگوں کو ورغلانہ سکیں۔

۲۲- اور خُداوند خُدا نے یوں فرمایا کہ مَیں تیرے لوگوں کے لئے اُنہیں نفرت انگیز کروں گا سوائے اسکے کہ وہ اپنی بدیوں سے توبہ کریں۔

۲۳- اور اُس کی نسل پر لعنت ہو گی جو اُن کی نسل میں ملے گا کیونکہ جو لوگ ایسا کریں گے اُن پر ایسی ہی لعنت ہو گی اور خُداوند نے فرمایا اور ایسا ہی ہُوا۔

۲۴- اور اُس لعنت کے سبب جو اُن پر کی گئی وہ کاہل ہو گئے شرارت اور مکاری سے بھر گئے اور بیابان میں جنگلی درندوں کے شکار کی تلاش میں رہتے۔

۲۵- اور خُداوند خُدا نے مُجھ سے فرمایا کہ مجھے یاد کرنے کے لئے پُکارنے میں وہ تیری نسل کے لئے تازیانہ ہوں گے اگر وہ مجھے یاد نہیں رکھیں گے اور میری باتوں پر کان نہیں لگائیں گے تو پھر وہ اُن کی بربادی تک اُن کے لئے تازیانہ ہوں گے۔

۲۶- اور ایسا ہوا کہ میں نیفی نے یعقوب اور یوسف کو مخصوص کیا تاکہ وہ میرے لوگوں کے مُلک میں کاہن اور اُستاد ہوں۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ ہم خوش خوش رہے۔

۲۸- اور ہمیں یروشلم چھوڑے ہُوئے تیس سال گزر چُکے تھے۔

۲۹- اور مَیں نیفی نے اپنے لوگوں کی تواریخ اپنے اُوراق پر لکھی جو میں نے ابھی تک تیار کی تھی۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند خُدا نے مُجھ سے کہا اُوراق دُوسرے بناؤ اور اُن پر اور بھی بہت ساری باتیں کندہ کرو جو میری نظر میں اچھی اور تیرے لوگوں کے لئے مفید ہیں۔

۳۱- سو مَیں نیفی نے خُداوند کے احکام کی فرمانبرداری کی اور یہ اُوراق بنائے جن پر میں نے یہ ساری باتیں کندہ کی ہیں۔

۳۲- اور مَیں نے وہ کچھ کندہ کیا جو خُدا کی نظر میں اچھا ہے اور اگر میرے لوگ خُدا کے کاموں سے خوش ہیں تو وہ میری تحریروں سے جو اِن اُوراق پر ہیں خوش ہوں گے۔

۳۳- اور اگر میرے لوگ میرے لوگوں کی تواریخ کے دوسرے خاص حصّے جاننے کے

خواہش مند ہیں تب وہ لازمی میرے دوسرے اُوراق دیکھیں۔

۳۴-اور میرے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ چالیس سال بیت گئے ہیں ہمارے اپنے بھائیوں سے جنگیں اور جھگڑے ہو چُکے ہیں۔

٦ باب

یعقوب یہودیوں کی تواریخ بیان کرتا ہے: بابل میں اسیری اور واپسی؛ اِسرائیل کے قُدوس کی خدمت اور مصلوبیت؛ غیر قوموں سے مدد پانا مُسوح پر ایمان لانے پر یہودیوں کی بحالی۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- نیفی کے بھائی یعقوب کا کلام جو اُس نے نیفی کے لوگوں سے کیا۔

۲- دیکھو میرے پیارے بھائیو مَیں یعقوب خُدا کی طرف سے بُلایا ہُوا اور اُسکے ملکِ صدق کے طور پر مقرر کیا گیا اور اپنے بھائی نیفی کے ذریعے مخصوص ہُوا جسے تم بادشاہ یا نگہبان خیال کرتے ہو اور جس پر تُم اپنی حفاظت کا انحصار کرتے ہو دیکھو! تُم جانتے ہو کہ مَیں نے تُم سے بہت سی باتیں کی ہیں۔

۳- اِسکے باوجود مَیں تُم سے دوبارہ مخاطب ہوتا ہُوں کیونکہ مَیں تمہاری رُوحوں کی بھلائی چاہتا ہُوں ہاں میں تمہارے لئے نہایت فکر مند ہُوں کیونکہ مَیں نے جانفشانی سے تمہیں نصیحت کی ہے اور تمہیں اپنے باپ کی باتیں سِکھائی ہیں اور دُنیا کی تخلیق سے متعلق جو کچھ لکھا ہے تمہیں بتا چُکا ہُوں۔

۴-اور اب دیکھو! مَیں تمہیں وہ باتیں جو ہیں اور ہونے کو ہیں بتاؤں گا سو مَیں تمہیں یسعیاہ کی باتیں پڑھ کر سُناؤں گا جن کی بابت میرا بھائی چاہتا تھا کہ مَیں تُم سے کلام کروں اور یہ مَیں تُم سے تمہارے واسطے کہتا ہُوں تاکہ تُم سیکھو اور اپنے خُدا کے نام کو جلال دو۔

۵- اور اب مَیں جو باتیں پڑھوں گا وہ باتیں ہیں جو یسعیاہ نے اِسرائیل کے تمام گھرانہ کے بارے کہیں پس وہ تم پر لاگو کی جا سکتی ہیں کیونکہ تُم اِسرائیل کے گھرانے سے ہو اور بہت سی باتیں بھی ہیں جو یسعیاہ نے کہیں جو تم پر لاگو کی جا سکتی ہیں کیونکہ تُم اِسرائیل کے گھرانہ میں سے ہو۔

٦-اور اب یہ کلام ہے پس خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں غیر قوموں پر ہاتھ اُٹھاؤں گا اور لوگوں میں اپنا جھنڈا کھڑا کروں گا اور وہ تیرے بیٹوں کو اپنے بازوؤں اور تیری بیٹیوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھائیں گے۔

۷-اور بادشاہ تیرے مرّبی ہوں گے اور اُن کی ملکائیں دایہ ہوں گی وہ تیرے سامنے منہ کے بل گریں گے اور تیرے پاؤں کی خاک چاٹیں گے اور تُو جانے گی کہ میں خُداوند ہوں جسکے منتظر شرمندہ نہ ہوں گے۔

۸- اور اب میں یعقوب اِن باتوں کی بابت کچھ کہوں گا کیونکہ دیکھو! خُداوند نے مُجھے دکھایا کہ وہ جو یروشلم میں تھے جہاں سے ہم آئے ہیں قتل کر دیئے گئے اور اسیر کر کے لے جائے جا چکے ہیں۔

۹- تو بھی خُداوند نے مُجھے دکھایا ہے کہ

وہ پھر واپس آئیں گے اور اُس نے مُجھے یہ بھی
دکھایا ہے کہ خُداوند خُدا اِسرائیل کا قُدوس
مجسّم ہو کر خود کو اُن پر ظاہر کرے گا اور اُسکے
خود کو اُن پر ظاہر کرنے کے بعد وہ اُسے کوڑے
ماریں گے اور اُسے مصلوب کریں گے۔ یہ فرشتے
کی اُن باتوں کے مطابق ہے جو اُسنے مُجھ
سے کیں۔
۱۰- اور اِسرائیل کے قُدوس کے خلاف اُنکی
سخت دِلی اور سرکشی کے بعد دیکھو! اِسرائیل کے
قُدوس کی سزائیں اُن پر نازل ہوں گی اور وہ دن
آتا ہے کہ جب وہ مارے جائیں گے اور مصیبت
اُٹھائیں گے۔
۱۱- سو خُداوند کا فرشتہ یوں فرماتا ہے کہ بھٹکنے
کے بعد کئی جسمانی مصیبت اُٹھائیں گے اور
خُدا کے ایماندار لوگوں کی دُعاؤں کے سبب وہ
ہلاک نہ ہوں گے لیکن تتر بتر ہوں گے سزا پائیں
گے اور نفرت انگیز ہوں گے لیکن جب وہ اپنے
فدیہ دینے والے کو جان لیں گے تو خُداوند اُن
پر رحم کرے گا اور وہ اپنی وراثت کی سرزمین
میں دوبارہ اکٹھے ہوں گے۔
۱۲- اور مبارک ہیں غیر قومیں جن کی بابت
نبی نے لکھا ہے کیونکہ دیکھو! اگر وہ توبہ کریں
اور صیہُون کے خلاف نہ لڑیں اور اپنے آپ کو
اُس بڑی اور مکروہ کلیسیا سے نہ ملائیں تو وہ بچائے
جائیں گے کیونکہ خُداوند خُدا اپنے عہد جو اُس
نے اپنی اولاد سے کیے پُورے کرے گا اور اِسی
لئے نبی نے یہ باتیں لکھی ہیں۔
۱۳- اِسلئے وہ جو صیہُون اور خُداوند کے موعودہ
لوگوں کے خلاف لڑتے ہیں وہ اُن کے پاؤں کی
خاک چاٹیں گے اور خُداوند کے لوگ شرمندہ نہ
ہوں گے کیونکہ جو خُداوند کے منتظر ہیں وہ اُس
کے لوگ ہیں کیونکہ وہ ابھی تک ممسوح کی آمد کا
انتظار کرتے ہیں۔
۱۴- اور دیکھو نبی کے کلام کے مطابق ممسوح
دوسری مرتبہ اُنکو واپس لانے کے لئے خود کو
مقرر کرے گا اُس دن جب وہ اُسکا یقین کریں گے
وہ اُن کے دشمنوں کی ہلاکت کیلئے اُن پر قُدرت
اور جلال کے ساتھ ظاہر ہو گا اور وہ نُہیں ہلاک
نہیں کرے گا جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔
۱۵- اور وہ جو اُس پر ایمان نہ لائے گا آگ اور
طوفان اور بھونچال اور جنگوں اور مصیبتوں اور
قحط سے ہلاک کیا جائے گا اور وہ جانیں گے کہ
خُداوند خُدا اِسرائیل کا قُدوس ہے۔
۱۶- کیا زبردست سے شکار چھین لیا جائے گا یا
نیکوکار کے قیدی چُھڑائے جائیں گے؟
۱۷- لیکن خُداوند یوں فرماتا ہے زبردست
کے قیدی رہا کرائے جائیں گے اور مہیب کا شکار
بھی چُھڑا لیا جائے گا کیونکہ خُدائے قادر اپنے
موعودہ لوگوں کو بچائے گا کیونکہ خُداوند یوں
فرماتا ہے مَیں اُن کے ساتھ لڑوں گا جو تیرے
ساتھ لڑتے ہیں۔
۱۸- اور مَیں تُم پر ظلم کرنے والوں کو اُنہی کا
گوشت کھلاؤں گا اور وہ میٹھی مے کی مانند اپنا لہو پی
کر بدمست ہوں گے اور ہر شخص جانے گا کہ میں
خُداوند تیرا نجات دینے والا اور یعقوب کا قادر تیرا
مخلصی دینے والا ہُوں۔

۷ باب

یسعیاہ ممسوح کی بات کرتا ہے — ممسوح کو عالم کی زبان حاصل ہو گی — وہ خود کو کوڑے مارنے والوں کے حوالے کرے گا — اُسے شکست نہ ہو گی — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۵۰۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- ہاں خُداوند یوں فرماتا ہے کیا میں نے تمھیں دُور کیا ہے یا تمھیں ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے؟ کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے تیری ماں کا طلاق نامہ جسے لکھ کر میں نے اُسے چھوڑ دیا کہاں ہے؟ یا اپنے قرض خواہوں میں سے کس کے ہاتھ بیچا ہے دیکھو! تُم اپنی بدیوں کے سبب بک گئے اور تمھاری خطاؤں کے سبب تمھاری ماں کو دور کیا گیا۔

۲- پس کس لئے جب میں آیا تو کوئی آدمی نہ تھا ہاں وہاں کوئی جواب دینے والا نہ تھا۔ اے اِسرائیل کے گھرانے کیا میرا ہاتھ اِتنا چھوٹا ہو گیا کہ مخلصی نہیں دے سکتا یا کیا مُجھ میں چھڑانے کی قُدرت نہیں؟ دیکھ! میں ایک جھڑک سے سمندر کو سکھا دیتا ہُوں میں اُنکے دریاؤں کو صحرا کر ڈالتا ہوں اور پانیوں کے خشک ہونے سے مچھلیاں بدبودار ہو جاتی ہیں اور پیاس سے مر جاتی ہیں۔

۳- میں آسمانوں کو سیاہ پوش کرتا ہوں اور اُسکو ٹاٹ اوڑھاتا ہُوں۔

۴- اے اِسرائیل کے گھرانے خُداوند خُدا نے مُجھے عالم کی زبان بخشی ہے تاکہ میں جانوں کہ کلام کے وسیلے سے وقت پر کس طرح تُجھ سے مخاطب ہُوں جب تُو تھکا ماندہ ہوتا ہے تو وہ مُجھے صُبح بہ صُبح جگاتا ہے وہ میرے کان کو عالم کی مانند سُننے کے لئے جگاتا ہے۔

۵- خُداوند خُدا نے میرے کان کھولدیئے اور میں نہ باغی ہوا اور نہ ہی اُس سے منہ موڑا۔

۶- میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنے گال نوچنے والوں کے حوالے کی میں نے اپنا منہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چُھپایا۔

۷- کیونکہ خُداوند خُدا میری مدد کرے گا اِسی لئے میں شرمندہ نہ ہوں گا اِسلئے میں نے اپنا منہ چقماق کی مانند کر لیا ہے اور میں جانتا ہُوں کہ میں شرمسار نہیں ہوں گا۔

۸- اور مُجھے راستباز ٹھہرانے والا خُداوند میرے نزدیک ہے۔ کون مُجھ سے جھگڑا کرے گا؟ آؤ ہم مل کر کھڑے ہوں میرا دشمن کون ہے؟ اُسے میرے پاس آنے دو اور میں اپنے منہ کی قوت سے اُسے ماروں گا۔

۹- کیونکہ خُداوند خُدا میری مدد کرے گا اور وہ سب جو مُجھے مجرم ٹھہرائیں گے دیکھو وہ سب اُس پرانے کپڑے کی مانند ہوں گے جس کو کیڑوں نے کھا لیا ہو۔

۱۰- تمھارے درمیان کون ہے جو خُداوند سے ڈرتا ہے اُس کے خادم کی آواز سُنتا ہے، اندھیرے میں چلتا اور روشنی نہیں پاتا؟

۱۱- دیکھو! تُم سب جو آگ سلگاتے اور اپنے آپ کو انگاروں سے گھیر لیتے ہو اپنی ہی آگ کے شعلوں میں اور اپنے سُلگائے ہوئے انگاروں میں چلتے ہو۔ تُم میرے ہاتھ سے یہی پاؤ گے تُم عذاب میں لیٹو گے۔

۸ باب

آخری دِنوں میں خُداوند صیہُون کو تسلی دے گا اور اِسرائیل کو اکٹھا کرے گا — مخلصی پانے والے صیہُون میں آئیں گے اور بڑی خوشی پائیں گے — موازنہ کیجیئے یسعیاہ ۵۱ اور ۵۲:۱-۲۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- تُم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو میری سُنو۔ اُس چٹان پر جس میں سے تُم کاٹے گئے ہو اور اِس گڑھے کے سوراخ پر جہاں سے تُم کھودے گئے ہو نظر کرو۔

۲- اپنے باپ ابراہام اور سارہ پر نظر کرو جس نے تمھیں جنم دیا کیونکہ میں نے اُس ایک کو چُنا اور اُسے برکت دی۔

۳- کیونکہ خُداوند صیہُون کو تسلی دے گا وہ اُسکے تمام ویران مقامات کو تسلی دے گا اور وہ اُس کا بیابان عدن کی مانند اور اُس کا صحرا خُداوند کے باغ کی مانند بنائے گا اُس میں خوشی اور شادمانی شُکر گذاری اور گانے کی آواز ہو گی۔

۴- میرے لوگو! میری طرف توجہ دو اور میری طرف کان لگاؤ اے میری اُمت کیونکہ شریعت مجُھ سے صادر ہو گی اور میں اپنے عدل کو لوگوں کی روشنی کے لئے قائم کروں گا۔

۵- میری راستبازی نزدیک ہے میری نجات ظاہر ہو چکی ہے اور میرا بازو لوگوں کی عدالت کرے گا جزیرے میرا انتظار کریں گے اور میرے بازو پر اُن کا توّکل ہو گا۔

۶- اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھاؤ اور نیچے زمین پر نظر کرو کیونکہ آسمان دھوئیں کی مانند غائب ہو جائیں گے اور زمین کپڑے کی مانند پرُانی ہو جائے گی اور وہ جو اِس پر بسیں گے اِسی طرح مر جائیں گے لیکن میری نجات ابد تک ہو گی اور میری راستبازی موقوف نہ ہو گی۔

۷- میری بات پر کان لگاؤ تُم جو کہ راستبازی سے واقف ہو جن لوگوں کے دِلوں پر میں نے اپنی شریعت لکھی ہے نہ تم لوگوں کی ملامت سے ڈرو اور نہ ہی اُن کی طعنہ زنی سے خوف کھاؤ۔

۸- کیونکہ کیڑا اُن کو کپڑے کی مانند کھا جائے گا اور کرم اُن کو پشمینہ کی مانند کھا جائے گا لیکن میری راستبازی ہمیشہ تک اور میری نجات پُشت در پُشت رہے گی۔

۹- جاگ جاگ! اے خُداوند کے بازو توانائی سے ملبس ہو جاگ جیسا قدیم دنوں میں، کیا تُو وہی نہیں جس نے رہب کو ٹکڑے کیا اور اژدھا کو چھیدا؟

۱۰- کیا تُو وہی نہیں جس نے سمندر کے گہرے پانیوں کو سکُھا دیا اور تُو نے سمندر کی تہہ میں راستہ بنایا تاکہ جن کا فدیہ دیا گیا اُسے عبور کریں؟

۱۱- سو وہ جن کو خُداوند نے مخلصی بخشی لوٹیں گے اور گاتے ہُوئے صیہُون میں آئیں گے اور ابدی سرور اور پاکیزگی اُن کے سروں پر ہو گی اور وہ شادمانی اور خوشی پائیں گے اور غم و ماتم جاتا رہے گا۔

۱۲- میں وہ ہُوں ہاں میں وہ ہُوں جو تُجھے تسلی دیتا ہُوں دیکھ! تُو کون ہے جو آدمی سے ڈرتا ہے جسے مرنا ہے اور آدمزاد سے جو گھاس کی مانند ہو جائے گا۔

۱۳- اور کیا تُو خُداوند اپنے خالق کو بُھول گیا ہے

جس نے آسمانوں کو پھیلایا اور زمین کی بنیاد رکھی
اور کیا تُو ہر وقت ظالم کے طیش سے ڈرتا ہے جیسے
وہ تُجھے ہلاک کرنے کو تیار ہے؟ پر ظالم کا غصّہ
کہاں ہے؟
۱۴- جلاوطن اسیر جلدی کرتا ہے تاکہ آزاد کیا
جائے تاکہ وہ غار میں نہ مرے اور نہ ہی اُسکی
روٹی کم ہو۔
۱۵- لیکن میں خُداوند تمہارا خُدا ہُوں جس کی
موجیں گرجتی ہیں میرا نام ربّ الافواج ہے۔
۱۶- اور میں نے اپنا کلام تیرے منہ میں ڈالا
اور تُجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چُھپا رکھا تاکہ
افلاک کو برپا کروں اور زمین کی بُنیادیں ڈالوں
اور اہلِ صیہُون سے کہوں کہ دیکھو تُم میرے
لوگ ہو۔
۱۷- جاگ، جاگ، اے یروشلم اُٹھ کھڑا ہو،
جس نے خُداوند کے ہاتھ سے غضب کا پیالہ پیا
ہے تو نے ڈگمگانے کا جام تلچھٹ سمیت پی لیا۔
۱۸- اور اُسکے سب بیٹوں میں سے جو اُس سے
پیدا ہُوئے کوئی ایک بھی نہیں تھا جو اُسکی رہنمائی
کرتا اِن سب بیٹوں میں جنکو اُس نے پالا ایک بھی
نہیں جو اُس کا ہاتھ پکڑے۔
۱۹- یہ دو بیٹے تُجھ پر آپڑے، کون تیرا غمخوار ہو
گا ــــ تیری ویرانی اور ہلاکت، اور کال اور
تلوار ــــ میں کس سے تُجھے تسلی دوں؟
۲۰- سوائے اِن دو کے تیرے بیٹے تمام گلیوں
کے کونے پر ایسے بے ہوش پڑے ہیں جیسے جنگلی
بیل دام میں وہ خُداوند کے غضب اور تیرے خُدا
کی جھڑک سے بھرے ہیں۔
۲۱- پس اب تُو جو بدحال اور مست ہے پر مے
سے نہیں یہ بات سُن۔
۲۲- تیرا خُداوند خُدا ہاں تیرا خُداوند جو اپنے
لوگوں کی وکالت کرتا ہے یوں فرماتا ہے کہ دیکھ
میں ڈگمگانے کا پیالہ اور اپنے قہر کا جام تیرے ہاتھ
سے لے لوں گا تُو اِسے اب کبھی نہ پیئے گا۔
۲۳- بلکہ میں اِسے اُن کے ہاتھوں میں دوں گا
جو تُجھے دُکھ دیتے اور جو تیری جان سے کہتے تھے
کہ جھکُ جا تاکہ ہم تیرے اوپر سے گذریں ــــ
اور تُو نے اپنی پیٹھ کو گویا زمین گذرنے والوں کے
لئے گلی بنا دیا۔
۲۴- جاگ جاگ! اے صیہُون اپنی قوت سے
ملبّس ہو اے شہر مُقدّس یروشلم اپنا خوشنما لباس
پہن لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تُجھ
میں کبھی داخل نہ ہو گا۔
۲۵- اپنے اُوپر سے گرد جھاڑ دے، اُٹھ کر بیٹھ
اے یروشلم اے اسیر دختر صیہُون اپنی گردن کے
بندھنوں کو کھول ڈال۔

۹ باب

یہودی اپنے تمام موعودہ سرزمینوں میں اکٹھے ہوں گے ــــ کفّارہ آدمی کے گرنے کا فدیہ دیتا ہے ــــ مُردہ جسم قبروں سے اور اُنکی رُوحیں جہنم اور فردوس سے باہر آئیں گی ــــ اُنکی عدالت ہو گی ــــ کفّارہ، موت، دوزخ، ابلیس اور نہ ختم ہونے والے عذاب سے بچاتا ہے ــــ راستباز خُدا کی بادشاہی میں بچائے جائیں گے ــــ گُناہ کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں ــــ اِسرائیل کا قُدوس پھاٹک کا نگہبان ہے۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو میں نے یہ باتیں اِس لئے بیان کی ہیں تاکہ تُم خُداوند کے اُن عہود کو جانو جو اُس نے اِسرائیل کے سارے گھرانہ سے کیے۔

۲- کہ اُس نے، اپنے پاک نبیّوں کے منہ کے ذریعے یہودیوں سے کلام کیا ہے بلکہ ابتدا ہی سے اُس وقت تک جب تک وہ وقت آ نہیں جاتا، جب وہ حقیقی کلیسیاء اور خُدا کے گلّے میں بحال نہیں ہوتے جب وہ اپنے وراثت کے ملکُوں کے گھر میں جمع ہو جاتے، اور اپنے موعودہ ملکُوں میں قائم ہوتے ہیں۔

۳- دیکھو میرے پیارے بھائیو میں یہ باتیں اِس لئے تُم سے کہتا ہوں تاکہ اُن برکتوں کے سبب جو خُداوند خُدا تمہاری نسل کو عطا کرے گا تُم اپنے سروں کو بلند کرو اور شادمان ہو۔

۴- کیونکہ میں جانتا ہُوں کہ تُم نے اور تُم میں سے بہتوں نے آئندہ ہونے والی باتوں کو جاننے کی بہت کوشش کی ہے سو میں یہ جانتا ہُوں کہ تمہیں یہ علم ہو گا کہ ہمارے جسم یقیناً جاتے رہیں اور مریں گے تو بھی ہم اپنے جسموں میں ہو کر خُدا کو دیکھیں گے۔

۵- ہاں میں جانتا ہُوں کہ تُمہیں علم ہے کہ وہ مجّسم ہو کر اپنے آپ کو یروشلم میں اُن پر ظاہر کرے گا جہاں سے ہم آئے ہیں کیونکہ لازم تھا کہ یہ اُن کے درمیان اِس طرح ہو سو عظیم خالق کے لئے ضروری تھا کہ وہ خود مجسم ہو کر آدمی کے تابع ہو اور تمام آدمیوں کے لئے موئے تاکہ تمام آدمی اُسکے تابع ہوں۔

۶- چونکہ عظیم خالق کے رحیم منصوبے کے پورا ہونے کے لئے تمام آدمیوں پر موت آنی ہے سو ضروری ہے کہ دوبارہ زندہ ہونے کی قُدرت بھی ہو اور آدمی کا دوبارہ جی اُٹھنا یقیناً گرنے کی وجہ سے ہے اور گرنا خطا کے سبب ہُوا اور چونکہ آدمی گر گیا اِسلئے وہ خُداوند کی حضُوری سے کاٹ ڈالا گیا۔

۷- سو ایک لامحدود کفّارے کی ضرورت تھی — سوائے اس لامحدود کفّارے کے، یہ فنا، بقا نہیں ہو سکتی تھی سو پہلی سزا جو آدمی کو ہوئی کے لئے ضروری تھا کہ نہ ختم ہونے والی مدت تک رہتی۔ اور اگر ایسا ہوتا تو یہ جسم اپنی ماں زمین کے اندر سڑنے اور ریزہ ریزہ ہونے تک پڑا رہتا اور دوبارہ جی نہ اُٹھتا۔

۸- واہ خُدا کی حکمت اُسکا رحم اور فضل کیونکہ دیکھو اگر ہمارے جسم دوبارہ جی نہ اُٹھتے تو ہماری رُوحیں یقیناً اُس فرشتہ کی مطیع ہو جاتیں جو ابدی خُدا کی حضُوری سے گرایا گیا اور دوبارہ نہ اُٹھنے کے لئے ابلیس بن گیا۔

۹- اور ہماری رُوحیں یقیناً اُس کی مانند ہو جاتیں اور ہم ابلیس بن جاتے ابلیس کے فرشتے خُدا کی حضُوری میں سے باہر کر دیئے جاتے اور جھوٹوں کے باپ کے ساتھ اُسکی اپنی مانند بد حالی میں رہتے ہاں اُس ہستی کے مطیع ہو کر جس نے ہمارے پہلے والدین کو ورغلایا جو اپنے آپکو نوری فرشتہ میں تبدیل کر سکتا ہے اور بنی آدم کو خونریزی کی خفیہ سازشوں اور تاریکی کے ہر قسم کے خفیہ کاموں پر اُکساتا ہے۔

۱۰-واہ ہمارے خُدا کی نیکی کتنی عظیم ہے جو اِس ہولناک حیوان کے قبضے سے فرار ہونے کو ہمارے واسطے راہ تیار کرتا ہے ہاں وہ حیوان موت اور جہنم ہے جسکو میں جسم کی موت اور رُوح کی موت بھی کہتا ہوں۔

۱۱- اور اِسرائیل کے قُدوس ہمارے خُدا کی رہائی کے طریقے کے سبب، یہ موت، جس کے بارے میں مَیں کہہ چکا ہُوں، جو کہ عارضی ہے، اپنے مُردے آزاد کردے گی،اور یہ موت قبر ہے۔

۱۲- اور یہ موت جسکا میں نے کہا ہے جو کہ روحانی موت ہے، اپنے مُردے چھوڑدے گی، جو روحانی موت جہنم ہے، سو موت اور جہنم یقیناً اپنے مُردے چھوڑدیں گے اور جہنم یقیناً اپنی اسیر رُوحیں چھوڑے گی اور قبر کو اپنے اسیر جسم یقیناً چھوڑنا ہوں گے اور آدمیوں کی رُوحیں اور جسم ایک دوسرے میں بحال ہوں گے۔ اور یہ اِسرائیل کے قُدوس کی قیامت کی قُدرت کے سبب ہو گا۔

۱۳- واہ ہمارے خُدا کا منصوبہ کتنا عظیم ہے کیونکہ دوسری طرف خُدا کی فِردوس اپنی راستباز رُوحیں یقیناً چھوڑ دے گی اور قبر راستباز کا جسم چھوڑ دے گی اور جسم اور رُوح خود میں بحال ہوں گے۔ تمام لوگ دائمی اور غیر فانی ہوں گے اور وہ ہماری طرح جسم میں کامل علم رکھتے ہُوئے زندہ جانیں ہوں گی سوائے اِس کے کہ ہمارا علم کامل ہو گا۔

۱۴- ہمیں اپنے گناہوں اور اپنی ناپاکیوں اور اپنی برہنگی کا کامل علم ہو گا اور راستباز کو اپنی خوشی کا کامل علم ہو گا اور اُسکی راستبازی پاکیزگی سے ہاں بلکہ راستبازی کے جامے سے ملبّس ہو گی۔

۱۵- اور ایسا ہو گا کہ جب تمام لوگ اِس پہلی موت سے گذر کر زندگی میں داخل ہو چکیں گے اور اتنے کہ وہ غیر فانی ہو چُکے ہوں گے توضرور ہے کہ وہ اِسرائیل کے قُدوس کے تخت عدالت کے سامنے حاضر ہوں تب عدالت ہو گی اور پھر یقیناً اُن کی عدالت خُدا کے پاک عدل کے مطابق ہو گی۔

۱۶- اور یقیناً جیسے کہ خُداوند زندہ ہے کیونکہ خُداوند خُدا نے یہ فرمایا ہے اور یہ اُس کا ابدی کلام ہے جو اٹل ہے اور وہ جو راستباز ہیں راستباز رہیں گے اور وہ جو نجس ہیں نجس رہیں گے سو وہ جو نجس ہیں ابلیس اور اُسکے فرشتے ہیں اور وہ ہمیشہ کی آگ میں ڈالے جائیں گے جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہے اور اُنکی سزا آگ اور گندھک کی جھیل کی مانند ہے جسکے شعلے ہمیشہ سے ہمیشہ تک اُوپر اُٹھتے ہیں اور جو کبھی ختم ہونے کی نہیں۔

۱۷- واہ ہمارا خُدا کس قدر عظیم اور عادل ہے کیونکہ وہ اپنے کلام کی اور جو بات اُسکے منہ سے نکلتی ہے اُسکی پاسداری کرتا ہے اور اُسکی شریعت یقیناً پوری ہو گی۔

۱۸- لیکن دیکھو! اِسرائیل کے قُدوس کے راستباز، مُقدّسین جو جو اِسرائیل کے قُدوس پر ایمان لائے ہیں وہ جنہوں نے دُنیا کی صلیبیں برداشت کی ہیں اور اُسکی ذلت کو حقیر جانا ہے وہ خُدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے جو اُن

کے لئے بنائے عالم سے تیار کی گئی اور وہ ہمیشہ تک خوشی سے معمور رہیں گے۔

۱۹-واہ اِسرائیل کا قُدوس ہمارا خُدا کتنا رحیم ہے کیونکہ وہ اپنے مُقدّسین کو ہولناک حیوان یعنی ابلیس سے اور موت اور جہنم اور آگ اور گندھک کی اُس جھیل سے جسکا عذاب ختم نہیں ہوتا ہمیں چھڑاتا ہے۔

۲۰- واہ ہمارا خُدا کس قدر پاک ہے کیونکہ وہ تمام باتیں جانتا ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جسے وہ نہیں جانتا۔

۲۱- اور وہ دُنیا میں آتا ہے تاکہ اُن سب کو بچائے جو اُس کی باتوں پر کان لگاتے ہیں کیونکہ دیکھو وہ تمام آدمیوں کی خاطر دُکھ اُٹھاتا ہے ہاں ہر اُس زندہ مخلوق، مرد عورت اور بچوں کا درد جنکا تعلق آدم کے خاندان سے ہے۔

۲۲-اور وہ یہ دُکھ اِسلئے اُٹھاتا ہے تاکہ تمام آدمی دوبارہ جی اُٹھیں اور تمام لوگ اُس عظیم اور عدالت کے دِن اُس کے سامنے کھڑے ہوں۔

۲۳-اور وہ تمام آدمیوں کو حُکم دیتا ہے کہ وہ لازمی توبہ کریں اور اُسکے نام میں بپتسمہ لیں اور اِسرائیل کے قُدوس پر کامل ایمان رکھیں ورنہ وہ خُدا کی بادشاہی میں نہیں بچائے جا سکتے۔

۲۴- کیونکہ خُداوند خُدا اِسرائیل کے قُدوس نے یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ توبہ نہیں کریں گے اور اُس کے نام پر ایمان نہیں لائیں گے اور اُسکے نام میں بپتسمہ نہیں لیں گے اور آخر تک برداشت نہیں کریں گے تو وہ یقیناً مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

۲۵- اسی لئے اُس نے شریعت دی اور جہاں شریعت نہیں وہاں کوئی سزا نہیں اور جہاں سزا نہیں وہاں سزا کا حُکم نہیں اور جہاں سزا کا حُکم نہیں اِسرائیل کے قُدوس کی رحمتیں کفّارہ کے سبب اُن پر اپنا حق رکھتی ہیں۔ اِس لئے کہ وہ اُس کی قُدرت سے چھڑائے گئے ہیں۔

۲۶- کیونکہ کفّارہ اُن سب کے لئے اِنصاف کے تقاضے پورے کرتا ہے جنہیں شریعت نہیں دی گئی تاکہ وہ اُس ہولناک حیوان، موت اور جہنم اور ابلیس اور آگ اور گندھک کی جھیل، جس کا عذاب ختم ہونے کا نہیں، سے رہائی پاتے اور وہ اُس خُدا میں بحال کیے جاتے ہیں جس نے اُنہیں زندگی دی اور جو اِسرائیل کا قُدوس ہے۔

۲۷- لیکن افسوس اُس پر جسے شریعت دی گئی ہے ہاں جسکے پاس ہماری طرح خُدا کے تمام احکام ہیں اور وہ جو پھر خطا کرتا ہے اور یہ کہ اپنی آزمائش کے دِنوں کو ضائع کر دیتا ہے وہ ہولناک حالت میں ہے۔

۲۸- آہ! شیطان کے دغا باز منصوبے آہ آدمیوں کی مغروری کمزوری اور بیوقوفی جب وہ عالم ہوتے تو خیال کرتے ہیں کہ ہم عقلمند ہیں اور وہ خُدا کی مشورت پر کان نہیں لگاتے کیونکہ وہ یہ خیال کرتے ہوئے پرواہ نہیں کرتے ہیں کہ اُنہیں خود اِس کا علم ہے لیکن اُن کی حکمت بے وقوفی ہے اور اُن کے لئے بے فائدہ ہے اور وہ ہلاک ہوں گے۔

۲۹- بلکہ وہ خُدا کی مشورت پر کان لگائیں تو عالم ہونا مفید ہے۔

۳۰- لیکن دولتمندوں پر افسوس جو دُنیاوی چیزوں میں دولتمند ہیں کیونکہ وہ امیر ہو کر غریبوں کو حقیر جانتے ہیں اور وہ حلیموں کو ستاتے ہیں اور اُنکے دِل اُنکے خزانوں پر ہیں اِس لئے اُن کا خزانہ اُنکا دیوتا ہے اور دیکھو وہ اپنے خزانے کے ساتھ ہلاک ہوں گے۔

۳۱- اور اُن بہروں پر افسوس جو کہ نہیں سُنیں گے کیونکہ وہ ہلاک ہوں گے۔

۳۲- اُن اندھوں پر افسوس جو نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ بھی ہلاک ہوں گے۔

۳۳- دِل کے اُن نامختونوں پر افسوس کیونکہ اُن کی بدیوں کا علم یومِ آخر کو اُنہیں ہلاک کرے گا۔

۳۴- جُھوٹے پر لعنت کیونکہ وہ جہنم میں پھینکا جائے گا۔

۳۵- اُس قاتل پر افسوس جو دانستہ خون کرتا ہے کیونکہ وہ ہلاک ہو گا۔

۳۶- اُن پر افسوس جو حرامکاری کرتے ہیں کیونکہ وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

۳۷- ہاں اُن پر افسوس جو بتُوں کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ شیاطین کا شیطان اُن سے خوش ہے۔

۳۸- اور اُن سب پر افسوس جو اپنے گناہوں میں ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ خُدا کی طرف لوٹیں گے تو اپنے گناہوں ہی میں خُدا کو دیکھیں گے۔

۳۹- اے میرے پیارے بھائیو! خُدائے قُدوس کے خلاف گناہ کرنے کی ہولناکی اور اُس مکار کی گناہ کے حوالے کرنے والی ہولناک ترغیبات کو بھی دھیان میں رکھو، یاد رکھو دُنیاوی چیزوں کی فکر موت ہے اور روحانی چیزوں کا خیال ابدی زندگی ہے۔

۴۰- اے میرے پیارے بھائیو! میری باتوں پر کان لگاؤ اور اِسرائیل کے قُدوس کی عظمت یاد رکھو مت کہو کہ مَیں نے تمہارے خلاف سخت باتیں کہی ہیں کیونکہ اگر تُم ایسا کرو گے تُم سچّائی کی تحقیر کرو گے کیونکہ مَیں نے تمہارے بنانے والے کی باتیں کہی ہیں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ سچّائی کی باتیں ناراستوں کے لئے سخت ہیں، لیکن راستباز اِن سے نہیں ڈرتے کیونکہ سچّائی سے محبّت کرتے ہیں اور ڈگمگاتے نہیں۔

۴۱- پس اے میرے پیارے بھائیو! خُداوند کے پاس آؤ جو کہ قُدوس ہے یاد رکھو کہ اُسکی راہیں راست ہیں دیکھو آدمی کے لئے راستہ تنگ ہے لیکن اُس کے آگے سیدھی سمت میں جاتا ہے اور پھاٹک کا نگہبان اِسرائیل کا قُدوس ہے، اور وہاں اُس کا کوئی نوکر نہیں۔ اور اُس پھاٹک کے سوا اور کوئی راستہ نہیں۔ وہ دھوکہ نہیں کھا سکتا کیونکہ اُس کا نام خُداوند خُدا ہے۔

۴۲- اور جو کوئی کھٹکھٹائے گا اُس کے واسطے وہ کھولے گا اور وہ جو دانا اور عالم اور دولتمند ہیں اور اپنے علم اور دانائی اور دولت کی وجہ سے غرور کرتے ہیں — ہاں یہ وہ ہیں جنہیں وہ حقیر جانتا ہے۔، سوائے اِسکے کہ وہ خود کو خُدا کے سامنے احمق نہیں مانتے اور نہایت حلیم نہیں ہو جاتے، وہ اُنکے لئے نہیں کھولے گا۔

۴۳- بلکہ حکمت اور عقلمندی کی باتیں ہمیشہ تک

اُن سے پوشیدہ رکھی جائیں گی — ہاں وہ خوشی جو مُقدّسین کے لئے تیار کی گئی ہے۔
۴۴-اے میرے پیارے بھائیو! میری باتیں یاد رکھو، دیکھو میں اپنی پوشاک اُتارتا ہُوں اور تمہارے سامنے جھاڑتا ہُوں اور مَیں اپنے نجات دینے والے خُدا سے اِلتجا کرتا ہُوں کہ وہ اپنی بھرپور چشم بینا سے میری طرف نگاہ کرے سو تُم یومِ آخر کو جانو گے جب تمام آدمیوں کی اُنکے اعمال کے مطابق عدالت ہو گی کہ اِسرائیل کے خُدا نے دیکھا کہ میں نے اپنی جان سے تمہاری بدیوں کو جھاڑ دیا ہے اور پاک ہو کر اُسکے سامنے کھڑا ہُوں اور مَیں تمہارے خون سے مبرّا ہُوں۔
۴۵-اے میرے پیارے بھائیو! اپنے گناہوں سے باز آؤ اور اُسکی زنجیروں کو اُتار پھینکو جنہوں نے تمہیں سختی سے باندھ رکھا ہے اپنے خُدا کی طرف آؤ جو تمہاری نجات کی چٹان ہے۔
۴۶- اُس شاندار دِن یعنی یوم عدالت۔ کے لئے اپنی جانوں کو تیار کرو جب راستبازوں کا اِنصاف کیا جائے گا تاکہ تُم ڈر کی ہولناکی سے سکڑ نہ جاؤ تاکہ تمہیں اپنے سارے ہولناک گناہ بالکل یاد نہ رہیں اور تمہیں یہ نہ کہنا پڑے کہ اے قادر مطلق خُداوند خُدا تیرے فیصلے پاک اور راست ہیں بلکہ مَیں اپنے گناہ سے واقف ہوں مَیں نے تیری شریعت کا گناہ کیا ہے اور خطائیں میری اپنی ہیں اور ابلیس نے مُجھے حاصل کر لیا ہے اِس لئے میں اُسکی ہولناک بدحالی کا شکار ہو گیا ہوں۔
۴۷- لیکن دیکھو میرے بھائیو! کیا یہ ضروری ہے کہ مَیں اِن باتوں کی مہیب سچّائی سے تمہیں آگاہ کروں؟ کیا مَیں تمہاری جانوں کو ملامت کرتا اگر تمہارے دل پاک تھے؟ اگر تُم گناہ سے آزاد تھے تو کیا مَیں سچّائی کی سادگی کے مطابق تُم سے صاف صاف کہتا؟
۴۸- دیکھو اگر تُم پاک ہوتے تو مَیں پاکیزگی کی بات کرتا چونکہ تُم پاک نہیں ہو اور مُجھے ایک اُستاد سمجھتے ہو اِسلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمہیں گناہ کے انجام سے آگاہ کروں۔
۴۹- دیکھو! میری جان گناہ سے نفرت کرتی ہے اور میرا دل راستبازی سے شادمان ہوتا ہے اور مَیں اپنے خُدا کے مُقدّس نام کی تمجید کروں گا۔
۵۰- آؤ میرے بھائیو! ہر کوئی جو پیاسا ہے تُم پانیوں کے پاس آؤ، اور وہ جس کے پاس پیسے نہیں خریدے اور کھائے، ہاں آئے اور مے اور دودھ بغیر پیسوں اور قیمت کے خریدے۔
۵۱- پس بے قدر چیز کے واسطے پیسے خرچ نہ کرو نہ ہی اپنی مشقت اُن چیزوں کے لئے جو باعث اطمینان نہیں جانفشانی سے میری باتوں پر کان لگاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے یاد رکھو اور اِسرائیل کے قُدوس کے پاس آؤ وہ چیز کھاؤ جو اچھی ہے اور خراب نہیں ہوتی تمہاری جان فربہی سے لذت اُٹھائے۔
۵۲- دیکھو میرے پیارے بھائیو! اپنے خُدا کے کلام کو یاد رکھو اور دن میں اُس سے دُعا کرتے رہو اور رات کو اُسکے پاک نام کی شُکر گذاری کرو اور اپنے دِلوں کو شادمان رکھو۔
۵۳-اور دیکھو! کیا ہی عظیم خُداوند کے عہد ہیں اور کیا ہی عظیم بنی آدم پر اُسکے کرم ہیں اور اپنی

حشمت اور اپنے فضل اور اپنے رحم کے سبب اُس نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا کہ جسم کے اعتبار سے ہماری ساری کی ساری نسل ہلاک نہ ہو گی بلکہ وہ اُنہیں محفوظ رکھے گا اور آنے والی نسلوں میں وہ اِسرائیل کے گھرانے کی راستباز شاخ ہوں گے۔

۵۴- اور اب میرے بھائیو! مَیں تُم سے اور بھی باتیں کروں گا لیکن اپنی باقی باتیں کل بیان کروں گا۔ آمین۔

۱۰ باب

یہودی اپنے خُدا کو مصلوب کریں گے — اور وہ اُس وقت تک پراگندہ ہوں گے جب تک وہ اُس پر ایمان نہیں لاتے — امریکہ آزادی کی سرزمین ہو گا جہاں کوئی بادشاہ حاکم نہیں ہو گا — خُدا سے ملاپ کرو اور اُسکے فضل کے وسیلے نجات حاصل کرو۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو! اب مَیں یعقوب تُم سے اُس راستباز شاخ کے متعلق کلام کرتا ہُوں جسکے متعلق مَیں کہہ چکا ہُوں۔

۲- کیونکہ دیکھو! جو وعدے ہم نے حاصل کیے ہیں وہ وعدے ہم سے جسم کے اعتبار سے ہیں سو جیسے کہ مُجھے دکھایا گیا ہے کہ ہمارے بہت سے بچے بے یقینی کے سبب جسمانی طور پر ہلاک ہوں گے تو بھی خُدا بہتوں پر رحم کرے گا اور ہماری اولاد بحال ہو گی تاکہ وہ یہ جانیں گے کہ اُنہیں اُن کے مخلصی دینے والے کا سچّا علم کون دے گا۔

۳- سو جیسا کہ مَیں نے تُم سے کہا کہ ضرور ہے کہ مسیح کیونکہ گزشتہ رات فرشتے نے مجھے بتایا ہے کہ یہی اُسکا نام ہو گا — یہودیوں میں آئے جو اُن میں جو دُنیا کے زیادہ تر شریر لوگ ہیں اور وہ اُسے مصلوب کریں گے — کیونکہ ہمارے خُدا کو یہی مطلوب تھا اور کہ زمین پر کوئی دوسری ایسی قوم نہیں جو اپنے خُدا کو مصلوب کرے۔

۴- کیونکہ اگر دوسری قوموں میں اتنے بڑے معجزے ہوتے تو وہ توبہ کرتے اور جانتے کہ وہ اُن کا خُدا ہے۔

۵- لیکن فریبی کہانت اور اُن کی بدیوں کے سبب جو یروشلم میں ہیں اِس کے خلاف سرکشی کریں گے تاکہ وہ مصلوب ہو۔

۶- پس اُن پر اُن کی بدیوں کے سبب ہلاکتیں، قحط، وبائیں اور خونریزیاں نازل ہوں گی اور وہ جو ہلاک نہ ہوں گے ساری قوموں کے درمیان پراگندہ ہوں گے۔

۷- لیکن دیکھو! خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ جب وہ دن آئے کہ مُجھ پر ایمان لے آئیں کہ مَیں مسیح ہُوں تو مَیں اُنکے باپ دادا سے کئے عہد کے مطابق اُنہیں روی روئے زمین پر اُنکی وراثت کی سرزمین پر جسمانی اعتبار سے بحال کروں گا۔

۸- اور ایسا ہو گا کہ وہ طویل ابتری سے سمندر کے جزائر اور زمین کی چاروں اطراف سے اکٹھے ہوں گے اور اُنکی وراثت کی سرزمین کی طرف اُنہیں لے جانے میں غیر قومیں میری نظروں میں مقبول ہوں گی خُدا فرماتا ہے۔

۹- ہاں غیر قوموں کے بادشاہ اُن کے مرّبی ہوں گے اور اُنکی ملکائیں اُنکی دایہ ہوں گی اور یہ کہ غیر قوموں سے خُداوند کے عہد عظیم ہیں کیونکہ

یہ اُس نے فرمایا ہے اور کون اِس سے اختلاف کر سکتا ہے؟

۱۰- لیکن دیکھو! خُدا فرماتا ہے یہ سرزمین تیری وراثت کی سرزمین ہوگی اور غیر قومیں سرزمین میں برکت پائیں گی۔

۱۱- اور غیر قوموں کے لئے یہ زمین آزادی کی سرزمین ہوگی اور اُس مُلک پر کوئی بادشاہ نہیں ہوں گے جو غیر قوموں پر حاکم ہو سکیں۔

۱۲- اور مَیں دوسری تمام قوموں کے مقابل اِس سرزمین کو مضبوط کروں گا۔

۱۳- اور خُدا فرماتا ہے وہ جو صیہُون کے خلاف لڑے گا نیست ہو جائے گا۔

۱۴- کیونکہ وہ جو میرے خلاف بادشاہ کھڑا کرے گا ہلاک ہوگا کیونکہ مَیں خُداوند جو آسمان کا بادشاہ ہُوں اُنکا بادشاہ ہُوں گا، اور مَیں ہمیشہ کے لئے اُن کا نور ہوں گا جو میرا اکلام سُنتے ہیں۔

۱۵- سو اِس سبب سے کہ میرے وہ عہد جو بنی آدم کے ساتھ میں نے کیے ہیں، جو کہ مَیں نے اُن کے زندہ رہنے تک کے لئے پورے کرنے ہیں میں یقیناً تاریکی کے خفیہ کام اور خون اور مکروہات نیست کردوں گا۔

۱۶- ہمارا خُدا یوں فرماتا ہے کہ وہ جو صیہُون کے خلاف لڑتے ہیں دونوں یہودی اور غیر قومیں دونوں غلام اور آزاد دونوں مرد اور عورت دونوں نیست ہوں گے کیونکہ یہ وہ ہیں جو ساری زمین کی کسبی ہیں کیونکہ جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے۔

۱۷- کیونکہ میں اپنے وعدے جو مَیں نے بنی آدم سے کیے ہیں اُن کے زندہ رہنے تک اُن کے لئے پورے کروں گا۔

۱۸- سو میرے پیارے بھائیو! ہمارا خُدا یوں فرماتا ہے کہ مَیں تمہاری نسل کو غیر قوموں کے ہاتھوں زچ کروں گا لیکن پھر میں غیر قوموں کے دِلوں کو نرم کردوں گا تاکہ وہ اُن کے لئے باپ کی طرح ہوں سو غیر قومیں برکت پائیں گی اور اِسرائیل کے گھرانہ میں شمار ہوں گی۔

۱۹- خُداوند نے مُجھ سے فرمایا کہ مَیں یہ سرزمین تیری نسل اور اُن کی نسل جن کا شمار تیری نسل کے ساتھ ہوگا ہمیشہ کی وراثت کے لئے منصوص کردوں گا اور خُدا فرماتا ہے کہ یہ سرزمین دوسری تمام زمینوں سے اعلیٰ ترین زمین ہے اور اِس میں رہنے والے تمام آدمی میری ہی عبادت کریں گے۔

۲۰- اور اب میرے پیارے بھائیو! یہ دیکھتے ہُوئے کہ ہمارے رحیم خُدا نے اُن تمام چیزوں کے متعلق ہمیں بڑا علم دیا ہے آؤ اُسے ہی یاد رکھیں اور اپنے گناہوں کو ترک کریں اور اپنے سر نیچے نہ کریں کیونکہ ہمیں نکالا نہیں گیا بلکہ ہمیں وراثت کی سرزمین سے اِسلئے باہر لایا گیا تاکہ اِس سے بہتر سرزمین کی طرف لے جایا جائے کیونکہ خُداوند نے سمندر میں سے ہمارا راستہ بنایا اور اب ہم سمندر کے جزیرے پر ہیں۔

۲۱- لیکن سمندر کے جزیروں پر رہنے والوں کے ساتھ خُداوند کے وعدے عظیم ہیں اِس لئے چونکہ جزیرے کہا گیا ہے سو وہاں

یقیناً اور بھی ہوں گے اُن پر بسنے والے بھی ہمارے بھائی ہیں۔

۲۲- کیونکہ دیکھو! خُداوند خُدا اِسرائیل کے گھرانے میں سے وقتاً فوقتاً اپنی مرضی اور خوشی سے رہنمائی کرتا رہا ہے اور اب دیکھو! چونکہ خُداوند اُن تمام کو جو الگ کیے گئے یاد کرتا ہے سو وہ ہمیں بھی یاد کرتا ہے۔

۲۳- سو اپنے دلوں کو شادمان کرو یہ یاد رکھو کہ تُم اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہو ــــ ہمیشہ کی موت کے راستے یا ابدی زندگی کے راستے کا انتخاب کرنے میں۔

۲۴- سو میرے پیارے بھائیو! خُدا کی مرضی کے ساتھ اپنا ملاپ کرو نہ کہ ابلیس کی اور جسم کی مرضی کے ساتھ اور یاد رکھو کہ تُم خُدا کی مرضی پوری کرنے کے بعد خُدا کے فضل کے وسیلے ہی نجات پا سکتے ہو۔

۲۵- سو خُدا تمہیں قیامت کی قُدرت کے وسیلے موت سے بچائے، اور کفّارے کی قُدرت کے وسیلے ہمیشہ کی موت سے بھی کہ تُمہارا ابدی بادشاہی میں استقبال ہو کہ تُم الٰہی فضل سے اُسکی تمجید کرو۔ آمین!

۱۱ باب

یعقوب نے اپنے مخلصی دینے والے کو دیکھا ــــ موسیٰ کی شریعت مسیح کی علامت ہے اور وہ ثابت کرتی ہے کہ وہ آئے گا۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م

۱- اور اب یعقوب نے میرے لوگوں سے اُس وقت کئی اور باتیں بھی کیں تو بھی مَیں نے وہ باتیں لکھیں جو میرے نزدیک ضروری ہیں جو باتیں مَیں نے لکھیں وہ میرے لئے کافی ہیں۔

۲- اور اب مَیں نیفی یسعیاہ کی اور باتیں لکھتا ہُوں اِسلئے کہ اُس کی باتوں سے میری جان شادمان ہوتی ہے کیونکہ اُسکا کلام میرے لوگوں پر لاگو ہوتا ہے اور اُن کو اپنی نسل میں عام کروں گا کیونکہ اُس نے حقیقت میں میرے مخلصی دینے والے کو دیکھا جس طرح مَیں اُسے دیکھ چکا ہُوں۔

۳- اور میرا بھائی یعقوب بھی اُسے دیکھ چکا ہے جس طرح کہ مَیں نے اُسے دیکھا ہے اِسلئے اپنے کلام کی سچّائی ثابت کرنے کے لئے اُن پر اُنکا کلام ظاہر کروں گا کیونکہ خُدا فرماتا ہے کہ تین گواہوں سے میں اپنا کلام قائم کروں گا تو بھی خُدا اور گواہ بھیجتا اور اپنا سارا کلام ثابت کرتا ہے۔

۴- دیکھو! میری جان اپنے لوگوں پر مسیح کی آمد کی سچّائی ثابت کرنے سے شادمان ہوتی ہے کیونکہ اِسی وجہ سے موسیٰ کی شریعت دی گئی تھی اور سب باتیں جو دُنیا کی ابتدا سے خُدا کے وسیلے آدمی کو بتائی گئیں اُس کی علامت ہیں۔

۵- اور میری جان اُن عہود سے بھی شادمان ہوتی ہے جو خُداوند نے ہمارے باپ دادا سے کیے ہاں میری جان اُسکے فضل اور اُسکے اِنصاف اور قُدرت، اور موت سے رہائی کے ابدی اور نہایت رحیم منصوبے میں شادمان ہوتی ہے۔

۶- اور میری جان اِس بات کو اپنے لوگوں پر یہ ثابت کر کے بھی شادمان ہوتی ہے اگر مسیح نہ آیا تو سب آدمی یقیناً ہلاک ہوں گے۔

۷- کیونکہ اگر مسیح نہیں تو خُدا بھی نہیں اور اگر

خُدا نہیں ہے تو ہم بھی نہیں ہیں اور پھر کچھ بھی خلق نہ ہوتا لیکن خُدا ہے اور وہ مسیح ہے وہ اپنے وقت کے پورا ہونے پر آتا ہے۔

۸-اور اب مَیں یسعیاہ کی کچھ باتیں لکھتا ہُوں تاکہ جو کوئی یہ کلام پڑھے وہ خوش ہو اور سارے آدمیوں کے لئے شادمان ہو اور اب یہی کلام ہے جسے تُم اور تمام آدمی اپنے اوپر لاگو کر سکتے ہیں۔

۱۲ باب

یسعیاہ آخری ایام کی ہیکل اِسرائیل کا اِکٹھا ہونا اور ہزار سالہ عدالت اور سلامتی دیکھتا ہے — دوسری آمد پر مغرور اور شریر پست کیے جائیں گے — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۲۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-عاموس موص کے بیٹے یسعیاہ کا وہ کلام جو اُس نے یہوداور یروشلم سے متعلق دیکھا۔

۲-اور آخری دِنوں میں ایسا ہو گا کہ خُداوند کا گھر پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور پہاڑوں سے اُوپر سر فراز ہو گا اور ساری قومیں وہاں آئیں گی۔

۳-اور بہت سے لوگ کہیں گے آؤ خُداوند کے پہاڑ پر چڑھیں یعقوب کے خُدا کے گھر کی طرف اور وہ اپنی راہیں ہمیں بتائے گا اور ہم اُسکی راہوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیہُون سے نکلے گی اور خُدا کا کلام یروشلم سے صادر ہو گا۔

۴-اور وہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا اور بہت سے لوگوں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے۔ قوم، قوم کے خلاف تلوار نہ اُٹھائے گی نہ ہی وہ پھر جنگ کرنا سیکھیں گے۔

۵-اے یعقوب کے گھرانے آؤ اور ہم خُداوند کے نور میں چلیں ہاں آؤ کیونکہ تُم سب بھٹک گئے، ہر ایک اپنی بدی کی راہ کو پھرا۔

۶-اے خُداوند تُو نے یعقوب کے گھرانہ، اپنے لوگوں کو اِسلئے ترک کیا کیونکہ وہ اہلِ مشرق کی رسوم سے پرُ ہیں اور فِلستیوں کی مانند شگون لینے اور بیگانوں کی اولاد کے ساتھ خود کو خوش رکھتے ہیں۔

۷-اُنکا مُلک بھی سونے اور چاندی سے مالا مال ہے اور اُنکے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں ہے اور اُن کا مُلک گھوڑوں سے بھرا ہے اور اُنکے رتھوں کا کچھ شمار نہیں۔

۸-اُنکا مُلک بُتوں سے بھی پرُ ہے وہ اپنے ہاتھوں کے کاموں جس کو اُنکی اپنی انگلیوں نے بنایا پُوجتے ہیں۔

۹-اور کمینہ آدمی خود کو پست نہیں کرتا اور بڑا آدمی خود کو فروتن نہیں کرتا اِسلئے اُسے معاف نہ کر۔

۱۰-اے شریر چٹان میں گھس جا اور خاک میں چُھپ جا کیونکہ خُداوند کا خوف اور اُسکے جلال کی عظمت تُجھے مار دے گی۔

۱۱-اور ایسا ہو گا آدمی کی اُونچی نگاہ عاجز کی جائے گی اور آدمی کا تکبر پست ہو جائے گا اور اُس روز خُداوند ہی سر فراز ہو گا۔

۱۲-کیونکہ ربّ الافواج کا دِن تمام قوموں پر جلد آتا ہے ہاں ہر ایک پر ہاں، مغروروں اور متکبروں پر اور ہر اُس پر جو اُونچا ہو گیا اور وہ نیچا کیا جائے گا۔

۱۳-ہاں اور خُداوند کا دِن لبنان کے دیوداروں پر آئے گا کیونکہ وہ بُلند اور اُونچے ہیں اور بسن کے سب بلوُطوں پر۔
۱۴-اور سب اُونچے پہاڑوں پر اور سب بُلند ٹیلوں پر اور سب قوموں پر جو اُونچی ہو گئی ہیں اور سب لوگوں پر۔
۱۵-اور ہر ایک اُونچے بُرج پر اور ہر ایک فصیلی دیوار پر۔
۱۶-اور سمندر کے تمام جہازوں پر اور ترسیس کے سب جہازوں پر اور ہر ایک خوشنما منظر پر۔
۱۷-اور آدمی کا تکبر پست کیا جائے گا اور لوگوں کی بُلند بینی زیر کی جائے گی اور اُس روز صرف خُداوند ہی سر فراز ہو گا۔
۱۸-اور تمام بُتوں کو بالکل فنا کر دے گا۔
۱۹-اور جب وہ اُٹھے گا کہ زمین کو شدت سے ہلائے تو وہ چٹانوں کے شگافوں میں گھُسیں گے اور ناہموار چٹانوں کی بُلندی پر چڑھیں گے کیونکہ خداوند کا خوف اُن پر نازل ہو گا اور اُسکے جلال کی عظمت اُنہیں مارے گی۔
۲۰-اور اُس دِن آدمی اپنے سونے کے بُت اور اپنے چاندی کے بُت، جو اُس نے اپنے پوجنے کیلئے بنائے چھچھوندروں اور چمگادڑوں کے آگے پھینک دیگا۔
۲۱- تاکہ جب وہ زمین کو شدت سے ہلانے کے لئے اُٹھے تو وہ غاروں اور ناہموار پتھروں کے شگافوں میں گھُس جائیں گے۔ کیونکہ خُداوند کا خوف اُن پر ہو گا، اور اُسکے جلال کی عظمت اُنہیں مارے گی۔
۲۲-تُم آدمی سے جسکا دم اُسکے نتھنوں میں ہے باز رہو کیونکہ اُسکی کیا قدر ہے؟

۱۳ باب

یہودہ اور یروشلم اپنی نافرمانی کی سزا پائیں گے —— خُداوند اپنے لوگوں کی وکالت اور عدالت کرتا ہے —— صیہُون کی بیٹیاں اپنی دُنیا داری کے باعث ملعون ٹھہرتی اور عذاب پاتی ہیں —— موازنہ کیجیئے یسعیاہ ۳۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-کیونکہ دیکھو! خُداوند لشکروں کا خُداوند یروشلم اور یہودہ سے سہارا اور تکیہ دور کر دے گا، روٹی کا تمام سہارا اور پانی کا تمام تکیہ۔
۲- قوی آدمی اور صاحب جنگ کو قاضی اور نبی کو دانا و بزرگ کو۔
۳-پچاس کے سردار اور عزت دار اور صلاح کار اور ہوشیار کاریگر اور خوش بیان واعظ کو۔
۴-اور مَیں بچّوں کو اُنکے سردار بناؤں گا اور شیر خوار اُن پر حکمرانی کریں گے۔
۵-اور لوگوں میں سے ہر ایک دوسرے پر اور ہر ایک اپنے ہمسایہ پر ستم کرے گا بچے بُوڑھوں کی اور رذیل شریفوں کی گستاخی کریں گے۔
۶- جب کوئی آدمی اپنے باپ کے گھر اپنے بھائی کا دامن پکڑ کر کہے تُو پوشاک والا ہے، ہمارا حاکم ہو اور اِسے اپنے ہاتھ کے نیچے تباہ نہ ہونے دے ——
۷-اُس دِن وہ قسم کھا کر کہے گا کہ مُجھ سے انتظام نہیں ہو گا کیونکہ میرے گھر میں نہ روٹی ہے اور نہ ہی کپڑا مجھے لوگوں کا حاکم نہ بناؤ۔

۸- کیونکہ یروشلم برباد ہو چکا ہے اور یہودہ گر چکا ہے چونکہ اُن کی زبان اور چال چلن خُداوند کے خلاف رہے ہیں کہ اُس کی جلالی آنکھوں کو غضبناک کریں۔
۹- اُن کے چہرے اُن کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور وہ اُنکے گناہوں کوسدوم کی مانند ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اُنہیں چھپا نہیں سکتے اُن کی جانوں پر افسوس کیونکہ وہ اپنے آپ پر بلا لاتے ہیں۔
۱۰- راستبازوں کی بابت کہو کہ اُن کا بھلا ہو گا کیونکہ وہ اپنے کاموں کا پھل کھائیں گے۔
۱۱- شریروں پر افسوس اِس لئے کہ وہ ہلاک ہوں گے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کا اجر پائیں گے۔
۱۲- اور میرے لوگو! بچّے اُن پر ظلم کرتے ہیں اور عورتیں اُن پر حکمران ہیں اے میرے لوگو تمہارے پیشوا تمہیں گمراہ کرتے ہیں اور تمہاری راہوں کو بگاڑتے ہیں۔
۱۳- خُداوند کھڑا ہے کہ وکالت کرے اور کھڑا ہے کہ لوگوں کی عدالت کرے۔
۱۴- خُداوند اپنے لوگوں کے بزرگوں اور اُنکے سرداروں کیساتھ عدالت کرنے داخل ہو گا کیونکہ تُم ہی ہو جو تاکستان چٹ کر گئے ہو اور مسکینوں کا لُوٹا ہوا مال تمہارے گھروں میں ہے۔
۱۵- خُداوند ربّ الافواج فرماتا ہے کہ اِس کے کیا معنی ہیں؟ کہ تُم میرے لوگوں کو مارتے ہو کہ وہ ٹکڑے ہو جائیں اور مسکینوں کے سر کچلتے ہو۔
۱۶- خُداوند یہ بھی فرماتا ہے چونکہ صیہون کی بیٹیاں متکبر ہیں اور گردن کشی اور شوخ چشمی سے خراماں ہوتی ہیں اور اپنے پاؤں سے نازرفتاری کرتی اور گھنگرو بجاتی جاتی ہیں۔
۱۷- اِس لئے خُداوند صیہون کی بیٹیوں کے سروں کو ناسور سے مارے گا اور خُداوند اُن کے بدن بے پردہ کرے گا۔
۱۸- اُس دِن خُداوند اُن کے خلخال کی زیبائش اور جالیاں اور چاند لے لے گا۔
۱۹- آویزے اور پہنچیاں اور نقاب۔
۲۰- تاج اور پازیب اور پٹکے اور عطردان اور بالیاں۔
۲۱- انگوٹھیاں اور نتھیں۔
۲۲- اور نفیس پوشاکیں اور اوڑھنیاں دوپٹے اور کیسے۔
۲۳- آرسیاں اور باریک کتانی لباس اور دستاریں اور نقاب۔
۲۴- اور ایسا ہو گا کہ خوشبو کی بجائے سڑاہٹ، پٹکے کی بجائے رسی، گُندھے ہُوئے بالوں کی بجائے چندلاپن اور نفیس لباس کی بجائے ٹاٹ اور حُسن کی بجائے داغ ہوں گے۔
۲۵- تیرے بہادر تہ تیغ ہوں گے اور تیرے پہلوان جنگ میں قتل ہوں گے۔
۲۶- اور اُس کے پھاٹک ماتم اور نوحہ کریں گے اور وہ اُجاڑ ہو گی اور خاک پر بیٹھے گی۔

باب ۱۴

صیہون اور اُس کی بیٹیاں فضل کے ہزار سالہ دِن میں مخلصی پائیں گی اور پاک ہو جائیں گی —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۴۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اور اُس دِن سات عورتیں ایک مرد کو پکڑ کر کہیں گی ہم اپنی روٹی کھائیں گی اور اپنے کپڑے پہنیں گی تُو صرف ہم سب سے اتنا کر کہ ہم تیرے نام سے کہلائیں، تاکہ ہماری شرمندگی مِٹے۔

۲- اُس دن خُداوند کی طرف سے شاخ خوبصورت و شاندار ہو گی اور زمین کا پھل اُن کے لئے جو بنی اِسرائیل سے بچ نکلے لذیذ اور خوشنما ہو گا۔

۳-اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی صیہُون میں رہ جائے اور جو کوئی یروشلم میں باقی رہے گا بلکہ ہر ایک جسکا نام یروشلم کے زندوں میں لکھا ہو گا مُقدّس کہلائے گا ——

۴- تب خُداوند صیہُون کی بیٹیوں کی نجاست دُور کرے گا اور یروشلم کا خون اُن کے درمیان سے رُوحِ عدل اور رُوحِ سوزان کے زریعے پاک کر دے گا۔

۵-اور خُداوند پھر کوہ صیہُون کے ہر ایک مکان پر اور اُسکی مجلس گاہوں پر دِن کو بادل اور دھُواں اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا اور سارے جلال کے ساتھ صیہُون کا دفاع ہو گا۔

۶-اور ایک خیمہ اجتماع ہو گا جو دِن کو گرمی میں سایہ اور آندھی اور جھڑی کے وقت آرام گاہ اور پناہ کی جگہ ہو۔

۱۵ باب

خُداوند کا تاکستان (اسرائیل) ویران ہو گا اور اُس کے لوگ پراگندہ ہوں گے —— اُن کی برگشتگی اور پراگندگی میں اُن پر مصیبتیں نازل ہوں گی —— خُداوند جھنڈا بُلند کر کے اِسرائیل کو اِکٹھا کرے گا —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۵۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اور تب مَیں اپنے محبوب کے لئے اپنے محبوب کا ایک گیت اُسکے تاکستان کی بابت گاؤں گا میرے محبوب کا تاکستان ایک زرخیز پہاڑ پر ہے۔

۲-اور اُس نے باڑ لگائی اور اِس سے پتھر نکال پھینکے اور اچھی سے اچھی تاکیں اِس میں لگائیں اور اِس کے درمیان میں ایک بُرج بنایا اور اُس میں ایک کولہو لگایا اُسکی پیداوار کا اِنتظار کیا کہ اُس میں اچھے انگور لگیں لیکن اِس میں جنگلی انگور لگے۔

۳-اور اب اے یروشلم کے باشندو اور یہوداہ کے لوگو میرے اور میرے تاکستان میں تُم ہی اِنصاف کرو۔

۴-مَیں اپنے تاکستان کے لئے اور کیا کر سکتا تھا جو مَیں نے نہیں کیا؟ سو اب جو مَیں نے اچھے انگوروں کا انتظار کیا تو اِس میں جنگلی انگور لگے۔

۵-اور اب سُنو مَیں تمہیں بتاتا ہُوں مَیں اپنے تاکستان کا کیا کروں گا —— اب میں اِسکی باڑ گرا دوں گا اور یہ چراگاہ ہو گا میں اُسکا احاطہ توڑ ڈالوں گا اور یہ پامال کیا جائے گا۔

۶-اور مَیں اِسے ویران کر دوں گا وہ نہ چھانٹا اور نہ نرایا جائے بلکہ اِس میں اُونٹ کٹارے اور کانٹے اُگیں گے مَیں بادلوں کو بھی حُکم دُوں گا کہ اُس پر مینہ نہ برسائیں۔

۷-کیونکہ ربّ الافواج کا تاکستان بنی اِسرائیل کا گھرانہ ہے اور بنی یہوداہ اِس کا خوشنما پودا ہیں اُس

نے اِنصاف کا اِنتظار کیا اور ظلم دیکھا وہ راستی کا
منتظر رہا پر فریاد سُنی۔
۸-اُن پر افسوس جو گھر سے گھر ملا دیتے ہیں تا کہ
کوئی جگہ باقی نہ بچے اور زمین پر وہ اکیلے ہی بسیں۔
۹- ربّ الافواج نے میرے کان میں کہا یقیناً
بہت سے گھر اُجڑ جائیں گے بڑے بڑے اور خو
بصورت شہروں میں بسنے والا کوئی نہ ہو گا۔
۱۰- ہاں دس ایکڑ تاکستان سے فقط ایک بت
ے حاصل ہو گی، اور ایک خومر بیج سے ایک
ایفہ غلہ۔
۱۱-اُن پر افسوس جو صبح سویرے اُٹھتے ہیں تا کہ
نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات گئے جاری
رہتی ہے جب تک کہ شراب اُن کو بھڑکا نہ دے۔
۱۲-اور اُنکی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف
اور بین اور شراب ہیں لیکن وہ خُداوند کے کام کو
نہیں سوچتے اور نہ ہی اُسکے ہاتھوں کی کاریگری پر
غور کرتے ہیں۔
۱۳-اِس لئے میرے لوگ علم نہ ہونے کے
سبب اسیری میں جاتے ہیں اُن کے عزت دار
آدمی بھوکے مرتے اور عوام پیاس سے جلتے ہیں۔
۱۴-پس پاتال اپنے آپ کو بڑھاتا ہے اور اپنا منہ
بے انتہا پھاڑتا ہے اور اُن کے شریف اور اُنکے
عوام اور اُنکے غوغائی اور جو کوئی اِن میں خوش ہوتا
ہے اُس میں اُتر جائیں گے۔
۱۵-اور حقیر آدمی جُھکایا جائے گا اور قوی آدمی
فروتن کیا جائے گا اور مغروروں کی نظریں فروتن
کی جائیں گی۔
۱۶-لیکن ربّ الافواج اپنی عدالت میں سرفراز
ہو گا اور خُدای قُدوس کی تقدیس صداقت سے
کی جائے گی۔
۱۷- تب برّے اپنے طریق پر چریں گے اور
موٹوں کی ویران جگہیں پردیسی کھائیں گے۔
۱۸- اُن لوگوں پر افسوس جو بطالت کی
رسی سے بدی اور چھکڑے کے رسوں سے گناہ
کھینچ لاتے ہیں۔
۱۹- وہ کہتے ہیں کہ وہ جلدی کرے اور پُھرتی
سے اپنا کام کر لے تا کہ ہم دیکھیں اور اِسرائیل
کے قُدوس کی مشورت نزدیک ہو اور آن پہنچے
تا کہ ہم اُسے جانیں۔
۲۰-اُن پر افسوس جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی
کہتے ہیں اور نُور کو تاریکی اور تاریکی کو نُور کڑوے کو
شرینی اور شرینی کو کڑوا کہتے ہیں۔
۲۱-اُن پر افسوس جو اپنی نظر میں دانا اور اپنی ہی
نظر میں ہوشیار ہیں۔
۲۲- اُن پر افسوس جو مے پینے میں قوی اور
شراب ملانے میں زور آور آدمی ہیں۔
۲۳-جو رشوت لے کر شریروں کو صادق اور
صادقوں کو ناراست ٹھہراتے ہیں۔
۲۴- پس جس طرح آگ بھوسے کو کھا جاتی
ہے اور شعلہ بھوسے کو جلا دیتا ہے اُسی طرح اُنکی
جڑ بوسیدہ ہو گی اور اُن کے شگوفے خاک کی مثل
ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے ربّ الافواج کی
شریعت کو ترک کیا ہے اور اِسرائیل کے قُدوس
کے کلام کو حقیر جانا۔
۲۵- اِسلئے خُداوند کا قہر اُسکے لوگوں پر بھڑکا
اور اُس نے اُن کے خلاف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُن

کو مارا اور پہاڑ کانپ گئے اور اُنکی لاشیں بازاروں میں پڑی ہیں باوجود اِسکے اُسکا غضب ٹل نہیں گیا بلکہ اُس کا ہاتھ ہنوز بڑھا ہوا ہے۔

۲۶-اور وہ قوموں کے لئے دور سے جھنڈا کھڑا کرے گا اور اُن کو زمین کی انتہا سے سسکار کر بلائے گا اور دیکھو وہ دوڑے چلے آئیں گے نہ کوئی اُن میں تھکے گا نہ ٹھوکر کھائے گا۔

۲۷-نہ کوئی اُونگھے گا نہ کوئی سوئے گا نہ اُن کا کمر بند کُھلے گا اور نہ ہی اُن کی جوتیوں کا تسمہ ٹوٹے گا۔

۲۸-اُن کے تیر تیز ہیں اور اُن کی تمام کمانوں میں خم ہو گا اور اُن کے گھوڑوں کے سُم چقماق کی مثل ہوں گے اور اُن کے پہیے گردباد کی مانند ہوں گی اور وہ شیر کی مانند گرجیں گے۔

۲۹-وہ جوان شیر کی مانند گرجیں گے ہاں وہ غُرا کر شکار پکڑیں گے اور اُسے بے روک ٹوک لے جائیں گے اور کوئی بچانے والا نہ ہو گا۔

۳۰-اور اُس روز وہ اُن پر ایسا گرجیں گے جیسے سمندر گرجتا ہے اور اگر وہ مُلک پر نظر کریں تو بس اندھیرا اور غم ہے اور سکے آسمانوں میں روشنی تاریک ہو جاتی ہے۔

۱۶ باب

یسعیاہ خُداوند کو دیکھتا ہے — یسعیاہ کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں — اُسے نبوّت کیلئے بلاہٹ ہوتی ہے — وہ نبوّت کرتا ہے کہ یہودی مسیح کی تعلیم کو رد کریں گے — باقی ماندہ لوٹ آئیں گے — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۶۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-جس سال عُزیاہ نے بادشاہ وفات پائی میں نے خُداوند کو ایک بڑی بُلندی پر اُونچے تخت پر بیٹھے دیکھا اور اُسکے دامن سے ہیکل معمور ہو گئی۔

۲-اُسکے اُوپر سرافیم کھڑے تھے ہر ایک کے چھ پر تھے اور دو سے وہ اپنا مُنہ ڈھانپے اور دو سے پاؤں اور دو سے وہ اُڑتے تھے۔

۳-ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قُدوس، قُدوس، قُدوس ربّ الافواج ہے اور ساری زمین اُسکے جلال سے معمور ہے۔

۴-اور پکارنے والے کی آواز کے زور سے آستانوں کی بنیادیں ہل گئیں اور مکان دھوئیں سے بھر گیا۔

۵-تب مَیں بول اُٹھا مجھ پر افسوس میں تو برباد ہُوا کیونکہ مَیں ناپاک ہونٹوں والا آدمی ہُوں اور نجس لب لوگوں میں بستا ہوں کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ ربّ الافواج کو دیکھا۔

۶-تب سرافیم میں سے ایک سلگتا ہُوا کوئلہ جو اُس نے دست پناہ کے ساتھ مذبح پر سے اُٹھایا تھا ہاتھ میں لئے ہُوئے اُڑتا ہُوا میرے پاس آیا۔

۷-اور اُس نے اُسے میرے منہ پر رکھا اور کہا دیکھ اِس نے تیرے لبوں کو چھوا پس تیری بدی دور ہُوئی اور تیرے گناہ صاف ہو گئے۔

۸-اُسوقت میں نے خُداوند کی آواز بھی سُنی جس نے فرمایا مَیں کس کو بھیجوں اور ہماری طرف سے کون جائے گا؟ تب مَیں نے کہا مَیں حاضر ہُوں مُجھے بھیج۔

۹-اور اُس نے کہا جا اور اِن لوگوں سے کہہ — تُم حقیقت میں سُنو گے مگر سمجھو گے نہیں اور تُم حقیقت میں دیکھو گے مگر جانو گے نہیں۔

۱۰- تُواِن لوگوں کے دِلوں کو چربادے اور اُن کے کانوں کو بھاری کر اور اُن کی آنکھیں بند کر دے — مبادا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اپنے کانوں سے سُنیں اور اپنے دِل سے سمجھیں اور رجوع لائیں اور شفا پائیں۔

۱۱- تب مَیں نے کہا اے خُداوند یہ کب تک؟ اور اُس نے فرمایا جب تک شہر ویران ہُوں اور کوئی بسنے والا نہ رہے اور گھر بے آدمی ہُوں اور زمین سراسر اُجاڑ ہو جائے۔

۱۲- اور خُداوند آدمیوں کو دور کر دے اور اِس مُلک میں متروک مقام بکثرت ہُوں۔

۱۳- تو بھی وہاں دسواں حصّہ ہو گا اور وہ واپس آئیں گے اور کھا لیے جائیں اور بطم اور بلوط کی مانند باوجود کہ وہ کاٹے جائیں اُنکا ٹُنڈ بچ رہتاہے بس اُسکا ٹُنڈا ایک پاک تخم ہو گا۔

۱۷ باب

اِفرائیم اور ارام یہوداہ پر چڑھائی کرتے ہیں — مسیح کنواری سے پیدا ہو گا — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۷۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اور شاہ یہود آخز بن یوتام بن عزہ کے ایّام میں ایسا ہوا کہ رضین شاہ اِرام اور فقح بن رملیاہ شاہ اِسرائیل نے یروشلم پر چڑھائی کی لیکن اُس پر غالب نہ آسکے۔

۲- اور اُسوقت داؤد کے گھرانہ کو یہ کہہ کر خبر دی گئی کہ ارام افرائیم کے ساتھ متحد ہے اور اُسکے دل نے اور اُسکے لوگوں کے دِلوں نے یوں جنبش کھائی جیسے جنگل کے درخت آندھی سے جنبش کھاتے ہیں۔

۳- تب خُداوند نے یسعیاہ سے فرمایا کہ تُو اپنے بیٹے شیاریاشوب کو لے کر اُوپر کے چشمہ کی نہر کے سرے پر جو دھوبیوں کے میدان کی راہ میں ہے آخز سے ملاقات کر۔

۴- اور اُسے کہہ کہ خبر دار ہو اور بیقرار نہ ہو ان لکڑیوں کے دو دھوئیں والے ٹکڑوں یعنی ارامی رضین اور رملیاہ کے بیٹے کی قہر انگیزی سے نہ ڈر اور تیرا دِل نہ گھبرائے۔

۵- چونکہ سُوریہ، افرائیم اور رملیاہ کا بیٹا تیرے خلاف بُری مشورت کرتے اور کہتے ہیں:

۶- کہ آؤ یہوداہ پر چڑھائی کریں اور اُس کو تنگ کریں اور اپنے لئے اُس میں رخنہ ڈالیں، اور ہاں طابیل کے بیٹے کواُس کے درمیان تخت نشین کریں۔

۷- اِس لئے خُداوند خُدا فرماتا ہے کہ وہ کھڑا نہیں ہو گا نہ ہی ایسا ہو سکتا ہے۔

۸- کیونکہ ارام کا دارالسلطنت دمشق ہے اور دمشق کا سردار رضین اور ارام پینسٹھ برس کے اندر ایسا کٹ جائے گا کہ قوم نہ رہے گی۔

۹- اور اِفرائیم کا دارالسلطنت سامریہ ہی ہو گا اور سامریہ کا سردار رملیاہ کا بیٹا، اگر تُم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً تُم بھی قائم نہ رہو گے۔

۱۰- پھر خُداوند نے آخز سے فرمایا۔

۱۱- خُداوند اپنے خُدا سے کوئی نشان طلب کر خواہ نیچے پاتال میں خواہ اُوپر بلندی پر۔

۱۲- لیکن آخز نے کہا مَیں طلب نہیں کروں گا نہ ہی خُداوند کو آزماؤں گا۔

۱۳-اور اُس نے کہا اے داؤد کے گھرانے تُم
اب سُنو کیا تمہارا آدمیوں کو بیزار کرنا کوئی ہلکی
بات ہے بلکہ میرے خُدا کو بھی بیزار کرو گے۔
۱۴-لیکن خُداوند تمکو آپ ایک نشان بخشے
گا —— دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے
گی اور اُس کا نام عمانوئیل رکھے گی۔
۱۵-وہ مکھن اور شہد کھائے گا تا کہ وہ بدی سے
اِنکار کرنا جانے اور نیکی کو چُنے۔
۱۶-پر اس سے پیشتر کہ یہ لڑکا بدی سے اِنکار کرنا
جانے اور نیکی کو چُنے یہ مُلک جس کے دونوں
بادشاہوں سے تُجھے نفرت ہے ویران ہو جائے گا۔
۱۷-اور خُداوند تُجھ پر اور تیرے لوگوں پر اور
تیرے باپ کے گھرانہ پر ایسے دِن لائے گا جیسے
اُس دِن سے جب اِفرائیم یہوداہ سے خُدا ہوا آج
تک کبھی نہیں لایا یعنی شاہ اسور کے دِن۔
۱۸-اور اُس دِن ایسا ہو گا کہ خُداوند مصر کے
دُور دراز حصّوں سے مکھیوں اور اُسور کی سرزمین
سے زنبوروں کو سسکار کر بلائے گا۔
۱۹-اور وہ آئیں گے اور سب ویران وادیوں اور
چٹانوں کی دراڑوں میں اور سب خارستانوں اور
سب جھاڑیوں پر چھا جائیں گے۔
۲۰-اُسی روز خُداوند اِس اُسترے سے جو کرایہ
پر لیا اُن کے ذریعے جو دریا پار کے ہیں، شاہ اسور
کے ذریعے، اُن کے سر اور پاؤں کے بال مونڈے
گا اور یہ داڑھی بھی کھرچے گا۔
۲۱-اور اُس وقت یوں ہو گا کہ آدمی ایک
بچھڑی اور دو بھیڑیں پالے گا۔
۲۲-اور ایسا ہو گا کہ اُن کے دودھ کی فراوانی
سے وہ مکھن کھائے گا کیونکہ ہر ایک جو اُس مُلک
میں بچ رہے گا مکھن اور شہد ہی کھائے گا۔
۲۳-اُس دِن ایسا ہو گا کہ ہزاروں چاندی
کے سکّوں کے تاکستانوں کی جگہ خار اور
جھاڑیاں اُگیں گی۔
۲۴-آدمی تیر اور کمانیں لے کر وہاں آئیں گے
کیونکہ سارے مُلک میں خار اور جھاڑیاں ہوں گی۔
۲۵-اور وہ سب پہاڑیاں جو کُدالوں سے کھودی
جاتی تھیں وہاں جھاڑیوں اور کانٹوں کے خوف
سے پھر نہ چڑھے گا لیکن وہ گائے بیلوں اور بھیڑ
بکریوں کی چراگاہ ہو گی۔

۱۸ باب

مسیح ٹھوکر کھلانے والے پتھر اور صدمے کی چٹان کی مانند ہو گا —— خُداوند کو ڈھونڈو نہ کہ افسونگروں کو دیکھو —— رہنمائی کے لئے شریعت اور گواہی کی طرف رجوع لاؤ —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۸۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-خُداوند نے مُجھ سے ہمکلام ہو کر کہا ایک بڑی
تختی لے اور اُس پر آدمی کے قلم سے مہیر شالال
حاش بز کے متعلق لکھ۔
۲-اور مَیں نے دیانتدار گواہوں کو یعنی اوریاہ
کاہن اور زکریاہ بن یبر کیاہ کو شاہد بنایا۔
۳-اور میں نبیہّ کے پاس گیا سو وہ حاملہ ہُوئی اور
بیٹا پیدا ہُوا تب خُداوند نے مُجھے فرمایا کہ اُس کا نام
مہیر شالال حاش بز رکھ۔
۴-کیونکہ دیکھ پیشتر اِس کے کہ یہ لڑکا ابّا اور
ماّں کہنا سیکھے دمشق کا مال اور سامریہ کی لُوٹ کو
اٹھوا کر شاہ اُسور کے حضور لے جائے جائیں گے۔

۵- پھر خُداوند مُجھ سے یہ کہتے ہُوئے بھی ہمکلام ہُوا۔
۶-چونکہ اِن لوگوں نے شلوخ کے آہستہ بہنے والے پانی کو رّد کیا اور رضین اور رملیاہ کے بیٹے میں خوش ہُوئے۔
۷-اِسلئے اب دیکھ! خُداوند اُن پر دریا کا سخت اور شدید سیلاب لائے گا یعنی کہ شاہ اسور اور اُسکی ساری شوکت کو اُس پر چڑھا لائے گا اور وہ اپنے سب نالوں پر اپنے سب کناروں سے بہہ نکلے گا۔
۸-اور وہ یہوداہ میں بڑھتا چلا جائے گا اور اُسکی طغیانی بڑھتی جائیگی اور وہ گردن تک پہنچے گی اور اُسکے پروں کے پھیلاؤ سے مُلک کی ساری وسعت اے عمانوئیل چُھپ جائے گی۔
۹-اے لوگو متحد ہو پر تُم ٹکڑے ٹکڑے کیے جاؤ گے اور دُور دُور کے مُلکو سُنو کمر باندھو پر تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے کمر باندھو پر تمہارے پرزے پرزے ہوں گے۔
۱۰- آپس میں مشورت کرو پر وہ باطل ہو گی تُم کچھ بھی کہو اُسے قیام نہ ہو گا کیونکہ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔
۱۱- کیونکہ خُداوند نے زور آور ہاتھ سے مجھے فرماتے ہوئے یوں کہا اور ہدایت کی کہ میں اِن لوگوں کی راہ پر نہ چلوں۔
۱۲- تُم اُس سب کو جسے یہ لوگ سازش کہتے ہیں سازش نہ کہو اور جس سے وہ ڈرتے ہیں تُم اُس سے نہ ڈرو اور نہ گھبراؤ۔
۱۳-خُداوند ربّ الافواج کو مُقدّس جانو اور اُسی سے ڈرو اور اُسی کو اپنا خوف مانو۔
۱۴-اور وہ جائے پناہ ہو گی لیکن اِسرائیل کے دونوں گھرانوں کے لئے صدمے کی چٹان اور ٹھوکر کا پتھر، یروشلم کے بسنے والوں کے لئے پھندا اور دام ہو گا۔
۱۵-اور اُن میں سے بُہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور گریں گے اور پاش پاش ہوں گے اور دام میں پھنسیں گے اور پکڑے جائیں گے۔
۱۶-شہادت نامہ بند کر دو اور میرے شاگردوں کے لئے شریعت سر بمہر کرو۔
۱۷-اور مَیں خُداوند کا انتظار کروں گا جو یعقوب کے گھرانہ سے اپنا منہ چھپاتا ہے اور مَیں اُسکا منتظر ہوں گا۔
۱۸- دیکھ مَیں اُن بچّوں سمیت جو خُداوند نے مُجھے بخشے وں کے خداوند کی طرف سے جو کوہ صیہُون میں رہتا ہے بنی اِسرائیل کے درمیان نشانوں اور عجائب و غرائب کے لئے ہوں۔
۱۹- اور جب وہ تُم سے کہیں تُم جنات کے یاروں اور افسونگروں کی جو پھسپھساتے اور بڑبڑاتے ہیں، تلاش کرو —— مُردوں کی طرفسے زندوں کی بات سُننے کے لئے کیا لوگوں کو خُدا کا طالب نہیں ہونا چاہیے؟
۲۰-شریعت اور شہادت پر اگر وہ اِسکے مطابق کلام نہ کریں تو اِس کا سبب یہ ہے کہ اُن میں روشنی نہیں۔
۲۱-اور وہ خستہ حال اور بھُوکے رہیں گے اور ایسا ہو گا کہ جب وہ بھُوکے ہوں گے تو اپنی جان سے بیزار ہوں گے اور آسمان کی جانب آنکھیں اُٹھا کر اپنے بادشاہ اور خُدا پر لعنت کریں گے۔

۲۲- اور پھر وہ زمین کی طرف دیکھیں گے اور تنگی اور تاریکی ظُلمت اندوہ اور تیرگی میں دھکیلے جائیں گے۔

۱۹ باب

یسعیاہ ممسوح کی بات کرتا ہے — اندھیرے میں رہنے والوں نے بڑی روشنی دیکھی — ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا ہے — وہ سلامتی کا شہزادہ ہو گا اور داؤد کے تخت پر حُکم رانی کرے گا — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۹۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- تو بھی تیرگی اتنی نہ ہو گی جتنی کہ اُسکی بے چینی میں تب تھی جب اُس نے زبولون کے مُلک اور نفتالی کے مُلک کو پہلی مرتبہ ہلکی سی مصیبت ڈالی تھی اور اِسکے بعد قوموں کے گلیل میں دریائے یردن کے پار بحیرہ قُلزم کی راہ پر نہایت شدت سے غمزدہ کیا تھا۔

۲- جو لوگ تاریکی میں چلتے تھے اُنھوں نے ایک بڑی روشنی دیکھی وہ جو موت کے سایہ کے مُلک میں رہتے تھے اُن پر نُور چمکا۔

۳- تُو نے قوموں کو بڑھایا اور شادمانی کو زیادہ کیا — وہ تیرے حضور ایسے خُوش ہیں جیسے فصل کاٹتے وقت اور لُوٹ کے مال کی تقسیم کے وقت آدمی خُوش ہوتے ہیں۔

۴- کیونکہ تُو نے اُن کے بوجھ کے جوئے اور اُن کے کندھے کی لٹھ اور اُن پر ظُلم کرنے والے کے عَصا کو توڑا ہے۔

۵- کیونکہ جنگجو کی ہر لڑائی بے ہنگم کے شور کے ساتھ ہے اور کپڑے خون آلود ہیں لیکن یہ جلانے کے لئے اور آگ کا ایندھن ہوں گے۔

۶- کیونکہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہمیں ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھوں پر ہو گی اور اُس نام عجیب مشیر خُدائے قادر ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔

۷- اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہو گی اور وہ داؤد کے تخت اور اُسکی مملکت پر آج سے ہمیشہ تک حکُمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا ربّ الافواج کی غیوری یہ کرے گی۔

۸- خُداوند نے یعقوب کے پاس اپنا کلام بھیجا اور وہ اِسرائیل پر چمکا ہُوا۔

۹- اور سب لوگ معلوم کریں گے یعنی بنی اِفرائیم اور اہل سامریہ جو تکبر اور سخت دِلی سے کہتے ہیں۔

۱۰- کہ اینٹیں گر گئیں ہیں لیکن ہم تراشیدہ پتھروں سے تعمیر کریں گے گُولر کے درخت کاٹے گئے مگر ہم دیودار لگائیں گے۔

۱۱- اِس لئے خُداوند رضین کے مخالفوں کو اُن پر چڑھا لائے گا اور اُس کے دشمنوں کو اِکٹھا کرے گا۔

۱۲- آگے ارامی ہوں گے اور پیچھے فلِستی اور وہ منہ پسار کر اِسرائیل کو نگل جائیں گے باوجود اِسکے کہ اُسکا قہر ٹل نہیں گیا بلکہ اُسکا ہاتھ ہنوز بڑھا ہوا ہے۔

۱۳- تو بھی لوگ اپنے مارنے والے کی طرف نہ پھرے اور نہ ہی ربّ الافواج کے طالب ہُوئے۔

۱۴- اِس لئے خُداوند اِسرائیل سے سر اور دُم اور ہر شاخ اور حقیر کو ایک ہی دِن میں کاٹ ڈالے گا۔

۱۵- بزُرگ سرہے اور نبی جو جھوٹ کی تعلیم دیتاہے دُم ہے۔
۱۶- کیونکہ جو اُن لوگوں کے پیشوا ہیں اُن سے خطاکاری کرواتے ہیں اور جو اُن کی پیروی کرتے ہیں ہلاک ہوں گے۔
۱۷- پس خُداوند اُن کے جوانوں سے خوش نہ ہو گا اور وہ اُنکے یتیموں اور اُنکی بیواؤں پرکبھی رحم نہ کرے گا کیونکہ اُن میں ہر ایک ریاکار اور بد کردار ہے اور ہر ایک منہ حماقت اُگلتاہے باوجود اُسکے اُسکا قہر ٹل نہیں گیا بلکہ اُسکا ہاتھ ہنوز بڑھا ہُواہے۔
۱۸- کیونکہ شرارت آگ کی طرح جلاتی ہے وہ خس و خار کو نگل جاتی ہے بلکہ وہ جنگل کی گُنجان جھاڑیوں میں شعلہ زن ہوتی ہے اور وہ دھوئیں کے بادل کی مانند اُوپر کو اُڑ جاتی ہے۔
۱۹- ربّ الافواج کے قہر سے یہ مُلک تاریک ہوتا ہے اور لوگ ایندھن کی مانند ہیں، کوئی آدمی اپنے بھائی پر رحم نہیں کرے گا۔
۲۰- اور کوئی دہنی طرف سے چھینے گا پر بھوکا رہے گا وہ بائیں طرف سے کھائے گا پر سیر نہ ہو گا اُن میں سے ہر ایک آدمی اپنے بازو کا گوشت کھائے گا۔
۲۱- منسی، اِفرائیم اور اِفرائیم منسی کا اور وہ ملکر یہوداہ کے مخالف ہوں گے باوجود اِسکے اُسکا قہر ٹل نہیں گیا بلکہ اُسکا ہاتھ ہنوز بڑھا ہُواہے۔

۲۰ باب

اسور کی تباہی مسیح کی دُوسری آمد پر شریروں کی ہلاکت کی مانند ہے —— خُداوند کی دُوسری آمد پر چند لوگ زندہ بچیں گے —— یعقوب کے بقیہ اُس دِن واپس آئیں گے —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۱۰۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اُن لوگوں پر افسوس جن کے فرمان ناراستی کے فرمان ہوتے ہیں اور جو ظلم کی روبکاریں لکھتے ہیں۔
۲- تاکہ مسکینوں کو عدالت سے محروم کریں میرے لوگوں میں جو مفلس ہیں اُن کا حق چھین لیں تاکہ بیوائیں اُنکا شکار ہوں اور کہ وہ یتیموں کو لُوٹیں۔
۳- اور تُم سزا کے دِن اور اُس ویرانی میں جو دُور سے آئیگی کیا کرو گے؟ تم مدد کے لئے کس کے پاس جاؤ گے؟ تُم اپنی شوکت کہاں رکھ چھوڑو گے۔
۴- مُجھے ترک کر کے وہ قیدیوں میں گھسیں گے اور مقتولوں کے نیچے چُھپیں گے باوجود اِسکے اُسکا قہر ٹل نہیں گیا بلکہ ہنوز اُسکا ہاتھ بڑھا ہُواہے۔
۵- اے اُسور میرے قہر کے عصا اور اُن کے ہاتھ میں لٹھ اُنکا قہر ہے۔
۶- مَیں اُسے ایک ریاکار قوم پر بھیجوں گا اور اُن لوگوں کی مخالفت میں جن پر میرا قہر ہے مَیں اُسے حُکم قطعی دوں گا کہ مال لُوٹے اور غنیمت لے لے اور اُن کو بازاروں کے کیچڑ کی مانند لتاڑے۔
۷- لیکن اُسکا یہ خیال نہیں ہے اور اُسکے دِل میں یہ خواہش نہیں کہ ایسا کرے بلکہ اُسکا دِل یہ چاہتا ہے کہ تباہ کرے اور بہت سی قوموں کو کاٹ ڈالے۔
۸- کیونکہ وہ کہتا ہے کہ کیا میرے امراء سب کے سب بادشاہ نہیں ہیں؟

۹-کیا کلنو کرکمیس کی مانند نہیں؟ کیا حمات ارفاد کی مانند نہیں؟ کیا سامریہ دمشق کی مانند نہیں ہے؟
۱۰-جس طرح میرے ہاتھ نے بتوں کی مملکتیں دریافت کیں اور جن کی کھودی ہوئی مورتیں یروشلم اور سامریہ کی مورتوں سے کہیں بہتر تھیں۔
۱۱-کیا جیسا میں نے سامریہ سے اور اُس کے سے کیا ویسا ہی یروشلم اور اُسکے بتوں سے نہ کروں گا؟
۱۲-سویُوں ہو گا کہ جب خُداوند کوہ صیہُون اور یروشلم میں اپنا سب کام کر چُکے گا تب مَیں شاہ اسور کو اُسکے گستاخ دِل کے ثمرہ کی اور اُسکی بلُند نظری کے گھمنڈ کی سزا دُوں گا۔
۱۳-کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مَیں نے اپنے زور بازو اور اپنی حکمت سے یہ کام کیا ہے کیونکہ میں دانشمند ہوں اور مَیں نے قوموں کی کو سرکا دیا ہے اور ان کے خزانے لُوٹ لئے اور میں نے جنگی مرد کی مانند مکینوں کو شکست دی ہے۔
۱۴-اور میرے ہاتھ نے لوگوں کی دولت کو گھونسلے کی طرح پایا اور جیسے کوئی اُن انڈوں کو جو متروک پڑے ہوں سمیٹ لے ویسے ہی ساری زمین پر قابض ہوا اور کوئی نہ تھا جو کہ پر ہلائے یا چونچ کھولے یا چہچہائے۔
۱۵-کیا کلہاڑا اُس کے روبرو جو اُسے چلاتا ہے لاف زنی کرے گا؟ کیا آرا آراکش کے سامنے شیخی مارے گا؟ گویا عَصا اپنے اُٹھانے والے کو حرکت دیتا ہے یا چھڑی خود بخود اُٹھ پڑے گی جیسے کہ وہ لکڑی کی نہ ہو۔
۱۶-اِس سب سے خُداوند ربّ الافواج اس کے فربہ جوانوں پر لاغری بھیجے گا اور اِس کی شوکت کے نیچے ایک سوزش آگ کی مانند بھڑکائے گا۔
۱۷-بلکہ اِسرائیل کا نُور ہی آگ بن جائے گا اور اِس کا قُدوس ایک شعلہ ہو گا اور اُس کے خس و خار کو ایک دن میں جلا کر بھسم کر دے گا۔
۱۸-اور اُسکے بن اور باغ کی خوشنمائی کو نیست و نابود کر دے گا دونوں رُوح اور بدن اور ایسا ہو جائے گا جیسے جھنڈا اُٹھانے والا ماندہ ہو جائے۔
۱۹-اور اُسکے باغ کے درخت ایسے تھوڑے بچیں گے کہ ایک بچّہ بھی اِن کو گن کر لکھ لے۔
۲۰-اور اُس وقت یوں ہو گا کہ وہ جو کہ بنی اِسرائیل میں سے باقی رہ جائیں گے اور یعقوب کے گھرانے میں سے بچ رہیں گے اُس پر جس نے اُن کو مارا پھر تکیہ نہ کریں گے بلکہ خُداوند اِسرائیل کے قُدوس پر سچّے دِل سے توکّل کریں گے۔
۲۱-ایک بقیہ ہاں یعقوب کا بقیہ خُدایِ قادر کی طرف پھرے گا۔
۲۲-کیونکہ اے اِسرائیل اگرچہ تیرے لوگ سمندر کی ریت کی مانند ہوں گے تو بھی اُن کا ایک بقیہ ہی واپس آئے گا بربادی پورے عدل سے مقرر ہو چُکی ہے۔
۲۳-کیونکہ خُداوند ربّ الافواج مقررہ بربادی تمام روئے زمین پر ظاہر کرے گا۔
۲۴-لیکن خُداوند لشکروں کا خُدا یوں فرماتا ہے اے میرے لوگو جو صیہُون میں بستے ہو اُسوریوں سے نہ ڈرو وہ تمہیں لٹھ سے مارے گا اور مصر کی طرح اپنا عَصا اُٹھائے گا۔

۲۵- لیکن تھوڑی ہی دیر ہے کہ قہر اور اُنکی ہلاکت میں میرا غصّہ موقوف ہو گا۔
۲۶- کیونکہ ربّ الافواج مدیان کی خونریزی کے مطابق جو عوریب کی چٹان پر ہوئی اُس پر ایک کو ڑا اُٹھائے گا۔ اور جیسے اُسکا عَصا سمندر پر ہو گا پس وہ مصر کی طرح اِسے اُٹھائے گا۔
۲۷- اور اُس دن یوں ہو گا کہ اُسکا بوجھ تیرے کندھے پر سے اور اُسکا جوا تیری گردن پر سے اُٹھا لیا جائے گا اور وہ جوا مسح کے سبب سے توڑا جائے گا۔
۲۸- وہ عیات میں آیا ہے مجرون میں سے ہو کر گزر گیا اُس نے اپنا اسباب مکماس میں رکھا ہے۔
۲۹- وہ گھاٹی سے پار گئے اُنہوں نے جبعہ میں رات کاٹی ہے رامہ ہراساں ہے جبعہ ساؤل بھاگ نکلا ہے۔
۳۰- اے جلیم کی بیٹی آواز بلُند کر اے مسکین عنتوت اپنی آواز لیس کو سُنا۔
۳۱- مدمینہ چل نکلا جیبیم کے رہنے والے اِکٹھے ہو کر نکل بھاگے۔
۳۲- جیسے کہ وہ ابھی اُس دِن نوب ہی ہو گا تب وہ دختر صیہون کے پہاڑ یعنی کوہ یروشلم پر ہاتھ اُٹھا کر ہلائے گا۔
۳۳- دیکھو خُداوند ربّ الافواج ہیبتناک طور پر مار کر شاخوں کو چھانٹ ڈالے گا، قد آور کاٹ ڈالے جائیں گے اور متکبر حلیم کیے جائیں گے۔
۳۴- اور وہ جنگل کی جھاڑیوں کو لوہے سے کاٹ ڈالے گا اور لبنان ایک زبردست کے ہاتھ سے گر جائے گا۔

۲۱ باب

یسی کا تنا (مسیح) راستبازی کے ساتھ عدالت کرے گا —— فضل کے ہزار سال میں خُدا کا علم زمین پر چھا جائے گا —— خداوند ایک جھنڈا بلند کریگا اور اِسرائیل کو اِکٹھا کرے گا —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۱۱۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور یسی کے تنے سے ایک عصا نکلے گا اور اُسکی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو گی۔
۲- اور خُداوند کا رُوح اُس پر ٹھہرے گا حکمت اور فہم کی رُوح مشورت اور قُدرت کی رُوح علم اور خُداوند کے خوف کی رُوح۔
۳- اور خُداوند کے خوف میں اُسے تیز فہم بنائے گی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مطابق نہ اِنصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سُننے کے موافق فیصلہ کرے گا۔
۴- بلکہ راستی سے مسکینوں کا اِنصاف کرے گا اور عدل سے خاکساروں کا فیصلہ کریگا اور وہ اپنی زبان کے عَصا سے زمین کو مارے گا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالے گا۔
۵- اُسکی کمر کا پٹکا راستبازی ہو گی اور اُسکے پہلو پر وفاداری کا پٹکا ہو گا۔
۶- بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا بکری کے بچّے کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھڑا اور شیر بچّہ اور پلا ہوا بیل مل جُل کر رہیں گے اور ننھا بچّہ اُن کی پیش روی کرے گا۔
۷- اور گائے اور ریچھنی ملکر چریں گی اُن کے بچّے اِکٹھے بیٹھیں گے اور شر ببر بیل کی طرح گھاس کھائے گا۔
۸- اور دودھ پیتا بچّہ سانپ کے بل کے پاس

کھیلے گا اور وہ لڑکا جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے
بل میں ہاتھ ڈالے گا۔
۹-وہ میرے تمام کوہِ مقدّس پر نہ ضرر پہنچائیں
گے نہ ہلاک کریں گے کیونکہ جس طرح سمندر
پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خُداوند کے علم
سے معمور ہو گی۔
۱۰- اور اُس وقت یوں ہو گا کہ وہاں یسی
کی ایک جڑ ہو گی جو لوگوں کے لئے ایک نشان
ہو گی جسکی غیر قومیں طالب ہوں گی اور اُسکی
آرامگاہ جلالی ہو گی۔
۱۱-اور اُس وقت یوں ہو گا کہ خُداوند دوسری
مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائے گا کہ اپنے لوگوں کا بقیہ
جو بچ رہا ہو اُسور اور مصر اور اور فتروس اور کوش
اور عیلام اور سنفار اور حمات اور سمندر کے
جزیروں سے واپس لائے گا۔
۱۲- اور وہ قوموں کے لئے ایک جھنڈا کھڑا
کرے گا اور اِسرائیل کے خارج کئے ہوؤں کو جمع
کرے گا اور یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے زمین کی
چاروں طرف سے اِکٹھا کرے گا۔
۱۳- تب بنی اِفرائیم میں حسد نہ رہے گا اور
یہوداہ کے دشمن کاٹ ڈالے جائیں گے اِفرائیم
یہوداہ پر حسد نہ کرلے گا اور یہوداہ اِفرائیم سے
کینہ نہ رکھے گا۔
۱۴- اور وہ مغرب کی طرف فلستیوں کے
کندھوں پر جھپٹیں گے وہ ملکر مشرق والوں کو
لوٹیں گے وہ ادوم اور موآب پر ہاتھ ڈالیں گے
اور بنی عمون اُن کے فرمانبردار ہوں گے۔
۱۵-اور خُداوند بحرِ مصر کو بالکل نیست کر دے
گا اور اپنی بادِ سموم سے دریا پر ہاتھ چلائے گا اور
اُس کو سات نالے کر دے گا اور لوگ پاؤں خشک
لئے پار جائیں گے۔
۱۶- اور اُسکے باقی لوگوں کے لئے جو اُسور
میں سے بچ رہیں گے ایک ایسی شاہراہ ہو گی
جیسی اِسرائیل کے لئے اُس دن تھی جب وہ
مُلک مصر سے نکلا۔

۲۲ باب

فضل کے ہزار سالہ دور میں تمام اِنسان خُداوند کی تمجید کریں گے —— وہ اُن میں درمیان کرلے گا —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۱۲۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اور اُس دن تُو کہے گا اے خُداوند میں تیری
تمجید کرں گا اگرچہ تُو مُجھ سے ناخوش تھا تو بھی
تیرا قہر ٹل گیا اور تُو نے مُجھے تسلی دی۔
۲- دیکھو! خُدا میری نجات ہے مَیں توّکل
کروں گا اور نہ ڈروں گا کیونکہ خُداوند یہوواہ
میرا زور اور میرا گیت ہے اور وہ میری نجات
ہُوا ہے۔
۳- پس تُم خوش ہو کر نجات کے کنوؤں سے
پانی بھرو گے۔
۴-اور اُس دن تُم کہو گے خُداوند کی تمجید کرو
اُس سے دُعا کرو اور لوگوں کے درمیان اُسکے
کاموں کا اعلان کرو اور کہو کہ اُسکا نام سرفراز ہے۔
۵- خُداوند کی مدح سرائی کرو کیونکہ اُس نے
اعلیٰ کام کیے جن کو تمام دُنیا جانتی ہے۔
۶- اے صیہُون کی بسنے والی تُو چلّا اور للکار
کیونکہ اِسرائیل کا قُدوس تیرے درمیان ہے۔

۲۳ باب

بابل کی تباہی دوسری آمد پر ہونے والی تباہی کی مانند ہے— یہ قہر اور اِنتقام کا وقت ہو گا— بابل (دُنیا) ہمیشہ کے لئے نیست ہو جائے گا— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۱۳۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- بابل کا بوجھ جو یسعیاہ بن آموص نے دیکھا۔

۲- تُم اُونچے پہاڑ پر جھنڈا کھڑا کرو اُن کو بُلند آواز سے پکارو اور ہاتھ ہلاؤ کہ وہ سرداروں کے دروازوں کے اندر جائیں۔

۳- مَیں نے اپنے مسح کیے ہوؤں کو حُکم دیا مَیں نے اپنے بہادروں کو بھی بلایا ہے کیونکہ میرا قہر اُن پر نہیں جو میری خُداوندی میں مسرور ہیں۔

۴- پہاڑوں میں ایک ہجوم کا سا شور ہے گویا بڑے لشکر کا، مملکتوں کی قوموں کے اجتماع کا غوغا ہے ربّ الافواج جنگ کے لئے لشکر جمع کرتا ہے۔

۵- وہ دُور کے مُلک سے آسمان کی انتہا سے آتے ہیں ہاں خُداوند اور اُسکے قہر کے ہتھیار تاکہ تمام مُلک کو برباد کریں۔

۶- تُم واویلا کرو کیونکہ خُداوند کا دِن نزدیک ہے وہ قادرِ مطلق کی طرف سے بڑی ہلاکت کی مانند آئے گا۔

۷- اِس لئے سب ہاتھ ڈھیلے ہوں گے اور ہر آدمی کا دِل پگھلے گا۔

۸- اور وہ ہراساں ہوں گے جانکنی اور غمگینی اُن کو آئے گی وہ ایک دوسرے پر حیران ہوں گے اُن کے چہرے شعلوں کی مانند ہوں گے۔

۹- دیکھو خُداوند کا دِن آتا ہے جو غضب میں اور قہرِ شدید میں سخت درشت ہے تاکہ مُلک کو ویران کرے اور گناہگاروں کو اِس پر سے نیست و نابود کر دے۔

۱۰- کیونکہ آسمان کے ستارے اور کواکب بے نُور ہو جائیں گے سُورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔

۱۱- اور مَیں جہان کو اُس کی بُرائی کے سبب اور شریروں کو اُن کی بدکرداری کی سزا دوں گا، اور میں مغروروں کا غرور نیست اور ہیبتناک کا گھمنڈ پست کر دوں گا۔

۱۲- اور میں آدمی کو خالص سونے سے بلکہ انسان کو اوفیر کے کندن سے بھی کمیاب بناؤں گا۔

۱۳- اِس لئے میں آسمانوں کو لرزاؤں گا اور خُداوند ربّ الافواج کے غضب سے اور اُس کے قہرِ شدید کے روز زمین اپنی جگہ سے جھٹکی جائے گی۔

۱۴- اور یوں ہو گا کہ وہ کھدیڑے ہُوئے آہو اور لاوارث بھیڑوں کی مانند ہوں گے۔ اور اُن میں سے ہر ایک اپنے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور ہر ایک اپنے وطن کو بھاگے گا۔

۱۵- ہاں ہر ایک جو مغرور ہے آرپار چھیدا جائے گا ہاں ہر ایک جو شریروں سے ملے گا تلوار سے گرایا جائے گا۔

۱۶- اُن کے بچے اُن کی آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے اور اُن کے گھر لُوٹے جائیں گے اور اُنکی عورتوں کی بے حُرمتی ہو گی۔

۱۷- دیکھو مَیں مادیوں کو تمہارے خلاف اشتعال دوں گا جو سونے چاندی کو خاطر میں نہیں لاتے اور نہ ہی وہ اُن سے خوش ہوتے ہیں۔

۱۸-اُنکی کمانیں جوانوں کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گی اور وہ شیر خواروں پر رحم نہ کھائیں گے اُن کی نظریں بچّوں کو نہ چھوڑیں گی۔
۱۹-اور بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے۔ سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائے گا جن کو خُدا نے اُلٹا تھا۔
۲۰- وہ کبھی بھی آباد نہ ہوگا۔ اور پُشت در پُشت اُس میں کوئی نہ بسے گا وہاں ہرگز عرب خیمے نہ لگائیں گے اور وہاں گڈریے گلّوں کو نہ بٹھائیں گے۔
۲۱- لیکن بیابان کے جنگلی درندے وہاں بیٹھیں گے اور اُن کے گھروں میں ماتم زدہ مخلوق بھری ہوگی اور اُلّو وہاں بسیں گے اور چھگّا نس وہاں ناچیں گے۔
۲۲- اور جزیروں کے جنگلی درندے اُنکے ویران گھروں میں چلائیں گے اور اژدھے اُن کے عشرت کدوں میں اور اُس کا وقت نزدیک آن پہنچا ہے اور اُسکے دن طویل نہ ہوں گے، مَیں اِسے تیزی سے برباد کروں گا ہاں کیوں مَیں اپنے لوگوں پر رحم کروں گا، لیکن شریر ہلاک ہوں گے۔

۲۴ باب

اِسرائیل اِکٹھا ہوگا اور فضل کے ہزار سالہ دور میں خوش ہوگا — لُوسیفر بغاوت کی بنا پر آسمان پر سے پھینک دیا گیا — اِسرائیل بابل (دُنیا) پر فتح پائے گا — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۱۴۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- کیونکہ خُداوند یعقوب پر رحم فرمائے گا اور بلکہ وہ اِسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کرے گا۔ اور اُن کو اُنکے مُلک میں قائم کرے گا اور پردیسی اُن کے ساتھ شامل ہوں گے اور یعقوب کے گھرانے سے مل جائیں گے۔
۲-اور لوگ اُن کو لیں گے اور اُنہیں اُن کی جگہ لائیں گے ہاں دور زمین کی انتہاؤں سے اور وہ اپنے موعودہ مُلکوں میں لوٹیں گے اور اِسرائیل کا گھرانہ خُداوند کی سرزمین میں اُنکا مالک ہو کر اُنکو غلام اور لونڈیاں بنائے گا کیونکہ وہ اپنے اسیر کرنے والوں کو اسیر کریں گے اور اپنے ظلم کرنے والوں پر حکومت کریں گے۔
۳-اور ایسا ہوگا کہ اُس دن خُداوند تجھے تیرے دُکھ اور تیرے خوف اور سخت اسیری میں جو خدمت اُنہوں نے تجھ سے کرائی راحت بخشے گا۔
۴- اور اُس دن ایسا ہو گا کہ تُو شاہ بابل کے خلاف یہ مثل لائے گا اور کہے گا کہ ظالم کیسا نابود ہو گیا سونے کا شہر کیسے نیست ہو گیا۔
۵- خُداوند نے شریروں کا لٹھ، حاکموں کا عَصا تُوڑ ڈالا۔
۶-وہی جو لوگوں کو قہر سے مارتا رہا وہ جو قوموں پر غضب کے ساتھ حکُمرانی کرتا رہا، پر ظُلم ہوا اور کوئی روک نہ سکا۔
۷-ساری زمین پر آرام و آسائش ہے اور وہ یکا یک گیت گانے لگتے ہیں۔
۸-ہاں صنوبر کے درخت اور لبنان کے دیودار تُجھ پر یہ کہتے ہُوئے خوشی کرتے ہیں کہ جب سے تُو گرایا گیا تب سے کوئی کاٹنے والا ہماری طرف نہیں آیا۔

۹-پاتال نیچے سے تیرے سبب جنبش کھاتا ہے کہ تیرے آتے وقت تیرا استقبال کرے۔ وہ تیرے لئے مُردوں کو یعنی زمین کے سب سرداروں کو جگاتا ہے وہ قوموں کے سب بادشاہوں کو اُن کے تختوں پر سے اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔
۱۰-وہ سب بولیں گے اور تُجھ سے کہیں گے کیا تُو ہماری مانند کمزور ہو گیا؟ کیا تُو ہماری مانند ہو گیا؟
۱۱- تیری شان و شوکت قبر میں اُتار دی گئی، تیرے رباب کی آواز نہ سُنی گئی تیرے نیچے کیڑوں کا فرش ہو اور کیڑے ہی تیرے بالاپوش بنے۔
۱۲-اے لوسیفر صُبح کے فرزند تُو کیونکر آسمان پر سے گر پڑا اے قوموں کو پست کرنے والے تُو کیونکر زمین پر پٹکا گیا۔
۱۳-کیونکہ تُو اپنے دِل میں کہتا تھا مَیں آسمان پر چڑھ جاؤں گا مَیں اپنے تخت کو خُدا کے ستاروں سے بھی اُونچا کروں گا اور میں شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا۔
۱۴-مَیں بادلوں کی بُلندیوں سے بھی اُوپر چڑھ جاؤں گا مَیں خُدا تعالٰی کی مانند ہوں گا۔
۱۵-لیکن تُو پاتال میں گڑھے کی تہہ میں اُتارا جائے گا۔
۱۶-جنکی نظر تُجھ پر پڑے گی اور تُجھے غور سے دیکھ کر کہیں گے کیا یہ وہی شخص ہے جس نے زمین کو لرزادیا اور مملکتوں کو ہلا دیا؟
۱۷- اور جس نے جہاں کو بیابان بنا دیا اور اِسکے شہر اُجاڑ دیے جس نے اپنے قیدیوں کا گھر نہ کھولا؟
۱۸-قوموں کے تمام بادشاہ ہاں وہ سب کے سب اپنے اپنے مسکن میں شوکت کے ساتھ آرام کرتے ہیں۔
۱۹- لیکن تُو اپنی گور سے باہر نکمی شاخ کی مانند نکال پھینکا گیا تُو اُن مقتولوں کے نیچے دبا ہے جو تلوار سے چھیدے گئے اور گڑھے کے پتھروں پر گرے ہیں اُس لاش کی مانند جو پاؤں سے لتاڑی گئی ہو۔
۲۰-تُو اُن کے ساتھ قبر میں دفن نہ کیا جائے گا کیونکہ تُو نے اپنی مملکت کو تباہ کیا اور اپنی رعیت کو قتل کیا، بدکرداروں کی نسل کا نام باقی نہ رہے گا۔
۲۱-اُسکے سب فرزندوں کے لئے اُنکے باپ دادا کے سبب قتل کے سامان تیار کرو تاکہ پھر اُٹھکر مُلک کے مالک نہ ہو جائیں اور روی زمین کو شہروں سے معمور نہ کریں۔
۲۲-کیونکہ ربّ الافواج فرماتا ہے کہ مَیں اُن کی مخالفت کو اُٹھوں گا اور مَیں بابل کا نام مٹاؤں گا اور اُن کو جو باقی ہیں بیٹے، بھتیجے سمیت کاٹ ڈالوں گا خُداوند فرماتا ہے۔
۲۳-ربّ الافواج فرماتا ہے میں اُسے خارپُشت کی میراث اور تالاب بنا دوں گا اور میں اُسے فنا کے جھاڑو سے صاف کر دوں گا۔
۲۴-ربّ الافواج قسم کھا کر فرماتا ہے کہ یقیناً جیسا مَیں نے چاہا ویسا ہی ہو گا اور جیسا مَیں نے اِرادہ کیا ہے ویسا ہی وقوع میں آئے گا——
۲۵-کہ مَیں اپنے مُلک میں اُسوریوں کو لاؤں گا اور اپنے پہاڑوں پر اُسے پاؤں تلے لتاڑوں گا تب اُس کا جوا اُن پر سے اُترے گا اور اُسکا بوجھ اُن کے کندھوں پر سے ٹلے گا۔

۲۶-ساری دُنیا کی بابت یہی مقصد ہے اور سب قوموں پر یہی ہاتھ بڑھایا گیا ہے۔

۲۷-کیونکہ ربّ الافواج نے اِرادہ کیا ہے اور کون اُسے باطل کرے گا؟ اُس کا ہاتھ بڑھا ہُوا ہے اور اُسے کون روکے گا؟

۲۸-جس سال آخز بادشاہ نے وفات پائی اُسی سال یہ بار آیا۔

۲۹-اے کُل فِلِستین تُو اِس پر خوش نہ ہو کہ تُجھے مارنے والا لٹھ ٹوٹ گیا کیونکہ سانپ کی اصل سے ایک ناگ نکلے گا اور اُس کا پھل ایک اُڑنے والا آتشی سانپ ہو گا۔

۳۰-اور مسکینوں کے پہلوٹھے کھائیں گے اور محتاج محفوظ ہو کر سوئیں گے اور میں تیری جڑ، کال سے برباد کردوں گا اور وہ تیرے باقی لوگ قتل کر دے گا۔

۳۱-اے پھاٹک تُو واویلا کر اے شہر تُو چِلّا اے فِلِستین تُو بالکل گداز ہو گئی کیونکہ شمال سے ایک دُھواں اُٹھے گا اور اُسکے مقررہ وقتوں میں کوئی بھی اکیلا نہ ہو گا۔

۳۲-تب قوموں کے قاصد کیا جواب دیں گے؟ کہ خُداوند نے صیہُون کو تعمیر کیا ہے اور اِس میں اُسکے مسکین بندے پناہ لیں گے۔

۲۵ باب

نیفی صاف صاف بیان کرنے سے خوش ہوتا ہے — یسعیاہ کی نبوّتیں آخری ایّام میں سمجھی جائیں گی — یہودی بابل سے واپس آئیں گے مسوح کو مصلوب کریں گے اور پراگندہ ہوں گے اور سزا پائیں گے — مسوح پر ایمان لا کر بحال ہوں گے — پہلی مرتبہ وہ لحی کے یروشلم سے روانہ ہونے کے چھ سو سال بعد آئے گا — نیفی موسیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہیں اور مسیح پر ایمان رکھتے ہیں جو اِسرائیل کا قُدوس ہے۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اب میں نیفی اُن باتوں کو بیان کرتا ہوں جو مَیں نے لکھی ہیں جو یسعیاہ کے منہ سے نکلی ہیں کیونکہ دیکھو یسعیاہ بُہت سی باتیں کہیں جو میرے بُہت سے لوگوں کے سمجھنے میں مُشکل تھیں کیونکہ وہ یہودیوں میں اِسطرح کی نبوّت کے متعلق نہ جانتے تھے۔

۲-کیونکہ مَیں نیفی نے اُنہیں یہودی طور کے بارے زیادہ باتیں نہ سکھائی تھیں کیونکہ اُن کے کام تاریکی کے کام اور اُن کے اعمال مکروہ اعمال تھے۔

۳-اِسلئے مَیں اپنے لوگوں کے لئے لکھتا ہُوں اُن تمام کو جو بعد میں یہ باتیں پائیں گے جو مَیں لکھتا ہُوں اُس کے کہنے کے مطابق جو اُس نے کہا کہ خُدا کی سزاؤں کے بارے جانیں۔ جو ساری قوموں پر آئیں گی۔

۴-سو اے میرے لوگو سُنو جو اِسرائیل کے گھرانہ کے ہو اور میری باتوں پر کان لگاؤ اگرچہ اگر یسعیاہ کی باتیں تُم پر واضع نہیں لیکن اُن سب پر واضع ہیں جو نبوّت کی رُوح سے معمور ہیں میں لیکن اُس رُوح کے مطابق جو مُجھ میں ہے تمہارے لئے نبوت کرتا ہُوں مَیں اُس بے باکی کے ساتھ جو اُس وقت سے مُجھ میں ہے جب میں یروشلم سے اپنے باپ کے ساتھ آیا نبوّت کروں گا کیونکہ دیکھو! میری جان اپنے لوگوں میں بے باکی سے شادمان ہوتی ہے تاکہ وہ سیکھیں۔

۵- ہاں اور میری جان یسعیاہ کے کلام سے شادمان ہوتی ہے کیونکہ مَیں یروشلم سے آیا ہُوں اور میری آنکھوں نے یہودیوں کے معاملات دیکھے ہیں اور مَیں جانتا ہوں کہ یہودی نبّیوں کی باتوں کو سمجھتے ہیں اِس کے علاوہ اور لوگ نہیں جو کہ اِن باتوں کو سمجھیں جو یہودی سمجھتے ہیں ہاں جب تک دوسرے لوگوں کو اُسی طریقہ سے نہ سکھایا جائے جس طریقہ سے یہودیوں کو سکھایا گیا۔

۶- لیکن دیکھو! مَیں نے اپنے بچوں کو یہودیوں کے طریقہ سے نہیں سکھایا لیکن دیکھو! مَیں خود یروشلم میں رہ چُکا ہُوں اِس لئے میں اِردگرد کے خطے کو جانتا ہُوں اور مَیں نے اپنی اولاد کو خُدا کی اُن سزاؤں کی بابت بتایا ہے جو یہودیوں اور میری اولاد پر اِن ساری باتوں کے مطابق آئیں گی جو یسعیاہ نے کہی تھیں اور میں وہ باتیں نہیں لکھتا۔

۷- لیکن دیکھو! مَیں اپنی نبوّت بے باکی سے جاری رکھوں گا جس میں مَیں جانتا ہُوں کہ کوئی آدمی غلطی نہیں کر سکتا لیکن جن دِنوں یسعیاہ کی نبوّتیں پُوری ہوں گی لوگ اِن کے پورا ہونے پر یقیناً اُنہیں جان لیں گے۔

۸- اِسلئے کہ یہ بنی آدم کے نزدیک بڑی قدر والی ہیں اور وہ جو خیال کرتے ہیں کہ وہ نہیں ہیں اُن کے لئے مَیں خاص طور پر کہوں گا اور یہ باتیں اپنے لوگوں کے لئے وقف ہُوں کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ آخری دِنوں میں وہ اُنکے لئے بڑی قدر والی ہوں گی کیونکہ اُس دِن وہ اُنہیں سمجھیں گے اِسلئے اُن کی بھلائی کے لئے میں نے اُنہیں لکھا ہے۔

۹- اور جس طرح یہودیوں میں ایک نسل اپنی بدیوں کے باعث ہلاک ہُوئی ہے اُسی طرح وہ پُشت در پُشت اپنی بدیوں کے باعث ہلاک ہوتے آئے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک نسل بھی اُس وقت تک ہلاک نہیں کی گئی جب تک خُداوند کے نبّیوں کی معرفت اُن کی بابت پیشن گوئی نہ کر دی گئی ہو۔

۱۰- سو میرے باپ کے یروشلم چھوڑنے کے فوراً بعد اُنہیں اُس تباہی کی بابت بتایا گیا جو اُن پر نازل ہونے کو تھی لیکن پھر بھی اُنہوں نے اپنے دِلوں کو سخت کیا اور اب وہ میری نبوّت کے مطابق ہلاک ہو چُکے ہیں سوائے اُن چند کے جو بابل میں اسیر کر کے لے جائے گئے ہیں۔

۱۱- اور اب مَیں اُس رُوح کے سبب جو مُجھ میں ہے یہ کہتا ہُوں اور اگرچہ وہ اسیر کر کے لے جائے گئے ہیں وہ پھر واپس آئیں گے اور یروشلم کی سرزمین کے مالک ہُوں گے پس وہ پھر اپنی موروثی سرزمین میں بحال ہوں گے۔

۱۲- لیکن دیکھو! اُن میں جنگیں اور جنگوں کی افواہیں ہوں گی اور جب دِن آئے گا کہ باپ کا اِکلوتا ہاں یعنی آسمان اور زمین کا باپ اپنے آپ کو اُن پر مجسّم ہو کر ظاہر کرے گا تو دیکھو وہ اُسے اپنی بدیوں اور اور اپنے دِل کی سختی اور اپنی سرکشی کے باعث اُسے رد کریں گے۔

۱۳- دیکھو وہ اُسے مصلوب کریں گے اور تین دِن تک قبر میں رہنے کے بعد وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اُس کی کرنوں میں شفا ہو گی اور وہ تمام

جو اُس پر ایمان لائیں گے خُدا کی بادشاہی میں نجات پائیں گے سو میری جان اُس کے متعلق نبوّت سے شادمان ہوتی ہے کیونکہ میں نے اُس کا دِن دیکھ لیا ہے اور میرا دِل اُس کے پاک نام کی تمجید کرتا ہے۔

۱۴- اور دیکھو! یوں ہو گا ممسوح کے مُردوں میں سے زندہ ہونے اور خود کو اُن پر ظاہر کرنے کے بعد جتنے بھی اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ دیکھو! یروشلم دوبارہ برباد ہو گا اِس لئے اُن پر افسوس جو خُدا اور اُسکی کلیسیا کے لوگوں کے خلاف لڑتے ہیں۔

۱۵- اِس لئے یہودی تمام قوموں میں پراگندہ ہوں گے ہاں اور بابل بھی نیست ہو گا سو یہودیوں کو دوسری قومیں تتر بتر کریں گی۔

۱۶- اور اُن کے تتر بتر ہونے اور خُداوند خُدا کے اُن کو کئی پُشتوں تک دوسری قوموں کے ذریعے تکلیف پہنچانے کے بعد ہاں یعنی پُشت در پُشت اُس وقت تک جب تک اُنہیں مسیح، ابن خُدا اور کفّارے پر، جو کہ تمام بنی نوع اِنسان کے لئے لا محدود ہے راغب نہیں کیا جاتا —— اور جب وہ دِن آئے کہ وہ مسیح کا یقین کریں اور پاک دلوں اور صاف ہاتھوں سے اُس کے نام میں باپ کی پرستش کریں اور کسی اور ممسوح کے منتظر نہ ہوں تب اُس وقت وہ دن آئے گا کہ اُنہیں اِن باتوں پر یقین لانا ضروری ہو گا۔

۱۷- اور خُداوند اپنے لوگوں کی گمراہ اور پست حالت سے بحالی کیلئے پھر اپنا ہاتھ بڑھائے گا اِسلئے وہ بنی آدم میں عجیب اور حیرت انگیز کام کرے گا۔

۱۸- سو وہ اُن کے لئے اپنے کلام کو ظاہر کرے گا جس کلام سے روز آخر اُن کی عدالت ہو گی کیونکہ یہ اُنہیں حقیقی ممسُوح کی بابت قائل کرنے کے مقصد کیلئے بخشا جائے گا جسے اُنہوں نے رّد کر دیا تھا اور اُن کو قائل کرنے کا مقصد یہ ہو گا کہ کسی اور ممسُوح کا اِنتظار کرنے کی اُنہیں ضرورت نہیں کیونکہ کوئی نہیں آئے گا سوائے جھوٹے ممسُوح کے جو لوگوں کو دھوکہ دے گا کیونکہ نبیّوں نے صرف ایک ممسُوح کی بابت کہا ہے اور وہ ممسُوح ہو گا جس کو یہودی رّد کریں گے۔

۱۹- کیونکہ نبیّوں کے کلام کے مطابق اُس وقت سے چھ سو سال بعد جب میرے باپ نے یروشلم چھوڑا ممسُوح آئے گا اور نبیّوں کے کلام اور خُدا کے فرشتے کے مطابق اُس کا نام یسوع مسیح خُدا کا بیٹا ہو گا۔

۲۰- اور اب میرے بھائیو! مَیں نے یہ صاف صاف کہہ دیا ہے تاکہ تُمہیں غلطی نہ لگے سمجھ لو اور جس طرح خُداوند خُدا زندہ ہے وہ اِسرائیل کو مصر کی سر زمین سے باہر نکال لایا اور موسیٰ کو قوت بخشی تاکہ وہ قوم کو زہریلے سانپوں کے کاٹے سے شفا دے سکے اگر وہ اُس سانپ کو دیکھتے جو اُن کے سامنے لٹکایا گیا تھا اور اُسے یہ قوت بھی دِی کہ وہ چٹان پر مارے اور پانی باہر نکلے ہاں دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جس طرح یہ باتیں سچّ ہیں اور جس طرح خُداوند خُدا زندہ ہے آسمان کے نیچے یسُوع مسیح کے کوئی نام نہیں بخشا گیا جس کی میں بات کرتا ہُوں جس سے آدمی نجات پا سکے۔

۲۱- سو یہی وجہ ہے کہ خُداوند خُدا نے مجُھ سے

وعدہ کیا کہ یہ باتیں جو مَیں نے لکھی ہیں رکھی اور محفوظ کی جائیں گی اور پُشت در پُشت میری نسل کے حوالے کی جائیں تاکہ یوسف کے ساتھ کیا ہُوا وعدہ پُورا ہو کہ جب تک دُنیا قائم ہے اُسکی نسل کبھی ہلاک نہ ہو گی۔

۲۲- پس یہ کام پُشت در پُشت ہو گا جب تک زمین قائم ہے اور یہ سب خُدا کی مرضی اور خوشی سے ہو گا اور وہ قومیں جو اِن کو ملکیت میں لیں گی اُن کا اِنصاف اِس کلام کے مطابق ہی ہو گا جو لکھا گیا ہے۔

۲۳- کیونکہ ہم اپنی اولاد اور اپنے بھائیوں کو مسیح پر ایمان لانے اور خُدا سے میل کرنے کے لئے راغب کرنے کے واسطے جانفشانی سے لکھنے کی محنت کرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب کچھ کرنے کے بعد بھی فضل کے وسیلے ہی نجات پا سکتے ہیں۔

۲۴- مسیح پر ایمان رکھنے کے باوجود ہم موسیٰ کی شریعت پر بھی عمل کرتے ہیں اور کہ شریعت کے پُورا ہونے تک ہم ثابت قدمی سے مسیح کے منتظر ہیں۔

۲۵- کیونکہ موسیٰ کی شریعت دیئے جانے کا مقصد یہی تھا اور اب اگرچہ شریعت ہمارے لئے مُردہ ہو چُکی ہے اور ہم مسیح میں اپنے ایمان کے سبب زندہ کیے گئے ہیں تو حُکم کے باعث ہم اب بھی شریعت کو مانتے ہیں۔

۲۶- اور ہم مسیح کی بات کرتے ہیں ہم مسیح میں شادمان ہوتے ہیں ہم مسیح کی منادی کرتے ہیں ہم مسیح کی نبوّت کرتے ہیں اور ہم اپنی نبوّتوں کے مطابق لکھتے ہیں تاکہ ہماری اولاد جان سکے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے کونسا وسیلہ تلاش کریں۔

۲۷- پس ہم شریعت کے متعلق اِسلئے کلام کرتے ہیں تاکہ ہماری اولاد شریعت کے مُردہ پن کی بابت جان سکے اور شریعت کے مُردہ پن کی بابت جان کر اُس زندگی کے منتظر ہُوں جو مسیح میں ہے اور جانے کہ شریعت کس مقصد کے لئے دی گئی اور مسیح میں شریعت کے پُورے ہونے کے بعد جب شریعت جاتی رہے گی تو پھر انہیں اُسکے خلاف اپنے دِلوں کو سخت کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۸- اور اب میرے لوگو دیکھو! تُم سرکش لوگ ہو اِسلئے مَیں نے تُمہیں صاف صاف کہہ دیا ہے تاکہ تُمہیں غلط فہمی نہ ہو جان لو اور جو کچھ میں نے کہا ہے تمہارے خلاف گواہی کے طور پر ہو گا کیونکہ کسی شخص کو ٹھیک راہ دِکھانے کے لئے یہ باتیں کافی ہیں کیونکہ درست راہ مسیح پر ایمان لانا ہے نہ کہ انکار کرنا کیونکہ اُس کا اِنکار کر کے تُم نبیّوں اور شریعت کا بھی انکار کرتے ہو۔

۲۹- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں درست راہ مسیح پر ایمان لانا ہے نہ کہ اُسکا انکار کرنا اور مسیح اِسرائیل کا قُدّوس ہے اِسلئے ضرور ہے کہ تُم اُس کے سامنے جھکو اور اپنی ساری طاقت دِل اور زور اور اپنی ساری جان کے ساتھ اُسکی عبادت کرو اور اگر تُم یوں کرو گے تو بالکل خارج نہ کیے جاؤ گے۔

۳۰- اور جتنا زیادہ یہ ضروری ہو تُم ہرگز اُسوقت تک خُدا کی رسوم اور کاموں پر اُس شریعت کے پورا ہونے تک عمل کرو جو موسیٰ کو دی گئی تھی۔

۲۶ باب

مسیح نفیوں کو تعلیم دے گا — نیفی رویا میں اپنے لوگوں کی بربادی دیکھتا ہے — وہ خاک میں سے بولیں گے — غیر قومیں خفیہ سازشیں اور جھوٹی کلیسیائیں قائم کریں گی — خُداوند آدمیوں کو فریبی کہانت سے منع کرتا ہے۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اپنے آپ کو میرے بچّو! تُم پر اور میرے پیارے بھائیو! تُم پر ظاہر کریگا اور وہ باتیں جو وہ تُم سے کہے گا شریعت ہوگی جس پر تُم چلو گے۔

۲- کیونکہ دیکھو! میں تُمہیں بتاتا ہُوں کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ کئی نسلیں بیت گئیں اور میرے لوگوں میں بڑی جنگیں اور جھگڑے ہُوئے۔

۳- اور ممسوح کے آنے پر میرے لوگوں کو اُسکی پیدائش اور اُسکی موت اور اُسکی قیامت سے متعلق نشان دیئے جائیں گے اور شریروں کے لئے یہ دِن مہیب اور ہولناک ہو گا کیونکہ وہ ہلاک ہوں گے اور وہ اِسلئے ہلاک ہوں گے کیونکہ اُنہوں نے نبیّوں اور مُقدّسوں کو نکالا اور سنگسار کیا اور اُنہیں قتل کیا سو مُقدّسوں کے خون کی فریاد زمین پر سے اُنکے خلاف خُدا کو پہنچی۔

۴- اِس لئے وہ تمام جو مغرور ہیں اور بدکاری کے کام کرتے ہیں ربّ الافواج فرماتا ہے کہ دن آتا ہے کہ اُنہیں جلادے گا کیونکہ وہ خشک بھُوسے کی مانند ہوں گے۔

۵- ربّ الافواج فرماتا ہے اور وہ جو نبیّوں اور مُقدّسوں کو قتل کرتے ہیں زمین کی گہرائیاں اُن کو نگل جائیں گی اور پہاڑ اُن پر چھا جائیں گے اور بگولے اُنہیں لے اُڑیں گے اور عمارتیں اُن پر گر پڑیں گی اور اُنہیں کُچل کر ٹکڑے ٹکڑے اور پیس کر سفوف بنادیں گی۔

۶- اور اُن پر گرجیں کی چمک بجلیوں اور زلزلوں سے ہر قسم کی تباہی آئیگی کیونکہ خُداوند کے غضب کی آگ اُن کے خلاف بھڑکے گی اور وہ بھوسے کی مانند ہوں گے اور دِن جو آتا ہے اُن کو بھسم کردے گا ربّ الافواج فرماتا ہے۔

۷- آہ! میرے لوگوں کی ہلاکت کے باعث میری جان کرب اور دُکھ میں ہے کیونکہ مَیں نیفی یہ سب دیکھ چکا ہُوں یہ مُجھے خُدا کی حُضوری میں بھسم کردینے کو ہے لیکن میں خُدا سے یہی کہوں گا کہ تیری راہیں راست ہیں۔

۸- لیکن دیکھو! راستباز جو نبیّوں کی باتیں سُنتے ہیں اور اُنہیں ہلاک نہیں کرتے بلکہ دیئے گئے نشانوں کے مطابق سارے ظلم کے باوجود ثابت قدمی سے مسیح کے منتظر رہتے ہیں — دیکھو یہ وہ ہیں جو ہلاک نہ ہوں گے۔

۹- بلکہ راستبازی کا فرزند اُن پر ظاہر ہو گا اور وہ اُن کو شفا دے گا اور وہ اُس کے ساتھ تین پُشتوں تک سلامتی میں رہیں گے اور چوتھی پُشت میں سے بھی بہتیرے راستبازی ہی میں ہوں گے۔

۱۰- اور جب یہ باتیں پُوری ہو چکیں گی تو میرے لوگوں پر تیزی سے تباہی آئے گی اور یہ میں اپنی جان کے دُکھ کے ساتھ دیکھ چکا ہُوں سو مَیں جانتا ہُوں کہ ایسا ضرور ہو گا وہ اپنے آپ کو ناچیز ہو کر بیچتے ہیں اور اپنے غرور اور اپنی بیوقوفی

کے صلے میں وہ اپنی تباہی کاٹتے ہیں کیونکہ وہ ابلیس کے حوالے ہو جاتے ہیں اور روشنی کے کاموں کی نسبت تاریکی کے کاموں کا انتخاب کرتے ہیں اِس لئے وہ یقیناً جہنم میں جائیں گے۔

۱۱- کیونکہ خُداوند کا رُوح ہمیشہ آدمی کے ساتھ کام نہ کرتا رہے گا اور جب خُدا کا رُوح آدمی میں کام کرنا ختم کرتا ہے تب تیزی سے بربادی آتی ہے اور یہ میری جان کو غمگین کرتی ہے۔

۱۲- اور جیسا کہ مَیں نے یہودیوں کو قائل کرنے کے لئے پہلے بیان کیا تھا کہ یسُوع ہی مسیح ہے ضرور ہے کہ غیر قومیں بھی قائل ہوں کہ یسُوع ہی مسیح ہے یعنی ابدی خُدا۔

۱۳- اور کہ وہ رُوح لقدّس کی قُدرت سے اپنے آپکو اُن پر ظاہر کرتا ہے جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں ہاں بنی آدم کے ہر قبیلے قوم اور زبان میں اُن کے ایمان کے موافق وہ بڑے بڑے معجزے، نشان اور عجیب کام کرتا ہے۔

۱۴- لیکن دیکھو! مَیں آخری ایّام کے متعلق یعنی اُن دِنوں کے متعلق جب خُداوند خُدا بنی آدم پر یہ چیزیں ظاہر کرے گا تمہارے لئے نبوت کرتا ہوں۔

۱۵- میری نسل اور میرے بھائیوں کی نسل کے بے یقینی میں سکڑنے اور غیر قوموں کے ہاتھوں تکلیف پانے کے بعد ہاں خُداوند خُدا کے اُن کے گرداگرد خیمہ زن ہونے اور مورچہ بندی کر کے نکا محاصرہ کرنے اور اُنکے خلاف دمدمہ باندھنے اور اُنہیں ایسا پست کرنے کے بعد جیسے کہ وہ نہیں ہیں۔ پھر بھی راستبازوں کی باتیں لکھی جائیں گی اور ایمانداروں کی دُعائیں سُنی جائیں گی اور وہ جو تمام بے یقینی میں سکڑ ئے ہیں بھلائے نہ جائیں گے۔

۱۶- کیونکہ جو برباد ہُوئے ہیں خاک میں سے اُنکے ساتھ بولیں گے اور خاک میں سے اُن کی آواز دھیمی آئیگی اور ایسے ہو گی جیسے بھُوت کی صدا ہے کیونکہ خُداوند اُس کو قوت دے گا تاکہ وہ اُن کے متعلق سرگوشی کرے اگرچہ یہ زمین سے نکلے گی اور اُن کی آواز خاک میں سے سرگوشی کی مانند ہو گی۔

۱۷- کیونکہ خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے وہ اپنے درمیان وقوع ہونے والی باتیں لکھیں گے اور وہ لکھی اور کتاب میں سر بمہر کی جائیں گی اور وہ جو بے یقینی میں سکڑتے ہیں اُن کو حاصل نہ کر پائیں گے کیونکہ وہ خُدا کی چیزوں کو نیست کرنے کے لئے کھوج میں ہیں۔

۱۸- سو وہ جو برباد ہُوئے ہیں تیزی سے برباد کیے گئے ہیں اور اُن کے دشمنوں کی بھیڑ اُس بھُوسے کی مانند ہو گی جو ہَوا میں اُڑتا ہے —— ہاں خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے اور یہ ناگہانی ایک دم آئے گی ——

۱۹- اور ایسا ہو گا کہ جو بے یقینی میں سکڑتے ہیں غیر قوموں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔

۲۰- اور غیر قومیں اپنی ہی نظر کے غرور میں متکبر ہو گئی ہیں اور ٹھوکر کھلانے والے بڑے پتھر کے باعث ٹھوکر کھا چکی ہیں اور کہ اُنہوں نے بہت سی کلیسیائیں قائم کی ہیں پھر وہ خُدا کے معجزوں اور قُدرت کو حقیر جانتے ہیں

اور خُود پر اپنی حِکمت اور اپنے ہی علم کی منادی کرتے ہیں تاکہ مال حاصل کریں اور غریب کی صورت مسل ڈالیں۔

۲۱-اور بہت سی کلیسیائیں بنائی گئی ہیں جو حسد، عداوتیں اور نفرت پیدا کرتی ہیں۔

۲۲-اور خفیہ سازشیں بھی ہیں جِس طرح کہ قدیم میں تھیں ابلیس کے سازشوں کے موافق کیونکہ وہ اِن تمام چیزوں کا بانی ہے ہاں قتل اور تاریکی کے کاموں کا بانی اور ہاں وہ اُن کی گردن میں نرم ڈوری ڈال کر گمراہ کرتا ہے اور پھر وہ اُن کو ہمیشہ کے لئے مضبوط رسی میں باندھ لیتا ہے۔

۲۳-کیونکہ دیکھو! میرے پیارے بھائیو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ خُدا تاریکی میں کام نہیں کرتا۔

۲۴-وہ دُنیا کے فائدے کے کام کے سوا اور کچھ نہیں کرتا کیونکہ وہ دُنیا سے محبت رکھتا ہے اتنی کہ وہ اپنی جان تک قُربان کرتا ہے تاکہ تمام آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ لائے اِسلئے وہ کسی کو یہ حُکم نہیں دیتا کہ اُسکی نجات میں شریک نہ ہُوں۔

۲۵-دیکھو! کیا وہ کسی کو یہ کہتا ہے کہ مجُھ سے دُور ہو جاؤ؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں بلکہ وہ کہتا ہے دُنیا کی انتہا سے میرے پاس آؤ دودھ اور شہد بغیر پیسوں اور قیمت کے خریدو۔

۲۶-دیکھو کیا وہ کبھی کسی کو یہ حُکم دیتا ہے کہ وہ عبادت گھروں یا عبادت خانوں سے نکل جائے؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں۔

۲۷-کیا اُس نے کسی کو حُکم دیا ہے کہ وہ اُسکی نجات میں شریک نہ ہو؟ دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں بلکہ اس نے تمام انسانوں کو مفت بخشی ہے اور اس نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آدمیوں کو توبہ کی طرف راغب کریں۔

۲۸-دیکھو کیا خُداوند نے کبھی کسی کو حُکم دیا کہ وہ اُسکی نیکی میں شریک نہ ہو؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں بلکہ تمام لوگوں کو یکساں مراعات بخشی گئی ہیں اور کسی کو منع نہیں کِیا گیا۔

۲۹-اُس نے حُکم دیا ہے کہ کوئی فریبی کہانت نہ ہو کیونکہ دیکھو! فریبی کہانت وہ ہے جو آدمی خود کو دُنیا کا نُور بنا کر پیش کرتا اور اِسی کی منادی کرتا ہے تاکہ لوگوں کی نظر میں مقبول ہو اور مال حاصل کریں لیکن وہ صیہُون کی بھلائی نہیں چاہتے۔

۳۰-دیکھو خُداوند نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اِس لئے خُداوند خُدا نے ایک حُکم دیا کہ سب آدمیوں میں محبّت ہو وہ محبّت جو پیار ہے اور اگر اُن میں محبّت نہیں تو وہ کچھ بھی نہیں اِس لئے اگر اُن میں محبّت ہو گی تو صیہُون کے محنت کش کو تباہ نہ ہونے دیں گے۔

۳۱-بلکہ صیہُون کے محنتی صیہُون کے لئے کام کریں کیونکہ اگر وہ پیسے کے لئے کام کریں گے تو ہلاک ہوں گے۔

۳۲-اور خُداوند خُدا نے حُکم دیا ہے کہ آدمی خون نہ کرے کہ وہ جھوٹ نہ بولے، کہ وہ چوری نہ کرے، کہ وہ خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لے کہ وہ حسد نہ کرے، کہ وہ نفرت نہ کرے کہ وہ ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کرے، کہ وہ زنا نہ کرے کہ وہ اور کوئی ایسا کام نہ کرے کیونکہ جو کوئی ایسا کرتا ہے ہلاک ہو گا۔

۳۳-پس بدیوں میں سے کوئی بھی خُدا کی

طرف سے نہیں آتی کیونکہ وہ ایسے کام کرتا ہے جو بنی آدم کے لئے مفید ہوں اور ایسا کوئی کام نہیں کرتا جو بنی آدم پر ظاہر نہ ہو اور وہ اِن سب کو اپنے پاس آنے اور نیکیوں میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے اور وہ اپنے پاس آنیوالے کسی کا انکار نہیں کرتا خواہ وہ کالا ہو یا گورا، غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت وہ بے دینوں کو یاد رکھتا ہے خُدا کی نظر میں یہودی اور غیر قومیں سب ایک ہیں۔

۲۷ باب

تاریکی اور برگشتگی آخری ایّام میں زمین پر چھا جائے گی —— مورمن کی کتاب ظاہر ہو گی —— تین گواہ کتاب کی تصدیق کریں گے —— عالم شخص کہے گا کہ وہ سر بمہر کتاب نہیں پڑھ سکتا ہے —— خُداوند حیرت انگیز اور عجیب کام کرے گا —— موازنہ کیجئے یسعیاہ ۲۹۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- بلکہ دیکھو! آخری ایّام میں یعنی غیر قوموں کے دنوں میں —— ہاں دیکھو غیر قوموں کی تمام قومیں اور یہودی دونوں جو اِس مُلک میں آئیں گے اور وہ جو دوسرے مُلکوں میں ہوں گے ہاں بلکہ زمین کے سارے مُلکوں میں دیکھو! وہ بدیوں اور ہر قسم کی مکروہات میں مست ہوں گے۔

۲- اور جب وہ دن آئے گا ربّ الافواج اُنہیں گرج اور بھونچال اور بڑے شُور اور طوفان اور آندھی اور آگ کے مہلک شعلے کے ساتھ سزا دے گا۔

۳- اور وہ تمام قومیں جو صیہُون کے خلاف لڑتی ہیں اور اُسے تکلیف دیتی ہیں وہ رات کے خواب میں رویا کی مثل ہوں گے ہاں یہ اُن کے ساتھ ایسے ہو گا جیسے بھُوکا آدمی خواب دیکھتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ وہ کھاتا ہے لیکن جب جاگتا ہے تو اِس کی جان خالی ہوتی ہے یا ایک پیاسے آدمی کی طرح جو خواب دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ پانی پیتا ہے لیکن جب جاگتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ بے ہوش ہونے کو ہے اور اُس کی جان بھُوکی ہوتی ہے ہاں بلکہ تمام قوموں کے اجتماع کے ساتھ ایسا ہی ہو گا جو صیہون کے پہاڑ کے خلاف لڑیں گی۔

۴- کیونکہ دیکھو! تُم سب جو بدی کرتے ہو ٹھہر جاؤ اور تعجب کرو کیونکہ تُم چلاؤ گے اور چلاؤ ہاں تُم مست ہو گے پر مے سے نہیں، تُم لڑکھڑاؤ گے پر شراب سے نہیں۔

۵- کیونکہ دیکھ خُداوند نے تُم پر گہری نیند کی رُوح بھیجی ہے کیونکہ دیکھو تُم نے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں اور تُم نے نبیوّں کو رّد کیا ہے، اور تُمہار ے حاکموں اور رویا بینوں پر تُمہاری بدی کے باعث اُس نے حجاب ڈال دیا۔

۶- اور ایسا ہو گا کہ خُداوند خُدا تُم پر ایک کتاب کی عبارت ظاہر کرے گا اور کتاب اُن کی عبارت ہو گی جو سو چکے ہیں۔

۷- اور دیکھو! کہ کتاب سر بمہر ہو گی اور کتاب میں دُنیا کی ابتدا سے اِس کے آخر تک خُدا کا مکاشفہ ہو گا۔

۸- چونکہ وہ چیزیں سر بمہر کی گئی ہیں سو جو چیزیں سر بمہر کی گئی ہیں وہ لوگوں کی شرارت اور مکروہات کے دنوں میں نہیں دی جائیں گی اِسلئے کِتاب اُن سے دُور رکھی جائے گی۔

۹- لیکن کتاب شخص کو دی جائے گی اور وہ کتاب کے کلام کو عام کرے گا جو اُن لوگوں کا کلام ہے جو پیوند خاک ہوگئے ہیں اور وہ اِن باتوں کو دوسروں کے حوالے کرے گا۔
۱۰- لیکن سر بمہر کلام وہ حوالے نہیں کرے گا نہ ہی وہ کتاب حوالے کرے گا کیونکہ کتاب خُدا کی قُدرت سے سر بمہر ہوگی اور مکاشفہ جو سر بمہر تھا کتاب میں خُداوند کے مقررہ وقت پر ظاہر ہونے کے لئے محفوظ رکھا جائے گا کیونکہ دیکھو وہ دُنیا کی ابتدا اور اُسکے انجام تک کی سب باتوں کو ظاہر کرے گا۔
۱۱- اور دن آتا ہے کہ کتاب کا کلام جو سر بمہر کیا گیا تھا مکانوں کی چھتوں پر پڑھا جائے گا اور وہ مسیح کی قُدرت سے پڑھا جائے گا اور بنی آدم پر وہ سب باتیں جو واقع ہُوئی ہیں اور آئیندہ دُنیا کے انجام تک واقع ہوں گی آشکارا کی جائیں گی۔
۱۲- اور اُس دن جب اِس آدمی کو یہ کتاب حوالے کی جائے گی جسکی بابت میں نے کہا ہے کتاب دُنیا کی نظروں سے پوشیدہ رکھی جائے گی خُدا کی قُدرت سے تین گواہ اِسے دیکھیں گے اِس کے علاوہ کسی کی آنکھ اِسے نہ دیکھ سکے گی لیکن صرف وہ جسکے حوالے یہ کتاب کی جائے گی اور وہ اِس کتاب اور اِس میں بیان کی گئی باتوں کی سچائی کی گواہی دیں گے۔
۱۳- اور خُدا کی مرضی کے مطابق صرف چند کے علاوہ وہ اُسے کوئی نہ دیکھ سکے گا تاکہ بنی آدم کو اِس کلام کی گواہی دیں کیونکہ خُداوند خُدا نے فرمایا ہے کہ ایمانداروں کا کلام مُردے کی مثل بولے گا۔
۱۴- سو خُداوند خُدا کتاب کے کلام کو ظاہر کرنے کا کام شروع کریگا اور وہ جس قدر گواہ ضروری سمجھے گا اپنے کلام کی سچّائی کی تصدیق کے لئے قائم کرے گا اور اُس پر افسوس جو خُدا کے کلام کو ردّ کرتا ہے۔
۱۵- لیکن دیکھو! یوں ہو گا کہ خُداوند خُدا جسکے حوالے وہ کتاب کرے گا اُس سے کہے گا یہ کلام لے جو سر بمہر نہیں اور کسی اور کو دے تاکہ وہ اِسے عالم کو یہ کہہ کر دِکھائے میری درخواست ہے کہ تُو اِسے پڑھ اور عالم کہے گا کہ کتاب یہاں میرے پاس لاؤ میں اِسے پڑھوں گا۔
۱۶- اور تب وہ خُدا کے جلال کے لئے نہیں بلکہ دُنیاوی جلال اور مال کے حصول کے لئے ایسا کہیں گے۔
۱۷- اور آدمی کہے گا مَیں کتاب نہیں لا سکتا کیونکہ یہ سر بمہر ہے۔
۱۸- تب عالم کہے گا میں اِسے نہیں پڑھ سکتا۔
۱۹- سو پھر ایسا ہو گا کہ خُداوند خُدا یہ کتاب اور اِسکا کلام ناخواندہ کو دے گا اور وہ آدمی جو پڑھا لکھا نہیں کہے گا میں تو پڑھنا ہی نہیں جانتا۔
۲۰- اور تب خُداوند خُدا اُس سے کہے گا عالم اُسے نہیں پڑھیں گے کیونکہ اُنہوں نے اُسے ردّ کر دیا اور مَیں اپنا کام کرنے کی قُدرت رکھتا ہُوں اِس لئے تُم وہ کلام پڑھو گے جو مَیں تمہیں دُوں گا۔
۲۱- سر بمہر چیزوں کو مت چھوؤ کیونکہ مَیں اُنہیں اپنے مقررہ وقت پر ظاہر کروں گا اور مَیں

بنی آدم پر یہ اِسلئے ظاہر کروں گا تاکہ وہ جانیں کہ مَیں اپنا کام کرنے کی قُدرت رکھتا ہُوں۔

۲۲- سو جب تُم وہ کلام پڑھ چکو جس کا میں نے تمہیں حُکم دیا ہے اور گواہوں جن کا مَیں نے تُمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے حاصل کر لو تب تُم کتاب دوبارہ سر بمہر کر دینا اور میرے پاس چُھپا دینا تاکہ میں اُس کلام کی جو تُو نے نہیں پڑھا اُس وقت تک حفاظت کروں جب تک کہ میری نظر اور حکمت میں اُسے بنی آدم پر ظاہر کرنا مناسب ہو گا۔

۲۳- کیونکہ دیکھو! مَیں خُدا ہُوں اور مَیں معجزوں کا خُدا ہُوں اور مَیں دُنیا پر ظاہر کروں گا کہ مَیں کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہوں اور مَیں بنی آدم میں صرف اُن کے ایمان کے مطابق کام کرتا ہُوں۔

۲۴-اور پھر ایسا ہو گا کہ خُداوند اُس سے کہے گا جو وہ کلام پڑھے گا جو اُسے دیا جائے گا۔

۲۵- چونکہ یہ لوگ زبان سے میری نزدیکی چاہتے ہیں اور ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دِل مُجھ سے دُور ہیں کیونکہ میرا خوف جو اُن کو ہوا فقط آدمیوں کی تعلیم سُننے سے ہوا۔

۲۶-اِسلئے مَیں اِن لوگوں میں عجیب کام کروں گا ہاں جو حیرت انگیز اور تعجب خیز ہو گا اور اُن کے عاقلوں کی عقل زائل ہو جائے اور اُن کے داناؤں کی دانائی جاتی رہے گی۔

۲۷-اور اُن پر افسوس جو اپنی مشورت خُداوند سے چھپاتے ہیں اُن کے کام تاریکی کے ہیں اور وہ کہتے ہیں کون ہم کو دیکھتا ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں کون پہچانتا ہے؟ یقیناً تمہارے ٹیڑھے کام کمہار کی مٹّی کی مثل ہیں لیکن دیکھو! ربّ الافواج فرماتا ہے کہ میں اُنہیں بتاؤں گا کہ میں اُن کے تمام کاموں کو جانتا ہوں کیا مخلوق اپنے خالق سے کہے گی کہ اُس نے مجھے نہیں بنایا؟ یا مصنوع اپنے صانع سے کہے گی کہ اُسے کچھ فہم نہیں؟

۲۸- لیکن دیکھو! ربّ الافواج فرماتا ہے میں بنی آدم پر آشکارا کروں گا کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد لبنان شاداب میدان میں تبدیل ہو جائے گا اور شاداب میدان جنگل جانا جائے گا۔

۲۹-اور اُس دن بہرے کتاب کی باتیں سُنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں دُھند اور تاریکی میں سے دیکھیں گی۔

۳۰- تب مسکین خُداوند میں زیادہ خوش ہوں گے اور غریب اِسرائیل کے قُدوس میں شادمان ہوں گے۔

۳۱- یقیناً جیسے خُداوند زندہ ہے وہ ظالم کو فنا ہوتا دیکھیں گے اور ٹھٹھا باز نابود ہو گا اور وہ تمام جو بدکرداری کے لئے بیدار رہتے ہیں کاٹ ڈالے جائیں گے۔

۳۲- اور وہ جو آدمی کو اُسکے کلام میں مُجرم ٹھہراتے ہیں اور اُسکے لئے پھندہ لگاتے ہیں جو پھاٹک میں ملامت کرتا ہے، سچّے کو بے سبب ناچیز خیال کرتے ہیں۔

۳۳-اِسلئے خُداوند جو اِبراہام کا نجات دینے والا ہے یعقوب کے خاندان کے حق میں یوں

فرماتا ہے کہ یعقوب اب شرمندہ نہ ہوگا نہ ہی اُس کا چہرہ زرد رو ہوگا۔

۳۴- بلکہ اُسکے فرزند اپنے درمیان میری دستکاری دیکھ کر میرے نام کی تقدیس کریں گے اور یعقوب کے قُدوس کی تقدیس کریں گے اِسرائیل کے خُدا سے ڈریں گے۔

۳۵- وہ جو رُوح میں گمراہ ہیں فہم حاصل کریں گے اور بڑبڑانے والے تعلیم پذیر ہوں گے۔

۲۸ باب

آخری ایّام میں بہت سی جھوٹی کلیسیائیں بنیں گی — وہ جھوٹی باطل اور بیوقوفی کی تعلیم دیں گی — جھوٹے اُستادوں کے سبب برگشتگی عام ہوگی — ابلیس آدمی کے دلوں کو غضبناک کرے گا — وہ ہر قسم کی جھوٹی تعلیم دے گا۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے بھائیو دیکھو! جسطرح رُوح نے مُجھے کہا میں نے ویسے ہی تُم سے کہا ہے اِسلئے مَیں جانتا ہُوں کہ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔

۲- اور وہ باتیں جو کتاب سے لکھی جائیں گی بنی آدم کے لئے بڑی قدر والی ہوں گی اور خاص کر ہماری نسل کے لئے جو اِسرائیل کے گھرانے کا بقیہ ہے۔

۳- کیونکہ اُس دن یوں ہوگا کہ جو کلیسیائیں بنیں گی اور وہ خُداوند کے لئے نہیں بنیں گی جب ایک دوسرے سے کہیں گی دیکھو! میں خُداوند کی ہوں اور دوسری کہے گی میں خُداوند کی ہوں اور قائم ہونیوالی ساری کلیسیائیں ایسا ہی کہیں گی جبکہ وہ خُداوند کے لئے نہیں بنیں —

۴- اور وہ آپس میں تکرار کریں گی اور اُن کے کاہن آپس میں بحث کریں گے اور وہ اپنے علم کے مطابق تعلیم دیں گے اور رُوح القدّس کا انکار کریں گے جو گفتار بخشتا ہے۔

۵- اور وہ خُدا کی قُدرت اِسرائیل کے قُدوس کا انکار کریں گے اور وہ لوگوں سے کہیں گے ہماری طرف کان لگاؤ اور ہماری تعلیم سُنو کیونکہ دیکھو! آج خُدا نہیں ہے اِس لئے کہ خُدا اور مخلصی دینے والے نے اپنا کام انجام کو پہنچا دیا ہے اور اُس نے اپنی قُدرت آدمیوں کو بخش دی ہے۔

۶- دیکھو! تُم میری ہی تعلیم سُنو اگر کوئی کہے کہ خُداوند کے ہاتھوں یہ معجزہ ہوا ہے تو یقین نہ کرو کیوں کہ آج وہ معجزوں کا خُدا نہیں ہے اُس نے اپنا کام انجام دے دیا ہے۔

۷- ہاں اور کئی ہوں گے جو کہیں گے کھاؤ پیو عیش کرو کیونکہ کل ہم مر جائیں گے اور ہمارے ساتھ بہتر ہی ہوگا۔

۸- اور کئی ایسے ہوں گے جو کہیں گے کھاؤ پیو اور عیش کرو لیکن خُدا سے بھی ڈرو معمولی گناہ میں قصور وار نہیں ٹھہرائے گا۔ ہاں معمولی جُھوٹ بول لو کسی کے کلام سے فائدہ اُٹھاؤ اپنے پڑوسی کے لئے گڑھا کھودو اِس میں کوئی نقصان نہیں اور یہ سب کچھ کرو کیونکہ کل تو ہمیں مر جانا ہے اگرچہ ہم مجرم ہُوئے بھی تو خُدا ہمیں چند کوڑے مارے گا اور اُسکے بعد ہم اُسکی بادشاہی میں بچا لئے جائیں گے۔

۹- ہاں اور کئی ایسے ہوں گے جو اپنے طریقے سے جھوٹی باطل اور بیوقوفی کی تعلیم سکھائیں گے اور اپنے دل میں متکبر ہوں گے اور اپنی مشورت

خُداوند سے چھپانے کے لئے گہرائی ڈھونڈیں گے اور اُن کے کام تاریکی میں ہوں گے۔
۱۰-اور زمین پر سے مُقدّسین کا خون اُن کے خلاف پکُارے گا۔
۱۱- ہاں وہ سب کے سب گمراہ اور ناراست ہوگئے ہیں۔
۱۲-غرور کے باعث اور جھوٹے اُستادوں کے باعث اور جھوٹی تعلیم کے باعث اُنکی کلیسیائیں ناراست ہیں اور اُونچی ہو گئی ہیں اور غرور کے سبب متکبر ہیں۔
۱۳-وہ مسکینوں کو اپنی عمدہ عبادت گاہوں کے سبب لوٹتے ہیں وہ غریبوں کو اپنے عمدہ لباس کے باعث لوٹتے ہیں اور وہ دل کے حلیموں اور غریبوں کو اپنے اُس غرور کے باعث جس سے وہ متکبر ہوئے ہیں ظلم کرتے ہیں۔
۱۴-وہ اُونچے سر ہیں اور سرکشی پہنتے ہیں ہاں اور غرور اور بدی اور مکروہات اور کسبیوں کے سبب ماسوائے چند کے جو مسیح کے حلیم پیروکار ہیں وہ تمام گمراہ ہوگئے ہیں تو بھی اُن کی رہنمائی کی گئی، کہ وہ کئی باتوں میں غلطیاں کرتے ہیں اِسلئے کہ وہ آدمیوں کی تعلیم سیکھتے ہیں۔
۱۵- آہ عاقل اور عالم اور دولتمند پر افسوس جو دل کے غرور کے باعث متکبر ہیں اور اُن تمام پر بھی افسوس جو جھوٹی تعلیم دیتے اور وہ تمام جو زنا کرنے اور خُداوند کی راہوں سے پھر جاتے ہیں اُن پر افسوس، افسوس، افسوس خُداوند قادر مطلق فرماتا ہے کیونکہ وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔
۱۶- اُن پر افسوس جو سچّے کو بے سب پرے کرتے اور نیکوکار کو ملامت کرتے اور کہتے ہیں کہ اُسکی کوئی قدر نہیں ہے اِسلئے دن آتا ہے کہ خُداوند تیزی سے زمین کے مکینوں کو سزا دینے آئے گا اور اُس دن وہ ہلاک ہونے کے لئے بدی میں پک چُکے ہوں گے۔
۱۷- لیکن دیکھو! ربّ الافواج فرماتا ہے اگر زمین کے باشندے اپنی بدکاریوں اور مکروہات سے توبہ کریں تو وہ ہلاک نہ ہوں گے۔
۱۸- لیکن دیکھو! بڑی اور نفرت انگیز کلیسیا جو ساری زمین کی کسبی ہے زمین پر اوندھی گرے گی اور اُسکا گرنا ہولناک ہو گا۔
۱۹-کیونکہ ابلیس کی بادشاہی یقیناً لرزتی ہے اور وہ جن کا تعلق اِس سے ہے اُنہیں یقیناً توبہ کے لئے جنبش کھانا ہو گی ورنہ ابلیس اُنہیں ہمیشہ تک کے لئے زنجیروں میں جکڑ لے گا اور وہ غصّے سے مشتعل ہوں گے اور ہلاک ہوں گے۔
۲۰-کیونکہ دیکھو! اُس دن وہ بنی آدم کے دلوں میں طیش لائے گا اور اُنکے غضب کو نیکی کے خلاف اُبھارے گا۔
۲۱-اور دوسروں کو تسکین دے گا اور اُنہیں جسمانی دھندوں میں اُلجھائے گا تاکہ وہ کہیں کہ صیہُون میں سب ٹھیک ہے ہاں صیہون خوش حال ہے سب ٹھیک ہے —— اور یوں ابلیس اُن کی جانوں کو دھوکہ دیتا ہے اور ہوشیاری کے ساتھ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔
۲۲-اور دیکھو! دوسروں کو پھُسلاتا ہے اور اُنہیں کہتا ہے کہ کوئی جہنم نہیں اور وہ اُن سے کہتا ہے میں ابلیس نہیں ہوں کیونکہ ایسا ہے ہی نہیں

ہے —— اور یوں وہ اُن کے کانوں میں سرگوشی کرتا ہے اور پھر اُن کو خوفناک زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے جہاں سے رہائی نہیں ہے۔

۲۳- ہاں وہ موت اور جہنم میں جکڑے ہیں اور موت اور جہنم اور ابلیس اور وہ تمام جو اُس کے ساتھ بندھے ہیں یقیناً خُدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اُن کے کاموں کے مطابق اُن کی عدالت ہو گی اور وہاں سے وہ یقیناً اُس جگہ لے جائیں گے جو اُن کے لئے تیار کی گئی ہے یعنی آگ اور گندھک کی جھیل میں وہ عذاب جو ختم ہونے کا نہیں۔

۲۴- اِسلئے اُس پر افسوس جو صیہُون میں آرام سے ہے۔

۲۵- اُس پر افسوس جو چلاّتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔

۲۶- ہاں اُس پر افسوس جو آدمیوں کی تعلیم سُنتا ہے اور اور خُدا کی قُدرت اور رُوح القدّس کی نعمت کا انکار کرتا ہے۔

۲۷- ہاں اُس پر افسوس جو کہتا ہے کہ ہم نے پالیا ہے اور ہمیں مزید ضرورت نہیں۔

۲۸- پس اُن سب پر افسوس جو خُدا کی سچّائی کے سبب کانپتے اور غصّے میں ہیں کیونکہ دیکھو! جو اُسے خوشدلی سے قبول کرتے ہیں اُن کی بنیاد چٹان پر ہے اور وہ جسکی بنیاد ریت پر ہے خوف سے کانپتا ہے مبادا کہ گر پڑے۔

۲۹- اُس پر افسوس جو کہتا ہے ہم نے خُدا کا کلام پالیا ہے اور ہمیں خُدا کے کلام کی مزید ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس کافی ہے۔

۳۰- کیونکہ دیکھو! خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے مَیں بنی آدم کو قطار بہ قطار تعلیم بہ تعلیم، بخشوں گا تھوڑی یہاں سے تھوڑی وہاں سے، اور مبارک ہیں وہ جو میری تعلیم کو سُنتے ہیں اور میری مشورت پر کان لگاتے ہیں کیونکہ وہ حکمت سیکھیں گے کیونکہ جس کے پاس ہے اُسے دیا جائے گا اور اُن سے جو کہیں گے کہ ہمارے پاس کافی ہے اُن سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُن کے پاس ہے۔

۳۱- ملعون ہے وہ جو آدمی پر توکل کرتا ہے اور جو جسم کو قوت بناتا یا جو آدمیوں کی تعلیم سُنتا ہے سوائے اِسکے کہ اُن کی تعلیم رُوح القدّس کی قُدرت کے وسیلے دی جائے۔

۳۲- خُداوند ربّ الافواج فرماتا ہے غیر قوموں پر افسوس کیونکہ جب تک وہ میرا انکار کرتے رہیں گے دن بدن میرا غضب والا ہاتھ اُن کی طرف بڑھتا رہیگا لیکن خُداوند خُدا فرماتا ہے اگر وہ توبہ کریں اور میری طرف رجوع کریں تو میں اُن پر رحم کروں گا کیوں میرا بازو سارے دن سے بڑھا ہوا ہے خُداوند ربّ الافواج فرماتا ہے۔

۲۹ باب

بہت سی غیر قومیں مورمن کی کتاب کو رد کریں گی —— وہ کہیں گے ہمیں کسی اور کتاب مُقدّس کی ضرورت نہیں —— خُداوند بہت سی قوموں سے مخاطب ہوتا ہے —— وہ لکھی جانے والی کتابوں کے مطابق دُنیا کی عدالت کرے گا۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- بلکہ دیکھو! کئی ہوں گے —— اُس دن جب مَیں اُن کے درمیان اپنا حیرت انگیز کام شروع

کروں گا تاکہ مَیں اُن عہود کو یاد کروں جو مَیں نے بنی آدم سے کیے ہیں تاکہ مَیں دوسری بار اپنا ہاتھ اپنے لوگوں کی بحالی کے لئے بڑھاؤں جو اِسرائیل کے گھرانہ کے ہیں۔

۲- اور اِس لئے بھی کہ اُن وعدوں کو یاد کروں جو مَیں نے تُجھ نیفی اور تیرے باپ سے کیے کہ مَیں تیری نسل کو یاد رکھوں اور کہ تیری نسل کی باتیں تیری نسل کے لئے میرے منہ سے نکلیں اور میرے لوگوں کے لئے نشان کے طور پر میرا کلام سسکار کر زمین کی انتہا تک پہنچے گا جو کہ اِسرائیل کے گھرانہ کے ہیں۔

۳-اور کیونکہ میرا کلام بشدت ظاہر ہو گا —— بہت ساری غیر قومیں کہیں گی کتاب مُقدّس، کتاب مُقدّس، کتاب مُقدّس تو ہمارے پاس ہے اِسکے علاوہ کوئی کتاب مُقدّس نہیں ہو سکتی۔

۴-لیکن خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے اے نادانو! اُن کے پاس کتاب مُقدّس ہو گی اور یہ میرے قدیم موعودہ لوگوں یہودیوں میں سے نکلے گی اور کیا وہ اُس کتاب مقدس کیلئے جو اُنہیں حاصل ہے یہودیوں کے شکر گزار ہوں گے؟ ہاں غیر قوموں کے کیا معنی ہیں کیا اُنہیں یہودیوں کی مشقتیں اور مصیبتیں اور احکام اور میرے لئے اُنکی جانفشانی جو اُنہوں نے غیر قوموں کی نجات کے لئے دکھائی اُنہیں یاد ہے؟

۵-اے غیر قوموں کیا تمہیں یہودی جو میرے قدیم موعودہ لوگ ہیں یاد ہیں؟ نہیں، بلکہ تُم نے اُن پر لعنت اور اُن سے نفرت کی ہے اور اُن کی بحالی نہیں چاہی لیکن دیکھو! میں یہ سب کچھ تُمہارے ہی سروں پر واپس لاؤں گا کیونکہ میں خُداوند اپنے لوگوں کو بھُولا نہیں۔

۶- تُم احمق ہو جو کہتے ہو کہ کتاب مُقدّس؟ ہمارے پاس کتاب مُقدّس پہلے سے ہے اور اب ہمیں کسی اور کتاب مُقدّس کی ضرورت نہیں کیا تُم نے سوائے یہودیوں کے کسی اور سے کتاب مُقدّس حاصل کی ہے؟

۷-کیا تُم نہیں جانتے کہ قومیں ایک سے زیادہ ہیں؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ مَیں تمہارے خُداوند خُدا ہی نے تمام اِنسانوں کو تخلیق کیا ہے اور یہ کہ مَیں اُن کو یاد رکھتا ہُوں جو سمندر کے جزیروں میں ہیں اور یہ کہ مَیں اُوپر آسمانوں پر اور نیچے زمین تلے حکمرانی کرتا ہُوں اور وہاں مَیں بنی آدم یعنی زمین کی تمام قوموں پر اپنا کلام ظاہر کرتا ہُوں؟

۸- تم بڑبڑاتے اِسلئے ہو کہ میرا اور کلام تمہیں کیوں ملا ہے کیا؟ تُم نہیں جانتے کہ دو قوموں کی شہادت تمہارے لئے گواہی ہے کہ مَیں خُدا ہُوں اور کہ مَیں ایک قوم کو دوسری قوم کی مانند یاد رکھتا ہُوں؟ سو مَیں دونوں قوموں سے ایک ہی جیسا کلام کرتا ہُوں اور جب دو قومیں اِکٹھی ہوں گی تو اُن کی شہادت بھی اِکٹھی ہو گی۔

۹- اور مَیں یہ اِسلئے کرتا ہُوں تاکہ مَیں ثابت کروں کہ مَیں کل، آج اور ابد تک یکساں ہُوں اور یہ کہ میرا کلام میری خوشی کے موافق ہے اور چونکہ مَیں نے ایک کلام دیا ہے یہ مت سمجھو کہ مَیں اور کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرا کام ابھی ختم نہیں ہُوا نہ ہی دُنیا سے نسلِ اِنسانی کے خاتمہ تک ہو گا نہ ہی اب سے ہمیشہ تک۔

۱۰- سو یہ مت سمجھو کہ تمہارے پاس کتاب مُقدّس ہے اور اِس میں میرا سارا کلام لکھا ہے اور یہ بھی نہ سمجھو کہ مَیں اور کچھ نہیں لکھوا سکتا۔

۱۱- کیونکہ میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب اور سمندر کے تمام جزیروں میں بسنے والے سب اِنسانوں کو حُکم دیتا ہُوں کہ وہ اُن سے کیا جانے والا میرا کلام لکھ لیں کیونکہ ہر اِنسان کی عدالت اُسکے کاموں اور لکھی جانے والی کتابوں کے مطابق ہو گی۔

۱۲- کیونکہ! دیکھو! مَیں یہودیوں سے کلام کروں گا اور وہ اِسے لکھیں گے اور مَیں نفیوں سے کلام کروں گا اور وہ اُسے لکھیں گے اور مَیں اِسرائیل کے گھرانہ کے دوسرے قبیلوں سے بھی کلام کروں گا جن کی میں نے رہنمائی کی ہے اور وہ اِسے لکھیں گے اور زمین کی تمام قوموں سے بھی کلام کروں گا اور وہ بھی اِسے لکھیں گے۔

۱۳- اور ایسا ہو گا کہ یہودیوں کے پاس نفیوں کا کلام ہو گا اور نفیوں کے پاس یہودیوں کا کلام ہو گا اور نفیوں اور یہودیوں کے پاس اِسرائیل کے کھوئے ہُوئے قبیلوں کا کلام ہو گا اور اِسرائیل کے کھوئے ہُوئے قبیلوں کے پاس نفیوں اور یہودیوں کا کلام ہو گا۔

۱۴- اور ایسا ہو گا کہ میرے لوگ جو کہ اِسرائیل کے گھرانہ کے ہیں اپنی ملکیت کے مُلکوں کے گھر میں اِکٹھے ہُوں گے اور میرا کلام بھی اِکٹھا ایک ہو گا اور اُن پر جو میرے کلام اور اِسرائیل کے گھرانہ یعنی میرے لوگوں کے خلاف لڑتے ہیں آشکار کروں گا کہ میں خُدا ہُوں اور یہ کہ مَیں نے ابراہام سے عہد کیا کہ میں ہمیشہ اُسکی نسل کو یاد رکھوں گا۔

۳۰ باب

تبدیل ہونیوالی غیر قومیں موعودہ لوگوں کے ساتھ شمار ہوں گی —— بہت سے لامنوں اور یہودیوں کا ایمان خُدا کے کلام پر ہو گا اور وہ دلکشا ہو جائیں گے —— اِسرائیل بحال ہو گا اور شریر ہلاک کیے جائیں گے۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نیفی نہیں چاہوں گا کہ تُم یہ سمجھو کہ تُم غیر قوموں سے زیادہ راست باز ہو گے کیونکہ دیکھو! سوائے اِسکے کہ تُم خُدا کے حُکموں پر چلو تُم سب اِسی طرح ہلاک ہو گے اور اُن باتوں کے باعث جو کہی گئی ہیں یہ خیال مت کرو کہ غیر قومیں بالکل فنا ہو جائیں گی۔

۲- کیونکہ دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ غیر قوموں کے جتنے لوگ توبہ کریں گے خُداوند کے موعودہ لوگ ہوں گے اور یہودیوں کے جتنے لوگ توبہ نہیں کریں گے خارج کیے جائیں گے کیونکہ خُداوند کا عہد سوائے اُن کے کسی کے ساتھ نہیں جو اُس کے بیٹے کا یقین کرتے ہیں جو کہ اِسرائیل کا قُدوس ہے۔

۳- اور اب مَیں یہودیوں اور غیر قوموں کی بابت قدرے زیادہ نبوّت کروں گا اور جس کتاب کے متعلق میں نے کہا ہے وہ ظاہر ہو گی اور غیر قوموں کے لئے لکھی جائے گی اور پھر خُداوند کے لئے سر بمہر کر دی جائے گی اور بہتیرے ہوں

گے جو اِس میں لکھے ہُوئے کلام پر یقین کریں گے اور وہ اُنہیں ہماری نسل کے بقیہ کے لئے لے کر آئیں گے۔
۴-اور تب ہماری نسل کے بقیہ ہمارے متعلق جانیں گے کہ ہم کس طرح یروشلم سے آئے اور کہ وہ یہودیوں کی نسل ہیں۔
۵-اور اُن میں یسُوع مسیح کی انجیل کی منادی کی جائے گی اِس طرح وہ اپنے باپ دادا کے علم میں بحال ہوں گے اور یسُوع مسیح کے علم میں بھی بحال ہوں گے جو اُنکے باپ دادا کے درمیان تھا۔
۶-اور تب وہ شادمان ہوں گے کیونکہ وہ جانیں گے کہ خُدا کے ہاتھ سے اُن پر یہ ایک برکت ہے اور تاریکی کے چھلکے اُن کی آنکھوں سے گرنے لگے ہیں اور اُن میں کئی پُشتیں نہ ہو گزریں گی کہ وہ بے داغ اور دلکش لوگ ہوں جائیں گے۔
۷-اور ایسا ہو گا کہ یہودی جو پراگندہ ہیں وہ بھی مسیح کا یقین کرنے لگیں گے اور روی زمین پر جمع ہونے لگیں گے اور جتنے لوگ مسیح کا یقین کریں گے دلکش لوگ ہو جائیں گے۔
۸- اور ایسا ہو گا کہ خُداوند خُدا زمین پر تمام قوموں قبیلوں زبانوں اور لوگوں میں اپنے لوگوں کی بحالی کے لئے اپنا کام شروع کرے گا۔
۹-اور خُداوند خُدا راستی سے مسکینوں کا اِنصاف کرے گا اور زمین کے حلیموں کے واسطے راستی سے تنبیہہ کرے گا اور زمین کو اپنے منہ کے عصا سے مارے گا اور اپنے لبوں کی سانس سے شریروں کو ہلاک کرے گا۔
۱۰-کیونکہ وقت تیزی سے آتا ہے جب خُداوند خُدا لوگوں میں بڑی امتیاز کرے گا اور شریر ہلاک ہوں گے اور وہ اپنے لوگوں کو چھوڑ دے گا ہاں اگر ایسا ہی ہے تو پھر وہ یقیناً شریر کو آگ سے جلا کر ہلاک کرے گا۔
۱۱-راستبازی اُسکی کمر کا پٹکا ہو گی اور اُسکے پہلو پر وفاداری کا پٹکا ہو گا۔
۱۲-اور تب بھیڑیا برّے کے ساتھ رہیگا اور چیتا بکری کے بچّے کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھڑا اور شیر بچّہ اور پلا ہوا بیل مل جُل کر رہیں گے اور ننھا بچّہ اُنکی پیش روی کرے گا۔
۱۳-اور گائے اور ریچھنی مل کر چریں گی اُنکے بچّے اِکٹھے بیٹھیں گے اور شیر ببر بیل کی طرح بھوسہ کھائے گا۔
۱۴-اور دودھ پیتا بچّہ سانپ کے بل کے پاس کھیلے گا اور وہ لڑکا جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے بل میں ہاتھ ڈالے گا۔
۱۵- وہ میرے تمام کوہ مُقدّس پر نہ ضرر پہنچائیں گے نہ ہلاک کریں گے کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اِسی طرح زمین خُداوند کے علم سے معمور ہو گی۔
۱۶-اِسلئے کہ ساری قوموں کے کام ظاہر کر دیئے جائیں گے ہاں بنی آدم پر ساری چیزیں ظاہر کر دی جائیں گی۔
۱۷-کوئی ایسی پوشیدہ بات نہیں جو ظاہر نہ کی جائے اور تاریکی کا کوئی ایسا کام نہیں جو روشنی میں ظاہر نہ کیا جائے اور روی زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جو سر بمہر ہو اور کھولی نہ جائے۔
۱۸-پس بنی آدم پر آشکارا کی جانیوالی ساری

باتیں اُس دن ظاہر کی جائیں گی اور پھر بنی آدم کے دِلوں پر زیادہ دیر تک شیطان کا غلبہ نہ رہے گا اور اب میرے پیارے بھائیو! مَیں اپنی باتیں ختم کرتا ہُوں۔

۳۱ باب

نیفی بتاتا ہے کہ مسیح نے کیوں بپتسمہ لیا—— ضرور ہے کہ اِنسان مسیح کی پیروی کریں، بپتسمہ لیں، رُوح القدّس پائیں اور نجات کے لئے آخر تک برداشت کریں—— توبہ اور بپتسمہ تنگ اور سکڑی راہ کا دروازہ ہیں—— ابدی زندگی اُن کو ملتی ہے جو بپتسمہ لینے کے بعد خُدا کے احکام پر چلتے ہیں۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو! مَیں نیفی تمہاری بابت نبوّت ختم کرتا ہُوں مَیں صرف چند باتیں لکھتا ہُوں جن کا مُجھے علم ہے کہ یقیناً وقوع ہوں گی اور یعقوب کی بھی چند ایک باتیں ہی لکھ سکوں گا۔

۲- اگرچہ جو باتیں میں نے لکھی ہیں وہ میرے لئے کافی ہیں تو بھی مسیح کی تعلیم کے متعلق ضرور ہے کہ اور بات کروں اِسلئے مَیں اپنی واضح نبوّت کے متعلق بے باک بات کروں گا۔

۳- کیونکہ میری جان بے باکی کے سبب شادمان ہے کیونکہ خُداوند خُدا اِس طرح بنی آدم کے درمیان کام کرتا ہے کیونکہ خُداوند خُدا سمجھنے کے لئے روشنی بخشتا ہے۔ کیونکہ وہ آدمیوں کے ساتھ اُن ہی کی زبان میں کلام کرتا ہے تاکہ وہ سمجھ سکیں۔

۴- سو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ مَیں نے تُمہیں ایک نبی کی بابت بتایا ہے جو خُداوند نے مُجھے دکھایا ہے جو کہ خُدا کے برے کو بپتسمہ دے گا جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جائے گا۔

۵- اور اب اگر خُدا کے برہ کو ساری راستبازی پوری کرنے کے لئے پاک ہوتے ہُوئے بھی پانی سے بپتسمہ لینے کی ضرورت تھی آہ تب ہمیں ناپاک ہوتے ہوئے ہاں پانی سے بپتسمہ لینے کی کتنی زیادہ ضرورت ہے۔

۶- اور اب میرے پیارے بھائیو! مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کہ خُدا کے برّہ نے پانی سے بپتسمہ لے کر کس طرح راستبازی کی تکمیل کی؟

۷- کیا تُم نہیں جانتے کہ وہ پاک تھا؟ لیکن اگرچہ وہ پاک ہے تو بھی اُس نے بنی آدم پر یہ ظاہر کرنے کے لئے جسمانی ہو کر باپ کے سامنے اپنے آپ کو فروتن کیا اور اُسکے احکام پر چلنے میں فرمانبرداری ظاہر کی۔

۸- سو اُس کے پانی سے بپتسمہ لینے کے بعد رُوح القدّس کبوتر کی شکل میں اُس پر اُترا۔

۹- اور یہ بنی آدم کو سکڑے راستے اور تنگ دروازے کی بابت بتاتا ہے جہاں سے اُنہیں گزرنا ہے اور اُس نے اُن کے سامنے مثال قائم کی ہے۔

۱۰- اور اُس نے بنی آدم سے کہا تُم میرے پیچھے آؤ، میرے پیارے بھائیو! کیا خُدا کے حُکموں کی خوشی کے ساتھ تابعداری کے بغیر ہم یسُوع کی پیروی کر سکتے ہیں؟

۱۱- اور باپ فرماتا ہے تُم توبہ کرو تُم توبہ کرو اور میرے پیارے بیٹے کے نام میں بپتسمہ لو۔

۱۲- اور یہ بھی کہ بیٹے کی آواز یہ کہتے ہُوئے مُجھ تک پُہنچی وہ جس نے میرے نام میں بپتسمہ لیا

اُسے باپ اُسی طرح رُوح القّدس دے گا جس طرح مُجھے دیا سو میری پیروی کرو اور وہ کام کرو جو تُم نے مُجھے کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۳- سو میرے پیارے بھائیو! مَیں جانتا ہُوں کہ اگر تُم خُدا کے حُضور، دل کے کامل ارادے، اور بغیر ریاکاری و فریب دہی، بیٹے کی پیروی کرو، بلکہ حقیقی ارادے میں اپنے گناہوں سے توبہ کر کے باپ کو یہ گواہی دیتے ہوئے کہ تُم بپتسمہ لینے کی خوشی سے مسیح کا نام اپناؤ گے — ہاں اپنے خُداوند اور اپنے منّجی کی پیروی کرتے ہوئے اُسکے کہنے کے مطابق پانی میں اُترو گے تو دیکھو تُم روح القّدس پاؤ گے ہاں تب آگ اور رُوح القّدس کا بپتسمہ ہو گا تب تُم فرشتوں کی سی زبانیں بول سکو گے اور اِسرائیل کے قُدوس کی تمجید پکارو گے۔

۱۴- لیکن میرے پیارے بھائیو! دیکھو بیٹے کی آواز مُجھ تک یوں کہتے ہُوئے پہنچی کہ تُمہارے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے، اور بپتسمہ کے پانی سے باپ کو یہ گواہی دے کر کہ تُم خوشی سے میرے حُکموں کی تابعداری کرو گے اور رُوح القّدس اور آگ کا بپتسمہ پانے، اور نئی زبّان میں بولنے، یعنی فرشتوں کی سی زبان بولنے کے بعد اور کہ اگر اب تُم میرا انکار کرو تو بہتر یہی ہوتا کہ تُم مُجھ سے واقف ہی نہ ہوتے۔

۱۵- اور میں نے باپ کی آواز سُنی جو یہ کہہ رہی تھی ہاں کہ میرے اِکلوتے کا کلام حقیقی اور وفادار ہے۔ وہی نجات پائے گا جو آخر تک برداشت کرے گا۔

۱۶- اور اب میرے پیارے بھائیو! اِس طرح مَیں نے جانا ہے کہ جب تک کوئی زندہ خُدا کے بیٹے کی پیروی میں آخر تک برداشت نہیں کرتا نجات نہیں پا سکتا۔

۱۷- پس وہ باتیں جو مَیں نے دیکھی ہیں تمہیں بتاتا ہُوں کہ وہ کُچھ کرو جو تُمہارا خُداوند اور تُمہارا نجات دینے والا کرتا ہے اِسی سبب سے وہ مُجھ پر ظاہر کی گئیں تاکہ تُم اُس دروازہ کو پہچانو جس میں تُمہیں داخل ہونا ہے کیونکہ جس دروازے سے تُم نے داخل ہونا ہے وہ توبہ اور پانی سے بپتسمہ کا ہے اور تب آگ اور رُوح اُلقدس سے تمہارے گناہوں کی معافی ہو گی۔

۱۸- اور اب تُم اِس راہ پر آگئے ہو جو سُکڑا اور تنگ ہے اور جو ابدی زندگی کی طرف جاتا ہے ہاں تُم دروازے میں داخل ہو چُکے ہو اور تُم نے باپ اور بیٹے کے حُکموں کے مطابق کیا ہے اور تُم نے رُوح اُلقدس پایا ہے جو باپ اور بیٹے کی گواہی دیتا ہے، اُس وعدے کی تکمیل کے لئے جو اُس نے کیا کہ اگر تُم راستے سے داخل ہو گے تو تُم پاؤ گے۔

۱۹- اور اب میرے بھائیو! تُم سُکڑے اور تنگ راستے پر آ چُکے ہو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کیا اب سب کُچھ ہو چُکا؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں کیونکہ تُم یہاں تک نہ پہنچتے سوائے اِس کے کہ مسیح کے کلام کے وسیلے اُس پر مضبوط ایمان رکھتے، پورے طور سے اُسکی نیکیوں پر توکل کرتے جو کہ بچانے کی قُدرت رکھتا ہے۔

۲۰- پس ضرور ہے کہ تُم اُمید کی کامل چمک اور خُدا اور تمام آدمیوں سے محبّت رکھ کر مسیح میں ثابت قدمی سے آگے بڑھتے رہو، سو اگر تُم مسیح

کے کلام میں سیر ہو کر آگے بڑھتے رہو اور آخر تک برداشت کرتے رہو تو دیکھو باپ یوں فرماتا ہے کہ تُم ابدی زندگی پاؤ گے۔

۲۱- اور اب دیکھو! میرے پیارے بھائیو! یہی ایک راستہ ہے اور آسمان تلے کوئی دوسرا راستہ نہیں نہ ہی آدمیوں کو کوئی دوسرا نام بخشا گیا جس کے وسیلہ سے آدمی خُدا کی بادشاہی میں نجات پاسکے اور اب دیکھو! یہی مسیح کی تعلیم ہے اور باپ اور بیٹے اور رُوح القدّس کی واحد اور سچّی تعلیم جو خُدائے واحد ہے جس کا کوئی آخر نہیں۔ آمین۔

۳۲ باب

فرشتے رُوح القدّس کی قُدرت سے کلام کرتے ہیں — ضرور ہے کہ لوگ رُوح القدّس سے اپنے واسطے علم کے لئے دُعا کریں۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو دیکھو! میرا خیال ہے تُم اپنے دلوں میں اِس بات کے متعلق غور کرتے ہو کہ تمہیں اِس راہ پر آنے کے بعد کیا کرنا ہے لیکن دیکھو! تُم اپنے دلوں میں اِن چیزوں کے بارے میں کیوں غور کرتے ہو؟

۲- کیا تمہیں یاد نہیں کہ مَیں نے تُم سے کہا تھا کہ رُوح القدّس حاصل کرنے کے بعد تُم فرشتوں کی سی زبانیں بولو گے؟ اور اب تُم رُوح القدّس کے بغیر کیسے فرشتوں کی زبانیں بولو گے؟

۳- فرشتے رُوح القدّس کی قُدرت سے بولتے ہیں اِسلئے وہ مسیح کی باتیں کرتے ہیں سو مَیں تُم سے کہتا ہُوں مسیح کے کلام سے سیر ہو کیونکہ دیکھو! مسیح کا کلام تمہیں وہ ساری باتیں بتا دے گا جو تمہیں کہنا ہیں۔

۴- پس اب جب کہ مَیں یہ باتیں بتا چکا ہُوں اور اگر تُم پھر بھی نہیں سمجھتے تو یہ اِس لئے ہے کہ تُم پوچھتے نہیں اور نہ ہی تُم کھٹکھٹاتے ہو اِسی لئے تُم روشنی میں نہیں لائے جاتے بلکہ یقیناً تاریکی ہی میں ہلاک ہو گے۔

۵- کیونکہ دیکھو! مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں کہ اگر تُم دروازے میں داخل ہو گے اور تُم رُوح القدّس پاؤ گے جو تمہیں وہ سب باتیں بتائے گا جو تمہیں کرنی ہیں۔

۶- دیکھو یہ! مسیح کی تعلیم ہے اور اُس وقت تک اور کوئی تعلیم نہ دی جائے گی جب تک وہ مجسّم ہو کر اپنے آپ کو تُم پر ظاہر کر دے او جب وہ مجسّم ہو کر اپنے آپ کو تُم پر ظاہر کرے تو جو باتیں وہ تُم سے کہے گا تُم وہی کرنا۔

۷- اور اب مَیں نیفی اور کچھ نہیں کہتا رُوح مُجھے بولنے سے روکتا ہے اور مَیں آدمیوں کی بے اعتقادی اور شرارت اور لاپرواہی اور سرکشی کے باعث غمگین ہوں کیونکہ جب اُنہیں صاف طور سے، کلام کو نہایت سادگی کے ساتھ بھی بتایا جائے گا تو بھی وہ نہ علم کی جستجو کریں گے اور نہ ہی عظیم علم کو سمجھیں گے۔

۸- اور اب میرے پیارے بھائیو! مجھے معلوم ہے کہ تُم ابھی تک اپنے دلوں میں یہی غور کرتے ہو اور مُجھے رنج ہوتا ہے کہ مَیں اِس کے متعلق تُم سے لازمی گفتگو کروں کیونکہ اگر تُم رُوح کی سُنو گے جو آدمی کو دُعا کرنا سکھاتا ہے تُم جان لو گے کہ

تُمہارا دُعا کرنا لازمی ہے کیونکہ بد رُوح آدمی کو دُعا کرنا نہیں سکھاتی بلکہ اُسے سکھاتی ہے کہ بالکل دُعا نہ کرے۔

۹- لیکن دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں ضرور ہے کہ تم ہمیشہ دُعا کیا کرو اور ہمت نہ ہارنا کہ تم خُداوند کے سامنے کوئی ایسا کام نہ کرنا جب تک کہ تُم پہلے باپ سے مسیح کے نام میں دعا نہ مانگ لو تاکہ وہ تمہارے کاموں کو تُمہارے واسطے مبارک کرے تاکہ تمہارے کام تمہاری جان کی بھلائی کے لئے ہوں۔

۳۳باب

نیفی کا کلام برحق ہے —— وہ مسیح کی گواہی دیتا ہے —— وہ جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں نیفی کے کلام پر بھی ایمان رکھیں گے جو کہ تختِ عدالت کے سامنے گواہ کے طور پر کھڑا ہو گا۔ قریباً ۵۵۹-۵۴۵ ق م۔

۱-اور اب مَیں نیفی سب باتیں نہیں لکھ سکتا جو میرے لوگوں میں سکھائی گئیں اور نہ ہی میں لکھنے پر قادر ہوں جس طرح کہ بولنے میں ہوں کیونکہ جب کوئی آدمی رُوح القدّس کی قُدرت سے کلام کرتا ہے تو رُوح القدّس کی قُدرت اُسے بنی آدم کے دلوں کے اندر تک لے جاتی ہے۔

۲- لیکن دیکھو! بہتیرے ہیں جو پاک رُوح کے خلاف اپنے دِلوں کو سخت کرتے ہیں تاکہ اُن میں اِسکے لئے جگہ نہ ہو سو وہ بہت سی لکھی ہُوئی باتوں کو پس پُشت ڈالتے اور اُنہیں ناچیز خیال کرتے ہیں۔

۳- لیکن مَیں نیفی نے جو کچھ لکھنا تھا لکھا ہے اور خاص کر اپنے لوگوں کے لئے اِسے بڑی قدر والا سمجھتا ہُوں کیونکہ مَیں دن رات اُن کے لئے مسلسل دُعا کرتا ہُوں اور اُن کے لئے میرے آنسو رات کو میرا تکیہ بھگو دیتے ہیں اور مَیں یقین کے ساتھ خُدا سے فریاد کرتا ہُوں اور مَیں جانتا ہُوں کہ وہ میری فریاد سُنے گا۔

۴- اور مَیں جانتا ہُوں کہ خُداوند خُدا میری دُعاؤں کو میرے لوگوں کے فائدے کے لئے مُقدّس کرے گا اور وہ باتیں جو میں نے کمزوری کی حالت میں لکھیں اُن کے واسطے مضبوط بنائے گا کیونکہ یہ اُن کو نیکی کی ترغیب دیتی ہیں یہ اُنہیں اُن کے باپ دادا کے متعلق بتاتی ہیں یہ یسُوع کی بابت بتاتی ہیں اور اُن کو اُس پر ایمان لانے اور آخر تک برداشت کرنے پر راغب کرتی ہیں جو کہ ابدی زندگی ہے۔

۵-اور وہ سچّائی کی صاف گوئی کے مطابق گناہ کے خلاف سختی سے کلام کرتی ہیں سو جو باتیں مَیں نے لکھی ہیں کوئی آدمی اُن سے ناراض نہ ہو گا سوائے اِس کے کہ وہ ابلیس کی رُوح سے ہو۔

۶-مَیں بے باکی میں شادمان ہوں مَیں سچّائی میں شادمان ہُوں مَیں اپنے یسُوع میں شادمان ہُوں کیونکہ اُس نے میری جان کو جہنم سے مُخلصی دی ہے۔

۷- مُجھے اپنے لوگوں سے محبّت ہے اور مسیح میں کامل ایمان سے بہت سی بے عیب جانوں کو اُس کے تختِ عدالت کے سامنے ملوں گا۔

۸- مَیں یہودیوں سے محبّت رکھتا ہُوں —— مَیں یہودی اِس لئے کہتا ہُوں کیونکہ میری مراد اُن سے ہے جہاں سے میں آیا ہُوں۔

۹- مُجھے غیر قوموں سے بھی محبّت ہے لیکن

دیکھو! اُن میں سے کسی کے لئے بھی اُمید نہیں کر سکتا سوائے اِسکے کہ وہ مسیح کے ساتھ میل کریں اور تنگ دروازے میں داخل ہوں اور سکڑے راستے پر چلیں جو زندگی کی طرف جاتا ہے اور آزمائش کا دن ختم ہونے تک مسلسل اُسی راہ پر رہیں۔

۱۰- اور اب میرے پیارے بھائیو! اور یہودیو! اور تُم سب جو دُنیا کی انتہا سے ہو اِن باتوں کو سُنو اور مسیح کا یقین کرو اگر تُم اِن باتوں کا یقین نہیں کرتے مسیح کا یقین کرو اور اگر تُم مسیح کا یقین کرتے ہو تو اِن باتوں کا یقین بھی کرو کیونکہ یہ مسیح کی باتیں ہیں کیونکہ اُس نے یہ مجھے بخشی ہیں اور یہ تمام آدمیوں کو نیکی کرنا سکھاتی ہیں۔

۱۱- اور اگر یہ کلام مسیح کا نہیں تو پھر فیصلہ تمہیں کرنا ہے — کیونکہ مسیح بڑی قُدرت اور جلال کے ساتھ آخری دن تُم پر یہ ظاہر کرے گا کہ یہ اُسکا کلام ہے اور تُم اور میں اُسکے تخت کے سامنے روبرو کھڑے ہوں گے اور تُم جانو گے کہ اس نے مجھے یہ باتیں میری کمزوری کے باوجود لکھنے کا حُکم دیا۔

۱۲- اور میں مسیح کے نام میں باپ سے دُعا کرتا ہُوں اگر تمام نہیں تو ہم میں سے اکثر اُس کی بادشاہی میں اُس عظیم اور آخری روز بچائے جائیں۔

۱۳- اور اب میرے پیارے بھائیو! وہ سب جو اِسرائیل کے گھرانہ اور دنیا کی انتہا سے ہو مَیں تُم سے خاک میں سے پکارنے والی آواز کی طرح مخاطب ہُوں اُس عظیم دن کے آنے تک الوداع۔

۱۴- اور تُم میں سے جو خُدا کی نیکی میں شریک نہیں ہوتا اور یہودیوں کی باتوں اور میری باتوں اور اُن باتوں کی جو خُدا کے برّہ کے منہ سے نکلیں گی توقیر نہیں کرتا، تو دیکھو! یہ باتیں آخری دن تُمہیں مجرم ثابت کریں گی کیونکہ میں ہمیشہ کیلئے تمہیں الوداع کہتا ہُوں۔

۱۵- کیونکہ میں جو زمین پر سر بمہر کرتا ہُوں تخت عدالت کے سامنے تمہارے خلاف لایا جائے گا کیونکہ خُداوند نے مجھے اِسی طرح حُکم دیا ہے اور مجھے یقیناً اُسکی فرمانبرداری کرنی ہے۔ آمین۔

یعقوب کی کتاب

نیفی کا بھائی

اُس کی منادی کا کلام اُسکے بھائیوں کے لئے۔ وہ ایک آدمی کو شرمسار کرتا جو مسیح کی تعلیم کو شکست دینے کی کوشش کرتا ہے نیفی کے لوگوں کی تاریخ کے متعلق چند باتیں۔

۱ باب

یعقوب اور یوسف آدمیوں کو مسیح پر ایمان لانے اور اُس کے حُکموں پر عمل کرنے کے لئے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں — نیفی وفات پاتا ہے — نیفیوں میں بدی عام ہو جاتی ہے۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱- کیونکہ دیکھو! ایسا ہُوا کہ لحی کو یروشلم سے

آئے پچپن سال ہو چکے تھے سو نیفی نے مُجھ یعقوب کو چھوٹے اُوراق سے مُتعلق حُکم دیا جن پر بیاتیں کُندہ ہیں۔

۲-اور اُس نے مُجھ یعقوب کو ایک حُکم دیا کہ مَیں اِن اُوراق پر وہ چند باتیں لکھوں جنہیں مَیں سمجھوں کہ زیادہ قدر والی ہوں گی، کہ مَیں اِن لوگوں کی تاریخ سے مُتعلق جو کہ نیفی کے لوگ کہلاتے ہیں سوائے چند باتوں کے زیادہ نہ لکھوں۔

۳-کیونکہ اُس نے کہا ہے کہ نفیوں کی تاریخ اُسکے دُوسرے اُوراق پر لکھی جائے اور کہ مَیں اُن اُوراق کی حفاظت کروں اور اِن کو پُشت در پُشت اپنی نسل کے حوالے کروں۔

۴-اور مسیح کی خاطر اور اپنے لوگوں کی خاطر اگر کوئی منادی جو مُقدس ہو یا مکاشفہ جو عظیم ہو یا نبوّت، میں اِن میں سے خاص باتیں اِن اُوراق پر کُندہ کروں اور جتنا ممکن ہوسکے اِن پر لکھوں۔

۵-اور ہمارے ایمان اور فکرمندی کے باعث حقیقی طور پر ہم پر ہمارے لوگوں سے مُتعلق وہ باتیں ظاہر کردی گئیں کہ جو اُن پر واقعہ ہونگی۔

۶- ہم نے بہت سے مُکاشفے اور بُہت زیادہ نبوّت پائی اِس لئے ہم نے مسیح اور اُسکی بادشاہی کی بابت جانا جو آنیوالی ہے۔

۷-سو ہم نے اپنے لوگوں میں جانفشانی سے کام کیا تاکہ ہم اُنہیں مسیح کی طرف لانے اور خُدا کی نیکی میں شریک ہونے کے واسطے راغب کرسکیں کہ وہ اُس کے آرام میں داخل ہوں، مبادا کہ وہ اپنے غضب میں کسی طرح قسم کھائے اور پھر وہ داخل نہ ہوپائیں جیسے کہ بنی اِسرائیل نے آزمائش کے دنوں میں بیابان میں اُسے غُصّہ دلایا۔

۸- اِسلئے ہم خُدا سے یہ چاہتے ہیں کہ تمام آدمیوں کو راغب کریں کہ وہ خُدا کو غُصّہ دلانے کے لئے اُسکے خلاف بغاوت نہ کریں، بلکہ یہ کہ تمام لوگ مسیح پر ایمان لائیں اور اُس کی موت پر غور کریں اور اُسکی صلیب میں شریک ہُوں اور دنیا کی ذلت برداشت کریں اِسی لئے مَیں یعقوب اپنے بھائی نیفی کے حُکم کو پورا کرنے کے لئے یہ اپنے اُوپر لیتا ہُوں۔

۹-اب نیفی بوڑھا ہوگیا تھا اور اُس نے دیکھا کہ وہ اب جلد مرنے کو ہے سو اُس نے اب بادشاہوں کی حکومت کے مطابق ایک آدمی کو بادشاہ اور حاکم ہونے کے لئے مسح کیا۔

۱۰- لوگ نیفی سے بڑی محبت رکھتے تھے وہ اُنکا عظیم محافظ رہا تھا، لابن کی تلوار کے ذریعے اُس نے اُن کا دفاع کیا تھا اور اپنی زندگی کے تمام ایّام میں اُن کی بھلائی کے لئے محنت کی۔

۱۱- سو لوگوں کی خواہش تھی کہ اُس کا نام یاد رکھا جائے اور جو بھی اُسکی جگہ حکومت کرتا، لوگ اُسے نیفی دوئم نیفی سوئم اور اِسی طرح بادشاہوں کی حکومتوں کے مطابق پکارتے۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ نیفی وفات پا گیا۔

۱۳-اب وہ لوگ جو لامنی نہ تھے وہ نیفی تھے لیکن وہ اپنے اپنے باپ کے نام سے یعنی نیفی، یعقوبی، یوسفی، ضورامی، لامنی، لیموئیلی اور اسماعیلی کہلاتے تھے۔

۱۴- لیکن میں یعقوب اُن بادشاہوں کے دورِ حکومت کے مطابق اِن کا امتیاز اِن ناموں سے نہیں کروں گا بلکہ اُنہیں جو نیفی کے لوگوں کو ہلاک کرنے کے سراغ میں ہیں اُنہیں لامنی پکاروں گا، جو نیفیوں کے ساتھ متحد ہیں اُنکو نیفی یا نیفی کے لوگ پُکاروں گا۔

۱۵- اور اب ایسا ہُوا کہ دوسرے بادشاہ کے دورحکومت میں، نیفی کے لوگ اپنے دلوں کو سخت کرنے لگے اور خود کو بُری لت کے عادی بنانے لگے جیسے کہ قدیم میں داؤد کئی بیویوں اور حرموں کی خواِہش کرتا تھا، اور اُسکا بیٹا سلیمان بھی۔

۱۶- ہاں اور وہ سونے چاندی کی تلاش میں رہنے لگے اور قدرے مغرور اور مُتکبر ہونے لگے۔

۱۷- سو مَیں یعقوب نے خُداوند سے بلاہٹ پاکر ہیکل میں اُنہیں یہ کہتے ہوئے تعلیم دی۔

۱۸- کیونکہ مَیں یعقوب اور میرا بھائی یوسف اِن لوگوں پر نیفی کے ہاتھ سے کاہن اور اُستاد مُخصُوص ہُوئے تھے۔

۱۹- اور ہم نے خُداوند کے سامنے خود پر ذمہ داری لیتے ہُوئے، اپنے عہدے کو بھرپور نبھایا، لوگوں کے گناہ اپنے سروں پر لے کر جواب دیتے ہوئے، اگر ہم اُنہیں خُداوند کا کلام پوری جانفشانی سے نہ سکھاتے، سو ہم نے بڑی محنت کی کہ اُنکا خون ہمارے جاموں پر نہ آئے، ورنہ ان کا خون ہمارے جاموں پر آتا، اور ہم یومِ آخر بیداغ نہ پائے جاتے۔

۲ باب

یعقوب دولت سے محبت غرور اور ناپاکی کی ملامت کرتا ہے—انسان اپنے ہمعصروں کی مدد کی خاطر دولت کی تلاش کر سکتا ہے—یعقوب بلا اجازت کی جانے والی کثیر شادیوں کی رسم کی مذمت کرتا ہے—خُداوند عورتوں کی پاکدامنی میں خُوش ہوتا ہے۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱- نیفی کے بھائی یعقوب کا کلام جو اُس نے نیفی کے لوگوں سے نیفی کی وفات کے بعد کیا:

۲- اب میرے پیارے بھائیو! مَیں خُدا کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کو سنجیدہ دلی سے پورا کرنے کے لئے ہیکل میں اُس کا کلام سُنانے آیا ہُوں تاکہ میں اپنے لباس کو تُمہارے خون سے پاک ٹھہراؤں۔

۳- اور تُم خود جانتے ہو کہ مَیں نے اپنی بلاہٹ کی ذمہ داریوں کو ابتدا ہی سے جانفشانی سے پُورا کیا ہے لیکن آج مَیں تُمہاری جانوں کی بھلائی کی خواِہش میں پہلے سے زیادہ فکر مندی کے باعث بوجھل ہوں۔

۴- کیونکہ دیکھو! ابھی تک مَیں نے جو خُداوند کا کلام دیا ہے تُم اُسکے فرمانبردار رہے ہو۔

۵- لیکن دیکھو! میری باتوں پر کان لگاؤ اور جانو کہ قادر مُطلق زمین و آسمان کے خالق کی مدد سے میں تُمہیں تُمہارے خیالات بتا سکتا ہُوں کہ تُم کیسے کیسے گناہ کرنے لگ گئے ہو وہ گناہ جو میرے نزدیک نہایت مکروہ ہیں ہاں اور خُدا کے نزدیک بھی نہایت مکروہ ہیں۔

۶- ہاں یہ میری جان کو غمگین کرتے اور مجھے

اپنے بنانے والے کے حضُور شرمندہ ہونا پڑتا ہے، سو ضرور ہے کہ میں تُمہارے دلوں کی شرارت پر گواہی دوں۔

۷- اور یہ بات بھی مجُھے رنجیدہ کرتی ہے کہ میں تُمہارے مُتعلق تمہاری بیویوں اور تُمہارے بچوں کے سامنے جن میں اکثر کے جذبات خُدا کی نظر میں حساس، پاکدامن اور نرم دل ہیں بیباکی سے کلام کروں کیونکہ خُدا کی نظر میں یہی پسندیدہ ہے۔

۸- مجُھے ایسا لگتا ہے کہ وہ یہاں خُدا کا خُوش کن کلام سُننے کے لئے آئے ہیں ہاں وہ کلام جو زخمی جان کو شفا دیتا ہے۔

۹- سو میری جان بوجھل ہے کہ میں خُدا کے سخت حُکم سے جو میں نے پایا ہے مجبور ہو کر تُمہیں تُمہارے جرائم پر تنبیہہ کروں اور اُن کے زخموں کو گہرا کروں جو پہلے ہی زخمی ہیں بجائے اِس کے کہ اُن کے زخموں کو بھروں اور تسلی دُوں، اور جو زخمی نہیں ہیں بجائے اِسکے کہ اُنہیں خُدا کے فرحت بخش کلام سے سیر کروں اُن کی جانوں کو چھیدنے کے لئے تیز خنجر اُن پر رکھوں اور اُن کے نازک ذہنوں کو زخمی کروں۔

۱۰- باوجود اِسکے کہ کام بڑا ہے مَیں خُدا کے سخت حُکم کے مطابق اِسے ہر صورت کروں گا اور پاک دِل اور شکستہ دل لوگوں اور خُدائے قادر کی چھید دینے والی آنکھ کے سامنے تُمہاری بدیوں اور مکروہ کاموں کا بتاؤں گا۔

۱۱- اِسلئے ضرور ہے کہ میں خُدا کے واضح کلام کے مطابق، لازمی تُمہیں سچّائی بتاؤں کیونکہ دیکھو جب مَیں نے خُداوند سے دریافت کیا تو یہ کہتے ہوئے مجھے آواز آئی یعقوب کل تُم ہیکل میں اُٹھنا اور اُن سے وہ کچھ کہنا جو میں تُم سے کہوں گا۔

۱۲- اور اب میرے بھائیو! دیکھو! یہ وہ کلام ہے جسکا مَیں تُم میں اعلان کرتا ہُوں۔ کہ تُم میں سے اکثر نے سونے اور چاندی اور قیمتی کچی دھاتوں کی تلاش شروع کر دی ہے، جس میں یہ سرزمین جو کہ تُمہارے اور تمہاری نسل کے لیے موعودہ سرزمین ہے، بھری پڑی ہے۔

۱۳- اور مہیا کرنے والا ہاتھ تُم پر خُوشی سے مُسکراتا ہے کہ تُم نے بڑی دولت حاصل کی ہے اور چونکہ تُم میں سے بہتوں نے اپنے بھائیوں سے زیادہ مال حاصل کیا ہے تم اپنے دلوں میں مغرور ہوگئے ہو اور اپنی قیمتی پوشاک کے باعث تُم نے سرکشی اور غرور کو اوڑھ لیا ہے اور اپنے بھائیوں کو اِسلئے ستاتے ہو اور یہ خیال کرتے ہو کہ تُم اُن سے بہتر ہو۔

۱۴- اور اب میرے بھائیو! تُمہارا کیا خیال ہے کہ اس بات میں خُدا تُمہیں بے قصور ٹھہرائے گا؟ دیکھو! مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں بلکہ وہ تُمہیں ملعون ٹھہرائے گا اور اگر ان باتوں میں بضد رہے تو یقیناً اس کی سزائیں تیزی سے تُم پر نازل ہونگیں۔

۱۵- کاش کہ وہ تُمہیں بتائے کہ وہ تُمہیں چھلنی کر سکتا ہے اور اپنی نگاہ کی ایک جھلک سے تُمہیں خاک کر سکتا ہے۔

۱۶- کاش وہ تُمہیں بدیوں اور مکروہات سے چُھڑائے اور کاش کہ تُم اُسکے حُکموں کا کلام سُنو اور

کہ تُمہارے دِلوں کا غرور تُمہاری جانوں کو ہلاک نہ ہونے دے۔

۱۷- اپنے بھائیوں کے لئے وہی سوچو جو اپنے لئے سوچتے ہو اور تمام سے واقف رہو اور اپنے مال میں فراخدل ہو تاکہ وہ تُمہاری طرح امیر ہوں۔

۱۸- بلکہ دولت کی تلاش سے پہلے خُدا کی بادشاہی کی تلاش کرو۔

۱۹- اور مسیح میں اُمید پانے کے بعد اگر تُم دولت کی تلاش کرو گے تو پاؤ گے اور تُم اِسکی تلاش نیکی کرنے کے اِرادے سے کرنا — ننگوں کو پہنانا، بھوکوں کو کھلانا اور اسیروں کو آزاد کرانا، بیماروں اور مُصیبت زدوں کو آسودہ کرنا۔

۲۰- اوراب میرے بھائیو مَیں نے تُم سے غرور کے متعلق بات کی ہے اور تُم میں سے اُن کے ساتھ جنہوں نے اپنے ہمسائے کو تکلیف دی ہے اور اُسے ستایا ہے کیونکہ تُم اپنے دلوں میں مُغرور تھے، اُن چیزوں کے لئے جو تُمہیں خُدا نے بخشیں، اِس بابت اب تُم کیا کہتے ہو؟

۲۱- کیا تُم خیال نہیں کرتے کہ ایسی باتیں اُس کے لیے مکروہ ہیں جس نے ہر ایک بشر کو تخلیق کیا؟ ایک ہستی کی قدر اتنی ہی ہے جتنی کہ دوسری کی۔ اور تمام بشر خاک سے ہیں اور اسی مقصد کے لیے اس نے اُنہیں خلق کیا کہ وہ اس کے احکام مانیں اور ہمیشہ اسے ہی جلال دیں۔

۲۲- اوراب اِس غُرور سے متعلق اپنی بات ختم کرتا ہُوں اور اگر مُجھے تُمہارے بڑے جُرم سے متعلق کلام نہ ہی کرنا پڑتا تو میرا دِل تُمہارے سبب سے شادمان ہوتا۔

۲۳- بلکہ تُمہارے بڑے جرائم کے سبب خُدا کا کلام مُجھے بوجھل کرتا ہے کیونکہ دیکھو! خُداوند یوں فرماتا ہے کہ یہ لوگ بدّی میں بڑھنے لگے ہیں یہ کلام کو سمجھتے ہی نہیں اور اُن باتوں کو بہانہ بنا کر جو داؤد اور اُسکے بیٹے سلیمان کے حق میں لکھی گئی ہیں حرامکاری کرتے ہیں۔

۲۴- دیکھو! داؤد اور سلیمان کی واقعی بہت سی بیویاں اور حرمیں تھیں جو میری نظر میں مکروہ تھا خُداوند فرماتا ہے۔

۲۵- سو خُداوند یوں فرماتا ہے میں اپنے زورِ بازو سے اِن لوگوں کو یروشلم کی سرزمین سے اِسلئے باہر نکال لایا تاکہ میں یوسف کی نسل سے اپنے لئے ایک راستباز شاخ برپا کروں۔

۲۶- سو مَیں خُداوند خُدا اِن لوگوں کو قدیم لوگوں کے سے کام نہیں کرنے دوں گا۔

۲۷- پس میرے بھائیو! میری سُنو اور خُداوند کی آواز پر کان لگاؤ اور جان لو کہ ہر آدمی کی صرف ایک بیوی ہو اور کوئی حرم نہ رکھے۔

۲۸- رَبّ اُلافواج یوں فرماتا ہے کیونکہ مَیں خُداوند خُدا عورت کی پاکدامنی سے شادمان ہوتا ہوں اور حرامکاریاں میری نظر میں مکروہ ہیں۔

۲۹- سو ربّ اُلافواج فرماتا ہے اب یہ لوگ میرے حُکموں کو مانیں گے ورنہ میں اُن کے باعث مُلک کو ملعون کروں گا۔

۳۰- رَبّ اُلافواج فرماتا ہے اِس لئے اگر مَیں

اپنے لئے نسل بڑھاؤں تو مَیں اپنے لوگوں کو حُکم دوں گا ورنہ وہ اُن باتوں پر کان لگالیں گے۔
۳۱- کیونکہ دیکھو! میں خُداوند نے یروشلم کی سرزمین میں اپنے لوگوں ہاں اور تمام ملکُوں میں اپنے لوگوں کی بیٹیوں کے دُکھ دیکھے اور اُن کا رونا سُنا ہے یہ اُن کے شوہروں کی بدکاریوں اور مکروہات کے باعث ہے۔
۳۲- ربّ الافواج فرماتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا کہ لوگوں میں سے اُن مردوں کے خلاف اُن لوگوں کی پاک بیٹیوں کی فریاد مُجھ تک پہنچے جنہیں میں یروشلم سے نکال لایا ہُوں۔
۳۳- وہ میرے لوگوں کی بیٹیوں کو اُن کی نرم دلی کے باعث اسیر کر کے نہ لے جائیں ورنہ میں اُنہیں سخت سزادوں گا یعنی کہ اُن کو برباد کردوں گا ربّ الافواج فرماتا ہے اِس لئے وہ اُن قدیم کی طرح حرامکاری نہ کریں۔
۳۴- اور اب میرے بھائیو! دیکھو! تم جانتے ہو کہ یہ احکام ہمارے باپ لحی کو دیئے گئے سو تم اُنہیں پہلے سے جانتے ہو اور تم نہایت سخت ملعون ہوئے ہو کیونکہ تم نے وہ کام کیے جو تمہیں کرنے روانہ تھے۔
۳۵- دیکھو! تُم نے ہمارے بھائی لامنوں کی نسبت زیادہ بدیاں کی ہیں تم نے اپنی بیویوں کے نازک دلوں کو توڑا اور اپنی اولاد کا اعتماد گنوایا ہے اور یہ سب تمہارے بُرے نمونے کی بدولت ہوا اور پھر اُن کے دُکھ تمہارے خلاف خُدا کے سامنے پہنچے اور خُدا کے کلام کی سختی کے باعث جو تمہارے خلاف اُترتا ہے بہت سے دل گہرے زخموں سے چھلنی ہو کر مُردہ ہُوئے۔

۳ باب

پاک دِل خُدا کا خُوش کُن کلام قبول کرتے ہیں —— لامنی نفیوں سے زیادہ راستباز بن جاتے ہیں —— یعقوب حرامکاری اور شہوت پرستی اور ہر گناہ سے خبردار کرتا ہے۔
قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱- لیکن دیکھو! مَیں یعقوب تُمہارے ساتھ جو پاک دل ہیں مخاطب ہوتا ہُوں دل کی مضبوطی سے خُدا پر یقین رکھو اور بڑے ایمان کے ساتھ اُس سے دُعا مانگو اور وہ تُمہاری مصیبتوں میں تُمہیں تسلی دے گا اور تُمہارے لئے درخواست کرے گا اور وہ اُن پر عدل نازل کرے گا جو تُمہاری بربادی کے خواہاں ہیں۔
۲- اے تُم سب جو پاک دِل ہو اپنے سروں کو اٹھاؤ اور خُدا کا خُوش کُن کلام قبول کرو اور اُسکی محبت سے سیر ہو اسلئے اگر تمہارے اِرادے مضبوط ہوں تو ابد تک ایسا کر سکتے ہو۔
۳- لیکن افسوس، افسوس! تم پر جو پاک دِل نہیں ہو اور خُدا کے سامنے اِس دن نجس ہو کیونکہ سوائے اِس کے کہ تم توبہ کرو زمین تمہارے سبب لعنتی ہوئی اور لامنی جو تُمہاری مانند نجس نہیں اگرچہ وہ شدید لعنت سے ملعون ہیں لیکن پھر بھی وہ تُمہیں تُمہاری تباہی تک مصیبت ڈالے رکھیں گے۔
۴- اور وقت تیزی سے آتا ہے سوائے اِسکے کہ تم توبہ کرو وہ تُمہاری موروثی سرزمین پر قبضہ

کریں گے اور خُداوند خُدا تمہارے درمیان سے راستبازی نکال لے جائے گا۔

۵- دیکھو! لامنی جو تمہارے بھائی ہیں جن سے تم اُن کی نجاست اور لعنت کے باعث نفرت کرتے ہو جو اُنکی جلد پر ہے تم سے زیادہ راستباز ہیں کیونکہ وہ خُداوند کے حُکموں کو نہیں بُھولے جو ہمارے باپ کو دیئے گئے —— یعنی کہ وہ صرف ایک ایک بیوی رکھیں اور اُنکی کوئی حرم نہ ہو اور نہ ہی اُن میں حرامکاری ہو۔

۶- اور اب وہ چونکہ اِس حُکم کو مانتے ہیں سو اِس حُکم کو ماننے کے سبب خُداوند اُنہیں ہلاک نہ کرے گا بلکہ اُن پر رحم کرے گا اور ایک دن ہو گا کہ وہ منظورِ نظر لوگ ہوں گے۔

۷- دیکھو! اُن کے شوہر اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں اور اُنکی بیویاں اپنے شوہروں سے محبت کرتی ہیں اور اُن کے شوہر اور اُنکی بیویاں اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور تُم پر اُن کی بے اعتقادی اور نفرت اُن کے باپ دادا کی بدی کے باعث ہے سو اپنے عظیم خالق کی نظر میں تُم اُن سے کتنے زیادہ بہتر ہو؟

۸- اے میرے بھائیو! اگر تم اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرو گے تو مجھے ڈر ہے کہ جب تم کو اُن کے ساتھ خُدا کے تخت کے سامنے لے جایا جائے گا تو اُن کی جلد تمہاری جلد سے زیادہ سفید ہو گی۔

۹- پس میں تمہیں ایک حُکم دیتا ہوں جو خُدا کا کلام ہے کہ تم اُنکی جلد کی سیاہی کے سبب اُنہیں ملامت نہ کرو اور نہ ہی اُن کی نجاست کے باعث اُنہیں ملامت کرو بلکہ تم اپنی نجاست یاد کرو اور یاد رکھو کہ اُن پر نجاست اُن کے باپ دادا کے سبب آئی۔

۱۰- پس تم اپنے بچوں کو یاد رکھو کہ تُم نے اُن کے دلوں کو اُن کے سامنے بُرا نمونہ قائم کر کے کس طرح دُکھ دیا ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ تُمہاری نجاست کے باعث تُم اپنی اولاد پر بربادی لا سکتے ہو اور روزِ آخر اُنکے گناہوں کا ڈھیر تُمہارے سروں پر ہو گا۔

۱۱- اے میرے بھائیو! میری باتوں پر کان لگاؤ اپنی جانوں کی صلاحیتوں کو جگاؤ اپنے آپ کو جھنجھوڑو تاکہ تُم موت کی غنودگی سے بیدار ہو اور جہنم کی تکلیفوں سے خود کو آزاد کر لو تا نہ ہو کہ ابلیس کے فرشتے بنو اور آگ اور گندھک کی جھیل میں پھینکے جاؤ جو کہ دوسری موت ہے۔

۱۲- اور اب میں یعقوب نے نیفی کے لوگوں سے اور بھی بہت سی باتیں کیں اور اُن کو حرامکاری اور شہوت پرستی اور ہر قسم کے گناہ اور اُن کے خوفناک انجام سے خبردار کیا۔

۱۳- اور وہ لوگ شمار میں نہایت زیادہ ہو گئے اور اُن کے کاموں کا سوّاں حصّہ بھی اُن اُوراق پر نہیں لکھا جا سکتا لیکن اُن کے کئی کاموں اور اُنکی جنگوں اور جھگڑوں اور اُن کے بادشاہوں کا دورِ حکومت بڑے اُوراق پر لکھا ہوا ہے۔

۱۴- یہ اُوراق یعقوب کے اُوراق کہلاتے ہیں اور یہ نیفی کے ہاتھ سے بنے ہیں اور میں اِن باتوں کو ختم کرتا ہوں۔

۴ باب

تمام انبیاء نے مسیح کے نام میں باپ کی عبادت کی — ابراہام کی اسحاق کی قربانی خُدا اور اُس کے اِکلوتے بیٹے کی تشبیہ تھی — کفّارے کے وسیلے آدمیوں کو خُدا کے ساتھ میل کرنا چاہیے — یہودی بنیاد کے پتھر کو رد کردیں گے۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱-اب دیکھو! ایسا ہُوا کہ مَیں یعقوب نے کلام میں اپنے لوگوں کی بڑی خدمت کی (اور چونکہ اُوراق پر اپنا کلام کندہ کرنا مشکل تھا اِسلئے میں اِن پر تھوڑا ہی لکھ سکا) اور ہم جانتے ہیں کہ باتیں جو ہم اُوراق پر لکھتے ہیں لازم ہے کہ قائم رہیں۔

۲- لیکن اُوراق کے علاوہ اور کسی بھی چیز پر جو باتیں ہم لکھیں گے نیست ہو جائیں گی اور مٹ جائیں گی لیکن اُوراق پر ہم اپنی بابت وہ کچھ لکھ دیں گے جس سے ہماری اولاد اور ہمارے پیارے بھائیوں کو ہمارے متعلق یعنی اُن کے باپ دادا کے متعلق تھوڑا بہت علم حاصل ہو جائے گا۔

۳-اب ایسا کرنے سے ہم شادمان ہوتے ہیں اور جانفشانی سے اُن باتوں کو ہم اُوراق پر کندہ کرتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں ہمارے پیارے بھائی اور ہماری اولاد اِن باتوں کو شکر گزار دل کے ساتھ قبول کریں گے اور اپنے پہلے والدّین سے متعلق اِنہیں جاننے کیلئے خوشی سے پڑھیں گے نہ کہ مجبوری سے اور نہ ہی حقارت سے۔

۴- پس ہم نے یہ باتیں اِس ارادے سے لکھی ہیں تاکہ وہ جانیں کہ ہمیں مسیح کا علم تھا اور اُس کی آمد سے کئی سو سال پہلے ہمیں اُس کے جلال کی اُمید تھی اور نہ صرف ہمیں بلکہ مُقدّس انبیاء کو بھی جو ہم سے پیشتر تھے اُس کے جلال کی اُمید تھی۔

۵- دیکھو! وہ مسیح پر ایمان رکھتے تھے اور اُس کے نام میں باپ کی عبادت کرتے تھے اور ہم بھی اُس کے نام میں باپ کی عبادت کرتے ہیں اور موسیٰ کی شریعت کو ہم اِس اِرادے سے مانتے ہیں کیونکہ وہ ہماری رُوحوں کو اُسکی طرف لے جاتی ہے اور اِس وجہ سے ہماری راستبازی کے لئے یہ پاک ہے جس طرح کہ ابراہام کو بیابان میں خُدا کے حُکم کے مطابق اپنے بیٹے اسحاق کی قربانی دینے کیلئے فرمانبردار شمار کیا گیا اور یہ خُدا اور اُس کے اِکلوتے بیٹے کی تشبیہ ہے۔

۶- سو ہم نبیّوں کی تلاش کرتے ہیں اور ہمیں کثیر مکاشفہ اور پیشینگوئی کی رُوح حاصل ہے اور اِن ساری گواہیوں سے ہمیں اُمید حاصل ہوتی ہے اور ہمارا ایمان اتنا مضبوط ہو گیا ہے کہ ہم واقعی یسوع کے نام میں درختوں یا پہاڑوں یا سمندر کی لہروں پر حُکم چلا سکتے ہیں اور وہ مانتے ہیں۔

۷- باوجود اِس کے خُداوند ہم پر ہماری کمزوری ظاہر کرتا ہے تاکہ ہم جانیں کہ یہ اُسکے فضل اور بنی آدم پر اُسکی نہایت شفقت کے سبب سے ہے تاکہ ہمیں یہ کام کرنے کی قوت حاصل ہو۔

۸- دیکھو خُداوند کے کام بڑے اور حیرت انگیز ہیں اور اُسکے بھید کیا ہی عمیق اور ادراک سے پرے ہیں اور آدمی کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اُسے اپنے طریقوں سے جانیں اور کوئی آدمی اپنے ذریعے سے نہیں جان سکتا جب تک اُس پر

آشکارہ نہ کیا جائے، اِسلئے بھائیو! خُدا کے مکاشفوں کو حقیر مت جانو۔

۹- کیونکہ دیکھو! اُسکے کلام کی قُدرت سے آدمی روئے زمین پر آیا اور زمین جو اُسکے کلام کی قُدرت سے تخلیق ہُوئی سو اگر خُدا کے فقط کہہ دینے سے زمین بن جاتی ہے اور فقط کہہ دینے سے آدمی کی تخلیق ہو جاتی ہے تو تب پھر وہ کیونکر زمین یا اِس پر ہاتھوں کی کاریگری کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق حُکم دینے کے قابل نہیں؟

۱۰- اِسلئے بھائیو! خُدا کو صلاح دینے کی کوشش نہ کرو بلکہ اُسکے ہاتھ کی مشورت لو کیونکہ دیکھو! تم خود جانتے ہو کہ وہ اپنے کاموں کو حکمت اور اِنصاف اور نہایت شفقت سے نصیحت کرتا ہے۔

۱۱- سو پیارے بھائیو! خُدا کے ساتھ اُسکے اِکلوتے بیٹے مسیح کے کفّارے کے وسیلے سے ملاپ کرلو اور قیامت کی اُس قُدرت کے مطابق جو مسیح میں ہے تم دوبارہ زندہ ہو سکتے ہو اُسکے اپنے آپ کو جسمانی ہو کر ظاہر کرنے سے پہلے ایمان رکھ کر مسیح کے جلال کی خُوش کُن اُمید رکھتے ہُوئے خُدا کے لئے مسیح کے پہلے پھل بنو۔

۱۲- اور اب پیارو! حیران مت ہو کہ مَیں تمہیں یہ باتیں بتاتا ہُوں، سو کیوں نہ قیامت اور آئندہ جہان کا علم حاصل کرنے کے لئے مسیح کے کفّارے اور اُسکا کامل علم حاصل کرنے کی بابت بات کی جائے؟

۱۳- دیکھو! میرے بھائیو! وہ جو نبوّت کرتا ہے اُسے آدمیوں کے سمجھنے کے لئے نبوّت کرنے دو کیونکہ رُوح سچّ بولتا ہے جھُوٹ نہیں کہتا سو یہ باتوں کی بابت بتاتا ہے جو حقیقت ہیں اور اُن باتوں کی بابت جو حقیقت میں ہوں گی پس یہ باتیں ہماری جانوں کی نجات کے لئے صاف صاف ظاہر کی جاتیں ہیں بلکہ دیکھو! ہم اِن باتوں میں واحد گواہ نہیں بلکہ خُدا نے قدیم نبیّوں سے بھی یوں ہی کلام کیا تھا۔

۱۴- لیکن دیکھو! یہودی سرکش لوگ تھے اور اُنہوں نے واضع کلام کو حقیر جانا اور نبیّوں کو قتل کیا اور اُن باتوں کے خواہاں ہوئے جو سمجھ نہیں سکتے تھے سو اُن کے اندھے پن کے سبب جو اندھا پن نشان سے آگے دیکھنے سے آیا اُن کا پست ہونا ضرور ہوا کیونکہ خُدا نے اُن سے اپنا واضع پن لے لیا اور اُن کو بہت سی ایسی چیزیں دیں جن کو وہ سمجھ نہ سکتے کیونکہ اُنہوں نے اِسی کی خواہش کی تھی اور چونکہ اُنہوں نے خواہش کی تھی خُدا نے کر دیا تاکہ وہ ٹھوکر کھائیں۔

۱۵- اور اب میں یعقوب رُوح کی رہنمائی کے وسیلہ سے نبوّت کرتا ہوں کیونکہ میں اُس رُوح کے کاموں کو جان گیا ہوں جو میرے اندر ہے کہ یہودی ٹھوکر کھانے کے سبب اُس پتھر کو رد کریں گے جس پر اگر وہ تعمیر کرتے تو یہ محفوظ بنیاد ہوتی۔

۱۶- بلکہ دیکھو! نوشتوں کے مطابق یہ پتھر عظیم اور آخری اور واحد یقینی بنیاد بنے گا جس پر یہودی تعمیر کر سکیں گے۔

۱۷- اور اب میرے پیارو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ یقینی بنیاد کو رد کرنے کے بعد کبھی اِس پر تعمیر کر سکیں اور کہ یہی اِن کے کونے کے سرے کا پتھر بنے؟

۱۸- دیکھو! میرے پیارے بھائیو! اگر میں کسی طرح رُوح میں اپنی مضبوطی سے لڑکھڑا نہ گیا اور تُمہارے واسطے نہایت فکرمندی میں ٹھوکر کھائی تو میں اِس بھید کو تُم پر ظاہر کردوں گا۔

۵ باب

یعقوب زیتون کے پالتو اور جنگلی کی تمثیل سے متعلق زینوس کا حوالہ دیتا ہے — یہ اِسرائیل اور غیر قوموں کے مشابہ ہیں — اِسرائیل کا پراگندہ ہونا اور پھر اِکٹھا ہونے کے متعلق پیشتر بتایا گیا ہے — نیفیوں اور لامنوں اور اِسرائیل کے تمام گھرانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے — غیر قومیں اِسرائیل میں پیوند ہوں گی — آخرکار تاکستان جلایا جائے گا۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱- دیکھو! میرے بھائیو! کیا تمہیں زینوس نبی کے کلام میں سے پڑھی باتیں یاد نہیں جو اُس نے اِسرائیل کے گھرانے سے یوں مخاطب ہو کر کہیں۔

۲- اے اِسرائیل کے گھرانے تم کان لگاؤ میری یعنی خُداوند کے نبی کی باتیں سُنو۔

۳- کیونکہ دیکھو! خُداوند یوں فرماتا ہے اے اِسرائیل کے گھرانے میں تجھے زیتون کے پالتو درخت سے تشبیہ دوں گا کہ ایک آدمی نے تاکستان میں لگایا اور اُسکی پرورش کی اور یہ بڑھا اور کہنہ سال ہُوا اور مرجھانے لگا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کا مالک وہاں گیا اور اپنے زیتون کے درخت کو مُرجھاتے ہُوئے دیکھا اور اُس نے کہا مَیں اُسے تراشوں گا اور اُس کے گرد تھالا کھودوں گا اور اُسکی پرورش کروں گا کہ شاید اِس میں سے نئی اور نرم شاخیں پھوٹ آئیں اور یہ نہ مرجھائے۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے کہنے کے مطابق اُس کو تراشا اور اُسکے گرد تھالا کھودا اور اُسکی پرورش کی۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ کئی دنوں کے بعد اِس میں سے کچھ چھوٹی، نئی اور نرم شاخیں پھوٹنے لگیں لیکن اِسکا بڑا تنا سوکھنے لگا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک نے اُسے دیکھا اور اُس نے اپنے نوکر سے کہا یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ میں اِس درخت کو کھو دوں اِسلئے جاؤ اور جنگلی زیتون کے درخت کی شاخیں کاٹو اور یہاں میرے پاس لاؤ اور وہ بڑی شاخیں جو مرجھانا شروع ہو گئی ہیں ہم اُن کو کاٹ دیں گے اور ہم اُنہیں آگ میں پھنک دیں گے تاکہ وہ جلائی جائیں۔

۸- اور دیکھو! تاکستان کے مالک نے کہا میں اِن بہت سی نئی اور نرم شاخوں کو لوں گا اور جدھر میں چاہوں گا پیوند کروں گا اور کوئی غرض نہ ہو گی اگر اِس درخت کی جڑیں برباد بھی ہو جائیں اِسکا پھل میں اپنے لئے محفوظ کر لوں گا پس میں یہ نئی اور نرم شاخیں لوں گا اور جہاں چاہوں گا اِن کو پیوند کروں گا۔

۹- تم جنگلی زیتون کے درخت کی شاخیں لو اور اُنہیں اِن کی جگہ پیوند کرو اور جو شاخیں میں نے کاٹی ہیں میں اُن کو آگ میں ڈالوں گا اور اُن کو جلاؤں گا تاکہ وہ میرے تاکستان کی زمین میں رکاوٹ نہ ہوں۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک کے نوکر نے تاکستان کے مالک کے کہنے کے مطابق کیا اور جنگلی زیتون کے درخت کی شاخیں پیوند کیں۔

۱۱- اور تاکستان کا مالک اپنے نوکر سے یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا کہ مجھے یہ بات رنجیدہ کرتی ہے کہ مَیں اِس درخت کو کھودوں سو اِس کے گرد تھالا کھودا جائے اور تراشا جائے اور پرورش کی جائے کہ مَیں شاید اِسکی جڑیں محفوظ کر لوں کہ وہ سوکھ نہ جائیں کہ مَیں نے یہ کچھ کر لیا ہے۔

۱۲- پس اپنی راہ لو اور درخت کی نگہبانی کرو اور میرے کہنے کے مطابق اُسکی پرورش کرو۔

۱۳- اور اِن کو میں اپنی مرضی کے مطابق تاکستان کے نچلے حصّے میں لگاؤں گا میں اُنہیں جہاں مرضی لگاؤں، تُم اِس کی فکر نہ کرو اور میں یہ اِسلئے کرتا ہُوں تاکہ درخت کی قُدرتی شاخیں اپنے لئے محفوظ کر سکوں اور یہ بھی کہ مَیں اپنے واسطے اِسکا پھل اگلے موسم کے لئے رکھ لوں کیونکہ یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ مَیں اِس درخت اور اِسکے پھل کو کھودوں۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کا مالک اپنی راہ کو گیا اور اپنی خوشی اور مرضی کے مطابق تاکستان کے نچلے حصّے میں پالتو زیتون کے درخت کی قُدرتی شاخیں کچھ ایک حصّہ میں اور کچھ دُوسرے حصّہ میں لگا دیں۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ ایک طویل عرصہ گزر گیا اور تاکستان کے مالک نے اپنے نوکر سے کہا آؤ تاکستان میں چلیں تاکہ تاکستان میں تھوڑی محنت کریں۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کا مالک اور نوکر بھی تاکستان میں محنت کرنے کے لئے گئے اور ایسا ہوا کہ نوکر نے اپنے مالک سے کہا دیکھ! اِسطرف نگاہ کر درخت پر نظر ڈال۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک نے نظر کی اور زیتون کے اُس درخت کو دیکھا جس میں جنگلی زیتون کی شاخیں پیوند کی گئی تھیں اُسکی شاخیں پھوٹ نکلی تھیں اور پھل دینے لگی تھیں اور اُس نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے اور اُس کا پھل قُدرتی پھل کی مانند تھا۔

۱۸- اور اُس نے نوکر سے کہا دیکھو! جنگلی درخت کی شاخوں نے اُسکی جڑوں کی نمی حاصل کر لی ہے کہ اُسکی جڑ کافی مضبوط ہو گئی ہے اور اُسکی جڑ کی نہایت مضبوطی کے سبب جنگلی شاخوں نے پالتو پھل پیدا کیا ہے، اب اگر ہم نے یہ شاخیں پیوند نہ کیں ہوتیں تو یہ درخت برباد ہو گیا ہوتا، اور اب دیکھو! میں کافی زیادہ پھل رکھ لوں گا جو اِس درخت نے پیدا کیا ہے اور مَیں اِسکا پھل اپنے واسطے اس وقت کے لئے رکھ لوں گا جب موسم جاتا رہے گا۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک نے اپنے نوکر سے کہا آؤ تاکستان کے نچلے حصے میں جائیں اور دیکھیں کہ درخت کی قُدرتی شاخیں زیادہ پھل لائی ہیں کہ نہیں تاکہ اس درخت کے پھل کو اپنے واسطے اُس وقت کے لئے رکھ لوں جب موسم جاتا رہے گا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ وہ وہاں گئے جہاں مالک نے درخت کی قُدرتی شاخیں لگائی تھیں اور اُس نے نوکر سے کہا اِن کو دیکھو! اور اُس نے پہلی کو دیکھا کہ

وہ زیادہ پھل لائی تھی اور اُس نے یہ بھی دیکھا کہ یہ اچھا تھا۔ اور اُس نے نوکر سے کہا اِس کا پھل اُتارلو اور اُس وقت کے لئے رکھ لو جب موسم جاتا رہے گا تاکہ میں اِسے اپنے لئے محفوظ کر لوں اُس نے کہا کیونکہ دیکھو! میں نے ایک طویل عرصہ اِس کی پرورش کی اور یہ کافی زیادہ پھل لایا ہے۔

۲۱- اور ایسا ہوا کہ نوکر نے اپنے مالک سے کہا کہ تو یہاں یہ درخت یعنی درخت کی یہ شاخ لگانے کیونکر آیا ہے؟ کیونکہ دیکھ! یہ تیرے تاکستان کا سب سے زیادہ بنجر حصّہ تھا۔

۲۲- اور تاکستان کے مالک نے اُس سے کہا مجھے مشورہ نہ دے میں جانتا تھا کہ یہ زمین کا بنجر ترین حصہ ہے اِسلئے میں نے تم سے کہا کہ میں نے طویل عرصہ اِس کی پرورش کی اور تم دیکھتے ہو کہ یہ زیادہ پھل لایا ہے۔

۲۳- اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے اپنے نوکر سے کہا اِدھر نظر کر دیکھ میں نے درخت کی ایک اور شاخ لگائی ہے اور تم جانتے ہو کہ یہ حصّہ پہلے والے سے زیادہ بنجر تھا لیکن درخت کو دیکھ میں نے ایک طویل عرصہ تک اِسکی پرورش کی ہے اور یہ زیادہ پھل لایا ہے پس اِسے جمع کر اور اِسے اُس وقت کے لئے رکھ لے جب موسم جاتا رہے تاکہ میں اِسے اپنے لئے محفوظ کروں۔

۲۴- اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے دوبارہ اپنے نوکر سے کہا یہاں نظر کر اور ایک اور شاخ کو دیکھ جو میں نے لگائی ہے دیکھ میں نے اِسکی بھی پرورش کی ہے اور یہ پھل لائی ہے۔

۲۵- اور اُس نے نوکر سے کہا اِدھر نظر کر اور آخری والی کو دیکھ اِسے میں نے اچھی زمین کے حصّہ میں لگایا اور میں نے طویل عرصہ تک اِسکی پرورش کی اور درخت صرف ایک حصّہ پالتو پھل لایا ہے اور درخت کا دوسرا حصّہ جنگلی پھل لگے ہیں دیکھ میں نے تو اِسکی پرورش بھی دوُسرے درختوں کے ساتھ ہی کی تھی۔

۲۶- اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے نوکر سے کہا درخت کی وہ شاخیں کاٹ دے جو اچھے پھل نہیں لائیں اور اُن کو آگ میں ڈال دے۔

۲۷- لیکن دیکھو! نوکر نے اُس سے کہا آؤ ہم اِسکو تراشیں اور اِسکے گرد تھالا کھودیں اور اُسکی تھوڑی اور پرورش کریں کہ شاید یہ تیرے لئے اچھا پھل لائے تاکہ تو اُسے اُس وقت کیلئے رکھ سکے جب موسم جاتا رہے گا۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک اور تاکستان کے مالک کے نوکر نے تاکستان کے تمام پھلوں کی پرورش کی۔

۲۹- اور ایسا ہوا کہ ایک طویل عرصہ گزر گیا اور تاکستان کے مالک نے اپنے نوکر سے کہا آؤ تاکستان کو جائیں تاکہ ہم پھر تاکستان میں محنت کریں کیونکہ دیکھو! وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور انجام جلد آنے کو ہے سو ضرور ہے کہ میں اپنے واسطے اِس وقت کے لئے پھل رکھ لوں جب موسم جاتا رہے گا۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کا مالک اور نوکر تاکستان میں گئے اور وہ اُس درخت کے پاس آئے جسکی قُدرتی شاخیں کاٹی گئی تھیں اور اُن میں

جنگلی شاخیں پیوند کی گئی تھیں اور دیکھو! ہر قسم
کے پھل سے درخت بھرا ہوا تھا۔
۳۱–اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے پھلوں
کو اُن کے شمار اور اُنکی اقسام کے مطابق چکھا اور
تاکستان کے مالک نے کہا دیکھو! ہم نے اِس
درخت کی ایک طویل عرصہ تک پرورش کی اور
میں نے اپنے واسطے کافی پھل اُس وقت کے لئے
رکھ لیا ہے جب موسم جاتا رہے گا۔
۳۲–لیکن دیکھو! اگرچہ اِس بار یہ زیادہ پھل لایا
ہے لیکن اِس کا کوئی پھل اچھا نہیں ہے اور دیکھو
اِس میں ہر قسم کے بُرے پھل ہیں اور ہماری
ساری محنت کے باوجود مجھے اِس کا کوئی فائدہ نہیں
ہوا اور اب یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ میں
اِس درخت کو کھودوں۔
۳۳–اور تاکستان کے مالک نے نوکر سے کہا ہم
اِس درخت کا کیا کریں تاکہ میں دوبارہ اِس کا پھل
اپنے لئے محفوظ کرسکوں؟
۳۴–اور نوکر نے اپنے مالک سے کہا دیکھ!
چونکہ تُونے جنگلی زیتون کی شاخوں کو پیوند کیا
اُنہوں نے جڑوں کی پرورش کی کہ وہ زندہ ہیں
اور سوکھی نہیں ہیں سو تُو دیکھتا ہے کہ وہ ابھی
تک اچھی ہیں۔
۳۵–اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے اپنے
نوکر سے کہا مجھے درخت کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور
اُسکی جڑوں کا مجھے اُتنی دیر تک کوئی فائدہ نہیں
جب تک یہ بُرا پھل لاتی ہیں۔
۳۶–تو بھی میں جانتا ہوں کہ جڑیں اچھی ہیں
اور میں نے اپنے مقصد کے لئے اُنہیں محفوظ کیا
ہے اور اپنی نہایت مضبوطی کے باعث وہ اب تک
جنگلی شاخوں سے اچھا پھل لائی ہیں۔
۳۷–لیکن دیکھو! جنگلی شاخیں بڑھ گئی ہیں اور
اُن کی جڑیں نہایت پھیل گئی ہیں اور چونکہ جنگلی
شاخیں اُسکی جڑوں پر غالب آگئی ہیں۔ اِس لئے
اِن میں بُرا پھل زیادہ لگا ہے اور بہت زیادہ بُرا پھل
پیدا ہونے کے باعث تم دیکھتے ہو کہ یہ سوکھنا
شروع ہوگیا ہے اور یہ جلد ہی آگ میں ڈالنے
کے لئے تیار ہو جائے گا سوائے اِس کے کہ ہم
اِس کو بچانے کے لئے کچھ کریں۔
۳۸–اور ایسا ہوا کہ تاکستان کے مالک نے اپنے
نوکر سے کہا آؤ تاکستان کے نچلے حصّے کی طرف
جائیں اور دیکھیں آیا کہ قُدرتی شاخوں پر بھی بُرا
پھل لگا ہے۔
۳۹–اور ایسا ہُوا کہ وہ تاکستان کے نچلے حصّوں
کی طرف گئے اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے دیکھا کہ
قُدرتی شاخوں کا پھل بھی خراب ہو چُکا تھا ہاں
پہلا اور دوسرا اور آخری بھی اور وہ سب خراب
ہو چُکے تھے۔
۴۰–اور آخری والی شاخ کا پھل اُن حصّوں پر
جو اچھا پھل لاتے تھے اِسقدر غالب آچُکا تھا کہ شاخ
مرجھا گئی اور سوکھ گئی۔
۴۱–اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کا مالک رویا اور نوکر
سے کہنے لگا میں اپنے تاکستان کے لئے اِس سے
زیادہ کیا کرسکتا تھا؟
۴۲–دیکھو! مَیں جانتا تھا کہ اِن کے علاوہ تاکستان
کا سارا پھل خراب ہو چکا ہے اور اب یہ جو پہلے
اچھا پھل لائے تھے یہ بھی خراب ہو چُکے ہیں اور

اب میرے تاکستان کے سب درخت کسی کام کے نہیں رہے سوائے اِس کے کہ اِن کو کاٹا اور آگ میں ڈالا جائے۔

۴۳- اور اِس آخری کو دیکھو! جس کی شاخ مرجھا چُکی ہیں مَیں نے اِسے زمین کے اچھے حصّے میں لگایا تھا ہاں بلکہ اُس حصّے میں جو میرے نزدیک تاکستان کی زمین کے دوسرے حصّوں میں سب سے بہترین تھا۔

۴۴- اور تم نے دیکھا کہ مَیں نے اُسے بھی کاٹ ڈالا جس نے زمین کے اِس حصّے کو گھیر لیا تھا تاکہ اِسے میں اُس کی جگہ پر لگاؤں۔

۴۵- اور تم دیکھتے ہو کہ اُس کا ایک حصّہ اچھا پھل لایا اور اِس کا ایک حصّہ جنگلی پھل لایا اور چونکہ میں نے اُسکی شاخوں کو نہ کاٹا اور نہ آگ میں ڈالا دیکھو وہ اچھی شاخ پر غالب آگئے ہیں کہ یہ مرجھا گئی ہے۔

۴۶- اور اب دیکھو! اُس ساری دیکھ بھال کے باوجود جو ہم نے میرے تاکستان کے لئے کی اِس کے سارے درخت خراب ہو گئے ہیں اور وہ اچھا پھل نہیں لائے اور یہ جن کو میں نے محفوظ کرنے کی اُمید کی تھی کہ اِن کا پھل اپنے واسطے اُس وقت کے لئے رکھ لوں گا جب موسم جاتا رہے لیکن دیکھو! یہ درخت جنگلی زیتون کے درختوں کی مانند ہو گئے ہیں اور کسی کام کے نہیں رہے بلکہ کاٹ ڈالے اور آگ میں ڈالے جائیں اور یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ مَیں اِن کو کھودوں۔

۴۷- لیکن اپنے تاکستان میں اِس سے زیادہ کیا کرسکتا تھا؟ کیا میرا ہاتھ اِن کی پرورش کرنے میں سُست رہا؟ نہیں میں نے اِن کی پرورش کی اور میں نے اِن کے گرد تھالا کھودا اور میں نے اِن کو تراشا اور میں نے اِن میں کھاد ڈالی اور قریباً سارا سارا دن میرا ہاتھ آگے بڑھا رہتا اور نتیجہ بے سُود نکلا۔ اور یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ میں اپنے تاکستان کے تمام درختوں کو کاٹوں اور آگ میں ڈالوں اور تاکہ وہ جلائے جائیں کون ہے جس نے میرے تاکستان کو خراب کر دیا ہے؟

۴۸- اور ایسا ہوا کہ نوکر نے اپنے مالک سے کہا کیا یہ تیرے تاکستان کی بُلند بینی نہیں؟ کیا اِس کی شاخیں اِن جڑوں پر غالب نہیں آ چُکی جو اچھی ہیں؟ اور چونکہ شاخیں اُسکی جڑوں پر غالب آ چُکی ہیں، دیکھو وہ جڑوں کے زور سے زیادہ قوت پا کر تیزی سے بڑھی ہیں دیکھو میں کہتا ہوں کیا یہی وجہ نہیں کہ تاکستان کے درخت خراب ہوئے ہیں؟

۴۹- اور ایسا ہوا تاکستان کے مالک نے نوکر سے کہا آؤ چلیں اور تاکستان کے درختوں کو کاٹیں اور اُنہیں آگ میں ڈالیں تاکہ وہ میرے تاکستان کی زمین کو نہ گھیرے رکھیں کیونکہ میں نے سب کچھ کیا ہے میں اپنے تاکستان کیلئے اِس سے زیادہ اور کیا کر سکتا تھا؟

۵۰- لیکن نوکر نے تاکستان کے مالک سے کہا دیکھ! اِسے تھوڑی دیر اور چھوڑ دے۔

۵۱- اور مالک نے جواب دیا ٹھیک ہے میں اِسے تھوڑی دیر اور چھوڑ دوں گا اِسلئے کہ یہ بات مجھے

رنجیدہ کرتی ہے کہ مَیں اپنے تاکستان کے درختوں کو کھودوں۔

۵۲- سو آؤ ہم اِن میں سے شاخیں لیں جو مَیں نے اپنے تاکستان کے نچلے حصّوں میں لگائے ہیں اور آؤ اُنہیں اُس درخت میں جہاں سے یہ آئی ہیں پیوند کریں اور آؤ ہم درختوں کی وہ شاخیں کاٹیں جن کا پھل نہایت کڑوا ہے اور اُس کی جگہ درخت کی قُدرتی شاخوں میں پیوند کریں۔

۵۳- اور مَیں یہ اِس لئے کروں گا کہ درخت برباد نہ ہو جائے کہ مَیں شاید اِس کی جڑوں کو اپنے مقصد کی خاطر اپنے لئے محفوظ کروں۔

۵۴- اور دیکھو! درخت کی قُدرتی شاخوں کی جڑیں جو مَیں نے اپنی مرضی سے لگائی تھیں ابھی تک زندہ ہیں سو تاکہ میں اُن کو بھی اپنے مقصد کے لئے محفوظ کروں مَیں اِس درخت کی شاخیں لوں گا اور مَیں اِن کو اُن میں پیوند کروں گا ہاں میں اُن کو اُن کے مادری درخت کی شاخوں سے پیوند کروں گا تاکہ جڑوں کو بھی اپنے لئے محفوظ کروں تاکہ جب وہ کافی مضبوط ہوں شاید وہ میرے لئے اچھا پھل لائیں اور تب مَیں اپنے تاکستان کے پھل پر فخر کروں۔

۵۵- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے قُدرتی درخت پر سے لیں جو جنگلی بن چُکے تھے اور قُدرتی درختوں میں پیوند کیا جبکہ وہ بھی جنگلی بن چُکے تھے۔

۵۶- اور اُنہوں نے قُدرتی درختوں پر سے بھی لیں جو جنگلی بن چُکے تھے اور اُنہیں اُنکے مادری درخت میں پیوند کیا۔

۵۷- اور تاکستان کے مالک نے نوکر سے کہا درختوں سے جنگلی شاخیں نہ کاٹنا سوائے اُن کے جو زیادہ کڑوی ہیں اور اُن میں میرے کہنے کے مطابق تم پیوند کرنا۔

۵۸- اور ہم تاکستان کے درختوں کی دوبارہ پرورش کریں گے اور ہم شاخوں کو چھانٹیں گے اور درختوں کی وہ شاخیں جو پک گئی ہیں کاٹ دیں گے جو یقیناً جلیں گی اور آگ میں ڈالی جائیں گی۔

۵۹- اور مَیں یہ اِس لئے کرتا ہُوں کہ شاید جڑیں اپنی اچھائی کے باعث اور شاخوں کی تبدیلی کے باعث زور پکڑیں تاکہ اچھی بُری پر غالب آئیں۔

۶۰- اور چونکہ میں نے قُدرتی شاخوں اور انکی جڑوں کو محفوظ کیا ہے اور کہ میں نے قُدرتی شاخوں کو دوبارہ اُنکی مادری درخت میں پیوند کیا ہے اور انکے مادری درخت کی جڑوں کو محفوظ کیا ہے کہ شاید میرے تاکستان کے درخت دوبارہ اچھا پھل لائیں کہ مَیں اپنے تاکستان کے پھل سے دوبارہ خوش ہُوں اور کہ مَیں بہت زیادہ شادمان ہُوں کہ مَیں نے پہلے پھل کی شاخیں اور جڑیں محفوظ کرلی ہیں۔

۶۱- پس جاکر نوکروں کو بلاؤ اور پھر ہم اپنی پوری توانائی اور جانفشانی سے تاکستان میں محنت کریں تاکہ راہ تیار کریں کہ مَیں دوبارہ قُدرتی پھل لا سکوں وہ قُدرتی پھل جو اچھا ہے اور دوسرے تمام پھلوں سے زیادہ قیمتی ہے۔

۶۲- سو آؤ! اور اِس آخری مرتبہ اپنی ساری توانائی لگا کر محنت کریں کیونکہ دیکھو! انجام نزدیک آن پہنچا ہے اور یہ آخری مرتبہ میں اپنے تاکستان کو تراشوں گا۔

۶۳- شاخوں میں پیوندکرو آخر سے شروع کروکہ وہ اوّل ہوں اور اوّل آخر ہوں اور بڑے چھوٹے دونوں درختوں کے گرد تھالا کھودو پہلے اور آخری اور آخری اور پہلے کے گرد تاکہ سب کی ایک دفعہ پھر آخری مرتبہ پرورش ہو سکے۔

۶۴- پس اُن کے گرد تھالے کھودو اور اُن کو تراشو اور ایک بار پھر آخری مرتبہ اُن میں کھاد ڈالو کیونکہ انجام نزدیک آن پہنچا ہے اور اگر یوں ہو کہ یہ آخری پیوند بڑھیں اور قُدرتی پھل لائیں تب اُن کے بڑھنے کے لئے تم راہ تیار کرنا۔

۶۵- اور جب وہ بڑھنا شروع کریں تو تم وہ شاخیں اچھی والی کی طاقت اور اُسکے حجم کے مطابق تُم ان شاخوں کو راستے سے ہٹا دینا جو کڑوا پھل لاتی ہیں، اور تُم اُن میں خراب کو ایک ہی دفعہ نہ ہٹا دینا مبادا کہ اُس کی جڑیں پیوند کے واسطے زیادہ زور آور ہو جائیں اور اُسکا پیوند برباد ہو جائے اور مَیں اپنے تاکستان کے درخت کھو بیٹھوں۔

۶۶- کیونکہ اور یہ بات مجھے رنجیدہ کرتی ہے کہ مَیں اپنے تاکستان کے درختوں کو کھودوں اِسلئے تم بُری شاخیں اِس نسبت سے کاٹنا کہ اچھی شاخیں بڑھیں تاکہ جڑ اور تنا دونوں یکساں طور پر مضبوط ہوں جب تک اچھی بُری پر غالب نہ آ جائیں اور بُری کاٹی اور آگ میں ڈالی جائیں کہ وہ میرے تاکستان کی زمین کو نہ گھیرے رکھیں اور مَیں یوں بُری شاخوں کو اپنے تاکستان سے صاف کردوں گا۔

۶۷- اور مَیں قُدرتی درخت کی شاخوں کو دوبارہ قُدرتی درخت میں پیوند کروں گا۔

۶۸- اور مَیں قُدرتی درخت کی شاخوں کو درخت کی قُدرتی شاخوں میں پیوند کروں گا اور یوں مَیں اُن کو دوبارہ اِکٹھا کروں گا تاکہ وہ قُدرتی پھل لائیں اور وہ ایک ہوں۔

۶۹- اور خراب پھینک دی جائیں گی ہاں بلکہ میرے تاکستان کی ساری زمین سے باہر کیونکہ دیکھو! میں اپنے تاکستان کو اب صرف آخری مرتبہ تراشوں گا۔

۷۰- اور ایسا ہُوا کہ تاکستان کے مالک نے اپنے نوکر کو بھیجا اور نوکر نے ویسا ہی کیا جیسا مالک نے اُسے حُکم دیا تھا اور دوسرے نوکروں کو لایا اور وہ چند ہی تھے۔

۷۱- اور تاکستان کے مالک نے اُن سے کہا جاؤ اور اپنی توانائی کے ساتھ تاکستان میں محنت کرو کیونکہ دیکھو! یہ آخری مرتبہ ہے کہ میں اپنے تاکستان کی پرورش کروں گا کیونکہ انجام نزدیک ہے اور موسم جلد آتا ہے اور اگر تم میرے ساتھ اپنی توانائی سے محنت کروگے تو تم اِس پھل میں خوشی حاصل کروگے جو میں اپنے واسطے اُس وقت کے لئے رکھوں گا جو جلد آنے کو ہے۔

۷۲- اور ایسا ہُوا کہ نوکر گئے اور اُنہوں نے اپنی توانائی سے کام کیا اور تاکستان کے مالک نے بھی اُن کے ساتھ محنت کی اور اُنہوں نے سب باتوں مَیں تاکستان کے مالک کے احکام کی فرمانبرداری کی۔

۷۳- اور تاکستان میں دوبارہ قُدرتی پھل پیدا

ہونا شروع ہوا اور قُدرتی شاخیں بڑھنے لگیں اور نہایت شاداب ہُوئیں اور جنگلی شاخیں کاٹی اور پھینکی جانے لگیں اور اُنہوں نے جڑوں اور اُن کے تنوں کو اِن کی قوت کے مطابق برابر رکھا۔

۷۴-اور یوں تاکستان کے مالک کے احکام کے مطابق اُنہوں نے ساری جانفشانی سے محنت کی بلکہ اُسوقت تک جب بُری شاخیں تاکستا ن سے کاٹ ڈالی گئیں اور مالک نے اپنے واسطے محفوظ کرلیا کہ درخت دوبارہ قُدرتی پھل ہو گئے اور وہ ایسے ہوئے جیسے ایک بدن ہوں اور پھل تھے اور تاکستان کے مالک نے اپنے لئے قُدرتی پھل محفوظ کرلئے جو ابتدا ہی سے اُس کے نزدیک نہایت قیمتی تھے۔

۷۵- اور ایسا ہُوا کہ جب تاکستان کے مالک نے دیکھا کہ اُس کا پھل اچھا ہے اور یہ کہ اُس کا تاکستان اب خراب نہیں رہا اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور اُن سے کہا دیکھو! اِس آخری مرتبہ ہم نے میرے تاکستان کی پرورش کی اور تم دیکھتے ہو کہ میں نے اپنی مرضی کے مطابق کیا اور میں نے قُدرتی پھل محفوظ کرلیا ہے کہ یہ اچھا ہے اُسی طرح جس طرح یہ ابتدا میں تھا اور مبارک ہو تُم اِس لئے کیونکہ تُم نے میرے ساتھ میرے تاکستان میں جانفشانی سے محنت کی اور میرے حُکموں پر عمل کیا ہے اور میرے پاس دوبارہ قُدرتی پھل لائے ہو کہ میرا تاکستان اب خراب نہیں رہا اِور خراب کاٹ ڈالی گئی ہیں دیکھو میرے تاکستان کے پھل کے سبب تُم میرے ساتھ خوشی مناؤ گے۔

۷۶- کیونکہ دیکھو مَیں موسم کے جاتے رہنے تک جو کہ جلد آتا ہے، طویل وقت کے لئے اپنے تاکستان کا پھل اپنے واسطے رکھ چھوڑوں گا، اور اِس لئے کہ مَیں نے آخری مرتبہ اپنے تاکستان کی پرورش کی ہے اور اِسے تراشا ہے، اور اِسکے گرد تھالے کھودے ہیں اور اِسے کھاد ڈالی ہے۔ سو اپنے کہنے کے مطابق مَیں طویل وقت کے لئے پھل اپنے واسطے رکھوں گا۔

۷۷-اور جب وقت آئے گا کہ بُرا پھل دوبارہ میرے تاکستان میں آئے تب میں اچھے اور بُرے کو اِکٹھا ہونے دوں گا اور اچھا اپنے لئے محفوظ کرلوں گا اور بُرا اِسی کی اپنی جگہ پر پھینک دوں گا اور تب موسم آتا ہے اور انجام ہو گا اور مَیں اپنے تاکستان کو آگ سے جلا دوں گا۔

۶ باب

آخری ایّام میں خُداوند اِسرائیل کی اصلاح کرے گا — دُنیا آگ سے جلائی جائے گی — آدمی آگ اور گندھک کی جھیل سے بچنے کے لئے لازمی مسیح کی پیروی کریں۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ ق م۔

۱-اور اب میرے بھائیو دیکھو! جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں نبوّت کروں گا دیکھو یہ میری نبوّت ہے — کہ وہ باتیں جو زینوس نبی نے اِسرائیل کے گھرانہ کے متعلق کہی ہیں جس میں اُس نے اُن کو زیتون کے پالتو درخت سے تشبیہ دی ہے یقیناً واقع ہوں گی۔

۲- اور اُس دن جب وہ دوسری مرتبہ اپنے لوگوں کی اصلاح کے لئے ہاتھ بڑھائے گا ہاں وہ

آخری دن یعنی آخری وقت ہوگا کہ جب خُداوند کے خادم اُس کی قُدرت کے ساتھ اُس کے تاکستان کی پرورش اور اُسے تراشنے کے لئے جائیں گے اور اُس کے بعد انجام جلد ہوگا۔

۳- اور کتنے مبارک ہیں وہ جنہوں نے تاکستان میں اِس کے ساتھ جانفشانی سے محنت کی اور کتنے ملعون ہیں وہ جو اپنی ہی جگہ پھینکے جائیں گے اور دُنیا آگ سے جلائی جائے گی۔

۴- اور ہمارا خُدا ہم پر کتنا مہربان ہے کیونکہ وہ اِسرائیل کے گھرانے کی جڑ اور شاخ دونوں کو یاد رکھتا ہے اور وہ دن بھر اپنا ہاتھ اُن کے لئے بڑھائے رکھتا ہے اور وہ سرکش اور حجتی لوگ ہیں لیکن جتنے اپنے دلوں کو سخت نہیں کریں گے خُدا کی بادشاہی میں نجات پائیں گے۔

۵- اِس لئے میرے پیارے بھائیو! مَیں سنجیدہ کلام کے ساتھ التجا کرتا ہُوں کہ تُم توبہ کرو اور تُم دل کے کامل اِرادہ سے خُدا ہی کے ساتھ لگے رہو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ لگا رہتا ہے اور جبکہ دن کی روشنی میں اُسکا رحیم بازو تمہاری طرف طرف بڑھا رہتا ہے سو تم اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔

۶- ہاں اگر آج تم اُسکی آواز سُنو اور اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو تو پھر کیونکر تم ہلاک ہو گے؟

۷- کیونکہ دیکھو! تُمہارے خُدا کے خوش کُن کلام سے دن بھر پرورش پانے کے بعد کیا تُم بُرا پھل لاؤ گے کہ تُم لازمی کاٹے اور آگ میں ڈالے جاؤ؟

۸- دیکھو! کیا تم یہ کلام رد کرو گے؟ کیا تم نبیوّں کا کلام رد کر دو گے اور کیا تُم وہ سارا کلام رد کر دو گے جو مسیح کی بابت کیا گیا اور بہتوں کے اُس کی بابت کلام کرنے کے بعد اور مسیح کے خوش کُن کلام، اور خُدا کی قُدرت اور رُوح اُلقدس کی نعمت کا اِنکار کرو گے، اور پاک رُوح کو بجھاؤ گے اور مخلصی کے عظیم منصوبے کا تمسخر اُڑاؤ گے جو تُمہارے لئے تیار کیا گیا؟

۹- کیا تم نہیں جانتے کہ اگر تم یہ کچھ کرو گے تو مخلصی اور قیامت کی قُدرت جو مسیح میں ہے، تمہیں شرمندگی اور ہولناک پشیمانی سمیت خُدا کے تخت کے سامنے لا کھڑا کرے گی؟

۱۰- چونکہ اِنصاف سے انکار نہیں ہو سکتا اور انصاف کی قُدرت کے مطابق ضرور ہے کہ تُم اُس آگ اور گندھک کی جھیل میں جاؤ جس کے شعلوں کو بجھایا نہیں جا سکتا اور جس کا دُھواں ہمیشہ سے ہمیشہ تک اُوپر کی جانب اُٹھتا ہے آگ اور گندھک کی وہ جھیل جہاں نہ ختم ہونے والا عذاب ہے۔

۱۱- کاش میرے پیارے بھائیو تم توبہ کرو اور ابدی زندگی پانے تک تنگ دروازے میں داخل ہو اور مسلسل سکڑے راستے پر رہو۔

۱۲- آہ دانش مند بنو اس سے زیادہ مَیں کیا کہہ سکتا ہُوں؟

۱۳- مَیں آخر میں تم سے اُس وقت تک کے لئے الوداع ہوتا ہُوں جب مَیں تم سے خُدا کے خوش کُن تخت کے سامنے ملوں گا وہ تخت جو بدکاروں پر دہشت اور خوفناک ڈر طاری کرتا ہے۔ آمین!

۷ باب

شیرم مسیح کااِنکار کرتا ہے یعقوب کے ساتھ تکرار کرتا ہے نشان طلب کرتا ہے اور خُدا اُسے ہلاک کرتا ہے —— تمام انبیا مسیح اور اُسکے کفّارہ کے متعلق بتا چکے ہیں —— نیفی اپنی زندگی کے ایّام آوارہ گردوں کیطرح گزارتے ہیں نہایت مصیبتوں میں پیدا ہوتے ہیں اور لامن اُن سے نفرت کرتے ہیں۔ قریباً ۵۴۴-۴۲۱ق م۔

۱-اور اب ایسا ہوا کہ چند سال گزرنے کے بعد نیفیوں کے درمیان ایک آدمی آیا جس کا نام شیرم تھا۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ وہ لوگوں میں منادی کرنے لگا اور اُن میں اعلان کرنے لگا کہ کوئی مسیح نہیں آئے گا اور اُس نے کئی باتوں کی منادی کی جو لوگوں کو پھسلانے والی تھیں اور اُس نے یہ اِس لئے کیا تاکہ وہ مسیح کی تعلیم کو مغلوب کر سکے۔

۳-اور اُس نے لوگوں کے دلوں کو گمراہ کرنے کے لئے مستعدی سے محنت کی اور اتنی کہ اُس نے بہت سارے دلوں کو گمراہ کر لیا اور وہ یہ جانتے ہوئے کہ میں یعقوب اُس مسیح پر ایمان رکھتا ہُوں جو کہ آنے والا ہے اُس نے بارہا مجھ سے ملنے کے مواقع تلاش کیے۔

۴-اور وہ ایک ماہر عالم تھا اور اُسے لوگوں کی زبان پر پورا عبور تھا اِسلئے وہ ابلیس کی قوت کے مطابق کلام کرنے کی قُدرت اور بہکانے والی باتوں کا کافی استعمال کر تا سکتا تھا۔

۵-اور اُسے اُمید تھی کہ وہ مجھے میرے ایمان سے ہلا دے گا، اِن کئی مکاشفوں اور کئی چیزوں کے باوجود جو اِن باتوں سے متعلق میں دیکھ چکا تھا، کیونکہ درحقیقت مَیں فرشتوں کو دیکھ چکا تھا اور اُنہوں نے میری خدمت کی تھی اور یہ بھی کہ مَیں نے وقتاً فوقتاً خُداوند کو اپنے ساتھ حقیقی کلام کرتے سُنا تھا، اِس لئے مَیں نہیں ہلایا جا سکتا تھا۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ وہ میرے پاس آیا اور اِس دانائی سے میرے ساتھ یہ کہتے ہُوئے مخاطب ہُوا مَیں نے کافی مواقع تلاش کیے کہ مَیں تجھ سے بات کروں کیونکہ مَیں نے سُنا اور مَیں جانتا بھی ہُوں کہ تُم اِن چیزوں کی بڑی منادی کرتے ہو جنہیں تُم انجیل یا مسیح کی تعلیم کہتے ہو۔

۷-اور تم نے اِن لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور وہ خُدا کی درست راہوں سے پھر گئے ہیں اور وہ موسیٰ کی شریعت پر نہیں چلتے جو کہ درست راہ ہے اور موسیٰ کی شریعت کو اُس ایک ہستی کی عبادت میں تبدیل کرتے ہو جس کا تم کہتے ہو کہ وہ کئی سو سالوں کے بعد آئے گا اور اب دیکھو! مَیں شیرم تم پر واضع کرتا ہُوں کہ یہ کفر ہے کیونکہ کوئی آدمی نہیں جو ایسی باتیں جانتا ہو کیونکہ آنیوالی باتوں ل کی بابت وہ نہیں بتا سکتا اور اِس طرح سے شیرم نے میرے ساتھ تکرار کی۔

۸- لیکن دیکھو! خُداوند خُدا نے اپنا رُوح میری جان میں ڈال دیا اتنا کہ مَیں نے اُسے اُسکی ساری باتوں میں شرمندہ کیا۔

۹- اور مَیں نے اُس سے کہا کیا تم اُس مسیح کا انکار کرتے ہو جو آنیوالا ہے؟ اور اُس نے کہا اگر کوئی مسیح ہوتا تو مَیں اُس کا اِنکار نہ کرتا بلکہ مَیں جانتا ہُوں کہ مسیح ہے ہی نہیں اور نہ ہی پہلے تھا اور نہ کبھی ہو گا۔

۱۰- اور مَیں نے اُس سے کہا کیا تم نوشتوں کا یقین کرتے ہو؟ اور اُس نے کہا ہاں۔

۱۱- اور مَیں نے اُس سے کہا تب تم اِن کو سمجھتے نہیں کیونکہ درحقیقت یہ مسیح کی گواہی دیتے ہیں دیکھو مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ نبیوں میں سے کسی نے نہیں لکھا نہ نبوّت کی ہے جب تک اُنہوں نے مسیح کی بابت فرمادیا ہو۔

۱۲- اور یہی سب کچھ نہیں مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ مَیں نے سُنا اور دیکھا ہے اور مجھ پر یہ رُوح اُلقدس کی قُدرت سے بھی ظاہر کیا گیا ہے اِس لئے مَیں جانتا ہُوں اگر کفّارہ نہ دیا گیا ہوتا تو تمام بنی نوانسان یقیناً کھو جاتے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مجھ سے کہا رُوح القدّس کی اِس قُدرت کا مجھے نشان دکھاؤ جس میں تُم اتنا کچھ جانتے ہو۔

۱۴- اور مَیں نے اُس سے کہا مَیں کون ہُوں کہ تمہیں نشان دکھانے کیلیئے خُدا کو آزماؤں جس کی سچّائی کو تم جانتے ہو؟ تم پھر بھی اُس کا انکار کرو گے کیونکہ تم ابلیس کے ہو، تو بھی میری مرضی پوری نہ ہو بلکہ اگر خُدا تمہیں مارے تو یہ تُمہارے لئے ایک نشان ہوگا کہ آسمان اور زمین دونوں میں اُسے قُدرت حاصل ہے اور یہ بھی کہ مسیح آئے گا اور اے خُداوند تیری مرضی پوری ہو اور نہ کہ میری۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں یعقوب یہ باتیں کہہ چکا تو خُداوند کی قُدرت اُس پر نازل ہُوئی اتنی زیادہ کہ وہ زمین پر گر گیا اور ایسا ہوا کہ کئی روز تک اُس کی دیکھ بھال کی گئی۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ اس نے لوگوں سے کہا کل اِکٹھے ہو جاؤ کیونکہ میں مر جاؤں گا اِسلیے میری خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے لوگوں سے بات کروں۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اگلے دن ہجوم اِکٹھا ہُوا اور اُس نے اُن کے ساتھ واضع بات کی اور اُن باتوں سے اِنکاری ہُوا جو اُس نے اُنہیں سکھائی تھیں اور مسیح اور رُوح القدّس کی قُدرت اور فرشتوں کی خدمت کا اقرار کیا۔

۱۸- اور اُس نے اُنہیں صاف صاف کہا کہ وہ ابلیس کی قوت سے فریب کھا گیا تھا اور اُس نے جہنم اور ابدیت اور ابدی سزا کی بابت کلام کیا۔

۱۹- اور اُس نے کہا مَیں خوفزدہ ہُوں کیونکہ مَیں ناقابل معافی گناہ کر چکا ہُوں کیونکہ مَیں نے خُدا کے ساتھ جھوٹ بولا ہے کیونکہ مَیں نے مسیح کا اِنکار کیا اور کہا ہے کہ مَیں نوشتوں پر یقین رکھتا ہُوں اور درحقیقت یہ اُس کی گواہی دیتے ہیں اور چونکہ مَیں نے یوں خُدا سے جھوٹ بولا ہے مَیں نہایت خوف زدہ ہُوں مبادا کہ میرا معاملہ ہولناک ہو لیکن میں خُدا کے سامنے اعتراف کرتا ہُوں۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ یہ باتیں کہہ چکا تو پھر اور کچھ نہ کہہ سکا اور اُس نے جان دے دی۔

۲۱- اور اُس کے جان دیتے ہُوئے، ہجوم نے اُسے یہ باتیں کرتے دیکھا تو وہ نہایت حیرت زدہ ہُوئے اتنا کہ خُدا کی قُدرت اُن پر نازل ہُوئی اور وہ مغلوب ہو کر زمین پر گر پڑے۔

۲۲- اب یہ بات مجھ یعقوب کے لئے خوشی کا

باعث تھی کیونکہ میں نے اپنے باپ کو ایسا کرنے کی درخواست کی تھی جو آسمان پر ہے کیونکہ اُس نے میری فریاد سُنی اور میری دُعا کا جواب دیا۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں میں خُدا کا اطمینان اور محبت دوبارہ بحال ہُوئی اور اُنہوں نے صحیفے پڑھے اور اُس بدکار آدمی کی باتوں پر پھر نہ لگے۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کو سیدھا کرنے اور اُن کے لئے سچّائی کے علم کو بحال کرنے کے واسطے کئی منصوبوں پر کام کیا گیا لیکن یہ سب بے فائدہ رہا کیونکہ وہ جنگوں اور خون خرابے میں خوش رہتے تھے اور اُن کے دلوں میں اپنے بھائیوں یعنی ہمارے لئے ابدی نفرت تھی اور وہ اپنے ہتھیاروں کے زور سے ہماری تباہی کے خواہاں رہے۔

۲۵- سو نیفی کے لوگوں نے اپنے ہتھیاروں اور اپنی ساری قوت کے ساتھ خُدا اور اپنی نجات کی چٹان پر بھروسہ کرتے ہُوئے اُن کے خلاف خود کو مضبوط کیا، سو ابھی تک وہ اپنے دشمنوں پر فاتح ہی رہے ہیں۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں یعقوب بوڑھا ہونے لگا ہُوں اور اِن لوگوں کی تواریخ نیفی کے دوسرے اُوراق پر لکھی جاتی رہے گی سو مَیں یہ تواریخ اِس اعلان کے ساتھ لکھنا تمام کرتا ہُوں کہ یہ مَیں نے اپنے بہترین علم کے مطابق لکھی ہے یہ بتاتے ہُوئے کہ ہمارا وقت گزر گیا اور ہماری زندگیاں بھی ایک خواب کی مانند گزر گئیں ہم تنہا اور دینی لوگ، آوارہ ہو کر یروشلم سے نکلے بیابان کی تکلیفوں میں پیدا ہُوئے اور ہمارے بھائی ہم سے نفرت کرتے اور اُن سے ہماری جنگیں اور جھگڑے ہُوئے سو ہم اپنے دنوں میں آرزدہ رہے۔

۲۷- اور مَیں یعقوب نے دیکھا کہ مَیں جلد اپنی قبر میں جاتا ہُوں سو مَیں نے اپنے بیٹے انوس سے کہا یہ اُوراق لے۔ اور مَیں نے اُسے وہ باتیں بتائیں جن کا میرے بھائی نیفی نے مجھے حُکم دیا تھا اور اُس نے حُکم کی فرمانبرداری کا وعدہ کیا اور میں اِن اُوراق پر اپنی لکھائی ختم کرتا ہُوں جو کہ مختصر ہیں اور مَیں پڑھنے والے کو اِس اُمید پر الوداع کہتا ہُوں کہ میرے اکثر بھائی میرا کلام پڑھیں گے بھائیو! الوادع۔

انوس کی کتاب

انوس بڑی قوت کے ساتھ دُعا کرتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی پاتا ہے —— خُداوند کی آواز، آنے والے دنوں میں لامنوں کی نجات کا وعدہ کرتے ہُوئے اُس کے دل میں آئی —— نیفی لامنوں کو سدھارنے کی کوشش کرتے ہیں —— انوس اپنے مخلصی دینے والے میں شادمان ہوتا ہے۔ قریباً ۴۲۰ ق م۔

۱- دیکھو ایسا ہُوا کہ مَیں انوس جانتے ہُوئے کہ میرا باپ عادل آدمی تھا —— کیونکہ اُس نے مجھے

اپنی زبان اور خُداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت کی تعلیم دی — اور اِس کے لئے میرے خُدا کا نام مبارک ہُوں۔

۲-اور مَیں تمہیں اِس کُشتی کی بابت بتاؤں گا جو مَیں نے اپنے گناہوں کی معافی پانے کے لئے خُداوند کے حضور کی۔

۳-دیکھو! مَیں جنگل میں درندوں کا شکار کرنے گیا اور جو کلام مَیں نے اکثر اپنے باپ کو مُقدّسین کی خوشی اور ابدی زندگی کی بابت کرتے سنا تھا میرے دِل میں گہرائی تک سرائیت کر گیا۔

۴-اور میری جان بھوکی تھی اور مَیں نے اپنے خالق کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور مَیں قوت کے ساتھ دُعا اور اپنی جان کے لئے التجا کے ساتھ اُس سے فریاد کی اور سارا دن مَیں اُسکے حضُور فریاد کرتا رہا ہاں جب رات آئی تو تب بھی مَیں نے اپنی آواز بُلند رکھی یہ آسمانوں تک پہنچی۔

۵- اور ایک آواز مجھ سے یوں کہتے ہُوئے مخاطب ہُوئی انوس تیرے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں اور تُو برکت پائے گا۔

۶-اور مَیں انوس جانتا تھا کہ خُدا جھوٹ نہیں بول سکتا سو میرے گناہ مٹ گئے۔

۷-اور مَیں نے کہا خُداوند یہ کیونکر ہُوا؟

۸-اور اُس نے مجھ سے کہا مسیح پر تیرے ایمان کے سبب، جسکی بابت تُو نے پہلے نہ کبھی سُنا اور نہ دیکھا، اور کئی سال گزرنے کے بعد وہ مجسم ہو کر اپنے آپکو ظاہر کرے گا پس جا اپنی راہ لے تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا۔

۹-اب ایسا ہُوا کہ جب مَیں نے یہ باتیں سُنیں تو مجھے اپنے بھائیوں، نفیوں کی بھلائی کی خواہش محسوس ہونے لگی سو مَیں نے اُنکی خاطر اپنی ساری جان کو خُدا کے سامنے اُنڈیل دیا۔

۱۰-اور جب مَیں یوں رُوح میں جدوجہد کر رہا تھا تو دیکھو! خُداوند کی آواز دوبارہ میرے دِل میں آئی اور اُس نے فرمایا میں تیرے بھائیوں کے ساتھ اُن کی میرے احکام سے رغبت کے موافق کردوں گا مَیں نے اُنہیں یہ سرزمین بخشی ہے اور یہ پاک سرزمین ہے اور سوائے اِسکے کہ اِس میں بدی ہو مَیں اِس پر لعنت نہ کروں گا، سو مَیں تیرے بھائیوں سے اپنے کہنے کے مطابق کروں اور اُن کی خطائیں دُکھ کے ساتھ اُن کے اپنے سروں پر لاؤں گا۔

۱۱-اور جب مَیں انوس یہ کلام سُن چکا تو خُداوند پر میرا ایمان غیر متزلزل بڑھنے لگا اور مَیں اپنے لامن بھائیوں کے لئے دیر تک جستجو کے ساتھ دُعا کرتا رہا۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ دُعا کرنے اور پوری جانفشانی کے ساتھ محنت کرنے کے بعد خُداوند نے مجھ سے فرمایا مَیں تُجھے تیرے ایمان کی بدولت تیری خواہشوں کے مطابق دوں گا۔

۱۳- اور اب دیکھو! میری خواہش یہ تھی جسکا اظہار مَیں نے اُس سے کیا — اگر یہ ایسا ہو کہ نیفی میرے لوگ خطا میں گریں اور کسی طرح ہلاک ہو جائیں، لامنی ہلاک نہ ہوں اور خُداوند خُدا میرے لوگوں نفیوں کی تاریخ محفوظ کرے یعنی اگر ایسا ہو کہ آنیوالے کسی وقت مَیں اپنے پاک بازو کی قُدرت سے لامنوں میں ظاہر کرے کہ شاید وہ نجات کی طرف لائے جائیں —

۱۴- کیونکہ اب تک اُنہیں حقیقی ایمان میں بحال کرنے کے لئے ہماری جستجو بیفائدہ رہی اور اُنہوں نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ اگر ممکن ہُوا تو وہ ہماری تواریخ اور ہمیں اور ہمارے باپ دادا کی ساری روایات کو برباد کردیں گے۔

۱۵- پس مَیں نے جانتے ہُوئے کہ خُداوند خُدا ہماری تواریخ محفوظ کرنے میں تیار ہے سو مَیں نے اسکے حضُور مسلسل فریاد کی، کیونکہ اُس نے مجھ سے یہ فرمایا کہ جو کچھ بھی تم ایمان کے ساتھ مانگو گے اِس یقین کے ساتھ کہ مسیح کے نام میں پاؤ گے، وہ تُمھیں مل جائے گا۔

۱۶- اور میرا ایمان تھا سو مَیں نے خُدا سے فریاد کی کہ وہ ہماری تواریخ کو محفوظ کرے اور اُس نے مجھ سے عہد کیا کہ وہ اپنے مقررہ وقت پر اُنہیں لامنوں پر ظاہر کرے گا۔

۱۷- اور مَیں انوس جانتا تھا کہ اِسی عہد کے مطابق ہو گا جو اُس نے کیا پس میری جان کو سکون ملا۔

۱۸- اور خُداوند نے مجھ سے فرمایا تمہارے باپ دادا نے بھی یہی درخواست کی تھی اور اُنکے ساتھ اُنکے ایمان کے مطابق ہو گا کیونکہ اُنکا ایمان تمہاری مانند تھا۔

۱۹- اور اب ایسا ہُوا کہ مَیں انوس آنے والی چیزوں کی نبوّت کرتے ہُوئے اور جو باتیں مَیں نے سُنی اور دیکھی تھیں اُنکی گواہی دیتے ہُوئے لوگوں کے درمیان گیا۔

۲۰- اور مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ نیفیوں نے جانفشانی کے ساتھ لامنوں کو خُدا پر حقیقی ایمان میں بحال کرنے کی خواہاں ہُوئے کی۔ لیکن ہماری محنت بیفائدہ رہی اور اُنکی نفرت قائم تھی اور وہ بُری خواہشوں میں گھرے تھے وہ وحشی خونخوار اور خون کے پیاسے لوگ، بت پرستی اور نجاست سے بھر گئے تھے درندوں کا شکار کھاتے خیموں میں رہتے اپنی کمر کے گرد کھال کے چھوٹے پٹکے باندھے اور اپنے سر منڈوا کر آوارہ پھرتے اور اُنکا ہنر کمان میں اور تلوار میں اور کلہاڑے میں تھا اور ان میں سے اکثر کچّے گوشت کے سوا کچھ نہ کھاتے اور وہ مسلسل ہمیں برباد کرنے کے خواہاں رہتے تھے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں نے زمین کاشت کی اور ہر قسم کے اناج اور پھل اور ریوڑوں کے گلے اور ہر طرح کے مویشیوں کی اقسام کے گلے اور بکریوں اور جنگلی بکریوں اور بے شمار گھوڑوں کی افزائش کی۔

۲۲- اور ہم میں بہت سارے نبی تھے اور لوگ سرکش لوگ تھے سمجھنے میں مشکل۔

۲۳- اور سوائے نہایت زیادہ درشتگی کے وہاں کچھ نہ تھا، جنگوں کی نبوّت اور منادی اور جھگڑے اور موت کی مسلسل یاددہانی اور ابدیت کی مدّت اور خُدا کے احکام اور قُدرت اور یہ ساری چیزیں اُنہیں خُداوند کے خوف کے لئے مسلسل اُبھارنے کو تھیں۔ مَیں کہتا ہُوں وہاں اِن چیزوں کی کمی نہ تھی اور نہایت زیادہ واضع باتیں کہی جاتیں جو اُنہیں تیزی کے ساتھ تباہی کی طرف جانے سے بچا سکتی تھیں، اور اِس طرح سے مَیں اُن کی بابت لکھتا ہُوں۔

۲۴-اور مَیں نے اپنی زندگی کے ایّام میں نفیوں اور لامنوں کے درمیان جنگیں دیکھیں۔
۲۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں بوڑھا ہونے لگا اور میرے باپ کو یروشلم چھوڑے ہُوئے ایک سو اُناسی سال ہو چُکے تھے۔
۲۶-اور مَیں نے دیکھا کہ مَیں اب یقیناً جلد قبر میں چلا جاؤں گا اور خُدا کی قُدرت کے اثر سے مجھے اِن لوگوں میں منادی اور نبوّت ضرور کرنا تھی اور اُس سچّائی کے مطابق کلام کا اعلان کرتا جو مسیح میں ہے اور مَیں نے اپنی ساری عمر اُسکا اعلان کیا اور اِس میں مَیں دُنیا کی باتوں سے زیادہ شادمان رہا۔
۲۷-اور مَیں جلد اپنی آرام کی جگہ کو جاتا ہُوں جو کہ میرے مخلصی دینے والے کے ساتھ ہے کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں اُس میں آرام پاؤں گا اور میں اُس دِن سے شادمان ہوں جب میرا فانی جسم غیر فانی ہو جائے گا اور اُسکے سامنے کھڑا ہو گا تب میں خوشی سے اُسکا چہرہ دیکھوں گا اور وہ مجھ سے کہے گا تو جو مبارک ہے میرے پاس آ اور میرے باپ کے گھر مَیں تیرے لئے مکان تیار ہے۔ آمین!

یروم کی کتاب

نیفی موسیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہیں، مسیح کی آمد کے منتظر ہیں، اور سر زمین میں خوش حال ہوتے ہیں — بہت سے نبی لوگوں کو سچائی کی راہ پر چلانے کے لئے محنت کرتے ہیں۔ قریباً ۳۹۹-۳۶۱ ق م۔

۱-اب دیکھو! مَیں یروم اپنے باپ انوس کے حُکم کے مطابق چند باتیں لکھتا ہُوں تاکہ ہمارا نسب نامہ رکھا جا سکے۔
۲-اور چونکہ یہ اُوراق چھوٹے ہیں اور جیسا کہ یہ باتیں ہمارے لامن بھائیوں کے فائدے کے اِرادے سے لکھی گئی ہیں سو ضرور ہے کہ مَیں مختصر ہی لکھوں لیکن مَیں نہ اپنی نبوّت اور نہ ہی اپنے مکاشفے کی باتیں تحریر کروں گا کیونکہ مَیں اپنے باپ دادا سے اور زیادہ کیا لکھ سکتا ہُوں؟ کیا اُنہوں نے نجات کا منصوبہ آشکارا نہیں کیا؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں ہاں اور میرے لئے یہی کافی ہے۔
۳-دیکھو! یہ ضروری ہے کہ اِنکے دلوں کی سختی، اور اُنکے کانوں کے بہرے پن اور اُنکی عقلوں کے اندھے پن اور اُن کی گردنوں کے اکڑپن کے باعث اُن میں بہت کچھ کیا جائے، اِس کے باوجود خُدا اُن پر نہایت رحیم ہے اور اِس نے اُنہیں ابھی تک روی زمین پر سے نابود نہیں کیا۔
۴- اور ہمارے درمیان بہت ہیں جن کو کافی مکاشفے ملے ہیں کیونکہ وہ سارے کے سارے سرکش نہیں اور جو سرکش نہیں اور ایمان رکھتے ہیں اُن کا اِس پاک رُوح سے ایک قریبی تعلق ہے جو بنی آدم پر اُن کے ایمان کے مطابق آشکارا کرتا ہے۔
۵-اور دیکھو! اب دو سو سال گزر چُکے تھے اور

نیفی کے لوگ مُلک میں بڑھ چُکے اور مضبوط ہو چُکے تھے وہ موسیٰ کی شریعت اور خُداوند کے سبت کے دِن کو پاک مانتے وہ بے ادبی نہ کرتے اور نہ ہی کفر بکتے، اور مُلک کے قوانین نہایت سخت تھے۔

۶- اور وہ سر زمین کے بیشتر حصّے پر پھیل گئے اور لامنی بھی۔ اور وہ شمار میں نیفیوں سے بہت زیادہ تھے اور وہ قتل و غارت پسند کرتے اور درندوں کا خون پیتے تھے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ کئی مرتبہ ہم نیفیوں کے خلاف لڑنے آئے لیکن ہمارے بادشاہ اور سردار خُداوند پر مضبوط ایمان کے باعث طاقتور تھے اور اُنہوں نے لوگوں کو خُداوند کی راہوں کی تعلیم دی سو ہم لامنوں کے خلاف ڈٹے رہے اور اُنہیں اپنے ملکُوں سے باہر نکال دیا اور اپنے شہروں اور اپنی وراثت کی ساری جگہوں کو مضبوط کرنا شروع کر دیا۔

۸- اور ہم بہت زیادہ بڑھ گئے اور سر زمین پر پھیل گئے اور سونے میں اور چاندی میں اور تمام قیمتی چیزوں میں امیر ہوگئے اور لکڑی کے کام کی مہارت میں اور عمارتیں بنانے میں اور کُل پُرزے بنانے میں اور لوہے اور تانبے میں بھی اور پیتل اور فولاد اور زمین کاشت کرنے کے ہر قسم کے اوزار اور جنگی ہتھیار بنانے میں —— ہاں تیز دھار تیر، اور ترکش اور برچھیاں اور نیزے اور ساری جنگی تیاریوں میں۔

۹- اور یوں لامنوں کا مقابلہ کرنے کی تیاری کرنے سے، وہ ہمارے خلاف کامیاب نہ ہوئے بلکہ خُداوند کا کلام سچّ ثابت ہو جو اُس نے ہمارے باپ دادا سے یہ کہتے ہُوئے فرمایا کہ جتنا زیادہ تُم میرے حُکموں کو مانو گے مُلک میں تُم اُتنے ہی خوش حال ہو گے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کے نبیّوں نے خُدا کے کلام کے مطابق نیفی کے لوگوں کو دھمکایا کہ اگر وہ خُدا کے حُکموں پر نہیں چلیں گے بلکہ یہ کہ خطا میں گریں تو وہ روئے زمین پر سے نیست کر دیے جائیں گے۔

۱۱- اِس واسطے نبیّوں اور کاہنوں اور اُستادوں نے جانفشانی سے محنت کی، نہایت تحمّل کے ساتھ لوگوں کو جانفشانی کی تاکید کرتے موسیٰ کی شریعت اور جس اِرادے سے یہ دی گئی، سکھا کر، اور ممسُوح کا منتظر ہونے کی ترغیب دے دے کر، اور کہ وہ اُسکا یقین ایسے کریں جیسے وہ پہلے ہی آ چکا ہو اور اِس طرح سے اُنہوں نے اُن کو تعلیم دی۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اِس طرح کرنے سے اُنہوں نے اُن کو روئے زمین پر سے نیست ہونے سے بچائے رکھا بلکہ توبہ کی طرف رجوع رکھنے کے لئے وہ اُن کے دلوں کو مسلسل کلام سے جھبوتے رہے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ دو سو اڑتیس سال گزر گئے —— اِس دوران زیادہ تر وقت جنگوں اور جھگڑوں اور اختلافات میں گزرا۔

۱۴- اور مَیں یروم زیادہ نہیں لکھتا کیونکہ اُوراق چھوٹے ہیں۔ لیکن میرے بھائیو دیکھو! تم نیفی کے دوسرے اُوراق کی طرف جا سکتے ہو کیونکہ

دیکھو! بادشاہوں یا اُن کی تحریروں کے مطابق جن سے اُنہوں نے لکھوایا، اُن پر ہماری جنگوں کی تواریخ کُندہ ہے۔

۱۵- اور مَیں یہ اُوراق اپنے بیٹے اومنی کے ہاتھوں میں دیتا ہُوں، تاکہ یہ میرے باپ دادا کے احکام کے مطابق رکھے جائیں۔

اومنی کی کتاب

اومنی عیمرون، مکیس، ابیندوم اور عمالیقی، ہر ایک باری باری تواریخ اپنے پاس رکھتے ہیں —— مضایاہ ضریملہ کے لوگوں کو دریافت کرتا ہے جو صدقیاہ کے دور میں یروشلم سے آئے تھے —— مضایاہ کو اُن کا بادشاہ بنایا جاتا ہے —— ضریملہ میں میولک، آخری یاردی، کورعنتمر کو دریافت کر لیتا ہے —— بنیمین بادشاہ مضایاہ کا جانشین بنتا ہے —— آدمی کو اپنی جان تک مسیح کو ہدیے کے طور پر دے دینی چاہیے۔ قریباً ۳۲۳-۱۳۰ ق م۔

۱- دیکھو! ایسا ہُوا کہ مَیں اومنی اپنے باپ یروم کے حُکم کے مطابق اپنے نسب نامے کو محفوظ کرنے کے لئے اِن اُوراق پر یہ کچھ لکھتا ہُوں ——

۲- سو اپنے دنوں میں، مَیں چاہتا ہُوں کہ تم جانو کہ اپنے لوگوں نفیوں کو، اُنکے دشمنوں، لامنوں کے ہاتھوں میں گرنے سے بچانے کے لیے مَیں نے تلوار سے بہت لڑائی کی ہے لیکن دیکھو مَیں، آپ ایک بدکار آدمی ہُوں اور جیسے مجھے چاہیے تھا مَیں نے خُداوند کے آئین اور احکام کو نہیں مانا۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ دو سو چھہتر برس گزر چُکے تھے اور ہم امن کے کئی موسم گزار چُکے تھے اور ہمارے کئی موسم شدید جنگ اور خونریزی کے تھے۔ ہاں مختصر یہ کہ دو سو بیاسی برس گزر گئے اور مَیں نے اپنے باپ دادا کے احکام کے مطابق اِن اُوراق کو رکھا اور مَیں اُنہیں اپنے بیٹے عیمرون کے سپرد کرتا ہُوں اور مَیں ختم کرتا ہُوں۔

۴- اور اب میں عیمرون اپنے باپ کی کتاب میں جو کچھ لکھوں گا، تھوڑا ہی لکھوں گا۔

۵- دیکھو! ایسا ہُوا کہ تین سو بیس برس گزر گئے اور نفیوں میں موجود زیادہ تر بدکار لوگ ہلاک ہوگئے ہیں۔

۶- کیونکہ خُداوند یروشلم سے اُنہیں نکالنے اور انہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں میں گرنے سے بچانے کے بعد ایسا نہیں ہونے دے گا ہاں وہ ایسا نہیں ہونے دے گا کہ جو کلام اُس نے ہمارے باپ دادا سے یہ کہتے ہُوئے کیا وہ پورا نہ ہو کہ جتنا زیادہ تُم میرے حُکموں پر عمل نہ کرو گے اُتنا ہی تُم اِس مُلک میں خوش حال نہ ہو گے۔

۷- پس خُداوند نے اُنہیں بڑی سزا دی لیکن اُس نے راستبازوں کو چھوڑا کہ وہ ہلاک نہ ہوں بلکہ اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے اُنہیں چھڑایا۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ میں نے اُوراق اپنے بھائی کمیس کے حوالے کیے۔

۹- اب مَیں کمیس کچھ باتیں اِسی کتاب میں لکھتا ہُوں جس میں میرے بھائی نے لکھا کیونکہ دیکھو

مَیں نے آخری بات جو اِس نے لکھی دیکھا کہ اُس نے اپنے ہاتھ سے لکھی اور یہ اُس نے اُس دن لکھی جب اُس نے یہ اُوراق میرے سپرد کئے اور اِس طرح سے ہم نے تواریخ رکھی کیونکہ یہ ہمارے باپ دادا کے احکام کے مطابق ہے اور مَیں ختم کرتا ہُوں۔

۱۰- دیکھو! مَیں کمیس کا بیٹا ابیندوم ہُوں۔ دیکھو! ایسا ہے کہ مَیں نے اپنے لوگوں، نیفیوں اور لامنوں میں بہت سی جنگیں اور جھگڑے دیکھے ہیں اور مَیں نے اپنی تلوار سے اپنے بھائیوں کے دفاع میں بہت سارے لامنوں کی جانیں لی ہیں۔

۱۱- اور دیکھو! نسلوں کے مطابق اِن لوگوں کی تواریخ ان اُوراق پر کندہ ہے جو بادشاہوں کے پاس تھے اور مَیں لکھے جانے والے مکاشفوں کے سوا اور کچھ نہیں جانتا نہ ہی کو، سو جو لکھا ہے کافی ہے اور مَیں ختم کرتا ہُوں۔

۱۲- دیکھو! مَیں ابیندوم کا بیٹا عیمالیقی ہُوں۔ دیکھو! مَیں تم سے مضایاہ کی بابت قدرے کلام کروں گا جو ضریملہ کے مُلک کا بادشاہ بنا کیونکہ دیکھو! خُداوند نے اُسے خبردار کیا کہ وہ اور وہ تمام جو خُداوند کی آواز پر کان لگاتے ہیں نیفی کے ملک سے بھاگ جائیں اور اِس کے ساتھ بیابان میں چلے جائیں ——

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ویسا ہی کیا جیسا خُداوند نے اُسے حُکم دیا تھا۔ اور وہ اور وہ تمام جنہوں نے خُداوند کی آواز پر کان لگایا مُلک سے باہر بیابان میں چلے گئے اور بہت ساری اور منادیوں کے ذریعے اُن کی رہنمائی کی گئی اور خُدا کے کلام کے وسیلے مسلسل اُن کو نصیحت کی جاتی رہی اور بیابان میں سے ہو کر اُس مُلک تک جو ضریملہ کا مُلک کہلاتا تھا، آنے تک، اُس کے بازو کی قُدرت کے ذریعے اُن کی رہنمائی کی گئی۔

۱۴- اور انہوں نے ایک قوم کو دریافت کیا جو ضریملہ کے لوگ کہلاتے تھے۔ اب ضریملہ کے لوگوں میں نہایت خوشی کی گئی اور ضریملہ اِس لئے بھی خوش تھا کیونکہ خُداوند نے مضایاہ کے لوگوں کو پیتل کے اُوراق کے ساتھ بھیجا تھا جو یہودیوں کی تاریخ پر مشتمل ہے۔

۱۵- دیکھو ایسا ہُوا کہ مضایاہ نے دریافت کیا کہ ضریملہ کے لوگ یروشلم سے اُس وقت آئے جب یہودیہ کے بادشاہ صدقیاہ کو اسیر کرکے بابل لے جایا گیا۔

۱۶- اور اُنہوں نے بیابان میں سفر کیا تھا اور خُداوند کے ہاتھ کے وسیلے بڑے سمندر کے پار اُس مُلک میں آئے جہاں مضایاہ نے اُنہیں دریافت کیا اور وہ اُس وقت سے وہیں رہنے لگے۔

۱۷- اور جب مضایاہ نے اُنہیں دریافت کیا وہ شمار میں بہت بڑھ چُکے تھے پھر اُن میں بہت سی جنگیں اور شدید جھگڑے ہو چُکے تھے اور وقتاً فوقتاً تلوار سے گرائے جاتے رہے تھے اور اُن کی زبان بگڑ چُکی تھی اور وہ اپنے ساتھ کوئی تاریخ نہیں لائے تھے اور وہ اپنے خالق کے وجود کا بھی انکار کرتے۔ اور مضایاہ اور نہ مضایاہ کے لوگ اُنہیں سمجھ سکے تھے۔

۱۸- لیکن ایسا ہُوا کہ مضایاہ نے چاہا کہ اُنہیں اپنی زبان سکھائے اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ کی زبان

سیکھنے کے بعد ضریملہ نے اپنے باپ دادا کا نسب نامہ اپنی یاداشت کے مطابق دیا اور وہ لکھا گیا ہے لیکن اِن اُوراق پر نہیں۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ ضریملہ اور مضایاہ کے لوگ آپس میں متحد ہوئے اور مضایاہ اُنکا بادشاہ مقّرر ہُوا۔

۲۰-اور مضایاہ کے عہد میں ایسا ہُوا کہ نقاشی کیا ہُوا ایک بڑا پتھر اُس کے پاس لایا گیا اور اُس نے خُدا کی نعمت اور قُدرت سے نقاشی کا ترجمہ کیا۔

۲۱-اور وہ ایک کورعنتر نامی شخص اور اُس کے لوگوں کی ہلاکت کی بابت بتاتے ہیں اور ضریملہ کے لوگوں نے کورعنتر کو دریافت کیا اور وہ اُن کے ساتھ نو چاندوں کے عرصہ تک رہا۔

۲۲-اِس سے اُس کے باپ دادا کے متعلق بھی کچھ باتوں کا پتہ چلا اور اِس کے پہلے والدین بُرج سے اُس وقت آئے جب خُداوند نے لوگوں کی زبان میں اختلاف ڈالا تھا اور خُداوند کا قہر راست ہے اِس کے اِنصاف کے مطابق اُن پر نازل ہُوا اور اُن کی ہڈیاں شمالی سرزمین میں بکھری پڑی ہیں۔

۲۳-دیکھو! مَیں عمالیقی مضایاہ کے دنوں میں پیدا ہُوا اور میں اِس کی موت دیکھنے تک زندہ رہا اور اُس کے بعد اُس کے بیٹے بنیمین نے حکومت کی۔

۲۴- اور دیکھو! مَیں بنیمین بادشاہ کے دنوں میں نفیوں اور لامنوں میں ایک شدید جنگ اور نہایت خونریزی دیکھ چکا ہُوں لیکن دیکھو! نفیوں نے اُن پر بڑی برتری حاصل کیے رکھی ہاں اِتنی کہ بنیمین بادشاہ نے ضریملہ کے مُلک سے اُنہیں باہر نکال دیا۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں بوڑھا ہونے لگا اور مَیں بے اولاد تھا اور یہ جانتے ہُوئے کہ بنیمین بادشاہ خُداوند کے سامنے عادل آدمی ہے اِس لئے میں یہ اُوراق اُس کے سپرد کروں گا اور مَیں تمام آدمیوں کو خُدا اسرائیل کے قُدوس اور اور مکاشفوں پر ایمان اور فرشتوں کی خدمت اور زبانوں کے بولنے کی نعمت اور زبانوں کے ترجمے کی نعمت اور سب چیزیں جو اچھی ہیں کی طرف آنے کی نصیحت کرتا ہُوں کیونکہ کوئی چیز اچھی نہیں ما سوائے اُس کے جو خُداوند کی طرف سے آتی ہے اور جو بُرا ہے ابلیس کی طرف سے آتا ہے۔

۲۶- اور اب میرے پیارے بھائیو! مَیں چاہتا ہُوں کہ تم مسیح کے پاس آؤ جو اِسرائیل کا قُدوس ہے اور اُس کی نجات اور اُس کی مخلصی دینے والی قُدرت میں شریک ہو ہاں اُسی کے پاس آؤ اور اپنی ساری جان کو ہدیے کے طور پر اُسے نذر کردو مسلسل روزے رکھتے اور دُعا کرتے رہو اور آخر تک برداشت کرو اور جس طرح خُداوند زندہ ہے تُم بھی بچائے جاؤ گے۔

۲۷-اور اب مَیں اِس خاص تعداد کے بارے میں کچھ کہوں گا جو نیفی کے مُلک میں واپس جانے کے لئے بیابان میں گئے۔ کیونکہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی وراثت کی سرزمین کی ملکیت کی خواہاں تھی۔

۲۸- سو وہ بیابان میں گئے اور چونکہ اُنکا رہنما مضبوط اور طاقتور آدمی تھا اور سرکش آدمی تھا پس اُس نے اُن میں جھگڑا برپا کیا اور پچاس کے

علاوہ تمام بیابان میں قتل ہُوئے اور وہ دوبارہ ضریملہ مُلک میں واپس آ گئے۔
۲۹- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے دوسروں کی ایک بڑی تعداد ساتھ لی اور دوبارہ بیابان میں اپنا سفر کیا۔
۳۰- اور مجھ عیمالیقی کا ایک بھائی تھا وہ بھی اُن کے ساتھ گیا اور اُس وقت سے اُن کے متعلق کچھ علم نہیں اور مَیں قبر میں اُترنے والا ہُوں اور یہ اُوراق پورے ہیں اور مَیں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

مورمن کا کلام

مورمن نیفی کے بڑے اُوراق کا خلاصہ لکھتا ہے— وہ چھوٹے اُوراق کو دیگر اُوراق کے ساتھ رکھتا ہے— بنیمین بادشاہ مُلک میں امن قائم کرتا ہے۔ قریباً ۳۸۵ ب م۔

۱- اور اب مَیں مورمن وہ تواریخ اپنے بیٹے مرونی کے ہاتھوں میں سپرد کرنے کو ہُوں جو مَیں لکھتا رہا ہُوں دیکھو! مَیں نے اپنے لوگوں نیفیوں کی قریباً مکمل بربادی ہوتے دیکھی ہے۔
۲- اور یہ کہ مسیح کی آمد کے کئی سو سال بعد مَیں نے یہ تواریخ اپنے بیٹے کے سپرد کی اور میرا خیال ہے کہ وہ میرے لوگوں کو بالکل فنا ہوتے دیکھے گا لیکن خُدا کرے کہ وہ اُنہیں بچا سکے کہ اُن کے متعلق اور مسیح کی بابت کچھ لکھے تاکہ شاید کسی دن اِس سے اُنہیں فائدہ پہنچے۔
۳- اور اب مَیں اُس بابت بات کرتا ہُوں جو مَیں نے لکھا ہے کیونکہ نیفی کے اُوراق سے بنیمین بادشاہ کے عہد حکومت تک کا خلاصہ لکھ لینے کے بعد میں نے اُس تواریخ میں سے تلاش کیا جو میرے ہاتھوں میں سپرد کی گئی اور مجھے یہ اُوراق ملے جو کہ یعقوب سے لے کر اِس بنیمین بادشاہ کے عہد حکومت تک کے مختصر احوال اور نیفی کے کافی سارے کلام پر بھی مشتمل تھے۔
۴- اور جو باتیں اِن اُوراق پر ہیں مجھے خوش کرتی ہیں اِسلئے کہ وہ مسیح کی آمد کی نبوّتیں ہیں اور میرے باپ دادا جانتے تھے کہ اُن میں سے اکثر پوری ہو چُکی ہیں ہاں مَیں بھی جانتا ہُوں کہ جتنی باتوں کی نبوّت اِس وقت تک ہمارے متعلق کی گئی تھی پوری ہو چُکی ہے اور جتنی بھی اُس دن کے بعد کی ہیں یقیناً پوری ہوں گی۔
۵- سو اُن پر اپنی تواریخ ختم کرنے کے لئے مَیں نے اِن باتوں کو چُنا جبکہ اپنی باقی ماندہ تواریخ، مَیں نیفی کے اُوراق سے لوں گا اور مَیں اپنے لوگوں کے کاموں کا سواں حصّہ بھی نہیں لکھ سکتا۔
۶- لیکن دیکھو! مَیں اِن اُوراق کو جن پر یہ نبوّتیں اور مکاشفے ہیں اور اِنہیں اپنی باقی ماندہ تواریخ کے ساتھ رکھوں گا کیونکہ یہ میرے لئے افضل ہیں اور مَیں جانتا ہُوں کہ وہ میرے بھائیوں کے لئے بھی افضل ہوں گی۔

۷- اور مَیں یہ ایک دانا مقصد کے لئے کرتا ہُوں کیونکہ خُداوند کی رُوح کے موافق جو مجھ میں کام کرتی ہے یہ مجھے یوں سرگوشی کرتی ہے اور اب میں سب باتیں نہیں جانتا لیکن خُداوند آنے والی تمام باتوں کو جانتا ہے پس وہ اپنی مرضی پوری کرانے کے لئے مجھ میں اپنا کام کرتا ہے۔

۸- اور میرے بھائیوں سے متعلق خُدا سے میری دُعا ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر خُدا کے علم ہاں مسیح کی مخلصی کو جان سکیں تاکہ وہ ایک بار پھر دلکش لوگ بن جائیں۔

۹- اور اب مَیں مورمن اپنی اِس تواریخ کو ختم کرتا ہُوں جو مَیں نے نیفی کے اُوراق سے لی اور مَیں اِسے اُس علم اور سمجھ کے مطابق ترتیب دیتا ہُوں جو خُدا نے مجھے بخشی ہے۔

۱۰- سو ایسا ہُوا کہ عیمالیقی کے اِن اُوراق کو بنیمین بادشاہ کے سپرد کرنے کے بعد اُس نے اُنہیں لیا اور دوسرے اُوراق کے ساتھ رکھا جو اُس تواریخ پر مشتمل تھا جو بنیمین بادشاہ کے دنوں تک پُشت در پُشت بادشاہ ایک دوسرے کے سپرد کرتے رہے۔

۱۱- اور یہ بنیمین بادشاہ سے پُشت در پُشت سے، میرے ہاتھوں میں آنے تک سپرد کی جاتی رہیں اور میں مورمن خُدا سے دُعا کرتا ہُوں کہ وہ اِس وقت سے آئندہ تک محفوظ رہیں اور مَیں جانتا ہُوں کہ وہ محفوظ رہیں گی چونکہ اُن پر وہ عظیم باتیں لکھی ہیں جن سے میرے لوگوں اور اُن کے بھائیوں کی اُس عظیم روز عدالت ہو گی خُدا کے اِس کلام کے مطابق جو مرقوم کیا گیا ہے۔

۱۲- اور اب بنیمین بادشاہ سے متعلق اُس کے اپنے لوگوں میں کچھ جھگڑے تھے۔

۱۳- اور یہ بھی ہُوا کہ لامنوں کی فوجیں نیفی مُلک سے اُس کے لوگوں کے خلاف لڑائی کے لئے نکلیں لیکن دیکھو! بنیمین بادشاہ نے اپنی فوجوں کو اِکٹھا کیا اور اُن کے خلاف کھڑا ہُوا اور وہ لابن کی تلوار اور اپنے زور بازو سے لڑا۔

۱۴- اور وہ خُداوند کے زور میں اپنے دشمنوں کے خلاف لڑے یہاں تک کہ اُنہوں نے کئی ہزار لامنوں کو قتل کر دیا اور ایسا ہُوا کہ وہ لامنوں کے خلاف یہاں تک لڑے کہ اُنہوں نے اُن کو اپنی ساری موروثی سرزمین سے باہر نکال دیا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ جھوٹے مسیح ظاہر ہونے اور اُن کے منہ بند ہونے اور اُن کو اُن کے جرائم کے مطابق سزا ملنے۔

۱۶- اور لوگوں میں جھوٹے نبیوں اور جھوٹی منادی کرنے والوں اور اُستادوں کے آنے کے بعد اور اُن سب کے اپنے جرائم کے مطابق سزا پانے کے بعد اور لامنوں سے کافی جھگڑوں اور بہت سے اختلافات کے بعد دیکھو! ایسا ہوا کہ بنیمین بادشاہ اُن پاک نبیوں کی مدد سے جو اُس کے لوگوں میں سے تھے۔

۱۷- کیونکہ دیکھو! بنیمین بادشاہ ایک مقدّس آدمی تھا اور اُس نے اپنے لوگوں پر راستی سے حکومت کی اور مُلک میں بہت سے مقدّس آدمی تھے اور وہ قوت اور اِختیار کے ساتھ خُدا کا کلام سُناتے تھے اور لوگوں کی سرکشی کے باعث اُن کا کلام نہایت تیز دھار ہوتا تھا۔

۱۸- سو بنیمین بادشاہ نے اپنے بدن کی ساری توانائی اور جان کی ساری قابلیت کے ساتھ محنت کر کے، اور نبیّوں کی مدد سے ایک بار پھر اِس مُلک میں امن قائم کیا۔

مضایاہ کی کتاب

۱ باب

بنیمین بادشاہ اپنے بیٹوں کو اُنکے باپ دادا کی زبان اور اُن کی نبوّتوں کے متعلق سکھاتا ہے — مختلف اُوراق پر لکھی گئی تواریخ کے سبب اُن کا مذہب اور تہذیب بھی محفوظ ہو جاتی ہے — مضایاہ کو بادشاہ چن لیا جاتا ہے اور تواریخ اور دوسری چیزیں اُسکے سپرد کر دی جاتی ہیں۔ قریباً ۱۳۰-۱۲۴ ق م۔

۱- اور اب ضریملہ کے سارے مُلک میں اُن تمام لوگوں میں، جن کا تعلق بنیمین بادشاہ سے تھا کوئی جھگڑا نہ تھا، سو بنیمین بادشاہ کے باقی ایّام میں مسلسل امن ہی رہا۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ اُسکے تین بیٹے تھے اور اُس نے اُنکے نام مضایاہ، حلورم اور ہیلمین رکھے اور اُس نے اُنہیں اپنے باپ دادا کی زبان میں ساری تعلیم دلائی تاکہ اِسطرح وہ دانش مند آدمی بنیں اور کہ وہ اُن نبوّتوں کی بابت جانیں جو اُن کے باپ دادا کے منہ سے کہی گئیں جو اُن کو خُداوند کے ہاتھ کے وسیلے دی گئیں۔

۳- اور اُس نے پیتل کے اُوراق پر کندہ کی گئی تواریخ کی بابت بھی اُنہیں تعلیم دیتے ہوئے یہ کہا، میرے بیٹو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ اگر یہ اُوراق نہ ہوتے جو اِس تواریخ اور اِن احکام پر مُشتمل ہیں تو یعنی اِس موجودہ وقت تک خُدا کے بھیدوں کو نہ سمجھتے ہُوئے ہم یقیناً لاعلمی ہی میں رہتے۔

۴- کیونکہ ہمارے باپ لحی کے لئے اِن اُوراق کی مدد کے بغیر یہ ممکن نہ تھا کہ اپنے بچّوں کو سکھانے کے لئے یہ ساری باتیں یاد رکھتا چونکہ اُس نے مصریوں کی زبان میں تعلیم پائی تھی اِس لئے وہ ہی اِس نقاشی کو پڑھ سکتا تھا اور اپنی اولاد کو سکھا سکتا تھا کہ اِس سے وہ اُنہیں اپنی اولاد کو سکھا سکتے اور یوں موجودہ وقت تک خُدا کے حُکموں کو پورا کیا جاتا۔

۵- میرے بیٹو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، کیا خُدا کے ہاتھ سے بچا رکھی اور محفوظ کی جانے والی یہ چیزیں اِس لئے نہ تھیں کہ ہم اُسکے بھید پڑھتے اور سمجھتے اور اُسکے احکام ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے رکھتے بلکہ ہمارے باپ دادا بھی بے یقینی میں بھٹک گئے ہوتے اور ہم اپنے لامنی بھائیوں کی مانند ہوگئے ہوتے جنہیں اِن چیزوں کے متعلق علم ہی نہ تھا یا بتائے جانے پر وہ اپنے باپ دادا کی روایات کے سبب اِسے مانتے ہی نہ تھے جو کہ درست نہیں ہیں۔

۶- اے میرے بیٹو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ یہ باتیں سچ ہیں اور یہ بھی کہ یہ تواریخ سچ ہے۔ اور دیکھو نیفی کے اُوراق بھی جن پر ہمارے باپ

دادا کی تواریخ اور باتیں اُس وقت سے لے کر جب وہ یروشلم سے آئے اور موجودہ وقت تک لکھی گئیں اور سچّ ہیں اور دیکھو ہم اُن کا یقین اِس لئے کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

۷–اور اب میرے بیٹو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم دل لگا کر اِن باتوں کو تلاش کرنا، یاد رکھو تاکہ تُمھیں اِس سے فائدہ ہو، اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم خُدا کے حکموں کو مانو تاکہ تُم اُن وعدوں کے مطابق مُلک میں خوش حال ہو سکو جو خُداوند نے ہمارے باپ دادا سے کیے۔

۸–اور بہت سی باتیں ہیں جو بنیمین بادشاہ نے اپنے بیٹوں کو سکھائیں جو کہ اِس کتاب میں نہیں لکھی گئیں۔

۹–اور ایسا ہُوا کہ بنیمین بادشاہ نے اپنے بیٹوں کو سکھانے کا کام ختم کیا اور وہ بوڑھا ہو گیا اور اُس نے دیکھا کہ وہ اب یقیناً جلد ہی ساری زمین کی راہ کو جانے کو ہے، تو اُس نے ضروری جانا کہ سلطنت اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کو عطا کر دے۔

۱۰–سو اُس نے مضایاہ کو اپنے سامنے بُلوایا اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے اُس سے یوں کہیں میرے بیٹے مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم اِس سارے مُلک میں اِن تمام لوگوں کے درمیان یعنی ضریملہ کے لوگوں اور مضایاہ کے لوگوں میں جو مُلک میں رہتے ہیں، ایک اعلان کرو جس سے کہ وہ اِکٹھے ہوں کیونکہ کل مَیں اپنے لوگوں میں اپنی زبانی یہ اعلان کروں گا کہ تُم اِن لوگوں پر بادشاہ اور حاکم ہو جن کو خُداوند خُدا نے ہمیں دیا ہے۔

۱۱–اور یہ بھی کہ میں اِن لوگوں کو ایک نام دوں گا تاکہ اُس سے وہ اِن تمام لوگوں سے ممتاز ہوں جنہیں خُداوند خُدا یروشلم کی سرزمین سے نکال لایا اور میں یہ اِسلئے کرتا ہُوں کیونکہ یہ خُداوند کے احکام ماننے میں مستعد لوگ رہے ہیں۔

۱۲–اور مَیں اُنہیں ایک وہ نام دیتا ہُوں جو سوائے خطا کی بدولت، کبھی نہ مٹے گا۔

۱۳–ہاں مَیں تُم سے یہ بھی کہتا ہُوں کہ اگر خُداوند کے یہ نہایت مقبول نظر لوگ خطا میں گریں اور بدکار اور زناکار لوگ بن جائیں تو خُداوند اُنہیں چھوڑ دے گا جس سے کہ وہ اپنے بھائیوں کی مانند کمزور ہو جائیں گے اور وہ اپنی بے مثل اور عجیب قُدرت سے اُنہیں پھر محفوظ نہیں کرے گا جس طرح کہ اُس نے اب تک ہمارے باپ دادا کو محفوظ رکھا ہے۔

۱۴–کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر اُس نے ہمارے باپ دادا کی حفاظت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا نہ ہوتا تو وہ یقیناً لامنوں کے ہاتھوں میں گر چُکے ہوتے اور اُن کی نفرت کا شکار ہو جاتے۔

۱۵–اور ایسا ہُوا کہ بنیمین بادشاہ کے اپنے بیٹے کو یہ تمام باتیں کہنے کے بعد اُس نے سلطنت کے سارے معاملات کا اِختیار سے دیا۔

۱۶–اور یہ بھی کہ اُس نے اُس تواریخ کا جو پیتل کے اُوراق پر کندہ تھی اور نیفی کے اُوراق کا بھی اور لابن کی تلوار کا بھی اور گیند یعنی رہنما کی حفاظت کا اِختیار بھی اُسے دیا جس نے بیابان میں ہمارے باپ دادا کی رہنمائی کی جسے خُداوند کے

ہاتھ نے اُن سب کی رہنمائی کے لئے تیار کیا جو
اُسکی طرف جانفشانی سے کان لگاتے۔
۱۷- سو جب وہ بے اعتقاد ہو جاتے نہ تو اُن پر
خوش حالی رہتی اور نہ وہ آگے سفر میں بڑھ سکتے
بلکہ پیچھے دھکیل دیئے جاتے اور خُدا اُن سے
یوں ناخوش ہو جاتا اور پھر اُنکے فرائض اُنہیں
یاد دلانے کے لئے اُنہیں وہ قحط اور شدید مصیبتوں
سے مارتا۔
۱۸- اور اب ایسا ہُوا کہ مضایاہ گیا اور وہ کیا جو
اُس کے باپ نے حُکم دیا تھا اور اُن تمام لوگوں میں
اعلان کیا جو ضریملہ کے مُلک میں تھے جس سے کہ
وہ ہیکل میں جانے اور وہ باتیں سُننے کے لئے خود کو
اِکٹھا کریں جو اُسکا باپ اُن سے کہنے والا تھا۔

۲ باب

بنیمین بادشاہ اپنے لوگوں سے خطاب کرتا ہے — وہ اپنے عہد حکومت کے اِنصاف ایمانداری اور روحانیت کا مفصل بیان کرتا ہے — وہ اُنہیں اُن کے آسمانی بادشاہ کی خدمت کی نصیحت کرتا ہے — وہ جو خُدا کے خلاف بغاوت کریں گے کبھی نہ بجھنے والی آگ کا عذاب جھیلیں گے۔ قریباً ۱۲۴ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ کے اپنے باپ کے حُکم
کے مطابق، عمل کرنے اور سارے مُلک میں
اعلان کرنے کے بعد کہ مُلک کے سارے لوگ
اِکٹھے ہوکر ہیکل میں وہ باتیں سُننے کو جائیں
جو بنیمین بادشاہ اُن سے کہنے کو تھا۔
۲- اور وہاں خاصی بڑی تعداد تھی، کہ
وہ اُنہیں شمار نہ کرسکے۔ کیونکہ وہ کثرت سے
بڑھے اور مُلک میں اُن کی تعداد بہت زیادہ
ہو گئی تھی۔
۳- اور اُنہوں نے اپنے گلّوں کے پہلوٹھوں کو
بھی ساتھ لیا تاکہ وہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق
قربانی اور سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔
۴- اور اِسلئے بھی کہ خُداوند اپنے خُدا کے
شکرگزار ہُوں جو اُنہیں یروشلم کی سرزمین سے
باہر نکال لایا اور جس نے اُنہیں اُنکے دشمنوں کے
ہاتھوں سے چُھڑایا اور عادل آدمیوں کو اُن کا اُستاد
مقرر کیا اور اِس عادل آدمی کو اُنکا بادشاہ مقرر کیا
جس نے ضریملہ کے ملک میں امن قائم کیا اور
جس نے اُنہیں خُدا کے حُکموں کو ماننا سکھایا تاکہ وہ
شادمان ہوں اور خُدا اور تمام آدمیوں کی محبّت
سے معمُور ہوں۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ہیکل تک آئے تو ان
میں ہر ایک آدمی نے اپنے خاندان کے مطابق
اپنی بیوی اور بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اور اُن کے
بیٹوں اور اُن کی بیٹیوں سمیت بڑے سے چھوٹے
تک ہر ایک خاندان نے دوسرے سے علیحدہ اپنے
خیمے ہیکل کے گرداگرد لگادیئے۔
۶- اور اُنہوں نے اپنے خیمے ہیکل کے گرداگرد
لگائے، ہر ایک آدمی نے اپنے خیمے کا دروازہ ہیکل
کی طرف رکھا تاکہ وہ اپنے خیموں ہی میں رہ کر وہ
باتیں سُنیں جو بنیمین بادشاہ اُن سے کہنے کو تھا۔
۷- چونکہ ہجوم بہت بڑا تھا کہ بنیمین بادشاہ اُن
سب سے ہیکل کی چار دیواری کے اندر کلام نہ
کرسکتا تھا سو اُس نے ایک بُرج بنوایا تاکہ اُس کے
لوگ وہ باتیں سُن سکیں جو وہ اُن سے کہنے کو تھا۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے لوگوں سے بُرج پر سے کلام کرنا شروع کیا اور بہت بڑا ہجوم ہونے کے باعث وہ سب اُسکی باتوں کو نہ سُن سکتے تھے، سو اُس نے وہ باتیں جو اُس نے کہیں لکھوا کر اُن لوگوں میں بھجوائیں جو اُسکی آواز نہ سُن سکتے تھے تاکہ وہ بھی اُسکا کلام پائیں۔

۹- اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے کہیں اور لکھوائیں، یہ کہتے ہُوئے کہ میرے بھائیو تُم سب جو یہاں جمع ہُوئے ہو، تُم جو میری باتوں کو سننے آئے ہو جو مَیں تُم سے آج کے دن کہنے کو ہُوں اور مَیں نے تُمہیں یہاں آنے کا حُکم اِسلئے نہیں دیا کہ اِن باتوں سے تُمہاری تحقیر کروں، جو میں کہوں گا بلکہ یہ کہ تُم میری باتوں پر کان لگاؤ اور اپنے کان کھولو تاکہ تُم سنو اور اپنے دلوں کو، کہ سمجھیں اپنی عقل کو بھی تاکہ خُدا کے بھید تُمہارے دیکھنے کے واسطے آشکارا کیے جائیں۔

۱۰- مَیں نے تُمہیں یہاں آنے کا حکم اِس لئے نہیں دیا کہ تُم مجھ سے ڈرو یا یہ کہ تُم سوچو کہ مَیں ایک فانی آدمی سے کچھ زیادہ ہی ہُوں۔

۱۱- بلکہ مَیں تُمہاری مانند جسم اور عقل میں ہر طرح کی خامی کے تابع ہُوں پھر بھی اِن لوگوں نے مجھے چُنا اور میرے باپ نے مجھے مخصُوص کیا اور خُداوند کے ہاتھ نے مجھے اِن لوگوں پر حاکم اور بادشاہ ہونے دیا اور اِس کی بے مثل قدرت کے وسیلے میری حفاظت اِس لئے کی گئی تاکہ مَیں اپنی ساری قوت عقل اور طاقت سے تُمہاری خدمت کروں جو خُداوند نے مجھے بخشی ہے۔

۱۲- جیسا کہ اب تک مَیں نے تُمہاری خدمت میں زندگی گزاری ہے، مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ مَیں نے تُم سے نہ سونا نہ چاندی اور نہ ہی کسی قسم کی دولت طلب کی ہے۔

۱۳- نہ ہی مَیں نے تُمہیں قید خانوں میں قید ہونے دِیا ہے نہ تُمہیں ایک دوسرے کا غلام بننے دیا، نہ تُمہیں خون کرنے یا لُوٹ مار یا چوری یا زناکاری اور نہ تُمہیں کسی قسم کی بدی کرنے دی ہے اور مَیں نے تُمہیں یہ سکھایا ہے کہ تُم اِن سب باتوں میں جسکا خُداوند تُمہیں حکم دیتا ہے اُسکے حُکموں کو مانو ——

۱۴-اور یہاں تک کہ مَیں نے تُمہاری خدمت کے واسطے خود اپنے ہاتھوں سے محنت کی ہے اور کہ تُم پر محصُول کا بوجھ نہ ہو اور کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جسکا برداشت کرنا تُمہارے لئے مشکل ہو —— اور یہ تمام باتیں جو مَیں نے تُم سے کہی ہیں آج کے دن تُم خود ہی اِس کے گواہ ہو۔

۱۵- تو بھی میرے بھائیو مَیں نے یہ کام اسلئے نہیں کئے کہ شیخی ماروں، نہ ہی یہ باتیں مَیں نے تُم پر الزام لگانے کے لئے کی ہیں بلکہ مَیں یہ باتیں اِسلئے بتاتا ہُوں تاکہ تُم جانو کہ مَیں آج خُدا کے روبرو صاف ضمیر کے ساتھ جواب دے سکتا ہُوں۔

۱۶-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں چونکہ مَیں نے تُم سے کہا کہ مَیں نے اپنے ایّام تُمہاری خدمت میں گزارے ہیں، میری خواہش نہیں کہ شیخی ماروں کیونکہ مَیں تو خُدا ہی کی خدمت میں رہا ہُوں۔

۱۷- اور دیکھو مَیں یہ باتیں تُمہیں اِسلئے بتاتا ہُوں تاکہ تُم حکمت سیکھو کہ تُم سیکھو کہ جب تُم

اپنے ہمسائے کی خدمت کرتے ہو تو تُم فقط اپنے خُدا کی خدمت کر رہے ہوتے ہو۔

۱۸- دیکھو تُم نے مجھے اپنا بادشاہ بنایا ہے اور اگر میں جسے تُم اپنا بادشاہ کہتے ہو تُمہاری خدمت کیلئے محنت کرتا ہُوں تب کیا تُم پر لازم نہیں کہ تُم بھی ایک دوسرے کی خدمت کیلئے محنت کرو؟

۱۹-اور دیکھو یہ بھی کہ اگر مَیں جسے تُم اپنا بادشاہ کہتے ہو جس نے اپنے ایّام تُمہاری خدمت میں صرف کیے اور ابھی تک خُدا کی خدمت میں رہا ہُوں تُمہاری طرف سے کسی شُکر گزاری کا مستحق بنوں تو پھر تُمہیں اپنے آسمانی بادشاہ کا کس قدر شکر گزار ہونا چاہیے!

۲۰- میرے بھائیو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم وہ تمام شکر گزاری اور تمجید ادا کردو جسے تُمہاری ساری جان ملکیت میں رکھنے کی قوت رکھتی ہے، اُس خُدا کو جس نے تُمہیں تخلیق کیا اور بچا رکھا اور تُمہاری حفاظت کی اور تُمہاری شادمانی کا سبب بنا اور اُس نے بخش دیا کہ تُم ایک دوسرے کے ساتھ سلامتی میں رہو——

۲۱- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم اُسکی خدمت کرو جس نے ابتدا سے تُمہیں پیدا کیا اور جو دن بدن تُمہارے نتھنوں میں دم دے کر تُمہاری حفاظت کرتا رہا تاکہ تُم زندہ رہو اور چلو پھرو اور اپنی مرضی کے کام کرو اور یوں کہ ہر گھڑی تُمہاری مدد کرتا رہا—— مَیں کہتا ہُوں اگر تُم اپنی ساری جان سے اُس کی خدمت کرو تو بھی تُم نِکّمے نوکر ہو گے۔

۲۲-اور دیکھو وہ تُمام جو وہ تُم سے چاہتا ہے یہ کہ اُس کے حُکموں کو مانو اور اُس نے تُم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تُم اُسکے حُکموں کو مانو گے تو تُم مُلک میں خوش حال ہو گے اور جو اُس نے فرمایا، وہ اُس سے کبھی نہیں بدلتا اِسلئے اگر تُم اُسکے حُکموں کو مانو گے تو وہ تُمہیں برکت دے گا اور تُمہیں خوش حال کرے گا۔

۲۳- اور اب سب سے پہلے تو یہ کہ اُس نے تُمہیں تخلیق کیا اور تُمہیں تُمہاری زندگیاں بخشیں، جسکے لئے تُم اُسکے مقروض ہو۔

۲۴- اور دوسرا وہ چاہتا ہے کہ تُم اِسطرح کرو جسطرح اُس نے تُمہیں حکم دیا ہے کیونکہ اگر تُم ایسا کرتے ہو تو وہ فی الفور تُمہیں برکت دیتا ہے، سو وہ تُمہیں ادا کر چکا ہے اور تُم ابھی تک اُسکے مقروض ہو اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہو گے، سو تُم کس بات پر گھمنڈ کرتے ہو؟

۲۵-اور اب مَیں پوچھتا ہُوں کہ کیا تُم کہہ سکتے ہو کہ تُم کچھ ہو؟ مَیں تُمہیں جواب دیتا ہُوں نہیں۔ تُم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ تُم زمین کی خاک ہو اگرچہ تُم زمین کی خاک سے ہی تخلیق کیے گے ہو، لیکن دیکھو یہ بھی اُسی کی ہے جس نے تُمہیں تخلیق کیا۔

۲۶-اور مَیں یعنی مَیں بھی، جسے تُم اپنا بادشاہ کہتے ہو، تُم سے بہتر نہیں ہُوں کیونکہ مَیں بھی خاک میں سے ہُوں۔ اور تُم دیکھتے ہو کہ مَیں بوڑھا ہُوں اور اِس فانی جسم کو اِسکی ماں زمین کے حوالے کرنے والا ہُوں۔

۲۷- سو جیسا کہ مَیں نے تُم سے کہا کہ خُدا کے سامنے صاف ضمیر چلتے ہُوئے مَیں نے تُمہاری

خدمت کی ہے، سو اُسی طرح میں نے اِس وقت تُمھیں کہلوا بھیجا کہ تُم خود کو یہاں اِکٹھا کرو تاکہ جب خُدا کے سامنے عدالت میں کھڑا ہُوں تو اِن باتوں میں جو اُس نے تُمھاری بابت مجھے حُکم دیا، مَیں بے قصور ٹھہروں اور تُمھارا خون مجھ پر نہ آئے۔

۲۸- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نے تُمھیں کہلوا بھیجا کہ تُم خود کو یہاں اِکٹھا کرو تاکہ اِس وقت جب کہ مَیں اپنی قبر میں جانے کو ہُوں، اپنی پوشاک تُمھارے خون سے پاک رکھ سکوں تاکہ مَیں اطمینان سے جاسکوں اور میری غیر فانی رُوح عالم بالا پر عادل خُدا کی تمجید کرنے والی جماعت میں شامل ہو سکے۔

۲۹- اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نے تُمھیں اِسلئے کہلوا بھیجا کہ تُم خود کو یہاں اِکٹھا کرو تاکہ یہ اعلان کروں کہ مَیں اب تُمھارا اُستاد نہ تُمھارا بادشاہ رہ سکتا۔

۳۰- یہاں تک کہ اِس وقت جب تُم سے کلام کرنے کی کوشش کر رہا ہُوں، میرا تمام جسم شدت سے کانپ رہا ہے لیکن خُداوند خدا میری مدد کرتا ہے اور مجھے تُم سے کلام کرنے دیتا ہے اور مجھے حکم دیتا ہے کہ مَیں تُم میں یہ اعلان کروں کہ میرا بیٹا مضایاہ تُم پر حاکم اور بادشاہ ہے۔

۳۱- اور اب میرے بھائیو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم ایسے ہی کرو جیسے اب تک کرتے آئے ہو۔ جسطرح تُم نے میرے اور میرے باپ کے حُکموں کو مانا ہے اور خوش حال ہُوئے ہو اور اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں گرنے سے بچے رہے ہو اور اگر اِسی طرح تُم میرے بیٹے کے حُکموں یا خُدا کے حُکموں کو مانو گے جو اُسکے وسیلے سے تُمھیں دیئے جائیں گے۔ تُم مُلک میں خوش حال ہو گے اور تُمھارے دشمنوں کا تُم پر کوئی اِختیار نہ ہو گا۔

۳۲- لیکن اے میرے لوگو خبردار رہنا مبادا کہ تُم میں جھگڑے پیدا ہوں اور تُم اُس روحِ بد کی پیروی میں لگ جاؤ جسکے متعلق میرے باپ مضایاہ نے کہا تھا۔

۳۳- پس دیکھو اِس پر افسوس کیا گیا ہے جو اُس رُوح کی پیروی کرنا پسند کرتا ہے کیونکہ اگر وہ اُسکی پیروی کرنا پسند کرتا اور اپنے گناہوں میں رہتا اور مرتا ہے۔ تو وہ اپنی جان کے لئے عذاب پیتا ہے کیونکہ وہ اپنے ذاتی علم کے برعکس خُدا کی شریعت کا خطا وار ہو کر اپنے اجر کے طور پر دائمی سزا پاتا ہے۔

۳۴- مَیں تُم سے کہتا ہُوں، سوائے تُمھارے چھوٹے بچوں کے تُم میں کوئی ایسا نہیں جس کو یہ باتیں نہ سکھائیں گئی ہوں، لیکن کیا تُم جانتے ہو کہ تُم اپنے آسمانی باپ کے ابدی مقروض ہو کہ جو کچھ تُم ہو اور جو تُمھارے پاس ہے اِس کو اُسے واپس کرنا ہے اور اِس تواریخ کی بابت بھی سکھایا جا چکا ہے، جس میں نبیّوں کی وہ نبوّتیں تھیں جو پاک نبیّوں کی معرفت ہمارے باپ لحی کے یروشلم چھوڑنے کے وقت کہی گئی تھیں۔

۳۵- اور وہ سب بھی جو کہ اب تک ہمارے باپ دادا نے کیں اور دیکھو یہ کچھ بھی کہ جو اُنھوں نے خُداوند کے حکم کے مطابق کہا، اِسلئے وہ راست اور سچّی ہیں۔

۳۶–اور اب میرے بھائیو مَیں تُم سے کہتا ہُوں یہ سب سیکھنے اور جاننے کے بعد اگر تُم خطا کرتے اور اِسکے مخالف چلتے ہو جو کہا گیا ہے تو پھر تُم خُداوند کے رُوح سے خود کو دور کرتے ہو کہ اِس کے لئے تُم میں کوئی جگہ نہ رہے جس سے کہ یہ تُمہیں دانائی کی راہوں پر لے جائے کہ تُم برکت پاؤ اور خوش حال ہو اور محفوظ رہو ——

۳۷–مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ آدمی جو ایسا کرتا ہے، وہ خُدا کے خلاف کھلی بغاوت کرتا ہے، سو وہ رُوحِ بد کی فرمانبرداری پسند کرتا اور وہ ساری راستبازی کا دشمن ہے، اِس لئے اُس میں خُداوند کے لئے جگہ نہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیکلوں میں قیام نہیں کرتا۔

۳۸– سو اگر وہ آدمی توبہ نہیں کرتا اور خُدا کی دشمنی میں یوں ہی مر جاتا ہے، اِنصاف کے الٰہی تقاضے اُسکی غیر فانی رُوح کو اُسکے اپنے احساس جرم کے باعث بیدار کرتے جو اُسے خُدا کے حُضور حاضر ہونے میں ہچکچاہٹ کا باعث بنتے ہیں اور اُسکے سینے کو احساس جرم درد اور عذاب سے بھر دیتے ہیں جو کبھی نہ بجھنے والی آگ کی مثل، جسکا شعلہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک اُوپر اُٹھتا رہتا ہے۔

۳۹–اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ رحم کو اِس آدمی پر کوئی حق حاصل نہیں ہے، پس اُسکی قطعی سزا نہ ختم ہونے والا عذاب برداشت کرنا ہے۔

۴۰–اے تمام عمر رسیدو تُم اور نوجوان آدمیو تُم بھی اور تُم بچّو جو میری باتیں سمجھ سکتے ہو کیونکہ مَیں نے تُمہیں صاف صاف کہا ہے تاکہ تُم سمجھ سکو، میری دُعا ہے کہ تُم اُن کی خوفناک حالت کی یاد سے باخبر رہو جو خطا میں گر گئے ہیں۔

۴۱– اور پھر مَیں یہ بھی چاہتا ہُوں کہ تُم اِن کی آسُودہ اور خوش حال حالت پر غور کرو جو خُدا کے حکموں کو مانتے ہیں۔ کیونکہ دیکھو وہ تمام چیزوں رُوحانی اور جسمانی دونوں میں آسُودہ ہیں اور اگر وہ آخر تک وفادار رہیں گے تو فردوس میں اُن کا استقبال ہو گا، جس سے کہ وہ کبھی نہ ختم ہونے والی خوشی کی حالت میں خُدا کے ساتھ قیام کریں گے۔ ہاں یاد رکھو کہ یہ باتیں سچّ ہیں کیونکہ یہ خُداوند خُدا نے فرمائی ہیں۔

۳ باب

بنیمین بادشاہ اپنا خطاب جاری رکھتا ہے—— خُداوند قادر مطلق جسد خاکی میں ہو کر لوگوں کے درمیان خدمت کرے گا—— دنیا کے گناہوں کا کفّارہ دیتے وقت اُسکے ہر مسام سے خون نکل آئے گا—— اُسی کا واحد نام ہے جس سے نجات ملتی ہے—— لوگ کفّارہ کے وسیلے نفسانی آدمی کی حالت سے نکل کر مُقدّسین بن سکتے ہیں—— بدکاروں کے لئے عذاب آگ اور گندھک کی جھیل کی مثل ہو گا۔ قریباً ۱۲۴ ق م۔

۱–اور میرے بھائیو مَیں پھر تُمہاری توجہ چاہتا ہُوں کیونکہ مَیں تُم سے کچھ اور باتیں کرنا چاہتا ہُوں اِسلئے کہ دیکھو مَیں آئیندہ وقوع ہونے والی باتوں کی بابت تُمہیں بتانا چاہتا ہُوں۔

۲– اور وہ باتیں جو مَیں تُمہیں بتانے کو ہُوں خُدا کے فرشتہ کے وسیلے مجھ پر آشکارا کی گئیں۔ اور

اُس نے مجھ سے کہا، جاگ اور مَیں جاگا اور دیکھو وہ میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔
۳- اور اُس نے مجھ سے کہا، جاگ اور وہ باتیں سُن جو مَیں تُمہیں کہنے کو ہُوں کیونکہ دیکھ مَیں تُمہارے واسطے ایک بڑی خوشی کی خبر کا اعلان کرنے آیا ہُوں۔
۴- کیونکہ خُداوند نے تیری دُعائیں سُنی ہیں اور تیری راستبازی کو پرکھ لیا ہے اور مجھے تیرے لئے یہ اعلان کرنے بھیجا ہے تاکہ تو شادمان ہو اور کہ تُو اپنے لوگوں میں اعلان کرے تاکہ وہ بھی خوشی سے معمور ہُوں۔
۵- کیونکہ دیکھو وقت آتا ہے اور یہ زیادہ دور نہیں ہے کہ خُداوند قادرِ مطلق جو قدرت کے ساتھ حکومت کرتا ہے جو تھا اور جو ابد سے اَبدالآباد تک رہے گا، آسمان سے بنی آدم کے درمیان آئے گا اور مٹی کے مقدس میں قیام کرے گا اور لوگوں میں جا کر بڑے بڑے معجزے کرے گا، جیسے کہ بیماروں کو شفا دینا، مردے زندہ کرنا، لنگڑوں کو چلانا، اندھوں کو بینائی دینا، بہروں کو سننے میں اور ہر قسم کی بیماریوں سے شفا دینا ہے۔
۶- اور وہ ابلیس یعنی بدرُوحوں کو جو بنی آدم کے دلوں میں رہتی ہیں نکال ڈالے گا۔
۷- اور دیکھو وہ اتنی زیادہ آزمائش اور جسمانی اذیت بھوک پیاس اور ماندگی برداشت کرے گا جو کہ کوئی آدمی ماسوائے موت کے برداشت نہیں کرسکتا کیونکہ دیکھو وہ اپنے لوگوں کی بدکاریوں اور مکروہات کے کے باعث اِس قدر جانکنی میں ہو گا کہ اِس کے ہر مسام سے خون بہہ نکلے گا۔
۸- اور وہ یسوع مسیح کہلائے گا خُدا کا بیٹا آسمان اور زمین کا باپ، ابتدا سے تمام چیزوں کا خالق، اور اُس کی ماں کا نام مریم ہو گا۔
۹- اور دیکھو وہ اپنوں کے پاس آتا ہے تاکہ بنی آدم کے لئے نجات آئے یعنی اُسکے نام میں ایمان کے وسیلے؛ اور بلکہ اِس تمام کے باوجود وہ اُسے آدمی ہی سمجھیں گے اور کہیں گے کہ اِس کے پاس ابلیس ہے اور وہ اُسے کوڑے ماریں گے اور مصلُوب کریں گے۔
۱۰- اور وہ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اور دیکھو وہ دنیا کی عدالت کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور دیکھو یہ سب کچھ اِس لئے ہُوا تاکہ بنی آدم کی راست عدالت ہو۔
۱۱- کیونکہ دیکھو اُسکا خون اُن کا کفّارہ بھی ادا کرتا ہے جو آدم کی خطا سے پست ہُوئے اور جو اپنی بابت خُدا کی مرضی جانے بغیر مرگئے یا جنہوں نے نادانی میں گناہ کیا۔
۱۲- لیکن افسوس اس پر جو جانتا ہے کہ وہ خُدا کے خلاف بغاوت کرتا ہے! کیونکہ ایسوں کیلئے نجات نہیں، سوائے اِسکے کہ وہ خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیں اور توبہ کریں۔
۱۳- اور خُداوند خُدا اِن باتوں کا ہر قبیلے، قوم اور زبّان میں اعلان کے لئے تمام بنی آدم کے درمیان اپنے پاک نبی بھیجتا ہے جس سے کہ جو کوئی مسیح کی آمد کا یقین کرے گا وہ اپنے گناہوں کی

معافی پائے گا اور نہایت خوشی کے ساتھ ایسے شادمان ہو گا جیسے کہ وہ اُن کے درمیان آ چکا ہے۔
۱۴۔ چونکہ خُداوند خُدا نے دیکھا کہ اِس کے لوگ سرکش لوگ ہیں، سو اُس نے اُن کے لئے شریعت یعنی موسیٰ کی شریعت مقرر کر دی۔
۱۵۔ اور اُس نے اُن کو اُسکی آمد کی بابت بہت سے نشان اور عجائب اور علامات اور شبیہیں دکھائیں اور پاک نبیّوں نے بھی اُسکی آمد سے متعلق اُن سے کلام کیا اور تو بھی اُنہوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا اور نہ سمجھا کہ اُس کے خون کے کفّارہ کے بغیر موسیٰ کی شریعت کا کچھ حاصل نہیں۔
۱۶۔ اور بلکہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ چھوٹے بچے گناہ کرتے تو وہ مخلصی نہ پاتے لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ مبارک ہیں کیونکہ دیکھو اگرچہ آدم میں یا فطرت کے اعتبار سے وہ پست ہُوئے لیکن مسیح کا خون اُن کے گناہوں کا فدیہ دیتا ہے۔
۱۷۔ اور پھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ کوئی اور نام یا راہ یا وسیلہ نہیں بنایا گیا جس سے کہ بنی آدم میں نجات آسکے، صرف مسیح خُداوند قادر مطلق کے نام میں اور اُسکے وسیلہ ہی سے ہے۔
۱۸۔ کیونکہ دیکھو وہ انصاف کرتا ہے اور اُسکی عدالت راست ہے، اور شیر خوار جو اپنی شیر خواری میں مر جاتا ہے وہ ہلاک نہیں ہوتا، لیکن آدمی اپنی جان کے لئے عذاب پیتے ہیں، سوائے اِس کے کہ وہ خود کو فروتن کریں اور چھوٹے بچوں کی مانند بنیں اور یقین کریں کہ نجات مسیح خُداوند قادر مطلق کے خون کے کفّارے میں اور وسیلے ہی سے تھی اور ہے اور ہو گی۔
۱۹۔ کیونکہ نفسانی آدمی خُدا کا دشمن ہے اور آدم کے گرنے کے وقت سے رہا ہے اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہے گا، سوائے اِسکے کہ وہ پاک رُوح کی ترغیب کے حوالے ہو جائے اور نفسانی آدمی کو ترک کر دے اور مسیح خُداوند کے کفّارہ کے وسیلے سے مُقدّس بن جائے اور بچے کی مانند فرمانبردار، حلیم، تابعدار، صابر، محبّت سے معمُور اِن تمام باتوں کی خوشی سے تابعداری کرے جو خُداوند اُس سے کرانا درست سمجھتا ہے بلکہ ایسے کہ جس طرح بچہّ باپ کی مان لیتا ہے۔
۲۰۔ اور مَیں تُم سے یہ بھی کہتا ہُوں کہ وقت آئے گا جب نجات دہندہ کا علم ہر قوم، نسل، زبان اور لوگوں میں پھیلے گا۔
۲۱۔ اور دیکھو جب وہ وقت آئے گا تو کوئی بھی خُدا کے سامنے بے گناہ نہیں پایا جائے گا، سوائے چھوٹے بچوں کے اور سوائے توبہ کرنے اور خُداوند خُدا قادر مطلق کے نام پر ایمان لانے کے۔
۲۲۔ اور یہاں تک کہ اس وقت جب تُو اپنے لوگوں کو اِن باتوں کی تعلیم دے چکا ہو گا جنکا خُداوند تیرے خُدا نے تجھے حکم دیا تھا، تب بھی وہ خُدا کی نظر میں بے قصور نہ ہوں گے صرف اِن باتوں کے وسیلے جنکے متعلق مَیں نے تُم سے کلام کیا ہے۔
۲۳۔ اور اب مَیں نے وہ باتیں کہی ہیں جن کا خُداوند خُدا نے مجھے حکم دیا۔
۲۴۔ اور خُداوند یوں فرماتا ہے، یوم عدالت وہ

اُن لوگوں کے خلاف ایک کُھلی گواہی کے طور پر کھڑی ہوں گی، پس اِس سے ہر آدمی کی عدالت اُسکے کاموں کے مطابق ہو گی خواہ وہ اچھے تھے یا بُرے تھے۔

۲۵-اگر وہ بُرے ہُوئے تو اُنہیں اُنکے گناہوں اور مکروہات کے ہولناک منظر میں بھیجا جائے گا جو اُنہیں خُداوند کی حضُوری سے بدحالی اور نہ ختم ہونے والے عذاب کی حالت میں سکڑنے کا سبب ہو گا، جہاں سے وہ واپس نہیں آسکتے، اِسلئے کہ اُنہوں نے اپنی جانوں کے لئے عذاب پیا ہُوا ہے۔

۲۶- چونکہ اُنہوں نے خُدا کے غضب کے پیالے میں سے پیا ہے جسکی وجہ سے انصاف کا مزید انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آدم ممنوعہ پھل کھانے سے زوال پذیر ہوا، سو رحم ہمیشہ کے لئے اُن پر دعویدار نہیں ہو سکتا۔

۲۷- اور اُن کا عذاب آگ اور گندھک کی جھیل کی مانند ہے جس کے شعلے بجھنے کے نہیں اور جسکا دُھواں ہمیشہ سے ہمیشہ تک اُوپر اُٹھتا رہتا ہے۔ خُداوند نے مجھے یوں حکم دیا ہے۔ آمین۔

۴ باب

بنیمین بادشاہ اپنا خطاب جاری رکھتا ہے — نجات کفّارہ کے وسیلے آتی ہے — مخلصی کے لئے خُدا کا یقین کرو — وفاداری کے وسیلے اپنے گناہوں کی معافی پاؤ — اپنا مال غریبوں میں بانٹ دو — تمام کام عقل اور طریقے سے کرو۔ قریباً ۱۲۴ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب بنیمین بادشاہ اِن باتوں کی بابت کلام کر چکا جو خُداوند کے فرشتے نے اُس سے کہی تھیں تو اُس نے چاروں طرف ہجوم پر نظر ڈالی اور دیکھو وہ زمین پر گر گئے تھے کیونکہ خُداوند کا خوف اُن پر چھا گیا تھا۔

۲-اور اُنہوں نے اپنی جسمانی حالت پر نظر کی، زمین کی خاک سے بھی کمتر تھی۔ اور وہ سب ایک آواز ہو کر یہ کہتے ہُوئے زور سے چلائے، ہم پر رحم کر اور مسیح کے کفّارہ بخش خون کو سبب بنا کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی پائیں اور ہمارے دل پاک ہو سکیں کیونکہ ہم خُدا کے بیٹے یسوع مسیح پر یقین رکھتے ہیں جس نے آسمان اور زمین اور سب چیزیں خلق کیں جو بنی آدم کے درمیان اُترنے والا ہے۔

۳- اور ایسا ہُوا اُن کے یہ باتیں کہنے کے بعد خُداوند کا رُوح اُن پر نازل ہوا اور وہ اپنے گناہوں کی معافی پا کر اور ضمیر کا اطمینان پا کر خوشی سے معمُور ہو گئے، اِس لئے کہ اُس یسوع مسیح پر اُنکا ایمان نہایت زیادہ تھا جو بنیمین بادشاہ کے کلام کے مطابق آنے کو تھا۔

۴- اور بنیمین بادشاہ نے دوبارہ اپنی زبان کھولی اور یہ کہتے ہُوئے اُن سے مخاطب ہوا، میرے دوستو اور میرے بھائیو میرے قبیلے اور میرے لوگو، مَیں دوبارہ تُمہاری توجہ چاہوں گا تاکہ تُم میری باقی باتیں جو مَیں تُم سے کہنے والا ہُوں سنو اور سمجھو۔

۵- کیونکہ دیکھو اگر خُدا کی نیکی کے علم نے اِس وقت تُمہاری کم مائیگی اور تُمہاری بے وُقعتی کے شعور سے تُمہیں بیدار کیا ہے —

۶- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم خُدا کی نیکی کے

علم کی طرف آ گئے ہو اور اُسکی بے مثل قدرت اور اُسکی حکمت اور اُسکے صبر اور بنی آدم کیلئے اُسکے تحمل اور اُس کے کفّارے کی طرف بھی جو بنائے عالم سے تیار کیا گیا کہ اِس سے اُسے نجات ملے جسکا توّکل خُداوند پر ہو اور جانفشانی کے ساتھ اُسکے حکُموں کو ماننے اور مسلسل اپنی زندگی کے آخر تک ایمان رکھے، میری مراد فانی جسم کی زندگی سے ہے ——

۷- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ وہ آدمی ہے جو اُس کفّارے کے وسیلے نجات پاتا ہے جو تمام بنی نوعِ انسان کے لئے بنائے عالم سے تیار کیا گیا خواہ وہ آدم کے گرنے کے وقت سے تھا یا جو ہے یا جو کبھی ہو گا یعنی دُنیا کے انجام تک۔

۸- اور یہ وہ وسیلے ہیں جس سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی دوسری نجات نہیں سوائے اِس کے جس کے متعلق کہا گیا ہے نہ ہی کوئی اور شرائط ہیں جن سے کہ آدمی نجات پائے، سوائے اِن شرائط کے جو مَیں تُمھیں بتا چکا ہُوں۔

۹- خُدا پر یقین رکھو، یقین رکھو کہ وہ ہے اور یہ کہ اُس نے آسمان اور زمین دونوں کی تمام چیزیں تخلیق کیں۔ یقین رکھو کہ وہ آسمان اور زمین دونوں کی تمام حکمت اور تمام قدرت رکھتا ہے، یقین رکھو کہ آدمی تمام باتوں کو نہیں سمجھ سکتا جیسا کہ خُداوند سمجھ سکتا ہے۔

۱۰- اور پھر یقین کرو کہ تُمھیں اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اُنہیں ترک کرنا لازمی ہے اور خُدا کے سامنے خود کو حلیم بناؤ اور صدق دلی سے مانگو کہ وہ تُمھیں معاف کرے اور اب اگر تُم اِن تمام باتوں کا یقین رکھتے ہو تو دیکھو کہ تُم اِن پر عمل بھی کرو۔

۱۱- اور مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہُوں کہ جیسے تُم خُدا کے جلال کے علم کی طرف آ چکے ہو یعنی اگر تُم اُس کی نیکی جان چکے ہو اور اِسکی محبّت کا مزہ چکھ چکے ہو اور اپنے گناہوں کی معافی پا چکے ہو جو تُمھاری جانوں کے لئے نہایت خوشی کا سبب بنا ہے، اِسی طرح میں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھنا اور خُدا کی عظمت اور نالائق مخلوق اپنی کم مائیگی اور اپنے لئے اُسکے تحمل کو ہمیشہ یاد رکھنا اور خود کو حلیمی کی گہرائیوں تک فروتن کرنا بلاناغہ خُداوند کا نام لینا اور ثابت قدمی سے اُس پر ایمان رکھنا جو کہ آنے کو ہے جسکا کہ فرشتے کی زبانی کہا گیا ہے۔

۱۲- اور دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم ایسا کرو گے تو ہمیشہ شادمان رہو گے اور خُدا کی محبت سے معمور کیے جاؤ گے اور ہمیشہ اپنے گناہوں کی معافی پاؤ گے اور تُم اُسکے جلال کے علم میں ترقی کرو گے جس نے تُمھیں پیدا کیا یعنی اُسکے علم میں جو عادل اور سچّا ہے۔

۱۳- اور تُم ایک دوسرے کو ضرر پہنچانا نہیں چاہو گے بلکہ اطمینان کے ساتھ رہو گے اور جتنا جس کا بنتا ہے اُسکے مطابق ہر آدمی کو دو گے۔

۱۴- اور تُم اپنے بچوں کو بھوکا یا ننگا نہ رہنے دینا نہ ہی اُنہیں خُدا کے قوانین کی حکم عدولی اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور اُس ابلیس کی خدمت کرنے دینا جو گناہ کا سردار ہے یعنی جو

رُوحِ بد ہے، وہی جسکی بابت ہمارے باپ دادا نے کہا ہے کہ وہ ساری راستبازی کا دشمن ہے۔
۱۵- بلکہ تُم اُنہیں سچّائی اور سنجیدگی کی راہوں پر چلنا سکھانا تُم اُنہیں ایک دوسرے سے محبّت اور ایک دوسرے کی خدمت کرنا سکھانا۔
۱۶- اور تُم خود بھی اُن کی مدد کرنا جنہیں تُمہاری مدد کی ضرورت ہو، تُم اپنے مال سے اُسکی خدمت کرنا جنہیں اِس کی ضرورت ہوگی اور یہ نہ کرنا کہ محتاج مانگے اور تُم نہ دو اور اُسے ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ دو۔
۱۷- شاید تُم کہو کہ آدمی اپنے اُوپر خود بدحالی لایا ہے اِسلئے مَیں اپنا ہاتھ روک رکھوں گا اور اپنی خوراک میں سے اُسے نہیں دوں گا نہ ہی اُسے مصیبت سے بچانے کے لئے اپنے مال میں سے دوں گا کیونکہ اِسکی سزائیں تو راست ہیں ——
۱۸- لیکن اے انسان مَیں تُم سے کہتا ہُوں جو کوئی ایسا کرتا ہے اُس آدمی کے لئے توبہ کرنا بہت ضروری ہے اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو اُسکے باعث جو اِس نے کیا ہے ہمیشہ کے لئے نابود ہوگا اور خُدا کی بادشاہی میں اُسکا کوئی مقام نہ ہوگا۔
۱۹- کیونکہ دیکھو کیا ہم سب محتاج نہیں ہیں؟ کیا ہم سب اپنے سارے مال کے لئے جو کہ ہمارے پاس ہے، خوراک اور لباس دونوں کے لئے اور سونے کے لئے اور چاندی کے لئے اور ہر قسم کی اُس دولت کے لئے جو ہمارے پاس ہے، کیا ہم سب اُسی ہستی یعنی خُدا پر انحصار نہیں کرتے؟
۲۰- اور دیکھو بلکہ اِس وقت تُم نے اُس کا نام پکارا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے التجا کی ہے اور کیا اُس نے ایسا ہونے دیا ہے کہ تُمہاری التجائیں بیفائدہ ہوں؟ نہیں، اُس نے تُم پر اپنا رُوح اُنڈیلا ہے اور کہ تُمہارے دل خوشی سے معمور ہوں اور کہ تُمہارے منہ بند ہو جائیں اور بات نہ کرسکیں، تُمہاری خوشی کتنی زیادہ تھی۔
۲۱- اور اب اگر خُدا جس نے تُمہیں تخلیق کیا ہے اور جس پر تُم اپنی زندگیوں اور اپنے زور جو تُمہارے پاس ہے، کیلئے انحصار کرتے ہو، ایمان کے ساتھ یقین کرتے ہُوئے کہ تُم پاؤ گے تُمہیں تُمہارے مانگنے پر جو واجب ہے تُمہیں بخشا جائے گا، تب پھر تُمہیں اپنا مال ایک دوسرے میں بانٹنے کی کس قدر ضرورت ہے
۲۲- اور اگر تُم آدمی کو پرکھو جو تُمہیں تُمہارے مال کیلئے اپنی درخواست کرے تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائے اور اُسے ملامت کرو تو اپنا مال نہ دینے پر تُمہاری سزا کتنی زیادہ واجب ہوگی اُسکے لئے جو تُمہارا نہیں بلکہ خُدا کا ہے جبکہ تُمہاری زندگی بھی اُسی کی ہے اور پھر بھی تُم درخواست نہیں کرتے اور نہ اپنے کیے پر توبہ کرتے ہو۔
۲۳- مَیں تُم سے کہتا ہُوں اُس آدمی پر افسوس کیونکہ اُسکا مال اُس کے ساتھ نابُود ہو جائے گا اور اب یہ باتیں مَیں اُن سے کہتا ہُوں جو دُنیاوی چیزوں سے مالامال ہیں۔
۲۴- اور پھر مَیں تُم مفلسوں سے کہتا ہُوں جنکے پاس کچھ نہیں اور تو بھی زندگی کیلئے کافی ہے، میری مراد تُم سب سے ہے جو محتاجوں کو انکار کرتے ہو کیونکہ تُمہارے پاس نہیں ہے، مَیں چاہتا

ہُوں کہ تُم اپنے دلوں میں یہ کہو کہ مَیں اِسلئے نہیں دیتا کیونکہ میرے پاس نہیں ہے لیکن اگر میرے پاس ہوتا تو مَیں دیتا۔

۲۵- اور اب اگر تُم اپنے دلوں مَیں یہ کہو تو تُم بے قصور ہو گے ورنہ تُم ملعون ہو اور تُم پر سزا واجب ہے کیونکہ تُم نے اُسکا لالچ کیا ہے جو تُم نے نہیں پایا۔

۲۶- اور اب اِن باتوں کے لئے جو مَیں نے تُم سے کہی ہیں —— وہ دن بدن تُمہارے گناہوں کی معافی حاصل کرنے کے لئے ہیں تاکہ تُم خُدا کے سامنے بے قصور چلو —— مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم اپنے مال کے مطابق جو تُمہارے پاس ہے محتاجوں کو دو یعنی بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، ننگوں کو کپڑے پہناؤ، بیماروں کی عیادت کرو اور اُن کی رُوحانی اور جسمانی دونوں ضرورتوں کے مطابق اُن کی تشفی کرو۔

۲۷- اور دیکھو کہ یہ سب باتیں حکمت اور طریقے سے کی جاتی ہیں کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ آدمی اپنی قوت سے زیادہ تیز دوڑے۔ اور پھر ضروری ہے کہ وہ مستعد ہو تاکہ اِس سے وہ انعام جیتے، پس تمام چیزیں طریقے سے کی جانی چاہیں۔

۲۸- اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ تُم میں سے کوئی بھی اپنے پڑوسی سے اُدھار لے تو وہ وعدے کے مطابق اُسے واپس کرے جو چیز اُس نے اُدھار لی تھی ورنہ تُم گنہگار ہو گے اور پھر شاید تُم اپنے پڑوسی سے گناہ کروانے کا باعث بھی بنو۔

۲۹- اور یہ کہ مَیں تُمہیں وہ سب باتیں نہیں بتا سکتا جو گناہ کرنے کا سبب ہو سکتی ہیں کیونکہ ایسے بے شمار طریقے اور اتنے ذریعے ہیں کہ مَیں اُنہیں شمار نہیں کر سکتا۔

۳۰- لیکن مَیں تُمہیں اِتنا بتا سکتا ہُوں کہ اگر تُم اپنے آپکو اور اپنے خیالات اور اپنے کلام اور اپنے اعمال کو نہیں پرکھتے اور خُدا کے حکموں اور اپنے خُداوند کی آمد پر اپنے مرنے تک ایمان نہیں رکھتے جسکا تُم سن چُکے ہو تو پھر یقیناً تُم ہلاک ہو گے۔ اور اب اے آدمی یاد رکھ اور تباہی سے بچ۔

۵ باب

مُقدّسین ایمان کے وسیلے مسیح کے بیٹے اور بیٹیاں بنتے ہیں —— تب وہ مسیح کے نام سے کہلاتے ہیں —— بنیمین بادشاہ اُنہیں نیک کاموں میں مستحکم اور ثابت قدم رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ قریباً ۱۲۴ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب بنیمین بادشاہ اپنے لوگوں سے یوں کلام کر چکا تو اُس نے اپنے لوگوں کی بابت یہ جاننے کی خواہش کے ساتھ کہ آیا وہ اِس کلام کا یقین کرتے ہیں جو اُس نے اُن سے کیا ہے، اُن کے درمیان بھیجا۔

۲- اور وہ سب یہ کہتے ہُوئے ایک آواز ہو کر چلائے، ہاں ہم اُن سب باتوں کا جو تو نے ہم سے کہی ہیں یقین کرتے ہیں اور ہم اُن کی حقیقت اور سچّائی خُداوند قادر مطلق کے رُوح کے وسیلے سے جانتے ہیں جو ہم میں یعنی ہمارے دلوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی لائی ہے، یہ کہ ہم پھر کوئی برائی نہیں بلکہ نیکی کرتے رہنے کی خواہش کرتے ہیں۔

۳- اور ہم خود بھی خُدا کی بے انتہا نیکی اور اُسکے

رُوح کے ظہور کے وسیلے اُن باتوں کو جو وقوع ہونیوالی ہیں دیکھتے ہیں اور اگر یہ ضروری ہوتا تو ہم اُن سب باتوں کی بابت نبوّت بھی کرتے۔

۴- اور یہ ایمان ہے جسکے سبب ہم نے اُن باتوں کا جو ہمارے بادشاہ نے ہم سے کہیں یقین کیا ہے جس سے ہمیں عظیم علم حاصل ہُوا اور جس سے کہ ہم نہایت خوش اور شادمان ہوتے ہیں۔

۵- اور ہم اپنے خُدا کے ساتھ اُسکی مرضی پوری کرنے اور اُن سب باتوں میں اُسکے احکام کے تابع ہونے اور عہد میں داخل ہونے کیلئے تیار ہیں جنکا وہ ہمارے باقی دنوں میں حکم دیگا تاکہ ہم اپنے آپ پر ہمیشہ کا عذاب نہ لائیں جیسا کہ فرشتے کے ذریعے کہا گیا ہے کہ ہم خُدا کے غضب کے پیالہ میں سے نہ پیئں۔

۶- اور اب یہی وہ باتیں ہیں جو بنیمین بادشاہ اُن سے چاہتا تھا اور تب اُس نے اُن سے کہا، تُم نے وہ باتیں کہی ہیں جو مَیں چاہتا تھا اور وہ عہد جو تُم نے کیا ہے ایک راست عہد ہے۔

۷- اور اب اِس عہد کے سبب جو تُم نے کیا ہے تُم مسیح کے بچے اُسکے بیٹے اور اُس کی بیٹیاں کہلاؤ گے کیونکہ دیکھو آج کے دن تُم رُوحانی طور پر اُس سے پیدا ہُوئے ہو چونکہ تُم کہتے ہو کہ اس کے نام پر ایمان کے سبب تُمہارے دل تبدیل ہُوئے ہیں، سو تُم اُس سے پیدا ہُوئے ہو اور اُس کے بیٹے اور اُسکی بیٹیاں بن گئے ہو۔

۸- اور اُس کے نام کے وسیلے تُم آزاد کئے گئے ہو اور کوئی دوسرا نام نہیں ہے جس کے وسیلے تُم آزاد کیے جا سکتے۔ کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسکے وسیلے نجات آئے، اِسلئے مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم سب جو خُدا کے ساتھ عہد میں داخل ہُوئے ہو مسیح کا نام اپنے پر لو اور اپنی زندگیوں کے آخر تک تُم فرمانبردار رہو۔

۹- اور ایسا ہو گا جو کوئی ایسا کرے گا خُدا کے دائیں ہاتھ ہو گا کیونکہ وہ جانے گا کہ وہ کس نام سے پکارا گیا ہے، اِسلئے وہ مسیح کے نام سے کہلائے گا۔

۱۰- اور اب ایسا ہو گا کہ جو کوئی بھی مسیح کا نام اپنے پر نہیں لے گا یقیناً کسی دوسرے نام سے کہلائے گا، اِسلئے وہ خود کو خُدا کے بائیں ہاتھ پائے گا۔

۱۱- اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ یہ وہی نام ہے جسکا مَیں نے کہا تھا کہ تُمہیں دوں گا کہ یہ کبھی نہ مٹے گا، سوائے اِسکے کہ گناہ کرو، پس محتاط ہو اور گناہ نہ کرو تاکہ یہ نام تُمہارے دلوں سے مِٹ نہ جائے۔

۱۲- مَیں تُم سے کہتا ہُوں، مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ تُمہارے دلوں میں ہمیشہ یہ نام لکھا رہے تاکہ تُم خُدا کے بائیں ہاتھ نہ پائے جاؤ بلکہ تُم جس نام سے پکارے جاؤ اُس آواز کو سُنو اور جانو اور اِس نام کو بھی جس سے وہ تُمہیں پکارے گا۔

۱۳- کیونکہ ایک آدمی اُس آقا کو کیسے جان سکتا ہے جسکی اُس نے خدمت ہی نہ کی ہو اور جو اُس کے لئے اجنبی ہو اور اُس کے دل کے خیالوں اور اِرادوں سے ناواقف ہو؟

۱۴-اور پھر کیا کوئی آدمی ایک گدھا جو اُس کے ہمسائے کا ہو اور اُسے اپنے پاس رکھے گا؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں، وہ اُسکو اپنے گلے میں چرنے بھی نہیں دے گا بلکہ اُسے دور ہانک دے گا اور اُسے باہر نکال دے گا۔ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُمہارے ساتھ ایسا ہی ہوگا اگر تُم اِس نام سے واقف نہیں ہو گے جس کے نام سے تُم کہلاتے ہو۔

۱۵-اِسلئے مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم ہمیشہ نیک کام کرنے میں مستحکم اور ثابت قدم رہو تاکہ مسیح خُداوند خُدا قادر مطلق ہمیشہ کے لئے تُم پر اپنی مہر ثبت کرے کہ تُم فردوس میں لائے جاؤ تاکہ تُم اُسکی حکمت اور قُدرت اور اِنصاف اور رحم کے وسیلے ہمیشہ کی نجات اور اور ابدی زندگی پاؤ جس نے آسمان اور زمین کی سب چیزیں تخلیق کیں خُدا جو سب سے بالا ہے۔ آمین۔

۶ باب

بنیمین بادشاہ لوگوں کے نام لکھتا ہے اور اُنہیں تعلیم دینے کیلئے کاہن مقرر کرتا ہے —— مضایاہ ایک راستباز بادشاہ کی طرح حکومت کرتا ہے۔ قریباً ۱۲۴-۱۲۱ ق م۔

۱- اور اب بنیمین بادشاہ نے اپنے لوگوں سے کلام کرنے کے بعد ضروری جانا کہ وہ اُن سب کے نام لکھے جو خُدا کے ساتھ اُسکے حُکموں کو ماننے کے لئے عہد میں داخل ہُوئے تھے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ سوائے چھوٹے بچّوں کے ایک بھی جان نہ تھی جو عہد میں داخل نہ ہُوئی ہو اور مسیح کا نام اپنے پر نہ لیا ہو۔

۳- اور پھر ایسا ہُوا کہ جب بنیمین بادشاہ یہ سب کچھ کر چکا اور اپنے بیٹے مضایاہ کو اپنے لوگوں پر حاکم اور بادشاہ ہونے کیلئے مخصوص کر چکا اور سلطنت کا کُل اِختیار دے چکا اور لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے کاہنوں کو بھی مقرر کر چکا تاکہ اُن سے وہ خُدا کے حُکموں کو سُنیں اور جانیں اور اِس قسم کو یاد رکھنے کے لئے جو اُنہوں نے کھائی تھی تحریک دیں، اُس نے ہجوم کو رخصت کیا اور وہ سب اپنے اپنے خاندانوں سمیت اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

۴- اور مضایاہ اپنے باپ کی جگہ حکومت کرنے لگا۔ اور اُس نے لحی کے یروشلم سے آنے کے چار سو چھہتّر سال بعد اُس وقت حکومت شروع کی جب اُس کی عمر تیس سال تھی۔

۵- اور بنیمین بادشاہ تین سال زندہ رہا اور وہ وفات پا گیا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ بادشاہ خُداوند کی راہوں پر چلتا رہا اور اُس کے فیصلوں اور آئین کو مانتا رہا اور اُس نے جو بھی اُسے حکم دیا اُس نے اُن تمام حکموں کو مانا۔

۷- اور مضایاہ بادشاہ نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ زمین کاشت کریں۔ اور اس نے خود بھی زمین کاشت کی تاکہ اِسطرح وہ اپنے لوگوں پر بوجھ نہ بنے بلکہ وہ سب چیزیں اپنے باپ کی مانند کرے جو اُس نے کیں۔ اور تین سال کے عرصہ تک اُس کے تمام لوگوں میں کوئی جھگڑا نہ ہُوا۔

۷ باب

عمون، لحی نیفی کا مُلک دریافت کرتا ہے جہاں لحی بادشاہ ہے — لحی کے لوگ لامنوں کی غلامی میں ہیں — لحی اُن کی تاریخ کی تفصیل بیان کرتا ہے — ایک نبی (ابینادی) نبوّت کرتا ہے کہ یسوع مسیح تمام چیزوں کا باپ اور خُدا ہے — وہ جو نجاست بوتے ہیں بگولے کاٹتے ہیں اور وہ جن کا بھروسہ خُداوند پر ہے چھڑائے جائیں گے۔ قریباً ۱۲۱ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مضایاہ بادشاہ کے مسلسل تین سال امن میں رہنے کے بعد، اُسے اُن لوگوں کی بابت جاننے کی خواہش ہوئی جو لحی نیفی کے مُلک یعنی لحی نیفی کے شہر میں آباد ہونے کے لئے چلے گئے تھے کیونکہ اُس کے لوگوں نے جب سے وہ ضریملہ کے مُلک کو چھوڑ کر گئے تھے اُن کے متعلق کچھ نہیں سُنا تھا، سو اُنہوں نے اُسے تنگ اور پریشان کیا۔

۲- ایسا ہُوا کہ مضایاہ بادشاہ نے اجازت دی کہ ان کے سولہ سورما، لحی نیفی کے ملک میں جا کر اُنکے بھائیوں کی بابت دریافت کریں۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ وہ اگلے دن وہاں جانے لگے اور اُن کے ساتھ عمون نامی ایک مضبوط اور توانا آدمی تھا جو ضریملہ کی نسل سے تھا اور وہ اُنکا سردار بھی تھا۔

۴- اور اب اُنہیں بیابان میں راستے کا پتہ نہیں تھا جس پر سفر کر کے اُنہیں لحی نیفی کے مُلک کو جانا تھا اِسلئے وہ کئی دن بیابان میں بھٹکتے رہے یعنی چالیس دن تک وہ بھٹکتے رہے۔

۵- اور چالیس دن بیابان میں بھٹکنے کے بعد وہ ایک پہاڑی تک آئے جو شلوم کے مُلک کے شمال میں ہے اور وہاں اُنہوں نے اپنے خیمے لگائے۔

۶- اور عمون نے اپنے تین بھائیوں کو، جن کے نام عیمالیقی، ہیلم اور حام تھے ساتھ لیا اور وہ نیفی کے مُلک میں گئے۔

۷- اور دیکھو وہ نیفی کے مُلک اور شلوم کے ملک کے لوگوں کے بادشاہ سے ملے اور وہاں بادشاہ کے محافظوں نے اُنہیں گھیرے میں لے لیا اور اُنہیں باندھا اور جیل میں ڈال دیا۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ دو دن قید میں رکھنے کے بعد اُنہیں بادشاہ کے سامنے لایا گیا اور اُن کے بند کھول دیئے گئے اور وہ بادشاہ کے حضور کھڑے تھے اور اُنہیں اجازت بلکہ حکم دیا گیا کہ وہ اسکے اُن سوالوں کا جواب دیں جو وہ اُن سے پوچھے گا۔

۹- اور بادشاہ نے اُن سے کہا دیکھو مَیں لحی اُس نوح کا بیٹا ہُوں جو ضینیف کا بیٹا تھا اور جو ضریملہ کے ملک سے اِس مُلک کو جو اُن کے باپ دادا کی سرزمین تھی وراثت میں لینے آیا اور لوگوں کی رائے سے بادشاہ بنایا گیا ہُوں۔

۱۰- اور اب مَیں وجہ جاننا چاہتا ہُوں کہ تُم اتنے دلیر کیسے ہو گئے کہ شہر کی دیوار کے اسوقت قریب آئے جب مَیں خود پھاٹک کے باہر اپنے محافظوں کے ساتھ تھا؟

۱۱- اور اب مَیں نے تُمہیں بچانے کا حکم اِس لئے دیا تاکہ تُمہاری بابت جانوں ورنہ اگر مَیں حکم دیتا تو میرے محافظ تُمہیں مار دیتے۔ تُمہیں بولنے کی اجازت ہے۔

۱۲- اور اب جب عمون نے دیکھا کہ اُسے

بولنے کی اجازت ہے تو وہ آگے بڑھا اور بادشاہ کے سامنے اپنے آپ کو جھکایا اور دوبارہ اُٹھتے ہُوئے کہا، اے بادشاہ مَیں خُدا کے سامنے آج بہت شُکر گزار ہُوں کہ میں ابھی تک زندہ ہُوں اور مجھے بولنے کی اجازت ملی ہے اور میں پوری دلیری سے بولنے کی کوشش کروں گا۔

۱۳- کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اگر تُو مجھے جان جاتا تو مجھے یہ بیڑیاں پہنانے کا حکم نہ دیتا۔ کیونکہ مَیں عمون ہُوں اور ضریملہ کی نسل سے ہُوں اور ضریملہ کے ملک سے آیا ہُوں کہ اپنے بھائیوں کا پتہ کروں جنہیں ضینیف اُس ملک سے لے آیا تھا۔

۱۴- اور اب ایسا ہُوا کہ عمون کی باتیں سننے کے بعد لمحی نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا، اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بھائی جو ضریملہ کے مُلک میں تھے، ابھی زندہ ہیں۔ اور اب مَیں شادمانی کروں گا اور کل مَیں اپنے لوگوں کو یہ بتاؤں گا تاکہ وہ بھی شادمان ہوں۔

۱۵- کیونکہ دیکھو ہم لامنوں کی غلامی میں ہیں اور ہم سے ایسے محصول لئے جاتے ہیں جن کا برداشت کرنا بہت مشکل ہے۔ اور اب دیکھو کہ ہمارے بھائی ہمیں غلامی سے یعنی لامنوں کے ہاتھوں سے چھڑائیں گے اور ہم اُن کے غلام ہوں گے۔ کیونکہ لامنوں کے بادشاہ کو خراج دینے کے بجائے یہ بہتر ہے کہ ہم نیفیوں کے غلام ہوں۔

۱۶- اور اب بادشاہ نے اپنے محافظوں کو حکم دیا کہ اب وہ عمون اور اُسکے بھائیوں کو کھول دیں بلکہ حکم دیا کہ وہ اس پہاڑی کو جائیں جو شلوم کے شمال میں تھی اور اپنے بھائیوں کو شہر میں لائیں تاکہ وہ کھائیں اور پیئیں اور سفر کی سختیوں سے آرام پائیں۔ کیونکہ اُنہوں نے بہت تکلیفیں اُٹھائی تھیں، اُنہوں نے بھوک پیاس اور تھکاوٹ برداشت کی تھی۔

۱۷- اور اب ایسا ہُوا کہ لمحی بادشاہ نے اپنے تمام لوگوں میں ایک فرمان بھیجا کہ وہ یہ باتیں سننے کے لئے جو وہ اُن سے کہنے کو تھا، ہیکل میں خود کو اِکٹھا کریں۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے خود کو اِکٹھا کیا تو اُس نے اُن سے یوں مخاطب ہو کر کلام کیا، اے میرے لوگو اپنے سر اُٹھاؤ اور تسلی پاؤ کیونکہ دیکھو وقت قریب آگیا ہے یا زیادہ دور نہیں ہے کہ ہم اب اور دشمنوں کی غلامی میں نہیں رہیں گے، اِس کے باوجود کہ ہم کئی کوششیں کر چُکے ہیں جو کہ بے فائدہ رہی ہیں، پھر بھی میرا ایمان ہے کہ ایک موثر کوشش کرنا باقی ہے۔

۱۹- پس اپنے سر اُونچے کرو اور شادمان ہو اور اُس خُدا پر بھروسہ رکھو جو ابراہام اور اسحاق اور یعقوب کا خُدا ہے، اور وہ خُدا جو بنی اِسرائیل کو مُلک مصر سے نکال لایا اور اُنہیں بحرہ قلزم میں خشک زمین پر سے گزارا اور اُنہیں کھانے کو من دیا تاکہ وہ بیابان میں ہلاک نہ ہو جائیں اور اُس نے اُن کے لئے بہت سے اور کام بھی کیے۔

۲۰- اور پھر وہی خُدا ہمارے باپ دادا کو یروشلم کی سرزمین سے نکال لایا اور اپنے لوگوں کو بچایا اور اب تک محفوظ رکھا ہے اور دیکھو وہ صرف

ہماری بدیوں اور مکروہات کی وجہ سے ہمیں غلامی میں لایا ہے۔

۲۱- اور تُم سب اِس دن اِس بات کے گواہ ہو کہ ضیف جو اُن لوگوں پر بادشاہ بنایا گیا وہ اپنے باپ دادا کے مُلک کی وراثت پانے کو بہت مضطرب تھا، سو وہ لامن بادشاہ کی مکاری اور عیاری سے فریب کھا گیا، جس نے ضیف بادشاہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور مُلک کے ایک حصّے کی ملکیت اُسکے ہاتھوں کے حوالے کر کے یعنی لحی نیفی کا شہر اور شلوم کا شہر اور اردگرد کی سرزمین ——

۲۲- اور اُس نے یہ سب کچھ صرف اُن لوگوں کو اپنی محکومی یا غلامی میں لانے کے لئے کیا۔ اور دیکھو اِس وقت ہم لامنوں کے بادشاہ کو خراج دیتے ہیں، اپنی مکئی اور اپنے جوَ کا آدھا حصّہ اور بلکہ اپنے ہر قسم کے اناج میں سے سب کا اور اپنے گلّوں اور ریوڑوں میں اضافے کا آدھا اور یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے یعنی ہماری ملکیت کا آدھا لامنوں کا بادشاہ وصول کرتا ہے، ورنہ ہماری زندگیاں۔

۲۳- اور اب کیا اِنہیں برداشت کرنا ایک بڑا دُکھ نہیں؟ اور کیا یہ ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت نہیں ہے؟ اب دیکھو اِس سبب سے ہم کتنے دُکھی ہیں۔

۲۴- ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ہمارے دُکھی ہونے کے بڑے سبب ہیں کیونکہ دیکھو ہمارے کتنے بھائی قتل ہو چُکے ہیں اور اُن کا خون بے فائدہ بہایا گیا اور یہ سب بدی کے سبب ہُوا۔

۲۵- کیونکہ اگر یہ لوگ گناہ میں نہ گرتے تو خُداوند اُن پر اتنی بڑی مصیبت نہ آنے دیتا، لیکن دیکھو وہ اِس کی باتوں پر کان نہ لگاتے تھے بلکہ اُن میں اتنے زبردست جھگڑے پیدا ہُوئے کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہانے لگے۔

۲۶- اور اُنہوں نے خُداوند کے نبی کو بھی قتل کیا، ہاں خُدا کا چُنا ہُوا آدمی جس نے اُنہیں اُن کی مکروہات اور بدیوں کے متعلق بتایا اور ہاں یعنی مسیح کی آمد اور بہت ساری دوسری چیزوں کی بابت نبوّت کی جو کہ وقوع ہونیوالی تھیں۔

۲۷- اور چونکہ اُس نے اُن سے کہا کہ مسیح تمام چیزوں کا باپ اور خُدا ہے اور یہ بھی کہا کہ وہ آدمی کی شبیہہ اپنائے گا اور یہ وہ شبیہہ ہو گی جس میں آدمی کو ابتدا میں پیدا کیا گیا یعنی دوسرے لفظوں میں اُس نے یہ کہا کہ آدمی کو خُدا کی شبیہہ پر بنایا گیا اور خُدا بنی آدم کے درمیان آئے گا اور خود مجسم ہو گا اور زمین کی سطح پر جائے گا ——

۲۸- اور اب چونکہ اُس نے یہ کہا تھا، اُنہوں نے اُسے مار دیا اور بہت سے ایسے کام کیے جس سے خُدا کا غضب اُن پر نازل ہوا۔ اِس لئے کون حیران ہے کہ وہ غلامی میں ہیں۔ اور شدید مصیبتوں سے ہلاک ہوتے ہیں؟

۲۹- کیونکہ دیکھو خُداوند فرماتا ہے کہ اُن کے گناہ کے دن میں اپنے لوگوں کی کوئی مدد نہیں کروں گا بلکہ میں اُن کے راستے بند کر دوں گا تاکہ وہ خوش حال نہ ہوں اور اُن کے کام اُن کے سامنے ٹھوکر کھلانے والے پتھر کی مانند ہوں گے۔

۳۰- اور پھر اُس نے فرمایا ہے کہ اگر میرے لوگ نجاست بوئیں گے تو وہ بگولے میں بھوسہ کاٹیں گے جس کا اثر زہر کا سا ہے۔

۳۱- اور پھر اُس نے فرمایا ہے کہ اگر میرے لوگ نجاست بوئیں گے تو پُوربی ہوا کاٹیں گے جو فوری تباہی لاتی ہے۔

۳۲- اور اب دیکھو خُدا کا وعدہ پورا ہوتا ہے اور تُم ہلاک کیے جاتے اور مصیبت میں پڑتے ہو۔

۳۳- لیکن اگر تُم دل کے کامل اِرادے سے خُداوند کی طرف رجوع لاتے ہو اور اُسی پر بھروسہ کرتے اور اپنی ساری عقل سے جانفشانی کے ساتھ اُس کی خدمت کرتے ہو اور اگر تُم ایسا کرتے ہو تو پھر وہ تُمھیں اپنی مرضی اور خوشی کے موافق غلامی سے چھڑائے گا۔

---

۸ باب

عمون لمی کے لوگوں کو سکھاتا ہے —— اُسے یاردیوں کے چوبیس اُوراق کا پتہ چلتا ہے —— رویابین اِس قدیم تواریخ کا ترجمہ کر سکتے ہیں —— رویابینی کی نعمت سب سے بڑی ہے۔ قریباً ۱۲۱ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ لمی بادشاہ کے اپنے لوگوں سے کلام ختم کرنے کے بعد بہت ساری باتیں کیں اور مَیں نے چند ایک ہی اِس کتاب میں لکھی ہیں، اُس نے اپنے لوگوں کو اُن کے بھائیوں کے متعلق سب باتوں کا بتایا، جو ضریملہ کے مُلک میں تھے۔

۲- اور اُس نے عمون کو ہجوم کے سامنے کھڑا کیا تاکہ وہ ضینیف کے مُلک سے چلے آنے سے لیکر اُس وقت تک جب وہ خود مُلک سے آیا، وہ سب کچھ بتائے جو اُس کے بھائیوں کے ساتھ وقوع ہُوا۔

۳- اور اُس نے اُن کے سامنے وہ آخری باتیں بھی دہرائیں جو بنیمین بادشاہ نے اُنہیں سکھائیں اور وہ سب کچھ لمی بادشاہ کے لوگوں سے اِسلئے بیان کیں تاکہ وہ تمام باتیں سمجھ سکیں جو اُس نے کہیں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ اُسکے یہ سب کچھ کرنے کے بعد لمی بادشاہ نے ہجوم کو واپس اپنے اپنے گھروں میں جانے دیا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے حکم دیا کہ وہ اُوراق جن پر اُس کے لوگوں کی وہ تواریخ جو ضریملہ کے ملک سے نکلنے کے وقت سے لکھی گئی تھی عمون کے سامنے لائی جائے تاکہ وہ اِسے پڑھے۔

۶- اب جب عمون نے یہ تواریخ پڑھی تو بادشاہ نے یہ جاننے کے لئے اُس سے معلوم کیا کہ کیا وہ زبانوں کا ترجمہ کر سکتا ہے اور عمون نے اسے بتایا کہ وہ نہیں کر سکتا۔

۷- اور بادشاہ نے اُس سے کہا، میرے لوگوں کی مصیبتوں کے غم کی وجہ سے مَیں نے تینتالیس آدمیوں کو بیابان میں سفر کے لئے بھیجا تاکہ وہ ضریملہ کا ملک تلاش کریں تاکہ ہم اپنے بھائیوں سے درخواست کریں کہ وہ ہمیں غلامی سے چھڑائیں۔

۸- اور وہ کئی دنوں تک بیابان میں گم رہے پھر بھی وہ مستعد تھے اور اُنہیں ضریملہ کا ملک تو نہ ملا لیکن وہ بہت سے پانیوں کے درمیان کے مُلک میں سفر کرتے ہُوئے لوگوں اور درندوں کی

ہڈیوں سے ڈھکے مُلک کو دریافت کر کے واپس اِس مُلک میں آئے اور وہ ہر قسم کی عمارتوں کے کھنڈرات سے ڈھکا تھا۔ اُس مُلک کو دریافت کر کے جو لوگوں سے آباد تھا اور وہ شمار میں اسرائیل کے لشکروں کی مانند تھے۔

۹-اور وہ باتیں جو وہ کہتے تھے اُن کے سچّ ہونے کی گواہی کے لئے وہ اپنے ساتھ چوبیس اُوراق لائے جو سارے کے سارے کندہ کیے ہُوئے تھے اور خالص سونے کے تھے۔

۱۰- اور دیکھو کہ وہ بڑے بڑے سینہ بند بھی لائے ہیں اور یہ پیتل اور تانبے کے ہیں اور بالکل ٹھیک ہیں۔

۱۱-اور پھر وہ تلواریں بھی لائے ہیں، اِن کے دستے بوسیدہ ہو چکے ہیں اور اِن کی دھاریں زنگ آلود ہو چکی ہیں۔ اور مُلک میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اِن اُوراق پر سے زبّان یعنی نقاشی کا ترجمہ کر سکے۔ اِس لئے میں نے تجھ سے کہا تھا کہ کیا تُم ترجمہ کر سکتے ہو؟

۱۲-اور مَیں تُم سے پھر پوچھتا ہُوں کیا تُم کسی کو جانتے ہو جو یہ ترجمہ کر سکے؟ کیونکہ مَیں چاہتا ہُوں کہ اِس تواریخ کا ترجمہ ہماری زبّان میں ہو کیونکہ شاید ہمیں اُن لوگوں کے بقیہ کی بابت کچھ پتہ چلے جو اُس جگہ نابُود ہُوئے ہیں، جہاں سے یہ تواریخ آئی ہے یا شاید اِن لوگوں کا پتہ چلے جو بالکل فنا ہو گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اُنکی تباہی کی وجہ جانوں۔

۱۳-اب عمون نے اُس سے کہا، اے بادشاہ مَیں یقیناً تجھے ایک ایسے آدمی کی بابت بتا سکتا ہُوں جو تواریخ کا ترجمہ کر سکتا ہے کیونکہ اُس کے پاس ایسا کچھ ہے کہ وہ دیکھ سکتا ہے اور ایسی تمام تواریخ کا ترجمہ کر سکتا ہے جو پرانے وقتوں کی ہے اور یہ خُدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔ اور یہ چیزیں ترجمان کہلاتی ہیں اور اِن کے اندر کوئی نہیں دیکھ سکتا، سوائے اُس کے جسے حکم دیا گیا ہو مبادا ایسے دیکھے جس کو اُسے نہیں چاہیے اور وہ ہلاک ہو۔ اور جس کو اُن میں دیکھنے کا حُکم دیا جاتا ہے، اُسے رویا بین کہتے ہیں۔

۱۴-اور دیکھ اِن لوگوں کا بادشاہ جو ضریملہ کے ملک میں ہیں، وہی آدمی ہے جسے اِن چیزوں کو کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جس کے پاس خُدا کی طرف سے یہ اعلیٰ نعمت ہے۔

۱۵- اور بادشاہ نے کہا کہ رویا بین نبی سے افضل ہے۔

۱۶-اور عمون نے کہا کہ رویا بین، مکاشفہ بین اور نبی بھی ہوتا ہے اور نعمت جو کہ افضل ہے کسی آدمی کو حاصل نہیں ہے، سوائے اِس کے کہ اُس کے پاس خُدا کی قُدرت ہو جو کہ کسی آدمی کو حاصل نہیں ہو سکتی لیکن آدمی کو خُدا کی طرف سے بڑی قُدرت حاصل ہو سکتی ہے۔

۱۷- لیکن رویا بین وہ چیزیں جان سکتا ہے جو ماضی کی ہیں اور وہ بھی جو آنیوالی ہیں اور تمام چیزیں اُن کے وسیلے آشکارا کی جاتی ہیں یعنی پوشیدہ چیزیں ظاہر کی جاتی ہیں اور چُھپی ہُوئی چیزیں روشنی میں آئیں گی اور نامعلوم چیزیں اُن کے ذریعے معلوم ہوں گی اور اُن کے ذریعے وہ

چیزیں معلوم ہوں گی جو کسی اور طرح سے معلوم نہیں ہو سکتیں۔

۱۸-یوں خُدا نے اُس آدمی کو ایک وسیلہ مہیّا کیا ہے کہ ایمان کے وسیلے بڑے بڑے معجزے کرے، اِسطرح وہ اپنے ساتھیوں کے لئے بڑے فائدے کا باعث بنتا ہے۔

۱۹-اور اب جب عمون نے یہ باتیں ختم کیں تو بادشاہ نہایت شادمان ہُوا اور یہ کہتے ہُوئے خُدا کا شکر گزار ہُوا، بے شک اِن اُوراق میں ایک بڑا بھید چھپا ہے اور بیشک ترجمان ایسے تمام بھیدوں کو بنی آدم پر آشکارا کرنے کے مقصد کے لئے تیار کیے گئے ہیں۔

۲۰- واہ خُداوند کے کام کتنے حیرت انگیز ہیں اور وہ اپنے لوگوں کو کتنا برداشت کرتا ہے اور ہاں بنی آدم کی سمجھ کتنی اندھی اور ناقابلِ فہم ہے کیونکہ وہ حکمت کو تلاش نہیں کرتے نہ ہی خواہش رکھتے ہیں کہ یہ اُن پر حاکم ہو!

۲۱- ہاں وہ ایک جنگلی گلّے کی طرح ہیں جو چرواہے سے بھاگتا ہے اور تتر بتر کیا جاتا اور ہانک دیا جاتا ہے اور جنگل کے درندے اُن کو نگل جاتے ہیں۔

ضینِف کی تواریخ — اُس کے لوگوں کے احوال اُس وقت سے لے کر جب وہ ضریملہ کے ملک سے آئے اور اسوقت تک جب انہوں نے لامنوں سے رہائی پائی۔

۹ تا ۲۲ ابواب پر مُشتمل۔

۹ باب

ضینِف کی رہنمائی میں ضریملہ کا ایک گروہ لحی نیفی کا مُلک حاصل کرنے جاتا ہے — لامنی بادشاہ اُنہیں زمین کے وارث ہونے کی اجازت دیتا ہے — لامنوں اور ضینِف کے لوگوں میں جنگ ہوتی ہے۔ قریباً ۲۰۰-۱۸۷ ق م۔

۱- مَیں ضینِف جسے نیفیوں کی ساری زبان سکھائی گئی تھی۔ اور جسے ہمارے باپ دادا کی پہلی وراثت کا یعنی نیفیوں کے ملک کا علم تھا اور جسے جاسوسی کے لئے لامنوں میں بھیجا گیا کہ مَیں اُن کی فوجوں کی جاسوسی کروں تاکہ پھر ہماری فوج اُن پر حملہ کرے اور اُنہیں تباہ کرے — لیکن جب مَیں نے اُن میں کچھ اچھائی دیکھی تو میری خواہش ہُوئی کہ اُنہیں برباد نہیں ہونا چاہیے۔

۲- سو مَیں نے بیابان میں اپنے بھائیوں سے تکرار کی کیونکہ مَیں چاہتا تھا کہ ہمارا حاکم اُن سے ایک معاہدہ کرے لیکن وہ درشت اور خون کا پیاسا آدمی تھا، حُکم دیا کہ مجھے قتل کر دیا جائے، بڑی خونریزی ہُوئی لیکن میں بچ گیا کیونکہ باپ باپ کے خلاف لڑا اور بھائی بھائی کے خلاف یہاں تک کہ ہماری فوج کی بیشتر تعداد بیابان میں ہلاک ہُوئی اور ہم میں سے جو بچ سکے اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو یہ سب کچھ بتانے کے لئے ضریملہ کے مُلک کو واپس لوٹے۔

۳- اور تو بھی، مَیں جو اپنے باپ کے مُلک کا وارث ہونے کے لئے نہایت مضطرب تھا، اُن سب کو اپنے ساتھ لیا جو جا کر مُلک کی ملکیت پانے کے خواہش مند تھے۔ اور اُس مُلک میں جانے کے

لئے دوبارہ بیابان میں سفر شروع کیا لیکن ہمیں قحط اور شدید مصیبتوں نے مارا کیونکہ ہم خُداوند اپنے خُدا کو یاد کرنے میں سُست تھے۔

۴- تو بھی بیابان میں کئی دن بھٹکنے کے بعد ہم نے اِس جگہ اپنے خیمے لگائے جہاں ہمارے بھائی قتل ہُوئے تھے جو کہ ہمارے باپ دادا کے مُلک کے قریب تھی۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ میں دوبارہ اپنے چار آدمیوں کے ساتھ بادشاہ کے پاس شہر میں گیا تاکہ مَیں بادشاہ کا مزاج جانوں اور یہ بھی جانوں کہ آیا مَیں اپنے لوگوں کے ساتھ جا کر صلح سے مُلک حاصل کر سکتا ہوں۔

۶- اور مَیں بادشاہ کے پاس گیا اور اُس نے میرے ساتھ عہد کیا کہ مَیں لحی نیفی کا مُلک اور شلوم کا مُلک اپنی ملکیت میں لے سکتا ہُوں۔

۷- اور اس نے اپنے لوگوں کو اُس مُلک سے نکل جانے کا حُکم بھی دیا اور مَیں اور میرے لوگ اُس مُلک کو اپنی ملکیت میں لینے کے لئے وہاں گئے۔

۸- اور ہم عمارتیں بنانے لگے اور شہر کی دیواریں، ہاں یعنی لحی نیفی کے شہر اور شلوم کے شہر کی دیواریں مرمت کرنے لگے۔

۹- اور ہم نے زمین کاشت کرنا شروع کی، ہاں بلکہ ہم نے تمام قسم کے بیج، مکئی اور گندم اور جو اور چنا اور سیوم کے بیج اور پھلوں کی تمام اقسام کے بیج بوئے اور ہم اِس مُلک میں بڑھنے اور خوش حال ہونے لگے۔

۱۰- اب یہ لامن بادشاہ کی مکاری اور عیّاری تھی کہ اُس نے میرے لوگوں کو یہ مُلک ملکیت کے لئے حوالے کیا تاکہ وہ اُنہیں غلامی میں لے آئے۔

۱۱- سو ایسا ہُوا کہ ہمارے اُس مُلک میں قیام کے بارہ سال کے عرصے کے بعد لامن بادشاہ بے چین ہونے لگا مبادا کہ میرے لوگ مُلک میں اتنے مضبوط ہو جائیں کہ وہ ان پر غالب نہ آ سکیں اور اُنہیں اسیری میں لے آئیں۔

۱۲- اب وہ کاہل اور بت پرست لوگ تھے، اِسلئے وہ ہمیں غلامی میں رکھنے کے خواہش مند تھے تاکہ وہ ہمارے ہاتھوں کی محنت سے خود کو سیر کریں، ہاں تاکہ ہمارے کھیتوں کے گلّوں سے خود کو کھلائیں۔

۱۳- سو ایسا ہُوا کہ لامن بادشاہ اپنے لوگوں کو میرے لوگوں کے ساتھ جھگڑوں کیلئے اُکسانے لگا، سو مُلک میں جنگیں اور جھگڑے شروع ہو گئے۔

۱۴- ایسے کہ نیفی کے مُلک میں میرے عہد حکومت کے تیرھویں سال شلوم کے مُلک کے جنوب کے پرے جب میرے لوگ اپنے گلّوں کو پانی پلا رہے تھے اور چرا رہے تھے اور زمین میں ہل چلا رہے تھے۔ تو لامنوں کا ایک بڑا لشکر اُن پر چڑھ آیا اور اُنہیں قتل کرنے اور اُن کے گلّے اور کھیتوں کی مکئی لوٹنے لگا۔

۱۵- ہاں اور ایسا ہُوا کہ وہ جو پکڑے نہ جا سکے وہ بھاگ کر نیفی کے شہر میں میرے پاس پناہ لینے آ گئے۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اُنہیں کمانوں کے ساتھ اور تیروں کے ساتھ، تلواروں

کے ساتھ اور تیغوں کے ساتھ اور لٹھوں کیساتھ اور فلاخنوں کیساتھ اور ہر قسم کے ہتھیاروں کے ساتھ جو ہم بنا سکتے تھے، اُنہیں مسلح کیا اور میں اور میرے لوگ لامنوں کے خلاف لڑنے نکل پڑے۔

۱۷- ہاں خُداوند کے زور میں ہم لامنوں کے خلاف لڑنے نکلے۔ سو مَیں اور میرے لوگوں نے زور کے ساتھ خُداوند سے فریاد کی کہ وہ ہمیں ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں سے چُھڑائے، اِسلئے کہ ہم اپنے باپ دادا کی رہائی یاد کر کے بیدار ہو چکے تھے۔

۱۸- اور خُداوند نے ہماری فریاد سنی اور ہماری دُعاؤں کا جواب دیا اور اُس کے زور میں ہم آگے بڑھے، ہاں ہم لامنوں کے مقابلے میں آگے بڑھے اور ایک دن اور ایک رات میں ہم نے تین ہزار تنتالیس کو مارا بلکہ ہم اُنہیں اپنے مُلک سے نکالنے تک مارتے رہے۔

۱۹- اور مَیں نے خود اپنے ہاتھوں سے اُن کی لاشیں دفنانے میں مدد کی۔ اور دیکھو نہایت افسوس اور دُکھ کہ ہمارے دو سو اُناسی بھائی قتل ہُوئے۔

۱۰ باب

لامن بادشاہ مر جاتا ہے — اِس کے لوگ جنگلی اور وحشی ہیں اور جھوٹی روایات پر یقین رکھتے ہیں — ضیںیف اور اُس کے لوگ اُن کے خلاف فتح یاب ہوتے ہیں۔ قریباً ۱۸۷-۱۶۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ ہم پھر سے سلطنت قائم کرنے لگے اور ہم پھر سے امن کیساتھ مُلک کی ملکیت لینے لگے۔ اور مَیں نے ہر قسم کے جنگی ہتھیار بنوائے تاکہ اِس سے میرے پاس میرے لوگوں کے واسطے اُس وقت کے لئے ہتھیار ہوں، جب لامنی میرے لوگوں کے خلاف دوبارہ جنگ کرنے آئیں۔

۲- اور مَیں نے ملک کے گرد محافظ مقرر کیے تاکہ لامنی دوبارہ ہم پر بے خبری میں حملہ کر کے ہمیں ہلاک نہ کر دیں اور یوں میں نے اپنے لوگوں اور اپنے گلّوں کی حفاظت کی اور اُنہیں دشمن کے ہاتھوں میں گرنے سے بچائے رکھا۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کے ملک کو کئی سالوں کے لئے وراثت میں رکھا، ہاں بائیس سال تک۔

۴- اور مَیں نے حُکم دیا کہ مرد زمین کاشت کریں اور تمام قسم کا غلّہ اور ہر ایک نسل کے پھل کی تمام قسمیں اگائیں۔

۵- اور مَیں نے حُکم دے دیا کہ عورتیں چرخہ کاتیں اور کام کریں اور کتانی کپڑے کی عمدہ قسمیں تیار کریں اور ہاں ہر قسم کا کپڑا جس سے ہم اپنی برہنگی چھپائیں اور اِس طرح مُلک میں ہم خوش حال ہُوئے — یوں بائیس سال تک ہم ملک میں مسلسل امن میں رہے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ لامن بادشاہ مر گیا اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا حکومت کرنے لگا۔ اور وہ اپنے لوگوں کو میرے لوگوں کے خلاف بغاوت پر اُکسانے لگا، سو وہ جنگ کے لئے اور میرے لوگوں سے لڑائی کیلئے تیار ہونے لگے۔

۷- لیکن میں نے اپنے جاسوس شملون کے مُلک کے آس پاس بھیجے تاکہ میں اُن کی تیاریوں کا پتہ چلا سکوں تاکہ اُن کے خلاف اپنا دفاع کر سکوں تاکہ وہ میرے لوگوں پر چڑھ نہ آئیں اور اُنہیں ہلاک کر دیں۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ مُلک شلوم کے شمال میں اپنے بے شمار لشکروں کے ساتھ آدمی کمانوں کے ساتھ اور تیروں کے ساتھ اور تلواروں کے ساتھ اور تیغوں کے ساتھ اور پتھروں کے ساتھ اور فلاخنوں کے ساتھ چڑھ آئے اور اُن کے سر منڈھے ہُوئے اور وہ ننگے تھے اور اُنہوں نے چمڑے کے کمر بند اپنی کمروں پر باندھے ہُوئے تھے۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے حُکم دیا کہ میرے لوگوں کی عورتیں اور بچے بیابان میں چھپ جائیں اور مَیں نے یہ حُکم بھی دیا کہ میرے تمام بوڑھے مرد جو ہتھیار اُٹھا سکتے تھے اور میرے تمام جوان مرد بھی جو ہتھیار اُٹھا سکتے تھے، لامنوں کے خلاف لڑائی پر جانے کیلئے اِکٹھے ہو جائیں اور مَیں نے ہر آدمی کی اُسکی عمر کے مطابق درجہ بندی کی۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ ہم لامنوں کے خلاف لڑنے گئے اور مَیں بھی جو کہ اب بوڑھا ہو چکا تھا، لامنوں کے خلاف لڑائی کے لئے گیا۔ اور ایسا ہُوا کہ ہم خُداوند کے زور میں لڑائی کے لئے گئے۔

۱۱- اب لامنوں کو خُداوند کے بارے میں کچھ پتہ نہ تھا نہ خُداوند کے زور کی بابت، اِسلئے وہ اپنی ہی طاقت پر بھروسہ کرتے تھے۔ پھر بھی وہ آدمی کی طاقت کے مطابق طاقتور لوگ تھے۔

۱۲- وہ جنگلی اور وحشی اور خون کے پیاسے لوگ تھے جو اپنے باپ دادا کی روایات پر یقین رکھتے تھے جو کہ یہ ہے — اُنہیں یقین تھا کہ وہ اپنے باپ دادا کی بدیوں کے سبب یروشلم سے نکالے گئے اور بیابان میں اُن کے بھائیوں نے اُنہیں دھوکہ دیا اور پھر سمندر پار کرتے ہوئے بھی اُن سے دھوکہ ہوا:

۱۳- اور دوبارہ اُن سے دھوکہ ہُوا جب سمندر پار کرنے کے بعد وہ اپنی پہلی موروثی سرزمین میں تھے۔ اور یہ سب اِسلئے ہُوا کہ نیفی خُداوند کے حُکموں کو ماننے میں زیادہ وفادار تھا — اِسلئے وہ خُداوند کا مقبول نظر تھا کیونکہ خُداوند اُسکی دُعائیں سنتا اور اُن کا جواب دیتا تھا اور اُسی نے بیابان میں اُنکے سفر کی رہنمائی کی۔

۱۴- اور اُسکے بھائی اِس پر غضبناک تھے کیونکہ وہ خُدا کے معاملات کو نہیں سمجھتے تھے۔ وہ پانیوں پر بھی اُس پر غضبناک تھے، اِسلئے کہ اُنہوں نے اپنے دل خُداوند کے خلاف سخت کر لئے تھے۔

۱۵- اور پھر وہ اُسوقت اُسکے ساتھ غضبناک ہُوئے جب وہ موعودہ سرزمین میں پہنچے کیونکہ وہ یہ کہتے تھے کہ اُس نے اُن کے ہاتھوں سے حُکمرانی لے لی ہے اور وہ اُسے ہلاک کرنے کے خواہاں تھے۔

۱۶- اور پھر وہ اُس پر اِس بات سے بھی غضبناک ہُوئے کیونکہ وہ خُداوند کے حُکم کے مطابق پیتل کے اُوراق پر لکھی ہُوئی تواریخ لے

کر بیابان میں چلا گیا تھا کیونکہ وہ یہ کہتے کہ اُس نے اُنہیں لوٹ لیا ہے۔

۱۷- اور یوں اُنہوں نے اپنے بچوں کو سکھایا کہ اُن سے نفرت کریں اور یہ کہ اُنہیں وہ لوٹیں اور قتل کریں اور اُنہیں برباد کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہوں کریں اِسلئے وہ نیفی کے بچوں سے ابدی نفرت کرتے ہیں۔

۱۸- کیونکہ اِس خاص وجہ سے لامن بادشاہ نے اپنی مکاری اور فریب و چالاکی سے اور اپنے پُرکشش وعدوں سے مجھے دھوکہ دیا۔ سو اِسطرح میں اپنے لوگوں کو اِس ملک میں لایا کہ وہ اُنہیں ہلاک کریں، ہاں اور ہم نے کئی سالوں تک مُلک میں دکھ جھیلے ہیں۔

۱۹- اور اب یوں مَیں ضینف نے لامنوں کے متعلق سب باتیں اپنے بھائیوں کو بتا کر اُن میں جوش پیدا کیا کہ خُداوند پر توکل کر کے پوری قوت سے لڑائی کے لئے نکلیں، سو ہم اُن سے روبرو لڑے۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے دوبارہ اُنہیں اپنے مُلک سے نکال دیا اور ہم نے اُنہیں بڑے قتلِ عام سے ہلاک کیا، اتنا کہ ہم اُنہیں شمار نہ کر سکے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ ہم دوبارہ اپنے مُلک کو واپس لوٹے اور میرے لوگ دوبارہ اپنے گلّوں کو سنبھالنے اور اپنی زمین کو کاشت کرنے لگے۔

۲۲- اور اب چونکہ مَیں بوڑھا ہو چکا تھا، سو مَیں نے اپنی سلطنت اپنے بیٹوں میں سے ایک کے حوالے کی، اسلیے میں اور کچھ نہیں کہتا اور خُداوند میرے لوگوں کو برکت دے۔ آمین۔

۱۱ باب

نوح بادشاہ بدی میں حکومت کرتا ہے — وہ اپنی بیویوں اور حرموں کے ساتھ عیش کرتا اور خوش رہتا ہے — ابینادی نبوّت کرتا ہے کہ لوگ غلامی میں لے جائے جائیں گے — نوح بادشاہ اُس کی جان کا خواہاں ہوتا ہے۔ قریباً ۱۶۰-۱۵۰ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ ضینف نے سلطنت اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے نوح کے حوالے کی، سو نوح اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا اور وہ اپنے باپ کی راہوں پر نہ چلا۔

۲- کیونکہ دیکھو اُس نے خُدا کے احکام کو نہ مانا بلکہ وہ اپنے دل کی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ اُسکی بہت ساری بیویاں اور حرمیں تھیں۔ اور وہ اپنے لوگوں سے گناہ کرانے کا سبب بنا اور وہ کچھ کیا جو خُداوند کی نظر میں مکروہ تھا۔ ہاں اور اُنہوں نے حرامکاری اور ہر طرح کی بدکاری کی۔

۳- اور اُس نے ہر اُس چیز پر پانچواں حصّہ محصّول لگایا جو اُن کے پاس تھی، اُن کے سونے اور اُنکی چاندی کا پانچواں حصّہ اور اُن کے زِف اور اُنکے تانبے اور اُنکے پیتل کا پانچواں حصّہ اور اُنکے بچھڑوں کا پانچواں حصّہ اور اُن کے سارے غلّے کا پانچواں حصّہ بھی۔

۴- اور یہ سب کچھ وہ اپنی بیویوں اور اپنی حرموں اور اپنے کاہنوں اور اُن کی بیویوں اور اُنکی حرموں کو مہیّا کرنے کے لئے لیتا تھا، یوں اُس نے سلطنت کے معاملات تبدیل کر لیے تھے۔

۵- کیونکہ اُس نے اپنے باپ کے مخصوص کیے

ہُوئے تمام کاہنوں کو معزول کر کے اُن کی جگہ نئے مخصوص کیے، ایسوں کو جو اپنے دلوں کے غرور کے باعث متکبر تھے۔

۶- ہاں اور یوں اُنکی کاہلی اور اُنکی بُت پرستی اور اُن کی حرامکاریوں میں اُن محصولات کی وجہ سے جو نوح بادشاہ نے اپنے لوگوں پر لگائے تھے، اُن کی پرورش ہوتی، یوں لوگوں کو بدی کی پرورش کے لئے سخت محنت کرنا پڑتی۔

۷- ہاں کیونکہ وہ بادشاہ اور کاہنوں کی باطل اور پھسلانے والی باتوں سے دھوکہ کھا گئے اِسلئے اُنہوں نے اُن سے پھسلانے والی باتیں کیں، سو وہ بھی بت پرست ہو گئے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ نوح بادشاہ نے بہت سی شاندار اور وسیع عمارتیں بنوائیں اور اُس نے اُنہیں لکڑی کے عمدہ کام اور قیمتی چیزوں کی تمام قسموں یعنی سونے اور چاندی اور لوہے اور پیتل اور زف اور تانبے سے آراستہ کیا۔

۹- اور اُس نے اپنے لئے بھی ایک وسیع محل بنوایا اور اُسکے بیچ میں ایک تخت بھی جو سارا عمدہ لکڑی کا تھا اور سونے اور چاندی اور قیمتی چیزوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

۱۰- اور اُس نے یہ حُکم بھی دیا کہ اُس کے کاریگر ہیکل کے اندر دیواروں پر عمدہ لکڑی اور تانبے اور پیتل سے ہر قسم کا بہترین کام کریں۔

۱۱- اور جو نشستیں اعلیٰ کاہنوں کے لئے مخصوص کی گئی تھیں وہ باقی تمام نشستوں سے بالا تھیں، اُس نے خالص سونے سے آراستہ کیں اور اُس نے اُن نشستوں کے سامنے چھاتی کے برابر ٹیک بنوائی تاکہ وہ اپنے لوگوں سے جھوٹی اور باطل باتیں کرنے کے دوران وہ اِن پر اپنے جسموں اور بازوؤں کو رکھ سکیں۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ہیکل کے نزدیک ایک بُرج بنوایا، ہاں بہت اُونچا بُرج اتنا اُونچا کہ وہ اُسکی چوٹی پر کھڑا ہو کر شلوم کا مُلک اور شملون کا مُلک بھی دیکھ سکے جو لامنوں کے قبضے میں تھا اور وہ اردگرد کے سارے مُلک کو بھی دیکھ سکتا تھا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے شلوم کے مُلک میں عمارتیں تعمیر کرائیں اور اُس نے شلوم کے ملک کے شمال میں اُس پہاڑی پر ایک بہت بڑا بُرج بھی بنوایا جو بنی نیفی کے لئے پناہ گاہ تھی جب وہ مُلک سے بھاگے اور یوں اُس نے اپنے لوگوں پر محصول لگا کر جو دولت حاصل کی اُس سے یہ سب کچھ کیا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنی دولت سے دل لگا لیا اور اُس نے اپنا وقت اپنی بیویوں اور حرموں کے ساتھ عیش میں گزارا اور اِس طرح اُس کے کاہنوں نے بھی اپنا وقت کسبیوں کے ساتھ گزارا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مُلک میں تاکستان لگوائے اور اُس نے مے کے لئے کولھو لگوائے اور کثرت سے مے بنوائی اور اِس طرح وہ اور اُسکے لوگ بھی مے نوش بن گئے۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ لامنی اُسکے لوگوں پر چڑھ آنے لگے، چھوٹے گروہوں پر اور اُنہیں اُن کے میدانوں میں اور جب وہ اپنے گلّے چرا رہے ہوتے، اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۱۷- اور نوح بادشاہ نے اُنہیں دور رکھنے کے لئے مُلک کے گرد محافظ بھیجے لیکن اُس نے کافی تعداد نہ بھیجی تھی اور لامنی اِن پر چڑھ آئے اور اُنہیں قتل کرڈالا اور اُن کے بہت سے ریوڑ مُلک سے باہر ہانک دیئے؛ یوں لامن اُنہیں ہلاک اور اُن سے اپنی نفرت کا اظہار کرنے لگے۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ نوح بادشاہ نے اُنکے خلاف اپنی فوجیں بھیجیں اور وہ پیچھے دھکیل دیے گئے، پیچھے یعنی اُنہوں نے اُنہیں کچھ وقت کے لئے پیچھے دھکیل دیا، چنانچہ وہ اپنے مالِ غنیمت پر خوش ہوتے ہوئے لوٹے۔

۱۹- اور اب اِس بڑی فتح کی بدولت وہ اپنے دلوں میں غرور سے بھر گئے، اُنہوں نے اپنی طاقت پر یہ کہتے ہوئے تکبر کیا کہ اُن کے پچاس، لامنوں کے ہزاروں پر بھاری تھے اور اِس طرح اُنہوں نے تکبر کیا اور خون کرنے اور اپنے بھائیوں کا خون بہانے پر خوش ہوتے اور یہ سب اُنکے بادشاہ اور اُنکے کاہنوں کی بدکاری کے سبب ہوا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُن میں سے ایک آدمی جس کا نام ابینادی تھا، اُن میں گیا اور یہ کہتے ہُوئے نبوّت کرنے لگا، دیکھو خُداوند نے مجھے حُکم دیا ہے کہ مَیں لوگوں میں جا کر اُن سے یہ کہوں کہ خُداوند یوں فرماتا ہے —— افسوس اِن لوگوں پر کیونکہ مَیں نے اِنکی مکروہات اور اِنکی بدی اور حرامکاریاں دیکھی ہیں اور اگر وہ توبہ نہیں کرتے تو مَیں اپنے غضب میں اِنہیں سزا دوں گا۔

۲۱- اورماسوائے اِسکے کہ وہ توبہ کریں اور خُداوند اپنے خُدا کی طرف رجوع لائیں، دیکھو مَیں پھر اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں میں دے دوں گا، ہاں اور وہ غلامی میں لائے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں مصیبت اُٹھائیں گے۔

۲۲- اور ایسا ہو گا کہ وہ جان لیں گے کہ مَیں خُداوند اُنکا خُدا ہُوں اور میں غیور خُدا ہُوں اپنے لوگوں کی بدیوں پر اُنہیں سزا دیتا ہُوں۔

۲۳- اور ایسا ہو گا کہ سوائے اِس کے کہ یہ لوگ توبہ کریں اور خُداوند اپنے خُدا کی طرف رجوع لائیں وہ غلامی میں لائے جائیں گے اور سوائے خُداوند قادر مطلق خُدا کے کوئی اُنہیں نہیں چھڑائے گا۔

۲۴- ہاں اور ایسا ہو گا کہ جب وہ میرے حضور گڑگڑائیں گے تو مَیں اُن کی فریاد سننے میں دھیما ہوں گا، ہاں اور مَیں اُنہیں اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے دوں گا۔

۲۵- اور ماسوائے اُسکے کہ وہ ٹاٹ اوڑھیں اور راکھ میں بیٹھ کر توبہ کریں اور قوت کے ساتھ خُداوند اپنے خُدا سے فریاد کریں مَیں اُنکی دُعائیں نہیں سنوں گا نہ ہی مَیں اُنہیں اُنکی مصیبتوں سے چھڑاؤں گا اور خُداوند نے یوں فرمایا ہے اور یوں اُس نے مجھے حُکم دیا ہے۔

۲۶- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ابینادی نے اُن سے یہ کلام کیا تو وہ اُس پر غضبناک ہُوئے اور اُسکی جان لینے کے خواہاں ہُوئے لیکن خُداوند نے اُسے اُن کے ہاتھوں سے چھڑایا۔

۲۷- اب جب نوح بادشاہ نے وہ باتیں سنیں جو ابینادی نے لوگوں سے کہیں تو وہ بھی غضبناک

ہُوا اور اُس نے کہا، ابینادی کون ہوتا ہے جو میری اور میرے لوگوں کی عدالت کرے یا خُداوند کون ہے جو میرے لوگوں پر اتنی بڑی مصیبت لائے؟
۲۸- مَیں تُمہیں ابینادی کو یہاں لانے کا حُکم دیتا ہُوں تاکہ مَیں اُسے قتل کروں چونکہ اُس نے یہ باتیں کہیں ہیں کہ میرے لوگ ایک دوسرے پر غصّے میں مشتعل ہُوں اور میرے لوگوں میں جھگڑا ہو، اِسلئے میں اُسے قتل کردوں گا۔
۲۹- اب لوگوں کی آنکھیں اندھی ہو چکی تھیں، اِسلئے اُنہوں نے ابینادی کے کلام کے خلاف اپنے دلوں کو سخت کیا اور اُس وقت کے بعد سے وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ اور نوح بادشاہ نے خُداوند کے کلام کے خلاف اپنا دل سخت کیا اور اپنے بُرے کاموں سے توبہ نہ کی۔

۱۲ باب

ابینادی لوگوں کی تباہی اور نوح بادشاہ کی موت کی نبوّت کرنے پر قید کر لیا جاتا ہے — جھوٹے کاہن نوشتوں کا حوالہ دیتے ہیں اور موسیٰ کی شریعت کو ماننے کا بہانہ کرتے ہیں — ابینادی اُنہیں دس احکام سکھانا شروع کرتا ہے۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ دو سال کے عرصے کے بعد ابینادی اُن میں بھیس بدل کر آیا تاکہ وہ اُسے پہچان نہ سکیں اور اُن میں یہ کہہ کر نبوّت کرنے لگا خُداوند نے مجھے یوں کہتے ہوئے حُکم دیا — کہ ابینادی جا اور میرے اِن لوگوں میں نبوّت کر کیونکہ اُنہوں نے میرے کلام کے خلاف اپنے دل سخت کر لئے ہیں، اُنہوں نے اپنے بُرے کاموں سے توبہ نہیں کی ہے، اِس لئے مَیں اپنے قہر میں اُن کو سزا دوں گا، ہاں مَیں قہرِ شدید میں اُن کی بدیوں اور مکروہات کی سزا دوں گا۔
۲- ہاں افسوس اِس نسل پر! اور خُداوند نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ بڑھا اور یہ کہتے ہوئے نبوّت کر خُداوند یوں فرماتا ہے، ایسا ہو گا کہ یہ نسل اپنی شرارت کے سبب غلامی میں لائی جائے گی اور ہاں لوگ اُنہیں ہانک دیں گے اور طمانچے ماریں گے اور ہاں ہوا کی گِدھیں اور کتّے اور جنگلی درندے اُن کا گوشت کھائیں گے۔
۳- اور ایسا ہو گا کہ نوح بادشاہ کی زندگی گرم بھٹی میں محض ایک پوشاک کی قدر جتنی ہو گی کیونکہ وہ جانے گا کہ میں ہی خُداوند ہوں۔
۴- اور ایسا ہو گا کہ مَیں اپنے اِن لوگوں کو شدید مصیبتوں، ہاں قحط سے اور طاعون سے ماروں گا اور مَیں ایسا ہونے دوں گا کہ وہ سارا دن واویلا کرتے رہیں گے۔
۵- اور ہاں مَیں اُن پر بوجھ بندھواؤں گا اور وہ ایک گونگے گدھے کی طرح ہانکے جائیں گے۔
۶- اور ایسا ہو گا کہ مَیں اُن پر ژالے برساؤں گا اور یہ اُنہیں ہلاک کر دیں گے اور پوربی ہَوا بھی اُنہیں ہلاک کرے گی اور کیڑے بھی اُن کی زمین کو نقصان دیں گے اور اُن کا اناج کھا جائیں گے۔
۷- اور ایک بڑی وبائی مرض اُنہیں ہلاک کرے گی — اور میں یہ سب کچھ اُن کی بدیوں اور مکروہات کی وجہ سے کروں گا۔
۸- اور ایسا ہو گا کہ اگر وہ توبہ نہیں کرتے تو مَیں اُنہیں روی زمین پر سے فنا کر دوں گا، تو پھر بھی وہ

اپنے پیچھے ایک تواریخ چھوڑ جائیں گے اور مَیں اُنہیں اُن دوسری قوموں کے لئے محفوظ کروں گا جو مُلک پر قبضہ کریں گی، ہاں اور میں یہ سب اِسلئے کروں گا تاکہ مَیں اُن لوگوں کی مکروہات دوسری قوموں پر ظاہر کروں۔ اور ابینادی نے اِن لوگوں کے خلاف بہت سی نبوّتیں کیں۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ اُس پر غصّہ ہوئے اور اُنہوں نے اُسے پکڑا اور باندھ کر بادشاہ کے سامنے لے گئے اور بادشاہ سے کہنے لگے، دیکھ ہم ایک آدمی کو تیرے سامنے لائے ہیں جس نے تیرے لوگوں کے متعلق بڑی نبوّت کی ہے اور کہتا ہے کہ خُدا اِنہیں برباد کر دے گا۔

۱۰- اور اِس نے تیری زندگی کے متعلق بھی بُری نبوّت کی ہے اور کہا ہے کہ تیری زندگی آگ کی بھٹی میں ایک پوشاک کی مانند ہے۔

۱۱- اور پھر یہ کہتا ہے کہ تُم ایک خشک ڈنٹھل کی مانند ہو یعنی کھیت کے اُس خشک ڈنٹھل کی مانند جو درندوں کے پاؤں تلے روندا اور مسلا جاتا ہے۔

۱۲- اور پھر یہ کہتا ہے کہ تُم ایک ایسے خاردار پودے کے شگوفوں کی مانند ہو گے جو پکتے ہیں اور ہوا چلنے سے زمین کی سطح پر گر جاتے ہیں۔ اور یہ بہانہ کرتا ہے کہ یہ خُداوند نے کہا ہے۔ اور یہ کہتا ہے یہ سب کچھ تُم پر تُمھاری بدیوں کے سبب سے وقوع ہو گا۔ ماسوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرو۔

۱۳- اور اب اے بادشاہ تُو نے کونسی ایسی بڑی بُرائی کی ہے یا تیرے لوگوں نے کون سے بڑے گناہ کیے ہیں کہ خُدا ہمیں ملعون ٹھہرائے یا پھر یہ آدمی ہمارا انصاف کرتا پھرے؟

۱۴- اور اب اے بادشاہ دیکھ ہم بے قصور ہیں اور تُو نے بھی اے بادشاہ کوئی گناہ نہیں کیا، اِسلئے اِس آدمی نے تیری بابت جھوٹ کہا ہے اور اِس نے بیکار نبوّت کی ہے۔

۱۵- اور دیکھ ہم مضبوط ہیں، ہم غلامی میں نہیں آئیں گے یعنی اپنے دشمنوں کی اسیری میں نہیں لے جائے جا سکتے اور ہاں تو مُلک میں خوش حال ہے اور تو آئندہ بھی خوش حال ہو گا۔

۱۶- دیکھ یہ ہے وہ آدمی، ہم اِسے تیرے ہاتھوں میں دیتے ہیں، تو اِس کیساتھ وہی کر جو تجھے اچھا لگے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ نوح بادشاہ نے ابینادی کو قید خانے میں ڈلوادیا اور اُس نے حُکم دیا کہ سارے کاہن خود کو اکٹھا کریں تاکہ وہ اُن سے صلاح لے کہ اُسے اُس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے بادشاہ سے کہا، اِسے یہاں لائے تاکہ ہم اُس سے سوال کریں اور بادشاہ نے حُکم دیا کہ وہ اُن کے سامنے لایا جائے۔

۱۹- اور وہ اُس سے سوال کرنے لگے تاکہ وہ اُسے پکڑیں اور یوں وہ اُس پر الزام لگائیں۔ لیکن اُس نے دلیری سے اُنہیں جواب دیئے اور ہاں جب اُس نے اُن کے سارے سوالوں کا جواب دیا تو وہ نہایت حیران ہُوئے کیونکہ اُس نے اُن کے سارے سوالوں کا سامنا کیا اور اُن کی ساری باتوں میں اُنہیں لاجواب کر دیا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُن میں سے ایک نے اُس سے کہا، لکھی گئی اُن باتوں کے کیا معنی ہیں

جو ہمیں ہمارے باپ دادا نے یہ کہتے ہُوئے سکھائیں کہ:
۲۱- اُسکے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خوشنما ہیں جو کہ خوشی کی خبر لاتا ہے جو کہ سلامتی کا اعلان کرتا ہے جو کہ نیکی کی خوشخبری لاتا ہے جو کہ نجات کا اعلان کرتا ہے جو صیہُون سے کہتا ہے، تیرا خُدا سلطنت کرتا ہے۔
۲۲- تیرے نگہبان آواز بلند کریں گے، آواز ملا کر گائیں گے کیونکہ جب خُداوند صیہُون کو واپس لائے گا تو وہ روبرو دیکھیں گے؛
۲۳- اے یروشلم کے ویرانو خوشی سے للکارو ملکر نغمہ سرائی کرو کیونکہ خُداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا ہے، اُس نے یروشلم کو مخلصی دی ہے۔
۲۴- خُداوند نے اپنا پاک بازو تمام قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے اور زمین کی ساری انتہا ہمارے خُدا کی نجات دیکھے گی؟
۲۵- اور اب ابینادی نے اُن سے کہا، تُم تو کاہن ہو اور اِن لوگوں کو ایسے تعلیم دیتے ہو جیسے نبوّت کی رُوح کو سمجھتے ہو اور پھر مجھ سے یہ جاننے کی خواہش رکھتے ہو کہ اِن باتوں کے کیا معنی ہیں؟
۲۶- مَیں تُم سے کہتا ہُوں، تُم پر افسوس جو خُدا کی راہوں کو بدلتے ہو کیونکہ اگر تُم اِن باتوں کو سمجھتے تو تُم اِسکی تعلیم نہ دیتے پس تُم نے خُداوند کی راہوں کو بدل دیا ہے۔
۲۷- تُمہارے دلوں نے اُنہیں سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی، سو تُم اتنے عقلمند ہی نہیں تو پھر اِن لوگوں کو کیا سکھاتے ہو؟
۲۸- اور اُنہوں نے کہا، ہم موسیٰ کی شریعت سکھاتے ہیں۔
۲۹- اور اُس نے پھر اُن سے کہا، اگر تُم موسیٰ کی شریعت کی تعلیم دیتے ہو تو اِس کو مانتے کیوں نہیں؟ تُم نے اپنے دل مال پر کیوں لگا رکھے ہیں؟ تُم کیوں حرامکاری کرتے ہو اور اپنی توانائی کسبیوں کے ساتھ کیوں خرچ کرتے ہو اور ہاں اُن لوگوں سے گناہ کراتے ہو کہ خُداوند نے مجھے اِن لوگوں کے خلاف نبوّت کرنے کے لئے بھیجا ہے، ہاں بلکہ اِن لوگوں کی بہت بڑی بدی کے خلاف؟
۳۰- کیا تُم نہیں جانتے کہ مَیں سچّ کہتا ہُوں؟ ہاں تُم جانتے ہو کہ مَیں سچّ کہتا ہُوں اور تُمہیں خُدا کے سامنے لرزنا چاہیے۔
۳۱- اور ایسا ہو گا کہ تُم اپنی شرارت کے باعث ہلاک ہو گے کیونکہ تُم کہتے ہو کہ تُم موسیٰ کی شریعت کی تعلیم دیتے ہو اور موسیٰ کی شریعت کے بارے میں تُم کیا جانتے ہو؟ کیا نجات موسیٰ کی شریعت کے وسیلے آتی ہے؟ تُم اِس بارے میں کیا کہتے ہو؟
۳۲- اور اُنہوں نے جواب دیا اور کہا کہ نجات موسیٰ کی شریعت کے وسیلے سے آئی۔
۳۳- لیکن اب ابینادی نے اُن سے کہا، مَیں جانتا ہُوں کہ اگر تُم خُدا کے حُکموں کو مانو تو تُم بچ جاؤ گے، ہاں تُم اُن حُکموں کو مانو جو خُدا نے کوہ سینا پر موسیٰ کو یہ کہتے ہُوئے دیے۔
۳۴- کہ مَیں خُداوند تُمہارا خُدا ہُوں جو تُمہیں مُلک مصر، غلامی کے گھر سے باہر نکال لایا ہُوں۔
۳۵- تُم میرے سوا کسی اور معبود کو نہ ماننا۔

۳۶- تُم اپنے لئے آسمان پر کی چیزوں اور زمین کے نیچے کی چیزوں تک میں سے کسی کی مانند بھی کوئی مورت نہ بنانا۔

۳۷-اب ابینادی نے اُن سے کہا، کیا تُم نے یہ سب کیا ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں، تُم نے نہیں کیا۔ اور کیا تُم نے اِن لوگوں کو یہ سب کچھ کرنے کی تعلیم دی ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں، تُم نے ایسا نہیں کیا۔

۱۳ باب

ابینادی الٰہی قُدرت سے بچا لیا جاتا ہے — وہ دس احکام سکھاتا ہے — نجات صرف موسیٰ کی شریعت کے وسیلے نہیں آتی — خُدا خود کفّارہ ادا کرے گا اور اپنے لوگوں کو مخلصی بخشے گا۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- اور اب جب بادشاہ یہ باتیں سن چکا تو اُس نے اپنے کاہنوں سے کہا، اِسے لے جاؤ اور قتل کر دو، سوائے اِسکے ہم اور کیا کریں کیونکہ یہ تو دیوانہ ہے۔

۲-اور وہ آگے بڑھے اور اُس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی لیکن اُس نے اُن کا مقابلہ کیا اور اُن سے کہا:

۳- مجھے مت چھوؤ کیونکہ اگر تُم نے مجھ پر ہاتھ ڈالا تو خُدا تُمھیں ہلاک کرے گا کیونکہ میں نے ابھی وہ پیغام نہیں پہنچایا جو خُداوند نے مجھے پہنچانے کے لئے دیا ہے۔ نہ ہی تُمھیں وہ باتیں بتائی ہیں جنکا تُم نے مجھے بتانے کا کہا ہے، اِسلئے اِسوقت خُدا مجھے ہلاک نہ ہونے دے گا۔

۴- لیکن مجھے لازمی وہ احکام پورے کرنے ہیں جن کا خُدا نے مجھے حُکم دیا ہے اور چونکہ مَیں نے تُمھیں سچّ بتایا ہے سو تُم مجھ پر خفا ہُوئے ہو اور پھر چونکہ میں نے خُدا کی باتیں کہی ہیں تو تُم نے میری بابت فیصلہ کر لیا ہے کہ مَیں دیوانہ ہُوں۔

۵- اب ایسا ہُوا کہ ابینادی کے یہ باتیں کہنے کے بعد نوح بادشاہ کے لوگوں کو اُس پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہ ہُوئی کیونکہ خُداوند کا رُوح اُس پر تھا اور اُسکا چہرہ ایسے نورانی تھا جیسے کوہ سینا پر خُداوند سے بات کرتے ہُوئے موسیٰ کا تھا۔

۶- اور وہ خُدا کی قُدرت اور اِختیار سے بولتا تھا اور اُس نے اپنی بات یہ کہتے ہُوئے جاری رکھی:

۷- تُم نے دیکھا کہ تُم مجھے قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، سو مَیں اپنا پیغام ختم کرتا ہُوں، ہاں اور مَیں نے جان لیا ہے کہ یہ تُمہارے دلوں کو اندر تک کاٹتا ہے کیونکہ مَیں تُمہاری بدیوں کے متعلق تُمھیں سچّ بتاتا ہُوں۔

۸- ہاں اور میرا کلام تُمھیں حیرت، الجھن اور غصّے سے بھر دیتا ہے۔

۹- لیکن مَیں اپنا پیغام ختم کرتا ہُوں اور اگر مَیں بچ جاتا ہُوں تو پھر کہیں بھی چلا جاؤں کوئی معاملہ نہیں۔

۱۰- لیکن مَیں تُمھیں اتنا بتا دیتا ہُوں، اِس کے بعد جو تُم میرے ساتھ کرو گے وہ آنے والی چیزوں کا نشان اور علامت ہو گا۔

۱۱- اور اب مَیں خُدا کے باقی احکام تُمہارے سامنے پڑھتا ہُوں کیونکہ مَیں یہ سمجھتا ہُوں کہ وہ تُمہارے دلوں میں لکھے ہُوئے نہیں ہیں، مَیں نے

یہ جانا ہے کہ تُم نے اپنی زندگی کے بیشتر حصّے میں بدی پڑھی اور سکھائی ہے۔

۱۲- اور اب تُم یہ یاد رکھو جو مَیں نے تُم سے کہا، تُم اپنے لئے اُوپر آسمان پر کی چیزوں یا زمین پر کی چیزوں یا زمین کے اندر کے پانی کی چیزوں تک میں سے کسی کی مانند بھی کوئی مورت نہ بنانا۔

۱۳- اور پھر تُم اُن کو سجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی خدمت کرنا کیونکہ مَیں جو خُداوند تُمہارا خُدا خُدائے غیور ہُوں جو باپ کی سزا اُن کے بچوں کو حتیٰ کہ تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہُوں جو مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔

۱۴- اور اُن ہزاروں پر جو مجھ سے محبّت کرتے اور میرے حُکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہُوں۔

۱۵- تُم خُداوند اپنے خُدا کا نام بیفائدہ نہ لینا کیونکہ خُدا اُسے بے قصور نہیں ٹھہرائے گا جو اُسکا نام بیفائدہ لیتا ہے۔

۱۶- سبت کا دن پاک ماننا یاد رکھنا۔

۱۷- چھ دن تک تو محنت کرنا اور اپنا تمام کام کاج کرنا۔

۱۸- لیکن ساتواں دن جو کہ خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے تو کوئی کام نہ کرنا نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔

۱۹- کیونکہ خُداوند خُدا نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور سب جو کچھ اُن میں ہے بنایا، سو خُداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مُقدّس ٹھہرایا۔

۲۰- تُو اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خُداوند تیرا خُدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔

۲۱- تُو خون نہ کرنا۔

۲۲- تُو زنا نہ کرنا۔ تُو چوری نہ کرنا۔

۲۳- تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دینا۔

۲۴- تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا، تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا نہ اُسکے غلام نہ اُسکی لونڈی نہ اُسکے بیل نہ اُسکے گدھے کا نہ اپنے پڑوسی کی کسی بھی چیز کا۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ یہ باتیں کہنے کے بعد ابینادی نے اُن سے پوچھا کہ کیا تُم نے اِن لوگوں کو اِن احکام کو ماننے اور اِن کی پابندی کرنے کی تعلیم دی ہے؟

۲۶- مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں کیونکہ اگر تُم نے یہ کیا ہوتا تو خُدا مجھے اِن لوگوں کے بُرے کاموں کے متعلق نبوّت کرنے کا حُکم نہ دیتا۔

۲۷- اور اب تُم یہ بھی کہتے ہو کہ نجات موسیٰ کی شریعت سے آتی ہے۔ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ضرور ہے کہ ابھی تُم موسیٰ کی شریعت پر ہی چلو لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وقت آئے گا کہ موسیٰ کی شریعت پر چلنا پھر ضروری نہ ہوگا۔

۲۸- اور پھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نجات صرف شریعت ہی سے نہیں آتی اور اگر یہ کفّارہ نہ ہوتا جو خُدا خود اپنے لوگوں کے گناہوں اور بدیوں کے بدلے دے گا تو پھر موسیٰ کی شریعت کے باوجود ہر کوئی ہلاک ہو جاتا۔

۲۹- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ ضروری

تھا کہ بنی اِسرائیل کو ایک شریعت دی جاتی، ہاں ایک سخت شریعت کیونکہ وہ سرکش لوگ تھے جو بدی کرنے میں تیز اور خُداوند اپنے خُدا کو یاد رکھنے میں سست تھے:

۳۰- سو اُنہیں ایک شریعت دی گئی، ہاں رسوم اور اعمال کی شریعت ایسی شریعت جس میں اُنہیں خُدا کو یاد رکھنے اور اُسکے لئے اپنے فرض پورے کرنے کے واسطے روز بروز سختی سے عمل کرنا پڑتا۔

۳۱- لیکن دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ سب باتیں آنیوالی باتوں کی علامت تھیں۔

۳۲- اور اب کیا اُنہوں نے شریعت کو سمجھ لیا ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں وہ سب شریعت کو نہیں سمجھے اور یہ اُن کی سخت دلی کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ کوئی آدمی خُدا کے فدیہ دینے کے سوا نجات نہیں پا سکتا۔

۳۳- کیونکہ دیکھو کیا موسیٰ نے اُن میں ممسوح کی آمد کی نبوّت نہیں کی اور یہ کہ خُدا اپنے لوگوں کو مخلصی دے گا؟ اور ہاں بلکہ تمام نبیّوں نے دُنیا کی ابتدا ہی سے یہ نبوّت کر دی تھی — کیا اُنہوں نے کم و بیش اِن چیزوں کی بابت بات نہیں کی؟

۳۴- کیا اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ خُدا خود بنی آدم کے درمیان آئے گا اور خود انسان کی صورت اپنائے گا اور بڑی قدرت کے ساتھ روئے زمین پر آئے گا؟

۳۵- ہاں اور کیا اُنہوں نے نہیں کہا کہ وہ مردوں کو زندگی دے گا اور وہ خود کچلا جائیگا اور مصیبتیں اُٹھائے گا؟

۱۴ باب

یسعیاہ ممسوح کی بات کرتا ہے — ممسوح کی تکلیفوں اور دُکھوں کے متعلق بتا دیا جاتا ہے — وہ گناہ کیلئے جان قربان کرتا اور خطاکاروں کی شفاعت کرتا ہے — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۵۳۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- ہاں کیا یسعیاہ نہیں کہتا کہ ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟

۲- پر وہ اُسکے آگے کونپل کی طرح اور خشک زمین سے جڑ کی مانند پھوٹ نکلا نہ اُس کی کوئی شکل و صورت ہے نہ خوبصورتی اور جب ہم اُس پر نگاہ کریں تو کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اُسکے مشتاق ہُوں۔

۳- وہ آدمیوں میں حقیر اور رّد کیا ہُوا مرد غمناک اور رنج کا آشنا اور یہ ایسے تھا، گویا ہم نے اپنے چہرے اُس سے روپوش رکھے۔

۴- یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھالیں اور ہمارے غم اُٹھا لیے پر ہم نے اُسے خُدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔

۵- حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا، ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس کی تادیب ہُوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔

۶- ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے، ہم سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا اور خُداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لادی۔

۷- وہ ستایا گیا اور اُسے مصیبت زدہ کیا گیا تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ

اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہوتی ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔

۸- اُسے قیداور عدالت سے لے جایا گیا اور کون اُسکی نسل کا اعلان کرے گا؟ کیونکہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا، میرے لوگوں کی خطاؤں کے سبب سے اس پر مار پڑی۔

۹- اور اُسنے اُسکی کی قبر شریروں کے درمیان ٹھہرائی اور اپنی موت میں وہ دولت مندوں کے ساتھ ہُوا حالانکہ اُس نے کسی طرح کی بُرائی نہ کی، اُسکے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔

۱۰- لیکن خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے، اُس نے اُسے غمگین کیا جب تواُسکی جان گناہ کی قربانی کے لئے گذرانے گا تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا، وہ اُسکی عمر دراز کرے گا اور خُداوند کی مرضی اُسکے ہاتھ کے وسیلے سے پوری ہو گی۔

۱۱- وہ اپنی ہی جان کا دُکھ دیکھے گا اور مطمین ہو گا، اپنے ہی علم سے میرا صادق خادم بہتوں کو بے قصور ٹھہرائے گا کیونکہ وہ اُنکی بدکرداری خود اُٹھالے گا۔

۱۲- اِسلئے مَیں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا اور وہ لوٹ کا مال زور آوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی اور وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اور اُس نے بہتوں کے گناہ اُٹھا لیے اور خطاکاروں کی شفاعت کی۔

---

۱۵ باب

مسیح کس طرح باپ بھی ہے اور بیٹا بھی ہے — وہ شفاعت کرے گا اور اپنے لوگوں کی خطاؤں کو اُٹھالے گا — وہ اور تمام مُقدّس نبی اُسکی نسل ہیں — وہ قیامت لاتا ہے — چھوٹے بچوں کو ابدی زندگی حاصل ہے۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- اور اب ابینادی نے اُن سے کہا، مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ خُدا خود بنی آدم کے درمیان اُتر آئے گا اور اپنے لوگوں کو مخلصی دے گا۔

۲- اور اُسکے مجسّم ہو جانے کے باعث وہ خُدا کا بیٹا کہلائے گا اور جسم کو باپ کی مرضی کے تابع رکھتے ہُوئے باپ اور بیٹا ہو کر —

۳- باپ کیونکہ وہ خُدا کی قُدرت سے رحم میں پڑا اور بیٹا، جسم کی بدولت، یوں باپ اور بیٹا ہوتے ہُوئے —

۴- اور وہ ایک خُدا ہیں، ہاں آسمان اور زمین کے حقیقی ابدی باپ۔

۵- اور یوں جسم رُوح کا یعنی بیٹا باپ کا تابع ہو کہ ایک خُدا ہوتے ہوئے آزمائش میں پڑتا ہے لیکن آزمائش کے حوالے نہیں ہوتا بلکہ وہ ہونے دیتا کہ اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا جائے، کوڑے لگیں اور نکال دیا جائے اور اُسکے اپنے لوگ اُسے رّد کریں۔

۶- اور اِن تمام کے بعد بنی آدم میں بڑے بڑے معجزے کرنے کے بعد اُسے لے جایا جائے گا، ہاں یعنی جیسا کہ یسعیاہ نے کہا، جیسے ایک بھیڑ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے زبان ہوتی ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔

۷- ہاں وہ مصلوب ہونے اور قتل ہونے کے لئے لے جایا جائے گا یعنی جسم موت کا تابع ہو گیا، بیٹے کی مرضی باپ کی مرضی میں مدغم ہو گئی۔

۸- اور یوں خُدا موت کے بندھن توڑتا ہے، موت پر فتح حاصل کر کے بیٹے کو بنی آدم کی شفاعت کی قدرت دے کر ——

۹- آسمان پر اُٹھائے جانے پر بنی آدم کی ہمدردی سے لبریز رحم کے پیالے رکھتے ہُوئے اُن کے اور انصاف کے درمیان کھڑے ہوتے ہُوئے موت کے بندھن توڑتے ہوئے، پنے اُوپر اُنکی بدی اور خطائیں لے کر، اُنہیں مخلصی دیکر اور انصاف کے تقاضے پُورے کرتا ہے۔

۱۰- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اُس کی نسل کا اعلان کون کرے گا؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جب اُس کی جان گناہ کی قربانی کیلئے گذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اور اب تُم کیا کہتے ہو؟ کون اُس کی نسل ہو گا؟

۱۱- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جس کسی نے بھی نبیّوں کی باتیں سنی ہیں، ہاں اُن تمام مُقدّس نبیّوں کی جنہوں نے خُداوند کی آمد کی بابت نبوّت کی —— مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ تمام جنہوں نے اُن کی باتوں پر کان لگائے اور یقین کیا کہ خُداوند اپنے لوگوں کو مخلصی دے گا اور اُس دن کے منتظر رہے جب اُن کے گناہ معاف کیے جائیں گے، مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ اُس کی نسل ہیں یعنی خُدا کی بادشاہی کے وارث ہیں۔

۱۲- کیونکہ یہ وہ ہیں جن کے اُس نے گناہ اُٹھائے، یہ وہ ہیں جن کو خطاؤں سے مخلصی دینے کے لئے وہ موأ۔ اور اب کیا وہ اُس کی نسل نہیں ہیں؟

۱۳- ہاں اور کیا نبی نہیں ہر ایک جس نے نبوّت کے لئے اپنی زبان کھولی جو خطا میں نہ گرے، میری مراد اُن تمام پاک نبیّوں سے ہے جو بنائے عالم سے تھے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ اُسکی نسل ہیں۔

۱۴- اور یہ وہ ہیں جنہوں نے سلامتی کا اعلان کیا جو نیکی کی خوش خبری لائے اور جنہوں نے نجات کا اشتہار دیا اور صیہُون سے کہا کہ تیرا خُدا سلطنت کرتا ہے۔

۱۵- اور پہاڑوں پر اُن کے پاؤں کیا ہی خوشنما تھے۔

۱۶- اور پھر پہاڑوں پر اُن کے پاؤں کیا ہی خوشنما ہیں جو ابھی تک سلامتی کا اعلان کرتے ہیں۔

۱۷- اور پھر پہاڑوں پر اُنکے پاؤں کیا ہی خوشنما ہُوں گے جو اس کے بعد سلامتی کا اعلان کریں گے، ہاں اِس وقت سے لے کر اور ہمیشہ تک۔

۱۸- اور دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں یہ سب کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ پہاڑوں پر اُسکے پاؤں کیا ہی خوشنما ہیں جو خوشخبری لاتا ہے جو سلامتی کا بانی ہے، ہاں یعنی خُداوند جس نے اپنے لوگوں کو مخلصی دی ہے، ہاں وہ جس نے اپنے لوگوں کو نجات بخشی ہے۔

۱۹- اِسلئے کیا یہ سب اِس مخلصی کی خاطر نہ ہُوا جو بنائے عالم سے تیار کی گئی، مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر یہ اِس کی خاطر نہ ہوتی تو تمام بنی نوع انسان ضرور ہلاک ہو جاتے۔

۲۰- لیکن دیکھو موت کے بندھن توڑے جائیں گے اور بیٹا سلطنت کرے گا اور جسے مُردوں پر قدرت حاصل ہے پس وہ مُردوں کی قیامت لاتا ہے۔

۲۱- اور قیامت آتی ہے یعنی کہ پہلی قیامت

ہاں یعنی اُن سب کی قیامت جو ہو گزرے ہیں اور جو ہیں اور وہ جو مسیح کی قیامت تک ہوں گے —— کیونکہ یہی اُس کا نام ہو گا۔

۲۲- اور اب اُن تمام نبیّوں اور اُن سب کی قیامت جنہوں نے اُن کے کلام کا یقین کیا یا وہ سب جنہوں نے خُدا کے احکام کو مانا وہ پہلی قیامت میں ہوں گے، سو یہ پہلی قیامت والے ہُوئے۔

۲۳- وہ اُس خُدا کے ساتھ قیام کے لئے زندہ کیے گئے ہیں جس نے اُنہیں مخلصی دی، یوں وہ مسیح کے وسیلے ابدی زندگی پاتے ہیں جس نے موت کے بندھنوں کو توڑا ہے۔

۲۴- اور یہ وہ ہیں جو مسیح کی پہلی قیامت میں حصّہ رکھتے ہیں اور یہ وہ ہیں جو مسیح کے آنے سے پہلے نجات کا مژدہ سنے بغیر اپنی نادانی میں ہی مر چکے تھے۔ اور یوں خُداوند اُنکو بحال کرتا ہے اور یہ پہلی قیامت میں حصّہ رکھتے ہیں یعنی خُداوند کے وسیلے مخلصی پا کر ابدی زندگی پاتے ہیں۔

۲۵- اور چھوٹے بچوں کو بھی ابدی زندگی حاصل ہے۔

۲۶- بلکہ دیکھو اور ڈرو اور خُداوند کے سامنے کانپو اِسلئے کہ تُمھیں کانپنا چاہیے کیونکہ خُداوند ایسوں کو مخلصی نہیں دیتا جو اُس کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور اپنے گناہوں میں مر جاتے ہیں، ہاں وہ سب بھی جو اپنے گناہوں میں اُسوقت سے اب تک مر چکے ہیں، جب سے دُنیا کی ابتدا ہوئی جنہوں نے دانستہ خُدا کے خلاف بغاوت کی جو خُدا کے احکام جانتے تھے اور اور اُنہیں مانتے تھے، یہ وہ ہیں جن کا پہلی قیامت میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

۲۷- سو کیا تُمھیں کانپنا نہیں چاہیے؟ کیونکہ نجات کسی ایسے کو نہیں ملتی، اِسلئے کہ خُداوند نے ایسوں کو مخلصی نہیں دی ہاں نہ ہی خُداوند ایسوں کو مخلصی دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنا انکار نہیں کرتا کیونکہ جب یہ اپنا تقاضا کرے تو وہ انصاف کا انکار نہیں کر سکتا۔

۲۸- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وقت آئے گا کہ خُداوند کی نجات کا اعلان ہر قوم قبیلہ زبان اور لوگوں میں کیا جائے گا۔

۲۹- ہاں خُداوند تیرے نگہبان اپنی آواز بلند کریں گے، وہ آواز ملا کر گاتے ہیں کیونکہ جب خُداوند صیہُون کو واپس لائے گا تو وہ اُسے روبرو دیکھیں گے۔

۳۰- اے یروشلم کے ویرانو! خوشی سے للکارو ملکر نغمہ سرائی کرو کیونکہ خُداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اُس نے یروشلم کو مخلصی دی ہے۔

۳۱- خُداوند نے اپنا پاک بازو تمام قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے اور زمین کی ساری انتہا ہمارے خُدا کی نجات دیکھے گی۔

---

۱۶ باب

خُدا آدمیوں کو اُن کی گمراہی اور گری ہُوئی حالت سے مخلصی دیتا ہے —— وہ جو جسمانی ہیں اُسی حالت میں رہتے ہیں گویا مخلصی ہے ہی نہیں —— مسیح ابدی زندگی یا ابدی عذاب کے لئے مُردوں کی قیامت لاتا ہے۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ ابینادی کے باتیں کہنے کے بعد اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا، وقت آتا ہے

جب سب خُداوند کی نجات دیکھیں گے جب ہر قوم، قبیلہ، زبّان اور لوگ روبرو دیکھیں گے اور خُدا کے سامنے اقرار کریں گے کہ اُس کی سزائیں عدل ہیں۔

۲- اور تب بدکردار اُس جگہ ڈالدیے جائیں گے جہاں واویلا اور رونا اور نوحہ کرنا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا اور یہ اِس وجہ سے ہوگا کہ اُنہوں نے خُداوند کی آواز پر کان نہ لگائے اِسلئے خُداوند اُن کو مخلصی نہیں دیتا۔

۳- کیونکہ وہ جسمانی اور شیطانی ہیں اور اُن پر ابلیس کا غلبہ ہے، ہاں وہی پرُانا سانپ جس نے ہمارے پہلے والدّین کو بہکایا جو اُن کے گرنے کا سبب بنا، جسکی وجہ سے بنی نوع انسان خود کو ابلیس کے تابع کر کے نیکی اور بدی کی پہچان کرنیوالا اور جسمانی اور نفسانی اور شیطانی بن گیا۔

۴- یوں تمام بنی نوع انسان گمراہ ہُوئے اور دیکھو وہ ہمیشہ کے لئے گمراہ ہو جاتے اگر خُدا اپنے لوگوں کو اُن کی گمرُاہی اور گری ہُوئی حالت سے مخلصی نہ دیتا۔

۵- لیکن یاد رکھو وہ جو اپنی جسمانی فطرت میں بضد ہے اور گناہ کی راہوں پر چلتا ہے اور خُدا کے خلاف بغاوت کرتا ہے، بدستور اپنی گری ہُوئی حالت میں رہتا اور ابلیس اُس پر ساری قوت کے ساتھ غالب ہے۔ اِسلئے خُدا کا دشمن ہوتے ہُوئے وہ ایسے ہے گویا کہ مخلصی تھی ہی نہیں اور ابلیس بھی وہ خُدا کا دشمن ہے۔

۶- اُن آئیندہ واقع ہونے والی باتوں کی بات کرتے ہُوئے جیسے کہ وہ پہلے ہی ہو چکی ہُوں اور اب اگر مسیح دُنیا میں نہیں آتا تو کوئی مخلصی نہیں ہو سکتی تھی۔

۷- اور اگر مسیح مرُدوں میں سے جی نہ اُٹھتا یا موت کے بندھن نہ توڑتا اور قبر پر فتح نہ پاتا اور یہ کہ موت کا ڈنگ نہ ہوتا تو تب پھر قیامت نہ ہوتی۔

۸- لیکن چونکہ قیامت ہے اِسلئے قبر کو کوئی فتح نہیں اور مسیح میں موت کا ڈنگ مغلوب ہو گیا ہے۔

۹- وہ دُنیا کا نُور اور زندگی ہے، ہاں نور جو ختم ہونے کا نہیں ہے جو کبھی تاریک نہیں ہوتا، ہاں اور زندگی بھی جو کہ دائمی ہے کہ پھر موت نہ ہوگی۔

۱۰- یہاں تک کہ یہ فانی غیر فانی بن جائے گا اور یہ فنا بقا بن جائے گی اور اُنہیں اُن کے اعمال کے مطابق خواہ وہ اچھے تھے یا بُرے عدالت کے لئے خُدا کے تخت کے سامنے لایا جائے گا ––

۱۱- اور اگر وہ اچھے ہُوئے تو وہ قیامت میں کبھی نہ ختم ہونیوالی زندگی اور خوشی، اور اگر وہ بُرے ہُوئے تو قیامت میں کبھی نہ ختم ہونے والی سزا پائیں گے اور ابلیس کے حوالے کر دیے جائیں گے جنہیں اُس نے تابع کیا ہوا تھا جو کہ ایک سزا ہے ––

۱۲- چونکہ اُنہوں نے اپنے جسمانی اِرادوں اور خواہشوں کے مطابق عمل کیا ہے، کبھی خُداوند کو نہیں پکارا جب کہ رحم کے بازو اُن کی جانب بڑھے ہُوئے تھے کیونکہ رحم کے بازو اُن کی طرف بڑھے ہُوئے تھے لیکن اُنہوں نے پھر بھی نہ چاہا، اُن کو اُن کی بدکرداری سے خبردار کیا گیا

اور پھر بھی وہ اِن سے باز نہ آئے اور اُنہیں توبہ کا
حُکم دیا گیا اور پھر بھی اُنہوں نے توبہ نہ کی۔
۱۳- اور کیا اب تُم اپنے گناہوں پر نہیں کانپو
گے اور توبہ کرو گے اور یاد رکھو گے کہ تُم صرف
مسیح میں اور اُس کے وسیلے ہی بچائے جا سکتے ہو؟
۱۴- پس اگر تُم موسیٰ کی شریعت کی تعلیم دیتے
ہو تو یہ بھی سکھاؤ کہ یہ اُن چیزوں کی علامت ہیں
جو وقوع ہونے کو ہیں —
۱۵- اُنہیں یہ تعلیم دو کہ مخلصی مسیح خُداوند کے
وسیلے سے ملتی ہے جو کہ ابدی باپ ہے۔ آمین۔

---

۱۷ باب

ایلما ابینادی کی باتوں کا یقین کرتا ہے اور اُنہیں لکھ لیتا ہے — ابینادی آگ کی موت سہتا ہے — وہ اپنے قاتلوں پر بیماری اور آگ سے ہلاکت کی نبوّت کرتا ہے۔ قریباً ۱۴۸ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ابینادی یہ باتیں
کہہ چکا تو بادشاہ نے حُکم دیا کہ کاہن اُسے پکڑیں اور
حُکم دیا کہ اُسے ہلاک کر دیا جائے۔
۲- لیکن اُن میں ایک آدمی تھا جس کا نام ایلما تھا
جو کہ نیفی کی نسل سے تھا۔ اور وہ ایک نوجوان
آدمی تھا اور اُس نے اُن باتوں کا یقین کیا جو
ابینادی نے کہی تھیں کیونکہ وہ اِس بدی کے
متعلق جانتا تھا جس کی ابینادی نے اُن کے خلاف
گواہی دی تھی، سو وہ بادشاہ سے التجا کرنے لگا کہ وہ
ابینادی کے ساتھ ناراض نہ ہو بلکہ اُسے سلامتی
سے جانے دے۔
۳- لیکن بادشاہ زیادہ غضبناک ہُوا اور حُکم دیا کہ
ایلما کو اُن میں سے نکال دیا جائے اور اپنے نوکروں
کو اُس کے پیچھے بھیجا کہ وہ اُسے قتل کریں۔
۴- لیکن وہ اُن کے سامنے سے بھاگ گیا اور
اپنے آپ کو چھپا لیا تاکہ وہ اُسے ڈھونڈ نہ سکیں۔
اور وہ کئی دنوں تک چھپ کر اِن باتوں کو لکھتا رہا
جو ابینادی نے کہی تھیں۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے اپنے محافظوں کو حُکم
دیا کہ ابینادی کو گھیر کر پکڑ لیں اور وہ اُسے باندھ
کر قید خانے میں ڈال دیں۔
۶- اور اپنے کاہنوں سے تین دن کی مشورت
کے بعد اُس نے دوبارہ اُسے اپنے سامنے بُلوایا۔
۷- اور اُس نے اُس سے کہا، ابینادی ہم
نے تیرے خلاف جرم پایا ہے اور تُم موت کے
لائق ہو۔
۸- کیونکہ تُم کہتے ہو کہ خُدا بنی آدم کے
درمیان خود آئے گا اور اب تُمہیں اِس سبب سے
ہلاک کر دیا جائے گا یا پھر تُمہیں اُن تمام بُری
باتوں کو منسوخ کرنا ہو گا جو تُم نے میرے اور
میرے لوگوں کے متعلق کہی ہیں۔
۹- اب ابینادی نے اُس سے کہا، مَیں تُم سے کہتا
ہُوں میں اِن باتوں کو منسوخ نہیں کروں گا جو کہ
مَیں نے تجھ سے اِن لوگوں کے متعلق کہی
ہیں کیونکہ وہ سچّ ہیں اور مَیں نے اپنے آپ کو خود
تُمہارے ہاتھوں میں دیا ہے تاکہ تُم اِن کے یقینی
ہونے کو جان سکو۔
۱۰- اور ہاں میں موت تک برداشت کر لوں گا
لیکن مَیں اپنی باتوں کو منسوخ نہیں کروں گا اور یہ
تیرے خلاف گواہی کیلئے کھڑے ہوں گے۔ اور

اگر تُم مجھے قتل کرو گے تو تُم ایک معصوم شخص کا خون بہاؤ گے اور یہ بھی تیرے خلاف یومِ آخر کو گواہی کے طور کھڑی ہو گی۔

۱۱- اوراب نوح بادشاہ اُسے چھوڑ دینے کو تھا کیونکہ وہ اُسکی باتوں سے ڈرا، وہ اِسلئے خوفزدہ ہوا کہ کہیں خُدا کی سزائیں اُس پر نازل نہ ہوں۔

۱۲- لیکن کاہنوں نے اُس کے خلاف اپنی آوازیں بلند کیں اور یہ کہہ کر الزام لگانے لگے کہ اُس نے بادشاہ کو کوسا ہے۔ تب بادشاہ پھر اُسکے خلاف غصّے میں مشتعل ہوا اور اُس نے اُسے حوالے کیا تاکہ وہ قتل کیا جائے۔

۱۳-اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے اُسے لیا اور باندھا اور ہاں اُس کی موت تک اُس کی کھال کو جلتی ہُوئی لکڑیوں سے کوڑے کی طرح مارتے رہے۔

۱۴-اوراب جب آگ اُسے جلانے لگی تو وہ چلّا کر اُن سے کہنے لگا۔

۱۵- دیکھ جسطرح تُونے میرے ساتھ کیا، ایسے ہی تیری نسل بہتوں کو دکھ دے گی یعنی آگ سے جلا کر موت کا دکھ اور یہ اِس لئے ہوگا کیونکہ وہ اپنے خُداوند خُدا کی نجات پر ایمان رکھتے ہیں۔

۱۶-اور ایسا ہو گا کہ تُم اپنی ہی بدیوں کے سبب ہر قسم کی بیماریوں کی مصیبت میں پڑو گے۔

۱۷-اور ہاں تُمہیں ہر ہاتھ مارے گا اور تُم اِدھر اُدھر ہانکے اور پراگندہ کیے جاؤ گے یعنی کہ جسطرح ایک جنگلی گلّے کو جنگلی اور خونخوار درندے خوار کرتے ہیں۔

۱۸-اور پھر اُس وقت تُم شکار ہو گے اور تیرے دشمن تجھے پکڑیں گے اور تب جیسے میں آگ میں مرتا ہُوں تُو بھی آگ سے مارا جائے گا۔

۱۹- یوں خُدا اُن لوگوں سے انتقام لیتا ہے جو اُس کے لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں، اے خُدا میری جان کو قبول کر۔

۲۰- اور اب جب ابینادی یہ باتیں کہہ چکا تو وہ آگ سے جل کر مر گیا اور گر پڑا، ہاں اُسے مار دیا گیا کیونکہ اُس نے خُدا کے حُکموں کا انکار نہ کیا اُس نے اپنی موت سے اپنی باتوں کی سچّائی پر مہر کر دی۔

۱۸ باب

ایلما چھپ کر منادی کرتا ہے — وہ بپتسمہ کے عہد کو بیان کرتا اور مورمن کے پانیوں میں بپتسمہ دیتا ہے — وہ مسیح کی کلیسیا کی تنظیم کرتا اور کاہن مقرر کرتا ہے — وہ اپنی کفالت خود کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی سکھاتے ہیں — ایلما اور اُس کے لوگ نوح بادشاہ کے پاس سے بھاگ کر بیابان میں چلے جاتے ہیں۔ قریباً ۱۴۷-۱۴۵ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما نے جو نوح بادشاہ کے نوکروں میں سے بھاگا ہوا تھا اپنے گناہوں اور بدیوں سے توبہ کی اور چھپ کر لوگوں میں گیا اور ابینادی کے کلام کی تعلیم دینے لگا۔

۲-ہاں اُن کی بابت جو وقوع ہونے کو تھیں اور مُردوں کی قیامت اور لوگوں کی مخلصی جو مسیح کے کفّارے اور دکھ اُٹھانے اور موت کے وسیلے آنی تھی۔ اور اُسکی قیامت اور پھر آسمان پر اُٹھائے جانے کے متعلق بھی۔

۳- اور جتنوں نے اُس کا کلام سننا چاہا اُس نے

اُنہیں سکھایا۔ اور اُس نے اُنہیں چھپ کر تعلیم دی تاکہ یہ بادشاہ کے علم میں نہ آئے۔ اور بہتوں نے اُس کے کلام کا یقین کیا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ جتنوں نے اُسکا یقین کیا اُس جگہ گئے جو بادشاہ کے نام کی نسبت سے مورمن کہلاتی تھی اور اُس مُلک کی سرحدوں پر واقع تھی جہاں کبھی کبھی یا موسموں میں جنگلی درندے آکر خلل ڈالا کرتے تھے۔

۵- اب مورمن میں جہاں صاف پانی کا ایک چشمہ تھا ایلما وہاں گیا جہاں پانی کے نزدیک چھوٹے درختوں کا جھنڈ تھا جہاں وہ دن کے وقت بادشاہ کی نظروں سے پوشیدہ رہتا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جتنوں نے اُس کا یقین کیا، اُس کا کلام سننے وہاں گئے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ کئی دنوں کے بعد مورمن کے مقام پر ایلما کا کلام سننے کیلئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد اکٹھی ہُوئی، ہاں وہ تمام اُسکو سننے کے لئے اِکٹھے ہُوئے جو اُس کی باتوں کا یقین کرتے تھے۔ اور اُس نے اُن میں توبہ اور مخلصی اور خُداوند پر ایمان لانے کی منادی کی۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اُن سے کہا، دیکھو یہاں مورمن کے پانی ہیں (کیونکہ اُن کا یہی نام تھا) اور اب چونکہ تُم خُدا کے گلّے میں آنے کے خواہشمند ہو اور اُس کے لوگ کہلانا چاہتے ہو اور تُم ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھانا چاہتے ہو تاکہ وہ ہلکا ہو۔

۹- ہاں اور چونکہ تُم غمزدوں کے غم میں شریک ہونا چاہتے ہو، ہاں اور اُنہیں تسلّی دیتے ہو جنہیں تسلّی کی ضرورت ہے اور تُم اب سے لے کر موت تک ہر وقت اور ہر بات میں اور ہر جگہ خُدا کے گواہ بنے رہنا چاہتے ہو تاکہ تُم خُدا سے مخلصی پاؤ اور پہلی قیامت میں شامل ہونا چاہتے ہو تاکہ ابدی زندگی پاؤ ـــــ

۱۰- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر تُمہارے دلوں کی یہی خواہش ہے تو پھر کیا عذر ہے کہ تُم اُسکے سامنے گواہی کے طور پر خُداوند کے نام میں بپتسمہ لو کہ تُم اُسکے ساتھ عہد میں داخل ہوگئے ہو کہ تُم اُسکی خدمت کرو گے اور اُس کے حکموں کو مانو گے تاکہ وہ کثرت سے اپنا رُوح تُم پر اُنڈیلے؟

۱۱- اور اب جب اُن لوگوں نے یہ باتیں سنیں تو اُنہوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں اور چلائے کہ یہی ہمارے دلوں کی خواہش ہے۔

۱۲- اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما نے پہلے آنے والوں میں سے ہیلم کو ساتھ لیا اور پانی میں کھڑا ہُوا اور بُلند آواز سے کہنے لگا، اے خُداوند اپنے خادم پر اپنا رُوح اُنڈیل تاکہ یہ کام پاک دل سے کر سکے۔

۱۳- اور جب وہ یہ باتیں کہہ چکا تو خُداوند کا رُوح اُس پر نازل ہُوا اور اُس نے کہا، ہیلم اِس گواہی کے طور پر کہ تُم اپنے جسمانی بدن کی موت تک ایک عہد میں داخل ہُوئے ہو کہ اُسکی خدمت کرو گے، میں قادر مطلق خُدا سے اِختیار پا کر تُمہیں بپتسمہ دیتا ہوں اور کہ خُداوند کا رُوح تُم پر اُنڈیلا جائے اور کہ وہ مسیح کی مخلصی کے وسیلے تُمہیں ابدی زندگی بخشے جسے اُس نے بنائے عالم سے تیار کیا۔

۱۴- اور ایلما کے یہ باتیں کہنے کے بعد ایلما اور ہیلم دونوں نے پانی میں غوطہ لگایا اور اور اُوپر آئے

اور رُوح سے معمور ہوتے ہُوئے شادمان ہو کر پانی سے باہر نکلے۔
۱۵- اور پھر ایلما نے دوسرے کو لیا اور دوسری مرتبہ پانی میں گیا اور پہلے کی مانند اُسے بھی بپتسمہ دیا پر خود اُس نے دوبارہ غوطہ نہ لگایا۔
۱۶- اور اِس کے بعد اُس نے ہر ایک کو جو مورمن کے مقام پر گیا اِس طریقے پر بپتسمہ دیا اور وہ شمار میں قریباً دو سو چار جانیں تھیں ہاں اور انہیں مورمن کے چشموں میں بپتسمہ دیا گیا اور وہ خُدا کے فضل سے معمور ہوے۔
۱۷- اور وہ اس وقت سے خُدا کی کلیسیا یعنی مسیح کی کلیسیا کہلائے اور ایسا ہُوا کہ جس کسی نے بھی خُدا کے اِختیار اور قُدرت سے بپتسمہ پایا اُسکی کلیسیا میں شامل ہُوئے۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ خُدا سے اِختیار پا کر ایلما نے کاہن مقرر کیے یعنی ان میں منادی کرنے کے لئے اور خُدا کی بادشاہی سے متعلق سکھانے کے لئے اُنکے پچاس کے شمار پر ایک کاہن کو مقرر کیا۔
۱۹- اور اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ صرف وہی باتیں سکھائیں جنکی اُس نے اُنہیں تعلیم دی ہے اور جو پاک نبّیوں کی زبانی کہی گئی ہیں۔
۲۰- ہاں یعنی اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ صرف توبہ اور خُداوند پر ایمان کی منادی کریں جس نے اپنے لوگوں کو مخلصی دی ہے۔
۲۱- اور اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کریں بلکہ ایک ایمان ہو کر اور ایک بپتسمے سے اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے یگانگت میں متّحد رکھتے اور ایک دوسرے سے محبّت رکھتے ہُوئے ایک مقصد کے لئے آگے دیکھیں۔
۲۲- اور یوں اُس نے اُنہیں منادی کرنے کا حُکم دیا۔ اور یوں وہ خُدا کے بچے بن گئے۔
۲۳- اور اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ سبت کے دن کو مانا کریں اور اِسے پاک رکھا کریں اور یہ بھی کہ بلاناغہ خُداوند اپنے خُدا کی شکرگزاری کیا کریں۔
۲۴- اور اُس نے اُنہیں یہ حُکم بھی دیا کہ کاہن جنہیں اُس نے مقرر کیا ہے، اپنی کفالت کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے محنت کیا کریں۔
۲۵- اور لوگوں کو تعلیم دینے اور اِکٹھے مل کر خُداوند اپنے خُدا کی عبادت کرنے کے لئے ہفتے میں ایک دن مقرر کر لیا گیا اور یہ بھی کہ جتنی مرتبہ آپس میں ملنا اُن کے اِختیار میں ہو تا وہ ملتے۔
۲۶- اور کاہن اپنی کفالت کے لئے لوگوں پر انحصار نہ کریں بلکہ اپنی محنت سے خُدا کا فضل پائیں تاکہ وہ خُدا کا علم رکھتے ہُوئے رُوح میں مضبوط ہوں تاکہ خُدا سے اِختیار اور قوت پا کر سکھائیں۔
۲۷- اور پھر ایلما نے حُکم دیا کہ کلیسیا کے لوگ اپنے مال کے مطابق جو اُن کے پاس ہے دوسروں کو حصّہ دیں، اگر اُن کے پاس کثرت سے ہے تو وہ کثرت سے حصّہ دیں اور جس کے پاس ہے لیکن تھوڑا ہے وہ تھوڑا اُنہیں دے جن کے پاس نہیں ہے۔
۲۸- اور اِس طرح وہ اپنی مرضی سے خُدا کے لئے اپنی نیک خواہشوں کے ساتھ اپنے مال میں سے دیا کریں اور اُن کاہنوں کو جو ضرورتمند ہیں اور ہاں ہر ایک محتاج ننگی جان کو بھی۔

۲۹- اور اُس نے یہ خُدا سے حُکم پا کر اُنہیں کہا اور وہ خُدا کے حضور اپنی جسمانی اور رُوحانی ضرورتوں اور طلب کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہو کر راستبازی سے چلتے رہے۔

۳۰- اور اب ایسا ہُوا کہ یہ سب کچھ مورمن میں ہُوا ہاں مورمن کے اُس جنگل میں جو مورمن کے پانیوں کے قریب تھا، ہاں مورمن کا مقام، مورمن کے پانی، مورمن کا جنگل اُن لوگوں کی نظر میں کتنا خوشنما ہے جہاں اُنہیں اپنے مخلصی دینے والے کا علم ہوا اور وہ کتنے مبارک ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ اُس کی ستائش میں گائیں گے۔

۳۱- اور یہ کچھ اُس مُلک کی سرحدوں کے اندر ہُوا تاکہ یہ بادشاہ کے علم میں نہ آئیں۔

۳۲- لیکن دیکھو ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے لوگوں میں جب تحریک دیکھی تو اپنے نوکروں کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا۔ سو جب وہ خُداوند کا کلام سننے کیلئے جمع ہو رہے تھے بادشاہ کو پتہ چل گیا۔

۳۳- اور اب بادشاہ کہنے لگا کہ ایلما اُس کے خلاف بغاوت کے لئے لوگوں کو اُکسا رہا تھا، سو اُس نے اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے اپنی فوج بھیجی۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ ایلما اور خُداوند کے لوگوں کو بادشاہ کی فوج کی آمد کا پتہ چلا تو اُنہوں نے اپنے خیموں اور اپنے خاندانوں کو لیا اور بیابان میں چلے گئے۔

۳۵- اور وہ شمار میں قریباً چار سو پچاس جانیں تھیں۔

۱۹ باب

جدعون، نوح بادشاہ کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے — لامنی مُلک پر حملہ کر دیتے ہیں — نوح بادشاہ آگ سے مرتا ہے — لمحی ایک باجگزار شہنشاہ کی حیثیت میں حکومت کرتا ہے۔ قریباً ۱۴۵-۱۲۱ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کے لوگوں کی بے فائدہ تلاش کے بعد بادشاہ کی فوج واپس لوٹی۔

۲- اور اب دیکھو کہ بادشاہ کی فوجیں گھٹ کر کم ہو چکی تھیں اور باقی ماندہ لوگوں میں تفرقے بڑھنے لگے تھے۔

۳- اور چھوٹے حصّے بادشاہ کو ڈرانے دھمکانے لگے اور اُن میں ایک بڑا جھگڑا شروع ہو گیا۔

۴- اور اب اُن میں ایک آدمی تھا جس کا نام جدعون تھا اور وہ ایک قوی آدمی اور بادشاہ کا دشمن ہو گیا تھا، سو اُس نے اپنی تلوار نکالی اور غضب میں قسم کھائی کہ وہ بادشاہ کو قتل کر دے گا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ وہ بادشاہ کے ساتھ لڑا اور جب بادشاہ نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب ہو چلا ہے تو وہ بھاگ گیا اور دوڑا اور بُرج پر چڑھ گیا جو ہیکل کے پاس تھا۔

۶- اور جدعون نے اُس کا پیچھا کیا اور بادشاہ کو قتل کرنے کے لئے بُرج پر چڑھنے ہی والا تھا کہ بادشاہ نے شملون کے گرداگرد نظر کی اور دیکھا کہ لامنوں کی فوج اِس مُلک کی سرحدوں کے اندر تھی۔

۷- اور اب بادشاہ اپنی جان کی سخت تکلیف میں یہ کہہ کر فریاد کرنے لگا کہ مجھے چھوڑ دے۔ کیونکہ

لامنی ہم پر چڑھ آئے ہیں اور وہ ہمیں تباہ کر دیں گے، ہاں وہ میرے لوگوں کو تباہ کر دیں گے۔

۸-اور بادشاہ کو اپنے لوگوں کے متعلق اتنی فکر نہیں تھی جتنی کہ اپنی زندگی کے بارے میں تھی پھر بھی جدعون نے اُس کی جان بخش دی۔

۹-اور بادشاہ نے لوگوں کو حُکم دیا کہ وہ لامنوں کے سامنے سے بھاگ جائیں اور خود وہ اُن سے بھی پہلے چلا گیا اور وہ اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر بیابان میں بھاگ گئے۔

۱۰-اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے اُن کا پیچھا کیا اور اُنہیں جا لیا اور اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۱۱-اب ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے اُنہیں حُکم دیا کہ تمام مرد اپنی بیویاں اور اپنے بچے چھوڑیں اور لامنوں کے سامنے سے بھاگ جائیں۔

۱۲-اب بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اُنہیں نہ چھوڑا بلکہ اُن کے ساتھ ہی ٹھہرے اور ہلاک ہونے کو ترجیح دی۔ اور باقی اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

۱۳-اور پھر ایسا ہُوا کہ جو اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کے ساتھ رہے اُنہوں نے اپنی خوبصورت بیٹیوں کو لامنوں کے پاس جانے اور لامنوں کی منت کرنے کے لئے کہا کہ وہ اُنہیں قتل نہ کریں۔

۱۴- اور پھر ایسا ہُوا کہ لامنوں نے اُن کی عورتوں کے حسُن کی کشش کی وجہ سے اُن پر ترس کھایا۔

۱۵-سو لامنوں نے اُنکی جان بخش دی اور اُنہیں اسیر کر لیا اور اُنہیں نیفی کے مُلک میں واپس لے گئے اور اُنہیں اِس شرط پر مُلک کی ملکیت دی گئی کہ وہ نوح کو لامنوں کے ہاتھوں میں دے دیں۔ اور اپنی جائیداد اُن کے حوالے کریں بلکہ اپنی ساری ملکیت کا نصف اپنے سونے اور اپنی چاندی اور اپنی تمام قیمتی چیزوں کا نصف اور یوں وہ ہر سال لامنوں کے بادشاہ کو خراج دیا کریں۔

۱۶-اب جو اسیر کیے گئے تھے اُن میں بادشاہ کے بیٹوں میں سے بھی ایک تھا جس کا نام لمحی تھا۔

۱۷-اور اب لمحی کی خواہش تھی کہ اُس کا باپ ہلاک نہ ہو حالانکہ لمحی اپنے باپ کی بدکرداری سے بے خبر نہیں تھا لیکن خود وہ ایک عادل آدمی تھا۔

۱۸-اور ایسا ہُوا کہ جدعون نے بادشاہ اور اُن کو جو اُسکے ساتھیوں کی تلاش کے لئے بیابان میں خفیہ طور پر آدمی بھیجے اور ایسا ہُوا کہ بیابان میں وہ بادشاہ اور اُس کے کاہنوں کے علاوہ باقی تمام لوگوں سے ملے۔

۱۹- اور اب اُنہوں نے اپنے دلوں میں قسم کھائی کہ وہ نیفی کے مُلک کو واپس جائیں گے اور اگر اُن کی بیویاں اور بچے اور جو اُنکے ساتھ تھے، قتل ہو چکے ہیں تو پھر وہ بدلہ لیں گے اور یہ کہ اُن کے ساتھ ہی ہلاک ہوں گے۔

۲۰-اور بادشاہ نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ واپس نہ جائیں اور وہ بادشاہ پر غصّے ہُوئے اور چاہا کہ اُسے تکلیف پہنچنی چاہیے یعنی آگ سے جلا کر اُسے مار دینا چاہیے۔

۲۱- اور وہ کاہنوں کو بھی پکڑنے اور اُنکو مارنے والے تھے لیکن وہ اُن کے سامنے سے بھاگ گئے۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ نیفی کے ملک کو واپس آنے والے تھے اور جدعون کے آدمی اُنہیں ملے۔ اور جدعون کے آدمیوں نے اُنہیں وہ سب کچھ بتایا جو اُن کی بیویوں اور بچوں کے ساتھ ہُوا تھا اور یہ کہ لامنوں نے اُنہیں مُلک کی ملکیت اِس صورت میں دی کہ وہ اپنی ساری ملکیت کا آدھا حصّہ بطور خراج دیا کریں گے۔

۲۳- اور لوگوں نے جدعون کے آدمیوں کو بتایا کہ اُنہوں نے بادشاہ کو قتل کر دیا ہے اور اُسکے کاہن اُن سے دور بیابان میں بھاگ گئے ہیں۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ جشن منانے کے بعد وہ خوشی سے نیفی کے ملک کو آئے کیونکہ اُن کی بیویاں اور بچے قتل نہیں ہوئے تھے اور اُنہوں نے جدعون کو وہ کچھ بتایا جو اُنہوں نے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کے بادشاہ نے اُن سے قسم کھا کر کہا کہ اِس کے لوگ اُن کو قتل نہیں کریں گے۔

۲۶- اور لمحی بھی جو بادشاہ کا بیٹا تھا جسے لوگوں نے بادشاہ بنایا تھا، اُس نے بھی لامنوں کے بادشاہ کو قسم دی کہ اِس کے لوگ اپنی ساری ملکیت کا نصف خراج کے طور پر دیا کریں گے۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ لمحی بادشاہی کو مضبوط اور اپنے لوگوں میں امن قائم کرنے لگا۔

۲۸- اور لامنوں کے بادشاہ نے مُلک کے اردگرد محافظ مقرر کیے تاکہ وہ لمحی کے لوگوں کو مُلک کے اندر ہی رکھے کہ وہ بیابان میں نہ چلے جائیں اور وہ نیفیوں سے وصول کیے گئے خراج کو اپنے محافظوں پر خرچ کرتا تھا۔

۲۹- اور اب لمحی بادشاہ کی سلطنت میں دو سال تک مسلسل امن رہا کیونکہ لامنوں نے اُنہیں تنگ نہ کیا اور نہ اُنکی ہلاکت کے بارے سوچا۔

---

۲۰ باب

نوح کے کاہن لامنی لڑکیوں کو اغوا کر لیتے ہیں —— لامنی لمحی اور اُسکے لوگوں پر جنگ مسلط کرتے ہیں —— اُنہیں شکست دی جاتی ہے اور روک دیا جاتا ہے۔ قریباً ۱۴۵-۱۲۳ ق م۔

۱- اب شملون میں ایک جگہ تھی جہاں لامنوں کی لڑکیاں ناچ گانے اور خوش ہونے کے لئے جمع ہُوا کرتی تھیں۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ ایک دن اُن کی ایک چھوٹی ٹولی ناچ گانے کے لئے اِکٹھی ہُوئی۔

۳- اور اب نوح بادشاہ کے کاہن شرم کے مارے نیفی کے مُلک کو واپس نہ جاتے تھے، ہاں بلکہ اِس ڈر سے بھی کہ لوگ اُنہیں قتل کر دیں گے، وہ اِسلئے اپنے بیوی بچوں کی طرف واپس جانے کی جرأت نہ کرتے تھے۔

۴- اور بیابان میں رہتے ہُوئے اور لامنوں کی بیٹیوں کو دریافت کر کے وہ پڑے رہتے اور اُنہیں دیکھتے رہتے۔

۵- اور جب اُن میں سے کچھ ناچ کے لئے جمع ہُوئیں تو وہ اپنی کمین گاہوں سے باہر نکلے اور اُنہیں پکڑ کر بیابان میں لے گئے، ہاں لامنوں کی چوبیس بیٹیاں وہ بیابان میں لے گئے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں کو پتہ چلا کہ اُن کی بیٹیاں نہیں مل رہیں تو وہ لمحی کے لوگوں پر غضبناک ہُوئے کیونکہ اُنہوں نے خیال کیا کہ یہ لمحی کے لوگ ہوں گے۔

۷- سو اُنہوں نے اپنی فوجیں بھیجیں، ہاں بلکہ بادشاہ خود اپنے لوگوں کے آگے آگے تھا اور وہ لمحی کے لوگوں کو ہلاک کرنے نیفی کے ملک کو گئے۔

۸- اور اب لمحی نے بُرج پر سے اُن کی ساری جنگی تیاریوں کے ساتھ اُنہیں دیکھ لیا پس اُس نے اپنے لوگوں کو اِکٹھا کیا اور جنگلوں اور میدانوں میں پڑے رہ کر اُنکا انتظار کیا۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ جب لامنی آگے بڑھ آئے تو لمحی کے لوگ اپنی کمین گاہوں سے نکل کر اُن پر چڑھ آئے اور اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جنگ بڑھ کر شدید ہو گئی کیونکہ وہ ایسے لڑے تھے جیسے شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ لمحی کے لوگ لامنوں کو اپنے سامنے سے دھکیلنے لگے اگرچہ وہ لامنوں سے شمار میں نصف بھی نہ تھے۔ لیکن وہ اپنی زندگیوں، اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کے لئے اژدھے کی مانند بڑی قوت کے ساتھ لڑے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے لامنوں کے بادشاہ کو اُنکی لاشوں کے ڈھیر میں دیکھا لیکن وہ ابھی زندہ تھا کیونکہ اُسے زخمی کر کے چھوڑ دیا گیا تھا اور اُسکے لوگ بڑی تیزی سے بھاگے۔

۱۳- اور اُسے لے گئے اور زخموں کی مرہم پٹی کی اور اُسے لمحی کے سامنے لائے اور کہا، دیکھ یہ لامنوں کا بادشاہ ہے یہ ایک زخم کھا کر اُن لاشوں کے درمیان گرا ہوا تھا اور وہ اِسے چھوڑ گئے ہیں اور دیکھ ہم اِسے تیرے پاس لائے ہیں اور اب ہمیں اِسے قتل کرنے دے۔

۱۴- لیکن لمحی نے اُن سے کہا، تُم اِسے قتل نہ کرو بلکہ اِسے یہاں لاؤ تاکہ میں اِسے دیکھوں۔ اور وہ اُسے لائے۔ اور لمحی نے اُس سے کہا، تُمہارے پاس میرے لوگوں سے جنگ کرنے کا کیا سبب ہے؟ دیکھ میرے لوگوں نے تُم سے وہ عہد نہیں توڑا جو میں نے تُم سے کیا تھا پھر تُم نے وہ عہد کیوں توڑا جو تُم نے میرے لوگوں کے ساتھ کیا تھا؟

۱۵- اور اب بادشاہ نے کہا، میں نے عہد اِس لئے توڑا ہے کہ تیرے لوگ میرے لوگوں کی بیٹیاں اُٹھا لائے ہیں، سو میں نے اپنے غصّے میں اپنے لوگوں کو یہ حُکم دیا کہ تیرے لوگوں سے جنگ کریں۔

۱۶- اور اب لمحی کو اِس معاملے کا کچھ پتہ نہیں تھا، سو اُس نے کہا، مَیں اپنے لوگوں میں تلاش کروں گا اور جس کسی نے بھی یہ کیا ہے، ہلاک ہو گا سو اُس نے اپنے لوگوں میں تلاشی کا حُکم دیا۔

۱۷- اب جب جدعون نے جو بادشاہ کا ایک سردار تھا، یہ باتیں سنیں تو وہ آگے بڑھا اور کہا، بادشاہ میری التجا یہ ہے کہ تو اُن لوگوں کی تلاشی نہ کرا اور نہ اُنہیں اِس بات کا مجرم ٹھہرا۔

۱۸- کیونکہ کیا تجھے اپنے باپ کے کاہن یاد نہیں ہیں، جنہیں یہ لوگ ہلاک کرنے کے خواہاں تھے؟ اور کیا وہ بیابان میں نہیں ہیں؟ اور کیا یہ وہی نہیں جو لامنوں کی بیٹیاں لے گئے ہیں؟

۱۹- اور اب دیکھ بادشاہ کو اِن باتوں کا کہ وہ اپنے لوگوں کو ہماری طرف آنے سے باز رکھے کیونکہ دیکھ وہ پہلے ہی ہمارے خلاف آنے کی تیاری کر رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ کہ ہم صرف چند ایک ہیں۔

۲۰- اور دیکھ وہ اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت آتے ہیں اور اگر بادشاہ اُنہیں ہماری طرف آنے سے نہیں روکے گا تو ہم یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔

۲۱- کیا ابینادی کی نبوّت کی باتیں پوری نہیں ہوئیں جو اُس نے ہمارے خلاف کیں —— اور یہ سب کچھ اِس لئے ہُوا کہ ہم خُدا کی باتوں پر کان نہیں لگاتے اور بدیوں سے باز نہیں آتے؟

۲۲- اور اب ہم بادشاہ کو روکیں اور ہم وہ قسم پوری کریں جو ہم نے اُس کیساتھ کھائی ہے کیونکہ یہ بہتر ہے کہ ہم اسیری میں ہوں بجائے اِس کے کہ اپنی زندگیاں ہی کھو بیٹھیں، سو آو ہم ایسی خونریزی کو روکیں۔

۲۳- اور اب لمحی نے بادشاہ کو اُس کے باپ اور کاہنوں کے بارے میں ساری باتیں بتائیں جو کہ بیابان میں بھاگ گئے تھے اور یہ کہ اُن کی بیٹیاں وہی لے گئے ہیں۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ بادشاہ اُن لوگوں کی طرف آنے سے باز رہا اور اُس نے اُن سے کہا، آؤ ہم بغیر ہتھیاروں کے میرے لوگوں سے ملنے چلیں اور مَیں قسم کھا کر تُمہارے ساتھ عہد کرتا ہُوں کہ میرے لوگ تُمہارے لوگوں کو قتل نہیں کریں گے۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ وہ بادشاہ کے پیچھے چلے اور بغیر ہتھیاروں کے، لامنوں سے ملنے گئے۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ لامنوں سے ملے اور لامنوں کے بادشاہ نے اُن کے سامنے اپنے آپ کو جھکایا اور لمحی کے لوگوں کی طرف سے منت کی۔

۲۶- اور جب لامنوں نے لمحی کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہتھیاروں کے بغیر ہیں تو اُنہوں نے اُن پر ترس کھایا اور اُن کی طرف نہ بڑھے اور اپنے بادشاہ کے ساتھ سلامتی سے اپنے ملک کو واپس آگئے۔

---

۲۱ باب

لمحی کے لوگ لامنوں کے ہاتھوں ہلاک ہوتے اور شکست کھاتے ہیں —— وہ عمون سے ملتے اور تبدیل ہوتے ہیں —— وہ عمون کو یاردیوں کے چوبیس اُوراق کے بارے میں بتاتے ہیں۔ قریباً ۱۲۲-۱۲۱ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ لمحی اور اُس کے لوگ نیفی کے شہر کو لوٹے اور ملک میں پھر امن سے رہنے لگے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ کئی دنوں بعد لامنی نیفیوں کے خلاف دوبارہ غصّے سے مشتعل ہونے لگے اور وہ ملک کے اردگرد کی سرحدوں کے پاس آنے لگے۔

۳- اب اُنہوں نے اُس قسم کی وجہ سے جو اُن کے بادشاہ نے لمحی کے ساتھ کھائی تھی، اُنہیں قتل کرنے کی جرأت تو نہ کرتے لیکن وہ اُنہیں طمانچے مارتے اور اُن پر اپنا اِختیار جتاتے اور اُن پر بھاری بوجھ لادتے اور اُنہیں گونگے گدھے کی مانند ہانکتے ——

۴- ہاں یہ سب کچھ اسلئے ہوا کہ خُداوند کا کلام پورا ہو۔

۵- اور اب نیفیوں کی تکلیفیں نہایت زیادہ تھیں اور ایسا کوئی راستہ نہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو اُن کے ہاتھوں سے آزاد کروا سکتے کیونکہ لامنوں نے اُنہیں ہر طرف سے گھیر رکھا تھا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ لوگ اپنی مصیبتوں کی وجہ سے بادشاہ پر بڑبڑانے لگے اور وہ اُن کے خلاف جنگ کی خواہش کرنے لگے۔ اور اُنہوں نے بادشاہ کو سخت شکایتیں کر کے تکلیف دی، سو اُس نے اُنہیں اُنکی خواہش کے مطابق کرنے دیا۔

۷- اور اُنہوں نے دوبارہ اپنے آپ کو جمع کیا اور اپنے آپ کو ہتھیاروں سے لیس کیا۔ اور لامنوں کے خلاف اُنہیں اپنے ملک سے نکالنے کے لئے چل پڑے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے اُنہیں مارا اور اُنہیں پیچھے دھکیل دیا اور اُن میں سے بہتوں کو قتل کیا۔

۹- اور اب لمحی کے لوگوں میں بڑا ماتم اور نوحہ تھا، بیوہ اپنے شوہر کے لئے ماتم کرتی، بیٹا اور بیٹی اپنے باپ کے لئے ماتم کرتے اور بھائی اپنے بھائیوں کے لئے ماتم کرتے تھے۔

۱۰- اب اِس ملک میں بہت ساری بیوائیں تھیں جو روزانہ بڑے زور سے روتی تھیں کیونکہ اُن پر لامنوں کا بڑا خوف چھا گیا تھا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ اُن کے مسلسل روتے رہنے کی وجہ سے لمحی کے باقی لوگ لامنوں کے خلاف اُٹھے اور دوبارہ لڑائی کے لئے گئے لیکن بڑے نقصان کے ساتھ واپس دھکیل دیے گئے۔

۱۲- ہاں وہ تیسری مرتبہ پھر گئے اور پہلے کی طرح نقصان اُٹھایا اور جو قتل نہ ہُوئے وہ نیفی کے شہر کو دوبارہ لوٹ آئے۔

۱۳- اور خود کو اسیری کے جوئے کے حوالے کر کے، خود کو مارے اور دھکیلے جانے کے لئے اور اپنے دشمنوں کی خواہشوں کے مطابق بوجھ زدہ ہونے کے لئے اُنہوں نے خود کو خاک کی مانند فروتن کیا۔

۱۴- اور اُنہوں نے خود کو حلیمی کی گہرائیوں تک حلیم بنادیا اور وہ بڑی قوت سے خُدا کے سامنے فریاد کرتے، ہاں بلکہ سارا دن خُدا کو پکارتے تاکہ وہ اُنہیں اُن کی مصیبتوں سے چُھڑائے۔

۱۵- اور اب اُن کی بدکاری کے سبب خُداوند اُن کی فریاد سننے میں دھیما تھا، تو بھی خُداوند نے اُن کی فریاد سنی اور لامنوں کے دل نرم کرنے لگا تاکہ اُنکے بوجھ ہلکے ہونے لگیں، لیکن خُداوند نے ابھی اُنہیں غلامی سے نکالنا مناسب نہ جانا۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ وہ آہستہ آہستہ ملک میں خوش حال ہونے لگے اور زیادہ کثرت سے غلّہ اُگانے اور گلّے اور ریوڑ بڑھانے لگے تاکہ وہ بھوک سے دوچار نہ ہوں۔

۱۷- اب وہاں مردوں کی نسبت عورتیں شمار میں زیادہ تھیں، سو لمحی بادشاہ نے حُکم دیا کہ ہر آدمی بیواؤں اور اُن کے بچوں کو سہارا دینے میں حصّہ لے تاکہ وہ بھوک سے ہلاک نہ ہوں اور یہ اُنہوں نے اپنی اِس تعداد کی کثرت کے سبب کیا جو قتل ہو چکی تھی۔

۱۸- اور اب جس قدر ممکن تھا لمحی کے لوگ

اِکٹھے ہو کر ایک جان ہُوئے اور اپنے اناج اور اپنے گلّوں کی حفاظت کی۔
۱۹- اور بادشاہ خود کو شہر کی دیواروں کے باہر محفوظ نہیں سمجھتا تھا جب تک کہ وہ اپنے محافظوں کو ساتھ نہ لیتا اِس خوف سے کہ کہیں کسی طرح وہ لامنوں کے ہاتھوں نہ لگ جائے۔
۲۰- اور اُس نے حُکم دیا کہ ملک کے ارد گرد نگاہ رکھیں کہ کسی طرح وہ اُن کاہنوں کو پکڑیں جو بیابان میں فرار ہوگئے تھے۔ اور جو لامنوں کی بیٹیاں لے گئے تھے اور جس کی وجہ سے اتنی بڑی تباہی اُن پر نازل ہُوئی تھی۔
۲۱- پھر وہ اُنہیں اِسلئے بھی پکڑنا چاہتے تھے تاکہ اُنہیں سزا دیں چونکہ وہ نیفی کے مُلک میں رات کو آتے اور اُن کا غلّہ اور اُنکی بہت سی قیمتی چیزیں لے جاتے، سو وہ گھات لگائے اُن کے منتظر رہے۔
۲۲- اور ایسا ہوا کہ لامنوں اور لمحی کے لوگوں میں اب اُس وقت تک جب عمون اور اُس کے بھائی اِس مُلک میں آئے کوئی جھگڑا نہ ہُوا۔
۲۳- اور بادشاہ نے اپنے محافظوں کے ساتھ شہر کے پھاٹکوں سے باہر عمون اور اُس کے بھائیوں کو دیکھا اور اُنہیں نوح کے کاہن سمجھتے ہوئے اُس نے حُکم دیا کہ اُنہیں پکڑ کر باندھا اور قید خانے میں ڈالا جائے۔ اور اگر وہ نوح کے کاہن ہوتے تو وہ اُنہیں مروا دیتا۔
۲۴- لیکن جب اُس نے دیکھا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ اُس کے بھائی ہیں اور ضریملہ کے ملک سے آئے ہیں۔ تو وہ نہایت زیادہ خوشی سے معمُور ہُوا۔
۲۵- اب لمحی بادشاہ نے عمون کے آنے سے پہلے چند لوگوں کو ضریملہ کے ملک کی تلاش میں بھیجا لیکن وہ اسے نہ ڈھونڈ سکے اور بیابان میں کھوئے رہے۔
۲۶- لیکن اُنہوں نے ایک مُلک دیکھا جو کبھی آباد تھا، ہاں ایک مُلک جو سوکھی ہڈیوں سے ڈھکا تھا، ہاں مُلک جو کبھی آباد تھا اور جو تباہ ہو چکا تھا اور وہ اُسے ضریملہ کا مُلک سمجھتے ہُوئے عمون کے آنے سے کئی دن پہلے مُلک کی سرحدوں یعنی نیفی کے مُلک میں واپس پہنچے تھے۔
۲۷- اور وہ اپنے ساتھ ایک تاریخ لائے اور یہ اُن لوگوں کی تاریخ تھی جن کی ہڈیاں اُنہیں ملی تھیں اور یہ کچی دھات کے اُوراق پر کندہ تھی۔
۲۸- اور اب لمحی عمون کی زبانی یہ سن کر کہ مضایاہ بادشاہ نے خُدا کی طرف سے ایسی نقاشی کا ترجمہ کرنے کے لئے ایک نعمت پائی ہے، نہایت خوش ہُوا اور ہاں عمون بھی خوش تھا۔
۲۹- لیکن عمون اور اُس کے بھائی اِسلئے غمگین ہُوئے کہ اُن کے بہت سارے بھائی قتل کر دیئے گئے تھے۔
۳۰- اور اِسلئے بھی کہ نوح بادشاہ اور اُس کے کاہنوں نے لوگوں سے خُدا کے خلاف بہت سارے گناہ اور بدیاں کرائی تھیں اور وہ ابینادی کی موت پر غمزدہ تھے اور ایلما کے جانے پر بھی اور اُن لوگوں پر بھی جو اُس کے ساتھ گئے، جنہوں نے خُدا کی قُدرت اور قوت اور ابینادی کی کہی ہُوئی باتوں پر ایمان کے وسیلے سے خُدا کی کلیسیا کی بنیاد رکھی تھی۔
۳۱- ہاں اُنہوں نے اُن کے جانے پر افسوس کیا کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں۔

اب وہ خوشی سے اُن کے ساتھ شامل ہُوئے تھے کیونکہ وہ خود خُداوند کی خدمت کرنے اور اُس کے احکام ماننے کے عہد میں شامل ہُوئے تھے۔

۳۲–اور اب جب سے عمون آیا تھا تو لمحی بادشاہ اور اُس کے بہت سے لوگ بھی اُس کی خدمت اور اُسکے حُکم ماننے کے عہد میں داخل ہو گئے۔

۳۳–اور ایسا ہُوا کہ لمحی بادشاہ اور اُس کے بہت سارے لوگ بپتسمہ لینے کے خواہش مند تھے، لیکن ملک میں کوئی نہ تھا جسے خُدا کی طرف سے اِختیار ہوتا۔ اور عمون نے ایسا کرنے سے انکار کیا کیونکہ وہ خود کو لائق خادم نہیں سمجھتا تھا۔

۳۴–اِسلئے اُنہوں نے خُداوند کے رُوح کے نازل ہونے تک کوئی کلیسیا نہ بنائی۔ اب وہ چاہتے تھے کہ ایلما اور اُس کے بھائیوں جیسے ہو جائیں جو بیابان میں چلے گئے تھے۔

۳۵–وہ بپتسمہ اِسلئے لینا چاہتے تھے کہ اِس بات کی گواہی اور شہادت ہو کہ وہ اپنے دلوں کے نیک اِرادوں سے خُدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو بھی اُنہوں نے انتظار کیا اور اُن کے بپتسمہ کا حال اِس کے بعد بتایا جائے گا۔

۳۶–اور اب عمون اور اُس کے لوگوں اور لمحی بادشاہ اور اُس کے لوگوں کو بڑی فکر یہ تھی کہ اپنے آپ کو لامنوں کے ہاتھوں اور غلامی سے رہائی دلائیں۔

۲۲ باب

لوگوں کے لئے لامنوں کی غلامی سے فرار کے منصوبے بنائے جاتے ہیں —— لامنوں کو متوالا بنایا جاتا ہے —— لوگ فرار ہو کر ضریملہ کو لوٹ آتے ہیں اور مضایاہ بادشاہ کی رعایا بن جاتے ہیں۔ قریباً ۱۲۱-۱۲۰ ق م۔

۱–اور اب ایسا ہُوا کہ عمون اور لمحی بادشاہ لوگوں سے صلاح لینے لگے کہ کیسے اپنے آپ کو غلامی سے رہائی دلائیں اور بلکہ اُنہوں نے کہلوا بھیجا کہ لوگ مل کر خود کو اِکٹھا کریں اور یہ اُنہوں نے اِس لئے کیا تاکہ وہ اِس معاملے میں لوگوں کی رائے لیں۔

۲–اور ایسا ہُوا کہ خود کو غلامی سے رہائی دلانے کے لئے وہ کوئی راہ نہ نکال سکے سوائے اِس کے کہ وہ اپنی عورتیں اور بچے اور گلّے اور اپنے ریوڑ اور اپنے خیمے لیں اور بیابان میں چلے جائیں کیونکہ لامنی شمار میں بہت زیادہ تھے یہ خیال کر کے کہ وہ خود کو تلوار کے ذریعے غلامی سے رہائی دلائیں گے، لمحی کے لوگوں کے لئے اُن کے ساتھ لڑائی کرنا ممکن نہ تھا۔

۳–اب ایسا ہُوا کہ جدعون آگے بڑھا اور بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُس سے کہا اب اے بادشاہ اپنے بھائیوں لامنوں سے لڑائی کے دوران تُو نے کئی مرتبہ میری باتوں کو سنا ہے۔

۴–اور اب اے بادشاہ اگر تُو نے مجھے نکمّا خادم نہیں پایا یعنی اگر تُو نے کسی حد تک میری باتوں کو سُنا ہے اور یہ تیری خدمت کے لئے تھیں تو اب پھر مَیں چاہتا ہُوں کہ اِس وقت بھی تُو میری بات سُن اور میں جو تیرا خادم ہوں اِن لوگوں کو غلامی سے رہائی دلاؤں گا۔

۵–اور بادشاہ نے اُسے بولنے کی اجازت دی۔ اور جدعون نے اُس سے کہا۔

۶- شہر کے پچھلے حصّے کی عقبی دیوار کے ساتھ پچھلے دروازے کو دیکھ۔ جہاں لامنی یعنی لامنوں کے محافظ متوالے ہو رہتے ہیں، سو ہم ایسا کریں گے کہ لوگوں میں یہ اعلان کرا دیں گے کہ وہ اپنے گلّوں اور ریوڑوں کو جمع کر کے رات کے وقت بیابان میں لے جائیں۔

۷- اور مَیں تیرے حُکم کے مطابق جاؤں گا اور لامنوں کو آخری مرتبہ مے کا خراج دوں گا اور وہ نشے میں ہو جائیں گے اور جب وہ متوالے ہو کر سو رہیں گے تو ہم اُن کے ڈیرے کے بائیں جانب خفیہ راستے سے نکل جائیں گے۔

۸- یوں ہم اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اپنے گلّوں اور ریوڑوں سمیت بیابان میں نکل جائیں گے اور ہم شلوم کے مُلک کے ساتھ ساتھ سفر کریں گے۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے جدعون کی باتوں پر کان لگایا۔

۱۰- اور لمحی بادشاہ نے حُکم دیا کہ اُسکے لوگ اپنے گلّے اکٹھے کریں اور اُس نے لامنوں کو مے کا خراج بھیجا اور اُس نے اُنکو تحفے کے طور پر بھی کچھ مے بھیجی اور اُنہوں نے بہت زیادہ مے پی لی جو لمحی بادشاہ نے اُنہیں بھیجی تھی۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ لمحی بادشاہ کے لوگ رات کو بیابان کی طرف اپنے گلّوں اور ریوڑوں سمیت نکل گئے اور وہ شلوم کے ملک کے ساتھ ساتھ بیابان میں نکلے اور عمون اور اُسکے بھائیوں کی رہنمائی میں ضریملہ کے ملک میں گئے۔

۱۲- اور وہ اپنا سارا سونا اور چاندی اور اپنی قیمتی چیزیں اور جو کچھ وہ اُٹھا سکتے تھے اور اپنا اناج بھی اپنے ساتھ بیابان میں لے گئے اور اُنہوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔

۱۳- اور بیابان میں کئی دنوں کے سفر کے بعد وہ ضریملہ کے ملک میں پہنچے اور مضایاہ کے لوگوں میں شامل ہو گئے اور اُس کی رعایا بن گئے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ نے خوشی سے اُن کا استقبال کیا اور اُس نے اُنکی تواریخ اور وہ تواریخ بھی جو لمحی کے لوگوں کو ملی تھی، اپنے پاس رکھ لیا۔

۱۵- اور اب ایسا ہُوا کہ جب لامنوں کو پتہ چلا کہ لمحی کے لوگ رات کو ملک سے نکل گئے ہیں تو اُنہوں نے بیابان میں اُن کا پیچھا کرنے کے لیے ایک فوج بھیجی۔

۱۶- اور دو دن اُن کا پیچھا کرنے کے بعد بھی وہ اُن کے نشان نہ پا سکے، سو وہ بیابان میں کھو گئے۔

ایلما اور خُداوند کے لوگوں کی تواریخ جنہیں نوح بادشاہ کے لوگوں نے بیابان میں نکال دیا۔

۲۳ اور ۲۴ ابواب پر مُشتمل۔

باب ۲۳

ایلما بادشاہ بننے سے انکار کر دیتا ہے — وہ بحثیت اعلیٰ کاہن خدمت کرتا ہے — خُداوند اُس کے لوگوں کو سزا دیتا ہے اور لامنی ہیلم کی سر زمین فتح کر لیتے ہیں — عملون، نوح بادشاہ کے بدکردار کاہنوں کا سردار لامنی شہنشاہ کے ماتحت حکومت کرتا ہے۔ قریباً ۱۴۵-۱۲۱ ق م۔

۱- اب ایلما کو خُداوند نے خبردار کیا کہ نوح بادشاہ کی فوجیں اُس پر چڑھائی کرنے کو ہیں اور تب اُس نے اپنے لوگوں کو بتایا، سو اُنہوں نے اپنے ریوڑ اور اپنا غلّہ لیا اور نوح بادشاہ کی فوجوں کے آنے سے پہلے بیابان میں چلے گئے۔

۲- اور خُداوند نے اُنہیں مضبوط کیا کہ نوح بادشاہ کے لوگ اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے پکڑ نہ سکے۔

۳- اور اُن کے بیابان میں فرار کا سفر آٹھ دن کا تھا۔

۴- اور وہ ایک جگہ پہنچے، ہاں ایک بڑی خوش نما اور خوبصورت جگہ ایک شفاف پانی والی سرزمین۔

۵- اور اُنہوں نے اپنے خیمے لگائے اور زمین کاشت کرنے اور عمارتیں بنانے لگے، ہاں وہ محنتی تھے اور بہت زیادہ کام کرتے تھے۔

۶- اور لوگ چاہتے تھے کہ ایلما اُن کا بادشاہ ہو کیونکہ وہ اپنے لوگوں کا محبوب تھا۔

۷- لیکن اُس نے اُن سے کہا، دیکھو ہمارے لئے بادشاہ کا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے کہ کسی بشر کو دوسرے سے بہتر مت جانو یعنی کوئی آدمی یہ خیال مت کرے کہ وہ دوسرے سے افضل ہے، سو اِسلئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں ضروری نہیں کہ کوئی تُمہارا بادشاہ ہو۔

۸- تو بھی اگر یہ ممکن ہو کہ ہمیشہ ایک عادل آدمی تُمہارا بادشاہ بنے تو پھر تُمہارے لئے بادشاہ بہتر ہوگا۔

۹- لیکن نوح بادشاہ اور اُس کے کاہنوں کی بدکرداری یاد رکھو، مَیں خود بھی ایک پھندے میں پھنس گیا تھا اور بہت سے ایسے کام کیے جو خُدا کی نظر میں مکروہ تھے اور اُن سے مجھے سخت پشیمانی ہوئی۔

۱۰- تو بھی بڑی مشکلوں کے بعد خُداوند نے میری فریاد سنی اور میری دُعاؤں کا جواب دیا اور مجھے اپنے ہاتھوں مَیں تُم میں بہتوں کو اُس کے سچّ کا علم پہنچانے کا ہتھیار بنالیا ہے۔

۱۱- لیکن مَیں اِس پر فخر نہیں کرتا کیونکہ مَیں اپنے آپ پر فخر کرنے کے لائق نہیں ہُوں۔

۱۲- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں نوح بادشاہ نے تُم پر ظلم کیا اور اُس کی اور اُس کے کاہنوں کی غلامی میں رہے ہو اور اُن کے سبب تُم بدی میں پڑے، اِسلئے تُم بدکرداری کے بندھن میں جکڑے گئے۔

۱۳- اور اب جب تُم خُدا کی قدرت سے اِن بندھنوں سے آزاد ہُوئے ہو، ہاں جیسے تُم نوح بادشاہ اور اُس کے لوگوں کے ہاتھوں اور بدکرداری کے بندھنوں سے بھی ویسے ہی میں چاہتا ہُوں کہ تُم اُس آزادی میں قائم رہو جس میں تُم نے رہائی پائی ہے اور یہ کہ تُم کسی آدمی پر بھروسہ نہ کرو کہ وہ تُمہارا بادشاہ ہو۔

۱۴- اور نہ ہی کسی ایسے آدمی پر اپنا اُستاد یا خادم ہونے کے لئے بھروسہ کرو سوائے اِسکے کہ وہ مرد خُدا ہو، اُسکی راہوں پر چلتا ہو اور اُسکے حُکموں کو مانتا ہو۔

۱۵- یوں ایلما نے اپنے لوگوں کو تعلیم دی کہ ہر شخص اپنے پڑوسی سے اپنی مانند پیار کرے تاکہ اُنکے درمیان آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔

۱۶–اور اب ایلما اُن کی کلیسیا کا بانی ہوتے ہُوئے اُنکا کاہن اعلیٰ ہُوا۔

۱۷–اور ایسا ہُوا کہ اُس کے علاوہ خُدا کی طرف کسی کو بھی منادی کرنے اور تعلیم دینے کا اِختیار نہ تھا۔ سو اُس نے اُن کے سارے کاہنوں اور اُن کے اُستادوں کو مخصوص کیا اور عادل آدمیوں کے سوا کوئی بھی مخصوص نہ کیا گیا۔

۱۸–سو اُنہوں نے اپنے لوگوں کی نگہبانی کی اور راستبازی کی باتوں سے اُن کی پرورش کی۔

۱۹–اور ایسا ہُوا کہ وہ مُلک میں نہایت زیادہ خوش حال ہونے لگے اور اُنہوں نے اِس سرزمین کا نام ہیلم رکھا۔

۲۰–اور ایسا ہُوا کہ وہ ہیلم کے ملک میں نہایت زیادہ بڑھ گئے اور خوش حال ہُوئے اور اُنہوں نے ایک شہر تعمیر کیا، جسے وہ ہیلم کا شہر کہتے تھے۔

۲۱–لیکن خُداوند اپنے لوگوں کی تادیب بھی کرتا ہے، ہاں وہ اُن کے صبر اور ایمان کو آزماتا ہے۔

۲۲–تو بھی جو کوئی بھی اُس پر ایمان رکھتا ہے وہی آخری دن اقبالمند ہو گا۔ ہاں اور اُن لوگوں کے ساتھ بھی یوں ہُوا۔

۲۳–کیونکہ دیکھو مَیں تُمہیں بتاتا ہُوں کہ وہ غلامی میں لائے گئے اور کوئی اُنہیں چھڑوا نہ سکا لیکن صرف خُداوند اُنکا خُدا، ہاں یعنی ابراہام اور اسحاق اور یعقوب کا خُدا۔

۲۴–اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اُنہیں چُھڑایا اور اُس نے اپنی بڑی قدرت اُن پر ظاہر کی اور وہ نہایت شادمان تھے۔

۲۵–کیونکہ دیکھو ایسا ہُوا کہ جب وہ ہیلم کے ملک میں، ہاں ہیلم کے شہر میں ارد گرد زمین کاشت کرتے تھے دیکھو لامنوں کی ایک فوج ملک کے اندر آ موجود ہُوئی۔

۲۶–اب ایسا ہُوا کہ ایلما کے بھائی اپنے کھیتوں سے بھاگ گئے اور ہیلم کے شہر میں خود کو اِکٹھا کیا اور وہ لامنوں کے آنے سے نہایت خوفزدہ تھے۔

۲۷–لیکن ایلما آگے بڑھ کر اُن میں کھڑا ہوا اور اُنہیں نصیحت کرنے لگا کہ وہ خوفزدہ نہ ہُوں بلکہ خُداوند اپنے خُدا کو یاد کریں اور وہ اُنہیں چھڑائے گا۔

۲۸–سو اُنکا خوف جاتا رہا اور وہ خُداوند سے فریاد کرنے لگے کہ وہ لامنوں کے دل نرم کرے تاکہ وہ اُنہیں اور اُن کی بیویوں اور اُنکے بچوں کو چھوڑ دیں۔

۲۹–اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے لامنوں کے دل نرم کیے اور ایلما اور اُس کے بھائی آگے بڑھے اور اپنے آپ کو اُن کے حوالے کر دیا اور لامنوں نے ہیلم کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

۳۰–اب لامنوں کی فوج جس نے لمحی بادشاہ کے لوگوں کا پیچھا کیا تھا وہ بیابان میں کئی دنوں تک بھٹکتی رہی۔

۳۱–اور دیکھو وہ مقام جو عملون کہلاتا تھا، وہاں اُنہوں نے نوح کے کاہنوں کو دیکھا اور اُنہوں نے عملون کے ملک پر قبضہ کر لیا اور وہاں زمین کاشت کرنے لگے۔

۳۲–اب اُن کاہنوں کے سردار کا نام عملون تھا۔

۳۳–اور ایسا ہُوا کہ عملون نے لامنوں کی منت کی اور اُس نے بھی اپنی بیویوں کو جو لامنوں کی

بیٹیاں تھیں، اپنے بھائیوں کی منت کرنے کو بھیجا تاکہ وہ اُن کے شوہروں کو ہلاک نہ کریں۔

۳۴- اور لامنوں نے عملون اور اُس کے بھائیوں پر رحم کیا اور اُنہیں اُن کی بیویوں کے سبب ہلاک نہ کیا۔

۳۵- اور عملون اور اُس کے بھائی لامنوں میں شامل ہو گئے اور وہ بیابان میں نیفی کے مُلک کی تلاش میں سفر کر رہے تھے کہ اُنہوں نے ہیلم کا ملک دریافت کیا جو ایلما اور اُسکے بھائیوں کی ملکیت میں تھا۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے ایلما اور اُس کے بھائیوں سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اُنہیں نیفی کے ملک کا راستہ بتادیں تو وہ اُن کو اُن کی زندگیاں اور اُنکی آزادی بخش دیں گے۔

۳۷- اگرچہ ایلما نے اُنہیں نیفی کے مُلک کو جانے والا راستہ بتا دیا لیکن لامنوں نے وعدہ خلافی کی اور ہیلم کے مُلک کے گرداگرد ایلما اور اُس کے بھائیوں پر محافظ مقرر کر دیے۔

۳۸- اور اُن کے باقی ماندہ نیفی کے مُلک کو چلے گئے اور اُن میں سے چند ہی ہیلم کے مُلک کو واپس ہوئے اور اپنے ساتھ اُن محافظوں کی بیویوں اور بچوں کو بھی لائے جنہیں اُس مُلک میں چھوڑا گیا تھا۔

۳۹- اور لامنوں کے بادشاہ نے عملون کو اجازت دی تھی کہ وہ اُس کے لوگوں پر بادشاہ اور حاکم بنے جو ہیلم کے مُلک میں تھے، لیکن اُسے لامنوں کے بادشاہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنے کا اِختیار نہیں ہو گا۔

۲۴ باب

عملون ایلما اور اُس کے لوگوں پر ظلم کرتا ہے —— جو کوئی عبادت کرتا ہے اُسے مار دیا جاتا ہے —— خُداوند اُن کے بوجھ کو ہلکا کر دیتا ہے —— وہ اُنہیں غلامی سے رہائی دلاتا ہے اور وہ ضریملہ میں واپس آتے ہیں۔ قریباً ۱۴۵-۱۲۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ عملون لامنوں کے بادشاہ کا مقبول نظر ہوا، سو لامنوں کے بادشاہ نے اُسے اور اُسکے بھائیوں سے کہا کہ وہ اُس کے لوگوں پر اُستاد مقرر ہوں، ہاں بلکہ اُن لوگوں پر بھی جو شملون کے ملک اور شیلوم کے مُلک اور عملون کے ملک میں تھے۔

۲- چونکہ لامنوں نے اِن سارے مُلکوں پر قبضہ کر لیا تھا، سو لامنوں کے بادشاہ نے اِن تمام مُلکوں پر بادشاہ مقرر کیے۔

۳- اور اب لامنوں کے بادشاہ کا نام اپنے باپ کے نام کی نسبت سے لامن تھا اور اِس لئے وہ لامن بادشاہ کہلاتا تھا۔ اور وہ بے شمار لوگوں پر بادشاہ تھا۔

۴- اور اُس نے عملون کے بھائیوں کو ہر اُس مُلک میں اُستاد مقرر کیا جو اُس کے لوگوں کی ملکیت تھی اور یوں نیفی کی زبان لامنوں کے تمام لوگوں میں سکھائی جانے لگی۔

۵- اور یہ لوگ ایک دوسرے کے ہمدرد تھے لیکن اُنہیں خُدا کی بابت کوئی علم نہ تھا نہ ہی عملون کے بھائیوں نے اُنہیں خُداوند اُن کے خُدا کے متعلق کوئی چیز بتائی نہ ہی موسیٰ کی شریعت نہ ہی اُنہوں نے ابینادی کی باتیں سکھائیں۔

۶- لیکن اُنہوں نے اُنہیں یہ سکھایا کہ وہ اپنی تواریخ لکھیں اور یہ کہ وہ ایک دُوسرے کو لکھا کریں۔

۷- اور یوں لامنی نہایت دولتمند ہو گئے اور اُنہوں نے ایک دوسرے سے تجارت کی اور نہایت بڑھ گئے اور دُنیا کی حکمت کے موافق نہایت عقلمند اور چالاک لوگ بن گئے، ہاں وہ بڑے چالاک لوگ بن گئے اور اپنے بھائیوں کے علاوہ دوسروں سے ہر قسم کا بُرا کام کرتے اور قتل و غارت میں خوش رہتے۔

۸- اور اب ایسا ہُوا کہ عملون نے ایلما اور اُس کے بھائیوں پر اِختیار جتانا اور اُن پر ظلم کرنا شروع کر دیا اور اپنے بچوں سے اُن کے بچوں پر ظلم کرایا۔

۹- چونکہ عملون جانتا تھا کہ ایلما بادشاہ کے کاہنوں میں سے تھا اور یہ کہ اُس نے ابینادی کی باتوں کا یقین کیا تھا اور بادشاہ کے سامنے سے نکال دیا گیا تھا، اور وہ اِس پر غضبناک تھا، اگرچہ خود وہ لامن بادشاہ کے تابع تھا لیکن پھر بھی اُس نے اُن پر اِختیار جتایا اور اُن پر بیگار لگائے اور اُن پر بیگار لینے والے مقرر کیے۔

۱۰- اور ایسا ہوا کہ اُن کی مصیبتیں نہایت بڑھیں اور وہ بڑی قوت کے ساتھ خُدا سے فریاد کرنے لگے۔

۱۱- اور عملون نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ اپنا رونا بند کریں اور اُس نے اُن کی نگرانی کے لئے محافظ مقرر کیے تاکہ جو کوئی خُدا سے فریاد کرتا ہوا پایا جائے اُسے وہ مار دیں۔

۱۲- اور ایلما اور اُس کے ساتھیوں نے خُداوند اپنے خُدا کی طرف آوازیں بلُند نہ کیں بلکہ اپنے دل اُس کی طرف اُنڈیل دیے اور وہ اُن کے دلوں کے خیالات جانتا تھا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اُن کی مصیبتوں میں اُنہیں خُداوند کی آواز یہ کہتے ہَوئے آئی، اپنے سر اُٹھاؤ اور خاطر جمع رکھو کیونکہ میں اِس عہد کو جانتا ہُوں جو تُم نے مجھ سے کیا اور مَیں اپنے لوگوں کے ساتھ عہد باندھوں گا اور اُنہیں غلامی سے رہائی دلاؤں گا۔

۱۴- اور جب تک تُم غلامی میں ہو تُمہارے کندھوں کے بوجھ اتنے ہلکے کر دوں گا جو تُمہیں تُمہاری پیٹھ پر محسوس بھی نہ ہُوں گے اور مَیں یہ اِسلئے کروں گا کہ تُم اِس کے بعد میرے گواہ رہو اور تُم یقیناً جان لو کہ مَیں خُداوند خُدا، اپنے لوگوں کی مصیبتوں میں اُن کے پاس جاتا ہُوں۔

۱۵- اور اب ایسا ہُوا کہ وہ بوجھ جو ایلما اور اُسکے بھائیوں پر ڈالے گئے ہلکے کر دیے گئے، ہاں خُداوند نے اُنہیں اتنا مضبوط بنا دیا کہ وہ اپنے بوجھ کو آسانی سے اُٹھا سکیں اور اُنہوں نے خوشی اور صبر سے خُدا کی مرضی پوری کی۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ اُن کا ایمان اور صبر اتنا مضبوط تھا کہ خُداوند کی آواز یہ کہتے ہُوئے اُن کی طرف پھر آئی کہ خاطر جمع رکھو کیونکہ کل مَیں تُمہیں غلامی سے رہائی دوں گا۔

۱۷- اور اُس نے ایلما سے کہا، تُو اِن لوگوں کے آگے جانا اور مَیں تیرے ساتھ ہُوں گا اور مَیں اِن لوگوں کو غلامی سے رہائی دلاؤں گا۔

۱۸-اب ایسا ہُوا کہ ایلما اور اُس کے لوگوں نے رات کے وقت اپنے گلے اور اپنا اناج جمع کیا، ہاں بلکہ ساری رات وہ اپنے ریوڑ اکٹھے کرتے رہے۔

۱۹- اور صبح خُداوند نے لامنوں پر گہری نیند بھیجی اور ہاں اُن سے بیگار لینے والے گہری نیند سو گئے۔

۲۰-اور ایلما اور اُس کے لوگ بیابان میں نکل گئے اور سارے دن کے سفر کے بعد اُنہوں نے ایک وادی میں خیمے لگائے اور اِس وادی کو اُنہوں نے ایلما کا نام دیا کیونکہ اُس نے بیابان میں اُن کی رہنمائی کی تھی۔

۲۱- ہاں اور ایلما کی وادی میں وہ خُدا کی شکر گزاری کرنے لگے کیونکہ اُس نے اُن پر رحم کیا تھا اور اُن کے بوجھ ہلکے کیے تھے اور اُن کو غلامی سے رہائی دلائی تھی کیونکہ وہ غلامی میں تھے اور اُنہیں سوائے خُداوند اُنکے خُدا کے کوئی نہیں چھُڑا سکتا تھا۔

۲۲-اور اُنہوں نے خُدا کی شکر گزاری کی، ہاں اُن کے تمام مردوں اور اُنکی عورتوں اور اُن کے بچوں نے جو بول سکتے تھے، اپنی آوازیں خُدا کی تعریف میں بلند کیں۔

۲۳-اور اب خُداوند نے ایلما سے کہا، تُو جلدی کر اور خود اور اپنے لوگوں کو اِس مُلک سے باہر لے جا کیونکہ لامنی جاگ گئے ہیں اور تیرا پیچھا کرتے ہیں، سو اپنے آپ کو اِس مُلک سے باہر لے جا اور مَیں لامنوں کو اِس وادی میں روکوں گا، کہ وہ اِن لوگوں کے پیچھے اِس سے آگے نہ آنے پائیں گے۔

۲۴-اور ایسا ہُوا کہ وہ وادی سے نکل گئے اور بیابان میں سفر کیا۔

۲۵- اور وہ بیابان میں بارہ دن کی مسافت کے بعد ضریملہ کے ملک میں پہنچے اور مضایاہ بادشاہ نے اُن کا استقبال بھی خوشی کے ساتھ کیا۔

---

۲۵ باب

ضریملہ میں میولک کی نسل نفیوں میں شامل ہو جاتی ہے — اُنہیں ایلما اور ضینیف کے لوگوں کی بابت علم ہوتا ہے — ایلما لمحی اور اُس کے سارے لوگوں کو بپتسمہ دیتا ہے — مضایاہ، ایلما کو خُدا کی کلیسیا قائم کرنے کا اِختیار دیتا ہے۔ قریباً ۱۲۰ ق م۔

۱-اور اب مضایاہ بادشاہ نے حُکم دیا کہ اُس کے سارے لوگ جمع ہوں۔

۲-اب نیفی کی اولاد اتنی نہ تھی یعنی وہ جو نیفی کی نسل سے تھے، اتنے نہ تھے جتنے کہ ضریملہ کے لوگ تھے جو کہ میولک کی نسل سے تھا اور وہ جو اُس کے ساتھ بیابان میں آئے۔

۳- اور نیفی کے لوگ اور ضریملہ کے لوگ اتنے زیادہ نہیں تھے جتنے کہ لامنی تھے، ہاں وہ اُن کے نصف بھی نہ تھے۔

۴-اور اب نیفی کے تمام لوگ جمع ہُوئے اور ضریملہ کے سارے لوگ بھی اور وہ دو گروہوں میں الگ الگ جمع ہوئے۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ نے اپنے لوگوں کے لئے ضینیف کی تواریخ پڑھی اور پڑھوایا، ہاں اُس نے ضینیف اور اُسکے لوگوں کی تواریخ پڑھی،

اُسوقت سے جب وہ ضریملہ سے گئے اور اُس
وقت تک کی جب وہ دوبارہ واپس آئے۔
۶-اور اُس نے ایلما اور اُس کے بھائیوں اور اُنکی
ساری مصیبتوں کے سارے احوال بھی اُس وقت
سے لے کر جب وہ ضریملہ سے گئے اور اُسوقت
تک جب وہ دوبارہ واپس آئے، پڑھے۔
۷-اور جب مضایاہ یہ تواریخ پڑھ چکا تو اُس کے
لوگ جو اُس ملک میں رہتے تھے حیران ہُوئے اور
تعجب کرنے لگے۔
۸- کیونکہ وہ نہ جانتے تھے کہ کیا خیال کریں،
اِسلئے کہ جب اُنہوں نے رہائی پانیوالوں کو دیکھا تو
وہ بہت زیادہ خوشی سے معمور ہو گئے تھے۔
۹-اور پھر جب اُنہیں اپنے بھائیوں کا خیال آیا
جو لامنوں کے ہاتھوں قتل ہوئے وہ نہایت افسردہ
ہوئے اور غم میں بہت روئے۔
۱۰-اور پھر جب اُنہوں نے خُدا کی فی الفور نیکی
اور ایلما اور اُسکے بھائیوں کی لامنوں کے ہاتھوں
اور غلامی سے رہائی دلانے میں اُسکی قُدرت کا
خیال کیا تو اُنہوں نے اپنی آوازیں بلند کیں اور
خُدا کی شکر گزاری کی۔
۱۱-اور پھر جب اُنہوں نے لامنوں کی گناہ اور
نجس حالت کے بارے میں سوچا جو کہ اُن کے
بھائی تھے تو وہ اُن کی جانوں کی بھلائی کے لئے درد
اور کرب سے بھر گئے۔
۱۲-اور ایسا ہُوا کہ عملون اور اُس کے بھائیوں
جنہوں نے لامنوں کی بیٹیوں سے بیاہ کیا تھا،
کی اولاد اپنے باپ دادا کے کاموں سے ناخوش
تھی اور نہیں چاہتی تھی کہ اب وہ باپ دادا کے
نام سے پکُارے جائیں، پس اب وہ چاہتے تھے کہ
نیفی کے نام سے کہلائیں تاکہ اُسی کی اولاد جانیں
جائیں اور اُنکا شمار اُن میں ہو جو نیفی کہلاتے ہیں۔
۱۳-اور اب ضریملہ کے سارے لوگ نیفیوں
کے ساتھ شمار کیے جاتے تھے اور یہ اِس لئے بھی
کہ سلطنت کسی اور کو نہیں بلکہ صرف اُن کو ملتی جو
نیفی کی نسل کے ہوتے۔
۱۴- اور اب ایسا ہُوا کہ جب مضایاہ نے
اپنے لوگوں کے سامنے کلام کرنا اور پڑھنا ختم کیا
تو اُس نے خواہش کی کہ ایلما بھی لوگوں سے
کلام کرے۔
۱۵-اور جب وہ بڑے بڑے ہجوموں میں جمع
ہُوئے تو ایلما نے اُن سے کلام کیا، اور وہ ایک گروہ
سے دوسرے گروہ میں لوگوں کو خُداوند پر ایمان
اور توبہ کی منادی کرتے ہُوئے گیا۔
۱۶- اور اُس نے لمحی کے لوگوں اور اپنے
بھائیوں اور اُن تمام کو جنہوں نے غلامی سے رہائی
پائی تاکید کی کہ وہ یاد رکھیں کہ یہ خُداوند ہی تھا
جس نے اُن کو رہائی دلائی۔
۱۷- اور ایسا ہُوا کہ ایلما کے لوگوں کو بہت
ساری باتوں کی تعلیم دینے اور اُن کیساتھ کلام کر
چکنے کے بعد لمحی بادشاہ خواہش مند ہُوا کہ اُسے
بپتسمہ دیا جائے اور اُس کے تمام لوگ بھی
خواہشمند ہوئے کہ اُسے بپتسمہ دیا جائے۔
۱۸- سو ایلما پانی میں گیا اور اُنہیں بپتسمہ دیا،
ہاں اُنہیں اُسی طرح بپتسمہ دیا جس طرح اُس نے
اپنے بھائیوں کو مورمن کے پانیوں میں دیا تھا،
ہاں اور جتنوں کو اُس نے بپتسمہ دیا اُنکا تعلق خُدا کی

کلیسیا سے ہُوا اور یہ اُنکے ایلما کے کلام پر اعتقاد کی وجہ سے تھا۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ بادشاہ نے ایلما کو اجازت دی کہ وہ ضریملہ کے سارے ملک میں کلیسیائیں قائم کرے اور اُس نے اُسے کاہن اور ہر کلیسیا میں اُستاد مقرر کرنے کا اختیار دیا۔
۲۰- اب یہ اِس لئے ہُوا کہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ایک اُستاد اُن کی نگہبانی نہیں کر سکتا تھا نہ ہی وہ سب ایک مجمع میں خُدا کا کلام سن سکتے تھے۔
۲۱- سو اُنہوں نے اپنے آپ کو مختلف گروہوں میں جمع کیا جنہیں کلیسیائیں کہا جاتا تھا، ہر کلیسیا کے اپنے کاہن اور اُستاد تھے اور ہر کاہن، ایلما کی زبانی کلام پا کر ہی منادی کرتا۔
۲۲- اور یوں بہت سی کلیسیاؤں کے باوجود وہ سب ایک ہی کلیسیا تھے، ہاں یعنی خُدا کی کلیسیاء کیونکہ خُدا پر ایمان اور توبہ کے سوا اِن کلیسیاؤں میں کسی بات کی منادی نہیں کی جاتی تھی۔
۲۳- اور اب ضریملہ کے ملک میں سات کلیسیائیں تھیں اور ایسا ہُوا کہ جو لوگ بھی مسیح یا خُدا کے نام سے کہلوانا چاہتے، وہ خُدا کی کلیسیاؤں میں شامل ہو جاتے۔
۲۴- اور وہ خُدا کے لوگ کہلاتے تھے۔ اور خُداوند نے اپنا رُوح اُن پر انڈیلا اور اُنہوں نے برکت پائی اور وہ ملک میں خوش حال ہُوئے۔

۲۶ باب

کلیسیا کے بہت سے ارکان بے اعتقادوں کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں — ایلما سے ابدی زندگی کا وعدہ کیا جاتا ہے — وہ جو توبہ کرتے ہیں اور بپتسمہ لیتے ہیں معافی پاتے ہیں — کلیسیا کے ارکان جو گناہ سے توبہ کرتے اور ایلما اور خُداوند کے سامنے اعتراف کرتے ہیں معاف کیے جائیں گے؛ ورنہ اُن کا شمار کلیسیا کے لوگوں میں نہ ہو گا۔ قریباً ۱۲۰-۱۰۰ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ نوجوان نسل میں بہت سارے ایسے تھے جو بنیمین بادشاہ کے کلام کو نہ سمجھتے تھے کیونکہ اُسکے اپنے لوگوں سے کلام کرتے وقت وہ ابھی چھوٹے بچے تھے اور وہ اپنے باپ دادا کی روایات پر یقین نہ رکھتے تھے۔
۲- جو کچھ مُردوں کی قیامت کی بابت کہا گیا تھا وہ اُس پر یقین نہیں کرتے تھے نہ ہی وہ مسیح کی آمد کا یقین کرتے تھے۔
۳- اور اب اپنی بے اعتقادی کے باعث وہ خُدا کا کلام نہ سمجھ سکتے تھے اور اُن کے دل سخت ہو گئے تھے۔
۴- اور وہ بپتسمہ نہ لیتے نہ ہی وہ کلیسیاء میں شامل ہوتے تھے۔ اور اپنے عقیدے میں وہ ایک الگ قوم تھے اور ہاں اِسکے بعد وہ ایسے ہی رہے یعنی اپنی نفسانی اور گناہ کی حالت میں کیونکہ وہ خُداوند اپنے خُدا سے دُعا نہ کرتے تھے۔
۵- اور اب مضایاہ کے دور میں اُن کا شمار خُدا کے لوگوں کے شمار سے نصف بھی نہ تھا لیکن بھائیوں میں اختلاف کے باعث وہ شمار میں کہیں زیادہ ہو گئے۔
۶- کیونکہ ایسا ہُوا کہ کلیسیا میں اُنہوں نے بہتوں کو پھسلانے والی باتوں سے فریب دیا اور اُن سے بڑے گناہ کرائے، اب یہ ضروری ہو گیا

تھا کہ کلیسیاء میں جو گنہگار کرتے اُنہیں کلیسیا تنبیہہ کرتی۔
۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ کاہنوں کے سامنے لائے گئے اور اُستاد اُنہیں کاہنوں کے سامنے لائے اور کاہن اُنہیں ایلما کے سامنے لائے جو کاہن اعلیٰ تھا۔
۸- اب مضایاہ بادشاہ نے ایلما کو کلیسیاء پر اختیار دیا ہوا تھا۔
۹- اور ایسا ہُوا کہ ایلما اُن کے متعلق نہیں جانتا تھا لیکن اُن کے خلاف بہت سے گواہ تھے اور ہاں لوگ کھڑے ہُوئے اور اُن کی بدکاریوں کی کثرت سے گواہی دی۔
۱۰- اب اِس سے پہلے کلیسیاء میں کوئی ایسا کام نہیں ہوا تھا، اِسلئے ایلما رُوح میں پریشان ہُوا اور اُس نے حُکم دیا کہ وہ بادشاہ کے سامنے لائے جائیں۔
۱۱- اور اُس نے بادشاہ سے کہا، دیکھ یہاں بہت سے ہیں جنہیں ہم تیرے سامنے لائے ہیں جن پر اپنے بھائیوں کی طرف سے الزام ہیں، ہاں اور وہ طرح طرح کی بدیوں میں پکڑے گئے ہیں۔ اور وہ اپنی بدیوں سے توبہ نہیں کرتے اِسلئے ہم اُنہیں تیرے سامنے لائے ہیں تاکہ تو اُنکے جرائم کے مطابق اُنکی عدالت کرے۔
۱۲- لیکن مضایاہ بادشاہ نے ایلما سے کہا، دیکھ میں اُن کی عدالت نہیں کرتا، سو عدالت کے لئے میں اُنہیں تیرے ہاتھوں میں دیتا ہوں۔
۱۳- اور اب ایلما کی رُوح پھر پریشان ہُوئی اور وہ گیا اور خُداوند سے دریافت کیا کہ اُسے اِس معاملے میں کیا کرنا چاہیے کیونکہ وہ ڈرتا تھا کہ خُدا کی نظر میں وہ غلطی نہ کر بیٹھے۔
۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جب اُس نے اپنی ساری جان خُدا کی طرف اُنڈیلی تو خُداوند کی آواز یہ کہتے ہوئے اُسکو آئی۔
۱۵- ایلما مبارک ہے تُو اور مبارک ہیں وہ بھی جنہوں نے مورمن کے پانیوں میں بپتسمہ لیا۔ اور تُو اِسلئے مبارک ہے کہ تُو اپنے بے پناہ ایمان کے وسیلے ابینادی کے صرف کہہ دینے ہی پر ایمان لے آیا۔
۱۶- اور وہ صرف اُن باتوں پر اپنے بے پناہ ایمان کے باعث مبارک ہیں جو تُو نے اُن سے کہیں۔
۱۷- اور مبارک ہے تُو کیونکہ تُو نے ان لوگوں میں ایک کلیسیا قائم کی ہے اور وہ قائم کیے جائیں گے اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔
۱۸- ہاں مبارک ہیں یہ لوگ جو میرے نام سے کہلانا چاہتے ہیں چونکہ وہ میرے نام سے کہلائیں گے اِسلئے وہ میرے ہوں گے۔
۱۹- اور مبارک ہے تُو کیونکہ تُو نے مجھ سے خطاکاروں کے متعلق دریافت کیا ہے۔
۲۰- تُو میرا خادم ہے اور مَیں تجھ سے عہد کرتا ہُوں کہ تُو ابدی زندگی پائے گا اور تُو میری خدمت کرے گا اور میرے نام میں آگے بڑھے گا اور میری بھیڑوں کو جمع کرے گا۔
۲۱- اور وہ جو میری آواز سنے گا وہ میری بھیڑ ہو گی اور تُو اُسے کلیسیا میں قبول کرنا اور میں بھی اُسے قبول کروں گا۔

۲۲- کیونکہ دیکھ یہ میری کلیسیا ہے جو کوئی بپتسمہ لے گا، توبہ کا بپتسمہ ہوگا۔ اور جسے تُو قبول کرے وہ میرے نام کا یقین کرے گا اور میں اُسے فیاضی کے ساتھ معاف کروں گا۔

۲۳- کیونکہ مَیں ہی ہُوں جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہوں کیونکہ مَیں ہی ہُوں جس نے اُنہیں تخلیق کیا ہے اور یہ مَیں ہُوں جو اُسے اپنے دائیں ہاتھ جگہ دیتا ہُوں جو آخر تک میرا یقین کرتا ہے۔

۲۴- کیونکہ دیکھ وہ میرے نام سے کہلاتے ہیں اور اگر وہ مجھے جانیں گے تو تب پھر وہ آگے آئیں گے اور میرے دائیں ہاتھ ابدی مقام پائیں گے۔

۲۵- اور ایسا ہوگا کہ جب دوسرا نرسنگا پھونکا جائے گا تو وہ جو مجھے کبھی نہ جانتے تھے آگے آئیں گے اور میرے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۲۶- اور پھر وہ جانیں گے کہ میں ہی خُداوند اُنکا خُدا ہوں کہ میں ہی اُن کا مخلصی دینے والا ہوں لیکن وہ مخلصی نہ پائیں گے۔

۲۷- اور تب میں اعلان کروں گا کہ میں اُنہیں کبھی نہ جانتا تھا اور وہ ابلیس اور اُسکے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہمیشہ کی آگ میں چلے جائیں گے۔

۲۸- اِسلئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں، وہ جو میری آواز نہ سُنے گا تو اُسے میری کلیسیا میں قبول نہ کرنا کیونکہ میں اُسے یومِ آخر قبول نہ کروں گا۔

۲۹- پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں جا اور جو کوئی میرے خلاف گناہ کرتا ہے تو اُس کے گناہوں کے موافق اُس کی عدالت کر جو اُس نے کیا ہے اور اگر وہ تیرے اور میرے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے اور نیک اِرادے سے توبہ کرے تو تُو اُسے معاف کر دینا اور مَیں بھی اُسے معاف کردوں گا۔

۳۰- ہاں اور جتنی مرتبہ بھی میرے لوگ توبہ کریں گے میں اپنے خلاف اُن کی خطائیں معاف کروں گا۔

۳۱- اور تُم بھی ایک دوسرے کی خطائیں معاف کرنا کیونکہ مَیں تُمہیں سچّ کہتا ہُوں کہ جو اپنے پڑوسی کی خطائیں معاف نہیں کرتا، جب وہ کہے کہ توبہ کرتا ہُوں، وہ اپنے آپ کو ملعون کرتا ہے۔

۳۲- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جا اور جو کوئی اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا وہ میرے لوگوں میں شمار نہیں ہوگا اور اِس وقت کے بعد ایسا ہی کرنا۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ ایلما نے یہ باتیں سُنیں اور اُنہیں لکھ لیا تاکہ وہ اُس کے پاس ہوں اور کہ وہ کلیسیاء کے لوگوں کی خُدا کے احکام کے مطابق عدالت کرے۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ ایلما گیا اور خُدا کے کلام کے مطابق اُن لوگوں کی عدالت کی جو بدی میں پکڑے گئے تھے۔

۳۵- اور جس کسی نے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اُنکا اعتراف کیا اُس نے اُن کو کلیسیاء کے لوگوں میں شمار کیا۔

۳۶- اور وہ جو اپنے گناہوں کا اعتراف نہ کرتے اور اپنی بدیوں سے توبہ نہ کرتے تھے وہ کلیسیاء کے لوگوں میں شمار نہ ہُوئے اور اُن کے نام مٹا دیے گئے۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ ایلما نے کلیسیاء کے تمام

معاملات کو ترتیب دیا اور خُدا کے سامنے دھیان سے چلتے ہوئے بہتوں کو قبول کرتے اور بہتوں کو بپتسمہ دیتے ہوئے وہ دوبارہ کلیسیاء کے معاملات میں نہایت زیادہ اطمینان اور خوش حالی پانے لگے۔

۳۸- اوراب پوری جانفشانی سے چل کر تمام باتوں میں خُدا کے کلام کو سکھا کر ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کر کے اُن کی طرف سے ظلم سہہ کر جو خُدا کی کلیسیاء سے تعلق نہ رکھتے تھے یہ تمام چیزیں ایلما اور اُسکے ساتھ محنت کرنیوالوں نے کیں جو کلیسیا پر اِختیار رکھتے تھے۔

۳۹- اور وہ بھائیوں کو نصیحت کرتے اور بلاناغہ دُعا کرنے اور تمام باتوں میں شکر گزاری کرنے کے لئے خُدا کا حُکم پا کر ہر ایک کو خُدا کے کلام سے اُسکے گناہوں ہوافق یعنی جو گناہ وہ کرتا، نصیت کی جاتی۔

۲۷ باب

مضایاہ ظلم کرنے سے منع کرتا اور برابری کی بات کرتا ہے —— ایلما بیٹا اور مضایاہ کے چار بیٹے کلیسیا کی تباہی کے خواہاں ہوتے ہیں —— ایک فرشتہ ظاہر ہوتا ہے اور اُنہیں اُنکی بُری روش ترک کرنے کا حُکم دیتا ہے —— ایلما دم بخُود رہ جاتا ہے —— ضرور ہے کہ تُمام بنی نوع انسان نجات حاصل کرنے کیلئے نئے سرے سے پیدا ہوں —— ایلما اور مضایاہ کے بیٹے خوشخبری کا اعلان کرتے ہیں۔ قریباً ۱۰۰-۹۲ ق م۔

۱-اوراب ایسا ہُوا کہ بے اعتقادوں کا ظلم کلیسیاء پر نہایت زیادہ بڑھا کہ کلیسیا بڑبڑانے لگی، اُنہوں نے اپنے رہنماؤں سے اِس معاملے کی شکایت کی اور اُنہوں نے ایلما کو شکایت کی۔ اور ایلما نے یہ معاملہ مضایاہ بادشاہ کے سامنے رکھا۔ اور مضایاہ نے اپنے کاہنوں سے مشورت کی۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ بادشاہ نے ملک میں ایک فرمان بھیجا کہ کوئی بھی بے اعتقاد خُدا کی کلیسیاء سے تعلق رکھنے والے کسی پر ظلم نہ کرے۔

۳- اور تمام کلیسیاؤں میں یہ سخت حُکم تھا کہ آپس میں اُن کے درمیان کوئی ظلم نہ ہو کہ تمام آدمیوں کے درمیان برابری ہو۔

۴- کہ وہ اپنی کفالت کے لئے اپنے ہاتھوں سے محنت کریں، کسی قسم کے فخر اور غرور کو اپنے اطمینان میں داخل نہ ہونے دیں یہ کہ ہر آدمی اپنے ہمسائے کو اپنی مانند جانے۔

۵- ہاں اور سوائے بیماری یا زیادہ محتاجی کی صورت کے علاوہ کاہن اور اُستاد اپنی کفالت کے لئے اپنے ہاتھوں سے محنت کریں اور ایسا کرنے سے اُن پر خُدا کا بڑا فضل ہوا۔

۶-اور مُلک میں پھر سے نہایت امن ہو گیا اور لوگ شمار میں نہایت بڑھنے لگے اور زمین کی سطح پر پھیلنے لگے، ہاں شمال اور جنوب، مشرق اور مغرب اور زمین کے چاروں طرف بڑے بڑے شہر اور گاؤں تعمیر کیے گئے۔

۷- اور خُداوند اُن کے درمیان آیا اور اُنہیں خوش حال کیا اور وہ نہایت بڑھے اور دولتمند لوگ بن گئے۔

۸- اب مضایاہ کے بیٹوں کا شمار بے اعتقادوں میں ہوتا تھا اور ایلما کا ایک بیٹا بھی اُن میں شمار ہوتا تھا، اپنے باپ کی نسبت سے اُس کا نام ایلما تھا لیکن

وہ بڑا بد کردار اور بت پرست آدمی بن چکا تھا۔ اور وہ وعدہ خلافی کرنے والا آدمی تھا اور لوگوں کو پھسلانے والی باتیں کہتا، اِسطرح اُس نے اپنی بدیوں کی طرف کئی لوگوں کو گمراہ کر لیا۔

۹- اور لوگوں کے دل موہ کر لوگوں کے درمیان بہت زیادہ جھگڑا کرا کے خُدا کے دُشمن کو اُن پر اِختیار جتانے کا موقع دے کر وہ خُدا کی کلیسیا کی خوش حالی میں بڑی رکاوٹ بن گیا۔

۱۰- اور اب ایسا ہُوا کہ جب وہ خُدا کی کلیسیاء تباہ کرنے کو تھا کیونکہ وہ مضایاہ کے بیٹوں کے ساتھ مل کر خفیہ طور سے کلیسیاء کو تباہ کرنے اور خُدا اور بلکہ بادشاہ کے احکام کے برخلاف خُداوند کے لوگوں کو گمراہ کر دینے کو تھا——

۱۱- اور جیسا کہ میں نے تُم سے کہا کہ جب وہ خُدا کے خلاف بغاوت کرنے والے تھے تو دیکھو خُداوند کا فرشتہ اُن پر ایسے ظاہر ہوا گویا بادل میں ہو اور وہ گرج کی آواز کی مانند اُن سے مخاطب ہُوا کہ جہاں وہ کھڑے تھے وہ جگہ ہل گئی۔

۱۲- اور وہ اتنے زیادہ حیران ہُوئے کہ زمین پر گر پڑے اور وہ باتیں نہ سمجھے جو فرشتے نے اُن سے کہیں۔

۱۳- لیکن وہ یہ کہتے ہُوئے دوبارہ چلایا، ایلما اُٹھ اور کھڑا ہو جا تُو کیوں خُدا کی کلیسیاء کو ستاتا ہے؟ کیونکہ خُداوند فرماتا ہے، یہ میری کلیسیاء ہے اور میں اِسے قائم رکھوں گا اور سوائے میرے لوگوں کی خطاؤں کے اِسے زوال نہیں آ سکتا۔

۱۴- اور پھر فرشتے نے کہا، دیکھ خُداوند نے اپنے لوگوں کی دُعائیں سُن لی ہیں اور اپنے خادم ایلما کی دُعائیں بھی جو کہ تیرا باپ ہے کیونکہ اُس نے بڑے ایمان سے تیرے لئے دُعا کی ہے کہ تجھے حق کی تعلیم کی طرف لایا جائے، سو اِسی مقصد سے مَیں تجھے خُدا کی قُدرت اور اِختیار کی بابت قائل کرنے آیا ہوں اور یہ کہ اُس کے خادموں کی دُعائیں اُنکے ایمان کے مطابق جواب پاتی ہیں۔

۱۵- اور اب دیکھ کیا تُو خُدا کی قُدرت کی مخالفت کر سکتا ہے؟ کیونکہ دیکھ کیا میری آواز زمین کو نہیں ہلا رہی؟ اور کیا تُو مجھے اپنے سامنے نہیں دیکھ سکتا؟ اور مَیں خُدا کی طرف سے بھیجا ہُوا ہُوں۔

۱۶- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں جا کے مُلک ہیلم اور نیفی کے مُلک میں اپنے باپ دادا کی اسیری کو یاد کر اور یاد کر کہ اُس نے اُن کے لیے کتنے بڑے بڑے کام کئے کیونکہ وہ اسیری میں تھے اور اُس نے اُنہیں رہائی دلائی۔ اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ایلما اپنی راہ لے اور کلیسیاء کو تباہ کرنے کا اب خیال نہ کر یہ کہ اُنکی دُعائیں سُنی جائیں اور یوں کہ تُو خود خارج کر دیا جائے۔

۱۷- اور اب ایسا ہُوا کہ یہ آخری بات تھی جو کہ فرشتے نے ایلما سے کہی اور وہ چلا گیا۔

۱۸- اور اب ایلما اور اُسکے ساتھی دوبارہ زمین پر گر پڑے کیونکہ اُن کی حیرانگی بہت زیادہ تھی کیونکہ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے خُداوند کے فرشتے کو دیکھا تھا اور اُسکی آواز گرج کی مانند تھی، جس نے زمین کو ہلا دیا اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خُدا کی قُدرت کے کوئی چیز زمین کو نہیں ہلا سکتی اور اِسطرح لرزا نہیں سکتی گویا کہ پھٹ کر ٹکڑے ہونے کو ہو۔

۱۹- اور اب ایلما کی حیرانگی اتنی بڑھ گئی کہ وہ گونگا ہو گیا کہ وہ اپنا منہ نہ کھول سکتا تھا، ہاں اور وہ لاغر ہو گیا اتنا کہ وہ اپنے ہاتھ تک نہیں ہلا سکتا تھا، اِسلئے جو اُس کے ساتھ تھے اُنہوں نے اُسے تھاما اور بے بسی کی حالت میں اُسے اُسکے باپ کے پاس لے جا کر اُسے لٹا دیا۔

۲۰- اور اُنہوں نے جو کچھ اُنکے ساتھ واقع ہُوا تھا اُس کے باپ کو بتایا اور اُس کا باپ خوش ہُوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ خُدا کی قُدرت تھی۔

۲۱- اور اُس نے حُکم دیا کہ لوگ اِس بات کی گواہی کیلئے جمع ہوں جو کچھ خُداوند نے اُس کے بیٹے اور اُسکے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا۔

۲۲- اور اس نے کاہنوں کو جمع کیا اور اُنہوں نے روزہ رکھا اور خُداوند اپنے خُدا سے دُعا کرنے لگے کہ وہ ایلما کی زبّان کھولے تاکہ وہ بول سکے اور یہ کہ اُسکے اعضا بھی اپنی قوت پائیں — تاکہ لوگوں کی آنکھیں کُھلیں اور وہ خُدا کی نیکی اور جلال کو دیکھیں اور جانیں۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ اُن کے دو دن اور دو راتیں روزہ رکھنے اور دُعا کرنے کے بعد ایلما کے اعضا نے قوت پائی اور وہ کھڑا ہُوا اور یہ کہہ کر کلام کرنے لگا کہ تسلی رکھو۔

۲۴- کیونکہ اُس نے کہا، مَیں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے اور خُداوند سے مخلصی پائی ہے، دیکھو مَیں رُوح سے پیدا ہُوا ہُوں۔

۲۵- اور خُداوند نے مجھ سے کہا، تعجب نہ کر کہ تمام بنی نوع انسان ہاں مرد اور عورتیں تمام قومیں، قبیلے، زبّانیں اور لوگ لازمی نئے سرے سے پیدا ہوں گے، ہاں اپنی جسمانی اور گری ہُوئی حالت سے تبدیل ہو کر خُدا سے پیدا ہوں گے اور خُدا سے مخلصی پا کر راستبازی کی حالت میں اُسکے بیٹے اور بیٹیاں ہوں گے۔

۲۶- اور یوں وہ نئی مخلوق بنتے ہیں اور جب تک وہ ایسا نہیں کرتے وہ ہرگز خُدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے۔

۲۷- مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر ایسا نہ ہو تو وہ یقیناً نکال دیے جائیں گے اور یہ مَیں جانتا ہُوں کیونکہ میں بھی اِسی طرح نکال دیا جانے کو تھا۔

۲۸- لیکن باوجود اِسکے کہ بڑی مصیبتوں سے گزرا ہوں اور موت کے قریب جا کر توبہ کی ہے خُداوند نے مجھے رحم کے ساتھ ہمیشہ کی آگ سے نکالنا مناسب جانا اور اب میں خُدا سے پیدا ہُوا ہُوں۔

۲۹- میری جان نے پت کی سی کڑواہٹ اور بدی کے بندھنوں سے مخلصی پائی ہے۔ مَیں تاریک اتھاہ گڑھے میں تھا لیکن اب میں خُداوند کا حیرت انگیز نور دیکھتا ہُوں، میری جان ابدی عذاب میں جکڑی تھی لیکن میں نکال لیا گیا ہوں اور اب میری جان کو کوئی دُکھ نہیں۔

۳۰- مَیں نے اپنے مخلصی دینے والے کو رّد کیا اور جو کچھ ہمارے باپ دادا نے کہا تھا اُس سے انکار کیا، لیکن اب وہ دیکھیں کہ وہ آئے گا اور یہ کہ وہ اپنی تخلیق کی ہر مخلوق کو یاد رکھتا ہے، وہ اپنے آپ کو سب پر ظاہر کرے گا۔

۳۱- ہاں ہر گُھٹنا جُھکے گا اور ہر زبّان اُسکا اقرار کرے گی، ہاں بلکہ آخری روز جب تمام

آدمی اُسکے سامنے عدالت کے لئے کھڑے ہوں گے، تب وہ اقرار کریں گے کہ وہ خُدا ہے، تب وہ جو دُنیا میں خُدا سے دور رہے، اعتراف کریں گے کہ اُن کیلئے ابدی سزا کی عدالت بالکل راست ہے اور وہ لرزیں گے اور کانپیں گے اور اُس کی سب کچھ دیکھنے والی آنکھ کے نیچے سکُڑ جائیں گے۔

۳۲-اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما اور وہ جو فرشتہ ظاہر ہونے کے وقت ایلما کے ساتھ تھے، سارے ملک میں سفر کرتے ہُوئے اُن چیزوں کی منادی کرنے اور سکھانے لگے جو اُنہوں نے دیکھی اور سُنی تھیں اور بڑی مصیبتوں کے باوجود لوگوں میں خُدا کے کلام کی منادی کرتے اور کئی بے اعتقاد اُنہیں مارتے اور اُن پر بڑے ظلم کرتے تھے۔

۳۳-لیکن اِن سب کے باوجود اُنہوں نے تحمّل اور بڑی محنت سے اُنہیں خُدا کے احکام کو ماننے کے لئے تاکید کر کے اور اُن کے ایمان کو مستحکم کر کے کلیسیا کو بڑی تسلی دی۔

۳۴-اور اُن میں چار مضایاہ کے بیٹے تھے اور اُن کے نام عمون، ہارون، اور اومنر اور حمنی تھے، یہ مضایاہ کے بیٹوں کے نام تھے۔

۳۵-اور اُنہوں نے ضریملہ کے سارے مُلک میں سفر کیا اور اُن سب لوگوں میں گئے جو مضایاہ بادشاہ کی رعایا تھے اور جو زخم اُنہوں نے کلیسیا کو لگائے تھے اُنہیں بھرنے کے لئے بڑی جانفشانی سے کام کرتے رہے، وہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کرتے اور اُن چیزوں کی منادی کرتے جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور اُن سب کو جو سُننے کی خواہش کرتے اُن سے وہ نبوّتیں اور نوشتے بیان کرتے۔

۳۶-اور یوں وہ بہتوں کو سچّائی کے علم، ہاں اُنکے مخلصی دینے والے کے علم کی طرف لانے میں خُد کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے۔

۳۷-اور وہ کتنے مُبارک ہیں کیونکہ اُنہوں نے سلامتی کی منادی کی اور خوشخبری کی منادی کی اور اُنہوں نے لوگوں میں اعلان کیا کہ خُداوند سلطنت کرتا ہے۔

۲۸ باب

مضایاہ کے بیٹے لامنوں میں منادی کے لئے جاتے ہیں —— مضایاہ یاردیوں کے اُوراق کا دو رویا بینی پتھروں کے ذریعے ترجمہ کرتا ہے۔ قریباً ۹۲ ق م۔

۱-اب ایسا ہُوا کہ جب مضایاہ کے بیٹے یہ سب کچھ کر چکے تو اُنہوں نے کچھ لوگوں کو ساتھ لیا اور اپنے باپ بادشاہ کے پاس واپس گئے اور اُس سے خواہش کی کہ وہ اُنہیں اور جنہیں اُنہوں نے چُنا ہے اجازت دے کہ وہ نیفی کے مُلک کو جائیں تاکہ وہ اُن باتوں کی منادی کریں جو اُنہوں نے سُنی تھیں اور وہ خُدا کا کلام اپنے بھائیوں لامنوں تک پہنچائیں ——

۲-کہ شاید وہ اُنہیں خُداوند اُن کے خُدا کے علم کی طرف لا سکیں اور اُنہیں اُنکے باپ دادا کی بدیوں کا بتائیں اور کہ شاید وہ نیفیوں کیلئے اپنی نفرت دور کر دیں تاکہ وہ بھی خُداوند اپنے خُدا میں شادمان ہونے کے لئے لائے جائیں اور کہ وہ ایک دوسرے پر مہربان رہیں تاکہ سارے مُلک

میں جو خُداوند اُنکے خُدا نے اُن کو دیا ہے پھر جھگڑے نہ ہوں۔
۳- اب وہ خواہش مند تھے کہ تمام مخلوق پر نجات کا اعلان کیا جائے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی جان ہلاک ہو، ہاں یہاں تک کہ یہ خیال بھی کہ کوئی جان نہ ختم ہونے والا عذاب برداشت کرے، یہ بات اُنکے کانپنے اور لرزنے کا سبب ہوتی تھی۔
۴- اور یوں خُداوند کے رُوح نے اُن پر اثر کیا تھا اگرچہ وہ نہایت مکروہ گنہگار تھے۔ اور خُداوند نے اپنے بے پناہ رحم کے سبب اُنہیں چھوڑ دیا تھا تو بھی اُنہوں نے اپنی جان میں اپنی بدیوں کے سبب بڑا عذاب سہا، اِس خوف سے کہ کہیں وہ ہمیشہ کے لئے خارج نہ کر دیے جائیں۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے مُلک کو جانے کے لئے وہ کئی دنوں تک باپ سے درخواست کرتے رہے۔
۶- اور مضایاہ بادشاہ نے خُداوند سے دریافت کیا کہ آیا وہ اپنے بیٹوں کو لامنوں میں کلام کی منادی کے لئے جانے دے۔
۷- اور خُداوند نے مضایاہ سے کہا، اُنہیں جانے دے کیونکہ بہت سارے اُن کی باتوں پر یقین کریں گے اور وہ ابدی زندگی پائیں گے اور مَیں تیرے بیٹوں کو لامنوں کے ہاتھوں سے بچاؤں گا۔
۸- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ نے اُنہیں اجازت دی کہ وہ جائیں اور اپنی درخواست کے مطابق کریں۔
۹- اور اُنہوں نے لامنوں میں جا کر خُدا کے کلام کی منادی کرنے کے لئے بیابان میں سفر کیا اور مَیں اِس کے بعد اُن کے کاموں کا حال بیان کروں گا۔
۱۰- اب بادشاہ مضایاہ کے پاس کوئی نہ تھا جسکے حوالے سلطنت کی جاتی کیونکہ اُس کا کوئی بیٹا وہاں نہ تھا جو سلطنت قبول کرتا۔
۱۱- سو اُس نے وہ تواریخ جو پیتل کے اُوراق پر کندہ تھی اور نیفی کے اُوراق بھی اور وہ سب کچھ جو خُدا کے احکام کے مطابق اُس نے محفوظ کر رکھا تھا، اُس تواریخ کا ترجمہ کرنے اور لکھوانے کے بعد جو سونے کے اُوراق پر تھی جو لمحی کے لوگوں کو ملی تھی، جنہیں لمحی کے ہاتھوں نے اُسکے سپرد کیا۔
۱۲- اور یہ اُس نے اپنے لوگوں کی بڑی بے تابی کے باعث کیا کیونکہ وہ نہایت زیادہ خواہشمند تھے کہ اُن لوگوں کے بابت جانیں جو نیست و نابود کر دیے گئے تھے۔
۱۳- اور اب اُس نے اُنکا اُن دو پتھروں کے ذریعے ترجمہ کیا، جو کمان کے دو سروں سے بندھے ہوتے تھے۔
۱۴- اب یہ چیزیں ابتدا ہی سے تیار کی گئی تھیں، جو زبانوں کا ترجمہ کرنے کے مقصد لئے نسل در نسل منتقل ہوتی رہی تھیں۔
۱۵- اور وہ خُداوند کے ہاتھ سے رکھے اور محفوظ کئے گئے تاکہ وہ ہر اُس مخلوق پر جو مُلک پر قابض ہو، وہ اپنے لوگوں کی بدیاں اور مکروہ کام ظاہر کرے۔
۱۶- اور قدیم وقتوں میں جس کسی کے پاس یہ چیزیں ہوتیں وہ رویابین کہلاتا۔
۱۷- اب مضایاہ کے اِس تواریخ کا ترجمہ ختم

کرنے کے بعد دیکھو یہ اُن لوگوں کے احوال بتاتی تھی جو تباہ ہو چکے تھے، اُس گزشتہ وقت سے لے کر جب وہ تباہ ہُوئے بابل کے عظیم بُرج کی تعمیر کے وقت تک، جب خُداوند نے لوگوں کی زبّان میں اختلاف ڈالا اور وہ تمام روی زمین پر پراگندہ ہُوئے تھے، ہاں اور بلکہ اُس گزشتہ وقت سے لے کر جب آدم کی تخلیق ہُوئی۔

۱۸- اب یہ احوال مضایاہ کے لوگوں کے لئے بڑے دُکھ کا سبب بنے، ہاں وہ غم سے بھر گئے لیکن اِس نے اُنہیں کافی علم دیا جس سے کہ وہ شادمان ہُوئے۔

۱۹- اور یہ احوال اِس کے بعد لکھے جائیں گے کیونکہ دیکھو یہ ضروری ہے کہ سب لوگ اِن باتوں کو جانیں جو اِن احوال میں لکھی ہیں۔

۲۰- اور اب جیسا کہ مَیں نے تُم سے کہا کہ جب مضایاہ بادشاہ یہ سب کچھ کر چکا تو اُس نے پیتل کے اُوراق لیے اور وہ ساری چیزیں جو اُس کے پاس تھیں اور اُس ایلما کے سُپرد کیں جو ایلما کا بیٹا تھا، ہاں ساری تواریخ اور ترجمان بھی اُس کے سپرد کیے اور حُکم دیا کہ وہ اُنہیں پاس رکھ کر محفوظ رکھے اور لوگوں کی تاریخ بھی لکھے اور وہ نسل در نسل آگے منتقل ہوتی رہیں جیسا کہ وہ اِس وقت سے منتقل ہوتی چلی آ رہی ہیں، جب لحی یروشلم سے آیا۔

۲۹ باب

مضایاہ تجویز کرتا ہے کہ بادشاہ کی بجائے قاضی چنُے جائیں —— ناراست بادشاہ اپنے لوگوں کو گناہ کی طرف لے جاتے ہیں —— ایلما کا بیٹا ایلما لوگوں کی رائے سے اعلیٰ قاضی چُنا جاتا ہے —— وہ کلیسیا کا اعلیٰ کاہن بھی ہے —— بڑا ایلما اور مضایاہ وفات پاتے ہیں۔ قریباً ۹۲-۹۱ ق م۔

۱- اب مضایاہ نے ایسا کرنے کے بعد لوگوں کی مرضی جاننے کے لئے سارے مُلک میں کہلوا بھیجا کہ رائے دیں کہ کون اُنکا بادشاہ ہو۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں کی طرف سے یہ رائے آئی کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہارون تیرا بیٹا، ہمارا بادشاہ اور ہمارا حاکم ہو۔

۳- اب ہارون، نیفی کے مُلک کو جا چکا تھا، سو بادشاہ سلطنت اُس کے سپرد نہ کر سکا اور نہ ہی ہارون سلطنت لینا چاہتا تھا نہ ہی مضایاہ کے بیٹوں میں سے کوئی سلطنت لینا چاہتا تھا۔

۴- سو مضایاہ بادشاہ نے دوبارہ اپنے لوگوں میں کہلوا بھیجا، ہاں اُس نے لکھ کر ایک پیغام لوگوں میں ایک پیغام بھیجا۔ اور وہ باتیں جو یہ کہتے ہُوئے لکھی گئیں؛

۵- دیکھو، ہاں اے میرے لوگو یعنی میرے بھائیو چونکہ مَیں تُمہاری بڑی قدر کرتا ہُوں، میر ی خواہش ہے کہ تُم اِس معاملے پر غور کرو جس پر تُمہیں غور کی دعوت دی گئی ہے —— کیونکہ تُم چاہتے ہو کہ تُمہارا کوئی بادشاہ ہو۔

۶- اب مَیں تُمہیں بتاتا ہُوں کہ سلطنت جس کا حق تھی اُس نے انکار کر دیا ہے اور وہ سلطنت نہیں لے گا۔

۷- اور اب اگر کسی کو اُس کی جگہ مقرر کیا گیا تو دیکھو مَیں ڈرتا ہُوں کہ تُمہارے درمیان جھگڑے نہ کھڑے ہو جائیں۔ اور کون جانتا ہے بلکہ میرا بیٹا

ہی جسکی یہ سلطنت ہے ناراض ہو جائے اور کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لے جس سے تُم میں جنگیں اور جھگڑے پیدا ہوں جو بڑی خونریزی اور خُداوند کی راہیں تبدیل کرنے کا سبب ہوں اور ہاں کئی لوگوں کی جانیں برباد ہوں۔

۸- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ آؤ ہم عقلمند بنیں اور اِن باتوں پر غور کریں کیونکہ ہمیں کوئی حق نہیں کہ میرا بیٹا ہلاک ہو نہ ہی ہمیں کسی دوسرے کو تباہ کرنے کا حق ہے جو اُسکی جگہ مقرر ہو۔

۹- اور اگر میرا بیٹا اپنے تکبر اور باطل باتوں کی طرف دوبارہ لوٹ آئے اور جو کام اُس نے کیے دہرائے اور سلطنت پر اپنا حق جتائے تو یہ اُس کے اور اُسکے لوگوں کیلئے بہت سے گناہ کرنے کا سبب ہوگا۔

۱۰- اور آؤ اب عقلمندی کریں اور اِن باتوں کی طرف دھیان دیں اور وہ کریں جو اُن لوگوں میں اطمینان پیدا کرے۔

۱۱- اگرچہ مَیں اپنے باقیماندہ دنوں تک تُمہارا بادشاہ رہُوں گا تو بھی آؤ اور اپنے قانون کے مطابق لوگوں کی عدالت کے لئے قاضی مقرر کریں اور ہم لوگوں کے معاملات کو نئے سرے سے ترتیب دیں گے کیونکہ ہم دانا لوگوں کو قاضی مقرر کریں گے جو خُدا کے احکام کے مطابق اِن لوگوں کی عدالت کریں گے۔

۱۲- اب یہ بہتر ہے کہ بہ نسبت آدمی کے خُدا انسان کی عدالت کرے کیونکہ خُدا کی عدالت ہمیشہ راست ہوتی ہے لیکن آدمی کے فیصلے ہمیشہ راست نہیں ہوتے۔

۱۳- اِسلئے اگر یہ ممکن ہو کہ تُم عادل آدمیوں کو اپنا بادشاہ بناؤ جو خُدا کے قوانین قائم کریں اور اُسکے احکام کے مطابق اِن لوگوں کی عدالت کریں ہاں اگر تُمہارے پاس بادشاہوں کیلئے ایسے آدمی ہُوں جو ویسا ہی کریں جیسا میرے باپ بنیمین نے اپنے لوگوں کے لئے کیا تھا — میں تُم سے کہتا ہوں کہ اگر ہمیشہ ایسا ہی ہو تو تُم اپنے اُوپر حُکمرانی کیلئے ہمیشہ بادشاہ ہی چُنو۔

۱۴- اور کہ مَیں نے بھی اپنی پوری صلاحیت اور اختیار کے ساتھ جو میرے پاس ہے تُمہیں خُدا کے احکام سکھانے اور سارے مُلک میں امن قائم کرنے کے لئے محنت کی ہے تاکہ نہ لڑائیاں نہ جھگڑے اور نہ چوریاں نہ لوٹ مار نہ قتل و غارت اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی شرارت ہو۔

۱۵- اور جس کسی نے بھی شرارت کی ہے میں نے اُس جرم کی سزا اُسے اُس قانون کے مطابق دی ہے جو ہمیں اپنے باپ دادا سے ملا۔

۱۶- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں چونکہ سارے آدمی عادل نہیں ہیں، سو بہتر نہیں کہ تُم پر حاکم ہونے کے لئے کوئی بادشاہ ہو یا بادشاہ ہُوں۔

۱۷- کیونکہ دیکھو ایک بدکردار بادشاہ کتنی بڑی شرارت کا باعث بنتا ہے، ہاں کتنی بڑی تباہی ہے!

۱۸- ہاں نوح بادشاہ اور اُسکی بدکاریوں اور مکروہات اور اُسکے لوگوں کی بدکاریوں اور مکروہات کو بھی یاد رکھو۔ دیکھو کتنی بڑی تباہی اُن پر آئی اور اپنی بدیوں کے باعث وہ غلامی میں بھی لائے گئے۔

۱۹- اور کیا یہ اُنکے خالق عقلِ کل کی شفاعت

اور اُن کی سچّی توبہ کے باعث نہ ہو اور نہ اب تک وہ یقیناً اسیری میں رہتے۔

۲۰- بلکہ دیکھو اُس نے اُنہیں اِسلئے آزاد کرایا کہ اُنہوں نے اُس کے سامنے اپنے آپ کو فروتن کیا اور چونکہ اُنہوں نے بڑی قوت کے ساتھ اُس سے فریاد کی، سو اُس نے اُنہیں غلامی سے رہائی دلائی اور یوں خُداوند تمام معاملوں میں اُنکی طرف رحم کا بازو بڑھا کر کہ اُنکا بھروسہ اُس پر ہو بنی نوع انسان کے درمیان اپنی قُدرت کے ساتھ کام کرتا ہے۔

۲۱- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں تُم ایک شریر بادشاہ کو بہت سے جھگڑوں اور بڑی خون ریزی کے سوا بے تخت نہیں کر سکتے۔

۲۲- کیونکہ دیکھو بدی میں اُسکے ساتھ اُسکے دوست ہوتے ہیں اور وہ اپنے گرد محافظ رکھتا ہے اور وہ اُن کے قوانین پھاڑ دیتا ہے جنہوں نے اُس سے پہلے راستبازی سے حکومت کی ہو اور وہ خُدا کے احکام کو اپنے پاؤں تلے روند دیتا ہے۔

۲۳- اور وہ قانون بناتا اور اپنے لوگوں میں اُنہیں بھیجتا ہے، ہاں وہ قانون جو اُسکی اپنی بدکاری کے ہیں اور جو کوئی اُسکے قانون کو نہیں مانتا وہ اُنہیں ہلاک کراتا ہے اور جو کوئی اُسکے خلاف بغاوت کرتا ہے وہ اُسکے خلاف جنگ کیلئے اپنی فوجیں بھیج دیتا ہے اور اگر وہ کر سکے تو اُنہیں تباہ کر دیتا ہے، یوں ایک ناراست بادشاہ راستبازی کی راہیں بدل دیتا ہے۔

۲۴- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں یہ ٹھیک نہیں کہ ایسی مکروہات تُم پر آئیں۔

۲۵- سو تُم لوگوں کی رائے سے قاضی چن لو تا کہ اِن قوانین کے مطابق جو تُمھیں تُمھارے باپ دادا نے دیے ہیں اور اُن سے تُمھاری عدالت ہو جو کہ درست ہیں اور جو اُنہیں خُداوند کے ہاتھ سے دیے گئے تھے۔

۲۶- اب یہ عام بھی نہیں ہے کہ لوگوں کی رائے ایسی چیز کی خواہش کرے جو راستی کے خلاف ہو لیکن کہ کم لوگوں میں عام ہے کہ وہ اُس چیز کی خواہش کریں جو درست نہیں ہے، سو تُم اِسے ماننا اور اِسے اپنا قانون بنانا—— اپنے معاملات لوگوں کی رائے سے چلانے کے لئے۔

۲۷- اور اگر وقت آ جائے کہ لوگوں کی رائے بدی کا انتخاب کرے تو تب وقت ہو گا کہ خُدا کی سزائیں تُم پر نازل ہُوں ہاں تب وہ وقت ہو گا کہ وہ بڑی تباہی کے ساتھ تُمھیں سزا دینے کو آئے گا جیسا کہ اب تک اِس مُلک کو سزا دیتا آیا ہے۔

۲۸- اور اب اگر تُمھارے پاس قاضی ہُوں اور وہ اُس قانون کے مطابق تُمھاری عدالت نہ کریں جو دیا گیا ہے تو تُم اُن کی عدالت اعلیٰ قاضیوں سے کرنا۔

۲۹- اگر تُمھارے اعلیٰ قاضی درست فیصلہ نہیں کرتے تو تُمھارے بعض ادنیٰ قاضی اکٹھے ہوں اور لوگوں کی رائے کے مطابق تُمھارے اعلیٰ قاضیوں کی عدالت کریں۔

۳۰- اور مَیں تُمھیں حُکم دیتا ہُوں خُداوند کے خوف میں یہ کام کرنا اور مَیں تُمھیں حُکم دیتا ہُوں کہ یہی کچھ کرنا کہ تُمھارا کوئی بادشاہ نہ ہو تا کہ

اگر یہ لوگ گناہ اور بدیاں کریں تو جواب دہی اُن کے اپنے سر ہو۔

۳۱- کیونکہ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں بہت سے لوگ بادشاہوں کی بدیوں کے باعث گناہ کرتے ہیں، اِسلئے اُن کی بدیوں کی جوابدہی اُنکے بادشاہوں کے سر ہوتی ہے۔

۳۲- اور اب میری خواہش ہے کہ اِس مُلک میں برابری ہو، خاص طور پر میرے اِن لوگوں میں بلکہ مَیں خواہش کرتا ہُوں کہ یہ مُلک آزادی کی سر زمین ہو اور جب تک خُداوند ہمیں زندہ رکھے اور ہم اِس مُلک کے وارث ہوں اُسوقت تک ہر شخص اپنے حق اور سہولت پاکر خوش رہے، ہاں بلکہ اِس وقت تک جب تک ہماری نسل مُلک کی سطع پر موجود رہتی ہے۔

۳۳- اور مضایاہ بادشاہ نے اُنہیں اور بہت ساری باتیں لکھیں اور اُنہیں راستباز بادشاہ کی ساری آزمائشیں اور مشکلات بتائیں، ہاں اپنے لوگوں کیلئے اُن کی جانوں کی تمام سختیاں، اپنے بادشاہ پر لوگوں کا بڑبڑانا اور یہ سب کچھ اُس نے اُن سے بیان کیا۔

۳۴- اور اُس نے اُنہیں بتایا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ بوجھ تمام لوگوں پر پڑنا چاہیے تاکہ ہر آدمی اپنے حصّے کا بوجھ برداشت کرے۔

۳۵- اور اُس نے اُن پر وہ سارا کچھ ظاہر کر دیا کہ اگر اُنکا بادشاہ جو اُن پر حاکم ہے ناراست ہو گا تو اُنہیں کیا نقصان ہو گا۔

۳۶- ہاں اُسکی ساری بدیاں اور مکروہات اور تمام جنگیں اور جھگڑے اور خونریزیاں اور چوریاں اور لوٹ مار اور کسبیوں کے کام اور بدیوں کی تمام قسمیں جو شمار میں نہیں آ سکتیں —— اُنہیں بتائیں اور کہا کہ یہ باتیں نہ ہوں کیونکہ خاص کر یہ باتیں خُدا کے احکام کے برخلاف تھی۔

۳۷- اور اب ایسا ہُوا مضایاہ بادشاہ کے ساری چیزیں اپنی رعایا میں بھیجنے کے بعد وہ اُسکی باتوں کی سچّائی کے قائل ہُوئے۔

۳۸- سو اُنہوں نے اپنے لئے بادشاہ کی خواہش ترک کر دی اور اِس بات کے بڑے خواہشمند ہُوئے کہ ہر شخص کو مُلک میں برابر مواقع ملیں، ہاں اور ہر شخص نے اپنے گناہوں کا خود جوابدہ ہونے کا اظہار کیا۔

۳۹- پس یوں ہُوا کہ وہ سارے مُلک میں الگ الگ گروہ ہو کر اکٹھے ہُوئے تاکہ اُن قاضیوں کو چُنیں جو اُن کو دیے گئے قانون کے مطابق اُنکی عدالت کریں اور جو آزادی اُنہیں دی گئی اُسکے لئے وہ نہایت شادمان ہُوئے۔

۴۰- اور مضایاہ سے اُنکی محبت بڑھی، ہاں اُنہوں نے کسی اور آدمی کی نسبت اُسکا زیادہ احترام کیا کیونکہ اُنہوں نے اُسے ظالم نہ پایا جو مال کا خواہاں رہتا ہے، ہاں وہ فائدہ جو جان کو خراب کرتا ہے کیونکہ وہ اُن سے مال نہ طلب کرتا تھا نہ ہی وہ خون بہانے پر خوش ہوتا بلکہ اُس نے مُلک میں امن قائم کیا تھا اور اُس نے اپنے لوگوں کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد رکھا تھا، اِسلئے وہ اُسکا احترام کرتے تھے، ہاں بے حد احترام۔

۴۱- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُن پر حاکم ہونے کیلئے قاضی مقرر کیے یعنی اُن کی قانون کے

مطابق عدالت کریں اور یہ اُنہوں نے سارے
مُلک میں کر دیا۔
۴۲-اور ایسا ہُوا کہ ایلما پہلا اعلیٰ قاضی مقرر کیا
گیا اور اُسکے باپ نے اُسے اعلیٰ کہانت بھی عطا کی
تھی اور کلیسیاء کے متعلق سارے معاملات کا اختیار
بھی اُسے دیا گیا تھا۔
۴۳- اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما خُداوند کی
راہوں پر چلا اور اُس نے اُسکے حُکموں کو مانا
اور اُس نے راست فیصلے کیے اور سارے ملک
میں مسلسل امن رہا۔
۴۴-اور یوں اُن تمام لوگوں کے درمیان جو
نیفی کہلاتے تھے، ضریملہ کے سارے مُلک میں
قاضیوں کا دور شروع ہُوا اور ایلما اوّل اور اعلیٰ
قاضی تھا۔
۴۵-اور اب ایسا ہُوا کہ اُسکا باپ وفات پا گیا اور
اُسکی عمر بیاسی برس تھی اور اُس نے خُدا کے
حُکموں کو پورا کیا۔
۴۶-اور ایسا ہُوا کہ اپنے عہد کے تیسویں سال
میں جب کہ مضایاہ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی وہ
وفات پا گیا اور یہ کہ لحی کو یروشلم سے آئے پانچسو
نو سال ہو چکے تھے۔
۴۷- یوں نیفی کے لوگوں پر بادشاہوں کا دور
ختم ہُوا اور یوں ایلما کے دن پورے ہُوئے جو اُن
کی کلیسیاء کا بانی تھا۔

ایلما کی کتاب

ایلما کا بیٹا

ایلما کے بیٹے ایلما کے احوال جو نیفی کے لوگوں پر پہلا اعلیٰ قاضی اور کلیسیاء میں اعلیٰ کاہن بھی تھا۔ قضا. کے عہد حکومت اور لوگوں میں جنگوں اور جھگڑوں کے احوال اور پہلے اور اعلیٰ کاہن ایلما کی تواریخ کے مطابق نفیوں اور لامنوں میں جنگوں کے احوال بھی۔

۱ باب

نحور جھوٹی تعلیم سکھاتا، ایک کلیسیا قائم کرتا، فریبی کہانت متعارف کراتا اور جدعون کو قتل کرتا ہے —— نحور کو اِس کے جرائم کے سبب سزائے موت دی جاتی ہے —— لوگوں میں ظلم اور فریبی کہانت بڑھتی ہے —— کاہن اپنی کفالت آپ کرتے ہیں، لوگ غریبوں کا خیال کرتے ہیں اور کلیسیاء خوش حال ہوتی ہے۔ قریباً ۹۱-۸۸ ق م۔

۱-اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قاضیوں کی
حکومت کے پہلے سال سے لے کر آئندہ وقت
تک جبکہ مضایاہ بادشاہ اُس راہ جا چکا تھا جو سارے
جہاں کا ہے اور جس نے ایک اچھی لڑائی لڑی اور
خُدا کے سامنے راستی سے چلتا رہا جس نے اپنی جگہ
کسی کو حکومت کرنے کے لئے نہ چھوڑا تو بھی اُس
نے قوانین بنا دیے اور لوگوں نے اُن کو تسلیم
کیا سو اُنہیں اُن قوانین کی پابندی کرنا تھی جو اُس
نے بنائے تھے۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ ایلما کے عہد حکومت کے پہلے سال جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا تھا، ایک پہلوان آدمی جو اپنی طاقت کے باعث بڑا مشہور تھا اُس کے سامنے عدالت میں لایا گیا۔

۳-اور لوگوں میں جو منادی اُس نے کی، اُسے وہ خُدا کا کلام کہتا تھا، وہ کلیسیا کی مخالفت کرتا اور لوگوں میں اعلان کرتا کہ ہر کاہن اور اُستاد کو ہر دلعزیز جانا جائے اور وہ خود اپنے ہاتھوں سے محنت نہ کریں بلکہ لوگوں کی طرف سے اُنکی کفالت کی جائے۔

۴-اور اُس نے لوگوں میں گواہی دی کہ تمام بنی نوع انسان یوم آخر کو بچا لیے جائیں گے۔ اور یہ کہ اُنہیں ڈرنے اور کانپنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ اپنے سر اُٹھائیں اور شادمان ہوں چونکہ خُداوند نے سب آدمیوں کو پیدا کیا، سو سب آدمیوں کو اُس نے مخلصی بھی دی ہے اور آخر میں تمام آدمی ابدی زندگی پائیں گے۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ایسی بہت ساری باتیں سکھائیں کہ بہتوں نے اُس کے کلام کا یقین کیا اور وہ اُسے پیسے دینے اور اُسکی کفالت کرنے لگے۔

۶-اور ہاں وہ نہایت قیمتی کپڑے پہنتا اور اپنے دل میں نہایت متکبر ہونے لگا، ہاں اور یہاں تک کہ اپنی تعلیم کے مطابق ایک کلیسیا قائم کرنے لگا۔

۷-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اُن لوگوں میں جو اُسکی باتوں پر یقین رکھتے تھے منادی کے لئے جا رہا تھا تو وہ ایک آدمی سے ملا جو کہ خُدا کی کلیسیا سے تعلق رکھتا تھا، ہاں بلکہ اُن کے اُستادوں میں سے ایک تھا۔ وہ اُس سے بڑی تکرار کرنے لگا تا کہ وہ کلیسیا کے لوگوں کو گمراہ کرے لیکن اُس آدمی نے خُدا کے کلام کے ساتھ اُسے نصیحت کی اور اُسے روکا۔

۸-اب اُس آدمی کا نام جدعون تھا اور یہ وہ تھا جو خُداوند کے ہاتھوں میں لمحی کے لوگوں کو غلامی سے چھڑانے کے لئے ایک وسیلہ تھا۔

۹-اب وہ جدعون پر غضبناک ہُوا کیونکہ جدعون نے خُدا کے کلام سے اُس کو روکا تھا اور اُس نے اپنی تلوار نکالی اور اُس پر وار کرنے لگا۔ چونکہ اب جدعون عمر رسیدہ ہو چکا تھا، سو اب وہ اُس کے وار نہیں سہہ سکتا تھا، سو وہ تلوار سے قتل ہو گیا۔

۱۰-اور وہ آدمی جس نے اُسے قتل کیا تھا کلیسیا کے لوگوں نے اُسے پکڑا اور جو جرم اُس نے کیا تھا اُس کی عدالت کے لئے اُسے ایلما کے پاس لائے۔

۱۱-اور ایسا ہوا کہ اُس نے ایلما کے سامنے کھڑے ہو کر بڑی دلیری کے ساتھ اپنی وکالت کی۔

۱۲-اور ایلما نے اُس سے کہا، دیکھ پہلی مرتبہ لوگوں میں یہ فریبی کہانت متعارف ہُوئی ہے۔ اور دیکھ تُو صرف فریبی کہانت کا مجرم ہی نہیں بلکہ تُو نے اِسے تلوار سے لاگو کرنے کی کوشش بھی کی ہے اور اگر اِن لوگوں میں فریبی کہانت لاگو ہو گئی تو یہ اُنکی مکمل بربادی کا ثبوت ہو گی۔

۱۳-اور تُو نے ایک راستباز آدمی کا خون بہایا ہے، ہاں اُس آدمی کا جس نے اِن لوگوں میں بڑی نیکی کے کام کیے اور اگر ہم تجھے بری کر دیں تو انتقام کے لئے اِس کا خون ہم پر ہو گا۔

۱۴-سو تجھے اُس قانون کے مطابق موت کی سزا دی جائے گی جو ہمارے آخری بادشاہ مضایاہ

سے ہمیں ملا۔ اور جسے یہ لوگ مانتے ہیں سو ضرور ہے کہ یہ لوگ قانون کی پابندی کریں۔
۱۵- اور اُس کا نام نحور تھا اور ایسا ہُوا کہ وہ اُسے پکڑ کر کومانٹی کی چوٹی پر لے گئے جہاں اُس سے لوگوں میں یعنی آسمانوں اور زمین کے درمیان تسلیم کرایا گیا کہ جو تعلیم اُس نے دی تھی وہ خُدا کے کلام کے خلاف تھی اور وہاں وہ شرمناک موت مرا۔
۱۶- باوجود اِس کے سارے میں فریبی کہانت پھیلنے سے نہ رکی کیونکہ بہت سے لوگ تھے جو دُنیا کی بیفائدہ چیزوں سے محبت رکھتے تھے اور اُنہوں نے جھوٹی تعلیم کی منادی کی اور یہ کام اُنہوں نے دولت اور عزت کی خاطر کیا۔
۱۷- لیکن وہ قانون کے ڈر سے جھوٹ بولنے کی جُرات نہیں کرتے تھے کیونکہ پتہ چل جانے پر جھوٹوں کو سزا دی جاتی، سو وہ اپنے عقیدے کی منادی دکھاوے کے لئے کرتے، اور اب کسی بھی آدمی کے عقیدے پر قانون کو کوئی اختیار نہ تھا۔
۱۸- اور وہ قانون کے ڈر سے چوری کرنے کی جُرات نہ کرتے تھے کیونکہ ایسوں کو سزا دی جاتی تھی، نہ ہی وہ لوٹ مار کرنے کی جُرات کرتے نہ خون کرنے کی کیونکہ جو کوئی خون کرتا، اُسے موت کی سزا دی جاتی۔
۱۹- لیکن ایسا ہُوا کہ خُدا کی کلیسیا سے تعلق نہ رکھنے والے اُن پر ظلم کرنے لگے جو خُدا کی کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے اور جو مسیح کے نام سے کہلواتے تھے۔
۲۰- ہاں وہ اُن پر ظلم کرتے اور ہر طرح کی باتوں میں تنگ کرتے اور یہ وہ اُن کی حلیمی کی وجہ سے کرتے تھے کیونکہ وہ اپنی نظروں میں مُتکبر نہ تھے اور کیونکہ وہ خُدا کے کلام میں ایک دوسرے کو بے زر اور بے قیمت شریک کرتے تھے۔
۲۱- اب کلیسیا کے لوگوں میں ایک سخت قانون تھا کہ کلیسیا کا کوئی آدمی اُنہیں تنگ نہ کرے جنکا تعلق کلیسیا سے نہیں ہے اور اُن میں خود بھی کوئی آپس میں ایک دوسرے کو تنگ نہ کرے۔
۲۲- اِس کے باوجود اِن میں بُہت سارے لوگ غرور کرنے لگے اور وہ اپنے مخالفوں سے زبردست بحث کرتے اور لڑ پڑتے، ہاں بلکہ یعنی مُکّوں سے ایک دوسرے کو مارنے لگتے۔
۲۳- اب یہ ایلما کے عہد حکومت کے دوسرے سال میں ہُوا اور یہ بات کلیسیا کے لئے بڑی تکلیف دہ تھی، ہاں یہ بات کلیسیا کے لئے ایک بڑی آزمائش تھی۔
۲۴- کیونکہ بُہتوں کے دل سخت ہوگئے تھے اور اُن کے نام مٹا دیئے گئے تھے تاکہ وہ خُدا کے لوگوں میں پھر یاد نہ کیے جائیں۔ اور کئی لوگوں نے اپنے آپ کو اُن سے الگ بھی کر لیا تھا۔
۲۵- اب یہ اُن لوگوں کے لئے جو ایمان میں ثابت قدم تھے بڑی آزمائش تھی، اِس کے باوجود وہ خُدا کے احکام کی پابندی میں بڑے ثابت قدم اور مستحکم تھے اور اپنے اُوپر ہونے والے ظلم کو بڑے صبر سے برداشت کرتے۔
۲۶- اور جب کاہن خُدا کے لوگوں کو کلام سکھانے کے لئے محنت کرنا چھوڑ دیتے تو لوگ بھی خُدا کا کلام دل لگا کر نہ سنتے۔ اور کاہنوں سے خُدا کا

کلام سمجھنے کے بعد وہ جانفشانی سے اپنے کاموں کو لوٹتے اور کاہن اپنے آپ کو سننے والوں سے بہتر نہ سمجھتے اور منادی کرنے والا سننے والے سے بہتر نہ تھا نہ ہی اُستاد سیکھنے والے سے بہتر تھا اور یوں وہ سب برابر تھے اور ہر ایک اپنی طاقت کے مطابق محنت کرتا تھا۔

۲۷- اور وہ مفلسوں اور محتاجوں اور بیماروں اور غم کے ماروں میں اپنا مال جو اُن کے پاس ہوتا تھا اُسکے موافق تقسیم کرتے اور وہ قیمتی پوشاکیں نہ پہنتے تو بھی وہ صاف اور دلکش تھے۔

۲۸- اور یوں اُنہوں نے کلیسیا کے معاملات کو قائم کیا اور اِس طرح باوجود تمام مصیبتوں کے وہاں امن قائم ہونے لگا۔

۲۹- اور اب کلیسیا میں استحکام کے باعث وہ نہایت امیر ہوگئے اور ضرورت کی ساری چیزیں اُن کے پاس کثرت سے تھیں —— یعنی گلوں اور ریوڑوں اور ہر قسم کے مویشیوں کی کثرت اور اناج اور سونا اور چاندی اور قیمتی چیزیں اور ریشم اور عمدہ کتان اور ہر قسم کے گھریلو کپڑے اُن کے پاس کثرت سے تھے۔

۳۰- اور یوں اپنے خوش حال حالات میں اُنہوں نے کسی ایسے کو واپس نہ کیا جو ننگے تھے یا وہ جو بھوکے تھے یا وہ جو پیاسے تھے یا وہ جو بیمار تھے یا وہ جو جن کی پرورش نہ ہوتی تھی۔ اور اُنہوں نے اپنے دل اپنے مال پر نہ لگائے اور سب سے فیاضی کے ساتھ پیش آتے۔ اور جوان یا بوڑھے دونوں، غلام یا آزاد دونوں، مرد یا عورت دونوں خواہ وہ کلیسیا کے ہوتے یا کلیسیا سے باہر کے، اُنہوں نے بلاامتیاز سب کے ساتھ برابر سلوک کیا۔

۳۱- اور یوں وہ اُن لوگوں سے بہت زیادہ خوش حال اور دولت مند ہوگئے جو اُن کی کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔

۳۲- کیونکہ وہ لوگ اُنکی جو کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے تھے، جادو اور بت پرستی یعنی کاہلی اور بدگوئی اور حسد اور جھگڑوں میں پڑگئے اور قیمتی پوشاکیں پہنتے اور اپنی نظروں میں متکبر ہوئے، ظلم کرتے، جھوٹ بولتے، چوری اور لُوٹ مار کرتے، حرامکاری اور خون اور ہر طرح کی بدیوں میں پڑ گئے، اس کے باوجود جتنا ممکن ہو سکا جرم کرنے والوں پر قانون لاگو کیا گیا۔

۳۳- اور یوں ہر ایک کو قانون کے مطابق اُسکے کیے کی سزا ملنے لگی، اب وہاں اطمینان ہونے لگا اور یہ کہ پتہ چل جانے کے خوف سے اب کوئی بدی کرنے کی جُرأت نہ کرتا، سو قضا کے عہد حکومت کے پانچویں سال تک نیفی کے لوگوں میں بڑا امن رہا۔

۲ باب

عملیس بادشاہ بننے کا خواہاں ہے اور لوگوں کی رائے اُسے رّد کر دیتی ہے —— اُس کے پیروکار اُسے بادشاہ بنادیتے ہیں —— عملیسی نفیوں سے جنگ کرتے اور شکست کھاتے ہیں —— لامنوں اور عملیسیوں کی فوجیں اکٹھی ہوتی ہیں اور شکست کھاتی ہیں —— ایلما عملیس کو قتل کر دیتا ہے۔ قریباً ۸۷ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُنکے عہد حکومت کے پانچویں

سال کے شروع میں عملیس نام کے ایک بڑے مکار آدمی کے سبب لوگوں کے درمیان جھگڑے ہوئے، ہاں جو بلا شبہ دُنیاوی حکمت کے اعتبار سے ایک دانا آدمی تھا جو بالکل اُس قماش کا آدمی تھا جس نے جدعون کو تلوار سے قتل کیا تھا اور جسے پھر قانون کے مطابق موت کی سزا دی گئی تھی ——

۲- اب اُس عملیس نے فریب سے بہت سارے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا، اتنے کہ وہ بُہت زیادہ طاقتور ہو گئے اور وہ عملیس کو لوگوں کا بادشاہ بنانے کی کوشش کرنے لگے۔

۳- اب یہ بات کلیسیا کے لوگوں اور اُن تمام کے لئے بھی خطرہ تھی جو عملیس کی پُھسلانے والی باتوں کا اثر نہ لیتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُن کے قانون کے مطابق لوگوں کی رائے سے یقیناً یہ کچھ قائم ہو سکتا ہے۔

۴- اِس لئے اگر یہ ممکن ہو تا کہ عملیس لوگوں کی حمایت حاصل کر لیتا تو یہ شریر آدمی اُنہیں اُن کے حقوق اور کلیسیا میں سہولتوں سے محروم کر دیتا کیونکہ اُسکا اِرادہ خُدا کی کلیسیا کو نیست کرنے کا تھا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ سارے مُلک سے لوگ اکٹھے ہُوئے تاکہ ہر آدمی عملیس کے لئے اپنی رائے دے اور وہ گروہوں میں بٹ کر اُسکے حق یا مخالفت میں تکرار اور عجیب جھگڑا کرنے لگے۔

۶- اور یوں اُنہوں نے اپنے آپ کو معاملے کی بابت اپنی رائے کے اظہار کے لئے جمع کیا اور وہ قضا. کے سامنے پیش کی گئیں۔

۷- اور ایسا ہوا کہ لوگوں کی آواز عملیس کی مخالفت میں تھی سو وہ لوگوں پر بادشاہ نہ بنایا گیا۔

۸- اب اس بات سے وہ لوگ جو اُس کے خلاف تھے نہایت خوش ہُوئے لیکن عملیس نے اُن لوگوں پر جو اُس کے خلاف تھے، اپنا غصّہ نکالنے کے لئے اُن لوگوں کو اُبھارا جو اُس کے حق میں تھے۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ آپس میں جمع ہُوئے اور انہوں نے عملیس کو اپنا بادشاہ مخصوص کیا۔

۱۰- اب جب عملیس اُن پر بادشاہ بن گیا تو اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھائیں اور یہ اُس نے اِس لئے کیا تا کہ وہ اُس کی اطاعت کریں۔

۱۱- اب عملیسی، عملیس کے لوگ کہلوا کر عملیسی کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ اور باقی ماندہ نیفی یا خُدا کے لوگ کہلاتے تھے۔

۱۲- تو بھی نیفی کے لوگوں کو عملیسیوں کے اِرادے کی خبر تھی اور سو اُنہوں نے اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا، ہاں اُنہوں نے اپنے آپ کو تلواروں کے ساتھ اور تیغوں کے ساتھ اور کمانوں کے ساتھ اور تیروں کے ساتھ اور پتھروں کے ساتھ اور فلاخنوں کے ساتھ اور ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کی اقسام سے مسلح کیا۔

۱۳- اور یوں اُنہوں نے عملیسیوں کے آنے کے وقت کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ اور اُن کے شمار کے مطابق سردار اور اعلیٰ سردار اور سپہ سالار مقرر کیے گئے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ عملیس نے بھی اپنے آدمیوں کو ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں سے مسلح کیا اور اُس

نے بھی اپنے لوگوں پر اپنے بھائیوں کے خلاف جنگ کے لئے حاکم اور سردار مقرر کیے۔

۱۵-اور ایسا ہُوا کہ عملیسی عمیہنیوں کے اس پہاڑ پر آئے جو ضریملہ کے ملک میں بہنے والے دریائے صیدون کے مشرق میں تھا اور وہاں وہ نیفیوں سے جنگ کرنے لگے۔

۱۶-اور اب چونکہ ایلما جو کہ نیفی کے لوگوں کا اعلیٰ قاضی اور حاکم تھا، سو وہ اپنے لوگوں، ہاں وہ اپنے سرداروں اور سپہ سالاروں کے ساتھ، ہاں اپنی فوج کے آگے عملیسیوں کے خلاف جنگ کرنے گیا۔

۱۷- اور وہ صیدون کے مشرقی پہاڑ پر عملیسیوں کو مارنے لگے۔ اور عملیسی بھی نیفیوں کے خلاف زبردست لڑے اتنے کہ بہت سارے نیفی عملیسیوں کے سامنے گرے۔

۱۸- لیکن خُداوند نے نیفیوں کے ہاتھ مضبوط کیے کہ اُنہوں نے عملیسیوں میں بڑی خونریزی اور قتل کیے کہ وہ اُن کے سامنے سے بھاگنے لگے۔

۱۹-اور ایسا ہُوا کہ نیفی سارا دن عملیسیوں کے پیچھے لگے رہے اور بڑی خونریزی کی اور اُنہیں قتل کیا، اتنا کہ عملیسیوں کی بارہ ہزار پانچ سو بتیس جانیں قتل ہُوئیں اور نیفیوں کی چھ ہزار پانچ سو باٹھ جانیں قتل ہُوئیں۔

۲۰-اور ایسا ہُوا کہ جب ایلما، عملیسیوں کا اور زیادہ تعاقب نہ کر سکا تو اُس نے حُکم دیا کہ اُس کے لوگ وادی جدعون میں اپنے خیمے لگائیں، وہ وادی اُس جدعون کے نام کی نسبت سے مشہور تھی جو نحور کے ہاتھوں تلوار سے قتل ہُوا تھا اور اُس وادی میں نیفیوں نے رات کے لئے اپنے خیمے لگائے۔

۲۱-اور ایلما نے عملیسیوں کے بقیہ افراد کا پیچھا کرنے کے لئے جاسوس بھجے تاکہ وہ اُن کے منصوبے اور اُن کی سازشیں جانیں جس سے کہ وہ اپنی حفاظت کر سکیں، اسطرح اپنے لوگوں کو برباد ہونے سے بچائیں۔

۲۲-اب وہ جنہیں اُس نے عملیسیوں کے پڑاؤ کی جاسوسی کے لئے بھیجا، ضرام اور عامنر اور مانٹی اور لمحر تھے۔ یہ وہ تھے جو اُنکے آدمیوں کے ساتھ عملیسیوں کا پڑاؤ دیکھنے کے لئے گئے تھے۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ اگلے دن وہ نیفیوں کے پڑاؤ میں بڑی تیزی سے واپس لوٹے اور وہ بڑے پریشان اور خوفزدہ تھے، کہنے لگے۔

۲۴- دیکھو ہم عملیسیوں کے پڑاؤ تک گئے اور منون کے مُلک میں جو کہ ضریملہ کے مُلک کے اُوپر کی طرف ہے اور نیفی کے مُلک کے راستے میں ہے، ہم نے لامنوں کی بڑی فوج دیکھی اور دیکھو ہم نہایت حیران ہوئے کیونکہ عملیسی اُن میں شامل ہو گئے تھے۔

۲۵- اور اُس مُلک میں اُنہوں نے ہمارے بھائیوں پر حملہ کر دیا ہے اور وہ اپنے گلّوں اور اپنی بیویوں اور اپنے بچّوں کے ساتھ ہمارے شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں اور اگر ہم نے جلدی نہ کی تو وہ ہمارے شہر پر قبضہ کر لیں گے اور ہمارے والد اور ہماری بیویاں اور ہمارے بچّے قتل ہو جائیں گے۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں نے اپنے خیمے لئے اور وادی جدعون سے اپنے شہر کو روانہ ہوئے جو کہ ضریملہ کا شہر تھا۔

۲۷- اور دیکھو جب وہ دریائے صیدون پار کر رہے تھے تو لامنوں اور عملیسیوں نے جو شمار میں سمندر کی ریت کی مانند تھے اُنہیں برباد کرنے کے لئے اُن پر چڑھ آئے۔

۲۸- لیکن نیفی جنہیں خُداوند کے ہاتھ نے مضبوط کیا تھا، اُس سے قوت کے ساتھ دُعا کی کہ وہ اُنہیں اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچائے، سوخُداوند نے اُن کی فریادیں سُنیں اور اُنہیں مضبوط کیا اور لامنی اور عملیسی اُن کے سامنے گرے۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ ایلما، عملیس سے تلوار کے ساتھ دو بدو لڑا اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بڑی شدت سے لڑے۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ ایلما جو کہ مرد خُدا تھا اور زبردست ایمان والا شخص تھا، یہ کہہ کر چلّایا، اے خُداوند مُجھ پر رحم کر اور میری جان کو بچا تاکہ میں اِن لوگوں کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے تیرے ہاتھوں میں ہتھیار بنوں۔

۳۱- اب یہ کہنے کے بعد ایلما پھر عملیس سے لڑا اور اُسے اتنا مضبوط کیا گیا کہ اُس نے عملیس کو تلوار سے قتل کر دیا۔

۳۲- اور وہ لامنوں کے بادشاہ کے ساتھ بھی لڑا لیکن لامنوں کا بادشاہ، ایلما کے سامنے سے بھاگ گیا اور اپنے محافظوں کو ایلما سے لڑنے کے لئے بھیجا۔

۳۳- تب ایلما نے اپنے محافظوں کے ساتھ لامنوں کے بادشاہ کے محافظوں سے اس وقت تک لڑائی کی جب تک اُن کو قتل نہ کر دیا اور بھگا نہ دیا۔

۳۴- اور یوں اُس نے وہ جگہ یعنی وہ کنارا صاف کیا جو دریائے صیدون کے مغرب میں تھا، صیدون کے پانیوں میں ہلاک ہونے والے لامنوں کو پھینکوا دیا تاکہ دریائے صیدون کے مغرب میں پار جا کر لامنوں اور عملیسیوں سے لڑنے کی راہ صاف ہو۔

۳۵- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ تمام دریائے صیدون کے پار گئے تو لامن اور عملیسی اُن کے سامنے سے بھاگنے لگے، اِس کے باوجود کہ وہ شمار میں اتنے زیادہ تھے کہ گنے نہ جا سکتے تھے۔

۳۶- اور وہ نیفیوں کے سامنے سے اُس بیابان کی جانب بھاگے جو اس ملک کی سرحدوں سے بہت پرے مغرب اور شمال میں واقع تھا اور نیفیوں نے اپنی ساری توانائی کے ساتھ اُن کا پیچھا کیا اور اُنہیں قتل کیا۔

۳۷- ہاں ہر طرف سے اُنہیں جا لیا اور اُنہیں قتل کیا اور بھگایا اور وہ مغرب اور شمال میں بھاگ گئے اور اُس بیابان میں پہنچے، جو حرمونت کہلاتا تھا اور یہ بیابان کا وہ حصّہ تھا جو جنگلی جانوروں اور گوشت خور درندوں سے پُر تھا۔

۳۸- اور ایسا ہُوا کہ بہت سے لوگ بیابان میں اپنے زخموں سے ہلاک ہُوئے اور ان درندوں اور ہَوا کی گِدھوں نے اُنہیں ہڑپ کر لیا اور اُن کی ہڈیاں ملیں اور زمین پر ڈھیر کی گئیں۔

۳ باب

عملیسیوں نے اپنے آپ کو نبیوں کے کلام کے مطابق نشان زدہ کیا — لامنی بغاوت کے سبب ملعون ہُوئے — لوگ اپنے گناہوں کے سبب ملعون ٹھہرتے ہیں — نیفی لامنوں کی ایک اور فوج کو شکست دیتے ہیں۔ قریباً ۸۷-۸۶ ق م۔

۱-اور وہ نیفی جو جنگ کے ہتھیاروں سے قتل نہ ہُوئے تھے، قتل ہونے والوں کو دفن کرنے کے بعد — اب قتل ہونے والوں کو شمار نہ کیا گیا کیونکہ اُنکی تعداد بہت زیادہ تھی — اپنے مُردے دفن کرنے کے بعد وہ تمام اپنے مُلکوں میں اور اپنے گھروں اور اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کے پاس واپس گئے۔

۲-اب بہت سی عورتیں اور بچے تلوار سے قتل کیے گئے اور اُن کے گلے اور ریوڑ بھی اور اُن کے کھیتوں کا اناج بھی تباہ ہو گیا کیونکہ آدمیوں کے لشکر نے اُنہیں روند ڈالا تھا۔

۳-اور اب جتنے بھی لامنی اور عملیسی دریائے صیدون کے کنارے قتل ہُوئے، صیدون کے پانیوں میں پھینک دیے گئے اور دیکھو اُنکی ہڈیاں پانی کی گہرائیوں میں ہیں اور وہ بہت ساری ہیں۔

۴-اور عملیسی، نیفیوں سے مختلف نظر آتے تھے کیونکہ وہ لامنوں کی طرح اپنے ماتھوں پر سرخ نشان لگاتے تھے لیکن وہ لامنوں کی طرح اپنے سروں کو نہ منڈواتے تھے۔

۵-اب لامنوں کے سر منڈے ہُوئے تھے اور سوائے اُس حیوانی کھال کے جو اُن کی کمروں کے ساتھ بندھی ہوتی تھی اور اُن کے ہتھیار جو کمر سے بندھے ہوتے تھے اور اپنی کمانوں اور اپنے تیروں اور اپنے پتھروں اور اپنی فلاخنوں کے علاوہ وہ ننگے ہوتے تھے۔

۶-اور لامنوں کی جلد اس نشان کے باعث سیاہ تھی جو اُن کے باپ دادا پر لگایا گیا تھا جو کہ اُن کے گناہوں اور اپنے بھائیوں یعنی نیفی، یعقوب، یوسف اور سام کے خلاف اُن کی بغاوت کے سبب ایک لعنت تھی جو کہ عادل اور مُقدّس آدمی تھے۔

۷-اور چونکہ وہ اپنے بھائیوں کی ہلاکت چاہتے تھے، اِس لئے وہ ملعون ہُوئے اور خُداوند خُدا نے، ہاں اُن پر یعنی لامن، لیموئیل اور اسماعیل کے بیٹوں اور اسماعیلی عورتوں پر نشان کر دیے۔

۸-اور یہ اس لئے ہُوا تا کہ اُن کی نسل اور اُن کے بھائیوں کی نسل میں امتیاز ہو تا کہ ایسا کرنے سے خُداوند خُدا، اپنے لوگوں کو محفوظ رکھے اور وہ اُن میں مل نہ جائیں اور ایسی روایات پر یقین کرنے لگیں جو اُن کی تباہی کا باعث ہوں۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ جس نے اپنی نسل کے ساتھ لامنوں میں ملاپ کیا اپنی نسل پر ایسی ہی لعنت لے آیا۔

۱۰-سو جو کوئی لامنوں کے ساتھ ہو کر چلا، وہ اُنھی کے نام سے پکارا گیا اور اُس پر نشان کر دیا گیا۔

۱۱-اور ایسا ہُوا جو لامنوں کی روایات پر یقین نہ رکھتا تھا بلکہ اس تواریخ پر یقین کرتا جو یروشلم کے ملک سے لائی گئی تھی۔ اور اپنے باپ دادا کی اِن روایات پر بھی جو کہ درست تھیں جو خُدا کے احکام کا یقین کرتا اور اُنہیں مانتا، اُس وقت سے وہ نیفی یا نیفی کے لوگ کہلائے —

۱۲- اور یہ وہ تھے جنہوں نے اپنے اور لامنوں کے لوگوں کی بھی حقیقی تواریخ محفوظ رکھی ہُوئی تھی۔

۱۳- اب ہم پھر عملیسیوں کی طرف آتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے بھی اپنے پر ایک نشان لگا رکھا تھا، ہاں وہ اپنے آپ پر ایک نشان لگاتے تھے، ہاں یعنی اپنے ماتھوں پر ایک سرخ نشان۔

۱۴- یوں خُدا کا کلام پورا ہوا کیونکہ یہ وہ کلام ہے جو اُس نے نیفی سے کیا، دیکھ میں نے لامنوں کو ملعون ٹھہرایا ہے اور میں اُن پر نشان کردوں گا تاکہ اُن کی نسل اور تیری نسل میں اب سے لے کر اور ہمیشہ تک امتیاز ہو، سوائے اُسکے کہ وہ اپنی بدی سے توبہ کریں اور میری طرف رجوع لائیں اور میں اُن پر رحم کروں۔

۱۵- اور پھر مَیں اِس پر بھی نشان کردوں گا جو تیرے بھائیوں کے ساتھ اپنی نسل کا ملاپ کرے گا تاکہ وہ بھی ملعون کیے جائیں۔

۱۶- اور پھر مَیں اُس پر بھی نشان کردوں گا جو تیرے اور تیری نسل کے خلاف لڑے گا۔

۱۷- اور مَیں تجھ سے پھر کہتا ہُوں کہ جو کوئی بھی تجھ سے الگ ہوا پھر تیری نسل نہ کہلائے گا اور اب سے لے کر ہمیشہ تک مَیں تجھے اور ہر اُس کو برکت دوں گا جو تیری نسل سے کہلائے گا اور یہ وہ وعدے ہیں جو خُداوند نے نیفی اور اُس کی نسل سے کیے۔

۱۸- وہ اپنے ماتھوں پر نشان لگانے لگے اور اب عملیسی نہ جانتے تھے کہ وہ خُدا کے کلام کو پورا کر رہے ہیں بلکہ وہ خُدا کے خلاف کھلی بغاوت کرتے، سو اب ضروری تھا کہ اُن پر لعنت نازل ہو۔

۱۹- اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ وہ خود اپنے پر لعنت لائے اور اِسی طرح ہر آدمی جس پر لعنت ہو اپنے پر خود سزا لاتا ہے۔

۲۰- اب ایسا ہُوا کہ لامنوں اور عملیسیوں کی طرف سے ضریملہ کے ملک میں لڑی جانے والی جنگ کو زیادہ دِن نہ گزرے تھے کہ لامنوں کی ایک فوج اسی مقام پر جہاں پہلی فوج عملیسیوں سے لڑی تھی، نیفی کے لوگوں پر چڑھ آئی۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ اُنہیں اپنے مُلک سے نکالنے کے لئے ایک فوج بھیجی گئی۔

۲۲- اب ایلما زخمی ہونے کے باعث اِس مرتبہ لامنوں کے خلاف لڑائی کے لئے نہ گیا۔

۲۳- لیکن اُس نے اُن کے خلاف ایک بڑی فوج بھیجی اور وہ گئے اور بہت سے لامنوں کو قتل کیا اور باقیوں کو اپنے مُلک کی سرحدوں سے باہر نکال دیا۔

۲۴- اور تب وہ واپس آئے اور اپنے دشمنوں سے بغیر جھگڑے ایک مدت تک ملک میں سلامتی سے رہنے لگے۔

۲۵- اب یہ تمام باتیں، ہاں تمام جنگیں اور جھگڑے قضا کے عہدِ حکومت کے پانچویں سال میں شروع ہوئے اور اِسی سال ختم ہوئے۔

۲۶- اور ایک سال میں ہزاروں اور ہزارہا روحیں ابدی دُنیا میں بھیج دی گئیں تاکہ وہ اپنے کاموں کے مطابق اپنا اجر پائیں، خواہ وہ اچھے تھے یا وہ بُرے تھے، اُس رُوح کی فرمانبرداری کے

موافق، ابدی خوشی یا ابدی بدحالی پانے کے لئے خواہ یہ نیک رُوح کی تھی یا بُری کی۔
۲۷- کیونکہ ہر آدمی اُسی کا جسکی اُس نے فرمانبرداری کی ہوتی ہے اجر پاتا ہے اور یہ نبوّت کی رُوح کی باتوں کے مطابق ہے، سواِسے سچّائی کے مطابق ہونے دیں۔ اور یوں قضا کے عہد حکومت کا پانچواں سال ختم ہُوا۔

۴ باب

ایلما تبدیل ہونے والے ہزاروں کو بپتسمہ دیتا ہے — کلیسیا میں بدی داخل ہوتی ہے اور کلیسیا کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے — نیفیہا اعلیٰ قاضی مقرر ہوتا ہے — ایلما بطور اعلیٰ کاہن اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ قریباً ۸۶–۸۳ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے چھٹے سال ضریملہ کے مُلک میں کوئی جھگڑے اور جنگیں نہ ہُوئیں۔
۲- لیکن لوگ پریشان تھے، ہاں لوگ اپنے بھائیوں کے نقصان اور اپنے گلّوں اور ریوڑوں کے نقصان پر بھی اور اپنے کھیتوں کے اناج کے نقصان کے باعث بھی جنہیں لامنوں نے پیروں تلے روند کر برباد کر ڈالا تھا، شدید پریشانی میں تھے۔
۳- اور اُن کی مصیبتیں اتنی زیادہ تھیں کہ ہر شخص ماتم کرتا تھا اور اُنہیں یقین تھا کہ اُن کی بدکرداری اور مکروہات کے سبب خُدا کی طرف سے اُن پر سزائیں نازل ہُوئی ہیں۔ سو وہ اپنے فرض کو یاد رکھنے کے لئے بیدار ہو گئے تھے۔
۴- اور اب وہ کلیسیا کو قائم کرنے کے لئے زیادہ کام کرنے لگے اور ہاں بہتوں نے صیدون کے پانیوں میں بپتسمہ لیا اور خُدا کی کلیسیا میں شامل ہوئے، ہاں اُنہوں نے ایلما کے ہاتھوں بپتسمہ لیا جسے اُسکے باپ نے کلیسیا کے لوگوں پر اعلیٰ کاہن ہونے کے لئے منصوص کیا تھا۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ قضا کے عہد حکومت کے ساتویں سال میں قریباً تین ہزار پانچ سو جانیں تھیں جنہوں نے بپتسمہ لیا تاکہ اور خُدا کی کلیسیا میں متحد ہوں۔ اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کا ساتواں سال ختم ہو گیا اور اُس سارے وقت میں مسلسل امن رہا۔
۶- اور ایسا ہُوا کہ قضا کے عہد حکومت کے آٹھویں سال میں کلیسیا کے لوگ اپنی کثیر دولت اور اپنے عمدہ ریشمی اور اپنے عمدہ کتانی کپڑوں کے باعث اور اپنے بہت سے گلّوں اور ریوڑوں کے اور اپنے سونے اور اپنی چاندی اور ہر طرح کی اُن قیمتی چیزوں کے باعث گھمنڈ کرنے لگے جو اُنہوں نے اپنی محنت سے کمائی تھیں اور اِن تمام چیزوں کے سبب وہ اپنی نظروں میں نہایت متکبر ہو گئے، اِسلئے کہ وہ قیمتی پوشاکیں پہننے لگے تھے۔
۷- اب یہ بات ایلما کے لئے نہایت تکلیف کا باعث تھی اور ہاں اُن کئی لوگوں کے لئے بھی جنہیں ایلما نے کلیسیا پر اُستاد اور کاہن اور بزرگ ہونے کے لئے مخصوص کیا، ہاں اُن میں کئی اِس بدی کے سبب نہایت رنجیدہ تھے جو اُنہوں نے اپنے لوگوں میں شروع ہوتے دیکھی تھی۔
۸- کیونکہ اُنہوں نے دیکھا اور بڑے دُکھ کیساتھ دیکھا کہ کلیسیا کے لوگ اپنی نظروں میں

غرور سے متکبر ہونے لگے تھے اور یہ کہ اُنہوں نے دولت اور دُنیا کی بیفائدہ چیزوں سے دل لگا لیے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور وہ اُن لوگوں پر ظلم کرنے لگے جو اُن کی مرضی اور خوشی کے موافق نہ کرتے تھے۔

۹- اور یوں قضا کے عہد حکومت کے آٹھویں سال کلیسیا کے لوگوں میں بڑے جھگڑے شروع ہو گئے، ہاں اُن میں حسد اور مخالفت اور کینہ اور ظلم اور غرور بلکہ اُن سے زیادہ غرور تھا جو خُدا کی کلیسیا سے تعلق نہ رکھتے تھے۔

۱۰- اور یوں قضا کے عہد حکومت کا آٹھواں سال ختم ہُوا اور کلیسیا میں بدی اُن کے لئے بڑی ٹھوکر کا باعث ہُوئی جو کلیسیا سے تعلق نہ رکھتے تھے اور یوں کلیسیا کی ترقی رُک گئی۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ نویں سال کے شروع میں ایلما نے کلیسیا کی بدی دیکھی اور اُس نے یہ بھی دیکھا کہ کلیسیا کی مثال نے اُن کو جو یقین نہ رکھتے تھے، بدی کے ایک کام سے دوسرے کی طرف راغب کیا، یوں لوگوں کی تباہی وقوع ہونے کو تھی۔

۱۲- ہاں اُس نے لوگوں میں بڑا تفرقہ دیکھا، کچھ اپنے ہی غرور میں متکبر ہو کر دوسروں کو حقیر جانتے، محتاجوں اور ننگوں اور اُن سے جو بھوکے تھے اور اُن سے جو پیاسے تھے اور اُن سے جو بیمار تھے اور مصیبت زدہ تھے پیچھا کر لیتے تھے۔

۱۳- اب یہ بات لوگوں کے درمیان بڑے دکھ کا باعث تھی جبکہ دوسرے اپنے آپکو حلیم بناتے اور اُن کی مدد کرتے جن کو مدد کی ضرورت ہوتی، جیسے کہ مسکینوں اور محتاجوں کو اپنے مال میں سے دینا، بھوکوں کو کھانا کھلانا ہے اور اُس مسیح کی خاطر جو نبوّت کی رُوح کے مطابق آنے والا ہے، ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کرتے۔

۱۴- اُس دن کے منتظر ہو کر یوں اپنے گناہوں سے معافی پا کر، مُردوں کی قیامت کی بدولت بڑی خوشی سے معمور ہو کر، یسوع مسیح کی مرضی اور قُدرت کے مطابق موت کے بندھنوں سے رہائی پا کر۔

۱۵- اور اب ایسا ہُوا کہ خُدا کے حلیم پیروکاروں کی مصیبتیں اور ظلم جو اُسکے باقی لوگوں نے اُن پر کیے، دیکھ کر اور اُن میں سارے تفرقے دیکھ کر ایلما نہایت دلگیر ہونے لگا لیکن خُداوند کے رُوح نے اُس کو چھوڑ نہ دیا۔

۱۶- اور اُس نے ایک دانا آدمی چُنا جو کلیسیا کے بزرگوں میں سے تھا اور لوگوں کی رائے سے اُسے اختیار دیا گیا تا کہ اُسے دیے گئے قوانین پر عمل کرانے کا اختیار ہو اور اُنہیں لوگوں پر اُنکی بدی اور جرائم کے مطابق لاگو کرے۔

۱۷- اب اُس آدمی کا نام نیفیہا تھا اور وہ اعلیٰ قاضی مقرر ہُوا اور وہ تختِ عدالت پر انصاف اور لوگوں پر حکمرانی کے لئے بیٹھا۔

۱۸- اب ایلما نے اُسے کلیسیا کے اعلیٰ کاہن کا عہدہ نہ دیا بلکہ اُس نے اعلیٰ کاہن کا عہدہ اپنے لئے رکھا لیکن اُس نے تختِ عدالت نیفیہا کو سونپا۔

۱۹- اور اُس نے یہ اِس لئے کیا تا کہ وہ خود اپنے لوگوں یعنی نیفی کے لوگوں میں جائے تا کہ اُنہیں اُن کے فرض یاد کرانے میں اُبھارنے کے لئے اُن میں خُدا کے کلام کی منادی کرے اور وہ

خُدا کے کلام کے وسیلے تمام غرور اور عیاری اور اپنے لوگوں کے سارے جھگڑے ختم کرا سکے، چونکہ اُسے اور کوئی راہ نظر نہ آئی کہ وہ اُن کو سدھار سکتا، سوائے اِسکے کہ وہ اُن کے خلاف سچی گواہی دے۔

۲۰- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے نویں سال کے شروع میں ایلما نے تختِ عدالت نیفیہا کے سپرد کیا اور مکاشفے اور نبوت کی رُوح کے مطابق اپنے آپ کو کلی طور پر خُدا کے پاک طریقہ کی اعلیٰ کہانت کے ساتھ وابستہ کر لیا۔

وہ باتیں جو خُدا کے پاک طریقہ کے مطابق اعلیٰ کاہن ایلما نے لوگوں سے سارے مُلک میں اُن کے شہروں اور دیہاتوں میں کہیں۔

۵ باب پر مُشتمل۔

۵ باب

نجات حاصل کرنے کے لئے آدمی لازمی توبہ کرے اور خُداکے احکام کو مانے، نئے سرے سے پیدا ہو، اپنی پوشاک مسیح کے خون کے وسیلے سے پاک ے، حلیم بنے اور غرور اور حسد ترک کرے اور راستبازی کے کام کرے —— اچھا چرواہا اپنے لوگوں کو بُلاتا ہے —— وہ جو بُرے کام کرتے ہیں، ابلیس کے فرزند ہیں —— ایلما اپنی تعلیم کے سچے ہونے کی گواہی دیتا ہے اور آدمیوں کو توبہ کا حُکم دیتا ہے —— راستبازوں کے نام زندگی کی کتاب میں لکھے جائیں گے۔ قریباً ۸۳ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ ایلما نے پہلے ضریملہ کے مُلک اور وہاں سے پھر تمام سرزمین میں خُدا کا کلام لوگوں کو پہنچانا شروع کیا۔

۲- اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس کی اپنی تواریخ کے مطابق ضریملہ کے شہر میں قائم کی گئی کلیسیا میں لوگوں سے کہی گئیں۔

۳- مجھ ایلما کو میرے باپ ایلما نے مخصُوص کر کے خُدا کی کلیسیا میں اعلیٰ کاہن بنایا، اُسے ایسا کرنے کی قُدرت اور اختیار خُدا کی طرف سے تھا، میں تُم سے کہتا ہوں، دیکھو اُس نے مُلک میں کلیسیا قائم کی جو نیفی کی سرحدوں کے نزدیک تھا، ہاں وہ مُلک جو مورمن کا مُلک کہلاتا ہے اور ہاں اُس نے مورمن کے پانیوں میں اپنے بھائیوں کو بپتسمہ دیا۔

۴- اور دیکھو مَیں تمہیں بتاتا ہُوں کہ وہ خُدا کے رحم اور قدرت کے وسیلے نوح بادشاہ کے لوگوں کے ہاتھوں سے چھڑائے گئے۔

۵- اور دیکھو اِس کے بعد بیابان میں وہ لامنوں کے ہاتھوں اسیر ہُوئے، ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ اسیری میں تھے اور خُداوند نے دوبارہ اپنے کلام کی قدرت کے وسیلے اُنہیں غلامی سے چھُڑایا اور ہم اِس مُلک میں لائے گئے اور یہاں بھی ہم نے اِس سارے مُلک میں خُدا کی کلیسیا قائم کی۔

۶- اور اب دیکھو میرے بھائیو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، تُم جو کہ اِس کلیسیا سے تعلق رکھتے ہو، کیا تُم نے اپنے باپ دادا کی اسیری کو ٹھیک طور سے یاد رکھا ہے؟ اور ہاں کیا تمہیں اُن پر اُسکی شفقت اور صبر و تحمل یاد ہے؟ اور پھر یہ کہ تمہیں ٹھیک طور

سے یاد ہے کہ اُس نے اُن کی رُوحوں کو جہنم سے آزاد کرایا؟

۷- دیکھو اُس نے اُن کے دلوں کو تبدیل کیا، ہاں اُس نے اُنہیں گہری نیند سے بیدار کیا اور وہ خُدا کی طرف بیدار ہُوئے۔ دیکھو وہ تاریکی کے درمیان تھے تو بھی اُن کی جانیں ابدی کلام کے نور سے منور ہُوئیں، ہاں وہ موت کے بندھن اور دوزخ کی زنجیروں میں جکڑے تھے اور ابدی ہلاکت اُن کی منتظر تھی۔

۸- اور اب میرے بھائیو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں، کیا وہ ہلاک ہو گئے؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں وہ نہیں ہُوئے تھے۔

۹- اور پھر مَیں تُم سے یہ پوچھتا ہُوں، کیا موت کے بندھن ٹوٹ گئے اور جہنم کی زنجیریں جن میں وہ جکڑے تھے، کھل گئیں؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ہاں وہ کُھل گئیں اور اُن کی جانیں آزاد ہُوئیں اور اُنہوں نے مخلصی والا محبت کا گیت گایا۔ اور مَیں تمہیں بتاتا ہُوں کہ وہ بچا لیے گئے ہیں۔

۱۰- اور اب مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کہ کن شرائط پر اُنہوں نے نجات پائی ہے؟ ہاں اُنہیں نجات کی اُمید کس بنیاد پر ہوئی؟ ہاں موت کے بندھنوں اور جہنم کی زنجیروں سے اُنکے آزاد ہو جانے کا سبب کیا ہے؟

۱۱- دیکھو مَیں تمہیں بتا سکتا ہُوں —— کیا میرے باپ ایلما نے ابینادی کے منہ کے کلام کا یقین نہ کیا؟ کیا وہ ایک مُقدّس نبی نہ تھا؟ کیا وہ خُدا کے کلام کی باتیں نہ کرتا تھا اور کیا میرے باپ ایلما نے اُن پر یقین نہ کیا؟

۱۲- اور اُس کے ایمان کے موافق اُس کے دل میں ایک بڑی تبدیلی آئی، دیکھو مَیں تمہیں بتاتا ہُوں یہ سب سچّ ہے۔

۱۳- اور دیکھو اُس نے تُمہارے باپ دادا میں خُدا کے کلام کی منادی کی اور ایک بڑی تبدیلی اُن کے دلوں میں بھی واقع ہُوئی۔ اور اُنہوں نے اپنے آپ کو حلیم بنایا اور سچّے اور زندہ خُدا پر اپنا بھروسہ رکھا۔ دیکھو وہ آخر تک وفادار رہے، اِسلئے اُنہوں نے نجات پائی۔

۱۴- اور اب دیکھو کلیسیا میں میرے بھائیو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں، کیا تُم رُوح میں خُدا سے پیدا ہوئے ہو؟ کیا تُم نے اِس کی شبیہہ کو اپنی صورت پر لیا ہے؟ کیا تمہیں اِس بڑی تبدیلی کا اپنے دلوں میں تجربہ ہُوا ہے؟

۱۵- کیا تُم اُس کی مخلصی پر ایمان رکھتے ہو، جس نے تمہیں تخلیق کیا ہے؟ کیا تُم ایمان کی آنکھ کے ساتھ آگے دیکھتے ہو اور فانی بدن میں کیے گئے، کاموں کے مطابق اپنی عدالت کے لئے خُدا کے سامنے کھڑا ہونے کے واسطے فانی بدن کو غیر فانی ہو کر اُٹھتے اور اِس فنا کو بقا میں اُٹھتے دیکھتے ہو؟

۱۶- مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کیا تُم اُس دن کی بابت تصور کر سکتے ہو جب خُداوند کی آواز تُمہیں یہ کہتی ہُوئی سنائی دے کہ، تم جو مبارک ہو میرے پاس آؤ کیونکہ دیکھو زمین کی سطح پر تُمہارے کام راستی کے کام تھے؟

۱۷- یا کیا تُم یہ سوچ سکتے ہو کہ تُم اُس روز خُدا کے سامنے جھوٹ بول سکو گے؟ اور کہو گے ——

خُداوند زمین کی سطح پر ہمارے کام راستبازی کے کام تھے —— اور کہ وہ تمہیں بچالے گا؟
۱۸-یا پھر کیا تُم چاہتے ہو کہ جب تُم خُدا کے تخت عدالت کے سامنے آؤ تو تُمہاری جان گناہوں اور پچھتاوے سے بھری ہو، سارے جرم تمہیں یاد ہوں، ہاں تمہیں ساری بدکاری یاد ہو، ہاں یہ یاد ہو کہ تُم نے خُدا کے احکام کی نافرمانی کی تھی؟
۱۹- مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کہ کیا تُم اِس دن پاک دل اور صاف ہاتھوں سے خُدا کی طرف اُوپر دیکھ سکو گے؟ مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں، کیا تُم خُدا کی شبیہہ کو اپنی صورت پر نقش کر کے اُوپر دیکھ سکو گے؟
۲۰-مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کیا تُم بچائے جانے کی بابت سوچ سکتے ہو، اگر تُم نے اپنے آپ کو ابلیس کے حوالے کر رکھا ہے؟
۲۱-مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُم اُس دن جانو گے کہ تُم نہیں بچائے جا سکتے کیونکہ کوئی شخص بھی اُسوقت تک بچایا نہیں جا سکتا جب تک اُس کا جامہ دھو کر سفید نہ کیا گیا ہو، ہاں اُس کی پوشاک اُس وقت تک صاف نہیں ہوتی جب تک اُس کے تمام داغ اُس کے خون سے صاف نہیں کیے جاتے جس کی بابت ہمارے باپ دادا نے فرمایا ہے، جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دینے آئے گا۔
۲۲-اور اب میرے بھائیو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کہ تمہیں کیسا لگے گا، اگر تمہیں تُمہارے خونی دھبوں سے آلودہ لباس اور ہر قسم کی نجاست کے ساتھ خُدا کے تخت عدالت کے سامنے کھڑا ہونا پڑے؟ اور دیکھو یہ چیزیں تُمہارے خلاف کیا گواہی دیں گی؟
۲۳- دیکھو کیا یہ گواہی نہیں دیں گی کہ تُم خونی ہو اور ہاں یہ بھی کہ تُم ہر قسم کی بدکاری کے مجرم ہو؟
۲۴-دیکھو میرے بھائیو تُمہارا کیا خیال ہے کہ ایسا آدمی خُدا کی بادشاہی میں ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور تمام مُقدّس نبیّوں کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ پائے گا، جن کے جامے صاف کیے گئے ہیں اور بے داغ پاک اور سفید ہیں؟
۲۵- مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں بلکہ تُم نے ابتدا ہی سے ہمارے خالق کو جھوٹا کہا یا خیال کیا کہ وہ ابتدا ہی سے جھوٹا ہے، تم یہ تصور میں بھی مت لانا کہ ایسا آدمی آسمان کی بادشاہی میں جگہ پائے گا بلکہ وہ نکال دیے جائیں گے کیونکہ وہ ابلیس کی بادشاہی کی اولاد ہیں۔
۲۶-اور اب دیکھو میرے بھائیو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اگر تُمہارے دلوں کو تبدیلی کا تجربہ ہُوا اور اگر تُم نے اُس کی مخلصی کا محبت بھرا نغمہ گانا چاہا تھا تو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں، کیا تُم اب بھی یہ محسوس کرتے ہو؟
۲۷- کیا تُم خُدا کے سامنے بے عیب چلتے رہے ہو؟ اور اگر تُم اِس وقت مر جاؤ تو کیا تُم یہ کہہ سکو گے کہ ہم تو بڑے فروتن تھے؟ یہ کہ تُمہارا جامہ اُس مسیح کے خون کے وسیلے سفید کیا گیا ہے جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے مخلصی دینے آئے گا؟
۲۸- دیکھو کیا تُم غرور کے مارے ہو؟ مَیں تُم

سے کہتا ہُوں اگر نہیں، تو تُم خُدا سے ملنے کے لئے تیار ہو، دیکھو تُمہارا جلدی تیاری کرنا ضروری ہے کیونکہ آسمان کی بادشاہی آن پہنچی ہے اور ایسوں کو ابدی زندگی حاصل نہیں۔

۲۹- دیکھو مَیں کہتا ہُوں، کیا تُم میں کوئی ایسا ہے جو حسد کا مارا ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ پھر تیار نہیں اور مَیں چاہتا ہُوں کہ وہ جلدی تیاری کرے کیونکہ وہ گھڑی آ پہنچی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کب وقت آئے گا کیونکہ ایسا کوئی بھی بے گناہ نہیں ٹھہرایا جائے گا۔

۳۰- مَیں تُم سے پھر پوچھتا ہُوں، کیا تُم میں سے کوئی ہے جو اپنے بھائی پر ٹھٹھا کرتا ہے یا اُس پر ظلم کرتا ہے؟

۳۱- افسوس ایسوں پر کیونکہ وہ تیار نہیں اور وقت نزدیک ہے کہ وہ ضرور توبہ کرے ورنہ نجات نہ پائے گا۔

۳۲- ہاں تُم سب پر افسوس جو بدکردار ہو توبہ کرو، توبہ کرو کیونکہ یہ خُداوند خُدا نے فرمایا ہے۔

۳۳- دیکھو وہ تمام لوگوں کو دعوت دیتا ہے کیونکہ اُس کے رحم کے بازو اُنکی طرف بڑھے ہیں اور وہ فرماتا ہے کہ توبہ کرو اور میں تمہیں قبول کروں گا۔

۳۴-ہاں وہ فرماتا ہے، میرے پاس آؤ اور زندگی کے درخت کا پھل کھاؤ، ہاں تمہیں زندگی کی روٹی اور پانی مفت کھانے اور پینے کو ملے گی۔

۳۵- ہاں تُم میرے پاس آؤ اور راستی کے کام کرو اور پھر تُم کاٹے اور آگ میں نہیں ڈالے جاؤ گے ——

۳۶- کیونکہ دیکھو وقت آ پہنچا ہے جو کوئی اچھا پھل نہیں لاتا یعنی جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا تو یہ اُس کے لئے افسوس اور ماتُم کا سبب ہوگا۔

۳۷- آہ تُم بدکاری کے کام کرنے والو اور تُم جو دُنیا کے باطل کاموں میں لگے ہو، تم جو راستبازی کی راہوں کے دعویدار ہو، اُس بھیڑ کی مانند بھٹک چکے ہو جس کا چرواہا نہ ہو، تو بھی چرواہا اُنہیں پکارتا ہے۔ اور ابھی تک پکار رہا ہے۔ پر تُم اُس کی آواز پر کان نہیں لگاتے!

۳۸- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اچھا چرواہا تمہیں پکارتا ہے۔ اور ہاں وہ تمہیں اپنے نام سے پکارتا ہے، جو مسیح کا نام ہے اور اگر تُم اچھے چرواہے کی اُس آواز پر کان نہیں لگاتے جس سے وہ تمہیں پکارتا ہے، تو پھر دیکھو تم اچھے چرواہے کی بھیڑ نہیں ہو۔

۳۹- اور اب اگر تُم اچھے چرواہے کی بھیڑ نہیں ہو، تو تُم کس کے گلّے کے ہو؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ابلیس تُمہارا چرواہا ہے اور تُم اُس کے گلّے کے ہو اور اب کون یہ انکار کر سکتا ہے؟

۴۰- پس مَیں تم سے کہتا ہُوں جو کچھ اچھا ہے خُدا کی طرف سے آتا ہے اور جو کچھ بُرا ہے ابلیس کی طرف سے آتا ہے۔

۴۱- سو اگر ایک آدمی اچھے کام کرتا ہے، وہ اچھے چرواہے کی آواز پر کان لگاتا ہے اور وہ اُسی کی پیروی کرتا ہے لیکن جو کوئی بُرے کام کرتا ہے، وہ ابلیس کا فرزند بنتا ہے کیونکہ وہ اُس کی آواز پر کان لگاتا ہے اور اُس کی پیروی کرتا ہے۔

۴۲- اور جو کوئی ایسا کرے گا یقیناً وہ اُس کا اجر پائے گا، سو راستبازی کی چیزوں کے اعتبار سے تمام اچھے کاموں کے لئے مُردہ ہو کر وہ اپنا اجر موت پاتا ہے۔

۴۳- اور اب میرے بھائیو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم میری سنو کیونکہ میں اپنی جان کی توانائی کیساتھ کلام کرتا ہُوں کیونکہ دیکھو مَیں نے تُم سے صاف صاف بیان کیا ہے تاکہ تُم غلطی نہ کرو یعنی یہ کہ مَیں نے خُدا کے احکام کے موافق ہی کہا ہے۔

۴۴- کیونکہ مجھے مسیح یسوع میں خُدا کے پاک طریقہ کے مطابق ایسے ہی بولنے کا کہا گیا ہے، ہاں مجھے حُکم ملا ہے کہ میں کھڑے ہو کر اُن لوگوں میں اُن باتوں کی گواہی دوں جو ہمارے باپ دادا نے وقوع ہونے والی باتوں کی بابت کہیں۔

۴۵- اور یہی سب کچھ نہیں۔ تُمہارا کیا خیال ہے کہ مَیں اِن باتوں کو نہیں جانتا؟ دیکھو مَیں تمہیں اِس بات کی گواہی دیتا ہُوں کہ مَیں جانتا ہُوں کہ یہ باتیں جو مَیں نے کہیں سچّ ہیں اور تُم کیسے جانو گے کہ میں اِن کی حقیقت جانتا ہُوں؟

۴۶- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ خُدا کے پاک رُوح کے وسیلے مجھ پر ظاہر کی گئی ہیں، دیکھو مَیں نے روزے رکھے اور کئی دنوں تک دُعا کی تاکہ مَیں اپنے متعلق اِن باتوں کو جانوں۔ اور اب مَیں جانتا ہُوں کہ یہ سچّی ہیں کیونکہ خُداوند خُدا نے اُنہیں اپنے پاک روح کے وسیلے مجھ پر آشکارا کیا اور یہ مکاشفہ کی رُوح ہے جو مجھ میں ہے۔

۴۷- اور پھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یوں مجھ پر ہمارے باپ دادا کی باتوں کی سچّائی آشکارا کی گئی ہے یعنی اُس نبوّت کی رُوح کے مطابق جو مجھ میں ہے جو خُدا کے رُوح کے ظاہر ہونے کے سبب سے بھی ہے۔

۴۸- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں جانتا ہُوں جو کچھ مَیں تُم سے آئیندہ کی بابت کہوں گا، وہ سچّ ہے اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں جانتا ہُوں کہ فضل اور رحم اور سچّائی سے معمور، ہاں وہ باپ کا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح آئے گا۔ اور دیکھو یہ وہ ہے جو جہاں کے گناہ اُٹھالے جانے کے لئے آتا ہے، ہاں ہر اُس آدمی کے گناہ جو ثابت قدمی کے ساتھ اُس کے نام پر ایمان رکھتا ہے۔

۴۹- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ہاں یہ وہ طریقہ ہے جس کے تحت میں اپنے پیارے بھائیوں میں منادی کرنے کے لئے بلایا گیا ہُوں۔ اور ہاں ہر ایک کو جو اِس ملک میں رہتا ہے، ہاں کیا بوڑھا اور کیا جوان دونوں، کیا غلام کیا آزاد دونوں، سب میں منادی کروں، ہاں تم عمر رسیدوں سے درمیانی عمر والوں سے اور اُبھرتی نسل سے بھی پکار کر کہتا ہُوں کہ ہاں وہ لازمی توبہ کریں اور نئے سرے سے پیدا ہوں۔

۵۰- ہاں رُوح یوں فرماتا ہے کہ زمین کی تمام انتہاؤ تُم توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی آ پہنچی ہے، ہاں خُدا کا بیٹا اپنے جلال، اپنی قوت، شان، قدرت اور اختیار کے ساتھ آتا ہے۔ ہاں میرے پیارے بھائیو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ رُوح فرماتا ہے، ساری زمین کے بادشاہ کا جلال دیکھو اور آسمان کا بادشاہ بھی بہت جلد بنی آدم میں جلوہ افروز ہوگا۔

۵۱-اور رُوح نے مجھ سے یہ بھی فرمایا، ہاں بڑی بلند آواز سے مجھے پکار کر یہ بھی کہا کہ جا اور اُن لوگوں سے کہہ — توبہ کرو کیونکہ سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرو، تُم ہرگز آسمان کی بادشاہی کے وارث نہیں بن سکتے۔

۵۲-اور مَیں پھر تُم سے کہتا ہُوں کہ روح فرماتا ہے، دیکھو درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھا ہے، سو جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا، کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے، ہاں اُس آگ میں جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی یعنی ایک نہ بجھنے والی آگ۔ دیکھو اور یاد رکھو کہ قُدوس نے یہ فرمایا ہے۔

۵۳- اور اب میرے پیارے بھائیو مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کیا تُم اِن باتوں کے خلاف دلیل دے سکتے ہو، ہاں کیا اِن باتوں کو ترک کر سکتے ہو، قُدوس کو اپنے پاؤں تلے روند سکتے ہو، ہاں کیا تُم اپنے دلوں کو تکبر سے بھر سکتے ہو، ہاں کیا تُمہارے دل ابھی تک قیمتی پوشاکیں پہننے پر بضد ہیں اور تُم اپنے دل دُنیا کی باطل چیزوں اور اپنی دولت پر لگائے رکھو گے؟

۵۴-ہاں کیا تُم اب بھی اِسی سوچ پر بضد ہو، کہ ایک دوسرے سے بہتر ہو، ہاں کیا تُم اپنے بھائیوں پر ظلم کرنے پر بضد رہو گے جو اپنے آپ کو فروتن رکھتے اور خُدا کے پاک طریقہ کی پیروی کرتے ہیں، جس کی بدولت وہ اِس کلیسیا میں لائے گئے اور پاک رُوح کے وسیلے پاک کیے گئے اور وہ ایسے کام کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ اُنھوں نے توبہ کی ہے —

۵۵- ہاں اور کیا تُم غریبوں اور محتاجوں کی طرف سے پیچھا کرنے اور اُنہیں اپنے مال سے محروم رکھنے پر بضد رہو گے؟

۵۶-اور آخر میں تُم سب جو اپنی بدکاری پر بضد ہو، مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ وہ ہیں جو کاٹے اور آگ میں ڈالے جائیں گے، سوائے اِس کے یہ جلدی توبہ کرلیں۔

۵۷- اور اب مَیں تُم سب سے کہتا ہُوں جو اچھے چرواہے کی آواز کی پیروی کے خواہش مند ہو، شریروں میں سے نکل آؤ اور الگ ہو جاؤ اور اُن کی ناپاک چیزوں کو مت چھوؤ، دیکھو اُن کے نام مٹا دیے جائیں گے تاکہ بدکاروں کے نام راستبازوں کے ناموں کے ساتھ شمار نہ ہوں تاکہ خُدا کا کلام پورا ہو جو کہتا ہے، بدکرداروں کے نام میرے لوگوں کے ناموں کے ساتھ شامل نہ کیے جائیں گے۔

۵۸- کیونکہ راستبازوں کے نام کتاب حیات میں لکھے جائیں گے اور اُنہیں میں اپنی دائیں طرف وراثت دوں گا۔ اور اب میرے بھائیو اِس بات کے خلاف تُم کیا کہتے ہو؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر تُم اِس کے خلاف کچھ کہو گے تو بھی کچھ فرق نہیں پڑے گا کیونکہ خُدا کے کلام کو پورا ہونا ضرور ہے۔

۵۹- کیونکہ کیا تُم میں کوئی چرواہا ہے جس کی بہت سی بھیڑیں ہوں اور وہ اُن کی نگہبانی نہ کرتا ہو اور بھیڑیے اندر آئیں اور اُس کے گلّے کو کھا جائیں؟ اور دیکھو اگر ایک بھیڑیا اِس گلّے میں آ جائے تو کیا وہ اُسے باہر نہیں نکالے گا؟ اور ہاں

بالا آخر، اِس کے بعد اگر ممکن ہو تو وہ اُسے ہلاک کر دے گا۔

۶۰- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اچھا چرواہا تمہیں پکارتا ہے اور اگر تُم اِس کی آواز پر کان لگاؤ گے تو وہ تمہیں اپنے گلّے میں شامل کرے گا اور تُم اُس کی بھیڑیں ہو گے اور تمہیں حُکم دیتا ہے کہ پھاڑنے والے بھیڑیے کو گھسنے نہ دو تا نہ ہو کہ تُم ہلاک ہو۔

۶۱- اور اب مَیں ایلما تمہیں اُس کی زبّان میں حُکم دیتا ہُوں جس نے مجھے حُکم دیا ہے کہ تُم اِن باتوں پر عمل کرو جو مَیں نے تُم سے کہی ہیں۔

۶۲- مَیں تُم سے جو کلیسیا سے تعلق رکھتے ہو بطور حُکم اور اُن سے جو کلیسیا سے تعلق نہیں رکھتے، بطور دعوت کلام کرتے ہُوئے کہتا ہُوں کہ توبہ کرو اور بپتسمہ لو تاکہ تُم بھی زندگی کے درخت کا پھل کھاؤ۔

۶ باب

ضریملہ کی کلیسیا کو پاک اور منظّم کیا جاتا ہے — ایلما جدعون میں منادی کیلئے جاتا ہے۔ قریباً ۸۳ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما کے ضریملہ میں قائم کی گئی کلیسیا کے لوگوں سے کلام کرنے کے بعد اُس نے کاہنوں اور بزرگوں کے سروں پر خُدا کے طریقہ کے مطابق ہاتھ رکھ کر کلیسیا کے انتظام اور نگہبانی کے لئے اُنہیں مخصوص کیا۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ کلیسیا سے تعلق نہ رکھنے والے جس نے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کی، اُنہیں توبہ کے لئے بپتسمہ دیا گیا اور کلیسیا میں اُن کا استقبال کیا گیا۔

۳- اور ایسا بھی ہُوا کہ جو کوئی کلیسیا سے تعلق نہ رکھتا تھا اور جس نے اپنی بدیوں سے توبہ نہ کی اور خُدا کے سامنے خود کو فروتن نہ کیا — میری مراد اُن سے ہے جو اپنے ہی دل کے غرور میں متکبر تھے — رد کر دیے گئے اور اُن کے نام مٹا ڈالے گئے تاکہ اُن کے نام راستبازوں کے ساتھ شمار نہ ہوں۔

۴- اور یوں اُنہوں نے ضریملہ کے شہر میں کلیسیا کی تنظیم شروع کی۔

۵- اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ سب کیلئے خُدا کا کلام فیاضی کے ساتھ تھا تاکہ کوئی بھی اکٹھے جمع ہو کر خُدا کے کلام کو سُننے کی رعایت سے محروم نہ رہے۔

۶- تو بھی خُدا کے بچوں کو حُکم دیا گیا کہ وہ آپس میں اکثر ملا کریں اور اُن جانوں کی بھلائی کے حق میں جو خُدا کو نہیں جانتیں، روزے رکھیں اور بڑی دُعائیں کیا کریں۔

۷- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما یہ ضوابط بنا چکا تو وہ اُن میں سے روانہ ہو، ہاں اُس کلیسیا سے جو ضریملہ کے شہر میں تھی اور دریائے صیدون کے مشرق کی طرف جدعون کی وادی میں گیا، جہاں ایک شہر بنایا گیا تھا جس کا نام جدعون کا شہر تھا اور جدعون نامی وادی میں تھا جس کا نام اُس آدمی کے نام پر رکھا گیا تھا جو نحور کے ہاتھوں تلوار سے قتل ہوا تھا۔

۸- اور ایلما گیا اور وادی جدعون میں قائم کلیسیا

میں، مکاشفے کی سچّائی کے اِس کلام کے مطابق جو اُس کے باپ دادا نے کیا اور نبوّت کی رُوح کے مطابق جو اُس میں تھی خُدا کے بیٹے یسوع مسیح کی گواہی کے مطابق جو اپنے لوگوں کو گناہوں سے مخلصی دینے آئے گا۔ اور مُقدّس طریقہ کے وسیلے جس کے تحت وہ بُلایا گیا خُدا کے کلام کی منادی کرنے لگا اور یہ اِسی طرح لکھا ہے۔ آمین۔

ایلما کا کلام اُس کی اپنی تاریخ کے مطابق جو اُس نے جدعون میں لوگوں کو سُنایا۔

۷ باب پر مُشتمل۔

---

۷ باب

مسیح مریم سے پیدا ہو گا — وہ موت کے بندھن کھول دے گا اور اپنے لوگوں کے گناہوں کو اُٹھا لے گا — وہ جو توبہ کرتے، بپتسمہ لیتے اور حُکموں کو مانتے ہیں، ابدی زندگی پائیں گے — نجاست خُدا کی بادشاہی کی وارث نہیں ہو سکتی — حلیمی، ایمان، اُمید اور محبّت درکار ہیں۔ قریباً ۸۳ ق م۔

۱- میرے پیارے بھائیو دیکھو دیکھتے ہُوئے کہ مجھے تُمہارے پاس آنے کی اجازت ملی، سو مَیں تُم سے اپنی زبان میں خطاب کرنے کی کوشش کرتا ہُوں، ہاں اپنی زبانی، یہ دیکھتے ہُوئے پہلی مرتبہ ہے کہ مَیں اپنی زبانی تُم سے کلام کرتا ہُوں، مَیں پورے طور سے تختِ عدالت کے ساتھ وابستہ ہو کر اتنا مصروف رہا کہ تُمہارے پاس نہ آ سکا۔

۲- اور یہ کہ مَیں اِس وقت بھی نہ آ سکتا اگر میری جگہ حکومت کرنے کے لئے تختِ عدالت کسی اور کے حوالے نہ کیا جاتا اور خُداوند نے نہایت شفقت کے ساتھ مجھے اجازت دی کہ میں تُمہارے پاس آؤں۔

۳- اور دیکھو مَیں بڑی اُمیدیں اور خواہش لے کر آیا ہُوں کہ مَیں دریافت کروں، آیا تُم نے اپنے آپ کو خُدا کے سامنے فروتن کیا ہے اور یہ کہ تُم اُس کے فضل کے لئے مسلسل درخواست گو ہو تاکہ یہ جانوں کہ کیا تُم اُس کے سامنے بے عیب رہے ہو تاکہ یہ بھی جانوں کہ تُم مایوسی کی ہولناک حالت میں تو نہیں ہو جیسے کہ ضریملہ میں رہنے والے ہمارے بھائی تھے۔

۴- لیکن خُدا کا نام مبارک ہو کیونکہ اُس کے وسیلے میں نے جانا ہے، ہاں یہ جان کر میں نہایت خوش ہوا ہوں کہ وہ اُس کی راسبازی کی راہ پر دوبارہ قائم ہو گئے ہیں۔

۵- اور خُدا کی اِس رُوح کے باعث جو مجھ میں ہے، مجھے بھروسہ ہے کہ مَیں تُمہاری بابت بھی خوشی پاؤں گا لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ تُمہاری بابت خوشی اتنی زیادہ مصیبتوں اور دُکھوں کے بعد ملے، جیسا کہ ضریملہ میں رہنے والے میرے بھائیوں سے مجھے ملی کیونکہ دیکھو مجھے اُن کی بابت خوشی بہت سی مصیبتوں اور دُکھوں کے بعد ملی۔

۶- لیکن دیکھو مجھے یقین ہے کہ تُم اتنی زیادہ بے یقینی کی حالت میں نہیں ہو جتنے تُمہارے بھائی تھے، مجھے یقین ہے کہ تُمہارے دل تکبر سے پھولے ہُوئے نہیں، ہاں مجھے یقین ہے کہ تُم نے اپنے دلوں کو دولت اور دُنیا کی باطل چیزوں

پر نہیں لگایا، ہاں مجھے یقین ہے کہ تُم بتوں کی پوجا نہیں کرتے، بلکہ یہ کہ تُم سچّے اور زندہ خُدا کی عبادت کرتے ہو اور کہ تُم ابدی ایمان کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی کے منتظر ہو، جو ہو گی۔
۷- کیونکہ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہت سی چیزیں وقوع ہونے کو ہیں اور دیکھو ایک چیز ہے جو دوسری تمام سے اہم ہے —— کیونکہ دیکھو وقت زیادہ دور نہیں کہ منجی موجود ہو گا اور اپنے لوگوں میں آئے گا۔
۸- اور دیکھو مَیں نہیں کہتا کہ وہ ہم میں اُس وقت آئے گا جب وہ فانی مقدس میں ہو گا کیونکہ دیکھو رُوح نے مجھے نہیں کہا کہ ایسا ہو گا۔ اب مَیں اِسکی بابت نہیں جانتا، لیکن اِتنا میں ضرور جانتا ہوں کہ خُداوند خُدا اپنے کلام کے مطابق سب کاموں کو کرنے کی قُدرت رکھتا ہے۔
۹- لیکن دیکھو رُوح نے مجھے یہ کہتے ہُوئے اتنا کہا ہے، اِن لوگوں سے پُکار کر یہ کہو —— تُم توبہ کرو اور خُداوند کی راہ تیار کرو اور اُس کے راستوں پر چلو جو کہ سیدھے ہیں کیونکہ دیکھو آسمان کی بادشاہی آ پہنچی ہے اور خُدا کا بیٹا روئے زمین پر آتا ہے۔
۱۰- اور دیکھو وہ یروشلم میں جو کہ ہمارے باپ دادا کی سرزمین ہے، مریم سے پیدا ہو گا، وہ جو ایک کنواری، ایک انمول اور چُنا ہوا وسیلہ ہے، ہاں جس پر رُوح القدّس کی قُدرت سایہ کرے گی اور وہ حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی، ہاں یعنی خُدا کا بیٹا۔
۱۱- اور وہ ہر قسم کی تکلیفوں اور مصیبتوں اور آزمائشوں میں پڑے گا اور یہ اِس لئے ہو گا تاکہ وہ جو کہا گیا ہے پورا ہو کہ وہ اپنے لوگوں کی تکلیفیں اور بیماریاں اپنے پر لے لے گا۔
۱۲- اور وہ موت کو اپنے پر لے لے گا تاکہ وہ موت کے وہ بندھن کھولے جو اِس کے لوگوں کو جکڑے ہُوئے ہیں اور وہ اُن کی کمزوریاں اپنے پر لے لیگا تاکہ جسم کے اعتبار سے اِس کے رحم کے پیالے لبریز ہوں تاکہ وہ جسم کے اعتبار سے جانے کہ اُن کی کمزوریوں میں اُن کی کیسے مدد کرے۔
۱۳- اب رُوح تمام باتیں جانتا ہے تو بھی خُدا کے بیٹے نے جسمانی ہو کر دُکھ اُٹھایا تاکہ وہ اپنے لوگوں کے گناہوں کو اپنے پر لے لے تاکہ وہ اپنی نجات کی قُدرت کے وسیلے اُن کی خطاؤں کو مٹا سکے، اور اب دیکھو یہ وہ گواہی ہے جو مجھ میں ہے۔
۱۴- اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ضرور ہے کہ تُم توبہ کرو اور نئے سرے سے پیدا ہو کیونکہ رُوح فرماتا ہے اگر تُم نئے سرے سے پیدا نہیں ہوتے تو تُم آسمان کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے، سو آؤ توبہ کرو اور بپتسمہ لو تاکہ پھر تُم گناہوں سے پاک کیے جاؤ تاکہ تُم خُدا کے برے پر ایمان رکھو جو دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے، جو ساری ناراستی سے محفوظ اور پاک رکھنے کی قُدرت رکھتا ہے۔
۱۵- ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ڈرو مت اور آؤ اور ہر گناہ ترک کر دو جو آسانی سے تمہیں گھیر لیتا اور تباہی کے لئے باندھ دیتا ہے، ہاں آؤ اور آگے بڑھو اور اپنے خُدا کو بتاؤ کہ تُم اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور اُسکے حُکموں کو ماننے کے لئے ایک عہد میں داخل ہونا اور بپتسمہ کے پانیوں میں اُتر کر آج کے دن اِسکے گواہ بننا چاہتے ہو۔

۱۶- اور جو کوئی ایسا کرتا اور ابھی سے خُدا کے حُکموں کو ماننے لگے گا، وہ یاد رکھے گا کہ مَیں نے اُس سے یہ کہا ہے، ہاں وہ یاد رکھے گا کہ مَیں نے اُسے کہا ہے کہ وہ پاک رُوح کی اُس گواہی کے مطابق جو مجھ میں گواہی دیتی ہے، ابدی زندگی پائے گا۔

۱۷- اور اب میرے پیارے بھائیو کیا تُم اِن باتوں کا یقین کرتے ہو؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ہاں مَیں جانتا ہُوں کہ تُم اُن کا یقین کرتے ہو اور مَیں جانتا ہُوں کہ تُم اُس رُوح کے ظہور کے وسیلے سے جو مجھ میں ہے، یقین کرتے ہو۔ اور اب جن باتوں کی بابت میں نے کلام کیا ہے اور اب، ہاں وہ باتیں جو میں نے کہی ہیں، اُن کے متعلق تُمہارے مظبوط ایمان کے سبب میں نہایت خوش ہُوں۔

۱۸- پس جیسا مَیں نے تُم سے شروع میں کہا ہے کہ مَیں چاہتا تھا کہ تُمہاری حالت اپنے بھائیوں کی طرح مایوس کن نہ ہو، سو مَیں نے جانا ہے اور مَیں نہایت خوش ہُوا ہُوں۔

۱۹- کیونکہ مَیں سمجھتا ہُوں کہ تُم راستبازی کے راستوں پر ہو، مَیں سمجھتا ہُوں کہ تُم اِس راستے پر ہو جو خُدا کی بادشاہی کی طرف جاتا ہے، ہاں میں سمجھتا ہُوں کہ تُم اِس کے راستے سیدھے بنا رہے ہو۔

۲۰- مَیں سمجھتا ہُوں کہ اُس کے کلام کی گواہی کے وسیلے تُم اِس بات کے واقف ہُوئے ہو کہ وہ ٹیڑھی راہوں پر نہیں چل سکتا نہ ہی وہ اپنی کہی ہوئی بات سے پھرتا ہے نہ ہی وہ دائیں بائیں ہو جاتا ہے یعنی دُرست سمت سے غلط سمت کی طرف، اِسلئے کہ اُس کا راستہ ابدی طور پر یکساں ہے۔

۲۱- اور وہ ناپاک ہیکلوں میں قیام نہیں کرتا نہ ہی نجاست یعنی ایسی چیز جو ناپاک ہے خُدا کی بادشاہی میں جگہ پا سکتی ہے، پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وقت آئے گا اور ہاں یہ یوم آخر کو ہو گا کہ جو نجس ہے اپنی نجاست ہی میں رہے گا۔

۲۲- اور اب میرے پیارے بھائیو مَیں نے یہ باتیں تُم سے اِس لئے کہی ہیں تاکہ مَیں خُدا کی طرف تُمہارے فرض کو بیدار کروں تاکہ تُم اُس کے سامنے بے عیب ہو کر چلو اور خُدا کے اُس پاک طریقہ کے مطابق چلو جسے تُم نے قبول کیا ہے۔

۲۳- اور اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم فروتن اور فرمانبردار اور ملنسار اور تربیت پزیر اور صبر و تحمّل سے معمور ہو، سارے کاموں میں پرہیزگار ہو، ہر وقت خُدا کے حُکم جانفشانی کے ساتھ مانو، روحانی اور جسمانی دونوں کے لئے ضرورت کے موافق مانگو اور جو کچھ تُم نے پایا ہے اِس کے لئے ہمیشہ خُدا کی شکر گزاری کرتے رہو۔

۲۴- اور دیکھو ایمان، اُمید اور محبّت تُم میں ہو تب ہی تُم ہمیشہ نیک کام کر سکو گے۔

۲۵- اور خُداوند تمہیں برکت دے اور تُمہارے لباس بیداغ رکھے تاکہ یومِ آخر کو وہ تمہیں ابراہام اضحاق اور یعقوب اور پاک نبّیوں کے ساتھ جو دنیا کی ابتدا سے ہیں بٹھانے کے لئے لائے اور جس طرح اُن کے لباس بیداغ ہُوئے،

تُمہارے لباس بھی بیداغ ہوں تاکہ آسمان کی بادشاہی سے کبھی بھی نکالے نہ جاؤ۔

۲۶- اور اب میرے پیارے بھائیو مَیں نے اُس رُوح کے مطابق جو مجھ میں گواہی دیتی ہے، تم سے یہ باتیں کہی ہیں اور میری جان اِس وقت اِس بات سے نہایت شادمان ہے کہ تُم نے نہایت جانفشانی کے ساتھ میرے کلام پر دھیان دیا ہے۔

۲۷-اور اب خُدا کی سلامتی تُمہارے ایمان اور نیک کاموں کے موافق،اب سے لے کر ہمیشہ تک تُم پر اور تُمہارے گھروں پر اور تُمہاری زمینوں پر اور تُمہارے گلّوں اور ریوڑوں پر اور تُمہاری ساری ملکیت، تُمہاری عورتوں اور تُمہارے بچّوں پر ہو اور یہی میرا کلام ہے۔ آمین۔

باب ۸

ایلما منادی کرتا اور میلک میں بپتسمے دیتا ہے — وہ امونیہا کے مُلک میں رّد کیا جاتا ہے اور وہ وہاں سے چلا آتا ہے — ایک فرشتہ اُسے واپسی کا حُکم دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو توبہ کے لئے پکارے — امیولک اُس کا استقبال کرتا ہے اور وہ دونوں امونیہا میں منادی کرتے ہیں۔ قریباً ۸۲ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما، جدعون کے لوگوں کو بہت سی باتوں کی تعلیم دینے کے بعد جو کہ لکھی نہیں جا سکتیں، کلیسیا کی تنظیم کر کے جس طرح کہ پہلے اُس نے ضریملہ کے مُلک میں کی، جدعون کے مُلک سے واپس لوٹا، ہاں اِن کاموں سے جن کی اُس نے مشقت کی تھی، خود کو آرام دینے کے لئے اپنے گھر ضریملہ میں واپس آیا۔

۲- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کا نواں سال ختم ہوا۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے دسویں سال کے شروع میں ایلما وہاں سے روانہ ہوا اور بیابان کی سرحدوں کے ساتھ مغرب کی جانب دریائے صیدون کے مغرب کی طرف سفر کرتا، میلک کے مُلک میں آیا۔

۴-اور وہ میلک کے مُلک میں خُدا کے مُقدّس طریقہ کے مطابق جس کے تحت وہ بلایا گیا تھا، لوگوں کو تعلیم دینے لگا اور وہ میلک کے سارے مُلک میں لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ لوگ مُلک کے اِن تمام علاقوں سے جو بیابان کے ساتھ سرحدوں پر تھے، اُس کے پاس آئے۔ اور سارے مُلک میں اُنہیں بپتسمے دیے گئے۔

۶- سو جب اُس نے وہاں سے اپنا کام ختم کر لیا تو وہ وہاں سے روانہ ہوا اور میلک کے مُلک سے شمال کی طرف تین دن کا سفر کیا اور وہ ایک شہر میں پہنچا جو عمونیہا کہلاتا تھا۔

۷- اب نیفی کے لوگوں کی روایت تھی کہ وہ اپنے مُلکوں اور اپنے شہروں اور اپنے دیہاتوں، ہاں بلکہ اپنے تمام چھوٹے دیہاتوں کو بھی اُس نام سے پکارتے جس کی وہ سب سے پہلے ملکیت ہوتے اور امونیہا کے مُلک کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔

۸- اور ایسا ہُوا، ایلما امونیہا کے شہر میں پہنچ کر اُن میں خُدا کے کلام کی منادی کرنے لگا۔

۹- اب شیطان امونیہا کے شہر کے لوگوں کے

دلوں پر بالکل غالب تھا، اِسلئے وہ ایلما کی باتوں پر کان نہ لگاتے تھے۔

۱۰- اس کے باوجود ایلما نے رُوح میں بڑی محنت کی اور بڑی مستعدی کے ساتھ خُدا سے دُعا کی کہ وہ اِس شہر میں رہنے والے لوگوں پر اپنا رُوح اُنڈیلے اور بخش دے، وہ اُن کے توبہ کرنے پر اُن کو بپتسمہ دے۔

۱۱- اسکے باوجود انہوں نے اُس سے یہ کہتے ہُوئے اپنے دل سخت کر لئے دیکھ ہم جانتے ہیں کہ تو ایلما ہے اور ہم جانتے ہیں تُو اُس کلیسیا کا اعلیٰ کاہن ہے جو تو نے اپنی روایت کے مطابق مُلک کے کئی حصّوں میں قائم کی ہے اور ہم تُمہاری کلیسیا کے نہیں ہیں اور ہم ایسی احمق روایات کا یقین نہیں کرتے۔

۱۲- اور اب ہم جانتے ہیں چونکہ ہم تُمہاری کلیسیا سے نہیں ہیں، سو ہم جانتے ہیں کہ یوں تیرا ہم پر کوئی اختیار نہیں اور تُو نے تخت عدالت نیفیہا کے سپرد کر دیا ہے اِس لئے تو ہم پر اعلیٰ قاضی بھی نہیں ہے۔

۱۳- اب جب یہ سب کچھ لوگوں نے اُس سے کہا اور اُسکی ہر بات کی مخالفت کی اور اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا اور اُس پر تھوکا اور اُسے شہر سے باہر نکلوا دیا، تب وہ وہاں سے روانہ ہوا اور اُس شہر کی جانب سفر کیا جو ہارون کہلاتا تھا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ وہاں سے جا رہا تھا تو وہ امونیہا کے شہر کے لوگوں کی بدیوں کے سبب نہایت غمزدہ اور جان کی تکلیف اور دُکھ میں تھا، ایسا ہُوا کہ جب ایلما غم سے بوجھل ہو کر جا رہا تھا تو دیکھو خُداوند کا ایک فرشتہ یہ کہتے ہُوئے اُس پر ظاہر ہُوا۔

۱۵- مبارک ہے، تو ایلما، پس اپنا سر اُٹھا اور شادمان ہو کیونکہ تیرے پاس شادمان ہونے کی بڑی وجہ ہے کیونکہ تُو خُدا کے حُکموں کو ماننے میں اُس وقت سے وفادار رہا ہے جب تمہیں اُس کی طرف سے پہلا پیغام ملا۔ اور دیکھ مَیں ہی ہُوں جس نے تجھے یہ پہنچایا تھا۔

۱۶- اور دیکھ مجھے تمہیں حُکم دینے کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تُو امونیہا کے شہر کو واپس جا اور شہر کے لوگوں میں دوبارہ منادی کر، ہاں اُن میں منادی کر۔ ہاں اُن سے کہہ کہ سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں، خُداوند خُدا اُنہیں نیست و نابود کر دے گا۔

۱۷- کیونکہ دیکھ وہ اب اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ وہ تیرے لوگوں کی آزادی چھین لیں (کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے) جو کہ آئین اور فیصلوں اور احکام کے بر خلاف ہے جو اُس نے اپنے لوگوں کو دیے ہیں۔

۱۸- اب ایسا ہُوا کہ خُداوند کے فرشتے سے اُس کا پیغام پانے کے بعد وہ جلدی امونیہا کے مُلک کو واپس لوٹا اور ایک دوسرے راستے سے شہر میں داخل ہُوا، ہاں اُس راستے سے جو امونیہا شہر کے جنوب میں ہے۔

۱۹- اور جب وہ شہر میں داخل ہُوا تو اُسے بھوک لگی اور اُس نے ایک آدمی سے کہا، کیا تُو خُدا کے حلیم خادم کو کھانے کے لئے کچھ دے گا؟

۲۰- اور آدمی نے اُس سے کہا، مَیں ایک نیفی ہُوں اور مَیں جانتا ہُوں کہ تُو خُدا کا مُقدّس نبی ہے

کیونکہ تُووہ آدمی ہے، جس کی بابت فرشتہ نے رویا میں کہا تُم اُسکا استقبال کرنا۔ سو میرے ساتھ میرے گھر میں چل اور میں اپنے کھانے میں سے تجھے دوں گا اور مَیں جانتا ہُوں کہ تُو میرے اور میرے گھر کیلئے برکت کا باعث ہو گا۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ آدمی اُسے اپنے گھر لے گیا اور اُس آدمی کا نام امیولک تھا اور وہ روٹی اور گوشت لایا اور ایلما کے سامنے رکھا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ ایلما نے روٹی کھائی اور سیر ہُوا اور امیولک اور اُس کے گھرانے کو برکت دی اور وہ خُدا کا شکر گزار ہُوا۔

۲۳- اور جب وہ کھا کر سیر ہو چکا تو اُس نے امیولک سے کہا، مَیں ایلما ہُوں اور سارے مُلک میں خُدا کی کلیسیا پر اعلیٰ کاہن ہُوں۔

۲۴- اور دیکھ میں مکاشفے اور نبوّت کی رُوح کے مطابق اِن سب لوگوں میں خُدا کے کلام کی منادی کے لئے بلایا گیا ہوں اور میں اِس مُلک میں تھا اور اُنہوں نے مجھے قبول نہ کیا بلکہ اُنہوں نے مجھے باہر نکال دیا اور میں اِس مُلک سے ہمیشہ کے لئے چلا جانے والا تھا۔

۲۵- لیکن دیکھ مجھے حُکم دیا گیا ہے کہ مَیں پھر یہاں آؤں اور اِن لوگوں میں نبوّت کروں اور ہاں اُن کی بدیوں کی بابت اُن کے خلاف گواہی دوں۔

۲۶- اور اب امیولک چونکہ تُو نے مجھے کھانا کھلایا اور مجھے اندر لایا ہے تُو مبارک ہے میں بھوکا تھا کیونکہ مَیں نے کئی دِنوں سے روزہ رکھا ہُوا تھا۔

۲۷- اور ایلما لوگوں میں منادی شروع کرنے سے پہلے کئی دِن تک امیولک کے ساتھ ٹھہرا رہا۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ لوگ اپنی بدیوں میں اور زیادہ بڑھنے لگے۔

۲۹- اور اب ایلما پر یہ کلام نازل ہُوا کہ جا اور میرا خادم امیولک بھی جائے اور اِن لوگوں میں یہ کہہ کر نبوّت کرو —— تُم توبہ کرو کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرلو مَیں اپنے قہر میں اِن لوگوں کو سزا دوں گا اور ہاں مَیں اپنے قہرِ شدید سے باز نہ آؤں گا۔

۳۰- اور ایلما آگے بڑھا اور امیولک بھی خُدا کا کلام سنانے کے لئے لوگوں میں گئے اور وہ رُوح اُلقدّس سے معمور تھے۔

۳۱- اور اُنہیں اتنا زور آور کر دیا گیا تھا کہ وہ نہ قید خانوں میں ڈالے جا سکتے تھے نہ ہی یہ ممکن تھا کہ کوئی آدمی اُنہیں قتل کر سکتا لیکن اُنہوں نے اپنا زور اُس وقت تک ظاہر نہ کیا جب تک وہ باندھے اور قید میں نہ ڈالے گئے۔ اور اب یہ اِس لئے ہُوا کہ خُداوند اُن میں اپنی قُدرت ظاہر کرے۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ آگے بڑھے اور لوگوں میں اُس رُوح اور قوت کے مطابق جو خُداوند نے اُنہیں بخشی تھی، منادی اور نبوّت کرنے لگے۔

ایلما کی تاریخ کے مطابق ایلما کا کلام اور امیولک کا کلام بھی جسکا اعلان، عمونیہا میں رہنے والے لوگوں میں کیا گیا، اُنہیں قید میں ڈالا گیا۔ اور اُنہیں اُن میں موجود خُدا کی معجزانہ قُدرت کے ذریعے رہا کیا گیا۔

۹ تا ۱۴ ابواب پر مُشتمل۔

۹ باب

ایلما عمونیہا کے لوگوں کو توبہ کرنے کا حُکم دیتا ہے — آخری ایّام میں خُدا لامنوں پر رحم کرے گا — اگر نیفی نور کو ترک کر دیں گے تو وہ لامنوں کے ذریعے ہلاک ہوں گے — خُدا کا بیٹا جلد آئے گا — وہ اُن کو مخلصی دے گا جو توبہ کرتے بپتسمہ لیتے اور اُس کے نام پر ایمان رکھتے ہیں۔ قریباً ۸۲ ق م۔

۱- اور تب مَیں ایلما نے خُدا سے حُکم پا کر کہ مَیں امیولک کو ساتھ لوں اور اُن لوگوں میں دوبارہ منادی کروں یعنی اُن لوگوں میں جو امونیہا کے شہر میں رہتے تھے ایسا ہُوا کہ جب مَیں اُن میں منادی کرنے لگا تو وہ یہ کہہ کر میرے ساتھ تکرار کرنے لگے۔

۲- تُو کون ہے؟ تُو کیا خیال کرتا ہے کہ ہم ایک آدمی کی گواہی کا یقین کر لیں گے، اگرچہ وہ ہم میں منادی کرے کہ زمین جاتی رہے گی؟

۳- اب وہ اِن باتوں کو سمجھتے نہ تھے کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ زمین واقعی جاتی رہے گی۔

۴- اور وہ یہ بھی کہتے کہ اگر تُو نبوّت کرے کہ یہ شہر ایک ہی دن میں نابُود ہو جائے گا تو ہم کیونکر تیری باتوں کا یقین کریں گے۔

۵- اب وہ جانتے نہ تھے کہ خُدا ایسے عجیب کام بھی کر سکتا ہے کیونکہ وہ سخت دل اور سرکش لوگ تھے۔

۶- اور اُنہوں نے کہا کہ خُدا کون ہے، جو اِن لوگوں میں، ایک آدمی کے علاوہ اور کسی مجاز کو نہیں بھیجتا، کہ اِن میں سچّائی کی ایسی عجیب اور حیرت انگیز باتوں کا اعلان کرے۔

۷- اور وہ مجھ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے آگے بڑھے، لیکن دیکھو وہ ایسا نہ کر سکے۔ اور مَیں دلیری کے ساتھ اُن سے کلام کرنے کے لئے کھڑا رہا، ہاں میں نے یہ کہہ کر اُن کے سامنے دلیری کیساتھ گواہی دی۔

۸- دیکھو تُم جو شریر اور کجرو نسل ہو، تم نے کیونکر اپنے باپ دادا کی روایت بھلا دی ہیں، ہاں کتنی جلدی تُم نے خُدا کے احکام بھلا دیے ہیں۔

۹- کیا تمہیں یاد نہیں کہ ہمارا باپ لحی، خُدا کے ہاتھ کے وسیلے یروشلم سے باہر لایا گیا؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ بیابان میں اُس ہی نے سب کی رہنمائی کی؟

۱۰- اور کیا تُم اتنی جلدی بھول گئے ہو کہ اُس نے کتنی مرتبہ ہمارے باپ دادا کو اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑایا اور اُنہیں ہلاک ہونے سے محفوظ رکھا بلکہ اُن کے اپنے بھائیوں کے ہاتھوں سے؟

۱۱- اور ہاں اگر یہ ہمارے لئے اُس کی بے مثل قُدرت اور اُس کی شفقت اور اُس کا تحمّل نہ ہوتا تو ہم اِس وقت سے بہت پہلے ہی روئے زمین پر سے کاٹ ڈالے گئے ہوتے اور شاید ہم کبھی نہ ختم ہونے والی بد حالی اور عذاب کی حالت کے لئے بھیج دیے گئے ہوتے۔

۱۲- دیکھو اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ تمہیں توبہ کا حُکم دیتا ہے کہ توبہ کرو اور سوائے توبہ کے تُم کسی طرح بھی خُدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے۔ لیکن دیکھو یہی سب کچھ نہیں — اُس

نے تمہیں توبہ کرنے کا حُکم دیا ہے ورنہ وہ تمہیں زمین کی سطح پر سے بالکل فنا کر دے گا، ہاں وہ اپنے قہر میں تُمہیں سزا دے گا اور اپنے قہر شدید سے باز نہ آئے گا۔

۱۳- دیکھو کیا تمہیں وہ باتیں یاد نہیں جو اُس نے لحی سے کہیں کہ جتنے زیادہ تُم میرے حُکموں پر چلو گے اُتنا ہی اِس سر زمین میں خوش حال ہو گے؟ اور پھر یہ کہا کہ گیا کہ جتنا زیادہ تُم میرے احکام پر نہیں چلو گے، اُتنا ہی تُم خُداوند کی حضوری سے کاٹ ڈالے جاؤ گے۔

۱۴- اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو، جتنا زیادہ لامنوں نے خُدا کے احکام کو نہ مانا اُتنے ہی زیادہ وہ خُداوند کی حضوری سے کاٹ ڈالے گئے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اِس بات میں خُدا کا کلام پورا ہوا اور لامنوں کو اِس مُلک میں اُنکے گناہ شروع کرنے پر اُس کی حضوری سے کاٹ ڈالا گیا۔

۱۵- پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُن کے لئے یومِ عدالت تُمہاری نسبت زیادہ برداشت کے لائق ہو گا۔ اگر تُم بدستور گناہوں میں رہے، اور ہاں یہاں تک کہ اُن کے لئے اِس زندگی میں بھی تُمہاری نسبت زیادہ برداشت کے لائق ہو گا، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرو۔

۱۶- کیونکہ بہت سے وعدے ہیں جو لامنوں سے کیے گئے ہیں کیونکہ اپنے باپ دادا کی روایات کے باعث وہ نادانی کی حالت میں رہے، لیکن خُداوند اُن پر مہربان ہو گا اور اِس مُلک میں اُن کے دِن طویل کرے گا۔

۱۷- اور وقت کے کسی عرصے میں اُنہیں اِس طرف لایا جائے گا کہ وہ اُسکے کلام کا یقین کریں اور اپنے باپ دادا کی غلطیوں کو جانیں اور اُن میں بہتیرے نجات پائیں گے کیونکہ خُداوند اُن سب پر رحم کرتا ہے جو اُسکا نام پکارتے ہیں۔

۱۸- لیکن دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اگر تُم اپنی بدی ہی میں بضد رہے تو مُلک میں تُمہارے دن دراز نہ ہوں گے کیونکہ لامنوں کو تُمہارے خلاف بھیجا جائے گا اور اگر تُم توبہ نہیں کرو گے تو تمہیں خبر بھی نہ ہو گی اور وہ تمہیں آ لیں گے اور تمہیں بالکل فنا کر ڈالیں گے اور یہ خُداوند کے قہر شدید کے مطابق ہو گا۔

۱۹- کیونکہ وہ تمہیں تُمہاری بدیوں میں نہ رہنے دے گا کہ اُسکے لوگ ہلاک ہوں۔ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں بلکہ وہ لامنوں سے اپنے لوگوں کو جو نیفی کے لوگ کہلاتے ہیں، ہلاک کرائے گا اور یہ تب ہو گا اگر وہ خُداوند اپنے خُدا سے بہت زیادہ روشنی اور بہت زیادہ علم پانے کے بعد یہ ممکن ہو کہ وہ گناہوں میں پڑیں اور بہت زیادہ خطائیں کریں۔

۲۰- ہاں خُداوند کے نہایت مقبول نظر لوگ ہو کر، ہاں دوسری ساری قوموں قبیلوں، زبانوں یعنی لوگوں سے زیادہ مقبول نظر ہونے کے بعد اور پھر اُن کی خواہشوں اور اُنکے ایمان اور دُعاؤں کے مطابق اُن چیزوں کے اُن پر ظاہر ہونے کے بعد جو تھیں جو ہیں اور جو آئندہ ہونے والی ہیں؛

۲۱- خُدا کا رُوح پانے فرشتوں سے کلام کرنے

اور خُداوند کی آواز کے وسیلے کلام کرنے اور نبوّت کی رُوح اور مکاشفے کی رُوح اور بہت ساری نعمتیں اور زبّانیں بولنے کی نعمت اور منادی کرنے کی نعمت اور رُوح القدّس کی نعمت اور ترجمہ کرنے کی نعمت پا کر؛

۲۲- ہاں اور یروشلم کے مُلک سے خُدا کے وسیلہ رہنمائی پانے اور قحط اور بیماری اور تمام اقسام کی بیماریوں کی ہر قسم سے خُداوند کے وسیلے بچائے جانے اور اُنکے لڑائی میں مضبوط کیے جانے پر تاکہ وہ برباد نہ کیے جائیں، غلامی سے وقتاً فوقتاً رہائی پانے اور اُس وقت سے اب تک بچائے جانے اور محفوظ رکھے جانے کے بعد اور یہاں تک خوش حال کیے جانے پر کہ وہ ہر طرح کی چیزوں سے مالدار ہوں —

۲۳- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر یہ لوگ جنہوں نے خُداوند کے ہاتھ سے اِتنی زیادہ برکتیں پائی ہیں کیا اُنہیں اُس نُور اور علم کے خلاف گناہ کرنا چاہیے جو اُنہیں حاصل ہے، مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر ایسا ہو کہ وہ خطا میں گریں تو اُنکی نسبت لامنوں کے لئے زیادہ برداشت کے لائق ہو گا۔

۲۴- کیونکہ دیکھو لامنوں کے ساتھ خُداوند کے وعدے ہیں لیکن اگر تُم گناہ کرو تو وہ تُمہارے ساتھ نہیں ہیں، پس کیا خُداوند نے خاص طور پر وعدہ نہیں کیا اور سختی سے حُکم نہیں دیا کہ اگر تُم اُس کے خلاف بغاوت کرو گے تو تُم زمین کی سطح پر سے بالکل نیست و نابُود کر دیے جاؤ گے؟

۲۵- اور اب اِس سبب سے کہ تُم ہلاک نہ ہو خُداوند نے اپنے فرشتوں کو اپنے بہت سارے لوگوں کے پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو پکار پکار کر کہیں کہ وہ توبہ کریں کیونکہ خُداوند کی بادشاہی قریب آ پہنچی ہے۔

۲۶- اور اب زیادہ دِن باقی نہیں ہیں کہ خُدا کا بیٹا، اپنے جلال میں آئے گا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے کا جلال ہو گا، ساری شان و شوکت، راستی اور سچّائی، نہایت صبر، رحم اور تحمل میں اپنے لوگوں کی دُعائیں سُننے اور اُن کی دُعاؤں کا جواب دینے میں جلدی کرے گا۔

۲۷- اور دیکھو وہ اُن کو مخلصی دینے کے لئے آتا ہے جو اُس کے نام پر ایمان لانے کے وسیلے توبہ کر کے بپتسمہ لیتے ہیں۔

۲۸- پس تُم خُداوند کی راہیں تیار کرو کیونکہ وقت آ پہنچا ہے کہ سب لوگ اپنے کاموں کا اجر اُس کے مطابق پائیں جو وہ کرتے رہے ہیں — اگر وہ راستباز رہے ہیں تو یسُوع مسیح کی قُدرت اور نجات کے مطابق اپنی جانوں کے لئے نجات کی فصل کاٹیں گے اور اگر وہ بُرے رہے ہیں تو وہ ابلیس کی قوت اور اسیری کے مطابق اپنی جانوں کے لئے سزا کی فصل کاٹیں گے۔

۲۹- اب دیکھو یہ فرشتے کی آواز ہے جو لوگوں سے پکار کر کہتی ہے۔

۳۰- اور اب میرے پیارے بھائیو کیونکہ تُم میرے بھائی ہو اور تمہیں محبوب ہونا چاہیے اور تمہیں وہ کام کرنے چاہیں جن سے پتہ چلے کہ تُم توبہ کر چکے ہو، دیکھتے ہوئے کہ تُمہارے دل خُدا

کے کلام کے خلاف بے حد سخت ہو چکے ہیں۔اور دیکھتے ہُوئے کہ تُم گمراہ اور گرے ہُوئے لوگ ہو۔
۳۱-اب ایسا ہُوا کہ جب مَیں ایلما اُن سے یہ باتیں کہہ چکا تو لوگ مجھ پر غضبناک ہوئے کیونکہ مَیں نے اُنہیں کہا تھا کہ وہ سخت دل اور سرکش لوگ ہیں۔
۳۲-اور وہ مجھ سے ناخوش تھے کیونکہ مَیں نے اُن سے یہ بھی کہا تھا کہ وہ گمراہ اور گرے ہُوئے لوگ ہیں اور اُنہوں نے مجھ پر ہاتھ ڈالنا چاہا تاکہ وہ مجھے قید خانے میں ڈالیں۔
۳۳- لیکن ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اُنہیں ایسا نہ کرنے دیا کہ وہ مجھے اُس وقت پکڑیں اور قید خانے میں ڈالیں۔
۳۴- اور ایسا ہُوا کہ امیولک بھی گیا اور کھڑا ہو کر اُن میں منادی کرنے لگا۔اور اب امیولک کی ساری باتیں نہیں لکھی گئیں، لیکن اُس کی باتوں کا کچھ حصّہ اِس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔

۱۰ باب

لحی منسی کی نسل سے ہے — امیولک بتاتا ہے کہ فرشتے نے اُسے کیسے ایلما کی حفاظت کا حُکم دیا — راستبازوں کی دُعائیں لوگوں کی بخشش کا باعث بنتی ہیں — ناراست وکیل اور قاضی لوگوں کی تباہی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ قریباً ۸۲ ق م

۱-اب یہ باتیں ہیں جو امیولک نے عمونیہا کے مُلک کے لوگوں سے منادی کرتے ہوئے کہیں؛
۲- مَیں امیولک اُس جدعونیہا کا بیٹا ہُوں جو اسماعیل کا بیٹا تھا اور وہ امینادی کی نسل سے تھا اور یہ وہی امینادی تھا جس نے اِن تحریروں کا ترجمہ کیا جو ہیکل کی دیوار پر لکھی ہُوئی تھیں اور جنہیں خُدا نے اپنی اُنگلی سے لکھا۔
۳-اور امینادی نیفی کی نسل سے تھا جو لحی کا بیٹا تھا اور جو یروشلم کے مُلک سے آیا اور جو منسی کی نسل سے تھا اور جو یوسف کا بیٹا تھا، وہ جو مصر میں اپنے بھائیوں کے ہاتھوں فروخت ہُوا۔
۴- اور دیکھو مَیں اِن سب میں جو مجھے جانتے ہیں کم شہرت رکھنے والا شخص نہیں ہُوں اور ہاں دیکھو میرے بہت سے رشتہ دار اور دوست ہیں اور مَیں نے اپنے ہاتھ کی محنت سے کافی دولت بھی کمائی ہے۔
۵-اِن تمام چیزو کے باوجود مَیں نے کبھی بھی خُداوند کی راہوں، اُس کے بھیدوں اور اُس کی عجیب قُدرت کو اتنا نہیں جانا۔مَیں نے کہا ہے کہ مَیں نے اِن چیزوں کی بابت زیادہ نہیں جانا لیکن دیکھو مَیں نے غلطی کی ہے کیونکہ مَیں نے اُس کے بہت سارے بھیدوں اور اُسکی عجیب قُدرت کو دیکھا، ہاں یعنی اُن لوگوں کی زندگیاں بچتے ہُوئے دیکھی ہیں۔
۶- لیکن مَیں نے اپنا دل سخت کر لیا کیونکہ مجھے کئی مرتبہ بلایا گیا اور مَیں نے نہ سنا اگرچہ مَیں اِن باتوں کے بابت جانتا تھا، پھر بھی مَیں جاننا نہیں چاہتا تھا، سو میں اپنے دل کی شرارت کے باعث ساتویں مہینے کے چوتھے دِن، قضا کے عہد حکومت کے دسویں سال تک بغاوت کرتا رہا۔
۷-جب مَیں ایک قریبی رشتہ دار سے ملنے کے لئے جا رہا تھا تو دیکھو خُداوند کا ایک فرشتہ مجھ پر

ظاہر ہُوا اور کہا، امیولک اپنے گھر واپس جاؤ کیونکہ تجھے خُداوند کے ایک نبی کو کھانا کھلانا ہے، ہاں ایک مُقدّس آدمی کو، جو خُدا کا چُنا ہُوا ہے کیونکہ اُس نے اُن لوگوں کے گناہوں کے سبب بہت دنوں سے روزہ رکھا ہُوا ہے اور وہ بھوکا ہے اور تُم اُس کا اپنے گھر میں استقبال کرنا اور اُسے کھانا کھلانا اور وہ تمہیں اور تُمہارے گھر کو برکت دے گا اور خُداوند کی برکتیں تُم پر اور تُمہارے گھر پر رہیں گی۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے فرشتے کی آواز کی فرمانبرداری کی اور اپنے گھر کی جانب واپس مُڑا۔ اور جب میں وہاں جا رہا تھا، وہ آدمی مجھے ملا جس کی بابت فرشتے نے مجھ سے کہا تھا کہ تُم اپنے گھر میں اُس کا استقبال کرنا —— اور دیکھو یہ وہی آدمی ہے جس نے خُدا کی باتوں کے متعلق تُم سے کلام کیا ہے۔

۹- اور فرشتے نے مجھ سے کہا کہ یہ ایک مُقدّس آدمی ہے، سو تب مَیں نے جانا کہ وہ ایک مُقدّس آدمی ہے کیونکہ یہ بات خُداوند کے فرشتے نے کہی تھی۔

۱۰- اور پھر مَیں جانتا ہُوں کہ وہ باتیں جن کی اُس نے شہادت دی ہے سچّ ہیں، اِس لئے دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں جس طرح یہ سچّ ہے کہ خُداوند زندہ ہے، اُسی طرح اُس نے اپنے فرشتے کو مجھ پر یہ باتیں آشکارا کرنے کے لئے بھیجا اور یہ اُس نے اُس دوران کیا جب ایلما میرے گھر میں ٹھہرا ہُوا تھا۔

۱۱- کیونکہ دیکھو، ہاں اُس نے میرے گھر کو برکت دی ہے، اُس نے مجھے اور میری عورتوں کو، میرے بچوں کو اور میرے باپ کو، اور میرے رشتہ داروں کو، ہاں بلکہ میرے سارے قبیلے کو اُس نے برکت دی ہے اور ہم پر خُداوند کی برکتیں اُن باتوں کے مطابق ہُوئیں جو اُس نے کہیں۔

۱۲- اور اب جب امیولک نے یہ باتیں کہیں تو لوگ یہ دیکھ کر حیران ہونے لگے کہ یہاں تو ایک سے زیادہ گواہ ہیں جو اُن باتوں کی جنکا کہ اُن پر الزام تھا اور اُن باتوں کی بھی جو وقوع ہونے کو ہیں نبوّت کی، اُس رُوح کے مطابق جو اُن میں تھی، گواہی دیتے ہیں۔

۱۳- تو بھی اُن میں بعض تھے، جنہوں نے اِس سے سوال کرنے کا سوچا تاکہ اپنی مکار چال سے اُنکی باتوں میں اُنہیں پکڑیں تاکہ اُن کے خلاف گواہی پا کر اُنہیں قاضیوں کے حوالہ کریں کہ قانون کے مطابق اُن کی عدالت ہو اور اُس جرم کے مطابق جو وہ ثابت کریں یا اُنکے خلاف گواہی دیں وہ قتل کیے جائیں یا قید میں ڈالے جائیں۔

۱۴- اب جو آدمی اُنہیں ہلاک کرنے کے خواہاں تھے، وہ وکیل تھے جنہیں لوگ اپنے مقدمے کے وقت میں قانونی مدد کے واسطے یعنی قاضیوں کے سامنے مقدمے میں، لوگوں کے جرائم کے مقدمات میں وکالت کے لئے اُجرت پر رکھتے یا مقرر کرتے۔

۱۵- اب یہ وکیل لوگوں کے سارے فن اور مکاری جانتے تھے اور اُسی نے اُنہیں اپنے پیشے میں ماہر کر دیا تھا۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ وہ امیولک سے سوال کرنے لگے تاکہ اِس طرح وہ اُس کی کوئی بات پکڑیں یعنی

وہ کوئی ایسی بات کہے جس سے وہ اُسے اُسکی باتوں میں پکڑیں۔
۱۷-اب وہ جانتے نہ تھے کہ امیولک اُن کے منصوبوں کو جان سکتا ہے۔ بلکہ ایسا ہُوا کہ جب وہ اُس سے سوال کرنے لگے تو اُس نے اُن کے خیالات جان کر کہا، اے دغا باز اور کجرو نسل تُم وکیلو اور ریاکارو، تم ابلیس کے لئے بنیادیں رکھ رہے ہو، اِسلئے کہ تُم خُدا کے مُقدّسوں کے لئے جال بچھا اور پھندے لگا رہے ہو۔
۱۸- تُم راستبازوں کو اُنکی راہوں سے پھیرنے کے منصوبے بناتے اور اِن لوگوں کو بالکل نابود کرنے کے لئے خُدا کے غضب کو اپنے اُوپر لاتے ہو۔
۱۹- ہاں ہمارے آخری بادشاہ مضایاہ نے خُوب ہی کہا تھا، جب وہ بادشاہی سپرد کرنے والا تھا، کوئی نہ تھا کہ جس کو عطا کی جاتی، سوائے اس کے کہ یہ لوگ اپنی ہی مرضی کا حاکم مُنتخب کریں۔ ہاں، اُس نے خُوب کہا تھا، کہ اگر وقت آئے کہ ان لوگوں کی آواز بدی کا انتخاب کرے، یعنی اگر وقت آئے کہ یہ لوگ گُناہ میں گریں، وہ ہلاکت کیائے پک چُکے ہوں گے۔
۲۰- اور اب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ خُداوند تُمہاری بدیوں کے باعث تُمہاری خوب ہی عدالت کرتا ہے، وہ اُن لوگوں میں فرشتوں کی آواز کے وسیلے خوب ہی پکارتا ہے کہ توبہ کرو توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی آ پہنچی ہے۔
۲۱- ہاں وہ اپنے فرشتوں کے وسیلے خوب ہی پکارتا ہے کہ مَیں اپنے ہاتھوں میں عدل اور انصاف لئے، اپنے لوگوں میں آؤں گا۔
۲۲- اور ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر اِس مُلک میں رہنے والے راستبازوں کی دُعائیں نہ ہوتیں تو تُم اب تک بالکل برباد ہو چکے ہوتے اگرچہ پانی کے اِس طوفان سے نہیں جیسا کہ نوح کے دنوں میں ہُوا، بلکہ یہ قحط سے اور قدرتی آفات اور تلوار سے ہو گی۔
۲۳- لیکن اِس کی وجہ راستبازوں کی دُعائیں ہیں کہ تُم بچ گئے ہو، سو اب اگر تُم اپنے درمیان سے راستبازوں کو نکال دو گے، تب خُداوند اپنے ہاتھ کو باز نہیں رکھے گا۔ بلکہ وہ قہر شدید میں تُمہارے خلاف نکلے گا، تب تُم کال اور پھوڑوں اور تلوار کے ذریعے مارے جاؤ گے اور وقت آ پہنچا ہے، سوائے اِس کے تُم توبہ کر لو۔
۲۴- اور اب ایسا ہُوا کہ لوگ امیولک پر اور بھی خفا ہُوئے اور وہ چلّا کر کہنے لگے یہ آدمی ہمارے قوانین کو جو کہ دُرست ہیں اور ہمارے دانا وکیلوں کو جنہیں ہم نے چُنا ہے بُرا کہتا ہے۔
۲۵- لیکن امیولک نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُنہیں بڑے زور سے چلا کر کہنے لگا کہ اے شریر اور کجرو نسل، شیطان نے کیوں تُمہارے دلوں پر اتنا زیادہ غلبہ پا لیا ہے؟ تُم نے کیوں اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا ہے کہ وہ تُمہاری آنکھوں کو اندھا کر کے، تم پر غلبہ پا لے تا کہ جو باتیں کہی گئی ہیں اُن کی سچّائی کو تُم نہ سمجھ سکو؟

۲۶- کیونکہ دیکھو کیا مَیں نے تُمہارے قانون کے خلاف گواہی دی ہے؟ تُم نہیں سمجھتے، تم کہتے ہو کہ مَیں نے تُمہارے قانون کے خلاف بات کی ہے لیکن مَیں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میں نے تُمہاری سزا کے لئے تُمہارے قانون کی حمایت میں بات کی ہے۔

۲۷- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُمہارے وکیلوں اور تُمہارے قاضیوں کی ناراستی کے سبب اِن لوگوں کی تباہی کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔

۲۸- اور اب ایسا ہُوا کہ جب امیولک یہ باتیں کہہ چکا تو لوگ یہ کہتے ہُوئے اُس کے خلاف چلائے، اب ہم نے جان لیا ہے کہ یہ آدمی ابلیس کا فرزند ہے کیونکہ اِس نے ہمارے ساتھ جھوٹ بولا ہے کیونکہ اِس نے ہمارے قانون کے خلاف بات کی۔، اور اب وہ کہتا ہے کہ اُس نے اُس کے خلاف بات نہیں کی۔

۲۹- اور پھر اُس نے ہمارے وکیلوں اور ہمارے قاضیوں کو بُرا بھلا کہا ہے۔

۳۰- اور اب ایسا ہُوا کہ وکیلوں نے یہ بات اپنے دلوں میں رکھ لی کہ وہ اُس کے خلاف یہ باتیں یاد رکھیں گے۔

۳۱- اور اُن مَیں ایک آدمی تھا جس کا نام زیضرم تھا۔ اب وہ امیولک اور ایلما پر الزام لگانے میں سب سے آگے تھا، وہ لوگوں میں بہت زیادہ سرگرم ہونے کے باعث اُن میں سب سے زیادہ ماہر تھا۔

۳۲- اب اُن وکیلوں کا مقصد مال کمانا تھا اور وہ اپنے کام کے مطابق مال کماتے۔

۱۱ باب

نفیوں میں مالی نظام وضع کیا جاتا ہے — امیولک زیضرم سے بحث و تکرار کرتا ہے — مسیح لوگوں کو اُنکے گناہوں میں نہیں بچائے گا — آسمان کی بادشاہی کے وارث صرف وہی ہوں گے جو نجات پائیں گے — تمام انسان بقا میں زندہ ہوں گے — قیامت کے بعد کوئی موت نہیں۔ قریباً ۸۲ ق م۔

۱- اب مضایاہ کا قانون تھا کہ ہر آدمی جو قانون کا قاضی تھا یعنی وہ جو قاضی مقرر کیے جاتے، اِن لوگوں کی عدالت پر صرف ہونے والے وقت کی اُجرت پاتے جو اُن کے سامنے عدالت کے لئے لائے جاتے تھے۔

۲- اب اگر کوئی آدمی دوسرے کا قرضدار ہوتا اور وہ قرض واپس نہ کرتا جو اُس نے قرض لیا ہوتا، تو قاضی کو اُس کے خلاف ایک شکایت دی جاتی اور قاضی اپنا اختیار استعمال کرتا اور اہل کاروں کو بھیجتا کہ آدمی کو اُس کے سامنے پیش کیا جائے اور وہ قانون اور شہادتوں کے مطابق جو اُس کے خلاف پیش کی جاتیں، اُس شخص کی عدالت کرتا اور یوں اُس شخص کو قرض واپس کرنے پر مجبور کیا جاتا یا اُسے کوڑے مارے جاتے یا چور یا لُٹیرے کی حیثیت سے لوگوں کے درمیان سے نکال دیا جاتا۔

۳- اور قاضی اپنے وقت کے مطابق — ایک روز کے لئے سونے کا ایک سینن یا چاندی کا ایک سینم جو ایک سینن سونے کے برابر ہوتا ہے، اپنی اجرت پاتے اور یہ بنائے گئے قانون کے مطابق تھا۔

۴- اب اُن کے سونے اور اُنکی چاندی کے مختلف سکوں کے یہ نام اُن کی قدر کے مطابق ہیں۔اور یہ نام نیفیوں کے دیے ہُوئے ہیں کیونکہ وہ یہودیوں کے طریقہ کے مطابق جو یروشلم میں تھے، حساب نہ کرتے تھے نہ ہی وہ یہودیوں کے طریقے کے مطابق ناپتے تھے بلکہ اُنہوں نے قاضیوں کے عہد حکومت تک جو کہ مضایاہ نے قائم کیا ہر نسل میں اپنے حساب اور اپنی پیمائش لوگوں کی رائے اور حالات کے مطابق تبدیل کرتے۔

۵- اب حساب یوں ہے سونے کا ایک سینن، سونے کا ایک سیان، سونے کا ایک شم، سونے کا ایک لمناح۔

۶- چاندی کا ایک سینیم، چاندی کا ایک آمنر، چاندی کا ایک، عزرم اور چاندی کی ایک عونٹی۔

۷- چاندی کا ایک سینیم سونے کے ایک سینن کے برابر تھا اور دونوں میں سے کوئی ایک بھی جو کی پیمائش اور ہر قسم کے غلے کی پیمائش کے لئے بھی ہوتا۔

۸- اب سونے کے ایک سیان کی قیمت ایک سینن کی قدر سے دُگنی تھی۔

۹- اور سونے کا ایک شم ایک سیان کی قدر سے دُوگنا تھا۔

۱۰- اور سونے کا ایک لمناح اِن سب کے برابر تھا۔

۱۱-اور چاندی کا ایک آمنر دو سینیم کے برابر تھا۔

۱۲- اور چاندی کا ایک عُزرم، چار سینیم کے برابر تھا۔

۱۳-اور ایک عونٹی اِن سب کے برابر تھی۔

۱۴-اب اِن کے حساب کے کمتر اعداد کی قیمت یہ ہے —

۱۵- ایک شبلن ایک سینیم کا نصف ہے سو ایک شبلن جو کی نصف پیمائش کے برابر ہے۔

۱۶-اور ایک شبلم ایک شبلن کا نصف ہے۔

۱۷-اور ایک لیاح ایک شبلم کا نصف ہے۔

۱۸-اب اِن کے حساب کے مطابق یہ اِن کے تمام اعداد ہیں۔

۱۹- اب سونے کا ایک عینتن، تین شبلن کے برابر تھا۔

۲۰-اب اُن کا مقصد صرف مال کمانا ہی رہ گیا تھا چونکہ وہ اپنے وقت کے مطابق اُجرت پاتے تھے، سو اُنہوں نے لوگوں کو ہنگاموں اور ہر قسم کی گڑ بڑ اور بدی پر اُکسایا تاکہ اُنہیں زیادہ کام ملے اور وہ اُن قانونی مقدموں کے عوض جو اُن کے سامنے لائے جاتے، زیادہ پیسے کما سکیں، اِسلئے اُنہوں نے لوگوں کو ایلما اور امیولک کے خلاف اُکسایا۔

۲۱- اور یہ زیضرم، امیولک سے یہ کہتے ہُوئے سوال کرنے لگا، کیا تُم میرے کچھ سوالوں کا جواب دو گے جو مَیں تُم سے پوچھوں گا؟ اب زیضرم وہ آدمی تھا جو ابلیس کے منصوبوں کا ماہر تھا تاکہ وہ اُسے برباد کرے جو اچھا ہے، اِسلئے اُس نے امیولک سے کہا، کیا تُم اِن سوالوں کے جواب دو گے جو مَیں تُم سے پوچھوں گا؟

۲۲- اور امیولک نے اُس سے کہا، ہاں اگر یہ خُداوند کے رُوح کے مطابق جو مجھ میں ہے ہُوا، کیونکہ مَیں خُداوند کے رُوح کے مرضی کے

خلاف کچھ نہیں کہوں گا۔ اور زیضرم نے اُس سے کہا، دیکھ یہ چاندی کی چھ عونٹیاں ہیں اور مَیں یہ سب تمہیں دوں گا اگر تُم قادرِ مُطلق کے وجود کا انکار کرو۔

۲۳- اب امیولک نے کہا، اے جہنم کے فرزند تُو مجھے کیوں آزماتا ہے؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ راستباز ایسی آزمائشوں کی کے حوالے نہیں ہوتے؟

۲۴- کیا تجھے خُدا کے نہ ہونے کا یقین ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں، تم جانتے ہو کہ خُدا ہے لیکن تُم زر کو اُس سے زیادہ پیار کرتے ہو۔

۲۵- اور اب تُو نے خُدا کے سامنے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ تُو مجھ سے کہتا ہے —— دیکھ یہ چھ عونٹیاں ہیں جو بہت قیمتی ہیں، مَیں تمہیں دوں گا —— جب کہ تیرے دل میں اُنہیں مجھے نہ دینے کا اِرادہ تھا اور تیری صرف یہ خواہش تھی کہ مَیں سچّے اور زندہ خُدا کا انکار کرتا تاکہ تو میری ہلاکت کا سبب بنتا۔ اور اب دیکھ تُو اپنی اِس بڑی بُرائی کا اجر پائے گا۔

۲۶- اور زیضرم نے اُس سے کہا تُو کہتا ہے کہ سچا اور زندہ خُدا موجود ہے؟

۲۷- اور امیولک نے کہا، ہاں سچّا اور زندہ خُدا موجود ہے۔

۲۸- اب زیضرم نے کہا، کیا ایک سے زیادہ خُدا ہیں؟

۲۹- اور اُس نے جواب دیا نہیں۔

۳۰- اب زیضرم نے اُسے پھر پوچھا، تم یہ باتیں کیسے جانتے ہو؟

۳۱- اور اُس نے کہا، ایک فرشتے نے مجھے اِنکی آگاہی دی ہے۔

۳۲- اور زیضرم نے پھر کہا، وہ کون ہے جسے آنا ہے؟ کیا یہ خُدا کا بیٹا ہے؟

۳۳- اور اُس نے اُس سے کہا، ہاں۔

۳۴- اور زیضرم نے پھر کہا، کیا وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچائے گا؟ اور امیولک نے جواب دیا اور اُس سے کہا، مَیں تُم سے کہتا ہُوں وہ نہیں بچائے گا کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی باتوں سے پھرے۔

۳۵- اب زیضرم نے لوگوں سے کہا، دیکھو تاکہ تُم یہ باتیں یاد رکھو، اِسلئے کہ اُس نے کہا، صرف ایک خُدا ہے بلکہ اُس نے کہا کہ خُدا کا بیٹا آئے گا مگر وہ اپنے لوگوں کو نہیں بچائے گا —— جیسے وہ خُدا کو حُکم دینے کا اِختیار رکھتا ہے۔

۳۶- اب امیولک نے پھر اُس سے کہا، دیکھ تُو جھوٹ کہتا ہے کیونکہ تُو کہتا ہے، مَیں نے ایسا کہا کہ مَیں خُدا کو حُکم دینے کا اِختیار رکھتا ہُوں بلکہ مَیں نے تو یہ کہا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں میں نہیں بچائے گا۔

۳۷- اور مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں وہ اُن کو اُن کے گناہوں میں نہیں بچا سکتا کیونکہ مَیں اُس کے کلام کا انکار نہیں کر سکتا اور اُس نے فرمایا ہے کہ کوئی ناپاک چیز آسمان کی بادشاہی کی وارث نہیں ہو سکتی، سو جب تک تُم نجات نہیں پا لیتے، تُم آسمان کی بادشاہی کے وارث کیسے بن سکتے ہو؟ سو تُم گناہ میں رہ کر نجات نہیں پا سکتے۔

۳۸-اب زیضرم نے پھر اُس سے کہا، کیا خُدا کا بیٹا ہی ابدی باپ ہے؟

۳۹- اور امیولک نے اُس سے کہا، ہاں وہی آسمان اور زمین اور اِن میں پائی جانے والی تمام چیزوں کا ابدی باپ ہے اور وہی ابتدا اور انتہا، اوّل اور آخر ہے۔

۴۰-اور وہ دُنیا میں اپنے لوگوں کو مخلصی دینے آئے گا اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں وہ اُن کی خطائیں اُٹھا لیتا ہے اور یہ وہ ہیں جو ابدی زندگی پائیں گے اور اُن کے علاوہ کسی دوسرے کو نجات حاصل نہیں ہو گی۔

۴۱-سو شریر اسی طرح رہیں گے گویا مخلصی آئی ہی نہیں، سوائے اِس کے کہ موت کے بندھن کھول دیے جائیں گے کیونکہ دیکھو دن آتا ہے کہ سب مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے اور خُدا کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اُن کے اعمال کے مطابق اُن کی عدالت ہو گی۔

۴۲- اب ایک موت ہے جو جسمانی موت کہلاتی ہے اور مسیح کی موت اِس فانی موت کے بندھن کھول دے گی تاکہ سب لوگ اِس جسمانی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو سکیں۔

۴۳-رُوح اور بدن دوبارہ اپنی کامل حالت میں ایک ہو جائیں گے، ہر عضو اور جوڑ اپنی اصلی حالت میں بحال کیا جائے گا یعنی جیسے کہ اِس وقت ہم ہیں اور ہم خُدا کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے جس طرح اب ہم ہر چیز جانتے ہیں، اِسی طرح ہمیں اُس وقت اپنے تمام گناہ یاد ہوں گے۔

۴۴- اب یہ بحالی جوان اور بوڑھے دونوں، غلام اور آزاد دونوں، مرد اور عورت دونوں، شریر اور راستباز دونوں سب کیلئے ہے، یہاں تک کہ اُن کے سروں کا ایک بال بھی ضائع نہ ہو گا بلکہ ہر چیز اپنی اصلی حالت میں بحال کی جائے گی جس طرح یہ اب یعنی جسم میں ہے اور خواہ وہ اچھے ہیں خواہ بُرے، عدالت کے لئے مسیح جو بیٹا ہے اور خُدا باپ اور پاک رُوح جو واحد ابدی خُدا ہے کے تخت کے سامنے لائے جائیں گے اور اپنے کاموں کے مطابق عدالت کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

۴۵- اب دیکھ مَیں نے تُمہارے ساتھ فانی بدن کی موت سے متعلق بات کی ہے اور فانی بدن کی قیامت سے متعلق بھی۔ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ فانی بدن غیر فانی بدن میں موت سے جی اُٹھتا ہے یعنی پہلی موت سے زندگی کی طرف کہ پھر وہ مر نہیں سکتے، اُنکی رُوحیں اُن کے بدنوں سے کبھی جُدا نہ ہونے کے لئے متحد ہوتی ہیں یوں سب رُوحانی اور غیر فانی ہو جاتے ہیں تاکہ وہ پھر کبھی فنا نہ دیکھیں۔

۴۶-اب امیولک نے جب یہ باتیں ختم کیں تو لوگ پھر حیران ہونے لگے اور زیضرم خوف سے کانپنے لگا اور یوں امیولک کی باتیں تمام ہُوئیں یعنی یہ وہ سب کچھ جو میں نے لکھا ہے۔

---

۱۲ باب

ایلما زیضرم سے بحث کرتا ہے — خُدا کے بھید صرف ایماندار ہی کو بتائے جاتے ہیں — آدمی اپنے خیالات، عقائد، کلام اور اعمال سے پہچانا جاتا ہے — شریروں کی

موت روحانی ہو گی — یہ فانی زندگی ایک آزمائشی حالت ہے — مخلصی کا منصوبہ قیامت اور ایمان کے وسیلے گناہوں کی معافی کو ممکن بناتا ہے — توبہ کرنے والے صرف اکلوتے بیٹے کے وسیلے رحم پانے کا حق رکھتے ہیں۔ قریباً ۸۲ ق م۔

۱- اب ایلما نے دیکھا کہ امیولک کی باتوں نے زیضرم کو خاموش کر دیا ہے کیونکہ اُس نے دیکھا کہ امیولک نے اُسکی بر بادی کے لئے اُسے جھوٹ اور فریب میں پکڑا اور دیکھا کہ وہ اپنے احساس جرم کے باعث کانپنے لگا ہے، اُس نے اپنا منہ کھولا اور اُس سے کلام کرنے لگا اور امیولک کی باتوں کی تصدیق کرنے لگا اور اِس سے بڑھ کر یعنی جو امیولک نے کیا تھا، اُس سے بڑھ کر نوشتوں کو ظاہر کرنے لگا۔

۲- اب یہ وہ باتیں ہیں جو ایلما نے زیضرم سے بیان کیں اور اردگرد کے لوگوں نے سُنیں کیونکہ بہت بڑا ہجوم تھا اور یہ باتیں اُس نے یوں کہیں۔

۳- اب زیضرم یہ دیکھ کہ تُو اپنے جھوٹ اور اپنی عیاری میں پکڑا گیا ہے کیونکہ تُو نے نہ صرف آدمیوں کے سامنے جھوٹ بولا ہے بلکہ خُدا کے سامنے بھی جھوٹ بولا ہے کیونکہ دیکھ وہ تیرے تمام خیالات جانتا ہے اور تُو نے دیکھا ہے کہ تیرے خیالات اُسکے رُوح کے وسیلے ہم پر ظاہر ہوئے ہیں۔

۴- اور تُو نے دیکھا کہ ہم تیرے منصوبے جانتے ہیں جو کہ بدی کے منصوبے ہیں اور یہ ابلیس کے منصوبوں کی طرح ہیں اور تُو جو جھوٹ کہتا اور فریب سے لوگوں کو ہمارے خلاف کرتا ہے تاکہ ہمیں ذلیل کروائے اور نکلوا دے —

۵- اب یہ تیرے مخالف کا منصوبہ تھا اور اُس نے اپنی قوت کا اظہار تیرے ذریعے کیا۔ اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُو یاد رکھے کہ جو کچھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں وہ مَیں سب سے کہتا ہُوں۔

۶- اور دیکھو مَیں تُم سب سے کہتا ہُوں کہ یہ دشمن کا جال تھا جو اُس نے اُن لوگوں کو پکڑنے کے لئے لگایا تاکہ وہ تمہیں اپنے تابع کرے تاکہ تُمہیں گھیر کر زنجیروں سے باندھے اور اپنی اسیری کی قوت سے تمہیں زنجیروں سے باندھ کر ابدی ہلاکت تک پہنچائے۔

۷- اب جب ایلما یہ باتیں کہہ چکا تو زیضرم خوف سے اور زیادہ لرزنے لگا کیونکہ وہ خُدا کی قُدرت کا اور زیادہ قائل ہو گیا تھا اور وہ اِس بات کا بھی قائل ہُوا کہ ایلما اور امیولک نے اُس کے متعلق جان لیا تھا اور اِسلئے بھی قائل ہُوا کہ وہ اُس کے دل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانتے تھے کیونکہ اُن کو قُدرت بخشی گئی تھی کہ وہ نبوّت کی رُوح کے مطابق اِن باتوں کو جان سکیں۔

۸- اور خُدا کی بادشاہی کے متعلق معلوم کرنے کے لئے زیضرم بڑی جانفشانی سے دریافت کرنے لگا۔ اور اُس نے ایلما سے کہا کہ اِس کے کیا معنی ہیں جو امیولک نے مُردوں کی قیامت کی بابت کہا کہ سب راستباز اور ناراست تمام مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے اور اپنے کاموں کے مطابق عدالت کے لئے خُدا کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے لائے جائیں گے؟

۹- اور اب ایلما اُس سے مخاطب ہو کر بیان کرنے لگا، بہتوں پر خُدا کے بھیدوں کو جاننے کی بخشش کی گئی ہے لیکن اُنہیں سختی سے حُکم دیا گیا ہے کہ وہ اُنکی جانفشانی اور توجہ کے موافق جو وہ اُسے دیتے ہیں، اپنے کلام کا صرف اُتنا حصّہ ہی بتایا کریں جو اُس نے بنی آدم کو بخشا ہے۔

۱۰- اور سو وہ جو اپنے دل کو سخت کرتا ہے، وہ اُس کے کلام کا تھوڑا حصّہ پائے گا اور وہ جو اپنے دل کو سخت نہیں کرتا، اُس کے کلام کا زیادہ حصّہ پائے گا اور اُس وقت تک اُسے بخشا جاتا ہے جب تک وہ خُدا کے بھید پورے طور سے جان نہیں لیتا۔

۱۱- اور وہ جو اپنے دلوں کو سخت کریں گے، اُن کو کلام کا اتنا تھوڑا حصّہ دیا جائے گا کہ وہ اُس کے بھیدوں کو نہ جان سکیں گے اور تب ابلیس اُنہیں اسیری میں لے جاتا ہے اور اُس کی مرضی کے مطابق ہلاکت تک پہنچیں گے، اب جہنم کی زنجیروں کے یہی معنی ہیں۔

۱۲- اور امیولک نے موت اور فنا کی حالت سے بقا کی حالت میں زندہ ہونے اور خُدا کے تخت کے سامنے لائے جانے، ہمارے کاموں کے مطابق عدالت ہونے کی بابت صاف صاف بیان کیا ہے۔

۱۳- اب اگر ہمارے دل سخت ہو چکے ہیں، ہاں اگر ہم نے اپنے دلوں کو کلام کے خلاف سخت کر لیا ہے، اتنا زیادہ کہ یہ ہم میں ہے ہی نہیں تب ہماری حالت ہولناک ہو گی کیونکہ پھر ہم ملعون ٹھہرائے جائیں گے۔

۱۴- کیونکہ ہماری باتیں ہی ہمیں ملامت کریں گی، ہاں ہمارے سارے کام ہی ہمیں ملامت کریں گے اور ہم بیداغ نہ ہوں گے اور ہمارے خیالات بھی ہمیں ملامت کریں گے اور اِس ہولناک حالت میں ہم خُدا کی طرف دیکھنے کی جرأت نہ کریں گے اور ہمیں خوشی ہو گی اگر ہم چٹانوں اور پہاڑوں کو حُکم دے سکیں کہ وہ ہمیں اُس کی حضوری سے چھپانے کے لئے ہم پر آگریں۔

۱۵- لیکن یہ نہیں ہو سکتا ضرور ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور اُس کے جلال اور اُس کی قُدرت اور اُسکی شان و شوکت، اور اُسکی حاکمیت کے سامنے کھڑے ہوں اور اپنی ابدی شرم کو مانیں کہ اُس کے تمام فیصلے راست ہیں کہ وہ اپنے کاموں میں سچّا ہے اور یہ کہ وہ بنی آدم پر رحم کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر آدمی کو بچانے کی پُوری قُدرت رکھتا ہے جو اُس کے نام کا یقین کرتے ہیں اور ایسا پھل لاتے ہیں، جن سے توبہ کا پتہ چلتا ہے۔

۱۶- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں تب ایک موت آتی ہے یعنی دُوسری موت جو کہ روحانی موت ہے، تب اُس وقت جو کوئی اپنے گناہوں میں جسمانی موت مرتا ہے روحانی طور پر بھی مر جائے گا، ہاں وہ راستبازی کی چیزوں سے مُتعلق مردہ ہو جائے گا۔

۱۷- تب وہ وقت ہو گا جب اُن کا عذاب آگ اور گندھک کی جھیل کی مانند ہو گا جسکا شعلہ ہمیشہ سے ہمیشہ تک اُوپر اُٹھتا ہے اور تب وہ وقت ہے کہ وہ شیطان کی طاقت اور اسیری کے مطابق دائمی ہلاکت کیلئے زنجیروں سے باندھے جائیں

گے کیونکہ اُس نے اپنے اِرادوں کے مطابق اُن کو تابع کیا ہے۔

۱۸- پھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ ایسے ہوں گے گویا کوئی نجات تھی ہی نہیں کیونکہ وہ خُدا کے انصاف کے مُطابق بچ نہیں سکتے اور مر بھی نہیں سکتے، دیکھتے ہوئے کہ اب اور کوئی فنا نہیں ہے۔

۱۹- اب ایسا ہوا کہ جب ایلما نے اپنی باتیں ختم کیں تو لوگ اور بھی حیران ہونے لگے۔

۲۰- لیکن نطیا نو نامی ایک آدمی جو اُن میں اعلیٰ سردار تھا، آگے آیا اور اُس نے اُس سے کہا، یہ کیا بات ہے جو تُم نے کہی کہ آدمی مُردوں سے زندہ کیا جائے گا اور اِس فانی حالت سے غیر فانی حالت میں بدل جائے گا کہ جان کبھی مر نہیں سکتی؟

۲۱- اِس نوشتے کے کیا معنی ہیں جو کہتا ہے کہ خُدا نے باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں اور گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا، مبادا کہ ہمارے پہلے والدین داخل ہوں اور زندگی کے درخت کا پھل کھائیں اور ہمیشہ زندہ رہیں؟ اور اِس طرح ہم دیکھتے ہیں، اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ زندہ رہنا اُنکے لئے ممکن نہ رہا۔

۲۲- اب ایلما نے اُس سے کہا، یہی وہ بات ہے جو مَیں بیان کرنے کو تھا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا کے کلام کے مطابق آدم ممنوعہ پھل کھانے سے گرا اور یوں ہم دیکھتے ہیں، اُسکے گرنے سے تمام بنی نوِانسان گمراہ ہوئے اور گر گئے۔

۲۳- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اگر اُسوقت آدم کے لئے زندگی کے درخت کا پھل کھانا ممکن ہوتا تو پھر کوئی موت نہ ہوتی اور کلام بے معنی ہوتا خُدا جھوٹا ٹھہرتا کیونکہ اُس نے کہا، اگر تُم کھاؤ گے تو یقیناً مرو گے۔

۲۴- اور ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوع انسان پر موت آئی، ہاں وہ موت جسکی بابت امیولک نے کہا کہ جو جسمانی موت ہے لیکن آدمی کو ایک وقت دیا گیا جس میں وہ توبہ کر سکے، اِس لئے یہ زندگی ایک حالت خُدا سے ملاقات کی تیاری کا وقت یعنی کبھی نہ ختم ہونے والی حالت کے لئے تیاری کا وقت ٹھہرا جس کی بابت ہم نے کہا ہے جو کہ مُردوں کی قیامت کے بعد کا ہے۔

۲۵- اب مخلصی کے منصوبے کے بغیر جو کہ بنائے عالم ہی سے تیار کیا گیا مُردوں کی قیامت ہوتی ہی نہ لیکن نجات کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا جس سے مُردوں کی قیامت وقوع ہوگی جسکے متعلق کہا گیا۔

۲۶- اور اب دیکھو اگر یہ ممکن ہوتا کہ ہمارے پہلے والدین آگے بڑھ کر زندگی کے درخت کا پھل کھا لیتے تو آزمائشی وقت نہ پا کر ہمیشہ کے لئے قابل رحم رہتے اور یوں نجات کا منصوبہ پورا نہ ہوتا اور خُدا کا کلام بغیر اثر کے بے معنی ہو کر رہ جاتا۔

۲۷- لیکن دیکھو یہ ایسا نہ تھا بلکہ اِنسان کیلئے موت مقرر تھی اور موت کے بعد اُنہیں یقیناً عدالت کے لئے آنا ہے یعنی اِس عدالت کے لئے جسکی بابت ہم نے کہا ہے، جو کہ انجام ہے۔

۲۸- اور خُدا جب یہ باتیں آدمیوں تک پہنچنے کیلئے مقرر کر چکا، دیکھو تب اُس نے نظر کی کہ ان

باتوں کی بابت انسان کا جاننا ضروری تھا، جو اُس نے اُن کیلئے مقرر کی ہیں۔

۲۹- سو اُس نے فرشتوں کو اُن کے ساتھ ہمکلام ہونے کے لئے بھیجا، جس سے کہ اِنسان نے اُسکا جلال دیکھا۔

۳۰- اور اُس وقت سے وہ اِس کے نام کو پکارنے لگے، سو خُدا نے اِنسان کے ساتھ گفتگو کی اور اُس پر مخلصی کا منصوبہ آشکارا کیا، جو بنائے عالم کے وقت سے تیار کیا گیا تھا اور یہ اُس نے اُن کے ایمان اور توبہ اور پاک کاموں کے مطابق اُن پر ظاہر کیا۔

۳۱- سو اُس نے آدمیوں کو احکام دیئے، اُنہوں نے جسمانی چیزوں سے متعلق پہلے حُکم کی پہلی خلاف ورزی کی اور خُدا بنتے ہُوئے، نیکی اور بدی کو پہچانا، خود کو عمل کرنے کی حالت میں کر لیا یا اُس حالت لائے گئے کہ اپنی مرضی اور خوشی کے کام کریں، خواہ بُرائی کریں یا اچھائی کریں —

۳۲- سو اُن پر مخلصی کا منصوبہ ظاہر کرنے کے بعد خُدا نے اُن کو احکام دیئے تاکہ وہ بُرائی نہ کریں، جس کی سزا دوسری موت ہے جو کہ راستبازی کی چیزوں سے متعلق دائمی موت ہے، اِسلئے کہ ایسوں پر مخلصی کے منصوبے کا اختیار نہیں کیونکہ خُدا کی اعلیٰ صفت کے مطابق انصاف کے کام تباہ نہیں ہو سکتے۔

۳۳- لیکن خُدا نے اپنے بیٹے کے نام سے لوگوں کو بلُایا اور فرمایا (یہ مخلصی کا منصوبہ تھا جو تیار کیا گیا) اگر تُم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو سخت نہ کرو، تب مَیں تُم پر اپنے اکلوتے بیٹے کے وسیلے رحم کروں گا۔

۳۴- سو جو بھی توبہ کرتا ہے اور اپنے دل کو سخت نہیں کرتا، وہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے میرے اکلوتے بیٹے کے وسیلے میری شفقت کا حقدار ہے اور یہ میرے آرام میں داخل ہوں گے۔

۳۵- اور جو کوئی اپنے دل کو سخت کرے گا اور بدی کرے گا دیکھو میں اپنے غضب میں قسم کھاتا ہوں، کہ وہ میرے آرام میں داخل نہ ہوگا۔

۳۶- اور اب میرے بھائیو دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر تُم اپنے دلوں کو سخت کرو گے تو تُم خُداوند کے آرام میں داخل نہ ہو پاؤ گے، اِس لئے کہ تُمہاری بدی اُسے غصّہ دلاتی ہے کہ وہ پہلی مرتبہ غصّہ دلانے کے وقت کی مانند تُم پر قہر نازل کرتا ہے، ہاں تُمہاری رُوحوں کی دائمی ہلاکت کیلئے اپنے کہنے کے مطابق پہلی مرتبہ کی مانند آخری مرتبہ غصّہ دلانے کے وقت میں بھی، سو اپنے کہنے کے مطابق پہلی کی مانند دوسری موت میں بھی۔

۳۷- اور اب میرے بھائیو چونکہ ہم یہ باتیں جانتے ہیں اور یہ سچّ ہیں، آؤ توبہ کریں اور اپنے دلوں کو سخت نہ کریں تاکہ ہم خُداوند اپنے خُدا کو غصّہ نہ دلائیں کہ وہ اپنے دوسرے احکام کی نافرمانی کے سبب جو اُس نے ہمیں دیئے ہیں، اپنا غضب ہم پر نازل نہ کرے بلکہ آؤ اور خُدا کے آرام میں داخل ہوں جو اُس نے اپنے وعدے کے مطابق تیار کیا ہے۔

۱۳ باب

آدمی اپنے مظبوط ایمان اور نیک کاموں کے وسیلے اعلیٰ کاہن چُنے جاتے ہیں — اُنہیں احکام سکھا نا ہوتے ہیں — راستبازی کے وسیلے پاک کیے جاتے اور خُداوند کے آرام میں داخل ہوتے ہیں — ملکِ صدق اِنہی میں سے ایک تھا — فرشتے سارے مُلک میں خوشخبری کا اعلان کرتے ہیں — وہ مسیح کی حقیقی آمد کو ظاہر کریں گے۔ قریباً ۸۲ ق م۔

۱- اور پھر میرے بھائیو مَیں تُمہاری توجہ اُس وقت کی طرف لانا چاہتا ہُوں جب خُداوند خُدا نے اپنے بچوں کو یہ احکام دیئے اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یاد کرو کہ خُداوند خُدا نے اپنے لوگوں کو اِن باتوں کی تعلیم دینے کے لئے اپنے مُقدّس طریقہ کے مطابق، جو اُسکے بیٹے کے مُقدّس طریقہ پر تھا، کاہنوں کو مقرر کیا۔

۲- اور وہ کاہن اُس کے بیٹے کے طریقہ کے مطابق مقرر کیے جاتے تھے۔ اِس طریقہ سے جس سے کہ لوگ جانیں کہ اُنہیں کیسے مخلصی کے لئے اُس کے بیٹے کا انتظار کرنا ہے۔

۳- اور یہ وہ طریقہ ہے جس کے مطابق وہ مقرر کیے گئے — اُن کے کثرت ایمان اور نیک اعمال کے باعث بنائے عالم سے خُدا کے پیشگی علم کے مطابق بلُائے گئے اور تیار کیے گئے پہلے مرحلے میں نیکی یا بدی میں انتخاب اُن پر چھوڑا گیا، سو اُنکے نیکی کا انتخاب کرنے اور کثرت ایمان کا اظہار کرنے پر اُنہیں پاک بلُاہٹ کے ذریعے بلایا گیا ہے، ہاں اُس پاک بلُاہٹ سے جو ایسوں کے واسطے مخلصی کی تیاری کے مطابق تیار کی گئی۔

۴- اور یوں وہ اپنے ایمان کے سبب اُس مُقدّس بلُاہٹ کے لئے چُنے گئے ہیں جب کہ دوسرے اپنے دلوں کی سختی اور اپنی عقل کی تاریکی کے سبب خُدا کے رُوح کو رّد کرتے تھے، اگر وہ ایسا نہ کرتے تو وہ بھی اعلیٰ اِختیار جو اُن کے بھائیوں کو حاصل تھا پاچکے ہوتے۔

۵- یعنی اِسطرح پہلے مرحلے میں وہ اپنے بھائیوں کے ہم مرتبہ تھے، یوں یہ مُقدّس بلاہٹ جو بنائے عالم سے ایسوں کے لئے تیار کی گئی جو اکلوتے بیٹے کے کفّارے میں اور کے وسیلے جو کہ تیار کیا گیا، اپنے دلوں کو سخت نہ کرتے —

۶- اور یوں اِس مُقدّس بلاہٹ کے ذریعے بلُائے جانے اور بنی آدم کو اُسکے احکام سکھانے کے لئے تاکہ وہ بھی اُسکے آرام میں داخل ہُوں خُدا کے مُقدّس طریقہ پر اعلیٰ کاہن مقرر ہونے سے —

۷- یہ اعلیٰ کہانت جو کہ اُسکے بیٹے کے طریقہ پر تھی جو طریقہ بنائے عالم سے تھا یعنی دوسرے لفظوں میں دنوں کی ابتدا یا سالوں کی انتہا کے بغیر ابدیت سے ابدیت تک تیار ہوئی اُسکے تمام چیزوں کے پیشگی علم کے مطابق —

۸- اب وہ اِس طرح سے مقرر ہُوئے تھے — مُقدّس بلاہٹ کے ذریعے بلُائے جانے سے اور مُقدّس رسم کے ذریعے مقرر ہونے سے اور مُقدّس طریقہ کی اعلیٰ کہانت اپنے پر لینے سے وہ بلُاہٹ اور رسم اور اعلیٰ کہانت جو ابتدا و انتہا کے بغیر ہے —

۹-یوں وہ باپ کے اکلوتے بیٹے کے طریقہ کے مطابق ہمیشہ کے لئے اعلیٰ کاہن بنتے ہیں جو کہ دنوں کی ابتدا یا سالوں کی انتہا کے بغیر ہے، جو فضل، اِنصاف اور سچّائی سے معمور ہے۔ اور یہ اِسی طرح ہے۔ آمین۔

۱۰-اب جیسا کہ مَیں نے مُقدّس طریقہ یعنی اِس اعلیٰ کہانت کے متعلق کہا ہے، بہت سے تھے جو مقرر ہُوئے اور خُدا کے اعلیٰ کاہن بنے اور یہ خُدا کے سامنے اُن کے مضبوط ایمان اور اور توبہ اور اُن کی راستبازی کے سبب تھا، چونکہ اُنہوں نے ہلاک ہونے کی نسبت توبہ کی اور راستبازی کے کام چُنے؛

۱۱-سو وہ اِس مُقدّس طریقہ کے مطابق چُنے گئے اور پاک کیے گئے اور اُن کے جامے برے کے خون سے دھو کر سفید کیے گئے۔

۱۲-اب وہ رُوح اُلقدس کے وسیلے پاک ہونے، اپنے جامے سفید کرنے خُدا کی حضوری میں پاک اور بے داغ ہونے کے بعد اور وہ گناہ کو نفرت سے دیکھتے اور وہ بہت تھے بلکہ بہت زیادہ تھے جو پاک کیے گئے اور خُداوند اپنے خُدا کے آرام میں داخل ہُوئے۔

۱۳-اور اب میرے بھائیو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم خُدا کے سامنے اپنے آپ کو حلیم کرو اور توبہ کے موافق پھل لاؤ تاکہ تُم بھی اُس آرام میں داخل ہو۔

۱۴-ہاں اپنے آپ کو ایسے حلیم کر لو جس طرح ملکِ صدق کے دنوں میں لوگوں نے اپنے آپ کو کیا تھا، جو اُس طریقہ کا اعلیٰ کاہن بھی تھا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے، جس نے اپنے پر ہمیشہ کے لئے اعلیٰ کاہن کی ذِمّہ داری بھی لی۔

۱۵-اور یہ وہی ملکِ صدق تھا جس کو ابراہام دہ یکی دیتا تھا، ہاں یعنی ہمارا باپ ابراہام اپنی کُل ملکیت کا دسواں حصّہ دہ یکی دیتا تھا۔

۱۶-اب یہ رسوم اس لئے دی گئیں تاکہ لوگ خُدا کے بیٹے کے منتظر ہوں، یہ اُس کے طریقہ کا نشان تھیں یعنی اُس کا طریقہ تھیں اور یہ کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے اُسکے منتظر ہُوں تاکہ وہ خُداوند کے آرام میں داخل ہو سکیں۔

۱۷-اب یہ بادشاہ ملک صدق سالم کی سرزمین کا بادشاہ تھا اور اس کے لوگوں کی بدیاں اور مکروہات بڑھ چکی تھیں، اور ہاں وہ سب بھٹک گئے تھے اور وہ ہر قسم کی بدی کرتے تھے۔

۱۸-لیکن ملک صدق اپنا مضبوط ایمان کام میں لایا اور اُس نے خُدا کے مُقدّس طریقہ پر اعلیٰ کہانت پائی، اپنے لوگوں میں توبہ کی منادی کی۔ اور دیکھو اُنہوں نے توبہ کی اور ملک صدق نے اپنے ایّام میں اِس مُلک میں امن قائم کیا، سو وہ سلامتی کا شہزادہ کہلایا کیونکہ وہ سالم کا بادشاہ تھا اور وہ اپنے باپ کے ماتحت حکومت کرتا تھا۔

۱۹-اب بہت سے اُس سے پہلے اور بہت سے اُس کے بعد بھی تھے لیکن کوئی بھی اُس سے بڑا نہ تھا، اِسلئے اُنہوں نے اُس کا ذکر خاص طور پر کیا۔

۲۰-اب مجھے اِس معاملے کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں جو کچھ میں نے کہا کافی ہے۔

دیکھو نوشتے تُمہارے سامنے ہیں، سو اگر تُم اِن کو بگاڑو گے تو تُمہاری اپنی ہلاکت ہو گی۔

۲۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما اُن سے یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے اُن کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور یہ کہتے ہُوئے بُلند آواز سے چلایا، اب بھی وقت ہے کہ توبہ کرو کیونکہ نجات کا دن نزدیک آگیا ہے۔

۲۲- ہاں اور خُداوند کی آواز فرشتوں کی زبانی ساری قوموں میں اعلان کرتی ہے، ہاں یہ اُسکا اعلان کرتی ہے تاکہ وہ خوشی کی بڑی خبر پائیں اور ہاں وہ تمام لوگوں میں اِس خوشخبری کو سناتا ہے، ہاں یعنی اُن کو بھی جو سمندر پار زمین کی سطع پر پھیلے ہیں، اِس لئے وہ ہم تک آئے ہیں۔

۲۳- اور ہم پر یہ واضع اصطلاح میں آشکارا کیے گئے ہیں، تاکہ ہم سمجھ سکیں اور ہم غلطی نہ کریں اور یہ اِس سبب سے ہے کہ ہم اجنبی سر زمین میں بھٹکتے ہیں، پس یوں ہم مقبول نظر ہُوئے، اِسلئے کہ ہمارے تاکستان کے تمام حصّوں میں خوشخبری کا اعلان کیا گیا ہے۔

۲۴- کیونکہ دیکھو اِس وقت ہماری سر زمین میں فرشتے بہتوں کے سامنے اِسکا اعلان کر رہے ہیں اور یہ اِس مقصد کے لئے ہے کہ اُسکے جلال میں آنے کے وقت پر بنی آدم کے دل اُسکا کلام سُننے کے لئے تیار ہُوں۔

۲۵- اور اب ہم اُس کی آمد کی خوش کُن خبر سُننے کے منتظر ہیں، جسکا اعلان ہم پر فرشتوں کی زبانی ہوا کیونکہ وقت آتا ہے ہم نہیں جانتے کتنی جلدی۔ خُدا کرے یہ میری زندگی میں ہو، خواہ جلد یا بدیر، شادمان ہوں گا۔

۲۶- اور اِس کی آمد پر عادل اور مُقدّس آدمیوں کو فرشتوں کی زبانی آگاہی دی جائے گی تاکہ ہمارے باپ دادا کی وہ باتیں پوری ہوں جو اُنہوں نے اپنے اندر موجود نبوت کی رُوح کے مطابق کہیں۔

۲۷- اور اب میرے بھائیو مَیں اپنے دل کی گہرائیوں سے خواہش رکھتا ہُوں، ہاں بڑی تشویش سے کرب کے ساتھ کہ تُم میری باتوں پر کان لگاؤ اور اپنے گناہوں کو ترک کرو اور اپنی توبہ کے دن کو مت ٹالو۔

۲۸- بلکہ تُم خُداوند کے سامنے فروتن بنو اور اُسکے پاک نام کو پکارو، ہوشیار رہو اور مسلسل دُعا کرتے رہو تاکہ اُس آزمائش مَیں نہ پڑو جو تُمہاری برداشت سے باہر ہو اور یوں حلیم، فروتن، فرمانبردار، صبر، محبّت سے معمور اور سارے تحّل کے ساتھ رُوح اُلقدّس کی رہنمائی میں چلو۔

۲۹- خُداوند پر ایمان اور اُمید رکھ کر کہ تُم ابدی زندگی پاؤ گے ہمیشہ اپنے دلوں میں خدا کی محبّت رکھو تاکہ تُم یوم آخر اقبالمند کیے جاؤ اور اُس کے آرام میں داخل ہو سکو۔

۳۰- اور خُداوند تُمہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ تُم پنے اُوپر اُسکا غضب نہ لاؤ تاکہ تُم جہنم کی زنجیروں سے باندھے نہ جاؤ تاکہ تُمہیں دوسری موت نہ سہنی پڑے۔

۳۱- اور ایلما نے لوگوں سے اور بہت سی باتیں کیں جو اِس کتاب میں مرقوم نہیں ہیں۔

۱۴ باب

ایلما اور امیولک قید میں ڈالے اور پیٹے جاتے ہیں — ایمانداروں اور اُن کے مُقدّس نوشتوں کو نذرِ آتش کیا جاتا ہے — خُداوند جلال میں اُن شہیدوں کا استقبال کرتا ہے — قید خانے کی دیواریں ٹوٹ کر گر جاتی ہیں — ایلما اور امیولک رہائی پاتے ہیں اور اُن پر ظلم کرنے والے قتل کیے جاتے ہیں۔ قریباً ۸۲-۸۱ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس کے لوگوں سے کلام کرنے کے بعد اُن میں سے بہتوں نے اُس کی باتوں کا یقین کیا اور توبہ کی اور نوشتے پڑھنے لگے۔

۲- لیکن اُن میں بیشتر ایلما اور امیولک کی ہلاکت کے خواہاں تھے، وہ ایلما کے ساتھ اِسلئے خفا تھے کیونکہ اُس نے زیضرم کو واضع باتیں کہی تھیں اور وہ یہ بھی کہتے کہ امیولک نے اُن سے جھوٹ بولا ہے اور اُن کے قانون اور اُن کے وکیلوں اور قاضیوں کو ذلیل بھی کیا ہے۔

۳- اور وہ ایلما اور امیولک سے اِسلئے بھی خفا تھے کہ اُنہوں نے اُن کی بدی کے خلاف واضع گواہی دی تھی وہ چپکے سے اُنہیں الگ لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔

۴- لیکن ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ اُنہیں پکڑ کر مضبوط رسیّوں سے باندھا اور اُنہیں اُس مُلک کے اعلیٰ قاضی کے پاس لے گئے۔

۵- اور لوگ آگے بڑھے اور اُن کے خلاف شہادت دیتے ہُوئے گواہی دی — کہ اُنہوں نے قانون اور اُن کے وکیلوں اور اُس مُلک کے قاضیوں اور اُن تمام لوگوں کی بھی تذلیل کی ہے، جو اِس مُلک میں رہتے ہیں اور گواہی بھی دیتے ہیں کہ صرف ایک خُدا ہے اور یہ کہ وہ لوگوں کے درمیان اپنے بیٹے کو بھیجے گا، لیکن وہ اُنہیں نہیں بچائے گا اور لوگوں نے ایسی بہت سی باتوں کہہ کر ایلما اور امیولک کے خلاف گواہی دی۔ اب یہ سب اُس مُلک کے اعلیٰ قاضی کے سامنے ہُوا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ زیضرم اِن باتوں پر حیران تھا جو کہی گئی تھیں اور وہ اُن کی عقل کے اندھے پن کے متعلق بھی جانتا تھا، جو لوگوں پر اُس کے جھوٹے کلام کی وجہ سے تھا اور اُس کی جان اپنے احساسِ جُرم کے باعث عذاب میں مبتلا ہونے لگی، ہاں وہ جہنم کی تکلیفوں کے گھیرے میں آنے لگا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ لوگوں سے بُلند آواز میں چلا کر کہنے لگا، دیکھو مَیں مجرم ہُوں اور یہ آدمی خُدا کے سامنے بے داغ ہیں۔ اور اِسوقت سے اُن کے لئے رحم کی درخواست کرنے لگا، لیکن وہ اُسے لعن طعن کرنے لگے اور کہنے لگے کہ کیا تو بھی ابلیس کے قبضے میں آ چکا ہے؟ اور اُنہوں نے اُس پر تھوکا اور اُسے اُن میں سے باہر نکالا اور اُن سب کو بھی جو ایلما اور امیولک کی کہی ہُوئی باتوں پر یقین رکھتے تھے اور اُنہوں نے اُنہیں باہر نکال دیا اور آدمیوں کو بھیجا کہ اُنہیں سنگسار کریں۔

۸- اور وہ اُن کی بیویوں اور بچوں کو اِکٹھا کر کے لائے اور جس کسی نے بھی یقین کیا یعنی خُدا کے کلام کا یقین کرنے کی تعلیم پائی، اُنہوں نے اُنہیں آگ میں ڈلوایا اور وہ اُن کی تواریخ بھی لائے، جن پر مُقدّس نوشتے لکھے تھے اور اُنہیں بھی جلانے اور نیست و نابُود کرنے کے لئے آگ میں ڈالا۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے ایلما اور امیولک کو پکڑا اور اُنہیں شہادت کی جگہ لے گئے کہ آگ میں جلائے جانیوالوں کو دیکھیں۔
۱۰- اور جب امیولک نے اُن عورتوں اور بچوں کی تکلیفیں دیکھیں جو آگ میں جلائے جا رہے تھے تو بڑا غمناک ہوا اور اُس نے ایلما سے کہا، ہم یہ ہولناک منظر کیونکر دیکھ سکتے ہیں؟ سو آؤ ہم اپنے ہاتھ آگے بڑھائیں اور خُدا کی اُس قُدرت کو کام میں لائیں جو ہم میں ہے اور اُنہیں شعلوں سے بچائیں۔
۱۱- لیکن ایلما نے اُس سے کہا کہ رُوح مجھے مجبور کرتا ہے کہ اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤں کیونکہ دیکھ اُوپر خُداوند خود جلال کے ساتھ اُن کا استقبال کرتا ہے اور وہ اُنہیں یہ کرنے دیتا ہے یعنی کہ لوگ اپنے دلوں کی سختی کے سبب اُنکے ساتھ یہ کریں تاکہ اپنے غضب میں اُن پر بھیجی جانیوالی سزائیں راست ہوں اور معصوموں کا خون اُن کے خلاف گواہی دے، ہاں اور یوم آخر کو اُن کے خلاف بڑی آواز سے چلائے۔
۱۲- اب امیولک نے ایلما سے کہا، دیکھ شاید وہ ہمیں بھی جلادیں۔
۱۳- اور ایلما نے کہا کہ خُدا کی مرضی پوری ہو۔ لیکن دیکھ ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا سو وہ ہمیں نہیں جلائیں گے۔
۱۴- اب ایسا ہُوا کہ جب اُن لوگوں کے جسم جنہیں آگ میں پھینکا گیا تھا جل گئے اور تواریخ بھی جو اُن کے ساتھ آگ میں پھینکی گئی تھی، تو اُس مُلک کا اعلیٰ قاضی بندھے ہُوئے ایلما اور امیولک کے پاس آیا اور اُس نے اُنہیں طمانچے مارے اور اُن سے کہا، اب جبکہ تُم نے یہ دیکھ لیا ہے کیا تُم اب بھی لوگوں میں منادی کرو گے تاکہ پھر وہ بھی آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے جائیں؟
۱۵- دیکھو تُم دیکھتے ہو کہ جنہیں آگ میں ڈالا گیا تُم میں اُن کو بچانے کی قُدرت نہ تھی نہ ہی خُدا نے اُنہیں بچایا حالانکہ وہ تُمہارے ہم ایمان تھے۔ اور قاضی نے پھر اُنہیں طمانچے مارے اور پوچھا، اب تُم اپنی بابت کیا کہتے ہو؟
۱۶- اب یہ قاضی اُس نحور کا ہم قماش اور ہم ایمان تھا جس نے جدعون کو قتل کیا۔
۱۷- اور ایسا ہُوا کہ ایلما اور امیولک نے اُسے کوئی جواب نہ دیا اور اُس نے اُنہیں پھر مارا اور اُنہیں قید خانے میں ڈالنے کے لئے اہلکاروں کے حوالے کیا۔
۱۸- اور قید میں تین دنوں کے دوران وہاں بہت سے وکیل اور قاضی اور کاہن اور اُستاد آئے جو نحور کے ہم پیشہ تھے اور وہ قید خانے میں اُنہیں دیکھنے آئے اور اُنہوں نے اُن سے بہت سی باتوں کی بابت سوال کیے لیکن اُنہوں نے اُن کو کوئی جواب نہ دیا۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ قاضی اُن کے سامنے کھڑا ہُوا اور کہا تُم اِن لوگوں کی باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ مجھے اِختیار ہے کہ تمہیں شعلوں میں پھینکوادوں؟ اور اُس نے اُنہیں بولنے کا حُکم دیا لیکن اُنہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔

۲۰–اور ایسا ہُوا کہ وہ گئے اور اپنی راہوں کو پھر
ے لیکن اگلے دن پھر آ گئے اور قاضی نے پھر
اُنہیں طمانچے مارے۔ اور بھی کئی آگے بڑھے
اور اُنہیں مارتے اور کہتے، کیا تُم پھر کھڑے ہو
کر اُن لوگوں کے منصف بنو گے اور ہمارے
قانون پر لعنت کرو گے؟ اگر تُم میں اتنی زیادہ
قُدرت ہے تو تُم اپنے آپ کو بچا کیوں نہیں لیتے؟
۲۱–اور وہ اُن پر دانت پیستے اور اُن پر تھوکتے اور
کئی طرح کی باتیں کہتے کہ اگر ہم لعنتی ہوں تو ہم
کیسے لگیں گے؟
۲۲–اور ایسی بہت سی باتیں، ہاں ہر طرح کی
ایسی باتیں اُنہوں نے اُن سے کہیں اور یوں
کئی دنوں تک اُن پر ٹھٹھا کرتے رہے۔ اور
اُنہیں کھانا نہ دیتے تاکہ وہ بھوکے رہیں اور پانی
نہ دیتے تاکہ پیاسے رہیں اور اُنہوں نے اُن کے
کپڑے بھی اُتار لیے اور اب وہ ننگے تھے اور یوں
وہ مضبوط رسیوں سے بندھے اور قید خانے
میں بند تھے۔
۲۳–اور ایسا ہُوا کہ یوں مصیبت کے کئی دن بعد
(اور یہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہدِ حکومت
کے دسویں سال کے دسویں مہینے کا بارھواں دن
تھا) عمونیہا کے مُلک کا قاضی اور اُن کے کئی
اُستاد اور اُن کے وکیل قید خانے میں گئے جہاں
ایلما اور امیولک رسیوں سے بندھے پڑے تھے۔
۲۴–اور اعلیٰ قاضی اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور
اُنہیں پھر مارا اور اُن سے کہا، اگر تمہیں خُدا کی
قُدرت حاصل ہے تو اپنے آپ کو اِن بندھنوں
سے آزاد کراؤ اور پھر ہم یقین کر لیں گے کہ
خُداوند تُمہاری باتوں کے مطابق اِن لوگوں کو
برباد کرے گا۔
۲۵–اور ایسا ہُوا کہ وہ سب آگے بڑھے اور آخر
والے تک اُنہوں نے وہی باتیں کیں اور اُنہیں
مارا اور جب آخری والا اُن سے یہ کہہ چکا تو خُدا کی
قُدرت ایلما اور امیولک پر ظاہر ہُوئی اور وہ اُٹھے
اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے۔
۲۶–اور ایلما یہ کہتے ہُوئے چلایا، اے خُداوند ہم
کب تک اِس بڑی مصیبت میں پڑے رہیں گے؟
اے خُداوند، مسیح میں ہمارے ایمان کے موافق
ہمیں طاقت دے تاکہ ہم آزاد ہوں۔ اور اُنہوں
نے اُن رسیوں کو توڑا جن سے وہ بندھے تھے اور
جب لوگوں نے یہ دیکھا تو اُس بربادی کے خوف
سے جو آنیوالی تھی وہ بھاگے۔
۲۷–اور ایسا ہُوا کہ اُن پر بڑا خوف چھا گیا اور
وہ زمین پر گرے اور قید خانے کے بیرونی
دروازے تک بھی نہ پہنچ سکے اور زمین بڑے
زور سے لرزی اور قید خانے کی دیواریں ٹوٹ
کر دو حصّوں میں ہو گئیں اور زمین پر آ گریں اور
اعلیٰ قاضی اور وکیل اور کاہن اور اُستاد جنہوں
نے ایلما اور امیولک کو مارا تھا، دیواروں میں دب
کر ہلاک ہُوئے۔
۲۸–اور ایلما اور امیولک قید خانے سے باہر نکلے
اور اُنہیں خراش تک نہ آئی کیونکہ خُداوند نے اُن
کے ایمان کے موافق جو مسیح میں تھا اُن کو طاقت
بخشی۔ اور وہ قید خانے سے سیدھے باہر آئے اور
اب وہ اپنے بندھنوں سے آزاد تھے اور قید خانہ
زمین پر گر چکا تھا اور ہر شخص جو دیواروں کے اندر

تھا، سوائے ایلما اور امیولک کے ہلاک ہُوا اور وہ سیدھے شہر میں آئے۔

۲۹-اب لوگ بڑی بھیڑ میں بھاگتے ہُوئے اِس بڑے شور کی وجہ جاننے کے لئے آئے اور جب اُنہوں نے ایلما اور امیو لک کو قید خانے سے باہر آتے ہُوئے اور اِس کی دیواروں کو زمین پر گرا ہُوا دیکھا تو وہ خوف سے ہکے بکے رہ گئے اور ایلما اور امیولک کے سامنے سے بھاگے جس طرح بکری، اپنے بچوں کے ساتھ دو شیروں سے بھاگتی ہے اور یوں وہ ایلما اور امیولک کے سامنے سے بھاگ گئے۔

۱۵ باب

ایلما اور امیولک سدوم میں جا کر کلیسیا قائم کرتے ہیں — ایلما زیضرم کو شفا دیتا ہے جو کہ کلیسیا میں شامل ہو جاتا ہے — بہت سے بپتسمہ پاتے ہیں اور کلیسیا بڑھتی ہے — ایلما اور امیولک ضریملہ جاتے ہیں۔ قریباً ۸۱ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ ایلما اور امیولک کو شہر سے باہر جانے کا حُکم دیا گیا اور وہ روانہ ہُوئے اور سدوم کے مُلک میں آئے اور دیکھو، وہاں اُنہوں نے اُن تمام لوگوں کو دیکھا جو عمونیہا کے مُلک سے چلے آئے تھے، جنہیں ایلما کی باتوں پر یقین کرنے کے سبب نکال دیا اور سنگسار کیا گیا تھا۔

۲-اور اُنہوں نے اُن سے سب کچھ بیان کیا جو اُن کی بیویوں اور اُن کے بچوں اور اُن کے اپنے ساتھ واقع ہُوا تھا اور اپنے چھڑائے جانے کی قُدرت کا بھی۔

۳-اب زیضرم بھی سدوم میں تیز بخار سے بیمار پڑا تھا، اُسکا سبب اُسکے دل کی شدید پشیمانی تھی اور یہ اُسکی بدی کے باعث تھی کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ ایلما اور امیولک اب نہیں رہے اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ اُس کی بدی کے باعث ہلاک کیے گئے ہیں۔ اور اِس بڑے گناہ اور اُس کے دوسرے گناہوں نے اُس کے دل کو اُس وقت تک اذیت دی جب تک اِس میں شدت نہ آ گئی اور اُس نے اِس سے چھٹکارا نہ پایا بلکہ وہ جلا دینے والی تپش میں جُھلسنے لگا۔

۴-اب جب اُس نے سُنا کہ ایلما اور امیولک سدوم کے مُلک میں ہیں تو اُس کے دل کو حوصلہ ہونے لگا اور یہ خواہش کرنے لگا کہ وہ اُس کے پاس آئیں اور اُس نے فی الفور اُن کو پیغام بھیجا۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ وہ اُس پیغام پر جو اُس نے اُنہیں بھیجا تھا جلد زیضرم کے پاس اُس کے گھر گئے اور اُنہوں نے اُس کو بستر پر بیمار پایا اور وہ تیز بخار سے نہایت کمزور ہو چکا تھا اور اُس کا دل بھی اُسکی بدیوں کے باعث شدید پیشمان تھا اور جب اُس نے اُن کو دیکھا تو اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُن سے درخواست کی کہ وہ اُسے شفا دیں۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ ایلما نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس سے کہا، کیا تُم مسیح کی نجات کی قُدرت کا یقین کرتے ہو؟

۷-اور اُس نے جواب دیا اور کہا، ہاں مَیں اُن تمام باتوں کا یقین کرتا ہُوں جنکی تُو نے تعلیم دی ہے۔

۸-اور ایلما نے کہا اگر تُم مسیح کی مخلصی کا یقین کرتے ہو تو پھر تُم شفا پا سکتے ہو۔

۹- اور اُس نے کہا، ہاں مَیں تیری باتوں کا یقین کرتا ہُوں۔

۱۰- اور تب ایلما یہ کہتے ہُوئے خُداوند سے فریاد کرنے لگا، اے خُداوند ہمارے خُدا اِس آدمی پر رحم کر اور مسیح میں اِس کے ایمان کے موافق اِسے شفا دے۔

۱۱- اور جب ایلما نے یہ الفاظ کہے تو زیضرم اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا اور اِس بات سے تمام لوگ بہت حیران ہُوئے اور اِس بات کو سدوم کے سارے مُلک نے جانا۔

۱۲- اور ایلما نے زیضرم کو خُداوند کی طرف سے بپتسمہ دیا اور اُس وقت سے وہ لوگوں میں منادی کرنے لگا۔

۱۳- اور ایلما نے سدوم کے مُلک میں ایک کلیسیا قائم کی اور مُلک میں کاہنوں اور اُستادوں کو مخصوص کیا تاکہ اِن سب کو جو خواہش مند ہوں خُداوند کے نام پر بپتسمہ دیں۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ سدوم کے اردگرد کے سارے علاقوں سے لوگ بڑی تعداد میں آتے اور بپتسمہ پاتے اور وہ بہت زیادہ تھے۔

۱۵- لیکن عمونیہا کے لوگوں کی طرح یہاں بھی ہنوز سخت دل اور سرکش لوگ تھے اور وہ توبہ نہ کرتے بلکہ اُنھوں نے ایلما اور امیولک کی قُدرت کو ابلیس کی قوت کہا اِسلئے کہ وہ نحور کے ہم عقیدہ تھے اور اپنے گناہوں سے توبہ پر یقین نہ رکھتے تھے۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ ایلما اور امیولک نے خُدا کے کلام کی خاطر اپنا سارا سونا اور چاندی اور اپنی تمام قیمتی چیزیں ترک کر دیں جو عمونیہا کے مُلک میں تھیں، وہ جو کہ اُن کی طرف سے رد کر دیا گیا تھا جو پہلے اُس کے دوست ہوتے تھے اور اُسکے باپ اور اُسکے قبیلے کی طرف سے بھی۔

۱۷- سو ایلما کے سدوم میں کلیسیا قائم کرنے کے بعد بڑی تبدیلی دیکھتے ہُوئے، ہاں دیکھتے ہُوئے کہ لوگوں نے اپنے دلوں کے غرور کو موقوف کر دیا ہے اور خُدا کے سامنے فروتن ہونے لگے ہیں اور اپنی عبادت گاہوں میں مذبحہ کے سامنے خُدا کی عبادت کرنے، جاگتے رہنے اور مسلسل دُعا کرنے کے لئے خود کو اِکٹھا کرنے لگے ہیں تاکہ وہ شیطان سے اور موت سے اور تباہی سے چھڑائے جائیں —

۱۸- اب جیسا کہ مَیں نے کہا، ایلما جب یہ سب کچھ دیکھ چکا تو اُس نے امیولک کو ساتھ لیا اور ضریملہ کے مُلک کو گیا اور اُسے اپنے گھر لے گیا اور اُسکی مصیبتوں میں اُسے تسلی دی اور خُداوند میں اُس کو مضبوط کیا۔

۱۹- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کا دسواں سال ختم ہوا۔

۱۶ باب

لامنی عمونیہا کے لوگوں کو برباد کرتے ہیں — ضورام نیفیوں کو لامنوں پر فتح دلانے کے لئے رہنمائی کرتا ہے — ایلما اور امیولک اور کئی دوسرے کلام کی منادی کرتے ہیں — وہ بتاتے ہیں کہ مسیح زندہ ہونے کے بعد نیفیوں پر ظاہر ہو گا۔ قریباً ۸۱–۷۷ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد

حکومت کے گیارہویں سال کے دوسرے مہینے کے پانچویں دن تک ضریملہ کے مُلک میں بڑا امن رہا، چند سال وہاں نہ کوئی جنگ ہُوئی اور نہ کوئی جھگڑا پھر گیارہویں سال کے دوسرے مہینے کے پانچویں دن اُس سارے مُلک میں جنگ کی پکار سُنی گئی۔

۲- کیونکہ دیکھو لامنوں کی فوجیں مُلک کی سرحدوں پر بیابان کی طرف سے چڑھ آئیں بلکہ عمونیہا کے شہر میں اور لوگوں کو قتل کرنے اور شہر کو برباد کرنے لگیں۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ اِس سے پہلے کہ نیفی اُنہیں اپنے مُلک سے نکالنے کے لئے کافی فوج اِکٹھی کرتے، وہ عمونیہا شہر میں موجود لوگوں اور نوح کی سرحدوں کے اردگرد بھی کچھ لوگوں کو برباد کر چکے تھے اور باقیوں کو اسیر کر کے بیابان میں لے جا چکے تھے۔

۴- اب ایسا ہُوا کہ نیفیوں کی خواہش تھی کہ اُنہیں چھڑایا جائے جو بیابان میں اسیر کر کے لے جائے گئے تھے۔

۵- سو وہ جو نیفیوں کی فوجوں پر سپہ سالار مقرر ہُوا (اُس کا نام ضورم تھا اور لحی اور آحا اُسکے دو بیٹے تھے) —— اب ضورم اور اُس کے دو بیٹے یہ جانتے تھے کہ ایلما کلیسیا کا کاہن اعلیٰ ہے اور یہ خبر بھی رکھتے تھے کہ اُس میں نبوّت کی رُوح ہے، سو وہ اُس کے پاس گئے اور چاہا کہ وہ اُن کو بتائے کہ آیا خُداوند چاہتا ہے کہ وہ اپنے اُن بھائیوں کی تلاش میں بیابان میں جائیں جنہیں لامنی اسیر کر کے بیابان میں لے گئے ہیں۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ ایلما نے معاملے کی بابت خُداوند سے دریافت کیا۔ اور ایلما واپس آیا اور اُن سے کہا، دیکھو لامنی، مانٹی کے مُلک کی سرحدوں سے پرے جنوبی بیابان سے دریائے صیدون پار کریں گے۔ اور دیکھو تُم اُنہیں دریائے صیدون کے مشرق کی طرف جا لینا اور وہاں خُداوند تُمھارے بھائیوں کو جنہیں لامنی اسیر کر کے اپنے ساتھ لے گئے ہیں چُھڑائے گا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ ضورم اور اُس کے بیٹوں نے اپنی فوجوں کے ساتھ دریائے صیدون کو پار کیا اور مانٹی کی سرحدوں سے پرے جنوبی بیابان میں دریائے صیدون کے مشرق کی طرف بڑھے۔

۸- اور اُنہوں نے لامنوں کی فوجوں کو جا لیا اور لامنوں کو تتر بتر کر دیا اور بیابان میں دھکیل دیا اور اُنہوں نے اپنے بھائیوں کو لیا، جنہیں لامنی اسیر کر کے لے گئے تھے اور ایک بھی جان ضائع نہ ہوئی، جنہیں اسیر کر کے لے جایا گیا تھا۔ اور وہ اپنے بھائیوں کے وسیلے اپنی زمینوں کی مِلکیت کے لئے دوبارہ لائے گئے۔

۹- اور یوں قضا کے عہد حکومت کا گیارہواں سال ختم ہوا، لامنوں کو مُلک سے باہر دھکیل دیا گیا اور عمونیہا کے لوگ برباد کر دیے گئے، ہاں عمونیہوں کی ہر جیتی جان برباد ہُوئی اور اُن کا عظیم شہر بھی جس کی بابت وہ کہتے تھے، اِس کی شان و شوکت کے باعث خُدا اُسے تباہ نہیں کر سکتا۔

۱۰- لیکن دیکھو ایک ہی دن میں یہ ویران کر دیا گیا اور لاشوں کو کتّوں اور بیابان کے جنگلی درندوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

۱۱- بلکہ کئی دنوں کے بعد تک زمین کی سطح پر

اُن کے مُردوں کے ڈھیر لگے رہے اور وہ گرد کی تہہ سے ڈھک گئے اور اب مُردوں کی اتنی زیادہ بُو تھی کہ لوگ کئی سالوں تک عمونیہا کے مُلک کی ملکیت پانے کے لئے نہ گئے۔ اور یہ نحوریوں کا ویرانہ کہلاتا تھا کیونکہ وہ نحور کے ہم عقیدہ تھے جو قتل ہوئے اور اُن کے علاقے ویران رہے۔

۱۲- اور لامنی نیفی کے لوگوں پر قاضیوں کے عہدِ حکومت کے چودھویں سال تک نفیوں کے خلاف جنگ کرنے پھر نہ آئے۔ اور یوں تین سال تک نیفی کے لوگوں کے تمام مُلک میں مسلسل امن رہا۔

۱۳- اور ایلما اور امیولک لوگوں کو توبہ کی منادی کے لئے اُن کی ہیکلوں اور اُن کی عبادتگاہوں اور اُن کے عبادت خانوں میں بھی گئے جو یہودیوں کے طرزِ تعمیر پر بنائے گئے تھے۔

۱۴- اور جتنے بھی اُن کی باتیں سُننا چاہتے وہ ہر شخص میں بلاامتیاز خُدا کا کلام سُناتے رہتے۔

۱۵- اور یوں ایلما اور امیولک اور کئی دوسرے بھی جو اِس کام کے لئے چُنے گئے تھے سارے مُلک میں کلام کی منادی کرنے گئے۔ اور نیفی کے تمام لوگوں، سارے مُلک اور اردگرد کے تمام علاقوں میں کلیسیا عام قائم ہو گئی۔

۱۶- اور اُن کے درمیان کوئی نابرابری نہ تھی خُدوند نے بنی آدم کے ذہنوں کو تیار کرنے یعنی اُس کلام کو پانے کے واسطے جو اُسکی آمد پر سکھایا جانے کو تھا اُنکے دلوں کو تیار کرنے کے لئے سرزمین کی ساری سطح پر اپنا رُوح اُنڈیلا۔

۱۷- تاکہ وہ کلام کے خلاف اپنے دلوں کو سخت نہ کریں تاکہ وہ نافرمان نہ ہو جائیں اور تباہی کی طرف چلے جائیں بلکہ خوشی سے کلام کو قبول کریں اور ایک شاخ کی مانند انگور کے حقیقی درخت کے ساتھ پیوند ہوں۔ تاکہ خداوند اپنے خُدا کے آرام میں داخل ہوں۔

۱۸- اب اُن کاہنوں نے جو لوگوں میں گئے، جھوٹ اور دھوکے اور حسد اور جھگڑوں اور کینہ اور بدکلامی اور چوری اور رہزنی، لوٹ مار، قتل و غارت، حرامکاری اور ہر قسم کی بدگوئی کے خلاف منادی کی کہ اُن میں ایسی باتیں نہ ہوں ــــــ

۱۹- اُن باتوں کا بتاتے ہُوئے جو یقیناً جلد ہونے کو تھیں، ہاں خُدا کے بیٹے کی آمد اُس کے دُکھوں اور موت اور مُردوں کی قیامت کی بابت بھی بتایا گیا۔

۲۰- اور بہت سے لوگوں نے اِس جگہ کی بابت دریافت کیا کہ خُدا کا بیٹا کہاں آئے گا اور اُنہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے دوبارہ جی اُٹھنے کے بعد اُن پر ظاہر ہو گا اور اُن لوگوں نے بڑی خوشی و مسرّت کے ساتھ سُنا۔

۲۱- اور اب سارے مُلک میں کلیسیا قائم ہونے کے بعد ــــــ ابلیس پر فتح پالی گئی تھی اور سارے مُلک میں خُدا کے کلام کی منادی اِسکی سچائی کے مطابق کر دی گئی تھی اور خُداوند نے لوگوں پر اپنی برکتیں اُنڈیلی ہُوئی تھیں ــــــ یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہدِ حکومت کا چودھواں سال ختم ہُوا۔

مضایاہ کے بیٹوں کے احوال جنہوں نے خُدا کے کلام کی خاطر سلطنت تک چھوڑ دی تھی اور لامنوں میں منادی کے لئے نیفی کے مُلک کو گئے تھے: اُن کی مصیبتیں اور رہائی —— ایلما کی تواریخ کے مطابق۔

۱۷ تا ۲۷ ابواب پر مشتمل۔

۱۷ باب

مضایاہ کے بیٹوں کو نبوّت کی رُوح اور مکاشفہ حاصل ہے —— وہ الگ الگ ہو کر لامنوں میں کلام کی منادی کے لئے جاتے ہیں —— عمون، اسماعیل کے مُلک میں جاتا ہے اور لمونی بادشاہ کا خادم بنتا ہے —— عمون بادشاہ کے گلّے کو بچاتا ہے اور اُس کے دشمنوں کو سیبس کے پانیوں پر قتل کرتا ہے۔ آیات ۱-۳، قریباً ۷۷ ق م، آیت ۴، قریباً ۹۱- ۷۷ ق م، اور آیات ۵-۳۹، قریباً ۹۱ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما، مانٹی کے مُلک سے پرے، خدعون کے مُلک کے جنوب کی جانب سفر کر رہا تھا کہ دیکھو وہ مضایاہ کے بیٹوں سے ملا جو ضریملہ کے مُلک کی طرف سفر کر رہے تھے اور وہ حیران ہُوا۔

۲- اب مضایاہ کے یہ بیٹے اِسوقت ایلما کے ساتھ تھے جب فرشتہ پہلی مرتبہ اُس پر ظاہر ہُوا، سو ایلما اپنے بھائیوں سے مل کر نہایت شادمان ہُوا اور جس بات سے اُس کی خوشی بڑھی وہ یہ تھی کہ وہ ابھی تک خُداوند میں اُس کے بھائی تھے اور ہاں وہ سچّائی کے علم میں بہت مضبوط ہُوئے تھے، اِس لئے کہ وہ نہایت عقلمند آدمی تھے اور خُدا کے کلام کو جاننے کے لئے اُنہوں نے دل لگا کر نوشتوں پر غور کیا تھا۔

۳- لیکن اتنا ہی نہیں بلکہ اُنہوں نے بڑے روزے رکھے اور دُعائیں کیں، اِس لئے نبوت کی رُوح اور مکاشفہ کی رُوح اُنہیں حاصل تھی اور جب وہ تعلیم دیتے وہ خُدا کی قُدرت اور اِختیار کے ساتھ تعلیم دیتے۔

۴- اور وہ لامنوں میں چودہ سال کے عرصے تک خُدا کے کلام کی منادی کرتے رہے اور بہتوں کو سچّائی کے علم کی طرف لانے میں نہایت کامیاب ہُوئے اور ہاں اُن کے کلام کی قُدرت کے باعث بہت سے لوگ خُدا کے مذبحہ کے سامنے اُس سے دُعا کرنے اور اُسکے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کے لئے لائے گئے۔

۵- اب یہ وہ حالات ہیں جو اُن کے سفر میں اُنکے ساتھ پیش آئے کیونکہ اُن پر بہت سی مصیبتیں آئیں، اُنہوں نے جسمانی اور ذہنی دونوں طرح سے بہت کچھ برداشت کیا، جیسے کہ بھوک، پیاس اور تھکن اور رُوح میں بڑی محنت بھی۔

۶- اب اُنہوں نے یہ سفر قضاہ کے پہلے سال میں اپنے باپ مضایاہ کی اجازت سے کیا، اُنہوں نے اِس سلطنت کو چھوڑا جو اُن کا باپ اُن کے سپرد کرنا چاہتا تھا اور لوگوں کے ارادے بھی یہی تھے۔

۷- تو بھی وہ ضریملہ کے مُلک میں گئے اور اُنہوں نے اپنی تلواریں اور اپنی برچھیاں اور اپنی کمانیں اور اپنے تیر اور فلاخنیں اور اُنہوں نے یہ

اِس لئے اپنے ساتھ لے لیں تاکہ بیابان میں اپنے لئے خوراک کا بندوبست کر سکیں۔

۸- اور یوں وہ اپنے اُن ساتھیوں کے ساتھ بیابان میں روانہ ہُوئے جن کو اُنہوں نے نیفی کے مُلک میں جا کر لامنوں کو خُدا کے کلام کی منادی کے لئے چُنا تھا۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے کئی دنوں تک بیا بان میں سفر کیا اور بڑے روزے رکھے اور بڑی دُعائیں کیں کہ خُداوند اُنہیں رُوح بخشے اور وہ اُن میں قیام کرے تاکہ اگر یہ ہو سکے کہ وہ اپنے لامنی بھائیوں کو سچّے علم کی طرف لا سکیں اور اُنہیں بتا سکیں کہ اُن کے باپ دادا کی روایات غلط تھیں اور کہ اُسکے لئے وہ خُداوند کے ہاتھوں میں ہتھیار ہوں۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کے رُوح نے اُن پر اثر کیا اور اُن سے کہا، تسلّی رکھو اور اُنہوں نے تسلّی پائی۔

۱۱- اور خُداوند نے اُن سے یہ بھی کہا کہ اپنے بھائیوں لامنوں میں جاؤ اور میرا کلام قائم کرو، پر اپنی مصیبتوں کو صبر اور تحمل سے برداشت کرو تاکہ مجھ میں رہ کر اُن کے لئے تُم ایک اچھا نمونہ ہو اور مَیں بہتیری جانوں کی نجات کے لئے تمہیں اپنے ہاتھوں میں ہتھیار بناؤں گا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ مضایاہ کے بیٹوں کے دلوں اور اُن میں بھی جو اُن کے ساتھ تھے، لامنوں کو خُدا کا کلام سُنانے کے لئے حوصلہ پیدا ہُوا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ وہ لامنوں کے مُلک کی سر حدوں تک پہنچے اور خُداوند میں اِس ایمان کے ساتھ ایک دوسرے سے جُدا ہُوئے کہ وہ فصل کاٹنے کے بعد دوبارہ ملیں گے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ جو کام وہ کرنے کو ہیں وہ ایک بہت بڑا کام ہے۔

۱۴- اور یقیناً یہ ایک بڑا کام تھا کیونکہ اُنہوں نے ایک جنگلی اور سخت اور ایک وحشی قوم میں خُدا کے کلام کی منادی کرنے کی ذمّہ داری لی تھی، وہ قوم جو نیفیوں کے قتل اور لوٹ مار اور اُنکی چوری کرنے میں خوش ہوتی تھی اور اُن کے دل دولت پر لگے رہتے یعنی سونے اور چاندی اور قیمتی پتھروں پر لیکن وہ قتل و غارت اور لُوٹ مار سے یہ چیزیں حاصل کرنے کے خواہاں رہتے تھے تاکہ اُنہیں اِن چیزوں کے لئے اپنے ہاتھوں سے محنت نہ کرنی پڑے۔

۱۵- یوں وہ بہت کاہل لوگ تھے، ان میں سے کئی بُتوں کو پوجتے تھے اور خُدا کی لعنت اُن کے باپ دادا کی روایات کے سبب اُن پر نازل ہُوئی اِس کے باوجود توبہ کی شرائط پر خُداوند کے وعدے اُنکے ساتھ ہیں۔

۱۶- پس یہی سبب تھا جس کے لئے مضایاہ کے بیٹوں نے اِس کام کی ذمّہ داری لی تاکہ شاید اُنہیں توبہ کی طرف لا سکیں کہ شاید وہ اُنہیں مخلصی کے منصوبے سے آگاہ کر سکیں۔

۱۷- سو وہ ایک دوسرے سے جُدا ہُوئے اور ہر ایک خُدا کے اِس کلام اور قُدرت کے مطابق جو اُنہیں بخشی گئی تھی اکیلا ہی اُن کے درمیان گیا۔

۱۸- اب عمون اُن میں سردار تھا یعنی بلکہ اُنکا مددگار تھا اور وہ اُن کے پاس سے روانہ ہُوا اور اُن کے مختلف کاموں کے مطابق اُس نے اُنہیں

برکت دی اور اُنہیں خُدا کا کلام سُنایا یعنی اپنے روانہ ہونے سے پہلے اُنہیں برکت دی اور یوں وہ سارے مُلک میں سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔

۱۹- اور عمون، اسماعیل کے مُلک میں گیا جو مُلک، اسماعیل کے بیٹوں کے نام سے کہلاتا تھا جو کہ اب لامنی بن چکے تھے۔

۲۰- اور جونہی عمون اسماعیل کے مُلک میں داخل ہُوا، لامنوں نے اُسے پکڑا اور باندھ لیا جیسا کہ اُن کی تمام نیفیوں کو باندھنے کی روایت تھی جو اُن کے ہتھے چڑھتا اور اُسے بادشاہ کے سامنے لے جاتے اور یوں بادشاہ کی خواہش پر منحصر ہوتا کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی کے موافق اُنہیں قتل کرے یا اُنہیں اسیری میں رکھے، یا اُن کو قید خانے میں ڈال دے یا اپنے مُلک سے باہر نکال دے۔

۲۱- اور یوں عمون اِس بادشاہ کے سامنے لے جایا گیا، جو اسماعیل کے مُلک پر حاکم تھا اور اُسکا نام لمونی تھا اور وہ اسماعیل کی نسل سے تھا۔

۲۲- اور بادشاہ نے عمون سے دریافت کیا کہ کیا وہ اِس مُلک میں لامنوں کے ساتھ قیام کرنا چاہتا ہے یعنی اُس کے لوگوں میں؟

۲۳- اور عمون نے اُس سے کہا، ہاں میری خواہش ہے کہ ایک مدت تک اِن لوگوں میں قیام کروں بلکہ شاید اپنی موت کے دِن تک۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ لمونی بادشاہ عمون سے نہایت خوش ہوا اور اُسکے بندھن کھلوا دیے اور اُس نے چاہا کہ عمون اُس کی بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ بیاہ کر لے۔

۲۵- لیکن عمون نے اُس سے کہا کہ نہیں بلکہ مَیں تیرا خادم ہُوں گا۔ سو عمون لمونی بادشاہ کا خادم بن گیا۔ اور ایسا ہوا کہ لامنوں کی روایت کے مطابق دوسرے خادموں کیساتھ اُسے لمونی کے گلّوں کی نگہبانی کرنے پر لگایا گیا۔

۲۶- اور بادشاہ کی خدمت میں اُسے تین دن ہوئے تھے جب وہ لامنی خادموں کے ساتھ گلّوں کو پانی پلانے کی جگہ پر لے جا رہا تھا جو سیبس کے پانی کہلاتی ہے۔ اور سب لامنی اپنے گلّوں کو وہاں پانی پلانے کے لئے لے کر جاتے تھے ——

۲۷- سو جب عمون اور بادشاہ کے دوسرے نوکر پانی کے اُس مقام پر اپنے گلّوں کو ہانک کر لے جا رہے تھے، تو دیکھو کئی لامنی اپنے گلّوں کے ساتھ آ کھڑے ہُوئے اور عمون اور بادشاہ کے خادموں کے گلّوں کو تتر بتر کر دیا اور اُنہوں نے اُنہیں ایسے تتر بتر کیا کہ وہ مختلف سمتوں میں بھاگ گئے۔

۲۸- اب بادشاہ کے نوکر یہ کہہ کر بُڑبڑانے لگے کہ اب بادشاہ ہمیں قتل کر دے گا جیسے کہ وہ ہمارے بھائیوں کو کر چکا ہے کیونکہ اُن کے گلّے اُن آدمیوں کی شرارت کے باعث تتر بتر ہوئے تھے۔ اور وہ یہ کہہ کر بڑے زور سے رونے لگے کہ دیکھو ہمارے گلّے بھی تتر بتر ہو گئے ہیں۔

۲۹- اب وہ قتل کیے جانے کے خوف سے روئے۔ اب جب عمون نے یہ دیکھا تو اُسکا دل خوشی سے بھر گیا، پس اُس نے کہا کہ اب میں اپنے ہم خدمتوں کو اپنا زور دکھاؤں گا یعنی بادشاہ کے گلّوں کو چھڑانے کے لئے اپنا زور دکھاؤں گا وہ زور جو مجھ میں ہے تاکہ اپنے ہم خدمتوں کے دل

جیتوں اور اُنہیں اپنی باتوں کا یقین کرنے کی طرف لا سکوں۔

۳۰-اور اب عمون کے یہ خیالات تھے، جب اُس نے اُن کی تکلیفیں دیکھیں جنہیں وہ اپنے بھائی سمجھتا تھا۔

۳۱-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنی باتوں سے یہ کہہ کر اُن کو تسلّی دی میرے بھائیو خاطر جمع رکھو اور آؤ گلّوں کو ڈھونڈنے چلیں اور ہم اُنہیں اِکٹھا کریں گے اور پانی والی جگہ پر واپس لائیں گے اور یوں ہم بادشاہ کے گلّے محفوظ کریں گے اور وہ ہمیں قتل نہ کریگا۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ وہ گلّوں کی تلاش میں گئے اور اُنہوں نے عمون کی پیروی کی اور وہ بڑی تیزی کے ساتھ بھاگے اور اُنہوں نے بادشاہ کے گلّوں کو جا لیا اور اُنہیں دوبارہ پانی والی جگہ پر اِکٹھا کر لائے۔

۳۳-اور وہ آدمی دوبارہ اُن کے گلّوں کو تتر بتر کرنے کے لئے کھڑے ہُوئے، لیکن عمون نے اپنے بھائیوں سے کہا، گلّوں کو اپنے گھیرے میں لے لو تاکہ یہ بھاگ نہ جائیں اور مَیں اُن آدمیوں کے ساتھ نمٹتا ہُوں جو ہمارے گلّوں کو تتر بتر کرتے ہیں۔

۳۴-سو اُنہوں نے عمون کے حُکم کے مطابق کیا اور وہ آگے بڑھا اور اُن سے نمٹنے کے لئے کھڑا ہوا جو سیبس کے پانیوں کے پاس کھڑے تھے اور وہ شمار میں کم نہ تھے۔

۳۵- سو وہ عمون سے نہ ڈرے کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ اُنکا ایک آدمی اُس کو اُنکی مرضی کے مطابق قتل کر سکتا ہے لیکن وہ جانتے نہ تھے کہ خُدا نے مضایاہ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُس کے بیٹوں کو اُن کے ہاتھوں سے چھڑائے گا نہ ہی وہ خُداوند کے متعلق کچھ جانتے تھے، سو وہ صرف اپنے بھائیوں کی بربادی پر خوش تھے اور اِس وجہ سے وہ بادشاہ کی بھیڑوں کو تتر بتر کرنے کے لئے کھڑے تھے۔

۳۶- لیکن عمون کھڑا ہُوا اور اپنی فلاخن کے ساتھ اُن پر پتھر پھینکنے لگا، ہاں بڑی قوت کے ساتھ اُس نے اُن پر فلاخن سے پتھر پھینکے اور یوں اُن کی خاصی تعداد کو ہلاک کر دیا، اتنا کہ وہ اُسکی طاقت پر حیران ہونے لگے، لیکن اپنے بھائیوں کی ہلاکت کے سبب وہ اُس پر غضبناک تھے اور اُنہوں نے اُسے مارنے کا پکا اِرادہ کیا، پس یہ دیکھتے ہُوئے کہ وہ اُسے اپنے پتھروں سے نشانہ نہیں بنا سکتے وہ اُسے قتل کرنے کے لئے لاٹھیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔

۳۷- لیکن دیکھو ہر وہ آدمی جس نے عمون کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی لاٹھی اُٹھائی، اُس نے اپنی تلوار سے اُن کے بازو کاٹ دیے کیونکہ اُس نے تلوار کے سرے سے اُن کے بازوؤں پر ایسے وار کیے کہ وہ حیران ہونے لگے اور اُس کے سامنے سے بھاگنے لگے، ہاں اور وہ شمار میں کم نہ تھے اور اُس نے اپنے زور بازو سے اُنہیں بھگا دیا۔

۳۸-اب اُن میں سے چھ فلاخن سے ہلاک ہوئے، لیکن اُس نے اپنی تلوار سے اُنکے سردار

کے علاوہ کسی اور کو قتل نہ کیا، اور جتنے بازوٗ اُس کے خلاف اُٹھے اُتنے ہی اُس نے کاٹ ڈالے اور وہ شمار میں کم نہ تھے۔

۳۹- اور اُنہیں بھگانے کے بعد وہ واپس آیا اور اُنہوں نے اپنے گلّوں کو پانی پلایا اور اُنہیں بادشاہ کی چراہگاہ کی طرف لائے اور پھر اُنکے وہ بازو جو عمون کی تلوار سے کاٹے گئے، جنہوں نے اُسے قتل کرنے کی کوشش تھی اور اُٹھائے ہُوئے بادشاہ کے پاس گئے اور وہ بادشاہ کے سامنے اِن کے کاموں کی گواہی تھی جو اُنہوں نے کیے تھے۔

۱۸ باب

لمونی بادشاہ، عمون کو ایک عظیم رُوح خیال کرتا ہے — عمون، بادشاہ کو تخلیق خُدا کے آدمیوں کے ساتھ معاملات اور مسیح کے وسیلے حاصل ہونے والی مخلصی کی بابت تعلیم دیتا ہے — لمونی ایمان لاتا ہے اور مُردے کی مانند زمین پر گر جاتا ہے۔ قریباً ۹۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ لمونی بادشاہ نے حُکم دیا کہ اُس کے خادم اُس کے سامنے حاضر ہُوں اور اُن تمام باتوں کی گواہی دیں جو اُنہوں نے اِس واقعہ کے متعلق دیکھی تھیں۔

۲- اور جب اُنہوں نے وہ ساری باتیں اُنہیں بتائیں جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور پھر جب اُس نے اپنے گلّے بچانے کے لئے عمون کی وفاداری کو جانا اور یہ بھی جانا کہ اپنے قتل کرنے والوں کے خلاف لڑائی میں وہ کتنا زبردست تھا تو وہ نہایت حیران ہوا اور کہنے لگا یقیناً یہ آدمی سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو کیا یہ عظیم رُوح نہیں ہے جو اُن لوگوں میں خونریزی کے سبب اِن پر ایسی سزائیں نازل کرتی ہے؟

۳- اور اُنہوں نے بادشاہ کو جواب دیا اور کہنے لگے کہ خواہ وہ عظیم رُوح ہے یا آدمی ہم نہیں جانتے لیکن اتنا ہم جانتے ہیں کہ بادشاہ کے دشمن اُسے قتل نہیں کر سکتے اور اُسکی صلاحیت اور زور آوری کے سبب نہ ہی جب وہ ہمارے ساتھ ہو تو وہ بادشاہ کے گلّے تتر بتر کر سکتے ہیں، اِسلئے ہم جانتے ہیں کہ وہ بادشاہ کا دوست ہے۔ اور اب اے بادشاہ ہمیں یقین نہیں آتا کہ ایک آدمی اتنا زور آور ہو سکتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُسے قتل نہیں کیا جا سکتا۔

۴- اور اب جب بادشاہ نے یہ باتیں سُنیں تو اُس نے اُن سے کہا، اب مَیں نے جان لیا ہے کہ وہ عظیم رُوح ہے اور وہ اِس وقت تُمہاری زندگیوں کی حفاظت کے لئے نیچے آیا ہے تاکہ مَیں تمہیں ہلاک نہ کروں، جس طرح تُمہارے بھائیوں کو کیا تھا۔ اب یہ وہی عظیم رُوح ہے، جس کی بابت ہمارے باپ دادا بتایا کرتے تھے۔

۵- اب عظیم رُوح کے متعلق یہ روایت لمونی نے اپنے باپ سے پائی تھی۔ اِسلئے وہ عظیم رُوح پر یقین رکھتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ جو وہ کرتے ہیں درست ہے لیکن لمونی اِس ڈر سے زیادہ خوف زدہ ہونے لگا کہ اُس نے اپنے خادموں کو ہلاک کر کے غلطی کی ہے۔

۶- کیونکہ پانی والے مقام پر اُن کے بھائیوں نے اُن کے گلّوں کو تتر بتر کیا تھا اِسلئے اُس نے

اپنے نوکروں کو قتل کیا اور یوں چونکہ اُنکے گلّے تتر بتر ہُوئے اِسلئے وہ قتل کر دیئے گئے۔
۷-اب سیبس کے پانیوں کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کے گلّوں کو تتر بتر کرنا اِن لامنوں کا معمول تھا تاکہ اِسطرح جو اُن کی اپنی سرزمین میں چلے جاتے اُنہیں وہ ہانک کر لے جاتے اور یوں لُوٹ مار کرنا اُنکا معمول تھا۔
۸-اور ایسا ہُوا کہ لمونی بادشاہ نے اپنے نوکروں سے یہ کہتے ہُوئے، دریافت کیا وہ آدمی کہاں ہے جو اتنا زور آور ہے؟
۹- اور اُنہوں نے اُس سے کہا، وہ تیرے گھوڑوں کو چارا ڈال رہا ہے۔ اب بادشاہ اپنے خادموں کو اپنے گلّوں کو پانی پلانے کے لئے بھیجنے سے پہلے حُکم دے چکا تھا کہ وہ اُس کے گھوڑے اور رتھیں تیار کریں اور نیفی کے مُلک میں جانے کا بندوبست کریں کیونکہ لمونی کے باپ نے جو اُس ساری سرزمین کا بادشاہ تھا، نیفی کے مُلک میں ایک بڑی ضیافت تیار کی تھی۔
۱۰- اب جب بادشاہ نے سُنا کہ عمون اُسکے گھوڑے اور اُس کی رتھیں تیار کر رہا ہے تو وہ اُسکی وفاداری کے باعث اور بھی حیران ہوا اور کہنے لگا، یقیناً میرے نوکروں میں ایک بھی ایسا نوکر نہیں جو اس آدمی کی مانند وفادار ہو، اِسلئے کہ وہ میرا ہر حُکم یاد رکھتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے۔
۱۱-اور اب یقیناً میں نے جان لیا ہے کہ یہ عظیم رُوح ہے اور میری خواہش ہے کہ وہ میرے پاس آئے لیکن مجھمیں جُرأت نہیں ہے۔
۱۲- اور ایسا ہُوا جب عمون بادشاہ اور اُسکے خادموں کے لئے گھوڑے اور رتھیں تیار کر چکا تو وہ بادشاہ کے پاس گیا اور دیکھا کہ بادشاہ کا چہرا بدلا ہُوا ہے، سو وہ اُس کی حضوری سے مڑنے کو تھا۔
۱۳-اور بادشاہ کے نوکروں مَیں سے ایک نے کہا، ربانا ہ! جس کے معنی زبردست یا عظیم بادشاہ کے ہیں چونکہ وہ اپنے بادشاہوں کو زبردست سمجھتے تھے اور یوں اُس نے اُسے کہا، ربانا ہ، بادشاہ کی خواہش ہے کہ تُو ٹھہرے۔
۱۴- سو عمون بادشاہ کی جانب مُڑا اور اُس سے کہا، اے بادشاہ تُو کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے کروں؟ اور بادشاہ نے اپنے وقت کے مطابق ایک گھنٹے تک اُسے جواب نہ دیا کیونکہ وہ جانتا نہ تھا کہ وہ اُسے کیا کہے۔
۱۵-اور ایسا ہُوا کہ عمون نے پھر اُسے کہا تُو مجھ سے کس بات کا خواہشمند ہے؟ لیکن بادشاہ نے اُسے جواب نہ دیا۔
۱۶-اور ایسا ہُوا کہ عمون نے خُدا کی رُوح سے معمور ہو کر بادشاہ کے خیالوں کو جان لیا۔ اور اُس نے اُس سے کہا، کیا اِس سبب سے جو تُو نے سُنا کہ مَیں نے تیرے نوکروں اور گلّوں کو بچایا اور اُنکے بھائیوں میں سے سات کو اپنی فلاخن اور تلوار سے ہلاک کیا اور تیرے گلّوں اور تیرے نوکروں کے دفاع کی غرض سے باقیوں کے بازو کاٹ ڈالے، دیکھ کیا تُو اِس وجہ سے حیران ہے؟
۱۷- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ کیا بات ہے کہ تُو بڑا حیران ہوا ہے؟ دیکھ مَیں ایک انسان ہُوں اور تیرا نوکر ہُوں، سو مَیں تیری ہر واجب خواہش پوری کروں گا۔

۱۸-اب جب بادشاہ نے یہ باتیں سُنیں تو وہ اور بھی حیران ہُوا کیونکہ اُس نے دیکھا کہ عمون اُس کے خیالوں کو جان سکتا تھا لیکن اِسکے باوجود لمونی بادشاہ نے اپنا منہ کھولا اور اُس سے کہنے لگا تُو کون ہے؟ کیا تُو وہ عظیم رُوح ہے جسے تمام باتوں کا علم ہوتا ہے؟

۱۹- عمون نے جواب دیا اور اُس سے کہا نہیں، میں وہ نہیں ہوں۔

۲۰-اور بادشاہ نے کہا تو پھر تُم میرے دل کے خیالات کو کیسے جانتے ہو؟ تُم دلیری سے بات کرو اور مجھے اِن باتوں کی بابت بتاؤ اور مجھے یہ بھی بتاؤ کہ تُم نے کس قوت سے میرے اُن بھائیوں کو ہلاک کیا اور بازو کاٹے جو میرے گلّوں کو تتر بتر کرتے تھے —

۲۱-اور اب اگر تُم مجھے اِن باتوں کی بابت بتاؤ گے تو مَیں تمہیں تُمہاری خواہش کے مطابق دوں گا اور اگر ضرورت پڑی تو مَیں اپنی فوجوں سے تیری حفاظت کروں گا لیکن میں جانتا ہُوں کہ تُو اُن سب سے زور آور ہے، اِسکے باوجود تُم جو کچھ مجھ سے چاہتے ہو مَیں تمہیں دوں گا۔

۲۲-اب عمون اگرچہ دانا تھا لیکن بے ضرر تھا، اُس نے لمونی سے کہا، کیا تُم میری باتوں پر کان لگاؤ گے اگر مَیں تمہیں بتاؤں کہ مَیں کس قوت سے یہ کام کرتا ہُوں؟ اور مَیں تُم سے اِسی بات کا خواہشمند ہُوں۔

۲۳-اور بادشاہ نے اُسے جواب دیا اور کہا، ہاں مَیں تیری سب باتوں پر یقین کروں گا۔ اور یوں وہ حربے سے پکڑا گیا۔

۲۴-اور عمون نے دلیری کے ساتھ اُس سے کلام کیا اور اُس سے کہنے لگا، کیا تُم یقین کرتے ہو کہ خُدا ہے؟

۲۵-اور اُس نے جواب دیا اور اُس سے کہا، مَیں نہیں جانتا اِس کے کیا معنی ہیں۔

۲۶- اور تب عمون نے کہا، کیا تُم کسی عظیم رُوح پر یقین رکھتے ہو؟

۲۷-اور اُس نے کہا، ہاں۔

۲۸- اور عمون نے کہا، یہ خُدا ہی ہے۔ اور عمون نے اُسے پھر کہا، کیا تُم یقین رکھتے ہو کہ اُس عظیم رُوح نے جو خُدا ہے آسمان پر اور زمین پر کی سب چیزیں تخلیق کیں؟

۲۹-اور اُس نے کہا، ہاں میں یقین رکھتا ہُوں کہ اُس نے سب چیزیں جو زمین پر ہیں تخلیق کیں، لیکن میں آسمانوں کی بابت نہیں جانتا۔

۳۰- اور عمون نے اُس سے کہا، آسمان وہ جگہ ہے جہاں خُدا اور اُس کے تمام پاک فرشتے رہتے ہیں۔

۳۱-اور لمونی بادشاہ نے پوچھا کیا یہ زمین کے اُوپر ہے؟

۳۲-اور عمون نے کہا، ہاں اور وہ نیچے تمام بنی آدم پر نظر کرتا ہے اور وہ دل کے تمام خیالوں اور اِرادوں کو جانتا ہے کیونکہ ابتدا ہی سے سب کچھ اُسی نے تخلیق کیا ہے۔

۳۳- اور لمونی بادشاہ نے کہا، مَیں اِن سب باتوں کا جو تُو نے کہی ہیں، یقین کرتا ہُوں۔ کیا تُو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے؟

۳۴- عمون نے اُس سے کہا، مَیں ایک آدمی

ہُوں اور آدمی ابتدا میں خُدا کی شبیہہ پر بنایا گیا اور مَیں ان لوگوں کو اِن باتوں کی تعلیم دینے کے لئے پاک رُوح کے وسیلے بلایا گیا ہُوں تاکہ جو کچھ راست اور سچّ ہے، اِنہیں اُس کا علم ہو۔
۳۵–اور رُوح کا ایک حصّہ مجھ میں ٹھہرا ہُوا ہے جو میری خواہش اور ایمان کے مطابق جو کہ خُدا پر ہے، مجھے علم اور قوت دیتا ہے۔
۳۶–اب جب عمون یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے دُنیا کی تخلیق اور آدم کی تخلیق سے ابتدا کی اور آدمی کے گرنے کی بابت سب باتیں اُسے بتائیں اور تواریخ اور لوگوں کی بابت وہ مُقدّس نوشتے اُس کے سامنے بیان کیے، جن کی بابت نبیوں نے کہا تھا بلکہ اُس وقت سے جب اُن کے باپ لحی نے یروشلم چھوڑا تھا۔
۳۷–اور اُس نے (کیونکہ یہ بادشاہ اور اُس کے نوکروں کے لئے تھا) بیابان میں اُن کے باپ دادا کے سفر اور بھوک اور پیاس کے ساتھ اُن سب دُکھوں اور اُن کی تکلیفوں اور دوسری چیزوں کی بابت اُن کو سب کچھ بتایا۔
۳۸– اور اُس نے اُنہیں لامن اور لیموئیل اور اسماعیل کے بیٹوں کی بغاوت کے متعلق بھی بتایا ہاں اُن کی ساری بغاوت اُنہیں بیان کی اور اُس نے لحی کے یروشلم چھوڑنے کے وقت سے موجودہ وقت تک کی ساری تواریخ اور نوشتے بیان کیے۔
۳۹–لیکن یہ سب کچھ نہیں ہے کیونکہ اُس نے مخلصی کا منصوبہ بھی اُن سے بیان کیا جو بنائے عالم سے تیار کیا گیا تھا اور اُس نے مسیح کی آمد کے متعلق بھی اُن کو بتایا اور خُداوند کے سارے کام بھی اُن پر آشکارا کیے۔
۴۰–اور ایسا ہوا کہ اُس کے یہ تمام باتیں کہنے کے بعد اور بادشاہ کو یہ کچھ بیان کرنے کے بعد کہ بادشاہ اِن تمام باتوں کا یقین کرے۔
۴۱– اور وہ یہ کہہ کر خُداوند سے فریاد کرنے لگا اے خُداوندا اپنے رحم کی کثرت کے موافق جو تُو نے نیفی کے لوگوں پر کیا، مجھ پر اور میرے لوگوں پر بھی رحم کر۔
۴۲– اور اب جب وہ یہ کہہ چکا تو وہ زمین پر گر پڑا جیسے کہ وہ مردہ ہو۔
۴۳–اور ایسا ہُوا کہ اُس کے نوکروں نے اُسے اُٹھایا اور اُسکی بیوی کے پاس لے گئے اور اُسے بستر پر لٹا دیا اور وہ دو دن اور دو راتیں مُردے کی مثل پڑا رہا اور اُسکی بیوی اور اُس کے بیٹوں اور اُسکی بیٹیوں نے لامنوں کی رسم کے مطابق اُس کی موت پر غمزدہ ہو کر ماتم کیا۔

۱۹ باب

لمونی ابدی زندگی کا نور پاتا اور مخلصی دینے والے کو دیکھتا ہے — اُس کا گھرانہ بے خود ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ فرشتوں کو دیکھتے ہیں — عمون معجزانہ طور پر بچایا جاتا ہے — وہ بہتوں کو بپتسمہ دیتا اور اُن میں ایک کلیسیا قائم کرتا ہے۔ قریباً ۹۰ ق م۔

۱–اور ایسا ہُوا کہ دو دن اور دو راتوں کے بعد وہ اُس کا جسم لے جا کر ایک قبر میں رکھنے کو تھے جو اُنہوں نے اپنے مُردوں کو دفن کرنے کے لئے بنوائی تھی۔

۲-اب ملکہ عمون کی شہرت سُن چکی تھی، سو اُس نے اُس کو بُلا بھیجا اور خواہش کی کہ وہ اُس کے پاس آئے۔
۳-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ویسا ہی کیا جیسا اُسے حُکم دیا گیا تھا اور وہ ملکہ کے پاس گیا اور یہ جاننے کی خواہش کی کہ وہ کیا چاہتی ہے کہ وہ اُس کے لئے کرے۔
۴-اور اُس نے اُس سے کہا، میرے شوہر کے نوکروں نے مجھے بتایا ہے، تم مُقدّس خُدا کے نبی ہو اور تُم اُس کے نام سے بڑے بڑے کام کرنے کی قُدرت رکھتے ہو۔
۵-پس اگر یہ ایسا ہی ہے تو مَیں چاہتی ہُوں کہ تُو اندر جا اور میرے شوہر کو دیکھ کیونکہ وہ بستر پر دو دن اور دو راتوں سے پڑا ہوا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرا نہیں لیکن بعض کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے اور اُس سے بد بُو آتی ہے اور یہ کہ اُسے قبر میں رکھ دیا جائے، لیکن مَیں کہتی ہُوں کہ میرے خیال میں اُس سے بد بُو نہیں آتی۔
۶-اب یہی بات تھی جو عمون چاہتا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ لمونی خُدا کی قُدرت کے زیر اثر تھا، وہ جانتا تھا کہ بے اعتقادی کا سیاہ پردہ اُسکی عقل سے ہٹایا جا رہا ہے اور نُور جس نے اُس کی عقل کو منور کیا تھا، وہ خُدا کے جلال کا نُور تھا جو کہ اُسکی عجیب نیکی کا نُور تھا —— ہاں اُس نور نے اُس کی رُوح کو ایسی خوشی سے معمور کیا کہ تاریکی کا بادل چھٹ گیا تھا اور یہ کہ دائمی زندگی کا نُور اُس کی جان میں روشن ہو گیا تھا، ہاں وہ جانتا تھا کہ اب اِس نے اُس کے فطری جسم پر قابو پا لیا تھا اور وہ خُدا کے زیر اثر تھا ——
۷-سو ملکہ نے اُس سے جو چاہا، وہی اُس کی خواہش تھی۔ پس وہ ملکہ کی خواہش کے مطابق اندر بادشاہ کے پاس گیا اور اُس نے بادشاہ کو دیکھا اور وہ جانتا تھا کہ بادشاہ مرا نہیں ہے۔
۸-اور اُس نے ملکہ سے کہا، وہ مرا نہیں بلکہ خُدا میں سوتا ہے اور کل صبح وہ دوبارہ اُٹھے گا، اِسلئے اُسے دفن مت کرنا۔
۹-اور عمون نے اُس سے کہا، کیا تُم اُس بات کا یقین کرتی ہو؟ اور اُس نے اُس سے کہا، میرے پاس کوئی گواہی نہیں، سوائے اِسکے جو کچھ تُم کہتے ہو اور وہ جو ہمارے نوکر کہتے ہیں لیکن تو بھی میرا ایمان ہے کہ تُمھارے کہنے کے موافق ہو گا۔
۱۰-اور عمون نے اُس سے کہا، اپنے ایمان کی کثرت کے باعث تُو مبارک ہے، میں تجھ سے کہتا ہوں اے عورت نیفی کے تمام لوگوں کے درمیان ایسا ایمان نہیں ہے۔
۱۱-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے شوہر کے بستر پر اُس وقت سے آنے والے کل کے اُس وقت تک نظر رکھی، جسکا عمون نے کہا تھا کہ وہ اُٹھے گا۔
۱۲-اور ایسا ہُوا کہ عمون کی باتوں کے مطابق وہ اُٹھا اور جب وہ اُٹھا تو اُس نے اپنا ہاتھ عورت کی طرف بڑھایا اور کہا خُدا کا نام مبارک ہو اور تُو بھی مبارک ہے۔
۱۳-کیونکہ جیسے کہ تُو در حقیقت زندہ ہے دیکھ مَیں نے اپنے مخلصی دینے والے کو دیکھا ہے اور وہ آئے گا اور ایک کنواری سے پیدا ہو گا اور تمام بنی نو

انسان کو جو اُس کے نام پر یقین رکھتے ہیں مخلصی دے گا۔ اب جب اُس نے یہ باتیں کہیں تو اُسکا دل جوش سے بھر گیا اور تب وہ دوبارہ خوشی میں ڈوب گیا اور ملکہ بھی گر پڑی کیونکہ رُوح نے اُسے بھی مغلوب کر لیا تھا۔

۱۴- اب جب عمون نے دیکھا کہ خُداوند کا رُوح اُس کی دُعاؤں کے موافق اُس کے بھائیوں لامنوں پر اُنڈیلا گیا ہے جو نیفیوں میں بلکہ خُدا کے تمام لوگوں میں اپنی بدیوں اور روایتوں کے باعث بڑے ماتُم کا سبب رہے تھے، اُس نے گھٹنے ٹیکے اور جو کچھ اُس نے اُسکے بھائیوں کے لئے کیا، اپنی ساری جان سے دُعا کرنے اور خُدا کی شکر گزاری کرنے لگا اور وہ بھی خوشی میں مغلوب ہُوا اور یوں وہ تینوں زمین پر گر پڑے۔

۱۵- اب جب بادشاہ کے نوکروں نے یہ دیکھا کہ وہ نیچے گر گئے ہیں تو وہ بھی خُدا کی حضوری میں فریاد کرنے لگے کیونکہ خُداوند کا خوف اُن پر بھی چھا گیا تھا، اِسلئے کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر عمون کی زبردست طاقت کی گواہی دی تھی۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنی قوت کے ساتھ خُداوند کو پکُارا یہاں تک کہ وہ تمام زمین پر گر گئے، سوائے اِبش نامی ایک لامنی عورت کے جو اپنے باپ کی حیرت انگیز رویا کے باعث کئی سالوں سے خُداوند پر ایمان لا کر تبدیل ہو چکی تھی ___

۱۷- اگرچہ خُداوند پر ایمان لانے کے بعد کبھی بھی اُس نے اِس بات کو ظاہر نہ ہونے دیا، پس جب اُس نے دیکھا کہ لمونی کے تمام نوکر اور اُس کی مالکن ملکہ بھی اور بادشاہ اور عمون زمین پر بے سدھ پڑے ہیں، اُس نے جانا کہ یہ خُدا کی قُدرت تھی اور سوچا کہ لوگوں کو بتانے کا یہی موقعہ ہے کہ اب اُن کے درمیان کیا واقعہ ہوا ہے تاکہ اُن کا اِس منظر کو دیکھنا خُدا کی قُدرت پر ایمان لانے کا سبب ہو، سو وہ نکلی اور گھر گھر لوگوں کو بتانے گئی۔

۱۸- اور وہ بادشاہ کے گھر میں آ کر جمع ہونے لگے۔ اور ایک ہجوم وہاں آیا اور بادشاہ اور ملکہ اور اُن کے نوکروں کو زمین پر بے سدھ پڑے ہُوئے دیکھ کر حیرت زدہ ہوئے اور اُنہوں نے عمون کو بھی دیکھا اور دیکھو وہ نیفی تھا اور وہ سب وہاں مُردوں کی مانند پڑے تھے۔

۱۹- اور اب لوگ آپس میں بُڑبڑانے لگے، بعض نے کہا کہ یہ بڑی مصیبت اُن پر یعنی بادشاہ اور اُس کے گھرانے پر اِس لئے نازل ہوئی ہے کیونکہ اُس نے ایک نیفی کو اِس مُلک میں رہنے دیا۔

۲۰- لیکن بعض نے اُنہیں ملامت کرتے ہُوئے کہا، بادشاہ کے گھر پر یہ مصیبت اِسلئے آئی ہے کیونکہ اُس نے اپنے اُن نوکروں کو قتل کیا جن کے گلے سیبس کے پانیوں پر تتر بتر ہو جاتے تھے۔

۲۱- اور سیبس کے پانیوں پر کھڑے ہونے والے اور بادشاہ کے گلّوں کو تتر بتر کرنے والے آدمیوں نے بھی اُنہیں ملامت کی، وہ عمون کے ساتھ اِس وجہ سے خفا تھے کہ اُس نے اُن کے بھائیوں کی ایک تعداد کو تلوار سے سیبس کے

پانیوں پر اُس وقت قتل کیا تھا، جب وہ بادشاہ کے گلّوں کو بچا رہا تھا۔

۲۲- اب اُن میں سے ایک جس کا بھائی عمون کی تلوار سے قتل ہُوا تھا، چونکہ وہ عمون کے ساتھ سخت ناراض تھا، سو اُس نے اُسے قتل کرنے کے لئے اپنی تلوار نکالی اور آگے بڑھا تاکہ وہ عمون پر حملہ کرے جب اُس نے قتل کرنے کے لئے اپنی تلوار اُٹھائی تو دیکھو وہ مردہ ہو کر گر پڑا۔

۲۳- اب ہم دیکھتے ہیں کہ عمون کو قتل نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ خُداوند نے اُس کے باپ مضایاہ سے کہا تھا کہ میں اُسے چھڑاؤں گا اور اُسکے لئے میں یہ تُمہارے ایمان کے موافق کروں گا —— اِسلئے مضایاہ نے اُس کے لئے خُداوند پر توکّل کیا تھا۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ جب ہجوم نے دیکھا کہ وہ آدمی مُردہ ہو کر گر پڑا ہے، جس نے عمون کو قتل کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی تھی، تو اُن سب پر خوف چھا گیا اور اُنہوں نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا کر اِس کو بلکہ اُن میں سے کسی کو بھی جو گرے ہُوئے تھے چھونے کی جُرأت نہ کی اور آپس میں اور بھی حیران ہونے لگے کہ اِس بڑی قُدرت کا سبب کیا ہو سکتا ہے یا پھر اِن سب باتوں کے کیا معنی ہیں۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ اُن میں سے کئی کہتے کہ عمون ایک عظیم رُوح ہے جبکہ بعض کہتے کہ وہ عظیم رُوح کی طرف سے بھیجا ہُوا ہے۔

۲۶- لیکن دوسروں نے اُن سب کو یہ کہہ کر جھڑکا کہ وہ ایک بلا ہے جسے نفیوں نے اُنہیں عذاب دینے کے لئے بھیجا ہے۔

۲۷- اور بعض تھے، جنہوں نے کہا کہ عمون کو عظیم رُوح کیطرف سے اُنکی بدیوں کے سبب اُنہیں زچ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور یہ کہ عظیم رُوح ہمیشہ سے نفیوں کے ساتھ تھی، جس نے ہمیشہ اُنہیں اُن کے ہاتھوں سے چھڑایا تھا اور اُنہوں نے کہا کہ یہ عظیم رُوح ہی تھی جس نے اُنکے بہت سے لامنی بھائیوں کو ہلاک کیا تھا۔

۲۸- اور یوں اُن میں شدید جھگڑا ہونے لگا اور یوں جب وہ جھگڑ رہے تھے تو وہ خادمہ عورت جس نے بھیڑ جمع کی تھی جب اُس نے اُنکو آپس میں جھگڑا کرتے دیکھا تو وہ اِتنی غمزدہ ہُوئی کہ رونے لگی۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ آگے بڑھی اور ملکہ کو ہاتھ سے پکڑا کہ شاید وہ اُسے زمین سے اُٹھا سکے اور اُس نے اُس کے ہاتھ کو چھوا اور وہ فی الفور اُٹھی اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی اور بُلند آواز سے یہ کہہ کر چلائی یسُوع کا نام مبارک ہو جس نے مجھے خوفناک جہنم سے بچایا، اے مبارک خُدا اِن لوگوں پر رحم فرما۔

۳۰- اور جب وہ یہ کہہ چکی تو اُس نے خوشی سے معمور ہو کر اپنے ہاتھوں کو بھینچ لیا بہت سی باتیں کیں جو ناقابلِ فہم تھیں اور جب وہ یہ کر چکی تو اُس نے لمونی بادشاہ کو ہاتھ سے پکڑا اور دیکھو وہ اُٹھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

۳۱- اور وہ اپنے لوگوں کو جھگڑے میں مصروف دیکھ کر فی الفور آگے بڑھا اور اُنہیں ملامت کرنے

اور اُن باتوں کی تعلیم دینے لگا، ، جو اُس نے عمون کی زبانی سُنی تھیں اور جتنوں نے اُس کے کلام کو سُنا، اُس کا یقین کیا اور خُداوند میں تبدیل ہوئے۔

۳۲- لیکن اُن میں سے بہت تھے جنہوں نے اُس کی باتیں نہ سُنیں، سو اُنہوں نے اپنی راہ لی۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ جب عمون اُٹھا تو اُس نے بھی اُنکو تعلیم دی اور لمونی کے تمام نوکروں نے بھی اور اُن سب نے لوگوں کے سامنے اُس ایک ہی بات کا اعلان کیا —— کہ اُن کے دل تبدیل ہو چکے ہیں کہ بدی کرنے کی اُنہیں کوئی خواہش نہ رہی تھی۔

۳۴- اور دیکھو بہتوں نے لوگوں کے سامنے اعلان کیا کہ اُنہوں نے فرشتوں کو دیکھا ہے اور اُنکے ساتھ باتیں کیں ہیں اور یوں اُنہوں نے خُدا کی باتوں اور اُسکی راستبازی کی بابت اُنہیں بتایا۔

۳۵- اور ایسا ہُوا کہ وہاں بہت سے تھے جنہوں نے اُنکے کلام کا یقین کیا اور جتنوں نے یقین کیا بپتسمہ پایا اور وہ راستباز لوگ ہو گئے اور اُنہوں نے اُن کے درمیان کلیسیا قائم کی۔

۳۶- اور یوں خُداوند کا کام لامنوں میں شروع ہُوا، یوں خُداوند اپنا رُوح اُن پر اُنڈیلنے لگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کا ہاتھ اُن تمام لوگوں کی طرف بڑھا رہتا ہے جو توبہ کرتے اور اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۰ باب

خُداوند عمون کو اپنے قیدی بھائیوں کی رہائی کے لئے مدونی بھیجتا ہے —— عمون اور لمونی، لمونی کے باپ سے ملتے ہیں جو اِس ساری سرزمین پر بادشاہ ہے —— عمون، بوڑھے بادشاہ کو اپنے بھائیوں کی رہائی کی منظوری کے لئے مجبور کرتا ہے۔ قریباً ۹۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اُس مُلک میں کلیسیا قائم کر چکے تو لمونی بادشاہ نے چاہا کہ عمون اُس کے ساتھ نیفی کے مُلک کو جائے تاکہ وہ اُسے اپنے باپ سے ملوائے۔

۲- اور عمون کو خُداوند کی آواز آئی کہ تُو نیفی کے مُلک کو مت جانا کیونکہ دیکھ بادشاہ تیری جان کے درپے ہو گا بلکہ تُو مدونی کے مُلک کو جا کیونکہ دیکھ تیرے بھائی ہارون اور میولکی اور آمحہ، قید خانے میں ہیں۔

۳- اور اب ایسا ہُوا کہ جب عمون نے یہ سُنا تو اُس نے لمونی سے کہا، دیکھ میرا بھائی اور میرے ہم خدمت، مدونی کے قید خانے میں ہیں اور مَیں جاتا ہُوں تاکہ اُنہیں رہائی دلا سکوں۔

۴- اب لمونی نے عمون سے کہا، مَیں جانتا ہُوں کہ تُم خُداوند کے زور میں سب کچھ کر سکتے ہو۔ لیکن دیکھ میں تیرے ساتھ مدونی کے مُلک کو جاؤں گا کیونکہ مدونی کے مُلک کا حاکم انطیامنو میرا دوست ہے، اسلئے مَیں مدونی کے مُلک کو جاؤں گا تاکہ مَیں اُس مُلک کے حاکم کو بہلاؤں اور وہ تیرے بھائیوں کو قید خانے سے نکال دے گا۔ اب لمونی نے اُس سے کہا، تمہیں کس نے بتایا کہ تُمہارے بھائی قید خانے میں ہیں؟

۵- اور عمون نے اُس سے کہا، مجھے سوائے خُدا کے کسی نے نہیں بتایا اور اُس نے مجھ سے کہا

ہے — جا اور اپنے بھائیوں کو چُھڑا لا کیونکہ وہ مدونی کے مُلک کے قید خانہ میں ہیں۔

۶- اب جب لمونی نے یہ سُنا تو اُس نے حُکم دیا کہ اُس کے نوکر اُس کے گھوڑے اور اُسکی رتھیں تیار کریں۔

۷- اور اُس نے عمون سے کہا، آؤ مَیں تُمہارے ساتھ مدونی کے مُلک میں چلتا ہُوں اور وہاں مَیں بادشاہ سے منت کروں گا کہ وہ تُمہارے بھائیوں کو قید سے رہا کرے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ جب عمون اور لمونی وہاں سے سفر کر رہے تھے تو وہ لمونی کے باپ سے ملے جو اِس ساری سرزمین کا بادشاہ تھا۔

۹- اور دیکھو لمونی کے باپ نے اُس سے کہا، تم اُس شاندار دن جب میں نے اپنے بیٹوں کے لئے اور اپنے لوگوں کے لئے ضیافت تیار کی، کیوں نہیں آئے؟

۱۰- اور اُس نے یہ بھی کہا، تم اِس نیفی کے ساتھ کہاں جا رہے ہو جو جھوٹوں کی اولاد میں سے ایک ہے؟

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ لمونی نے اُسے بتایا کہ وہ کہاں جا رہا ہے کیونکہ وہ اُسے ناراض کرنے سے ڈرتا تھا۔

۱۲- اور اُس نے اُسے وہ سبب بھی بتائے جنکی وجہ سے وہ اپنی مملکت میں ہی رہا تھا اور وہ کیوں اپنے باپ کی ضیافت میں نہیں گیا تھا، جو اُس نے تیار کی تھی۔

۱۳- اور اب جب اُس نے اُس سے یہ باتیں کہیں تو دیکھو وہ نہایت حیران ہوا کہ اُس کا باپ اُس کے ساتھ ناراض ہوا اور کہنے لگا لمونی، تُم اِن نیفیوں کو رہا کروانے جا رہے ہو جو ایک جھوٹے کے فرزند ہیں، دیکھ اُس نے ہمارے باپ دادا کو لوٹا اور اب اُس کے بیٹے بھی ہمارے درمیان آئے ہیں تاکہ وہ اپنی مکاری اور اپنے جھوٹ سے ہمیں دھوکہ دے سکیں اور پھر ہماری جائیداد لوٹیں۔

۱۴- اب لمونی کے باپ نے اُسے حُکم دیا کہ وہ تلوار کے ساتھ عمون کو قتل کرے۔ اور اُس نے اُسے یہ حُکم بھی دیا کہ وہ مدونی کے مُلک میں نہ جائے بلکہ وہ اُس کے ساتھ اسماعیل کے مُلک کو لوٹ جائے۔

۱۵- لیکن لمونی نے اُس سے کہا، مَیں نہ عمون کو قتل کروں گا نہ ہی اسماعیل کے مُلک کو جاؤں گا بلکہ مَیں مدونی کے مُلک کو جاؤں گا تاکہ مَیں عمون کے بھائیوں کو رہا کراؤں کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وہ عادل آدمی ہیں اور سچّے خُدا کے پاک نبی ہیں۔

۱۶- اب جب اُس کے باپ نے یہ باتیں سُنیں تو وہ اُس کے ساتھ ناراض ہوا اور اُس نے اپنی تلوار نکالی تاکہ وہ اُسے مار کر زمین پر گرائے۔

۱۷- لیکن عمون آگے بڑھا اور اُس سے کہا، دیکھ تُو اپنے بیٹے کو نہ مار بلکہ بہتر ہے کہ اِسکی جگہ تُو مرے، کیونکہ دیکھ اُس نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے لیکن اگر تُو اپنے غصّے میں اِس وقت ہلاک ہُوا تو تیری جان بچائی نہ جا سکے گی۔

۱۸- اور پھر یہ ضروری ہے کہ تُو اپنے آپ

کو باز رکھے کیونکہ اگر تُو اپنے بیٹے کو مار دے
گا، چونکہ وہ ایک معصوم آدمی ہے، اِسلئے اُسکا
خون زمین سے خُداوند اپنے خُدا کو تُم سے
انتقام لینے کے لئے پکارے گا اور شاید تُو اپنی جان
کھو دے۔
۱۹-اب جب عمون نے اُس سے یہ باتیں کہیں
تو اُس نے یہ کہہ کر جواب دیا کہ مَیں جانتا ہُوں
کہ اگر مَیں اپنے بیٹے کو قتل کروں گا تو مَیں معصوم
کا خون بہاؤں گا کیونکہ یہ تُم ہو جو اُسے تباہ کرنے
کے درپے ہو۔
۲۰- اور اُس نے عمون کو قتل کرنے کے
لئے اپنا ہاتھ بڑھایا لیکن عمون نے اُس کے
وار روکے اور اُس کے بازؤ پر مارا کہ وہ اُسے
استعمال نہ کر سکے۔
۲۱-اب جب بادشاہ نے دیکھا کہ عمون اُسے
قتل کر دے گا تو وہ عمون سے منت کرنے لگا کہ وہ
اُس کی جان بخشی کر دے۔
۲۲- لیکن عمون نے اپنی تلوار اُٹھائی اور اُس
سے کہا، دیکھ میں تجھے مار دوں گا اگر تُو نے مجھے
اپنے بھائیوں کو قید سے چھڑانے نہ دیا۔
۲۳- اب بادشاہ نے اِس ڈر سے کہ کہیں وہ
اپنی جان ہی نہ کھو دے کہا، اگر تُو مجھے بخش دے تو
جو تُو مانگے گا مَیں تمہیں دوں گا یہاں تک کہ اپنی
آدھی سلطنت بھی۔
۲۴-اب جب عمون نے دیکھا کہ جو اُس نے
بادشاہ کے ساتھ کیا اُسکا اثر اُسکی خواہش کے
مطابق ہوا، سو اُس نے اُس سے کہا، اگر تُو اجازت
دے کہ میرے بھائی قید خانے سے رہا کیے جائیں
اور یہ بھی کہ لمونی کی سلطنت قائم رہے اور تُو اُس
پر ناراض مت ہو بلکہ اجازت دے کہ وہ اپنی
خواہش اور سوچ کے مطابق کام کر سکے تب مَیں
تُمہیں چھوڑ دوں گا ورنہ میں تُمہیں مار کر زمین پر
گرا دوں گا۔
۲۵-اب جب عمون نے یہ باتیں کہیں تو بادشاہ
اپنی زندگی کے باعث خوش ہونے لگا۔
۲۶-اور جب اُس نے دیکھا کہ عمون اُسے قتل
کرنے کی خواہش نہیں رکھتا اور جب اُس نے
یہ بھی دیکھا کہ وہ اُس کے بیٹے لمونی کے لئے
بڑی محبّت رکھتا ہے تو وہ بہت زیادہ حیران ہُوا
اور کہا کیونکہ یہی سب کچھ ہے جو تُم نے چاہا کہ
مَیں تیرے بھائیوں کو رہا کروں اور اجازت
دوں کہ میرے بیٹے کی سلطنت قائم رہے تو
دیکھ مَیں تجھے اجازت دیتا ہُوں کہ میرا بیٹا
اِس وقت سے ہمیشہ تک اپنی سلطنت قائم رکھ
سکتا ہے اور مَیں اِس پر اب سے حاکم نہیں
ہوں گا——
۲۷- اور مَیں تجھے یہ اجازت بھی دوں گا
کہ تُو اپنے بھائیوں کو رہا کرا لے اور کہ تُو اور
تیرے بھائی میری سلطنت میں میرے پاس
آئیں کیونکہ مَیں بہ شدت تمہیں ملنے کا خواہشمند
رہوں گا۔ کیونکہ بادشاہ اُن باتوں پر جو اُس نے
کہیں اور اُن باتوں پر بھی جو اُس کے بیٹے
لمونی نے کہیں بہت زیادہ حیران ہوا، اِسلئے کہ
وہ اُن کے متعلق جاننے کا خواہشمند تھا۔
۲۸-اور ایسا ہُوا کہ عمون اور لمونی نے مدونی
کے مُلک کی طرف اپنا سفر جاری رکھا۔ اور لمونی

اُس مُلک کے بادشاہ کا منظورِ نظر ہُوا، سو عمون کے بھائی قید خانے سے باہر لائے گئے۔

۲۹- اور جب عمون اُن سے ملا تو بہت غمزدہ ہُوا کیونکہ دیکھو وہ ننگے تھے اور اُن کی کھالیں مضبوط رسیّوں کے ساتھ بندھے رہنے کے باعث بری طرح چھلی ہُوئی تھیں۔ اور اُنہوں نے بھوک پیاس اور ہر طرح کی مصیبتیں بھی برداشت کی تھیں، اِس کے باوجود وہ اپنے سارے دکھوں میں صابر تھے۔

۳۰- اور یوں ہوا کہ یہ اُن کی قسمت تھی کہ وہ زیادہ سخت اور زیادہ سرکش لوگوں کے ہاتھوں میں آپڑے تھے، اِسلئے کہ وہ اُن کی باتوں پر کان نہ لگاتے اور اُنہوں نے اُنہیں باہر پھینکوادیا اور اُنہیں مارا اور اُنہیں ایک گھر سے دوسرے گھر اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک گھسیٹ لیجاتے اور پھر وہ مدونی کے مُلک میں پہنچے اور وہاں اُنہیں لے جایا گیا اور قید خانے میں ڈالا گیا اور رسیوں سے باندھا گیا اور کئی دنوں تک قید خانے میں رکھا گیا اور پھر وہ لمونی اور عمون کے وسیلے رہا ہُوئے۔

لامنوں میں ہارون اور میولکی اور اُن کے ہم خدمتوں کی منادی کا حال۔

۲۱ تا ۲۶ ابواب پر مُشتمل۔

---

۲۱ باب

ہارون، عمالیقیوں کو مسیح اور اُس کے کفّارے کے متعلق سکھاتا ہے — ہارون اور اُس کے ہم خدمت مدونی میں قید کیے جاتے ہیں — اپنی رہائی کے بعد وہ عبادت خانوں میں تعلیم دیتے ہیں اور بہتوں کو تبدیل کرتے ہیں — لمونی، اسماعیل کے مُلک کے لوگوں کو مذہبی آزادی کی اجازت دیتا ہے۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- اب جب عمون اور اُس کے ہم خدمت لامنوں کے مُلک کی سرحدوں پر الگ الگ ہُوئے تو دیکھو ہارون اُس مُلک کی طرف روانہ ہُوا، جسے لامن اپنے باپ دادا کے زاد بوم کے نام یعنی یروشلم کے نام سے پکارتے تھے اور یہ دُور مورمن کی سرحدوں سے ملتا تھا۔

۲- اب لامنوں اور عمالیقیوں اور عملون کے لوگوں نے ایک بہت بڑا شہر بنایا تھا جو یروشلم کہلاتا تھا۔

۳- اب جبکہ لامنی خود بھی بہت سخت تھے، لیکن عمالیقی اور عملونی اُن سے بھی سخت تھے، سو اُنہوں نے لامنوں سے بھی کہا کہ وہ اپنے دلوں کو سخت کریں تاکہ وہ اپنی بدی اور مکروہات میں اور مضبوط ہوں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ ہارون یروشلم کے شہر میں آیا اور سب سے پہلے عمالیقیوں میں منادی شروع کی۔ اور وہ اُن کو اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دینے لگا، اِسلئے کہ اُنہوں نے نحور کے طریقہ کے مطابق عبادتخانے بنائے ہُوئے تھے کیونکہ بہت سے عمالیقی اور عملونی نحور کے ہم مذہب تھے۔

۵- سو جب ہارون اُن کے عبادتخانوں میں لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے گیا اور جب وہ اُن سے کلام کر رہا تھا تو دیکھو ایک عمالیقی اُٹھا اور اُس کے ساتھ یہ کہہ کر تکرار کرنے لگا کہ وہ

کیا ہے، جسکی تُم نے گواہی دی ہے؟ کیا تُو نے
فرشتہ دیکھا ہے؟ ہم پر فرشتے کیوں ظاہر نہیں ہو
تے؟ دیکھ کیا یہ لوگ اتنے اچھے نہیں جتنے تیرے
لوگ ہیں؟
۶- تُم یہ بھی کہتے ہو کہ اگر ہم توبہ نہیں کرتے
تو پھر ہم ہلاک ہوں گے۔ تُم کیسے ہمارے خیالوں
اور ہمارے دل کے اِرادوں کو جانتے ہو؟ تُم کیسے
جانتے ہو کہ ہمیں توبہ کی ضرورت ہے؟ تُم کیسے
جانتے ہو کہ ہم راستباز لوگ نہیں ہیں؟ دیکھ ہم
نے عبادت گاہیں بنائی ہیں، وہاں ہم جمع ہو کر خُدا
کی عبادت کرتے ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا
سب آدمیوں کو بچائے گا۔
۷- اب ہارون نے اُس سے کہا، کیا تُم یقین
کرتے ہو کہ خُدا کا بیٹا بنی نوع انسان کو اُن کے
گناہوں سے مخلصی دینے آئے گا؟
۸- اور آدمی نے اُس سے کہا کہ ہم یقین نہیں
کرتے کہ تُو کوئی ایسی بات جانتا ہو۔ ہم ایسی احمق
روایتوں کا یقین نہیں کرتے۔ ہم یقین نہیں
کرتے کہ تُو آئندہ وقوع ہونے والی چیزوں کی
بابت جانتا ہو نہ ہی ہم یقین کرتے ہیں کہ تیرے
باپ دادا اور ہمارے باپ دادا اِن باتوں کی
بابت جانتے تھے جن کی بابت اُنہوں نے کہا کہ وہ
وقوع ہوں گی۔
۹- اب ہارون، مسیح کی آمد اور مُردوں کی
قیامت کے متعلق اُنہیں نوشتے سمجھانے لگا اور یہ
کہ مسیح کی موت اور دُکھوں اور اُسکے خون کے
کفّارے کے وسیلے کے سوا بنی نوع انسان کیلئے کوئی
مخلصی نہیں ہو سکتی۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اُن سے یہ باتیں
بیان کرنے لگا تو وہ اُس پر ناراض ہُوئے اور اُس
پر ٹھٹھا کرنے لگے اور اُن باتوں کو جو وہ کہتا نہ
سُنتے تھے۔
۱۱- جب اُس نے دیکھا کہ وہ اُسکی باتیں نہیں
سُنتے تو وہ اُن کے عبادتخانے سے چلا گیا اور اُس
گاؤں میں آیا جو عینی عینتی کہلاتا تھا اور وہاں اُس
نے میولکی اور آمحہ اور اُسکے ہم خدمتوں کو اُن
میں کلام کی منادی کرتے دیکھا۔ اور اُنہوں نے
کلام کے متعلق بہتوں کے ساتھ بحث کی۔
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے دیکھا کہ لوگ
اپنے دل سخت کرتے ہیں، سو وہ روانہ ہُوئے اور
مدونی کے مُلک میں آئے۔ اور اُنہوں نے بہتوں
میں کلام کی منادی کی اور جنہیں اُنہوں نے تعلیم
دی تھی، چند نے اُنکی باتوں کا یقین کیا۔
۱۳- لیکن ہارون اور اُس کے کافی ہم خدمت
لوگ پکڑے اور قید خانہ میں ڈالے گئے اور اُن
میں سے باقی ماندہ مدونی کے مُلک کے اِردگرد
علاقوں میں بھاگ گئے۔
۱۴- اور اُنہوں نے جنہیں قید خانہ میں ڈالا گیا
تھا بہت کچھ برداشت کیا اور اُنہوں نے لمونی اور
عمون کے وسیلے رہائی پائی اور اُنہیں کھانا کھلایا گیا
اور کپڑے پہنائے گئے۔
۱۵- اور وہ پھر کلام کی منادی کے لئے گئے اور
یوں اُنہوں نے پہلی مرتبہ قید خانے سے رہائی پائی
اور یوں اُنہوں نے دُکھ اُٹھائے۔
۱۶- اور وہ جہاں کہیں بھی گئے خُداوند کے
رُوح نے اُن کی رہنمائی کی، عمالیقیوں کے ہر

عبادتخانے میں خُدا کے کلام کی منادی کرتے ہُوئے یالامنوں کے ہر ایک مجمع میں جہاں وہ جا سکتے تھے۔
۱۷- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند اُنہیں برکت دینے لگا، اِسطرح کہ وہ بہتوں کو سچّائی کے علم کی طرف لائے، ہاں اُنہوں نے بہتوں کو اُنکے گناہوں سے قائل کیا اور اُنکے باپ دادا کی روایات سے بھی جو کہ دُرست نہ تھیں۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ عمون اور لمونی، مدونی کے مُلک سے اسماعیل کے مُلک کو لوٹے جو اُن کی وراثت کی سرزمین تھی۔
۱۹- اور لمونی بادشاہ نے عمون کو اپنی خدمت نہ کرنے دی یعنی نہ چاہا کہ وہ اُسکا نوکر ہو۔
۲۰- بلکہ اُس نے اسماعیل کے مُلک میں ایک عبادتخانہ بنوایا اور لوگ یعنی وہ لوگ جو اُس کی رعایا تھے، اُنہیں حُکم دیا کہ وہ ایک جگہ جمع ہوں۔
۲۱- اور وہ اُن کے سبب شادمان ہوا اور اُنہیں بہت سی باتیں سکھائیں۔ اور اُس نے اُن کے سامنے اعلان بھی کیا کہ وہ لوگ جو اُسکی رعایا ہیں، اب وہ آزاد لوگ ہیں یعنی کہ وہ اُس کے بادشاہ باپ کے ظلم سے آزاد ہیں کیونکہ اُسکا باپ اُسے اجازت دے چکا تھا کہ وہ اسماعیل کے مُلک کے لوگوں اور اردگرد کی ساری سرزمین پر حکومت کر سکتا تھا۔
۲۲- اور اُس نے اُن کے سامنے یہ اعلان بھی کیا کہ لمونی بادشاہ کی سلطنت میں جہاں بھی وہ رہتے ہیں وہ اپنی مرضی سے خُداوند اپنے خُدا کی عبادت کرنے میں آزاد ہیں۔
۲۳- اور عمون نے لمونی بادشاہ کے لوگوں میں منادی کی اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اُنہیں راستبازی کے متعلق ہر ایک بات کی تعلیم دی اور وہ جانفشانی سے ہر روز اُنہیں تاکید کرتا اور وہ اُسکے کلام پر توجہ کرتے اور وہ خُدا کے احکام پر عمل کرنے کے مشتاق ہُوئے۔

۲۲ باب

ہارون لمونی کے باپ کو تخلیق آدم کے گرنے اور مسیح کے وسیلے مخلصی کے منصوبے کے بارے میں سکھاتا ہے —— بادشاہ اور اُس کا سارا گھرانہ تبدیل ہوتا ہے —— نیفیوں اور لامنوں کے درمیان زمین کی تقسیم کے بارے بیان کیا گیا ہے۔ قریباً ۹۰–۷۷ ق م۔

۱- اب جبکہ عمون، لمونی کے لوگوں کو یوں تعلیم دے رہا تھا، ہم ہارون اور اُس کے بھائیوں کے احوال کی طرف آتے ہیں کیونکہ مدونی کے مُلک سے روانہ ہونے کے بعد وہ رُوح کی رہنمائی مَیں نیفی کے مُلک کو گیا یعنی بادشاہ کے گھر گیا جو اسماعیل کے ملک کے علاوہ ساری سرزمین پر بادشاہ تھا اور یہ لمونی کا باپ تھا۔
۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بادشاہ کے محل میں گیا اور اپنے آپ کو بادشاہ کے سامنے جُھکایا اور اُس سے کہا، دیکھ اے بادشاہ ہم عمون کے بھائی ہیں جن کو تُو نے قید خانہ سے رہائی دی ہے۔
۳- اور اب اے بادشاہ اگر تو ہماری جان بخشے تو ہم تیرے نوکر ہوں گے۔ اور بادشاہ نے اُن سے کہا، اُٹھو کیونکہ مَیں تمہاری جان بخشی کرتا ہُوں اور مَیں تمہیں اپنا نوکر نہیں بناؤں گا بلکہ مَیں اِس

بات پر زور دوں گا کہ تُم میری مشورت کرو کیونکہ مَیں دل میں تمہارے بھائی عمون کی فیاضی اور اُس کے کلام کی عظمت کے باعث قدرے پریشان ہوں اور میں سبب جاننے کا خواہشمند ہوں کہ وہ مدونی کے مُلک سے تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا۔

۴-اور ہارون نے بادشاہ سے کہا، دیکھ خُداوند کی رُوح نے اُسے ایک اور طرف بُلایا ہے، وہ اسماعیل کے مُلک میں لمونی کے لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے گیا ہے۔

۵-اب بادشاہ نے اُن سے کہا، یہ کیا ہے جو تُم نے خُداوند کے رُوح کے بارے کہا ہے؟ دیکھ یہی وہ بات ہے جو مجھے پریشان کرتی ہے۔

۶- اور یہ بھی کیا ہے جو عمون نے کہا — اگر تُم توبہ کرو گے تو تُم بچائے جاؤ گے اور اگر توبہ نہیں کرو گے تو یوم آخر تُم نکال باہر کیے جاؤ گے؟

۷-اور ہارون نے اُسے جواب دیا اور اُس سے کہا، کیا تُم ایمان رکھتے ہو کہ خُدا ہے؟ اور بادشاہ نے کہا، مَیں جانتا ہُوں کہ عمالیقی کہتے ہیں کہ خُدا ہے اور میں نے اُنہیں اجازت دی ہے کہ وہ عبادت گاہیں بنائیں تاکہ وہ اکٹھے ہو کر اُس کی عبادت کریں اور اب اگر تُم کہتے ہو کہ خُدا ہے تو دیکھو مَیں یقین کر لیتا ہُوں۔

۸- اور اب ہارون نے جب یہ سُنا تو اُسکا دل خوشی سے شادمان ہونے لگا اور اُس نے کہا، اے بادشاہ دیکھ یقیناً جسطرح کہ تو زندہ ہے خُدا بھی موجود ہے۔

۹-اور بادشاہ نے کہا، کیا خُدا وہ عظیم رُوح ہے جو ہمارے باپ دادا کو یروشلم کے مُلک سے باہر لے کر آیا؟

۱۰-اور ہارون نے اُس سے کہا، ہاں وہی عظیم رُوح ہے اور اُس نے آسمان اور زمین دونوں میں تمام چیزیں تخلیق کی ہیں۔ کیا تُم اِس بات پر یقین رکھتے ہو؟

۱۱-اور اُس نے کہا، ہاں مَیں یقین کرتا ہُوں کہ اِس عظیم رُوح نے سب چیزیں تخلیق کیں اور میری خواہش ہے کہ تُم مجھے اِن باتوں کے بارے میں بتاؤ اور مَیں تمہاری باتوں کا یقین کروں گا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب ہارون نے دیکھا کہ بادشاہ اُس کی باتوں پر ایمان لے آئے گا تو اُس نے بادشاہ کے سامنے آدم کی تخلیق سے شروع کر کے نوشتے پڑھنے شروع کیے — خُدا نے کس طرح انسان کو اپنی شبیہہ پر بنایا اور یہ کہ خُدا نے اُسے احکام دئے اور یہ کہ انسان اپنی خطا کے سبب گر چکا تھا۔

۱۳- اور ہارون نے اُس کے سامنے آدم کی تخلیق اور انسان کے گرنے سے لے کر اُن کی جسمانی حالت اور مخلصی کے اِس منصوبے کی بابت سارے صحیفے بیان کیے، جو مسیح کے وسیلے بنائے عالم کی ابتدا سے اُن سب کے لئے جو بھی اُس پر ایمان لائے، تیار کیا گیا تھا۔

۱۴-اور چونکہ آدمی گر چکا تھا، سو وہ خود کسی چیز کے لائق نہ تھا، بلکہ مسیح کے دُکھ اور موت اور اُس پر ایمان اور توبہ کے وسیلے اُنکے گناہوں کا کفّارہ ہوتا ہے اور یہ کہ وہ موت کے بندھن توڑتا ہے تاکہ قبر کی فتح نہ رہے اور یہ کہ جلال کی اُمید

سے موت کا ڈنک جاتا رہے اور ہارون نے یہ سب باتیں بادشاہ سے بیان کیں۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ جب ہارون نے یہ سب باتیں اُس سے بیان کیں تو بادشاہ نے کہا مَیں کیا کروں کہ ابدی زندگی پاؤں جس کی بابت تُم نے کہا ہے؟ ہاں مَیں کیا کروں کہ اپنے دل سے اُس بُری رُوح کو اُکھاڑ پھینک کر خُدا سے پیدا ہو سکوں اور اُس کا رُوح پاؤں تاکہ میں خوشی سے معمور ہو جاؤں تاکہ یومِ آخر میں باہر نہ نکال دیا جاؤں؟ اُس نے کہا، دیکھو مَیں وہ سب کچھ جو میرے پاس ہے ترک کر دوں گا، ہاں میں یہ خوشی پانے کے لئے اپنی سلطنت بھی چھوڑ دوں گا۔

۱۶- لیکن ہارون نے اُس سے کہا کہ اگر تُم یہ چاہتے ہو تو خُدا کو سجدہ کرو، ہاں اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرو اور خُدا کی حضوری میں سجدہ کرو اور پھر اُسکے نام پر ایمان لا کر اِس یقین کے ساتھ دُعا کرو کہ تُم پاؤ گے تب تُم وہ اُمید جس کی تُمھیں خواہش ہے پا لو گے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ جب ہارون نے یہ باتیں کہیں، بادشاہ گُھٹنوں کے بل خُداوند کے سامنے جُھک گیا، ہاں یہاں تک کہ اُس نے اپنے آپ کو زمین پر انکساری سے گرا دیا اور بُلند آوز سے یہ کہہ کر چلایا۔

۱۸- اے خُدا، ہارون نے مجھے بتایا ہے کہ خُدا ہے اور اگر کوئی خُدا ہے اور اگر تو خُدا ہے تو کیا تُو اپنے آپ کو مجھ پر ظاہر کرے گا اور میں اپنے سب گناہ تیرے علم میں لاؤں گا تاکہ مَیں مُردوں میں سے زندہ ہو سکوں اور آخری دن بچایا جاؤں۔

اور اب جب بادشاہ یہ باتیں کہہ چکا تو ایسے ہو گیا جیسے مر گیا ہو۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ اُس کے نوکر دوڑے اور جو کچھ بادشاہ کے ساتھ وقوع ہُوا، ملکہ کو بتایا۔ اور وہ بادشاہ کے پاس آئی اور جب اُس نے اُسے لیٹے ہُوئے دیکھا گویا وہ مرا ہُوا ہے اور ہارون اور اُس کے بھائی بھی یوں کھڑے تھے جیسے وہ اُس کے گرنے کا سبب ہوں، وہ اُن پر غصّہ ہُوئی اور حُکم دیا کہ اُس کے نوکر یعنی بادشاہ کے نوکر اُنہیں پکڑیں اور اُنہیں قتل کر دیں۔

۲۰- اب نوکر بادشاہ کے گرنے کا سبب دیکھ چُکے تھے، سو اُنہوں نے ہارون اور اُسکے بھائیوں پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ کی اور اُنہوں نے ملکہ سے درخواست کی اور کہا کہ تُو کیوں ہمیں ایسا حُکم دیتی ہے کہ ہم اِن آدمیوں کو قتل کریں جبکہ دیکھ اِن میں سے ہر کوئی ہم سب سے زیادہ زور آور ہے؟ سو ہمیں تو وہ گرا لیں گے۔

۲۱- اور جب ملکہ نے نوکروں پر خوف دیکھا تو وہ بھی نہایت خوفزدہ ہونے لگی مبادا کہ اُس پر کوئی مصیبت آ جائے۔ اور اُس نے اپنے نوکروں کو حُکم دیا کہ وہ جائیں اور لوگوں کو بُلائیں تاکہ وہ ہارون اور اُس کے بھائیوں کو قتل کریں۔

۲۲- اب جب ہارون نے ملکہ کا اِرادہ دیکھا تو لوگوں کی سخت دلی جانتے ہوئے ڈرا مبادا کہ ہجوم اِکٹھا ہو اور اُن میں ایک بڑا جھگڑا اور پریشانی ہو، سو اُس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بادشاہ کو زمین سے اُٹھایا اور اُس سے کہا، کھڑا ہو۔ اور وہ اپنی قوت پا کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

۲۳-اب یہ سب کچھ ملکہ اور بہت سے نوکروں کی موجودگی میں ہُوا۔ اور جب اُنہوں نے اُسے دیکھا تو وہ بڑے حیران ہُوئے اور ڈرنے لگے۔ اور بادشاہ آگے بڑھا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ اور اُس نے اُن کو اِسطرح تعلیم دی کہ اُس کا سارا گھرانہ خُداوند میں تبدیل ہوا۔

۲۴-اب ملکہ کے حُکم کے باعث وہاں ایک ہجوم جمع ہُوا اور ہارون اور اُس کے بھائیوں کے سبب وہ آپس میں بڑبڑانے لگے۔

۲۵-لیکن بادشاہ اُن میں جا کھڑا ہوا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا اور لوگ ہارون اور اُس کے بھائیوں کے بارے مطمین ہو گئے۔

۲۶-اور ایسا ہُوا کہ جب بادشاہ نے دیکھا کہ لوگ مطمین ہو گئے ہیں تو اُس نے حُکم دیا کہ ہارون اور اُس کے بھائی ہجوم میں کھڑے ہو کر اُن میں کلام کی منادی کریں۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے اپنے اُن تُمام لوگوں میں ایک فرمان بھیجا جو اُس کے سارے مُلک میں تھے اور جو اُن تمام علاقوں کے اِردگرد تھے یعنی جس کی سرحد سمندر پر مشرق اور مغرب کی طرف تھی اور جو ضریملہ کے مُلک سے بیابان کی ایک تنگ پٹی کے ذریعے تقسیم ہوتا تھا جو سمندر کے مشرق سے سمندر کے مغرب تک جاتا تھا اور بیابان کی سرحدوں سے ضریملہ کے مُلک کے شمال میں ہے اور جو مانٹی کی سرحدوں میں سے گُزرتا ہوا دریائے صیدون کے سرچشمے کے نزدیک جو مشرق سے مغرب کی طرف بہتا تھا اور بیابان کی سرحدوں کے آس پاس تھا اور اسطرح لامنوں اور نفیوں میں تقسیم ہوتی تھی۔

۲۸-اب بیشتر کاہل لامن بیابان میں رہتے اور اُن کا قیام خیموں میں ہوتا تھا اور وہ نیفی کی سرزمین کے بیابان میں مغرب اور وہاں ضریملہ کے مُلک کے مغرب میں سرحدوں کے اندر ساحل کے پاس نیفی کے مُلک کے مغرب میں اپنے باپ دادا کی سب سے پہلی وراثت کی سرزمین میں یوں ساحل کے ساتھ ساتھ سرحدیں بنا کر پھیلے ہُوئے تھے۔

۲۹-اور مشرق میں ساحل سمندر کے پاس کئی لامنی تھے جہاں سے نفیوں نے اُن کو نکالا تھا اور یوں نیفی قریباً لامنوں کے گھیرے میں تھے۔ اِس کے باوجود نفیوں نے اِس سرزمین کے شمالی حصّوں پر قبضہ کر لیا تھا جو بیابان کی سرحدوں پر دریائے صیدون کے مشرق سے مغرب تک شمال کی طرف بیابان کی سمت کے اردگرد ہے بلکہ وہ اِس سرزمین تک پہنچ آئے جسے وہ فراوانی کے نام سے پُکارتے تھے۔

۳۰-اور اُس کی سرحدیں اُس سرزمین کے ساتھ ساتھ تھیں جسے وہ ویرانہ کہتے تھے اور یہ شمال کی جانب بڑی دُور تک تھی —— یہ اُس سرزمین تک پھیلی ہُوئی تھی جو کبھی آباد تھی اور نیست و نابُود ہو چکی تھی۔ اور جن کی ہڈیوں کے بارے ہم بات کر چکے ہیں، جو ضریملہ کے لوگوں نے دریافت کیں۔ یہ اُن کے آباد ہونے کی پہلی سرزمین کہلاتی تھی۔

۳۱-اور وہ وہاں سے جنوبی بیابان میں آئے تھے

اور یوں شمال کی جانب والی سر زمین ویرانہ کہلائی۔ اور جنوب کی جانب والی سر زمین فراوانی کہلائی۔ یہ بیابان تمام قسموں کے جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا تھا جس کا ایک حصّہ خوراک کی خاطر جنوب کی جانب اِس سر زمین میں آیا تھا۔

۳۲- اور اب نیفیوں کے لئے فراوانی اور ویرانے کی سرحد سے مشرق سے مغربی سمندر تک صرف ڈیڑھ دن کی مسافت کا فاصلہ تھا اور یوں شمال کی جانب کی سر زمین اور جنوب کی جانب کی سر زمین کے درمیان زمین کا ایک چھوٹا ٹکڑا ہونے کے باعث نیفی کی سر زمین اور ضریملہ کی سر زمین تقریباً پانی میں گھری ہُوئی تھی۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ نیفیوں نے فراوانی کی سر زمین میں یعنی مشرق سے مغربی سمندر تک بود و باش اختیار کی تھی۔ اور یوں نیفیوں نے اپنی حکمت کے ساتھ اپنے محافظوں اور اپنی فوجوں کے ساتھ جنوب میں لامنوں کو گھیر رکھا تھا، تاکہ یوں شمال کی جانب اُن کا قبضہ نہ رہے اور وہ شمال کی جانب اُس سر زمین کو نہ روندیں۔

۳۴- اِسلئے نیفی کی سر زمین میں اور بیابان کے اِردگرد لامنی پھر قبضہ نہ کر سکے۔ اب یہ نیفیوں کی دانشمندی تھی کیونکہ لامنی اُن کے دُشمن تھے۔ وہ اُن کی مصیبتوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور یہ بھی کہ اُن کا ایک مُلک بھی تھا جہاں پر وہ اپنی خواہش کے مطابق بھاگ کر جا سکتے تھے۔

۳۵- اور اب میں کہنے کے بعد دوبارہ عمون اور ہارون اُومنر اور حمنی اور اُن کے بھائیوں کی تواریخ کی جانب واپس آتا ہوں۔

۲۳ باب

مذہبی آزادی کا اعلان کیا جاتا ہے — سات علاقوں اور شہروں میں لامنی تبدیل ہوتے ہیں — وہ اپنے آپ کو عینتی نیفی لحی کہتے ہیں اور لعنت سے چھوٹ جاتے ہیں — عمالیقی اور عملونی سچّائی کو رد کرتے ہیں۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ لامنوں کے بادشاہ نے اپنے تمام لوگوں میں ایک فرمان بھیجا کہ وہ عمون یا ہارون یا اومنر یا حمنی نہ اُن کے کسی بھائی پر جو خُدا کے کلام کی منادی کے لئے جائیں، اپنی سر زمین کے کسی حصّے میں جس جگہ بھی وہ ہوں، اُن پر ہاتھ نہ ڈالیں۔

۲- ہاں اُس نے اُن میں ایک فرمان بھیجا کہ اُنہیں پکڑ کر نہ باندھیں یعنی قید میں نہ ڈالیں نہ ہی وہ اُن پر تھوکیں نہ اُنہیں ماریں نہ اُنہیں اپنے عبادتخانوں سے خارج کریں نہ اُنہیں سزا دیں نہ اُنہیں سنگسار کریں بلکہ اُنہیں اپنے گھروں اور اپنی ہیکلوں اور اپنے عبادتخانوں میں جانے کی کُھلی اجازت دیں۔

۳- اور یوں وہ جائیں اور اپنی خواہش کے مطابق کلام کی منادی کریں کیونکہ بادشاہ اور اُس کا سارا گھرانہ خُداوند میں تبدیل ہو چکا تھا، سو اُس نے اپنے مُلک کے سب لوگوں میں ایک فرمان بھیجا کہ خُدا کے کلام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو بلکہ یہ سارے مُلک میں پھیلے تاکہ اُس کے لوگ اپنے باپ دادا کی بُری رسوم کو پہچانیں اور اِس بات کے قائل ہوں کہ وہ سب آپس میں بھائی تھے اور کہ اُنہیں نہ خون نہ

لُوٹ مار نہ چوری نہ زنا، نہ کسی قسم کی بدی کرنی چاہیے۔

۴- اور اب ایسا ہُوا کہ بادشاہ کے فرمان جاری کرنے کے بعد ہارون اور اُس کے بھائی شہر شہر اور ایک عبادت گاہ سے دوسری عبادت گاہ تک گئے اور کلیسیائیں قائم کرتے گئے اور خُدا کے کلام کی منادی اور تعلیم کے لئے کاہنوں اور اُستادوں کو سارے مُلک میں لامنوں کے درمیان مخصوص کرتے گئے اور یوں وہ بڑی کامیابی حاصل کرنے لگے۔

۵- اور ہزاروں پر خُداوند کا علم آشکارا کیا گیا، ہاں ہزاروں کو نفیوں کی روایتوں کا یقین دلایا گیا اور اُنہیں تواریخ اور نبوّتوں کی وہ تعلیم دی گئی جو موجودہ وقت تک اُن کے حوالے کی گئی تھی۔

۶- اور یقیناً جیسے کہ خُداوند زندہ ہے، ایسے ہی جتنوں نے یقین کیا یعنی جتنے عمون اور اُس کے بھائیوں کی تعلیم کے ذریعے مکاشفے کی رُوح کے وسیلے سچّائی کے علم سے واقف ہُوئے اور خُدا کی قُدرت جو اُن میں معجزے کرتی تھی —— ہاں میں تُم سے کہتا ہوں کہ جسطرح کہ خُداوند زندہ ہے، اُسی طرح جتنے لامنوں نے اُنکی منادی کا یقین کیا، وہ خُداوند میں تبدیل ہُوئے پھر کبھی برگشتہ نہ ہُوئے۔

۷- چونکہ وہ راستباز لوگ بن گئے، اُنہوں نے اپنی بغاوت کے ہتھیار ڈال دیے تاکہ وہ خُدا کے خلاف، نہ ہی اپنے کسی بھائی کے خلاف جنگ کریں۔

۸- اب یہ وہ ہیں جو خُداوند میں تبدیل ہُوئے۔

۹- لامنوں کے وہ لوگ جو اسماعیل کے مُلک میں تھے۔

۱۰- اور لامنوں کے وہ لوگ جو مدونی کے مُلک میں تھے۔

۱۱- اور لامنوں کے وہ لوگ بھی جو نیفی کے شہر میں تھے۔

۱۲- اور لامنوں کے وہ لوگ بھی جو شیلوم کے مُلک میں تھے اور وہ لوگ جو شملون کے مُلک میں تھے اور لیموئیل کے شہر میں تھے اور شمنیلوم کے شہر میں تھے۔

۱۳- اور یہ لامنوں کے شہروں کے نام ہیں جو خُداوند میں تبدیل ہُوئے تھے اور یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی بغاوت کے ہتھیار ڈال دیئے تھے، ہاں اپنے سب جنگی ہتھیار اور یہ سب لامنی تھے۔

۱۴- اور سوائے ایک کے کوئی عمالیقی تبدیل نہ ہوا نہ ہی عملونیوں میں سے کوئی تھا بلکہ اُنہوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا اور مُلک کے اُس حصّے کے لامنوں کے دلوں کو بھی سخت کیا، ہاں اپنے تمام گاؤں اور سب شہروں میں جہاں کہیں بھی وہ سکونت کرتے تھے۔

۱۵- سو ہم نے لامنوں کے اُن تمام شہروں کے نام بتائے ہیں جن میں اُنہوں نے توبہ کی اور سچّائی کے علم کو جانا اور تبدیل ہوئے۔

۱۶- اور اب ایسا ہُوا کہ بادشاہ اور وہ جو تبدیل ہوئے تھے خواہشمند تھے کہ اُن کا ایک نام ہو تاکہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں میں پہچانے جائیں۔ سو بادشاہ نے ہارون اور اپنے بہت سے کاہنوں سے

اُس نام کے متعلق مشورت کی، جو اپنی پہچان کے لئے اُنہوں نے اپنے پر لینا تھا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ جو خود کو عینتی نیفی لحی کے نام سے پکارنے لگے اور وہ اِس نام سے پکارے جاتے اور اب وہ لامنی نہ کہلاتے تھے۔

۱۸- اور وہ بہت زیادہ محنتی لوگ ہو گئے اور ہاں وہ نیفیوں پر مہربان تھے اور اب وہ اُن سے ربط رکھنے لگے اور خُدا کی لعنت اب اُن پر نہ تھی۔

باب ۲۴

لامنی خُدا کے لوگوں کے خلاف ہوتے ہیں — عینتی نیفی لحی، مسیح میں شادمان ہوتے ہیں اور فرشتے اُن کے پاس آتے ہیں — وہ اپنے دفاع کی نسبت موت کا انتخاب کرتے ہیں — کئی اور لامنی تبدیل ہوتے ہیں۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ عمالیقی اور عملونی اور لامنی جو کہ عملون کے مُلک میں تھے اور جو ہیلم کے مُلک میں بھی تھے اور جو یروشلم کے مُلک میں تھے اور بلکہ جو اِردگرد کی ساری سر زمین میں تھے جو کہ تبدیل نہیں ہُوئے تھے اور جنہوں نے عینتی نیفی لحی کا نام نہیں اپنایا تھا، عمالیقیوں اور عملونیوں نے اُنکے غصّے کو اُنکے بھائیوں کے خلاف اُکسایا۔

۲- اور اُن کی نفرت اُنکے خلاف اتنی شدید ہو گئی کہ وہ بادشاہ کے خلاف بغاوت کرنے لگے کہ اب وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اُنکا بادشاہ ہو، سو اُنہوں نے عینتی نیفی لحی کے لوگوں کے خلاف ہتھیار اُٹھا لیے۔

۳- اب بادشاہ نے سلطنت اپنے بیٹے کے سپرد کی اور اُس نے اُس کا نام عینتی نیفی لحی رکھا۔

۴- اور بادشاہ اُسی سال مر گیا جب لامنوں نے خُدا کے لوگوں کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔

۵- اب جب عمون اور اُسکے بھائیوں نے اور وہ تمام جو اُس کے ساتھ آئے تھے، لامنوں کی اپنے بھائیوں کو برباد کرنے کی تیاریوں کو دیکھا تو وہ مدیان کے مُلک میں چلے آئے اور عمون وہاں اپنے تمام بھائیوں سے ملا اور وہاں سے وہ اسماعیل کے مُلک میں آئے تاکہ وہ لمونی اور اپنے بھائی عینتی نیفی لحی سے مشورت کر سکیں کہ اُنہیں لامنوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے کیا کرنا چاہیے۔

۶- اب خُداوند میں تبدیل ہونے والے تمام لوگوں میں ایک جان بھی نہ تھی جو اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھاتی، نہیں بلکہ نہ ہی اُنہوں نے جنگ کے لئے کوئی تیاری کی، ہاں اور اُن کے بادشاہ نے بھی اُنہیں حُکم دیا کہ وہ ایسا نہ کریں۔

۷- اب یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے معاملے کی بابت لوگوں سے کہیں، میرے پیارے لوگو، مَیں اپنے خُدا کا شُکر گزار ہُوں کہ ہمارے عظیم خُدا نے نیکی کی خاطر ہمارے اِن بھائیوں یعنی نیفیوں کو ہم میں منادی کرنے اور ہمارے بدکار باپ دادا کی روایات سے باز رکھنے کیلئے ہمارے پاس بھیجا۔

۸- اور دیکھو مَیں اپنے عظیم خُدا کا شُکر گزار ہُوں کہ اُس نے ہمارے دلوں کو نرم کرنے کیلئے اپنے رُوح کا ایک حصّہ ہمیں دیا، تو ہم نے اِن بھائیوں، نیفیوں کے ساتھ ربط رکھنا شروع کیا۔

۹-اور دیکھو مَیں اپنے خُدا کا اِسلئے بھی شکر گزار ہُوں کہ یوں ربط رکھنے سے ہم اپنے گناہوں اور بہت سے خون کرنے سے باز آئے ہیں۔

۱۰- اور مَیں اپنے خُدا کا شکر گزار ہُوں، ہاں اپنے عظیم خُدا کا، کہ اُس نے ہمیں بخش دیا کہ ہم اُن باتوں سے توبہ کریں اور یہ بھی کہ اُس نے ہمارے بہت سے گناہ اور خون جو ہم نے کیے، ہمیں معاف کر دیا ہے اور ہمارے دلوں کے قصور اپنے بیٹے کی نیکیوں کے وسیلے دور کیے ہیں۔

۱۱- اور اب میرے بھائیو، دیکھو، چونکہ یہ ہی سب کچھ ہے جو ہم اپنے گناہوں اور بہت سے خون جو ہم نے کئے اُن سے توبہ کرنے کیلئے، کر سکتے تھے اور خدا سے یہ چاہتے ہُوئے کہ وہ انہیں ہمارے دلوں سے دور کر دے کیونکہ ہم بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ گمراہ تھے کیونکہ یہی سب کچھ تھا جو ہم اپنے گناہوں سے صحیح طور پر توبہ کرنے کے لیے خدا کے سامنے کر سکتے تھے کہ وہ ہمارے داغ دُور کر دے ——

۱۲-اب میرے نہایت پیارے بھائیو چونکہ خُدا نے ہمارے سارے عیب دور کر دیے ہیں اور ہماری تلواریں چمک گئی ہیں، تب آؤ ہم اپنے بھائیوں کے خون سے اپنی تلواروں کو پھر داغدار نہ کریں۔

۱۳-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں، آؤ ہم اپنی تلواریں رکھ چھوڑیں تاکہ وہ ہمارے بھائیوں کے خون سے داغدار نہ ہوں، سو اگر ہم نے اپنی تلواریں دوبارہ داغدار کیں تو پھر شاید وہ ہمارے عظیم خُدا کے بیٹے کے اُس خون کے وسیلے سے جو ہمارے گناہوں کے کفّارے کے لئے بہایا جاتا ہے، دھل کر پھر چمکدار نہ ہو سکیں۔

۱۴-اور عظیم خُدا نے ہم پر رحم کیا ہے اور ہم پر یہ باتیں آشکارا کی ہیں تاکہ ہم ہلاک نہ ہوں ہاں اور اُس نے ہم پر یہ باتیں پہلے ہی ظاہر کر دی ہیں کیونکہ وہ ہماری اولاد کے ساتھ ساتھ ہماری جانوں سے بھی محبّت رکھتا ہے، سو وہ اپنے فرشتوں کے وسیلے اپنی شفقت میں ہمارے پاس آتا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی نجات کا منصوبہ آشکارا کرے۔

۱۵-واہ ہمارا خُدا کتنا مہربان ہے! اور اب دیکھو جو ہم نے کیا ہے، وہی کچھ ہم اپنے عیبوں کو دور کرنے کے لئے کر سکتے تھے اور ہماری تلواریں چمکا دی گئی ہیں، آؤ ہم اُنہیں چھپا دیں تاکہ وہ یوم آخر کو اپنے خُدا کے سامنے ہماری گواہی کے طور پر چمکدار ہی رہیں یعنی اُس دن جب ہم عدالت کیلئے اُسکے سامنے کھڑے ہونے کو لائے جائیں کہ ہم نے اپنے بھائیوں کے خون سے اپنی تلواروں کو اُسوقت سے آلودہ نہیں کیا جب سے اُس نے اپنے کلام میں ہمیں شریک کیا اور ہمیں پاک کیا ہے۔

۱۶- اور اب میرے بھائیو اگر ہمارے بھائی ہماری بربادی کے خواہاں ہیں، دیکھو ہاں تو بھی ہم اپنی تلواریں چھپا دیں گے بلکہ ہم اُنہیں زمین کی گہرائیوں میں دفن کر دیں گے تاکہ وہ گواہی کے طور پر چمکدار ہی رہیں کہ ہم نے اُنہیں کبھی استعمال نہیں کیا اور اگر ہمارے بھائی ہمیں مار دیتے ہیں تو ہم خُدا کے پاس پہنچ جائیں گے اور نجات پائیں گے۔

۱۷- اور اب ایسا ہُوا کہ جب بادشاہ اُن سے یہ باتیں کہہ چکا اور سارے لوگ جمع ہو گئے تو اُنہوں نے اپنی تلواریں اور تمام ہتھیار لیے جو آدمی کا خون بہانے کے لئے استعمال کیے گئے تھے اور اُنہوں نے اِنہیں زمین کی گہرائی میں دفن کر دیا۔

۱۸- اور اُنہوں نے یہ خُدا اور آدمیوں کے سامنے اپنی گواہی کے طور پر کیا تاکہ وہ پھر انسان کا خون بہانے کے لئے ہتھیاروں کو کبھی استعمال نہ کریں اور اُنہوں نے یہ خُدا کو یقین دلاتے اور عہد کرتے ہُوئے کیا کہ وہ اپنے بھائیوں کا خون بہانے کی نسبت اپنی جانیں دے دیں گے اور بھائی سے لینے کی نسبت اُسے دیں گے اور کاہلی میں اپنے دن گزارنے کی نسبت وہ اپنے ہاتھوں سے بکثرت محنت کریں گے۔

۱۹- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہ لامنی ایمان لانے اور سچّائی جاننے کیلئے لائے گئے تو وہ اتنے مضبوط تھے کہ گناہ کرنے کی نسبت موت سہنا گوارہ کرتے اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے امن کے ہتھیار دفن کر دیئے یعنی اُنہوں نے امن کی خاطر جنگ کے ہتھیاروں کو دفن کر دیا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُنکے لامنی بھائیوں نے جنگ کی تیاریاں کیں اور بادشاہ کو برباد کرنے اور اُسکی جگہ دوسرے کو مقرر کرنے اور عینتی نیفی لحی کے لوگوں کو اِس مُلک سے نکال کر برباد کرنے کی غرض سے نیفی کے مُلک میں آئے۔

۲۱- اب جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ اُنکی مخالفت میں آ رہے ہیں وہ اُن کے پاس چلے گئے اور اپنے آپ کو اُنکے سامنے خاکسار ہو کر زمین پر گرا دیا اور خُداوند کا نام پکارنے لگے اور یوں جب وہ اِس حالت میں تھے تو لامنی اُن پر ٹوٹ پڑے اور تلواروں سے اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۲۲- اور یوں بغیر کسی مزاحمت کے اُنہوں نے ایک ہزار اور پانچ کو قتل کر دیا اور ہم جانتے ہیں کہ وہ مبارک ہیں کیونکہ وہ اپنے خُدا کے ساتھ سکونت کے لئے جا چکے ہیں۔

۲۳- اب جب لامنوں نے دیکھا کہ اُنکے بھائی تلوار کے سامنے سے نہیں بھاگتے نہ ہی وہ دائیں یا بائیں جانب ہٹتے ہیں بلکہ وہ نیچے ہی ہو رہے اور ہلاک ہوتے ہیں اور تلوار سے ہلاک ہوتے ہُوئے بھی خُدا کی تمجید کرتے ہیں ——

۲۴- اب جب لامنوں نے یہ دیکھا تو وہ اُنہیں قتل کرنے سے باز آئے اور بہت تھے جن کے دل اپنے اُن بھائیوں کے لئے بھر آئے جو تلوار سے مارے گئے تھے، اِسلئے کہ اُنہوں نے اُن کا موں سے توبہ کی جو اُنہوں نے کیے تھے۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنے جنگی ہتھیار پھینک دیئے اور وہ اُنہیں دوبارہ نہیں اُٹھانا چاہتے تھے کیونکہ اُنہیں اِس قتل وغارت سے اذیت پہنچی جو وہ کر چکے تھے۔ اور وہ بھی اپنے بھائیوں کی مانند اُن کے رحم و کرم پر خاکسار ہو گئے جن کی تلواریں اُنہیں قتل کرنے کے لئے اُٹھی تھیں۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ خُدا کے لوگ اُس دن اُس تعداد سے زیادہ شامل ہُوئے جو قتل ہوئی تھی اور

جو قتل ہُوئے راستباز لوگ تھے، پس ہمارے پاس شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ یہ کہ وہ بچا ہی لیے گئے ہیں۔

۲۷- اور اُن میں ایک بھی بدکار ہلاک نہ ہُوا لیکن ہزار سے زیادہ سچّائی کے علم کی طرف لائے گئے، یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند اپنے لوگوں کی نجات کیلئے بہت سارے طریقوں سے کام کرتا ہے۔

۲۸- اب اُن لامنوں کی بیشتر تعداد جس نے اپنے بہت سے بھائیوں کو قتل کیا، وہ عمالیقیوں اور عملونیوں کی تھی، جن کی بیشتر تعداد نحوریوں کی ہم مذہب تھی۔

۲۹- اب اُن میں جو خُداوند کے لوگوں میں شامل ہوئے، عمالیقیوں یا عملونیوں یا نحور کا ہم مذہب کوئی نہ تھا بلکہ وہ لامن اور لیموئیل کی حقیقی نسل تھے۔

۳۰- اور یوں ہم صاف طور پر جان لیتے ہیں کہ لوگوں کے ایک بار خُدا کے رُوح کے وسیلے سے منور ہونے اور راستبازی سے متعلق باتوں کا عظیم علم پانے کے بعد جب وہ دوبارہ گناہ اور خطا میں گرتے اور شریعت کا انکار کرتے ہیں، تو وہ زیادہ سرکش ہو جاتے ہیں اور پھر اُنکی حالت اتنی خراب ہو جاتی ہے جیسے کہ اُنہیں کبھی اِن باتوں کا علم ہی نہ تھا۔

۲۵ باب

لامنی فساد پھیلاتے ہیں — نوح کے کاہنوں کی نسل ابینادی کی نبوّت کے مطابق برباد ہوتی ہے — بہت سے لامنی تبدیل ہوتے ہیں اور عینتی نیفی لحی کے لوگوں میں شامل ہوتے ہیں — وہ مسیح کا یقین کرتے اور موسیٰ کی شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- اور دیکھو اب ایسا ہُوا کہ وہ لامنی اب زیادہ غصے میں تھے کیونکہ اُنہوں نے اپنے بھائیوں کو قتل کیا تھا، سو اُنہوں نے نیفیوں سے انتقام لینے کی قسم کھائی اور اُس وقت اُنہوں نے عینتی نیفی لحی کے لوگوں کو قتل کرنے کی کوشش نہ کی۔

۲- بلکہ اُنہوں نے اپنی فوجوں کو لیا اور ضریملہ کے مُلک کی سرحدوں میں گئے اور اُن لوگوں پر چڑھ آئے جو عمونیہا کے مُلک میں تھے اور اُنہیں تباہ کر دیا۔

۳- اور اُسکے بعد نیفیوں کے ساتھ اُن کی بہت سی لڑائیاں ہوئیں جن میں اُنہیں بھگایا اور قتل کیا گیا۔

۴- اور وہ لامنی جو قتل ہُوئے اُن میں قریباً سب عملون اور اُس کے بھائیوں کی نسل میں سے تھے جو نوح کے کاہن تھے اور وہ نیفیوں کے ہاتھوں قتل ہُوئے۔

۵- اور باقی ماندہ مشرقی بیابان میں بھاگ گئے اور زبردستی لامنوں پر اقتدار اور اِختیار پالیا اور اُن کے عقیدے کے سبب بہت سارے لامنوں کو آگ سے ہلاک کرا دیا —

۶- کیونکہ اُن میں سے بہت سارے بڑا نقصان اور مصیبتیں اُٹھانے کے بعد اُن باتوں کو یاد کرنے لگے جن کی منادی ہارون اور اُسکے بھائیوں نے اُن کے مُلک میں کی تھی، سو اُنہوں نے اپنے باپ دادا کی روایات پر یقین کرنا چھوڑ دیا اور خُداوند پر ایمان لانے لگے اور یہ کہ اُس نے نیفیوں کو بڑی

طاقت بخشی اور یوں اُن میں بُہتیرے بیابان میں تبدیل ہُوئے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ حاکم جو بنی عملون کے بقیہ میں سے تھے اُنہیں مروادیا گیا، ہاں اُن سب کو جو اِن باتوں پر ایمان رکھتے تھے۔

۸- اب یہ شہادت اُنکے بہت سارے بھائیوں کو غضبناک کرنے میں اُکسانے کا سبب تھی اور بیابان میں جھگڑا شروع ہو گیا اور لامن، عملون اور اُس کے بھائیوں کی نسل کو تلاش کر کے قتل کرنے لگے اور وہ مشرقی بیابان میں بھاگ گئے۔

۹- اور دیکھو اُس دن سے وہ لامنوں کا شکار ہونے لگے اور یوں ابینادی کی وہ باتیں پوری ہُوئیں جو اُس نے اُن کاہنوں کی نسل کے متعلق کہی تھیں، جنہوں نے اُسے آگ کے ذریعے ہلاک کرایا تھا۔

۱۰- کیونکہ اُس نے اُن سے کہا تھا کہ جو تُم میرے ساتھ کرو گے آئندہ وقوع ہونے والی چیزوں کا ایک نشان ہو گا۔

۱۱- اور اب ابینادی پہلا شخص تھا جسکی موت خُدا پر اپنے ایمان کے سبب آگ سے ہوئی، اب یہی اُسکے معنی تھے کہ جس طرح اُس نے تکلیف اُٹھائی اُسی طرح بہتیرے آگ کی موت مریں گے۔

۱۲- اور اُس نے نوح کے کاہنوں سے کہا تھا کہ اُن کی نسل بُہتوں کو اُسی طرح مارے گی جس طرح مجھے مارتے ہیں اور یہ کہ وہ دوسرے ملکوں میں پراگندہ اور قتل ہوں گے جیسے کہ ایک بھیڑ جس کا چرواہا نہ ہو، جنگلی درندوں سے ہانکی اور ہلاک کی جاتی ہے، اور اب دیکھو یہ باتیں پوری ہوئیں کیونکہ لامنوں نے اُنہیں ہانکا اور اُنکو شکار کیا اور وہ مارے گئے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں نے دیکھا کہ وہ نیفیوں کو مغلوب نہیں کر سکتے تو وہ دوبارہ اپنے مُلک کو لوٹے اور اُن میں سے بُہتیرے اسماعیل کے مُلک اور نیفی کے مُلک میں سکونت کے لئے آگئے اور اپنے آپ کو خُدا کے اُن لوگوں میں شامل کر لیا جو عینتی نیفی لحی کے لوگ تھے۔

۱۴- اور اُنہوں نے بھی اپنے بھائیوں کی طرح اپنے جنگی ہتھیاروں کو دفن کر دیا اور وہ راستباز لوگ ہو گئے اور وہ خُداوند کی راہوں میں چلے اور اُنہوں نے اُس کے احکام اور اُسکے آئین کو مانا۔

۱۵- ہاں اُنہوں نے موسیٰ کی شریعت کو مانا، اِسلئے کہ موسیٰ کی شریعت کو ماننا اب تک اُن کے لئے ضروری تھا کیونکہ ابھی سب کچھ پورا نہ ہُوا تھا۔ لیکن موسیٰ کی شریعت کے باوجود وہ یہ خیال کر کے مسیح کی آمد کے منتظر تھے کہ موسیٰ کی شریعت اُسکی آمد کا ایک نشان ہے اور یقین رکھتے تھے کہ اُسکے اُن پر ظاہر ہونے تک اُنہیں یقیناً اُن سب پر عمل کرنا ہے۔

۱۶- اب وہ یہ خیال نہ کرتے تھے کہ نجات موسیٰ کی شریعت کے وسیلے سے آئی بلکہ یہ کہ موسیٰ کی شریعت نے مسیح پر اُن کے ایمان کو مضبوط کرنے میں مدد کی اور یوں اُنہوں نے نبوّت کی اُس رُوح پر یقین کر کے ابدی نجات پر ایمان کے وسیلے اُمید پائی جو آئندہ کی باتوں کا بتاتی ہے۔

۱۷- اور اب دیکھو عمون اور ہارون اور اومنر اور حمنی اور اُن کے بھائی اِس کامیابی پر جو اُنہوں

نے لامنوں میں حاصل کی، یہ جان کر شادمان ہُوئے کہ خُداوند نے اُنہیں اُن کی دُعاؤں کے مطابق بخشا ہے اور یہ کہ اُس نے ہر چیز میں اپنے کلام کی تصدیق کی۔

۲۶ باب

عمون خُداوند میں شادمان ہوتا ہے — ایماندار خُداوند کے وسیلے سے مضبوط ہوتے اور علم پاتے ہیں — انسان ایمان کے وسیلے ہزاروں دوسری جانوں کو توبہ کی طرف لا سکتا ہے — خُدا کو تمام قُدرت حاصل ہے اور سب چیزیں جانتا ہے۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- اور اب یہ عمون کی وہ باتیں ہیں جو اُس نے اپنے بھائیوں سے یوں کہیں، میرے بھائیو اور ساتھیو، دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں ہمارے پاس شادمان ہونے کا کیا ہی بڑا سبب ہے، اِسلئے کہ جب ہم ضریملہ کے مُلک سے روانہ ہُوئے تو کیا ہمیں معلوم تھا کہ خُدا ہم پر اتنی زیادہ برکتیں نازل کرے گا؟

۲- اور اب مَیں پوچھتا ہُوں کہ کونسی بڑی برکتیں ہیں جو اُس نے ہمیں عطا کی ہیں؟ کیا تُم بتا سکتے ہو؟

۳- دیکھو مَیں تمہاری خاطر جواب دیتا ہُوں چونکہ ہمارے لامنی بھائی تاریکی میں تھے، ہاں بلکہ تاریک ترین گڑھے میں لیکن دیکھو اُن میں سے کتنے خُدا کے عجیب نُور کو دیکھنے کیلئے لائے گئے ہیں! اور یہ وہ برکت ہے جو ہمیں عطا کی گئی ہے کہ ہم اُس بڑے کام کو کرنے کے لئے خُدا کے ہاتھوں میں ہتھیار بنے۔

۴- دیکھو اُن میں سے ہزاروں شادمان ہوتے ہیں اور خُدا کے گلّے میں لائے گئے ہیں۔

۵- دیکھو کھیت پک گیا تھا اور تُم مبارک ہو اِسلئے کہ تُم نے ہنسوا لگایا اور اپنی پوری قوت سے کاٹا، ہاں تُم نے دن بھر محنت کی اور اپنے پولوں کی تعداد دیکھو اور وہ غلّہ خانوں میں جمع کیے جائیں گے تاکہ خراب نہ ہوں۔

۶- ہاں یوم آخر آندھی اُنہیں نہ پٹکے گی، ہاں نہ ہی اُنہیں گرد باد اُڑا لے جائیں گے بلکہ جب آندھی آئے گی تو وہ اپنی جگہ جمع ہوں گے تاکہ آندھی اُن میں سوراخ نہ کر سکے، ہاں نہ ہی تیز و تند ہوا اُنہیں اِدھر اُدھر ہانک دے جہاں دشمن اُنہیں لے جانا چاہتے ہیں۔

۷- لیکن دیکھو وہ فصل کے مالک کے ہاتھوں میں ہیں اور وہ اُسکے ہیں اور وہ یوم آخر اُنہیں زندہ کرے گا۔

۸- ہمارے خُداوند کا نام مبارک ہو آؤ اُس کی تمجید کیلئے نغمہ سرائی کریں، ہاں آؤ اُس کے پاک نام کی شکر گزاری کریں کیونکہ وہ ہمیشہ راستبازی کے کام کرتا ہے۔

۹- کیونکہ اگر ہم ضریملہ کے مُلک سے نہ نکلتے تو ہمارے یہ نہایت پیارے بھائی جن سے ہمیں بڑی محبّت ہے، ابھی تک ہمارے خلاف نفرت کے عذاب میں ہوتے، ہاں اور وہ خُدا کے نزدیک اجنبی ہی رہتے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب عمون نے یہ باتیں کہیں تو اُس کے بھائی ہارون نے اُس کو یہ کہتے ہُوئے

جھڑکا، عمون مَیں ڈرتا ہُوں کہ تو خوش ہو کر غرور نہ کرنے لگے۔

۱۱- لیکن عمون نے اُس سے کہا، مَیں اپنے زور پر فخر نہیں کرتا نہ اپنی حکمت پر بلکہ دیکھ میں نہایت خوش ہُوں، ہاں میرا دل خوشی سے معمور ہے اور مَیں اپنے خُدا میں شادمان ہوں گا۔

۱۲- ہاں مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں کچھ بھی نہیں اپنی طاقت کے اعتبار سے میں کمزور ہوں، سو مَیں اپنے آپ پر فخر نہیں کرتا، بلکہ مَیں اپنے خُدا پر فخر کروں گا کیونکہ سارے کام اُسی کی قوت سے کرتا ہُوں، ہاں دیکھو ہم نے اُس مُلک میں بڑے بڑے معجزے کیے ہیں جن کے لئے ہم ہمیشہ تک اُسی کے نام کی تمجید کریں گے۔

۱۳- دیکھو اُس نے ہمارے کتنے ہزار بھائیوں کو جہنم کے دُکھوں سے چھڑایا ہے اور وہ نجات بخش محبّت کی نغمہ سرائی کیلئے لائے گئے ہیں اور یہ سب اُسکے کلام کی قُدرت کے وسیلے ہوا جو کہ ہم میں ہے، سو پھر کیا ہمارے پاس شادمان ہونے کا سبب نہیں ہے؟

۱۴- ہاں ہمارے پاس ابد تک اُسکی تمجید کرنے کی وجہ ہے کیونکہ وہ خُدا تعالیٰ ہے اور اُس نے ہمارے بھائیوں کو جہنم کی زنجیروں سے آزاد کیا ہے۔

۱۵- ہاں وہ ابدی تاریکی اور ہلاکت میں گھرے ہُوئے تھے لیکن دیکھو وہ اُنہیں دائمی نُور میں لایا ہے، ہاں دائمی نجات میں ابدی اور وہ اُسکی محبّت کی بے مثل فیاضی میں گھرے ہوئے ہیں اور ہاں یہ عظیم اور حیرت انگیز کام کرنے کے لئے ہم اُس کے ہاتھوں میں ہتھیار بنے رہے ہیں۔

۱۶- سو آؤ ہم فخر کریں، ہاں ہم خُداوند پر فخر کریں گے ہاں ہم شادمان ہوں گے کیونکہ ہم پورے طور سے خوش ہیں، ہاں ہم ہمیشہ تک اپنے خُدا کی تمجید کریں گے۔ دیکھو کون خُداوند پر بہت زیادہ فخر کر سکتا ہے؟ ہاں بنی آدم کے لئے کون اُسکی عظیم قُدرت اُسکے رحم اور بڑے تحمّل کا بیان کر سکتا ہے؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں جو کچھ مَیں محسوس کرتا ہُوں، اُسکا تھوڑا سا حصّہ بھی بیان نہیں کر سکتا۔

۱۷- کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ ہمارا خُدا ہمیں ہماری خوفناک اور گناہ بھری نجس حالت سے بچانے کے لئے اِتنا رحم دل ہو سکتا ہے؟

۱۸- دیکھو بلکہ ہم غضبناک ہو کر اُسکی کلیسیا کو برباد کرنے کے لئے دھمکاتے تھے۔

۱۹- تو تب اُس نے کیوں ہمیں خوفناک بربادی میں نہ ڈالا، ہاں اُس نے کیوں اپنی راست عدالت کی تلوار ہم پر گرنے نہ دی اور ابدی نااُمیدی سے ہمیں ملعون نہ کیا؟

۲۰- آہ میری رُوح اِس خیال ہی سے بھاگتی ہے۔ دیکھو اُس نے ہماری عدالت نہ کی بلکہ ہم پر بڑا رحم کیا اور موت کے ابدی گڑھے اور مصیبت سے بچایا تاکہ ہماری جانیں نجات پائیں۔

۲۱- اور میرے بھائیو اب دیکھو کیا کوئی نفسانی آدمی ہے جو اِن باتوں کو جانتا ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں سوائے توبہ کرنیوالے کے کوئی بھی اِن باتوں کو نہیں جانتا؛

۲۲- ہاں وہ جو توبہ کرتا اور ایمان رکھ کر نیک کام کرتا ہے اور دُعا میں مشغول رہتا ہے ——

ایسوں کو خُدا کے بھید جاننے کی بخشش کی گئی ہے، ہاں ایسوں پر وہ کچھ ظاہر ہو گا جو کبھی ظاہر نہیں کیا گیا، ہاں اور ایسوں ہی کو ہزاروں آدمیوں کو توبہ کی طرف لانے کے لئے بخش دیا جائے گا یعنی اِسی طرح جسطرح ہمیں اپنے بھائیوں کو توبہ کی طرف لانے کیلئے بخشا گیا ہے۔

۲۳- اب میرے بھائیو کیا تمہیں یاد ہے کہ ہم نے ضریملہ کے مُلک میں اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ ہم اپنے لامنی بھائیوں میں منادی کیلئے نیفی کے مُلک میں جائیں گے اور وہ ہماری حقارت کر کے ہنستے تھے؟

۲۴- کیونکہ وہ ہمیں کہتے کہ تُمہارا کیا خیال ہے کہ تُم لامنوں کو سچائی کے علم کی طرف لے آؤ گے؟ کیا تُم خیال کرتے ہو کہ تُم لامنوں کو اُنکے باپ دادا کی روایات کی خرابیوں کے متعلق قائل کر لو گے جبکہ وہ اتنے سرکش لوگ ہیں جن کے دل خون بہانے میں خوش ہوتے ہیں، جنکے دن زیادہ بدیوں میں گزرے، جنکی راہیں ابتدا ہی سے خطاکاروں کی راہیں ہیں؟ اب میرے بھائیو تُم یاد کرو کہ یہ اُنکی زبان تھی۔

۲۵- اور پھر وہ کہتے تھے کہ آؤ ہم اُن کے خلاف ہتھیار اُٹھائیں کہ اُن کو اور اُن کے مُلک سے اُن کی بدی کو ختم کریں، مبادا کہ وہ ہم پر چڑھ آئیں اور ہمیں ہلاک کریں۔

۲۶- لیکن دیکھو میرے پیارے بھائیو ہم اپنے بھائیوں کو برباد کرنے کے اِرادے سے بیابان میں نہیں آئے تھے بلکہ اِس اِرادے سے کہ شاید ہم اُن میں سے بعض کی جانوں کو بچالیں۔

۲۷- اب جب ہمارے دل مایوس ہو گئے اور ہم واپس لوٹنے کو تھے، دیکھو خُداوند نے ہمیں تسلی دی اور کہا، اپنے لامنی بھائیوں میں جاؤ اور صبر کے ساتھ اپنی مصیبتیں برداشت کرو اور میں تمہیں کامیابی دوں گا۔

۲۸- اور اب دیکھو ہم آئے اور اُن میں رہے اور ہم اپنے دُکھوں میں صابر رہے ہیں اور ہم نے اپنی ہر طرح کی طلب برداشت کی ہے۔ ہم نے دُنیا کی مہربانیوں پر تکیہ کر کے —— ہاں صرف دُنیا کی مہربانیوں پر نہیں بلکہ خُدا کی مہربانیوں پر توکّل کر کے گھر گھر سفر کیا ہے۔

۲۹- اور ہم اُن کے گھروں میں گئے اور اُنہیں تعلیم دی اور ہم نے اُنہیں اُن کی گلیوں میں تعلیم دی، ہاں اور ہم نے اُنہیں اُنکے پہاڑوں پر تعلیم دی اور ہم اُنکی ہیکلوں اور عبادتخانوں میں بھی گئے اور اُنہیں تعلیم دی اور ہم خارج کر دیئے گئے اور ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا اور تھوکا گیا اور ہمیں طمانچے مارے گئے اور ہمیں سنگسار کیا گیا اور پکڑ کر مضبوط رسیّوں سے باندھا اور قید خانے میں ڈالا گیا اور ہم خُدا کی قُدرت اور حکمت کے وسیلے دوبارہ رہا کیے گئے۔

۳۰- اور ہم نے ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کیں ہیں اور ہم نے یہ سب کچھ اِسلئے کیا کہ شاید بعض جانوں کو بچانے کا وسیلہ ہو سکیں اور ہم نے خیال کیا کہ ہماری خوشی تب ہی کامل ہو گی اگر ہم بعض کو بچانے کا وسیلہ ہو سکیں۔

۳۱- اب دیکھو ہم سامنے نظر ڈال سکتے اور اپنی محنت کا پھل دیکھ سکتے ہیں اور کیا یہ چند ہیں؟ میں

تُم سے کہتا ہُوں، نہیں یہ بہت زیادہ ہیں اور ہاں ہم اُنکے لئے ہمارے اور اُنکے بھائیوں کے لئے محبّت کے باعث اُنکی صدق دلی کے گواہ ہو سکتے ہیں۔
۳۲- کیونکہ دیکھو اُنہوں نے اپنے دشمنوں کی جان لینے کی نسبت اپنی جانوں کی قربانی دی ہے اور اُنہوں نے اپنے بھائیوں کی محبّت کی خاطر اپنے جنگی ہتھیار گہری زمین میں دفن کر دیئے ہیں۔
۳۳- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، تُم نے ایسی محبت سارے مُلک میں کہیں دیکھی ہے؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں بلکہ نفیوں میں بھی نہیں۔
۳۴- کیونکہ دیکھو اُنہوں نے اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھائے، اُنہوں نے خود کو قتل نہ ہونے دیا۔ لیکن دیکھو اُن میں سے کتنوں نے اپنی جانیں دی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ اُس سے اپنی محبّت اور گناہ سے اپنی نفرت کے سبب اپنے خُدا کے پاس چلے گئے ہیں۔
۳۵- اب کیا ہمارے پاس شادمان ہونے کی وجہ نہیں ہے؟ ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں جب سے دُنیا کی ابتدا ہُوئی کوئی بھی ایسے لوگ نہ تھے جن کے پاس ہماری طرح شادمان ہونے کی اتنی بڑی وجہ ہو، ہاں اور بلکہ میری خوشی بہت بڑھی بلکہ میں خُدا پر فخر کرنے لگا کیونکہ ساری قُدرت، ساری عقل اور ساری سمجھ اُسی کی ہے، وہ تمام باتوں کا علم رکھتا ہے اور وہ ایک رحمدل ہستی ہے یعنی اُنکو نجات دیتا ہے جو توبہ کرتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔
۳۶- اب اگر یہ فخر ہے تب میں ایسا فخر کروں گا کیونکہ یہی میری زندگی اور میرا نُور ہے، میری خوشی اور میری نجات ہے اور دائمی غم سے میری مخلصی ہے۔ ہاں میرے خُدا کا نام مبارک ہو جو اپنے اُن لوگوں کی خبر گیری کرتا ہے جو اِسرائیل کے گھرانے کی شاخ ہیں اور ایک اجنبی مُلک میں اپنے جسم سے جُدا ہوئے ہیں، ہاں میں کہتا ہوں میرے خُدا کا نام مبارک ہو جو ہم اجنبی سرزمین میں بھٹکنے والوں کی خبر گیری کرتا ہے۔
۳۷- اب میرے بھائیو ہم جانتے ہیں کہ خُدا سب آدمیوں کی خواہ وہ کسی بھی مُلک میں ہوں خبر گیری کرتا ہے، ہاں وہ اپنے لوگوں کا شمار کرتا ہے اور اُسکے رحم کے پیالے ساری سرزمین کے لئے ہیں۔ اب یہ میری خوشی اور بڑی شکرگزاری ہے اور ہاں میں ہمیشہ تک اپنے خُدا کا شکرگزار ہوں گا۔ آمین۔

۲۷ باب

خُداوند عمون کو عینتی نیفی لحی لوگوں کی حفاظت کے لئے رہنمائی کا حُکم دیتا ہے — ایلما سے ملنے پر عمون اتنا خوش ہوتا ہے کہ اُسکی قوت جاتی رہتی ہے — نفیوں کا عینتی نیفی لحیوں کو جرشون کا ملک دے دینا — وہ عمون کے لوگ کہلاتے ہیں۔ قریباً ۹۰-۷۷ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ جب اُن لامنوں کو جو نفیوں کے خلاف جنگ کرنے گئے تھے، اُنہیں برباد کرنے کی اپنی بڑی کوششوں کے بعد پتہ چلا کہ اُن کی بربادی کے خواہاں ہونا بیکار رہے تو وہ دوبارہ نیفی کے مُلک کو لوٹ آئے۔
۲- اور ایسا ہُوا کہ عمالیقی اپنے نقصان کے

باعث شدید غصے میں تھے۔ اور جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ نیفیوں سے انتقام نہیں لے سکتے تو اُنہوں نے غصّے میں اپنے بھائیوں یعنی عینتی نیفی لحی کے لوگوں کے خلاف لوگوں کو اُبھارنا شروع کر دیا، سو وہ پھر اُنہیں برباد کرنے لگے۔

۳- اب اُن لوگوں نے پھر اپنے ہتھیار اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اپنے دشمنوں کی خواہش کے مطابق قتل ہونے لگے۔

۴- اب جب عمون اور اُسکے بھائیوں نے اُن میں جنہیں وہ بڑا پیار کرتے تھے اور اُن میں جو اُنہیں بڑا پیار کرتے تھے، بربادی کا یہ کام دیکھا —— اِسلئے کہ اُنہوں نے اُن سے ایسا سلوک کیا جیسے وہ خُدا کی طرف سے اُنہیں ابدی ہلاکت سے بچانے کے لئے بھیجے گئے فرشتے ہوں —— سو جب عمون اور اُسکے بھائیوں نے اُن میں بربادی کا یہ بڑا کام دیکھا تو وہ اُن کی ہمدردی کے لئے بادشاہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔

۵- آؤ ہم خُداوند کے اِن لوگوں کو جمع کریں اور ہم ضریملہ کے مُلک میں اپنے بھائیوں نیفیوں کے پاس چلے جائیں اور اپنے دشمنوں سے دُور بھاگ جائیں تاکہ ہم برباد نہ ہوں۔

۶- لیکن بادشاہ نے اُن سے کہا، دیکھو کیونکہ ہم نے بہت سارے قتل اور گناہ اُنکے خلاف کیے ہیں، اِس سبب سے نیفی ہمیں ہلاک کر دیں گے۔

۷- اور عمون نے کہا، مَیں جاتا ہُوں اور خُداوند سے دریافت کرتا ہُوں اور اگر وہ ہم سے کہے، اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ تو کیا تُم جاؤ گے؟

۸- اور بادشاہ نے اُس سے کہا، ہاں اگر خُداوند ہمیں جانے کو کہے، ہم اپنے بھائیوں کے پاس جائیں گے اور ہم اُس وقت تک اُن کے غلام رہیں گے جب تک ہمارے اُن گناہوں اور خون کا بدلہ پورا نہیں ہو جاتا جو ہم نے اُن کے خلاف کیے ہیں۔

۹- لیکن عمون نے اُس سے کہا، یہ ہمارے بھائیوں کے اُس قانون کے خلاف ہے جو کہ میرے باپ نے بنایا تھا کہ اُن کے درمیان کوئی غلام ہو، اِسلئے آؤ چلیں اور اپنے بھائیوں کے رحم پر تکیہ کریں۔

۱۰- لیکن بادشاہ نے اُس سے کہا کہ خُداوند سے دریافت کر اور اگر اُس نے ہمیں جانے کو کہا تو ہم جائیں گے ورنہ ہم اِسی مُلک میں ہلاک ہوں گے۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ عمون گیا اور خُداوند سے دریافت کیا اور خُداوند نے اُس سے فرمایا۔

۱۲- اِن لوگوں کو اِس مُلک سے باہر لے جا تاکہ یہ ہلاک نہ ہوں کیونکہ عمالیقیوں کے دلوں پر شیطان کا بڑا غلبہ ہے جو لامنوں کو اُبھارتا ہے کہ غضب میں آ کر اپنے بھائیوں کو قتل کریں، سو تُو اِس مُلک سے باہر نکل جا اور اِس نسل کے لوگ مبارک ہیں کیونکہ میں اُن کی حفاظت کروں گا۔

۱۳- اور اب ایسا ہوا کہ عمون بادشاہ کے پاس گیا اور وہ سب باتیں بتائیں جو خُداوند نے اُس سے فرمائی تھیں۔

۱۴- اور اُنہوں نے اپنے تمام لوگوں کو اِکٹھا کیا، ہاں خُداوند کے سب لوگوں کو اور اُن کے تمام گلوں اور ریوڑوں کو جمع کیا اور مُلک سے روانہ ہوئے اور اُس بیابان میں آئے جو نیفی کے مُلک کو

ضریملہ کے مُلک سے الگ کرتا تھا اور مُلک کی سرحدوں کے قریب آئے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ عمون نے اُن سے کہا، دیکھو مَیں اور میرے بھائی ضریملہ کے مُلک میں جاتے ہیں اور تُم ہمارے واپس آنے تک یہیں رہنا اور ہم اپنے بھائیوں کے دلوں کے خیالات جانیں گے کہ آیا وہ چاہتے ہیں کہ تُم اُن کے مُلک میں آؤ۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ جب عمون اُس مُلک میں جا رہا تھا تو وہ اور اُسکے بھائی ایلما کو اُس جگہ ملے جسکا ذکر کیا گیا ہے اور دیکھو یہ ایک خوشگوار ملاقات تھی۔

۱۷-اب عمون بہت زیادہ خوش بلکہ خوشی سے معمُور ہُوا، ہاں وہ اپنے خُدا میں اِسقدر خوش ہُوا کہ اُسکی قوت جاتی رہی اور تب وہ زمین پر گر پڑا۔

۱۸-اب کیا یہ بہت بڑی خوشی نہ تھی؟ دیکھو یہ وہ خوشی ہے جو کوئی بھی نہیں پا سکتا، سوائے اُسکے جو سچّی توبہ کرتا اور خوشی کا حلیم متلاشی ہے۔

۱۹- اب ایلما بھی اپنے بھائیوں سے مل کر نہایت خوش ہوا اور ہارون اور اومنر اور حمنی بھی حقیقی طور پر خوش تھے لیکن دیکھو اُن کی خوشی اُن کی قوت سے زیادہ نہ تھی۔

۲۰- اور اب ایسا ہوا کہ ایلما اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر ضریملہ کے مُلک یعنی اپنے گھر میں آیا۔ اور اُنہوں نے اعلیٰ قاضی کے پاس جا کر اُسے وہ سب کچھ بتایا جو نیفی کے مُلک میں اُن کے لامنی بھائیوں کے درمیان پیش آیا تھا۔

۲۱-اور ایسا ہُوا کہ اعلیٰ قاضی نے اُس مُلک میں اُنکے بھائیوں کو جو عینتی نیفی لحی کے لوگ تھے، اپنے مُلک میں آنے کی بابت لوگوں کی رائے جاننے کیلئے ایک فرمان بھیجا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں کی یہ رائے آئی کہ دیکھو ہم جرشون کا مُلک جو سمندر کے مشرق کی طرف ہے اور جو فراوانی کے مُلک کے ساتھ ملتا ہے جو کہ فراوانی کے مُلک کے جنوب میں ہے اور مُلک جرشون وہ مُلک ہے جو ہم اپنے بھائیوں کی وراثت کیلئے چھوڑ دیں گے۔

۲۳- اور دیکھو ہم جرشون کے مُلک اور نیفی کے مُلک کے درمیان اپنی فوجیں لگا دیں گے تاکہ ہم جرشون کے مُلک میں اپنے بھائیوں کی حفاظت کر سکیں اور یہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے اِسلئے کریں گے کیونکہ وہ اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھا کر گناہ نہیں کرنا چاہتے اور اُن پر یہ خوف، اُن کی دلی توبہ کے باعث ہے جو اُنہوں نے اُس ہولناک بدی اور خونریزی کرنے کے بعد کی۔

۲۴-اور اب دیکھو یہ ہم اپنے بھائیوں کے لئے اِس واسطے کریں گے تاکہ وہ جرشون کے مُلک کے وارث ہوں اور ہم اِس شرط پر اپنی فوجوں کے ساتھ اُن کے دشمنوں سے اُن کی حفاظت کریں گے کہ وہ اپنے مال کا ایک حصّہ ہمیں مدد کے لئے دیں تاکہ ہم اپنی فوجوں کو قائم رکھ سکیں۔

۲۵-اب ایسا ہُوا کہ جب عمون نے یہ سُنا تو وہ عینتی نیفی لحی کے لوگوں کے پاس بیابان میں اُس جگہ واپس آیا جہاں اُنہوں نے اپنے خیمے لگائے

ہُوئے تھے اور ایلما بھی اُس کے ساتھ آیا اور اُنہیں وہ سب باتیں بتائیں۔ اور ایلما نے عمون اور ہارون اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنی تبدیلی کے متعلق بھی اُنہیں بتایا۔

۲۶-اور ایسا ہُوا کہ وہ اِس بات سے بڑے خوش ہُوئے۔ اور وہ جرشون کے مُلک میں گئے اور جرشون کے مُلک کی ملکیت لی اور نیفی اُنہیں عمون کے لوگوں کے نام سے پکارتے تھے، سو وہ اِس کے بعد ہمیشہ اِسی نام سے پہچانے گئے۔

۲۷-اور وہ اب نیفی کے لوگوں کے درمیان تھے اور اُن کا شمار خُدا کی کلیسیا کے لوگوں میں ہوتا تھا۔ اور خُدا اور انسان کے لئے اپنی جانفشانی کی بدولت بھی وہ نمایاں تھے۔ کیونکہ وہ سب باتوں میں کامل طور پر ایماندار اور راستباز تھے اور بلکہ وہ آخر تک مسیح پر ایمان میں مستحکم تھے۔

۲۸-اور وہ اپنے بھائیوں کا خون بہانے کو شدید نفرت انگیز بات سمجھتے تھے اور اُنہیں اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے پر کبھی بھی راغب نہیں کیا جا سکتا تھا اور اُنہیں اُمید اور مسیح کے علم اور قیامت کے باعث موت کا کبھی بھی ذرا بھر خوف نہ تھا، اِسلئے کہ اُن کے واسطے موت پر مسیح کی فتح غالب آچکی تھی۔

۲۹-سو بجائے اِس کے کہ وہ اُنہیں مارنے کے لئے اُن پر تلوار یا تیغ اُٹھاتے، اُنہیں اپنے بھائیوں کی طرف سے وہ نہایت دردناک اور تکلیف دہ موت گوارا تھی جو اُن کے بھائی اُن پر لاتے۔

۳۰-اور یوں وہ جوشیلے اور پیارے لوگ خُداوند کے مقبول نظر لوگ ہوئے۔

۲۸ باب

لامنوں کو ایک خوفناک جنگ میں شکست ہوتی ہے — ہزارہا قتل ہوتے ہیں — بدکار لوگ نہ ختم ہونے والے عذاب میں بھیجے جاتے ہیں، راستباز کبھی نہ ختم ہونیوالی خوشی پائیں گے۔ قریباً ۷۷-۷۶ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ عمون کے لوگوں کے جرشون کے مُلک میں آباد ہونے اور جرشون کے مُلک میں کلیسیا قائم کرنے اور نیفیوں کی فوجوں کے جرشون کے مُلک کے گرداگرد لگا دیئے جانے کے بعد، ہاں ضریملہ کے مُلک کی ساری سرحدوں پر، دیکھو لامنوں کی فوجوں نے بیابان میں اپنے بھائیوں کا پیچھا کیا۔

۲-اور یوں وہاں ایک بڑی خوفناک جنگ ہُوئی، ہاں ایسی جنگ جو لحی کے یروشلم سے آنے سے لے کر اب تک اِس مُلک میں رہنے والے لوگوں نے کبھی نہ دیکھی تھی اور ہاں ہزارہا لامنوں کا قتلِ عام ہوا اور وہ تتر بتر کر دیئے گئے۔

۳- اور ہاں نیفی کے بے شمار لوگ بھی قتل ہوئے، تو بھی لامنوں کو دھکیل دیا اور تتر بتر کر دیا گیا اور نیفی کے لوگ دوبارہ اپنے مُلک کو لوٹے۔

۴-اور اب یہ وقت تھا کہ نیفی کے تمام لوگوں میں اتنا بڑا ماتم اور نوحہ سارے مُلک میں سُنا گیا —

۵- ہاں بیوائیں اپنے شوہروں کے لئے رو کر ماتم کرتیں اور باپ اپنے بیٹوں کے لئے ماتم کرتے اور بیٹی بھائی کے لئے، ہاں بھائی باپ کے لئے اور یوں اُن تمام میں اپنے رشتہ داروں کے لئے جو مارے گئے تھے وہ زار زار روتے سُنے گئے۔

۶- اور اب یقیناً یہ ایک غمناک دِن تھاہاں سنجیدگی کا وقت اور زیادہ روزے اور دُعا کا وقت۔
۷- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کا پندرھواں سال ختم ہُوا۔
۸- اور یہ عمون اور اُس کے بھائیوں، اُنکے نیفی کے مُلک میں سفر، اِس مُلک میں اُنکی تکلیفوں، اُنکے دُکھوں اور اُنکی مصیبتوں اور اُنکی ناقابل بیان خوشی اور جرشون کے مُلک میں بھائیوں کے استقبال اور حفاظت کا حال ہے۔ اور اب خُداوند جو تمام آدمیوں کا نجات دہندہ ہے، اُن کی جانوں کو ہمیشہ برکت دے۔
۹- اور یہ نیفیوں میں جنگوں اور جھگڑوں اور نیفیوں اور لامنوں میں جنگوں کے احوال بھی ہیں اور قضات کے عہد حکومت کا پندرھواں سال ختم ہوا۔
۱۰- اور پہلے سال سے پندرھویں سال تک کئی ہزار زندگیاں برباد ہُوئیں، ہاں یہ بڑی ہولناک خونریزیوں کے منظر لایا۔
۱۱- اور کئی ہزار جسم زمین میں دفن ہُوئے، جبکہ کئی ہزار جسم زمین کی سطح پر ڈھیر ہوکر گل سڑ گئے اور ہاں کئی ہزار اپنے رشتہ داروں کے مرنے پر ماتم کرتے ہیں، اُن کے پاس خوف کھانے کی وجہ تھی کیونکہ خُداوند اپنے کہنے کے مطابق اُنہیں ایسے دُکھ میں بھیجتا ہے جو کبھی ختم ہونے کا نہیں۔
۱۲- اگرچہ کئی ہزار دوسرے اپنے رشتہ داروں کے مرنے پر در حقیقت ماتم کرتے ہیں، تو بھی وہ شادمان اور خوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ خُداوند کے وعدوں کی اُمید رکھتے ہیں یعنی جانتے ہیں کہ وہ خُدا کے دہنے ہاتھ کبھی نہ ختم ہونے والی خوشی کی حالت میں سکونت کیلئے زندہ کیے گئے ہیں۔
۱۳- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی میں اتنی نابرابری گناہ اور خطا، ابلیس کی قوت کے باعث ہے جو کہ اُن مکار منصوبوں کے ذریعے آتی ہے جو اُس نے آدمیوں کے دلوں کو پھانسنے کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔
۱۴- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ آدمیوں کو خُداوند کے تاکستان میں جانفشانی سے کام کرنے کیلئے بُلاہٹ ہوتی ہے اور یوں ہمیں دُکھوں اور خوشیوں کے بڑے سبب کا بھی پتہ چلتا ہے — دُکھ جو کہ انسان میں موت اور بربادی کے سبب ہے اور شادمانی جو مسیح کے نُور کے وسیلے زندگی کے لئے ہے۔

۲۹ باب

ایلما فرشتوں جیسے جوش کے ساتھ توبہ کیلئے منادی کی خواہش کرتا ہے — خُداوند سب قوموں کو اُستاد دیتا ہے — ایلما خُداوند کے کاموں اور عمون اور اُسکے بھائیوں کی کامیابی پر فخر کرتا ہے۔ قریباً ۷۶ ق م۔

۱- کاش مَیں فرشتہ ہوتا اور اپنے دل کی خواہش پوری کر سکتا کہ مَیں جاؤں، اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ زمین کو ہلا دینے والی آواز میں کلام کروں اور سب لوگوں کو توبہ کے لئے پکاروں!
۲- ہاں مَیں ہر بشر کے سامنے بادل کی گرج کی سی آواز میں توبہ اور مخلصی کے منصوبے کا اعلان

کروں تاکہ وہ توبہ کریں اور ہمارے خُدا کی طرف رجوع لائیں تاکہ زمین کی ساری سطح پر پھر کوئی غم نہ رہے۔

۳- لیکن دیکھو مَیں ایک انسان ہُوں اور یہ خواہش کر کے گناہ کرتا ہوں، اِسلئے کہ مجھے اِن چیزوں پر قناعت کرنی چاہیے جو خُداوند نے مجھے عطا کی ہیں۔

۴- مجھے اپنی ہی خواہشوں کے واسطے عادل خُدا کے پکے فرمان کو بدلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وہ آدمیوں کو اُن کی خواہش کے مطابق عطا کرتا ہے، چاہے وہ موت کی ہوں یا زندگی کی، ہاں مَیں جانتا ہُوں کہ وہ آدمیوں کے لئے مقرر کرتا ہے، ہاں اُنکو ایسے فرمانوں کا حُکم دیتا ہے جو لا تبدیل ہیں، اُن کی خواہشوں کے مطابق خواہ وہ نجات کے لئے ہوں یا تباہی کے لئے۔

۵- ہاں اور مَیں جانتا ہُوں کہ نیکی اور بدی سب انسانوں کے سامنے آتی ہے، وہ جو نیکی یا بدی میں امتیاز نہیں کر سکتا بے قصور ہے، لیکن وہ جو نیکی اور بدی کو جانتا ہے اُسے اُس کی خواہش کے مطابق دیا جاتا ہے، خواہ وہ نیکی کی خواہش کرے یا بدی کی، زندگی کی یا موت کی، خوشی کی یا ضمیر کے پچھتاوے کی۔

۶- اب چونکہ مَیں اِن باتوں کو جانتا ہُوں مَیں کیوں اِس کام سے زیادہ کرنے کی خواہش کروں جس کیلئے مَیں بلایا گیا ہُوں؟

۷- مَیں کیوں یہ خواہش کروں کہ فرشتہ ہو کر زمین کی انتہا تک کلام کروں؟

۸- کیونکہ دیکھو خُداوند تمام قوموں کو اُنکی اپنی قومیت اور زبان میں اپنا کلام سکھانے کے لئے، ہاں وہ سب جو اپنی حکمت میں وہ سمجھتا ہو کہ اُنہیں ملنا چاہیے، بخشتا ہے، سو ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند راستی اور سچّائی کے موافق حکمت میں مشورت کرتا ہے۔

۹- مجھے اِس کا علم ہے جسکا خُداوند نے مجھے حُکم دیا ہے اور میں اِس پر فخر کرتا ہُوں۔ میں اپنے آپ پر فخر نہیں کرتا بلکہ میں اُس پر فخر کرتا ہُوں جسکا خُداوند مجھے حُکم دیتا ہے، ہاں اور یہ میرا فخر ہے کہ شاید میں بعض جانوں کو توبہ کے لئے رجوع کرنے کے واسطے خُدا کے ہاتھوں میں ہتھیار ہُوں اور یہی میری خوشی ہے۔

۱۰- اور دیکھو جب مَیں اپنے بہت سارے بھائیوں کو حقیقی توبہ کیے ہُوئے اور خُداوند اپنے خُدا کی طرف رجوع ہوتے ہُوئے دیکھتا ہُوں تو میری رُوح خوشی سے معمور ہوتی ہے، تب مَیں یاد کرتا ہُوں کہ خُداوند نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے، ہاں یہ بھی کہ اُس نے میری دُعا سُنی، ہاں تب مَیں اُسکا رحیم ہاتھ یاد کرتا ہُوں جو میری طرف بڑھا ہُوا ہے۔

۱۱- ہاں مَیں اپنے باپ دادا کی اسیری کو بھی یاد کرتا ہوں کیونکہ میں یقیناً جانتا ہُوں کہ خُداوند نے اُنکو اسیری سے رہائی دلائی اور یوں پھر اپنی کلیسیا قائم کی، ہاں خُداوند خُدا ابراہام کے خُدا، اضحاق کے خُدا اور یعقوب کے خُدا نے اُنہیں اسیری سے رہائی دلائی۔

۱۲- ہاں مَیں نے ہمیشہ اپنے باپ دادا کی اسیری

کو یاد رکھا ہے اور اُسی خُدا نے جس نے اُنہیں مصریوں کے ہاتھوں سے چُھڑایا، اُنہیں بھی اسیری سے رہائی دلائی۔

۱۳- ہاں اور اُسی خُدا نے اُن کے درمیان اپنی کلیسیا قائم کی اور ہاں اُسی خُدا نے اپنی مُقدّس بلاہٹ کے ذریعے اِن لوگوں میں کلام کی منادی کیلئے مجھے بلُایا ہے اور مجھے بہت زیادہ کامیابی عطا کی ہے، جس میں کہ میری خوشی پوری ہوئی ہے۔

۱۴-لیکن میں صرف اپنی کامیابی سے خوش نہیں ہوتا بلکہ میری خُوشی اپنے بھائیوں کی کامیابی سے پوری ہوتی ہے جو نیفی کے مُلک میں رہے ہیں۔

۱۵- دیکھو اُنہوں نے بہت زیادہ محنت کی اور زیادہ پھل لائے اور اُن کا اجر کتنا عظیم ہو گا!

۱۶-اب جب مَیں اپنے بھائیوں کی کامیابیوں کا خیال کرتا ہُوں، میری رُوح لے جائی جاتی ہے بلکہ ایسے لگتا ہے جیسے جسم سے الگ ہو گئی ہو، جیسے کہ پہلے تھی، میں بہت خوش ہُوں۔

۱۷-اور اب خُدا میرے اُن بھائیوں کو بخش دے کہ وہ خُدا کی بادشاہی میں بیٹھیں، ہاں اور وہ سب بھی جو اُن کی محنت کا پھل ہیں کہ وہ پھر باہر نہ جائیں بلکہ ہمیشہ اُسی کی تمجید کریں۔ اور خُدا کرے کہ میرے کلام کے مطابق ہو یعنی جیسا میں نے کہا ہے۔ آمین۔

۳۰ باب

مخالف مسیح قوریحر مسیح کے کفّارہ اور نبوت کی رُوح کا مذاق اُڑاتا ہے — وہ تعلیم دیتا ہے کوئی خُدا نہیں ہے، آدمی پست نہیں ہُوا، گناہ کی سزا نہیں اور مسیح نہیں ہے — ایلما گواہی دیتا ہے کہ مسیح آئے گا اور یہ کہ ساری چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا ہے — قوریحر نشان طلب کرتا ہے اور گونگا ہو جاتا ہے — ابلیس فرشتہ بن کر قوریحر پر ظاہر ہوتا اور اُسے بتاتا ہے کہ کیا کہنا ہے — قوریحر کُچلا جاتا اور مرتاہے۔ قریباً ۷۶-۷۴ ق م۔

۱- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ عمون کے لوگوں کے جرشون کے مُلک میں آباد ہونے کے بعد اور ہاں لامنوں کو مُلک سے نکالنے اور مُلک کے لوگوں کے ذریعے اُن کے مُردے دفن کیے جانے کے بعد —

۲-اب اُنکے شمار کی کثرت کے باعث اُن کے مُردے نہ گنے گئے نہ ہی نفیوں کے مُردے گنے گئے — بلکہ ایسا ہوا کہ اُنکے مُردے دفن کرنے کے بعد اور روزے اور ماتم اور دُعاؤں کے دنوں کے بعد (اور یہ نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کے سولہویں سال میں ہوا) اِس سارے مُلک میں مسلسل امن ہونے لگا۔

۳- ہاں اور لوگوں نے خُداوند کے حُکموں کو مانا اور وہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق خُدا کے قوانین کی سختی سے پابندی کرتے کیونکہ اُنہیں یہی تعلیم دی گئی تھی کہ موسیٰ کی شریعت کے پورا ہونے تک وہ اِسکی پابندی کریں۔

۴-اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کے پورے سولہویں سال تک لوگوں میں کوئی پریشانی نہ تھی۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ قضات کے عہد حکومت کے سترہویں سال کے شروع تک مسلسل امن رہا۔

۶- لیکن ایسا ہُوا کہ سترہویں سال کے آخری حصّہ میں ضریملہ کے مُلک میں ایک شخص آیا اور وہ مخالف مسیح تھا کیونکہ وہ لوگوں کو مسیح کی آمد سے متعلق اُن نبوتوں کے خلاف تعلیم دینے لگا جو نبیوں کی معرفت کی گئی تھیں۔

۷- اب آدمی کے عقیدے کے خلاف کوئی قانون نہ تھا کیونکہ یہ خُدا کے احکام کے سخت خلاف تھا کہ ایسا کوئی قانون ہو جو سب آدمیوں کو غیر مساوی سطع پر لائے۔

۸- کیونکہ نوشتہ یوں کہتا ہے کہ آج ہی تُم اُسے چُن لو جسکی تُم نے خدمت کرنی ہے۔

۹- اب اگر کوئی شخص خُدا کی خدمت کی خواہش کرتا ہے تو یہ اُسکا حق ہے یعنی یہ کہ اگر وہ خُدا پر ایمان رکھتا ہے تو اُسکی خدمت کرنا اُسکا حق ہے، لیکن اگر وہ اُس پر ایمان نہیں رکھتا تو اُسے سزا دینے کے لئے کوئی قانون نہ تھا۔

۱۰- لیکن اگر کسی نے خون کیا ہوتا تو اُسے موت کی سزا دی جاتی اور اگر وہ لُوٹ مار کرتا تو بھی اُسے سزا دی جاتی تھی، اگر وہ چوری کرتا تب بھی اُسے سزا دی جاتی اور اگر وہ زنا کرتا تب بھی اُسے سزا دی جاتی، ہاں اُن تمام بدیوں کیلئے اُنکو سزا دی جاتی تھی۔

۱۱- کیونکہ قانون یہ تھا کہ لوگوں کی اُن کے جرائم کے مطابق عدالت ہوتی، لیکن آدمی کے عقیدے کے خلاف کوئی قانون نہ تھا، سو کسی بھی شخص کو اُس کے جرائم کے مطابق ہی سزا دی جاتی جو وہ کرتا، اِسلئے کہ سب لوگ مساوی سطع پر ہوتے تھے۔

۱۲- اور وہ مخالف مسیح جسکا نام قوریحر تھا، لوگوں میں منادی کرنے لگا کہ کوئی مسیح نہیں آئے گا (اور قانون اُسے گرفت میں نہیں لے سکتا تھا) اور یوں وہ یہ کہہ کر منادی کرنے لگا:

۱۳- تُم جو ایک احمقانہ اور فضول اُمید کے پابند کیے گئے ہو تُم کیوں اپنے آپ کو ایسی احمقانہ باتوں سے بوجھل کرتے ہو؟ تُم مسیح کی تلاش کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ کوئی آدمی آئندہ وقوع ہونے والی چیزوں کے متعلق نہیں جانتا۔

۱۴- دیکھو اِن باتوں کو جنہیں تُم نبوّتیں کہتے ہو اور تُم کہتے ہو کہ پاک نبیّوں کی معرفت چلی آ رہی ہیں، دیکھو یہ تمہارے باپ دادا کی احمقانہ روایتیں ہیں۔

۱۵- تُم اُن باتوں کے یقینی ہونے کی بابت کیسے جان سکتے ہو؟ دیکھو جن چیزوں کو تُم نے دیکھا ہی نہیں تُم اُنہیں نہیں جان سکتے، سو تُم نہیں جان سکتے کہ کوئی مسیح آئے گا۔

۱۶- تُم منتظر ہو اور کہتے ہو کہ تُم اپنے گناہوں کی معافی پاؤ گے۔ لیکن دیکھو یہ تمہارے ذہنوں پر پاگل پن کا اثر ہے اور تمہارے ذہنوں کی یہ پریشان حالت کی وجہ تمہارے باپ دادا کی روایات ہیں جو تمہیں ایسی باتوں کا یقین کرنے کیلئے گمراہ کرتی ہیں جو کہ ہے ہی نہیں ہیں۔

۱۷- اور اُس نے اُن سے ایسی بہت ساری باتیں کیں، بتاتے ہُوئے کہ انسان کے گناہوں کا کفّارہ نہیں دیا جا سکتا بلکہ اِس زندگی میں ہر آدمی مخلوق ہی کے انتظام کے مطابق پاتا ہے، سو ہر آدمی اپنی ذہانت کے موافق خوش حال ہوتا ہے اور کہ ہر فرد

اپنے ہی زور پر فتح مند ہوتا ہے اور جو کچھ بھی انسان کرتا ہے کوئی جرم نہیں۔

۱۸- اور یوں اُس نے اُن میں منادی کی اور بہتوں کے دلوں کو گمراہ کیا اور وہ اپنی بدیوں پر فخر کرنے لگے، ہاں کئی عورتوں اور مردوں کو بدکاری کے لئے گمراہ کیا —— اُنہیں یہ بتاتے ہوئے کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو پھر وہی اُسکا انجام ہے۔

۱۹- اب یہ شخص جرشون کے مُلک میں عمون کے لوگوں میں بھی اِن باتوں کی منادی کیلئے گیا جو پہلے کبھی لامنوں کے لوگ تھے۔

۲۰- لیکن دیکھو وہ دوسرے کئی نیفیوں سے زیادہ عقلمند تھے، سو اُنہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے باندھا اور اُسے عمون کے سامنے لے گئے جو اُن لوگوں پر کاہن اعلیٰ تھا۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے حُکم دیا کہ اُسے مُلک سے باہر نکال دیا جائے۔ اور وہ جدعون کے مُلک میں آیا اور وہاں بھی یہی منادی کرنے لگا اور یہاں اُسے خاطر خواہ کامیابی نہ ہُوئی کیونکہ وہ یہاں بھی پکڑا اور باندھا اور کاہن اعلیٰ اور اُس مُلک کے قاضی کے پاس لے جایا گیا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ کاہن اعلیٰ نے اُس سے کہا تُم کیوں خُداوند کی راہیں بگاڑنے کو پھرتے ہو؟ تم اُن لوگوں کی شادمانی میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے کیوں یہ منادی کرتے ہو کہ کوئی مسیح نہیں؟ تُم مُقدّس نبیوں کی تمام نبوّتوں کے خلاف کیوں بات کرتے ہو؟

۲۳- اب کاہن اعلیٰ کا نام جدعونا تھا۔ اور قوریحر نے اُس سے کہا چونکہ مَیں تمہارے باپ دادا کی احمقانہ روایتوں کی تعلیم نہیں دیتا اور چونکہ مَیں اُن لوگوں کو اُن احمقانہ قوانین اور رسوم کا پابند کرنے کی تعلیم نہیں دیتا جو قدیم زمانے میں کاہنوں نے اُن کی طاقت اور اختیار سُلب کر کے اُنہیں جہالت میں رکھنے کے لئے کیا تاکہ وہ اپنے سر نہ اُٹھا سکیں بلکہ تمہارے کہنے کے مطابق کریں۔

۲۴- تُم کہتے ہو کہ یہ لوگ آزاد لوگ ہیں۔ دیکھو مَیں کہتا ہُوں وہ اسیری میں ہیں۔ تُم کہتے ہو کہ یہ قدیم نبوّتیں سچّ ہیں۔ دیکھو مَیں کہتا ہُوں کہ تُم نہیں جانتے کہ یہ سچّ ہیں۔

۲۵- تُم کہتے ہو کہ یہ لوگ والدّین کی خطاؤں کے باعث مجرم اور گرے ہُوئے لوگ ہیں۔ دیکھو مَیں کہتا ہُوں کہ اولاد اپنے والدین کے سبب مجرم نہیں ہے۔

۲۶- اور تُم یہ بھی کہتے ہو کہ مسیح آئے گا۔ لیکن دیکھو مَیں کہتا ہُوں کہ تُم نہیں جانتے کہ کوئی مسیح آئے گا۔ اور ہاں تُم یہ بھی کہتے ہو کہ وہ دُنیا کے گناہوں کی خاطر قتل ہو گا ——

۲۷- اور یوں تُم اِن لوگوں کو اپنے باپ دادا کی احمقانہ روایتوں اور اپنی ہی خواہشوں کے مطابق گمراہ کرتے ہو اور تُم اُنہیں اِس طرح زیر رکھتے ہو، جیسے وہ اسیری میں تھے تاکہ تُم اُن کے ہاتھوں کی محنت سے عیش کرو اور وہ جُرأت کے ساتھ نظر اُٹھانے کی ہمت نہ کریں اور یہ بھی کہ وہ اپنے حقوق اور سہولتوں سے لُطف اندوز ہونے کی ہمت نہ کریں۔

۲۸- ہاں وہ اُن چیزوں کو استعمال کرنے کی جُرأت نہیں کرتے جو اُن کی اپنی ملکیت ہیں مبادا کہ وہ اپنے کاہنوں کو ناراض کریں جو اُنکو اپنی خواہشوں کے جوئے میں جوتتے ہیں اور اپنی روایتوں اور اپنے خوابوں اور اپنی احمقانہ خواہشوں اور اپنی رویاؤں اور اپنے بنائے ہوئے بھیدوں سے اُنہیں یقین دلاتے ہیں کہ وہ یقین کریں اور اگر وہ اُنکی باتوں کے مطابق نہیں کرتے، تو کسی نامعلوم ہستی کو ناراض کرتے ہیں، جسے وہ خُدا کہتے ہیں —— ایک ہستی جو کبھی دکھائی نہیں دی یعنی کبھی جسکا پتہ ہی نہیں، جسکا وجود نہ تھا اور نہ ہی کبھی ہوگا۔

۲۹- اب جب کاہنِ اعلیٰ اور اعلیٰ قاضی نے اُسکے دل کی سختی کو دیکھا، ہاں جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ درحقیقت خُدا کے خلاف بدکلامی کرتا ہے تو اُنہوں نے اُسکی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اُنہوں نے اُسے بندھوا کر اہلکاروں کے حوالے کیا اور ضریملہ کے مُلک میں بھیج دیا تاکہ وہ اُسے ایلما اور اعلیٰ قاضی کے سامنے پیش کریں جو ساری سرزمین کا حاکم تھا۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ایلما اور اعلیٰ قاضی کے سامنے لایا گیا تو وہ اُسی طرح بات کرتا رہا جسطرح وہ جدعون کے مُلک میں کرتا تھا، ہاں وہ کفر گوئی کرتا رہا۔

۳۱- اور وہ ایلما کے سامنے بڑے زور سے اونچی آواز میں بولتا گیا اور کاہنوں اور اُستادوں کے خلاف بدکلامی کی اور اُنہیں لوگوں کی محنت سے عیش کرنے کے لئے اپنے باپ دادا کی احمقانہ روایتوں کا پابند کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کا مجرم ٹھہراتا رہا۔

۳۲- اب ایلما نے اُس سے کہا تُم جانتے ہو کہ ہم اُن لوگوں کی محنت پر عیش نہیں کرتے، کیونکہ دیکھ اپنے لوگوں میں خُدا کے کلام کو پھیلانے کے لئے مُلک کے اردگرد اگرچہ میں نے کئی سفر کیے ہیں لیکن قضات کے عہد حکومت کے شروع سے لے کر اب تک، اپنی کفالت کے لئے مَیں نے اپنے ہاتھوں سے خود محنت کی ہے؛

۳۳- اور اگرچہ میں نے کلیسیا میں بہت زیادہ محنت کی میں نے اپنی محنت کے عوض ایک سینن بھی نہیں پایا نہ ہی میرے کسی ہم خدمت نے، سوائے تختِ عدالت کے اور تو بھی ہم نے صرف اپنے وقت کے لئے قانون کے مطابق ہی پایا۔

۳۴- اور اب اگر ہم کلیسیا میں اپنی محنت کے عوض کچھ نہیں پاتے تو ہمارے لئے سوائے سچّائی کے اعلان کے کلیسیا میں محنت کرنے کا کیا فائدہ ہے تاکہ ہم اپنے بھائیوں کی خوشی کے باعث شادمان ہوں؟

۳۵- تب تُم کیوں کہتے ہو کہ ہم اِن لوگوں سے نفع کی خاطر منادی کرتے ہیں جب کہ تُم خود جانتے ہو کہ ہمیں کچھ حاصل نہیں؟ اور اب کیا تمہیں یقین ہے کہ ہم اِن لوگوں سے فریب کرتے ہیں اور پھر اسی کے سبب اُن کے دلوں میں خُوشی ہے؟

۳۶- اور قوریحر نے اُسے جواب دیا، ہاں۔

۳۷- اور تب ایلما نے اُس سے پوچھا کیا تُم ایمان رکھتے ہو کہ خُدا ہے؟

۳۸-اور اُس نے جواب دیا، نہیں۔
۳۹-اب ایلما نے اُس سے کہا، کیا تُم پھر خُدا کا انکار کرو گے اور مسیح کا انکار بھی کرو گے؟ کیونکہ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں مَیں جانتا ہُوں کہ خُدا ہے اور یہ کہ مسیح بھی آئے گا۔
۴۰-اور اب تیرے پاس کیا ثبوت ہے کہ خُدا نہیں ہے یا مسیح نہیں آئے گا؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تمہاری باتوں کے علاوہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔
۴۱- لیکن دیکھو میرے پاس سب باتوں کی گواہی موجود ہے کہ یہ باتیں سچّ ہیں اور تمہارے پاس بھی اِن باتوں کی گواہی ہے کہ یہ سچّ ہیں اور کیا تُم اِن باتوں کا انکار کرتے ہو؟ تُم یقین کرتے ہو کہ یہ باتیں سچّ ہیں؟
۴۲- دیکھو مَیں جانتا ہُوں کہ تُم یقین کرتے ہو، لیکن تُم جھوٹی رُوح کے قبضے میں ہو اور تُم خُدا کے رُوح سے کنارا کرتے ہو تاکہ وہ تُم میں جگہ نہ پائے بلکہ تُم پر شیطان غالب ہے اور وہ تمہیں بُرے منصوبے باندھنے کا کہتا ہے تاکہ وہ خُدا کی نسل تباہ کرے۔
۴۳-اور اب قوریحر نے ایلما سے کہا تُو مجھے کوئی نشان دکھا تاکہ مَیں قائل ہُوں کہ خُدا ہے، ہاں مجھے دکھا کہ اُسے قُدرت حاصل ہے اور تب مَیں تمہاری باتوں کی سچّائی کا قائل ہوں گا۔
۴۴- لیکن ایلما نے اُس سے کہا، تیرے پاس کافی نشان ہیں، کیا تُو اپنے خُدا کو آزمائے گا؟ کیا تُو اب بھی کہتا ہے کہ مجھے نشان دکھا جبکہ تجھے اپنے تمام بھائیوں اور تمام مُقدّس نبیّوں سے بھی گواہی ملی ہے؟ نوشتے تیرے سامنے ہیں اور ہاں سب چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا ہے، ہاں یعنی زمین اور سب چیزیں جو اِس کی سطح پر ہیں، ہاں اور اُسکی حرکت، ہاں سب سیارے بھی جو اپنی باقاعدہ شکل میں گھومتے ہیں، ظاہر کرتے ہیں کہ خالق عظیم موجود ہے۔
۴۵-اور تو بھی تُم اُن لوگوں کے دلوں کو گمراہ کرتے ہو اور اِنہیں بتاتے ہو کہ خُدا نہیں ہے؟ اور کیا اب بھی تُم اِن ساری شہادتوں کا انکار کرو گے؟ اور اُس نے کہا، ہاں مَیں انکار کروں گا۔ جب تک تُم مجھے کوئی نشان نہ دو۔
۴۶-اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما نے اُس سے کہا، دیکھ مجھے تیرے دل کی سختی کے باعث دُکھ ہوتا ہے، ہاں کہ اپنی جان کی بربادی کے لئے تُم سچّائی کی رُوح کی مخالفت کرتے ہو۔
۴۷-بلکہ دیکھ بہتر ہے، تیری جان فنا ہو بجائے اِس کے کہ تو بہت سی جانوں کو اپنے جھوٹ اور اپنی فریبی باتوں سے ہلاک کرنے کا ذریعہ بنے، سو دیکھ اگر تُو اب انکار کرے تو خُدا تجھے ہلاک کرے گا تُو گونگا ہو جائے گا، اِسلئے کہ تو پھر کبھی اپنا منہ نہ کھول سکے گا تاکہ تُو اِن لوگوں کو پھر فریب نہ دے سکے۔
۴۸-اب قوریحر نے اُس سے کہا، مَیں خُدا کے وجود کا انکار نہیں کرتا لیکن میں یقین نہیں کرتا کہ خُدا ہے اور مَیں یہ بھی کہتا ہُوں کہ تُو نہیں جانتا کہ خُدا ہے اور جب تک تو مجھے کوئی نشان نہیں دکھا دیتا، مَیں یقین نہیں کروں گا۔
۴۹-اب ایلما نے اُس سے کہا، مَیں تمہیں یہ

بطور نشان دوں گا کہ تُم میری باتوں کے مطابق گو نگے ہو جاؤ گے اور مَیں کہتا ہُوں کہ خُدا کے نام میں تُم گو نگے ہو جاؤ تا کہ تُم پھر کچھ نہ کہہ سکو۔

۵۰-اب ایلما نے جب یہ باتیں کہیں، تو قوریحر گو نگا ہو گیا اور ایلما کی باتوں کے مطابق کچھ نہ کہہ سکا۔

۵۱-اور اب جب اعلیٰ قاضی نے یہ دیکھا تو اُس نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر اُسے پوچھا کیا تُم خُدا کی قُدرت کے قائل ہُوئے ہو؟ جس کیلئے تُم ایلما سے نشان طلب کرتے تھے؟ کیا تُو یہ چاہتا تھا کہ تیرے نشان کے لئے وہ کسی اور کو تکلیف میں ڈالتا؟ دیکھ اُس نے تجھے نشان دکھا دیا ہے اور کیا اب بھی تُو تکرار کرے گا؟

۵۲-اور قوریحر نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور لکھ کر بتایا، مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں گو نگا ہُوں، اِسلئے کہ میں بول نہیں سکتا اور مَیں جانتا ہُوں کہ خُدا کی قُدرت کے علاوہ میں ایسے نہیں ہو سکتا تھا اور ہاں مَیں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ خُدا ہے۔

۵۳-لیکن دیکھو، ابلیس نے مجھے دھوکہ دیا ہے کیونکہ وہ فرشتہ بن کر مجھ پر ظاہر ہُوا اور مجھے کہا، جا اُن لوگوں کی اصلاح کر کیونکہ وہ سب کسی نا معلوم خُدا کے پیچھے بھٹک چکے ہیں۔ اور اُس نے مجھے کہا کہ خُدا کوئی نہیں ہے اور ہاں اُسی نے مجھے وہ باتیں سکھائیں جو میں نے کہیں۔ اور مَیں نے اُسکی باتوں کی تعلیم دی ہے اور مَیں نے اُنکی تعلیم دی کیونکہ وہ جسمانی عقل کیلئے خوش کن ہیں اور مَیں نے اُنکی تعلیم دی بلکہ مجھے بڑی کامیابی ہُوئی اور اتنی زیادہ کہ مَیں نے حقیقت میں یقین کر لیا کہ یہ سچّی ہیں اور مَیں نے اِس سبب سے سچّائی کی مخالفت کی، یہاں تک کہ میں خود پر یہ بڑی لعنت لے آیا۔

۵۴-اب یہ باتیں کہنے کے بعد اُس نے ایلما سے درخواست کی کہ خُدا سے دُعا کرے تا کہ یہ لعنت اُس پر سے جاتی رہے۔

۵۵-لیکن ایلما نے اُس سے کہا اگر لعنت تجھ پر سے جاتی رہے تو تُو پھر اِن لوگوں کے دلوں کو گمراہ کرے گا، سو یہ خُداوند کی مرضی تک تجھ پر رہے۔

۵۶-اور ایسا ہُوا کہ قوریحر پر سے لعنت دُور نہ کی گئی بلکہ اُسے نکال دیا گیا اور وہ روٹی کیلئے گھر گھر بھیک مانگنے لگا۔

۵۷-اب قوریحر کے ساتھ جو کچھ ہوا اِس کا فی الفور سارے مُلک میں اعلان کیا گیا، ہاں اعلیٰ قاضی نے اِس مُلک کے تمام لوگوں میں، اِس اعلان کیساتھ ایک فرمان بھیجا کہ جنہوں نے قوریحر کی باتوں کا یقین کیا تھا کہ وہ جلدی توبہ کر لیں مبادا کہ وہی سزا اُن پر بھی نازل ہو۔

۵۸-اور ایسا ہُوا کہ وہ تمام قوریحر کی بدی سے قائل ہو گئے تھے، سو وہ سب دوبارہ خُداوند میں تبدیل ہُوئے اور اِسطرح قوریحر کی ساری شرارت ختم ہُوئی۔ اور قوریحر گھر گھر پھر کر روٹی کے لئے بھیک مانگتا رہا۔

۵۹-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ لوگوں میں گیا، ہاں اُن لوگوں میں گیا جو نیفیوں سے الگ ہو چکے تھے اور اپنے آپ کو ضورامی کہتے تھے کیونکہ ایک آدمی جسکا نام ضورام تھا، اُنکا سردار تھا —— اور

جب وہ اُن میں گیا تو دیکھو اُسے اتنا کچلا اور روندا گیا کہ وہ مر گیا۔

۶۰- اور یوں ہم اُسکا انجام دیکھتے ہیں جو خُداوند کی راہوں کو بگاڑتا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ابلیس یومِ آخر اپنے فرزندوں کی مدد نہیں کرے گا بلکہ تیزی کے ساتھ اُن کو جہنم میں کھینچ لے جائے گا۔

۳۱ باب

ایلما برگشتہ ضورامیوں کی اصلاح کے لئے ایک جماعت کی رہنمائی کرتا ہے — ضورامی مسیح کا انکار کرتے، اپنے افضل ہونے کے جھوٹے نظریے پر یقین رکھتے اور مقرر کی گئی دُعا کرتے ہیں — مشنری پاک رُوح سے معمور ہو جاتے ہیں — مسیح کی خُوشی اُن کی مصیبتوں پر غالب آتی ہے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ قوریحر کی کے انجام کے بعد ایلما یہ خبریں پا کر کہ ضورامی خُداوند کی راہوں کو بگاڑ رہے ہیں اور کہ ضورم جو کہ اُنکا سردار تھا، اُن لوگوں کے دلوں کی گونگے بتُوں کو سجدہ کرنے میں رہنمائی کرتا ہے، تو لوگوں کی بدی کے باعث اُسکا دل غمگین ہونے لگا۔

۲- کیونکہ ایلما کے لئے یہ جاننا نہایت دُکھ کا سبب تھا کہ اُس کے لوگوں میں بدی ہو، اِسلئے نفیوں سے ضورامیوں کے علیحدہ ہونے کے باعث اُس کا دل بہت غمگین تھا۔

۳- اب ضورامی ایک مُلک میں اِکٹھے ہُوئے تھے جسے وہ انطیانم کہتے تھے جو ضریملہ کے مُلک کے مشرق کی طرف تھا، جسکی سرحدیں قریباً ساحل کے ساتھ پھیلی ہُوئی تھیں اور جو جرشون کے مُلک کے جنوب میں تھا جس کی سرحدیں جنوبی بیابان سے بھی ملتی تھیں، جس بیابان میں لامنوں کی کثرت تھی۔

۴- اب نفیوں کو اِس بات کا بڑا خطرہ تھا کہ ضورامی لامنوں سے الحاق کریں گے اور یہ بات نفیوں کے حق میں بہت بڑے نقصان کا سبب ہو گی۔

۵- اور اب چونکہ کلام کی منادی لوگوں کو وہ کرانے میں جو کہ راست ہے نہایت زیادہ راغب کرتی — ہاں اِس کا لوگوں کے دلوں پر تلوار یا کسی بھی دوسری چیز سے جو اُن کیساتھ واقع ہوتی زیادہ اثر ہوتا — سو ایلما نے خیال کیا، ضروری ہے کہ وہ خُدا کے پاکیزہ کلام سے ہی کوشش کریں۔

۶- سو اُس نے عمون اور ہارون اور اومنر کو لیا اور حمنی کو ضریملہ کی کلیسیا میں رہنے دیا لیکن پہلے تینوں کو اُس نے ساتھ لیا اور امیولک اور زیضرم کو بھی ساتھ لیا جو کہ میلک میں تھے اور اُس نے اپنے دو بیٹے بھی ساتھ لئے۔

۷- اب اُس نے اپنے بیٹوں میں سب سے بڑے کو ساتھ نہ لیا اور اُسکا نام ہیلمن تھا اور اُنکے نام جنھیں اُس نے ساتھ لیا، شبلون اور کوریعنتن تھے اور یہ اُن کے نام ہیں جو ضورامیوں میں اُسکے ساتھ اُن میں کلام کی منادی کرنے کے لئے گئے۔

۸- اب ضورامی اختلاف کر کے نفیوں سے الگ ہُوئے تھے، سو اب اُنہیں خُدا کے کلام کی منادی اُن میں کرنی تھی۔

۹- بلکہ وہ بڑی خطاؤں میں گر چُکے تھے کیونکہ وہ

موسیٰ کی شریعت کے مطابق خُدا کے اُحکام اور
اُس کے آئین کو نہ مانتے تھے۔
۱۰- نہ ہی وہ روزانہ خُدا سے دُعا کرنے اور
درخواست کرنے میں مشغول رہنے کے لئے کلیسیا کی
رسوم کی پابندی کرتے تاکہ آزمائش میں نہ پڑیں۔
۱۱- ہاں یوں اُنہوں نے کئی طریقوں سے خُداوند
کی راہوں کو بگاڑا، سو اِس سبب سے ایلما اور اُسکے
ہمخدمت اِس مُلک میں خُدا کے کلام کی منادی
کرنے کیلئے اُن کے درمیان گئے۔
۱۲- اب جب وہ اِس مُلک میں آئے تو دیکھو یہ
جان کر نہایت حیران ہُوئے کہ ضورامیوں نے
عبادتخانے تعمیر کیے ہیں اور ہفتہ میں ایک دن وہ
سب اِکٹھے ہوتے ہیں، اُس دن کو وہ خُداوند کا
دن کہتے ہیں اور یوں وہ اِس طریقہ سے عبادت کر
تے تھے جو ایلما اور اُس کے ہمخدمتوں نے پہلے
کبھی نہ دیکھا تھا۔
۱۳- کیونکہ اُنہوں نے اپنے عبادتخانوں کے
عین درمیان کھڑا ہونے کے لئے ایک جگہ تعمیر
کی تھی جسکی اُونچائی سر سے بُلند تھی اور اُس بُلند
مقام میں صرف ایک آدمی داخل ہو سکتا تھا۔
۱۴- سو جو عبادت کرنے کی خواہش کرتا
ضروری تھا کہ وہ اُس اُونچی جگہ پر کھڑا ہوتا اور وہ
آسمان کی جانب اپنے ہاتھ پھیلا کر بلند آواز سے
یہ کہہ کر فریاد کرتا۔
۱۵- قُدوس قُدوس خُدا، ہم ایمان رکھتے ہیں کہ
تُو خُدا ہے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تُو پاک ہے
اور یہ کہ تُو رُوح تھا اور کہ تُو رُوح ہے اور یہ کہ
تُو ہمیشہ تک رُوح رہیگا۔
۱۶- قُدوس خُدا، ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تُو نے
ہمیں ہمارے بھائیوں سے الگ کیا ہے اور ہم اپنے
بھائیوں کی روایت پر یقین نہیں رکھتے جو اُنکے
باپ دادا کی نادانی سے اُنہیں دی گئی بلکہ ہم ایمان
رکھتے ہیں کہ تُو نے ہمیں اپنے مُقدّس فرزند
ہونے کیلئے چُنا ہے اور تُو نے ہم پر یہ بھی ظاہر کیا
ہے کہ کوئی مسیح نہیں ہوگا۔
۱۷- بلکہ تُو آج، کل اور ابد تک یکساں ہے اور
تُو نے نجات کے لئے ہمیں چُنا ہے، جبکہ اِن سب
کو جو ہمارے اردگرد ہیں، تُو نے اُنہیں اپنے قہر
میں جہنم میں پھینکنے کے لئے چُنا ہے، اِسلئے پاکیزگی
کے لئے ہمارے خُدا، ہم تیرے شکرگزار ہیں اور
پھر یہ کہ ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تُو نے ہمیں
چُنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اُن احمقانہ روایتوں
سے گمراہ نہ ہوں جو اُنہیں مسیح پر ایمان رکھنے کا
پابند کرتی ہیں جو کہ اے ہمارے خُدا، اُن کے دلوں
کو تُجھ سے دور کرنے کے لئے گمراہ کرتی ہیں۔
۱۸- اور ایک بار پھر اے خُدا، ہم تیرے شکرگزار
ہیں کہ ہم چُنے ہُوئے اور پاک لوگ ہیں۔ آمین۔
۱۹- اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما اور اُسکے بھائیوں
اور اُسکے بیٹوں نے یہ دُعائیں سُنی تو وہ بے حد
حیران ہُوئے۔
۲۰- کیونکہ دیکھو ہر شخص آگے بڑھتا اور یہی
دُعائیں کرتا۔
۲۱- اب اس جگہ کو وہ رعمپٹم کہتے تھے، جس کا
ترجمہ پاک چبوترہ ہے۔
۲۲- اب اِس جگہ سے ہر آدمی خُدا کی شکر
گزاری کرتے ہوئے اپنے خُدا سے ایک جیسی دُعا

کرتا کہ وہ اُسکے چُنے ہُوئے ہیں اور کہ وہ اُنکے
بھائیوں کی روایات کی طرح اُنہیں گمراہ نہیں کرتا
اور کہ اُنکے دل آنے والی چیزوں کا یقین کرنے
کیلئے گمراہ نہیں ہوئے، جن کے متعلق کہ وہ کچھ
جانتے ہی نہیں۔
۲۳- اب سب لوگ اِس طریقہ سے
شُکر گزاری کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس
چلے جاتے اور اُس وقت تک خُدا کی بابت کوئی
بات نہ کرتے جب تک وہ دوبارہ اُس پاک
چبوترے پر مقرر کیے گئے طریقے کے مطابق شکر
گزاری کے لئے اِکٹھے نہ ہوتے۔
۲۴-اب جب ایلما نے یہ دیکھا تو اُسکا دِل غمگین
ہُوا کیونکہ اُس نے دیکھا کہ وہ بدکار اور کجرو لوگ
ہیں، ہاں اُس نے دیکھا کہ اُنکے دِل سونے اور
چاندی اور ہر طرح کے عمدہ مال پر لگے ہوئے ہیں۔
۲۵-ہاں اُس نے یہ بھی دیکھا، اُن کے دِل اپنے
غرور میں بہت زیادہ متکبر اور شیخی باز ہو گئے ہیں۔
۲۶- اور اُس نے اپنی آواز آسمان کی طرف
اُٹھائی اور کہنے لگا، اے خُداوند کب تک تُو اپنے
نوکروں کو بنی آدم کے درمیان اتنی شدید بدکاری
دکھانے کے لئے اِن فانی جسموں میں یہاں زمین
پر مُقیم رکھے گا؟
۲۷-اے خُدا دیکھ وہ تجھ سے دُعا کرتے ہیں اور
تو بھی وہ اپنے دل کے غرور میں مغلوب ہیں۔
دیکھ اے خُداوند، اپنی زبان کے ساتھ تو وہ تُجھ
سے دُعا کرتے ہیں جبکہ وہ دُنیا کی باطل چیزوں کے
سبب بہت زیادہ مُتکبر ہیں۔
۲۸-اے میرے خُدا دیکھ اُنکی قیمتی پوشاکیں
اور اُنکی انگوٹھیاں اور اُنکے گلوبند اور اُنکے سونے
کے زیورات اور اُنکی سب قیمتی اشیا، جن سے وہ
ملبس ہیں اور دیکھ کہ اُنکے دل تو اُن پر لگے ہیں اور
پھر بھی وہ فریاد تیرے سامنے کرتے اور کہتے
ہیں — اے خُدا، ہم تیرے شُکر گزار ہیں کیونکہ
ہم تیرے چُنے ہوئے لوگ ہیں جبکہ دُوسرے تو
ہلاک ہوں گے۔
۲۹- ہاں اور وہ کہتے ہیں کہ تُو نے بتایا ہے کہ
کوئی مسیح نہ ہو گا۔
۳۰- اے خُداوند خُدا تُو کب تک اِن لوگوں
میں ایسی بدی اور بے دینی رہنے دے گا؟
اے خُداوند مجھے طاقت بخش کہ میں اپنی کمزوری
برداشت کروں۔ کیونکہ میں کمزور ہوں اور
اِن لوگوں میں ایسی بدکاری میری جان کو تکلیف
دیتی ہے۔
۳۱-اے خُداوند میرا دِل نہایت غمگین ہے، کیا
تُو مسیح میں میری جان کو تسلی دے گا۔ اے
خُداوند، کیا تُو مجھے قوت بخشے گا کہ میں اِن تکلیفوں
کو صبر کیساتھ برداشت کروں جو مجھ پر اُن لوگوں
کی بدی کے سبب آتی ہیں۔
۳۲-اے خُداوند کیا تُو میری جان کو تسلی دے گا
اور مجھے کامیابی بخشے گا اور میرے ساتھ محنت
کرنیوالوں کو بھی — ہاں عمون اور ہارون اور
اومنر اور امیولک اور زیضرم اور میرے دو
بیٹوں کو بھی — ہاں اے خُداوند یعنی تُو اِن سب
کو تسلی دے گا، ہاں کیا تُو اُنکی جانوں کو مسیح میں
تسلی دے گا۔
۳۳- کیا تُو اُنہیں قوت بخشے گا تاکہ وہ اپنی

تکلیفیں جو اِن لوگوں کی بدیوں کے باعث اُن پر آتی ہیں، برداشت کر سکیں۔

۳۴- اے خُداوند ہم پر عنایت کر تاکہ ہم اُنہیں دوبارہ مسیح میں تیرے پاس لانے میں کامیاب ہُوں۔

۳۵- اے خُداوند دیکھ اُنکی جانیں بیش قیمت ہیں اور اُن میں سے بہت سارے ہمارے بھائی ہیں، اِس لئے اے خُداوند ہمیں قوت اور حکمت بخش تاکہ ہم اپنے اِن بھایوں کو دوبارہ تیرے پاس لا سکیں۔

۳۶- اب ایسا ہُوا کہ یہ باتیں کہنے کے بعد ایلما نے اُن سب پر ہاتھ رکھے جو اُسکے ساتھ تھے۔ اور دیکھو جب اُس نے اُنکے سروں پر ہاتھ رکھے تو وہ پاک رُوح سے معمُور ہو گئے۔

۳۷- اور اِس کے بعد وہ ایک دُوسرے سے خُدا ہُوئے اِس فکر کے بغیر، کہ وہ کیا کھائیں گے یا کیا پیئں گے یا کیا پہنیں گے۔

۳۸- اور خُداوند نے اُنکے لئے مہیا کیا تاکہ وہ بھوکے نہ رہیں نہ ہی پیاسے رہیں، ہاں اور اُس نے اُنہیں قوت دی کہ اُسوقت تک ہر قسم کی تکلیف برداشت کریں جب تک وہ مسیح کی خوشی سے مغلوب نہیں ہو جاتے۔ اب یہ ایلما کی دُعا کے مطابق ہُوا تھا اور یہ اِسلئے ہُوا کیونکہ اُس نے ایمان کے ساتھ دُعا کی تھی۔

---

۳۲ باب

ایلما مسکینوں کو تعلیم دیتا ہے جنکی مصیبتوں نے اُنہیں حلیم بنا دیا تھا —— ایمان وہ اُمید ہے جو دیکھی نہیں جا سکتی لیکن سچّ ہوتی ہے —— ایلما گواہی دیتا ہے کہ فرشتے آدمیوں، عورتوں اور بچوں کی خدمت کرتے ہیں —— ایلما کلام کو بیج سے تشبیہہ دیتا ہے —— یہ ضرور بویا جانا چاہیے اور پرورش کیا جانا چاہیے —— تب یہ بڑھ کر ایک درخت بنتا ہے جس سے ابدی زندگی کا پھل حاصل ہوتا ہے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ آگے بڑھے اور اُن کے عبادتخانوں اور گھروں میں جا کر لوگوں میں خُدا کے کلام کی منادی کرنے لگے، ہاں اور بلکہ اُنہوں نے کوچوں میں بھی کلام کی منادی کی۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ اُن میں بڑی محنت کے بعد وہ مسکین طبقہ لوگوں میں کامیابی حاصل کرنے لگے کیونکہ دیکھو اُن کے پھٹے پُرانے کپڑوں کے باعث اُنہیں عبادتخانوں سے باہر نکال دیا جاتا تھا ——

۳- سو وہ اُنہیں ناپاک سمجھ کر اپنے عبادتخانوں میں خُدا کی عبادت کے لئے داخل نہ ہونے دیتے تھے، اِسلئے کہ وہ غریب تھے، ہاں اُنکے بھائی اُنہیں میل سمجھتے تھے کیونکہ وہ دُنیاوی چیزوں کے اعتبار سے غریب تھے اور وہ دِل کے بھی غریب تھے۔

۴- اب جب ایلما لوگوں کو کوہ عونیدہ پر تعلیم دے رہا اور کلام کر رہا تھا تو وہاں ایک بڑی بھیڑ اُسکے پاس آئی، یہ وہ تھے جنکی بابت ہم نے بتایا کہ جو دل کے غریب تھے، دُنیاوی چیزوں کے اعتبار سے اپنی غربت کے باعث۔

۵- اور وہ ایلما کے پاس آئے اور ایک جو اُن میں معتبر تھا اُس سے کہنے لگا کہ دیکھ میرے یہ بھائی کیا کریں کیونکہ یہ اپنی غربت کے سبب تمام آدمیوں میں دُھتکارے گئے ہیں اور ہاں خاص کر ہمارے

کاہنوں میں کیونکہ اُنہوں نے ہمیں ہمارے عبادتخانوں سے نکال دیاہے، جنہیں بنانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے ہم نے بہت زیادہ محنت کی اور اُنہوں نے ہمیں ہماری بہت زیادہ غربت کے سبب نکال دیاہے اور اپنے خُدا کی عبادت کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی جگہ نہیں اور دیکھو اب ہم کیا کریں؟

٦-اوراب جب ایلمانے یہ سُنا تواُس نے اپنا چہرہ فوراً اُسکی جانب پھیرا اور بڑی خوشی کے ساتھ اُس پر نظر کی کہ اُن کی مصیبتوں نے سچ مچ اُنہیں حلیم بنادیا تھااور کہ وہ کلام سُننے کے لئے تیار تھے۔

٧- سواُس نے دوسری بھیڑ سے اور کچھ نہ کہا بلکہ اپناہاتھ پھیلایااور اُن پر نظر کی جوسچ مچ صابر تھے اور بُلند آواز میں اُن سے کہنے لگا۔

٨- مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُم دِل کے فروتن ہواور اگرایساہی ہے توتُم مبارک ہو۔

٩- دیکھو تُمہارا بھائی کہتا ہے کہ ہم کیا کریں؟ —— کیونکہ ہم اپنے عبادتخانوں سے نکال دیے گئے ہیں تاکہ ہم اپنے خُدا کی عبادت نہ کرسکیں۔

١٠-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، تُم کیا سمجھتے ہو کہ خُدا کی عبادت صرف تُمہارے عبادتخانوں ہی میں ہوسکتی ہے؟

١١-اور پھر مَیں یہ پوچھتا ہُوں، کیا تُم سمجھتے ہو کہ ہفتہ میں صرف ایک ہی مرتبہ خُدا کی عبادت ہو؟

١٢- مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ اچھا ہے کہ تُمہیں تُمہارے عبادتخانوں سے نکالا گیاہے تاکہ تُم فروتن بنواور کہ تُم حکمت سیکھو کیونکہ تُمہارے لئے حکمت سیکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ اِسلئے ہُوا کہ تُم نکالے گئے کہ تُمہاری بہت زیادہ غربت کے باعث تُمہارے بھائیوں نے تُمہیں حقیر جانا تاکہ تُم دل کے فروتن بنو کیونکہ ضروری تھا کہ تُمہیں فروتن کیا جاتا۔

١٣-اوراب چونکہ تُم مجبور ہوکر حلیم ہُوئے ہو، سو تُم مبارک ہو کیونکہ آدمی بعض اوقات جب مجبور ہوکر حلیم ہوتاہے تووہ توبہ کرتاہے اوراب یقیناً جو کوئی توبہ کرے گا، رحم پائے گااور وہ جو رحم پائے گا اور آخر تک برداشت کرے گا، وہی نجات پائے گا۔

١٤-اوراب جیسا کہ میں نے تُم سے کہا چونکہ تُم مجبور ہو کر حلیم ہوئے، سو تُم مبارک ہو، کیا تُم نہیں سمجھتے کہ وہ زیادہ مبارک ہیں جو خود کو کلام کے سبب حلیم بناتے ہیں؟

١٥-ہاں وہ جوسچ مچ اپنے آپکو حلیم بناتااور اپنے گناہوں سے توبہ کرتااور آخر تک برداشت کرتا ہے وہی مبارک ہو گا —— ہاں اُنکی نسبت زیادہ مبارک ہو گا جو مجبور ہو کر اپنی بہت زیادہ غربت کے باعث حلیم ہوتے ہیں۔

١٦-پس مبارک ہیں وہ جو مجبوری کے بغیر اپنے آپکو حلیم کرتے ہیں یعنی دوسرے لفظوں میں یہ کہ مبارک ہے وہ جو خُدا کے کلام پرایمان رکھتااور دل کی ضد کے بغیر بپتسمہ لیتا ہے، ہاں اُس سے جسے کلام جاننے یعنی کلام کا یقین کرنے سے پہلے کے لئے مجبور کر کے لایا جائے۔

١٧-ہاں اکثر ہیں جو کہتے ہیں اگر تُم ہمیں کوئی آسمانی نشان دکھاؤ گے، تب یقیناً ہم جانیں گے اور پھر ہم ایمان لائیں گے۔

۱۸-اب مَیں پوچھتا ہُوں کیا یہ ایمان ہے ؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں کیونکہ اگر کوئی آدمی ایک چیز کو جانتا ہے تو اُسکے پاس یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ وہ اُسے جانتا ہے۔

۱۹-اور اب اُس کی نسبت جو صرف ایمان رکھتا ہے یعنی صرف ایمان رکھنے کا جواز رکھتا ہے، وہ شخص کتنا زیادہ ملعون ہے جو خُدا کی مرضی جانتا ہے اور اُس پر عمل نہیں کرتا اور گناہ میں پڑا رہتا ہے ؟

۲۰-اب تُمہیں اِس بابت خود دیکھنا ہے۔ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جیسا کہ یہ ایک طرف ہے، دوسری طرف بھی ویسے ہی ہے اور ہر شخص کے لئے اُس کے اعمال کے مطابق ہی ہو گا۔

۲۱-اور اب جیسا کہ میں نے ایمان کی بابت کہا ہے — چیزوں کا کامل علم ہونا ایمان نہیں ہے، سو اگر تُم ایمان رکھتے ہو تو تُم اُن چیزوں کی اُمید رکھتے ہو جو دکھائی نہیں دیتیں لیکن سچّ ہیں۔

۲۲-اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں اور میری خواہش ہے کہ تُم یاد رکھو کہ خُدا اُن سب پر رحم کرتا ہے جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں، پس پہلے تو وہ چاہتا ہے، ہاں کہ تُم اُس کے کلام کا یقین کرو۔

۲۳-اور اب وہ فرشتوں کے ذریعے آدمیوں پر، ہاں صرف آدمیوں پر نہیں بلکہ عورتوں پر بھی اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اب صرف یہی نہیں بلکہ اکثر اوقات چھوٹے بچوں پر بھی اُسکا وہ کلام نازل کیا گیا ہے جو داناؤں اور عالموں کو شکست دیتا ہے۔

۲۴-اور اب میرے پیارے بھائیو جیسا کہ تُم مجھ سے یہ جاننے کے خواہش مند ہو کہ تُمہیں بتاؤں کہ تُمہارے نکالے جانے اور مصیبت میں ڈالے جانے کی وجہ سے تُمہیں اب کیا کرنا ہے — اب مَیں نہیں چاہتا کہ تُم یہ خیال کرو کہ مَیں تُمہیں سچّ کے علاوہ کسی اور چیز سے پرکھ رہا ہُوں —

۲۵-بلکہ میرا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ تُم سب مجبوری سے حلیم ہوئے ہو کیونکہ در حقیقت مجھے یقین ہے کہ تُم میں بعض ایسے بھی ہیں جو ہر طرح کے حالات میں حلیم ہی رہیں گے۔

۲۶-اب جیسا کہ مَیں نے ایمان کی بابت کہا — کہ یہ کامل علم نہیں تھا — اُسی طرح میرے کلام کے ساتھ بھی ہے پہلے تو تُم اُسکے یقینی ہونے کا نہیں جان سکتے، ویسے ہی جیسے ایمان کامل علم نہیں ہے۔

۲۷-لیکن دیکھو اگر تُم میری باتوں کا تجربہ کرنے کے لئے جاگو اور اپنی ذہنی قوتوں کو بیدار کرو اور ذرا سا ایمان رکھو، ہاں صرف اتنا ہی کہ تُمہیں یقین کرنے کی خواہش ہو اور تب اِس خواہش کو اپنے اندر کام کرنے دو اتنا کہ تُمہیں یقین ہونے لگے کہ تُم میرے تھوڑے سے کلام کو جگہ دینے لگو۔

۲۸-اب ہم کلام کو بیج سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ اب اگر تُم جگہ دو تاکہ بیج تُمہارے دلوں میں بویا جائے تو دیکھو اگر یہ سچّا بیج یعنی اچھا بیج ہوا، اگر تُم نے اُسے بے اعتقادی کے سبب باہر نہ نکال دیا تاکہ خُداوند کے رُوح سے تُم مزاحمت نہ کرو، تو دیکھو یہ تُمہارے سینوں میں پھلنے پھولنے لگے گا اور جب تُم اِسے پھلتا پھولتا محسوس کرو تو تُم اپنے آپ سے کہنے لگو گے — کہ یہ یقیناً اچھا بیج ہے

یعنی کہ کلام اچھا ہے کیونکہ یہ میری جان کو وسعت دینے لگا ہے، ہاں میرے فہم کو روشن کرنے لگا ہے ہاں یہ مجھے خوش ذائقہ معلوم ہونے لگا ہے۔

۲۹- اب دیکھو کیا یہ تُمہارے ایمان کو نہ بڑھائے گا؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ہاں باوجود اِسکے کہ یہ کامل علم تک نہیں بڑھا۔

۳۰- لیکن دیکھو جب بیج پھلتا پُھولتا اور پُھوٹتا اور بڑھنے لگتا ہے تو تُمہیں ضرور کہنا ہوگا کہ بیج اچھا ہے کیونکہ دیکھو یہ پھلتا پُھولتا اور پُھوٹتا اور بڑھنے لگا ہے اور اب دیکھو کیا یہ تُمہارے ایمان کو مضبوط نہیں کرے گا؟ ہاں یہ تُمہارے ایمان کو مضبوط کرے گا کیونکہ تُم کہو گے، میں جان گیا ہوں کہ یہ بیج اچھا ہے کیونکہ دیکھو یہ پھلتا پُھولتا اور بڑھنے لگا ہے۔

۳۱- اور اب دیکھو کیا تُمہیں یقین ہے کہ یہ اچھا بیج ہے؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ہاں کیونکہ ہر ایک بیج اپنی ہی مانند پھل لاتا ہے۔

۳۲- پس اگر تو بیج بڑھتا ہے تو یہ اچھا ہے لیکن اگر یہ نہیں بڑھتا تو دیکھو یہ اچھا نہیں ہے، سو یہ باہر پھینکا جاتا ہے۔

۳۳- اور اب دیکھو چونکہ تُم نے تجربہ کیا ہے اور بیج بویا ہے اور یہ پھلا پُھولا ہے اور پُھوٹا ہے اور بڑھنے لگا ہے، تب تُمہیں علم ہونا چاہیے کہ بیج اچھا ہے۔

۳۴- اور اب دیکھو کیا تُمہارا علم کامل ہے؟ ہاں تُمہارا علم اِس چیز میں کامل ہے اور تُمہارا ایمان غیر متحرک ہے اور اِسکی وجہ یہ ہے کیونکہ تُم جانتے ہو کہ کلام نے تُمہاری جانوں کو ترقی دی ہے اور تُم یہ بھی جانتے ہو کہ یہ اب پُھوٹ نکلا ہے تاکہ تُمہارا فہم روشن ہونے لگے اور تُمہارا ذہن کشادہ ہونا شروع ہو۔

۳۵- تو پھر کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ میں تُم سے کہتا ہوں، ہاں کیونکہ یہ روشنی ہے اور جو کچھ روشن ہے اچھا ہے، اِسلئے کہ یہ قابل فہم ہے، سو ضرور ہے کہ تُم جانو کہ یہ اچھا ہے اور اب دیکھو کیا یہ نُور چکھ لینے کے بعد تُمہارا علم کامل ہے؟

۳۶- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں نہ ہی تُم اپنے ایمان کو ایک طرف رکھ چھوڑو کیونکہ تُم نے بیج بونے کے لئے ایمان کا استعمال اِسلئے کیا ہے تاکہ تُم یہ جاننے کے لئے تجربہ کرنے کی کوشش کرو کہ آیا بیج اچھا ہے۔

۳۷- اور دیکھو جب درخت بڑھنے لگتا ہے تو تُم کہتے ہو آؤ ہم اِس کی نشوونما کے لئے زیادہ خیال رکھیں تاکہ یہ جڑ پکڑے اور بڑھے اور ہمارے لئے پھل لائے۔ اور اب دیکھو اگر تُم اِس کا کافی خیال رکھو گے تو یہ جڑ پکڑے گا اور بڑھے گا اور پھل لائے گا۔

۳۸- لیکن اگر تُم درخت کی نشوونما میں غفلت کرو گے اور اِسکا خیال نہ رکھو گے تو دیکھو یہ جڑ بالکل نہیں پکڑے گا اور جب سُورج کی گرمی پڑے گی تو اُسے جُھلسادے گی کیونکہ جڑ نہ ہونے سے یہ سوکھ جائے گا اور تُم اُسے اُکھاڑ کر باہر پھینک دو گے۔

۳۹- اب یہ اِسلئے نہیں کہ بیج اچھا نہ تھا، نہ ہی اِسلئے کہ اُسکا پھل پسندیدہ نہ ہوگا بلکہ اِسکا

سبب تُمہاری بنجر زمین ہے اور چونکہ تُم نے درخت کی نشوو نمانہ کی اِس لئے اِسکا پھل بھی حاصل نہ کر سکے۔

۴۰- اور یوں اگر تُم کلام کی نشو و نما نہ کرو گے، ایمان کی آنکھ سے اُسکے پھل کے منتظر نہ ہو گے تو پھر تُم کبھی بھی زندگی کے درخت کا پھل نہ توڑ سکو گے۔

۴۱- لیکن اگر تُم اپنے ایمان اور نہایت جانفشانی اور صبر کیساتھ اُسکے پھل کا انتظار کرتے ہُوئے کلام کی نشو نما کرو گے، ہاں درخت کی نشوو نما کرو گے جب یہ بڑھے گا اور جڑ پکڑے گا اور دیکھو یہ درخت ابدی زندگی کا پھل لائے گا۔

۴۲- اور کلام کی نشوو نما میں تُمہاری جانفشانی اور تُمہارے ایمان اور تُمہارے صبر کے باعث کہ یہ تُم میں جڑ پکڑ سکتا ہے، دیکھو تُم آخر کار اِس درخت کا پھل توڑو گے جو بیش قیمت ہے جو ہر طرح کی مٹھاس سے زیادہ میٹھا ہے اور جو کسی بھی سفید چیز سے زیادہ سفید ہے اور ہاں ہر پاک چیز سے زیادہ پاک ہے اور تُم اِس پھل کو سیر ہونے تک کھاؤ گے تاکہ تُم نہ بُھوکے، نہ ہی پیاسے رہو۔

۴۳- تب میرے بھائیو تُم اپنے ایمان اور اپنی جانفشانی اور صبر اور تحمل سے اپنے لئے درخت سے پھل توڑنے کا انتظار کر کے اپنا اجر پاؤ گے۔

باب ۳۳

زینوس نے تعلیم دی کہ لوگ ہر جگہ دُعا اور عبادت کریں اور یہ کہ بیٹے کے سبب سزائیں موقوف کر دی گئی ہیں — زینوق نے تعلیم دی کہ بیٹے کے سبب رحم کیا جاتا ہے — موسیٰ نے بیابان میں اُونچے پر لٹکا کر ابن خُدا کا نشان ظاہر کیا۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اب ایلما کے یہ باتیں کرنے کے بعد اُنہوں نے اُس کے پاس یہ جاننے کیلئے ایک کو بھیجا کہ آیا وہ ایک خُدا پر ایمان رکھیں تاکہ وہ یہ پھل حاصل کر سکیں جسکے متعلق اُس نے ابھی کہا ہے یا وہ کیسے بیج یا وہ کلام بوئیں جسکا اُس نے کہا ہے اور جس کے متعلق اُس نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ وہ اُن کے دلوں میں بویا جائے یا اُنہیں کس طریقہ سے اپنے ایمان پر عمل شروع کرنا چاہیے۔

۲- اور ایلما نے اُن سے کہا، دیکھو تُم کہتے ہو کہ تُم اب اپنے خُدا کی عبادت اِسلئے نہیں کر سکتے کیونکہ تُمہیں تُمہارے عبادتخانوں سے نکال دیا گیا ہے۔ لیکن دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر تُمہارا خیال ہے کہ تُم اب خُدا کی عبادت نہیں کر سکتے تو تُم ایک بڑی غلطی کر رہے ہو اور تُمہیں نوشتوں میں سے پڑھنا چاہیے، اگر تُمہارا خیال ہے کہ تُم نے وہیں سے یہ سیکھا ہے تو پھر تُم نے اُنہیں سمجھا ہی نہیں ہے۔

۳- کیا تُم کو وہ پڑھا یاد ہے جو قدیم نبی زینوس نے دُعا یا عبادت کے متعلق کہا تھا؟

۴- کیونکہ اُس نے کہا، اے خُدا تُو رحیم ہے کیونکہ تُونے میری دُعائیں سُنیں یعنی جب مَیں بیابان میں تھا، ہاں تُونے رحم کیا جب مَیں نے اُن کے متعلق دُعا کی جو میرے دشمن تھے اور تُونے اُنہیں میری طرف پھیرا۔

۵- ہاں اے خُدا تُونے مجھ پر اُس وقت رحم کیا جب مَیں نے اپنے کھیت میں تجھ سے فریاد

کی جب میں نے اپنی دُعا میں تجھ سے فریاد کی اور تُو نے میری سُنی۔
۶- اور پھر اے خُدا، جب مَیں اپنے گھر کی طرف مڑا تو تُو نے میری دُعا سُنی۔
۷- اور جب اے خُداوند میں اپنی کوٹھڑی میں تھا اور تجھ سے دُعا کی تُو نے میری سُنی۔
۸- ہاں تُو اپنے بچوں پر رحم کرتا ہے جب تجھ سے وہ فریاد کرتے ہیں کہ تُو سُنے نہ کہ آدمی اور تُو اُن کی سنتا ہے۔
۹- ہاں اے خُدا تُو مجھ پر رحم کرتا ہے اور تُو نے میری فریاد اپنے اجتماع میں سُنیں۔
۱۰- اور ہاں تُو نے تب بھی میری سُنی جب میں نکال دیا گیا اور جب میرے دشمنوں نے میری حقارت کی، ہاں تُو نے میری فریادیں سُنی اور میرے دشمنوں پر خفا ہُوا اور تُو نے اپنے غضب میں اُنکو تیزی سے تباہ کن سزا دی۔
۱۱- اور تُو نے میری مصیبتوں اور خلوص کے باعث میری فریاد سُنی اور اُس کا سبب تیرا بیٹا ہے کہ تُو مجھ پر یوں رحم کرتا رہا ہے، سو مَیں اپنی تمام مصیبتوں میں تُجھ سے فریاد کروں گا کیونکہ تُجھ میں میری خُوشی ہے، اِسلئے کہ تُو نے اپنے بیٹے کے سبب اپنی سزاؤں کو مجھ سے دُور کیا ہے۔
۱۲- اور اب ایلما نے اُن سے کہا، کیا تُم اُن نوشتوں پر ایمان رکھتے ہو جنہیں اُن قدیمیوں نے لکھا؟
۱۳- دیکھو اگر تُم ایسا کرتے ہو تو ضرور ہے کہ جو ذینوس نے کہا اُسکا بھی یقین کرو کیونکہ دیکھو وہ کہتا ہے کہ تُو نے اپنے بیٹے کے سبب اپنی سزاؤں کو دُور کیا۔
۱۴- اب میرے بھائیو دیکھو مَیں پوچھتا ہُوں، کیا تُم نے نوشتوں کو پڑھا ہے؟ اگر تُم نے پڑھا ہے تو خُدا کے بیٹے پر کیونکر ایمان نہیں لاتے؟
۱۵- کیونکہ یہ نہیں لکھا کہ صرف ذینوس نے ہی اِن باتوں کی بابت کلام کیا بلکہ ذینوق نے بھی اِن باتوں کے بارے کلام کیا ہے ——
۱۶- کیونکہ دیکھو اُس نے کہا، اے خُداوند تُو اِن لوگوں کے ساتھ اِسلئے ناراض ہے کیونکہ وہ اُن مہربانیوں کو نہیں سمجھتے جو تو اپنے بیٹے کے سبب اُن پر کرتا ہے۔
۱۷- اور اب میرے بھائیو تُم دیکھتے ہو کہ دُوسرے قدیم نبی نے بھی خُدا کے بیٹے کی گواہی دی اور چونکہ لوگ اُس کی باتیں نہ سمجھے، سو اُنہوں نے اُسے سنگسار کر کے مار ڈالا۔
۱۸- لیکن دیکھو یہ سب کچھ نہیں صرف یہ نبی ہی نہیں جنہوں نے خُدا کے بیٹے کے متعلق کہا ہے۔
۱۹- دیکھو موسیٰ نے اُس کی بابت کلام کیا، ہاں اور دیکھو بیابان میں ایک نشان اُونچا کیا گیا تاکہ جو کوئی اُس پر نظر کرتا زندہ رہتا۔ اور بہتوں نے نظر کی اور زندہ رہے۔
۲۰- لیکن تھوڑے لوگ اُن باتوں کے معنی سمجھے اور اُسکا سبب اُنکے دلوں کی سختی تھی۔ لیکن بہتیرے تھے جو اتنے سخت دل تھے کہ اُنہوں نے اِس پر نظر کرنے سے انکار کیا، سو وہ ہلاک ہوئے۔ اب نظر نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ یہ ایمان نہ رکھتے تھے کہ یہ اُنکو شفایاب کرے گا۔

۲۱-اب میرے بھائیو اگر تُم شفا کے لئے محض نظریں اُٹھا کر دیکھ لو تاکہ شفا پاؤ تو کیا تُم جلدی سے نہ دیکھو گے یا بہ نسبت اِسکے اپنی ہلاکت کے لئے بے اعتقادی میں اپنے دلوں کو سخت کرو گے اور کاہل بن کر اپنی نظریں تک اُوپر نہ اُٹھاؤ گے؟

۲۲-اگر ایسا ہے تو تُم پر مصیبت آئے گی، لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اپنی آنکھیں اُٹھاؤ اور خُدا کے بیٹے پر ایمان لانے لگو کہ وہ اپنے لوگوں کو مُخلّصی دینے آئے گا اور کہ وہ اُن کے گناہوں کے کفارے کے لئے دُکھ اور موت برداشت کرے گا اور کہ وہ مُردوں میں سے دوبارہ جی اُٹھے گا جس سے کہ قیامت واقع ہوگی تاکہ تمام لوگ یومِ آخر عدالت کے دن اپنے کاموں کے مطابق عدالت کے لئے اُسکے سامنے کھڑے ہوں۔

۲۳-اور اب میرے بھائیو، مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم اِس کلام کو اپنے دلوں میں اُگاؤ جب یہ بڑھنے لگے، تب اپنے ایمان کیساتھ اِسکی پرورش کرو اور دیکھو یہ تُم میں درخت بن کر ہمیشہ کی زندگی کی طرف بڑھتا رہے گا۔ اور یہ کہ خُدا تُمہارے بوجھ اُسکے بیٹے کی خوشی کے وسیلے ہلکے کرے گا۔ اور بلکہ اگر تُم چاہو تو یہ سب کر سکو گے۔ آمین۔

۳۴ باب

امیولک گواہی دیتا ہے کہ مسیح کا کلام نجات ہے — اگر کفّارہ نہ ہو تو تمام بنی نوع انسان ہلاک یقیناً ہو جائیں — موسیٰ کی ساری شریعت خُدا کے بیٹے کی قربانی کی طرف اشارہ کرتی ہے — ابدی مخلصی کے منصوبے کی بنیاد ایمان اور توبہ پر ہے — جسمانی اور رُوحانی برکتوں کے لئے دُعا کرو — یہ زندگی بنی نوع انسان کیلئے خُدا سے ملاقات کی تیاری کے وقت کے لئے ہے — خُدا کے سامنے خوف کھاتے ہُوئے اپنی نجات کے کام کرتے رہو۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما اُن سے یہ باتیں کہہ چکا تو وہ زمین پر بیٹھ گیا اور امیولک اُٹھا اور اُنہیں یہ کہہ کر تعلیم دینے لگا۔

۲- میرے بھائیو میرا خیال ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ مسیح کی آمد کے متعلق جو کہا گیا ہے تُم اِس سے واقف نہ ہو جسکی ہم خُدا کا بیٹا کہہ کر تعلیم دیتے ہیں، ہاں مَیں جانتا ہُوں کہ یہ باتیں ہمارے ساتھ تُمہارے اختلاف سے پیشتر کئی بار تُمہیں سکھائی گئی ہیں۔

۳-اور چونکہ تُم نے میرے پیارے بھائی سے چاہا کہ وہ تُم پر ظاہر کرے کہ تُمہیں اپنی مصیبتوں کے بارے کیا کرنا چاہیے اور اُس نے تُمہارے دل تیار کرنے کے لئے کچھ باتیں بتائی ہیں اور ہاں اُس نے تُمہیں ایمان رکھنے اور صبر کرنے کی نصیحت کی ہے —

۴-ہاں بلکہ تُمہارا اتنا ایمان ہو کہ تُم اپنے دلوں میں کلام کو بو سکو تاکہ تُم اِس کی نیکی کے تجربے کی کوشش کرو۔

۵-اور ہم نے دیکھا ہے کہ بڑا سوال جو تُمہارے ذہنوں میں آیا، یہ ہے کہ کلام خُدا کے بیٹے میں ہی ہو گا یا آیا کہ مسیح نہیں آئے گا۔

۶- اور تُم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ میرے بھائیوں نے بہت سی مثالوں میں تُمہارے سامنے ثابت کیا ہے کہ نجات کا کلام مسیح ہی میں ہے۔

٧- میرے بھائی نے ذینوس کی باتوں کا حوالہ دیا کہ مخلصی خُدا کے بیٹے کے وسیلے ملتی ہے اور ذینوق کی باتوں کا بھی اور اُس نے ثابت کرنے کیلئے کہ یہ باتیں سچّ ہیں، موسیٰ کا حوالہ بھی دیا۔

٨- اور اب دیکھو مَیں خود بھی تُمہیں گواہی دیتا ہُوں کہ یہ باتیں سچّ ہیں۔ دیکھو مَیں تم سے کہتا ہُوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اپنے لوگوں کی خطائیں اپنے پر لینے مسیح بنی آدم کے درمیان آئے گا اور کہ وہ جہاں کے لوگوں کے گناہوں کا کفّارہ دے گا کیونکہ یہ خُداوند خُدا نے فرمایا ہے۔

٩- اِسلئے یہ ضروری ہے کہ کفّارہ دیا جاتا کیونکہ ابدی خُدا کے عظیم منصوبہ کے مطابق کفّارہ دیا جانا ضروری تھا، ورنہ تمام بنی نوانسان ہر صورت ہلاک ہوتے، ہاں سب سرکش ہو گئے ہیں، ہاں سب گر چُکے ہیں اور گمراہ ہیں اور یقیناً ہلاک ہوتے، سوائے کفارہ کے وسیلے سے جسکا دیا جانا ضروری ہے۔

١٠- کیونکہ یہ ضروری ہے کہ ایک بڑی اور آخری قربانی ہو، ہاں کسی آدمی کی قربانی نہیں نہ ہی حیوان کی نہ ہی کسی قسم کے پرندے کی کیونکہ یہ انسانی قربانی نہ ہو گی بلکہ ضرور ہے کہ یہ ایک لامحدود اور ابدی قربانی ہو۔

١١- اب کوئی ایسا آدمی نہیں جو اپنے خون کی قربانی دے تاکہ کسی دوسرے کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اب اگر ایک شخص خون کرتا ہے تو دیکھو کیا ہماری شریعت جو راست ہے، اُس کے بھائی کی جان لے گی؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں۔

١٢- بلکہ شریعت اُسکی جان کی طالب ہے جس نے خون کیا ہے، پس ایسا کچھ نہیں ہو سکتا جو لامحدود کفارے سے کم ہو جو جہان کے گناہوں کے لئے کافی ہو۔

١٣- پس ضروری ہے کہ ایک بڑی اور آخری قربانی ہو اور تب یہ ہو گا یعنی یہ ضروری ہے کہ خون بہانا ختم ہو تب موسیٰ کی شریعت پوری ہو گی، ہاں سب پورا ہو گا ہر ایک نقطہ اور شوشہ سب پورا ہو گا اور کچھ بھی نہیں جو ٹل جائے۔

١٤- اور دیکھو شریعت کے پورے معنی یہی ہیں ہر نقطہ اُس بڑی اور آخری قربانی کی جانب اشارہ کرتا ہے اور وہ بڑی اور آخری قربانی خُدا کے بیٹے کی ہو گی، ہاں لامحدود اور ابدی۔

١٥- اور یوں وہ اُن سب کو نجات دے گا جو اُس کے نام پر ایمان لائیں گے، اُس آخری قربانی کا مقصد یہی ہے کہ رحم کے پیالے لائے جائیں جو انصاف پر معتبر ہوں اور انسانوں کے لئے ایسا وسیلہ ہوں تاکہ وہ توبہ کے لئے ایمان لائیں۔

١٦- اور یوں رحم انصاف کے تقاضے پورے کر سکتا ہے اور اُنہیں سلامتی کے بازوؤں کے گھیرے میں لے سکتا ہے، جبکہ وہ جو توبہ کے لئے ایمان نہیں لاتا، اُسے شریعت کے انصاف کے تمام تقاضوں کا سامنا کرنا ہو گا، پس جسکا توبہ پر ایمان ہے، مخلصی کا عظیم اور ابدی منصوبہ اُسی کے لئے ہے۔

١٧- سو میرے بھائیو خُدا تُمہیں بخشے کہ تم ایمان لاکر توبہ کرنے لگو کہ تُم اُس کا پاک نام لینا شروع کرو تاکہ وہ تُم پر رحم کرے۔

۱۸- ہاں اُس سے رحم کی فریاد کرو کیونکہ وہ
بچانے پر قادر ہے۔
۱۹- ہاں اپنے آپکو حلیم بناؤ اور اُس سے دُعا
کرتے رہو۔
۲۰- ہاں جب تُم کھیتوں میں ہو تو اپنے سارے
گلے کیلئے اُس سے فریاد کرو۔
۲۱- اپنے گھروں میں، ہاں اپنے سارے
گھرانے کیلئے صُبح اور دوپہر اور شام کو اُس سے
فریاد کرو۔
۲۲- ہاں اپنے دُشمنوں کی قوت کے خلاف اُس
سے فریاد کرو۔
۲۳- ہاں ابلیس کے خلاف جو ساری راستبازی کا
دشمن ہے اُس سے فریاد کرو۔
۲۴- اپنے کھیتوں کی فصلوں کے لئے اُس سے
فریاد کرو تاکہ تُم اُس میں خوش حال ہو۔
۲۵- اپنے کھیتوں میں گلوں کیلئے فریاد کرو تاکہ وہ
پھلیں پھولیں۔
۲۶- لیکن یہی سب کچھ نہیں بلکہ تُم اپنے بیابان
میں اور اپنی کوٹھڑیوں میں اور اپنے پوشیدہ
مقاموں پر ساری جان تک اُنڈیل دینا۔
۲۷- ہاں جب تُم خُداوند سے دُعا نہیں کر رہے
ہوتے تو تُمہارا دل تُمہاری بھلائی اور اُن سب کی
بھلائی کے لئے جو تُمہارے اردگرد ہیں، اُسی کی
طرف دُعا میں لگا رہے۔
۲۸- اور اب دیکھو میرے پیارے بھائیو مَیں تُم
سے کہتا ہُوں یہ مت سمجھو کہ یہی سب کچھ ہے
کیونکہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر تُم محتاجوں
اور ننگوں سے مُنہ پھیرتے اور بیماروں اور
مصیبت زدوں کی خبر نہیں لیتے اور اپنے مال میں
محتاجوں کو شریک نہیں کرتے —— مَیں تُم سے
کہتا ہُوں کہ اگر تُم نے اِن میں سے کچھ نہیں کیا تو
دیکھو تُمہاری دُعائیں بیفائدہ ہیں اور تُمہیں کچھ
حاصل نہیں اور تُم اِن ریاکاروں کی مانند ہو جو
ایمان کا انکار کرتے ہیں۔
۲۹- پس اگر تُمہیں خیرات دینا یاد نہیں تو تُم
اُس میل کی مانند ہو جسے صاف کرنیوالے باہر
پھینک دیتے ہیں (اِس کے بیکار ہونے کے سبب)
اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندی جاتی ہے۔
۳۰- اور اب میرے بھائیو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم
جو اتنی زیادہ گواہیاں پا چُکے ہو، دیکھ چُکے ہو کہ
مُقدّس نوشتے اِن باتوں کی تصدیق کرتے ہیں تُم
آؤ اور توبہ کے موافق پھل لاؤ۔
۳۱- ہاں مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم آؤ اور اپنے دلوں
کو اور سخت نہ کرو کیونکہ دیکھو اب تُمہاری نجات کا
وقت اور دن ہے اور اِسلئے اگر تُم توبہ کرو گے اور
اپنے دلوں کو سخت نہ کرو گے تو فی الفور مخلصی کا
عظیم منصوبہ تُمہاری طرف لایا جائے گا۔
۳۲- کیونکہ دیکھو یہ زندگی انسان کیلئے خُدا
سے ملاقات کی تیاری کا وقت ہے، ہاں دیکھو
اِس زندگی کا وقت انسان کے لئے اپنی محنت
کرنے کا وقت ہے۔
۳۳- اور اب جیسا مَیں نے تُم سے پہلے کہا ہے
چونکہ تُم نے بہت سی شہادتیں پائی ہیں، سو مَیں تُم
سے درخواست کرتا ہُوں آخری دن تک اپنی توبہ
کے دن کو مت ٹالو کیونکہ ہمیں زندگی کا یہ دن
اِس کے بعد آنیوالی ابدیت کی تیاری کے لئے دیا

گیا، دیکھو اگر ہم اپنے وقت کو اِس زندگی میں بہتر نہ بنائیں تب تاریکی کی رات آتی ہے جس کے بعد کوئی کام نہ ہو گا۔

۳۴- جب تُمہیں موت کے خوفناک مقام پر لایا جائے گا تو پھر تُم نہ کہہ سکو گے کہ مَیں توبہ کرتا ہُوں کہ اپنے خُدا کی طرف رجوع لاتا ہُوں۔ نہیں تُم یہ نہ کہہ سکو گے کیونکہ وہی رُوح جو اِس وقت تُمہارے جسموں میں ہے، موت کے وقت جسم سے نکل جائے گی اور اُسی رُوح کو ابدی دُنیا میں تُمہارے جسم میں داخل ہونے کی قُدرت حاصل ہو گی۔

۳۵- کیونکہ دیکھو اگر تُم اپنی توبہ کے دن کو موت تک ٹالتے ہو تو دیکھو تُم ابلیس کی رُوح کے تابع ہو چکے ہو اور وہ تُم پر اپنی مہر کرتا ہے، سو خُداوند کا رُوح تُم سے الگ ہو گیا ہے اور تُم میں اُسکے لئے کوئی جگہ نہیں اور اب ابلیس کا تُم پر پورا اِختیار ہے اور یہ بدکار کی آخری حالت ہے۔

۳۶- اور مَیں یہ جانتا ہُوں چونکہ یہ خُداوند نے فرمایا کہ وہ ناپاک ہیکلوں میں قیام نہیں کرتا بلکہ وہ راستبازوں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے اور ہاں اُس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ راستباز اُسکی بادشاہی میں باہر نہ نکلنے کے لئے بیٹھیں گے بلکہ اُن کے جامے برے کے خون سے سفید کیے جائیں گے۔

۳۷- اور اب میرے پیارے بھائیو میری خواہش ہے کہ تُم یہ باتیں یاد رکھو اور تُم خُدا کا خوف کھاتے ہُوئے اپنی نجات کے کام کرتے جاؤ اور یہ کہ اب تُم مسیح کی آمد کا انکار نہ کرو۔

۳۸- یہ کہ تُم اب رُوح القدس کے خلاف اور نہ لڑو بلکہ تم اُسے اپنے اندر جگہ دو اور اپنے پر مسیح کا نام لو یہ کہ تُم اپنے آپ کو خاک کی مانند حلیم بناؤ اور جس جگہ پر بھی تُم ہو رُوح اور سچّائی میں خُدا کی عبادت کرو اور یہ کہ اُن بہت سی مہربانیوں اور برکتوں کے لئے جو اُس نے تُمہیں بخشی ہیں، تُم ہر روز خُدا کی شکر گزاری میں بسر کرو۔

۳۹- ہاں اور میرے بھائیوں مَیں تُمہیں یہ نصیحت بھی کرتا ہُوں کہ تُم اپنی دُعاؤں میں مسلسل جاگتے رہو تاکہ ابلیس کی آزمائشیں تُمہیں گمراہ نہ کریں کہ وہ تُم پر غالب نہ آئے تاکہ یوم آخر اُسکے تابعدار نہ ہو کیونکہ دیکھو وہ تُمہیں کوئی نیک اجر نہیں دیتا۔

۴۰- اور اب میرے پیارے بھائیو! مَیں تُمہیں صبر کرنے کی نصیحت کرتا ہُوں اور یہ کہ تُم ہر طرح کی مصیبت برداشت کرو اور یہ کہ اُن کو بُرا بھلا نہ کہو جو تُمہیں تُمہاری نہایت مُفلسی کے باعث خارج کرتے ہیں، مبادا کہ تُم بھی اُن کی مانند گناہگار بنو۔

۴۱- بلکہ یہ کہ تُم صبر کرو اور اِس مضبوط اُمید کیساتھ وہ سب تکلیفیں برداشت کرو کہ ایک دن تُم اپنی تمام مصیبتوں سے آرام پاؤ گے۔

۳۵ باب

کلام کی منادی ضورامیوں کے فریب کو تباہ کر دیتی ہے —— وہ تبدیل ہونیوالوں کو خارج کر دیتے ہیں، جو پھر جرشون میں عمون کے لوگوں میں شامل ہوتے ہیں —— ایلما لوگوں کی بدیوں کے باعث نہایت ملول ہو جاتا ہے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ امیولک کے یہ باتیں ختم کرنے کے بعد وہ ہجوم میں سے نکلے اور جر شون کے مُلک میں آئے۔
۲-ہاں اور باقی ماندہ بھائی بھی ضورامیوں میں کلام کی منادی کرنے کے بعد جر شون کے مُلک میں آئے۔
۳-اور ایسا ہُوا کہ ضورامیوں کے زیادہ مقبول طبقے نے اِس کلام کے متعلق مشورت کی، جس کی اُن میں منادی کی گئی تھی، وہ کلام کے سبب ناخوش تھے کیونکہ اُس نے اُنکا فریب تباہ کیا تھا، اِسلئے وہ کلام پر کان نہ لگاتے تھے۔
۴-اور اُنہوں نے بُلوا بھیجا اور اُس سارے مُلک سے تمام لوگ اِکٹھے ہُوئے اور اُن سے اُس کلام کی بابت مشورت کی گئی جو کیا گیا تھا۔
۵-اب اُن کے حاکموں اور اُن کے کاہنوں اور اُنکے اُستادوں نے لوگوں کو اپنے ارادوں کا علم نہ ہونے دیا، سو اُنہوں نے رازداری کیساتھ لوگوں کی رائے دریافت کی۔
۶-اور ایسا ہُوا کہ تمام لوگوں کی رائے دریافت کر لینے کے بعد اُنہوں نے اُن لوگوں کو اُس مُلک سے نکال دیا جو اُس کلام کی حمایت میں تھے جو ایلما اور اُس کے بھائیوں نے کیا تھا اور وہ بہت سارے تھے اور وہ بھی جر شون کے مُلک میں آئے۔
۷-اور ایسا ہُوا کہ ایلما اور اُسکے بھائیوں نے اُنکی خدمت کی۔
۸-اب ضورامیوں کے لوگ عمون کے اُن لوگوں سے ناخوش تھے جو جر شون کے مُلک میں تھے اور ضورامیوں کے حاکم اعلیٰ نے جو ایک نہایت بدکار آدمی تھا، عمون کے لوگوں کے پاس ایک قاصد اِس خواہش کے ساتھ بھیجا کہ وہ اُن سب کو اپنے مُلک سے نکال دے جو اُن کے مُلک سے وہاں گئے تھے۔
۹-اور اُس نے اُن کے بر خلاف بہت سی دھمکیاں دیں۔ اور اب عمون کے لوگ اُن کی باتوں سے خوف نہ کھاتے تھے، سو اُنہوں نے اُنکو نہ نکالا بلکہ ضورامیوں کے اُن مفلسوں کا استقبال کیا جو اُن کے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے اُن کی دیکھ بھال کی اور اُنہیں کپڑے پہنائے اور اُن کو وراثت کے لئے زمینیں دیں اور اُنکی ضرورتوں کے مطابق اُن کی خدمت کی۔
۱۰-اب اِس نے ضورامیوں کو عمون کے لوگوں کے خلاف غضبناک ہونے کے لئے اُکسایا اور اب وہ لامنوں سے میل کرنے لگے اور اُنہیں بھی اُن کے خلاف غضبناک کرنے کے لئے اُکسانے لگے۔
۱۱-اور یوں ضورامیوں اور لامنوں نے عمون کے لوگوں اور نیفیوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔
۱۲-اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کا سترھواں سال ختم ہُوا۔
۱۳-اور عمون کے لوگ جر شون کے مُلک سے روانہ ہُوئے اور میلک کے مُلک میں آئے تاکہ نیفیوں کی فوجوں کے لئے جر شون کے مُلک میں جگہ ہو اور وہ لامنوں کی فوجوں اور ضورامیوں کی فوجوں کے ساتھ لڑیں اور یوں قضاۃ کے عہد حکومت کے اٹھارہویں سال، لامنوں اور نیفیوں

کے درمیان جنگ شروع ہُوئی اور اِس کے بعد اُنکی لڑائیوں کا حال بیان کیا جائے گا۔
۱۴- اور ایلما اور عمون اور اُنکے بھائی اور ایلما کے دو بیٹے خُدا کے ہاتھوں میں ایک ہتھیار بن کر بہت سے ضورامیوں کو توبہ پر مائل کرنے کے بعد ضریملہ کے مُلک کو لوٹے اور جتنوں نے توبہ کی اپنی زمین سے نکال دیئے گئے لیکن جرشون مُلک میں اُنہوں نے اپنی وراثت کے لئے زمینیں پائیں اور اُنہوں نے اپنے مُلک اور اپنی بیویوں اور بچوں کے دفاع کی خاطر ہتھیار اُٹھائے۔
۱۵- اب ایلما اپنے لوگوں کی بدی، ہاں جنگوں اور خون خرابے اور اُن جھگڑوں کے سبب جو اُن میں تھے، بہت زیادہ ملول تھا اور چونکہ اُس نے کلام کی منادی کی تھی یا کلام کی منادی کے لئے ہر شہر میں لوگوں کے درمیان بھیجا تھا اور دیکھا کہ کلام کی سختی کے باعث لوگوں کے دل سخت ہونے لگے اور وہ ناخوش ہونے لگے ہیں تو اُسکا دل نہایت ملول ہُوا۔
۱۶- سو اُس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا تاکہ راستبازی سے متعلق چیزوں کی بابت اُنہیں الگ الگ ہدایت دے۔ اور ہمارے پاس اُس کی تواریخ کے مطابق اُس کے احکام کے احوال ہیں جو اُس نے اُنہیں دیئے۔

ایلما کے احکام اُسکے بیٹے ہیلمین کے لئے۔

۳۶ اور ۳۷ ابواب پر مشتمل۔

باب ۳۶

ایلما، ہیلمین کو فرشتہ دیکھنے کے بعد اپنی تبدیلی کی بابت بتاتا ہے — وہ شیطانی رُوح کی تکلیفوں کا شکار ہُوا، تب اُس نے یسوع نام کو پکارا اور خُدا میں نئے سرے سے پیدا ہُوا — مُسحور کُن خوشی سے اُسکی جان معمور ہوئی — اُس نے فرشتوں کے لشکروں کو خُدا کی تمجید کرتے دیکھا — جیسے اُس نے دیکھا اور تجربہ پایا ویسے ہی بہت سے تبدیل ہونے والوں نے دیکھا اور تجربہ پایا۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- میرے بیٹے میری باتوں پر کان لگا، اِسلئے کہ میں تُم سے قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ جتنا زیادہ تُو خُدا کے حُکموں کو مانے گا اُتنا ہی تُو مُلک میں خوش حال ہو گا۔
۲- مَیں چاہتا ہُوں کہ تُو ویسا ہی کرے جیسا کہ مَیں نے کیا ہے، مَیں نے اپنے باپ دادا کی اسیری کو یاد رکھا ہے کیونکہ وہ اسیری میں تھے اور ابرہام کے خُدا اور اضحاق کے خُدا اور یعقوب کے خُدا کے سوا کوئی اُنہیں رہائی نہیں دے سکتا تھا اور اُسی نے درحقیقت اُنکی مصیبتوں سے اُنہیں رہائی دی۔
۳- اور اب میرے بیٹے ہیلمین دیکھ کہ تُو ابھی جوان ہے، سو مَیں تجھ سے منت کرتا ہُوں کہ تُو میری باتیں سُن اور مجھ سے سیکھ کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وہ سب جو خُدا پر بھروسہ کرتے ہیں، اپنی آزمائشوں اور اپنی تکلیفوں اور اپنی مصیبتوں میں مدد پاتے ہیں اور یوم آخر وہ اقبالمند ہوں گے۔
۴- اور مَیں نہیں چاہتا کہ تُم یہ خیال کرو کہ مَیں نے یہ خود جانا ہے — جسمانی ہونے سے نہیں

بلکہ رُوحانی ہونے سے، نفسانی نیت سے نہیں
بلکہ خُدا سے۔
۵- اب دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر میں
خُدا میں نئے سرے سے پیدا نہ ہوتا، تو مجھے اِن
باتوں کا علم نہ ہوتا بلکہ خُدا نے اپنے پاک فرشتے
کی زبانی اِن باتوں کو میری کسی راستبازی کے
بغیر مجھ پر آشکارا کیا۔
۶- جب مَیں مضایاہ کے بیٹوں کے ساتھ خُدا کی
کلیسیا کو برباد کرنے نکلا تو دیکھ، خُدا نے اپنے پاک
فرشتے کو ہمارا راستہ روکنے کو بھیجا۔
۷- اور دیکھ وہ ہم سے گرج کی سی آواز میں
ہمکلام ہُوا اور ہمارے پاؤں تلے کی تمام زمین کا
نپ اُٹھی اور ہم سب زمین پر گر پڑے کیونکہ
خُداوند کا خوف ہم پر چھا گیا تھا۔
۸- لیکن دیکھ اُس آواز نے مجھ سے کہا، اُٹھ اور
مَیں اُٹھا اور کھڑا ہُوا اور فرشتے کو دیکھا۔
۹- اور اُس نے مُجھ سے کہا اگر تُم اپنی ہلاکت نہیں
چاہتے تو خُدا کی کلیسیا کی بربادی کا اب مت سوچو۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ مَیں زمین پر گر گیا اور تین
دنوں اور تین راتوں کے لئے میں اپنا مُنہ نہ کھول
سکا نہ ہی اپنے اعضاء ہلا سکا۔
۱۱- اور فرشتے نے مُجھ سے اور بھی باتیں کہیں
جو کہ میرے بھائیوں نے سُنیں لیکن میں اُنہیں نہ
سُن سکا کیونکہ جب مَیں نے یہ باتیں سُنیں —— کہ
اگر تُم اپنی ہلاکت نہیں چاہتے تو خُدا کی کلیسیا کی بر
بادی کا اب مت سوچو —— تو مَیں نہایت حیران
اور خوفزدہ ہُوا مبادا کہ مَیں ہلاک ہو جاؤں، یہ کہ
مَیں زمین پر گر پڑا اور اُس کے بعد کچھ نہ سنا۔
۱۲- بلکہ مَیں ابدی عذاب میں جکڑا ہُوا تھا کیونکہ
میری جان حد درجہ اذیت میں تھی اور مَیں
گناہوں سمیت جکڑا ہُوا تھا۔
۱۳- ہاں مَیں نے اپنے سارے گناہ اور بدیاں یاد
کیں جن کے سبب مجھے جہنم کی تکلیف میں ڈالا
گیا، ہاں مَیں نے جانا کہ مَیں نے اپنے خُدا کے
خلاف بغاوت کی تھی اور کہ مَیں نے اُس
کے مُقدّس احکام پر عمل نہیں کیا تھا۔
۱۴- ہاں اور مَیں نے اُس کے بہت سارے
لوگوں کا خون کیا یعنی گمراہ کر کے تباہی کی طرف
لے آیا، ہاں اور یہ کہ میری بدیاں بہت زیادہ
تھیں کہ اب اپنے خُداوند کی حُضوری میں آنے
کے اِس ناقابل بیان ہولناک خیال ہی سے میری
جان جکڑی جاتی تھی۔
۱۵- آہ مَیں نے سوچا کہ مَیں کہیں دُور چلا جاؤں
اور رُوحانی اور جسمانی دونوں طور پر میرا وجود ہی
باقی نہ رہے تاکہ مَیں اپنے اعمال کی عدالت کے
لئے اپنے خُدا کی حُضوری میں کھڑا نہ کیا جاؤں۔
۱۶- اور اب تین دن اور تین راتیں مَیں جکڑا
یعنی ملعون جان کی تکلیف میں پڑا رہا۔
۱۷- اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں اِس عذاب میں
جکڑا تھا، جب مَیں اپنے تمام گناہوں کی یاد میں
پھنسا ہُوا تھا تو دیکھ مجھے اپنے باپ کی وہ نبوّت یاد
آئی جو اُس نے لوگوں میں یہ بتا کر کی کہ خُدا کا بیٹا
یسوع مسیح نامی دُنیا کے گناہوں کے کفارے کے
لئے اِس دُنیا میں آئے گا۔
۱۸- اب جب میری عقل کو یہ خیال سوجھ گیا
تو مَیں نے اپنے دل میں فریاد کی، اے یسوع

تُوجو خُدا کا بیٹا ہے، مجھ پر رحم کر، جو پت کی سی کڑواہٹ میں ہوں اور موت کی دائمی زنجیروں میں گھرا ہُوا ہُوں۔

۱۹- اور اب دیکھ جب مَیں نے یہ سوچا تو پھر مجھے کوئی دکھ یاد نہ رہا، ہاں اب مَیں اپنے گناہوں کی یاد میں تنگ نہ رہا۔

۲۰- اور مَیں نے کتنی زیادہ خوشی اور عجیب روشنی دیکھی، ہاں جس قدر مجھے تکلیف تھی اُسی قدر میری رُوح خُوشی سے مُعمور ہُوئی۔

۲۱- ہاں میرے بیٹے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ کچھ بھی اتنا شدید اور اتنا تلخ نہیں ہو سکتا، جتنے کہ میرے دُکھ تھے۔ ہاں اے میرے بیٹے پھر مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ دوسری طرف اتنی لطیف اور شیریں کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی جتنی کہ میری خُوشی تھی۔

۲۲- ہاں میں نے خیال کر کے دیکھا جس طرح ہمارے باپ لحی نے دیکھا تھا کہ خُدا اپنے تخت پر بیٹھا، بے شمار فرشتوں کے لشکروں میں گھرا ہُوا ہے، جو اپنے خُدا کے لئے نغمہ سرائی اور تمجید کر رہے ہیں اور ہاں میری رُوح وہاں رہنے کے لئے ترسی تھی۔

۲۳- لیکن دیکھ پھر میرے اعضا کی قوت بحال ہُوئی اور مَیں اپنے پیروں پر کھڑا ہُوا اور مَیں نے لوگوں پر آشکارا کیا کہ مَیں خُدا میں نئے سرے سے پیدا ہُوا ہُوں۔

۲۴- ہاں اور کہ اُس وقت سے لے کر اب تک مَیں نے بغیر رُکے محنت کی ہے کہ مَیں لوگوں کو توبہ کی طرف لاؤں تاکہ اُنکو بڑی خوشی کے اُس ذائقے کی طرف لاؤں جو مَیں نے چکھا ہے تاکہ وہ بھی خُدا مَیں نئے سرے سے پیدا ہُوں اور رُوح اُلقدس سے معمور ہُوں۔

۲۵- ہاں اور اب دیکھ، اے میرے بیٹے خُداوند مجھے میری محنت کے اجر میں بڑی خوشی عنایت کرتا ہے۔

۲۶- کیونکہ اُس کلام کے سبب جو اُس نے مجھے دیا، دیکھو خُدا میں بہت سارے نئے سرے سے پیدا ہُوئے ہیں اور اُنہوں نے بھی چکھا ہے جس طرح کہ مَیں نے چکھا تھا اور رُوبرو دیکھ چُکے ہیں، جس طرح مَیں دیکھ چُکا ہُوں، سو وہ اِن باتوں کو جانتے ہیں جو مَیں نے کہی ہیں، جیسا کہ مَیں جانتا ہُوں اور جو علم میرے پاس ہے خُدا کی طرف سے ہے۔

۲۷- اور ہر قسم کی آزمائشوں اور تکلیفوں کے دوران ہاں اور ہر طرح کی مصیبتوں میں میری مدد کی گئی ہے، ہاں خُدا نے مجھے قیدخانہ سے اور بندھنوں سے اور موت سے رہائی دی ہے، ہاں اور مَیں اُسی پر توکل کرتا ہوں اور پھر بھی وہی مجھے چھڑائے گا۔

۲۸- اور مَیں جانتا ہُوں کہ وہ مجھے یومِ آخر اپنے ساتھ سکونت کیلئے جلال میں اُٹھائے گا، ہاں اور مَیں ہمیشہ اُسکی تمجید کروں گا کیونکہ وہ ہمارے باپ دادا کو مصر سے نکال لایا اور اُس نے بحرہ قُلزم میں مصریوں کو غرق کیا اور اپنی قُدرت سے وہ اُنہیں موعودہ سرزمین کی طرف لے آیا، ہاں اور اُس نے وقتاً فوقتاً اُنکو اسیری اور غُلامی سے رہائی دی ہے۔

۲۹- ہاں اور وہ ہمارے باپ دادا کو بھی یروشلم
کی سرزمین سے نکال کر لایا اور اُس نے اپنی ابدی
قُدرت سے وقتاً فوقتاً بلکہ اِس دن تک اُن کو
اسیری اور غلامی سے بھی رہائی دی ہے۔ اور مَیں
نے ہمیشہ اُنکی غلامی کو یاد رکھا ہے، ہاں اور تُمہیں
بھی میری طرح اُنکی غلامی کو یاد رکھنا چاہیے۔
۳۰- لیکن دیکھ میرے بیٹے یہی سب کچھ نہیں
کیونکہ تُمہیں بھی جاننا چاہیے جسطرح کہ مَیں جانتا
ہُوں کہ جتنا زیادہ تُم خُدا کے حُکموں کو مانو گے، اُتنا
ہی مُلک میں خوش حال ہو گے اور تُمہیں یہ بھی علم
ہونا چاہیے کہ جتنا زیادہ تُم خُدا کے حُکموں کو نہیں
مانو گے، اُتنا ہی تُم اُس کی حُضوری سے کاٹ ڈالے
جاؤ گے۔ اب یہ اُس کے کلام کے مطابق ہے۔

باب ۳۷

پیتل کے اُوراق اور دُوسرے نوشتے لوگوں کو نجات کی طرف لانے کے لئے محفوظ کیے جاتے ہیں — اپنی بدکاریوں کے سبب یاردی برباد ہُوئے — اُن کی خُفیہ قسمیں اور عہود لوگوں سے ہر صورت دور رکھے جائیں — اپنے سب کاموں میں خُداوند سے مشورت کرو — جس طرح لحونا نے نیفیوں کی رہنمائی کی اِسی طرح مسیح کا کلام لوگوں کو ابدی زندگی کی طرف لے جاتا ہے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور اب میرے بیٹے ہیلمین مَیں تُمہیں حکم
دیتا ہُوں کہ وہ تواریخ اپنے پاس رکھ لے، جس کو
رکھنے کے لئے مجھ پر اعتبار کیا گیا۔
۲- اور مَیں تُمہیں یہ بھی حُکم دیتا ہُوں کہ اِن
لوگوں کی تواریخ لکھنا جسطرح مَیں نے نیفی کے
اُوراق پر لکھی ہے اور اُن سب چیزوں کو پاک
رکھنا جو مَیں نے رکھی ہیں یعنی ویسے ہی جیسے میں
نے پاک رکھی، کیونکہ یہ ایک دانا مقصد کے لئے
رکھی گئی ہیں۔
۳- اور پیتل کے یہ اُوراق جن پر نقاشی ہُوئی
ہے، جن پر کہ پاک نوشتوں کی تواریخ لکھی ہے
جو کہ ابتدا سے لے کر ہمارے باپ دادا کا نسب
نامہ ہے —
۴- دیکھ ہمارے باپ دادا نے نبوّت کی ہے کہ
اُنہیں سنبھال رکھا اور اُنہیں پُشت در پُشت سپرد
کیا جاتا رہے اور یہ خُداوند کے ہاتھوں میں اُسوقت
تک محفوظ رہیں جب تک وہ ہر ایک قوم، قبیلہ،
زبان اور لوگوں تک نہیں پہنچتیں تاکہ وہ اِس پر
لکھے ہُوئے بھیدوں کو جانیں۔
۵- اور اب دیکھ اگر یہ رکھے گئے تو یقیناً یہ اپنی
چمک برقرار رکھیں گے، ہاں یہ اپنی چمک برقرار
رکھیں گے، ہاں اور دوسرے تمام اُوراق بھی جو
پاک تحریروں پر مشتمل ہیں۔
۶- اب شاید تُم خیال کرو کہ مَیں بیوقوف
ہُوں لیکن دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ چھوٹی
اور سادہ باتوں سے بڑے بڑے کام وقوع ہوتے
ہیں، اور چھوٹی باتیں کئی موقعوں پر داناؤں کو
خاموش کر دیتی ہیں۔
۷- اور خُداوند خُدا اپنے عظیم اور ابدی
مقاصد کے لئے طریقوں کو کام میں لاتا ہے اور
نہایت چھوٹے طریقوں سے خُداوند داناؤں
کو خاموش کرا دیتا ہے اور بہت سی جانوں کو
نجات بخشتا ہے۔

۸- اور اب یہ اِس وقت تک خُدا کی حکمت ہے کہ یہ چیزوں محفوظ رہیں کیونکہ دیکھ اُنہوں نے اِن لوگوں کی یاد بڑھائی ہے اور ہاں اُن کی غلط راہوں سے اُنہیں قائل کیا گیا ہے اور اُن کی جانوں کی نجات کے لئے اُنہیں اُن کے خُدا کے علم کی طرف لایا گیا ہے۔

۹- ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر ہمارے پاس یہ کچھ نہ ہوتا جیسے کہ یہ تواریخ ہے جو کہ اِن اُوراق پر ہے، تو عمون اور اُسکے بھائی کئی ہزار لامنوں کو اُنکے باپ دادا کی غلط رسوم سے قائل نہ کر سکتے، ہاں یہ تواریخ اور اِس کا کلام اُنہیں توبہ کی طرف لایا، اِنہی سے اُن کو خُداوند اپنے خُدا اور یسوع مسیح اُنکے مخلصی دینے والے کے سبب شادمان ہونے کے علم کی طرف لایا گیا۔

۱۰- اور کون جانتا ہے کہ یہ اُن ہزاروں کو، ہاں اور ہمارے ہزاروں سر کش نیفی بھائیوں کو بھی لانے کا وسیلہ ہوں جو اب گناہ اور بدیوں میں اپنے دلوں کو اپنے مخلّصی دینے والے کے علم کے خلاف سخت کرتے ہیں؟

۱۱- اب یہ بھید ابھی تک مجھ پر پورے طور پر ظاہر نہیں ہُوئے، سو مَیں توقف کرتا ہُوں۔

۱۲- اور میرے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ یہ دانا مقصد کیلئے محفوظ کی گئی ہیں، جو مقصد خُدا کو معلوم ہے کیونکہ وہ حکمت سے اپنے تمام کاموں کی مشورت کرتا ہے اور اُسکی راہیں سیدھی ہیں اور اُسکا راستہ ایک ابدی راستہ ہے۔

۱۳- یاد رکھ، یاد رکھ میرے بیٹے ہیلیمن خُدا کے احکام کتنے سخت ہیں۔ اور اُس نے فرمایا ہے اگر تُم میرے حُکموں کو مانو گے تو تُم ملک میں خوش حال ہو گے —— لیکن اگر تُم اُس کے حُکموں کو نہیں مانو گے تو تُم اُسکی حُضوری سے کاٹ ڈالے جاؤ گے۔

۱۴- اور اب میرے بیٹے یاد رکھ کہ خُدا نے اِن چیزوں کے لئے تُجھ پر اعتبار کیا ہے جو کہ مُقدّس ہیں، جنہیں اُس نے مُقدّس رکھا اور جنہیں وہ اپنے دانا مقصد میں رکھے گا اور محفوظ کرے گا تاکہ وہ آئند نسلوں پر اپنی قُدرت کا اظہار کرے۔

۱۵- اور اب دیکھ مَیں نبوّت کی رُوح سے تُمہیں بتاتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کے حُکموں کے خلاف خطا کرے گا تو دیکھ یہ پاک چیزیں خُدا کی قُدرت کے وسیلے تُم سے لے لی جائیں گی اور تُمہیں شیطان کے حوالے کر دیا جائے گا تاکہ وہ تُمہیں ہُوا کے مقابل بُھوسے کی مانند پٹکے۔

۱۶- لیکن اگر تُو خُدا کے حکموں کو مانے گا اور اِن چیزوں کے ساتھ جو کہ مُقدّس ہیں خُدا کے حُکم کے مطابق ہی کرے گا (کیونکہ تُو ہر بات میں جو کچھ بھی اِن کے ساتھ کرے خُداوند سے درخواست ضرور کرنا) تو دیکھ زمین یا جہنم کی کوئی طاقت اِنہیں تجھ سے نہ چھین سکے گی کیونکہ خُدا اپنا سارا کلام پورا کرنے میں قُدرت رکھتا ہے۔

۱۷- کیونکہ جو وعدے وہ تُم سے کرے گا اُنہیں وہ پورا بھی کرے گا کیونکہ اُس نے جو وعدے ہمارے باپ دادا سے کیے اُن کو پورا کیا۔

۱۸- کیونکہ اُس نے اُنکے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اِن چیزوں کو اپنے دانا مقصد کے لئے محفوظ

رکھے گا تاکہ وہ آئندہ نسلوں پر اپنی قُدرت کا اظہار کرے۔
۱۹-اور اب دیکھ ایک مقصد اُس نے پہلے پورا کردیا ہے یعنی اُس نے کئی ہزار لامنوں کیلئے سچّائی کا علم بحال کیا اور اُن پر اپنی قُدرت ظاہر کی اور اُن میں آئندہ نسلوں پر بھی اپنی قُدرت کا اظہار کرے گا، اِسلئے اُن کو محفوظ کیا جائے گا۔
۲۰-اِسلئے میرے بیٹے ہیلمین، مَیں تُمہیں حکم دیتا ہُوں کہ تُم جانفشانی سے میری سب باتوں پر عمل کرنا اور کہ تُم خُدا کے احکام جو کہ لکھے ہیں، جانفشانی کے ساتھ ماننا۔
۲۱-اور اب مَیں تُم سے اُن چوبیس اُوراق کی بابت بات کرتا ہُوں، جن کو مَیں نے تُمہیں پاس رکھنے کا کہا ہے تاکہ بھید اور تاریکی کے کام اور اُنکے پوشیدہ کام یعنی اُن لوگوں کے پوشیدہ کام جو نیست و نابُود کردیئے گئے، اِن لوگوں پر ظاہر کیے جائیں، ہاں تمام خون جو اُنہوں نے کیے اور چوریاں اور لوٹ مار اور تمام بدکاریاں اور مکروہات اِن لوگوں پر ظاہر کی جائیں، ہاں اور یہ کہ تُم اِن ترجمانوں کی حفاظت کرنا۔
۲۲-کیونکہ دیکھ خُداوند نے دیکھا کہ اُس کے لوگ تاریکی کے کام کرنے لگے ہیں، ہاں خفیہ قتل وغارت اور مکروہات، سو خُداوند فرماتا ہے کہ اگر وہ توبہ نہیں کرتے تو وہ زمین کی سطح پر سے نیست و نابُود کردیئے جائیں گے۔
۲۳-اور خُداوند نے فرمایا، مَیں اپنے خادم جیزلم کیلئے ایک پتھر تیار کروں گا جو تاریکی میں سے چمکے گا تاکہ مَیں اپنے لوگوں پر ظاہر کروں جو میری خدمت کرتے ہیں تاکہ اُن پر اُنکے بھائیوں کے کاموں کو ظاہر کروں، ہاں اُن کے پوشیدہ کام، اُن کے تاریکی کے کام، اُنکی بدکاریاں اور مکروہات۔
۲۴- اور میرے بیٹے، اب یہ ترجمان تیار کیے گئے ہیں تاکہ خُدا کا کلام پُورا ہو جو اُس نے یوں فرمایا؛
۲۵-مَیں اُن کے تمام خُفیہ کاموں اور مکروہات کو تاریکی سے روشنی میں لاؤں گا اور سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کرلیں، اُنہیں زمین کی سطح پر سے مٹا ڈالوں گا اور مَیں اُنکے خُفیہ کام اور مکروہات ہر ایک قوم پر جو اِس کے بعد اِس سرزمین کی مالک ہو گی، ظاہر کردوں گا۔
۲۶- اور اب میرے بیٹے ہم دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے توبہ نہ کی، اِسلئے وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور یوں اب تک خُدا کا کلام پورا ہو چکا ہے، ہاں اُنکی پوشیدہ مکروہات کو تاریکی سے نکالا گیا اور ہم پر ظاہر کیا گیا ہے۔
۲۷-اور اب میرے بیٹے مَیں تُمہیں حکم دیتا ہُوں کہ تُم اُنکی پوشیدہ مکروہات میں اُنکے الحاق کی قسمیں اور عہود دور ہی رکھنا، ہاں اور اُنکے تمام نشان اور عجائب اِن لوگوں سے دور ہی رکھنا تاکہ وہ اُنہیں نہ جانیں مبادا کہ وہ بھی کہیں تاریکی میں نہ پڑیں اور ہلاک ہوں۔
۲۸-کیونکہ دیکھ اِس سارے مُلک پر لعنت ہے خُدا کی قُدرت کے مطابق یہ تباہی تاریکی کے کام کرنیوالوں، اُن تمام پر تب آتی ہے جب وہ بالکل پک جاتے ہیں، اِسلئے میری خواہش ہے کہ یہ لوگ ہلاک نہ ہوں۔

۲۹- سو تُم اُن کی اِن قسموں اور عہود کے خُفیہ منصوبوں سے اِن لوگوں کو دور رکھنا اور صرف اُن کی بدکاریاں اور اُنکی قتل و غارت اور اُنکی مکروہات اُن پر ظاہر کرنا اور اپنی قتل و غارت اور مکروہات اور بدی سے اُنہیں نفرت کرنا سکھانا اور تُم اُنہیں یہ بھی بتانا کہ یہ لوگ اپنی بدی اور مکروہات اور اپنی قتل و غارت کے باعث نیست ہُوئے۔

۳۰- کیونکہ دیکھ اُنہوں نے خُداوند کے اُن تمام نبیّوں کو قتل کر دیا جنہوں نے آکر اُن کی بدیوں کا اُن میں اعلان کیا اور جو قتل ہُوئے اور اُن کے خون نے خُداوند اپنے خُدا کو اپنے قاتلوں کا انتقام لینے کے لئے پکارا اور یوں اِن تاریکی کے کام کرنیوالوں اور خُفیہ سازشیں کرنیوالوں پر خُدا کی سزائیں نازل ہُوئیں۔

۳۱- ہاں اور تاریکی کے کام کرنیوالوں اور خفیہ سازشوں کے لئے مُلک ہمیشہ سے ہمیشہ تک لعنتی رہے گا، سوائے اِس کے کہ وہ تباہی کے لئے بالکل پک جانے سے پہلے توبہ کرلیں۔

۳۲- اور اب میرے بیٹے جو باتیں مَیں نے تُم سے کہی ہیں، اُن کو یاد رکھنا، اِن لوگوں کو یہ خُفیہ منصوبے مت دینا بلکہ اُن کو گناہ اور بدی سے ہمیشہ کے لئے نفرت کرنا سکھا دینا۔

۳۳- اُن میں توبہ کی منادی کر، اُنہیں سکھا کہ حلیم ہوں اور دل کے فروتن بنیں، اُنہیں سکھا کہ خُداوند یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے ابلیس کی ہر آزمائش کا مقابلہ کریں۔

۳۴- اُنہیں سکھا کہ نیکی کے کام کرتے کبھی نہ تھکیں بلکہ دل کے حلیم اور فروتن ہوں کیونکہ ایسوں کی جانیں آرام میں رہیں گی۔

۳۵- اے میرے بیٹے یاد رکھ اور اپنی جوانی میں حکمت سیکھ اور اپنی جوانی میں خُدا کے احکام کی پابندی کرنا سیکھ۔

۳۶- ہاں اور اپنی کُل مدد کے لئے خُدا ہی سے فریاد کر، ہاں تیرے سب کام خُداوند کے لئے ہوں اور جہاں بھی تُو جائے خُداوند ہی میں ہو، ہاں تیرے سب خیال خُداوند کی طرف لگے رہیں، ہاں تیرے دل کی لگن ہمیشہ تک خُداوند ہی کی طرف لگی رہے۔

۳۷- اپنے تمام کاموں میں خُداوند سے مشورت کر اور وہ نیکی کے لئے تجھے ہدایت کرے گا، ہاں جب تُورات کو لیٹے تو سونے سے پیشتر خُداوند کے حضور سجدہ کر تاکہ وہ تیری نیند میں تیرا نگہبان ہو اور صُبح جب تُو اُٹھے تو تیرا دل خُدا ہی کا شکر گزار ہو اور اگر تُو یہ کام کرے تو یوم آخر کو اقبالمند کیا جائے گا۔

۳۸- اور اب میرے بیٹے مجھے کچھ اُس چیز کی بابت کہنا ہے جسے ہمارے باپ دادا ایک گیند یعنی رہنما کہتے تھے —— بلکہ جسے ہمارے باپ دادا لحونا کہتے تھے جسکا ترجمہ قطب نما ہے اور جسے خُداوند نے تیار کیا تھا۔

۳۹- اور دیکھ کہ اِسطرح کی عمدہ کاریگری کا کام کوئی آدمی نہیں کر سکتا۔ اور دیکھ یہ ہمارے باپ دادا کے واسطے اِسلئے تیار کیا گیا کہ بیابان میں اُنہیں سفر کا راستہ بتائے۔

۴۰- اور اس نے خُدا پر انکے ایمان کے مطابق

کام کیا، سو اگر وہ ایمان کے ساتھ یہ یقین کرتے کہ خُدا اِن سُوئیوں کو اُس طرف گھمائے جدھر اُنہیں جانا ہے تو دیکھ یہ ہو جاتا، سو اُنکو یہ معجزہ حاصل تھا اور خُدا کی قُدرت سے دن بدن اور بھی کئی معجزے ہوتے۔

۴۱-اِس کے باوجود کہ یہ معجزے اگرچہ ایک چھوٹے ذریعہ سے کام کرتے تو بھی اِس نے اُن پر عجیب کام ظاہر کیے۔ وہ کاہل ہو گئے تھے اور اپنے ایمان پر عمل کرنا اور جانفشانی کو بُھول گئے تھے اور تب عجیب کام موقوف ہو گئے اور وہ اپنے سفر میں آگے نہ بڑھ سکے۔

۴۲- سو وہ بیابان میں ہی رہے یعنی سیدھی راہ پر سفر نہ کیا اور اپنی خطاؤں کے سبب بُھوک اور پیاس کی مصیبتوں میں پڑ گئے۔

۴۳-اور اب میرے بیٹے مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جان لو کہ یہ چیزیں علامت کے بغیر نہیں ہیں کیونکہ جسطرح ہمارے باپ دادا، اِس قطب نما پر دھیان دینے میں کاہل تھے (اگرچہ یہ چیزیں جسمانی تھیں) وہ خوش حال نہ ہُوئے بلکہ روحانی طور پر بھی ویسے ہی رہے۔

۴۴-کیونکہ دیکھ مسیح کے کلام پر دھیان دینا، جو کہ ابدی خوشی کی راہ دکھاتا ہے، ایسے ہی آسان ہے جیسے کہ ہمارے باپ دادا کا قطب نما کی طرف دھیان دینا تھا، جسے اُنکو موعودہ سرزمین کی طرف سیدھی راہ دکھانا تھا۔

۴۵-اور اب مَیں کہتا ہُوں کہ کیا اِس بات میں کوئی نشان نہیں ہے؟ کیونکہ جیسے کہ یقینی طور پر یہ رہنما اپنے راستے کی پیروی کروا کر ہمارے باپ دادا کو موعودہ سرزمین میں لایا، اُسی طرح اگر ہم اُس کی راہ اپنائیں تو مسیح کا کلام ہمیں اِس غم کے پردے سے باہر کہیں بہتر موعودہ سرزمین میں لے جائے گا۔

۴۶- اے میرے بیٹے ہمیں آسان راہ کے سبب کاہل نہ ہونے دینا کیونکہ ہمارے باپ دادا کے ساتھ ایسا ہی ہُوا تھا، اِسلئے کہ اُن کے لئے بھی ایسا ہی کچھ تیار کیا گیا تھا کہ اگر وہ اِس پر نظر کرتے تو زندہ رہتے بلکہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ راستہ تیار ہے اور اگر ہم اُس پر نظر کریں تو ہمیشہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

۴۷-اور اب میرے بیٹے، اِس مقدس تواریخ کی حفاظت کرنا اور ہاں کہ تُو خُدا کی طرف دیکھنا اور جینا۔ اِن لوگوں میں جا اور کلام کی منادی کر اور سنجیدہ رہنا میرے بیٹے الوداع۔

ایلما کے احکام اُس کے بیٹے شبلون کے لئے۔

۳۸ باب پر مُشتمل۔

---

۳۸ باب

شبلون پر راستبازی کے سبب ظلم کیا جاتا ہے ـــــ نجات مسیح میں ہے جو زندگی اور دُنیا کا نُور ہے ـــــ اپنی ساری طبیعت پر قابو رکھو۔ قریباً ۷۴ق م۔

۱- میرے بیٹے میری باتوں پر کان لگا کیونکہ مَیں تُمہیں بھی وہی کہتا ہُوں جو مَیں نے ہیلمین سے کہا تھا کہ جتنا زیادہ تُم خُدا کے حُکموں کو مانو گے تُم مُلک میں خوش حال ہو گے اور جتنا زیادہ تُم

خُدا کے حُکموں کو نہیں مانو گے تُم اُس کی حضوری سے کاٹ ڈالے جاؤ گے۔

۲- اور اب میرے بیٹے مجھے بھروسہ ہے کہ خُدا کے لئے تُمہاری وفاداری اور ثابت قدمی کے باعث مجھے بڑی خوشی حاصل ہو گی کیونکہ جس طرح تُونے اپنی جوانی ہی میں خُداوند اپنے خُدا کی طرف دیکھنا شروع کیا ہے، اِسلئے مجھے اُمید ہے کہ تُم اُس کے حُکموں کو مسلسل مانتے رہو گے کیونکہ مبارک ہے وہ جو آخر تک برداشت کرتا ہے۔

۳- میرے بیٹے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ پہلے ہی میں تیری وفاداری اور تیری جانفشانی اور ضورام کے لوگوں مَیں تیرے صبر اور تحمل کے باعث بڑی خوشی پا چکا ہُوں۔

۴- کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُم قید میں تھے، ہاں اور مَیں یہ بھی جانتا ہُوں کہ تُمہیں کلام کی خاطر سنگسار کیا گیا اور تُونے یہ سب کچھ صبر کے ساتھ برداشت کیا کیونکہ خُداوند تیرے ساتھ تھا اور اب تُم جانتے ہو کہ خُداوند ہی نے تُمہیں چھڑایا۔

۵- اور اب میرے بیٹے شبلون مَیں چاہتا ہُوں کہ تُو یاد رکھے کہ جس قدر تیرا بھروسہ خُدا پر ہو گا اُسی قدر تُو اپنی آزمائشوں اور تکلیفوں اور مصیبتوں سے چھڑایا جائے گا اور تو یوم آخر کو اقبالمند کیا جائے گا۔

۶- اب میرے بیٹے میں نہیں چاہتا کہ تُم یہ سوچو کہ مَیں یہ باتیں خود سے جانتا ہُوں بلکہ یہ خُدا کا رُوح ہے جو مجھ میں ہے جو کہ مجھ پر یہ چیزیں ظاہر کرتا ہے کیونکہ اگر میں خُدا میں نئے سرے سے پیدا نہ ہوتا تو مَیں یہ باتیں نہ جان سکتا تھا۔

۷- لیکن دیکھ خُدا نے اپنے رحم کے باعث مجھ پر یہ باتیں آشکار کرنے کے لئے اپنا فرشتہ بھیجا تاکہ مَیں اُس کے لوگوں میں بربادی کے کام ہر صورت روکوں، ہاں اور مَیں نے فرشتہ کو روبرو دیکھا اور اُس نے مجھ سے کلام کیا اور اُس کی آواز بادل کی گرج کی مانند تھی اور اُس سے ساری زمین ہل گئی۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ مَیں تین دِن اور تین راتیں نہایت دکھ اور جان کے عذاب میں رہا اور اُسوقت تک جب تک مَیں نے خُداوند یسوع مسیح کو رحم کیلئے نہ پکارا، مَیں نے اپنے گناہوں سے معافی نہ پائی۔ لیکن دیکھ مَیں نے اُس سے فریاد کی اور اپنی جان میں اطمینان پایا۔

۹- اور اب میرے بیٹے مَیں نے تُمہیں یہ اِسلئے بتایا ہے کہ تُم حکمت سیکھو تاکہ تُم مجھ سے سیکھو کہ سوائے مسیح کے وسیلے کوئی دُوسرا راستہ اور وسیلہ نہیں جس سے کہ انسان نجات پائے۔ دیکھ وہ دُنیا کا نُور اور زندگی ہے۔ دیکھ وہ سچّائی اور راستبازی کا کلام ہے۔

۱۰- اور اب جس طرح کہ تُم نے کلام کی تعلیم دینا شروع کی ہے، مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم مسلسل ایسے ہی تعلیم دیتے رہو اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم سب باتوں میں مستعد اور پرہیز گار رہو۔

۱۱- دھیان رہے کہ تُم مغرور نہ ہو جاؤ، ہاں دھیان رہے کہ تُم اپنی حکمت اور اپنی زور آوری کا گھمنڈ نہ کرو۔

۱۲- دلیر بننا لیکن زبردستی نہ کرنا، ہاں یہ بھی دھیان رہے کہ اپنی ساری طبیعت پر قابو رہے

تاکہ تُم محبّت سے معمور رہو دھیان رہے کہ تُم کاہلی سے بچے رہو۔
۱۳- ضورامیوں کی مانند دُعا نہ کرنا کیونکہ تُم دیکھ چُکے ہو کہ وہ دُعا کرتے ہیں تاکہ آدمی سُنیں اور اُن کی حکمت کی تعریف ہو۔
۱۴- مت کہنا، اے خُدا مَیں تیرا شکر گزار ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں سے بہتر ہیں بلکہ یہ کہنا، اے خُداوند میری ناراستی معاف کر اور رحم میں میرے بھائیوں کو یاد رکھ —— ہاں ہر وقت خُدا کے سامنے اپنی ناراستی کا اقرار کرتے رہنا۔
۱۵- اور خُداوند تیری جان کو برکت دے اور یوم آخر کو اپنی بادشاہی میں اپنے ساتھ سلامتی سے بیٹھنے کے لئے تیرا استقبال کرے۔ اب جا میرے بیٹے اِن لوگوں کو کلام کی تعلیم دے میرے بیٹے سنجیدہ رہنا، الوداع۔

ایلما کے احکام اُس کے بیٹے کورعنتن کیلئے۔

۳۹ تا ۴۲ ابواب پر مُشتمل۔

۳۹ باب

جنسی گناہ مکروہ ہے —— کورعنتن کے گناہوں نے ضورامیوں کو کلام پانے سے دُور رکھا —— مسیح کی مخلصی اُن ایمانداروں کو بھی بچائے گی جنھوں نے مسیح کی آمد سے پہلے اُسے مقدم جانا۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور اب میرے بیٹے جو کچھ مَیں نے تیرے بھائی سے کہا، تجھے اُس سے قدرے زیادہ کہنا چاہتا ہُوں کیونکہ دیکھ کیا تُو نے اپنے بھائی کی ثابت قدمی، اُسکی وفاداری اور خُدا کے احکام ماننے میں اُسکی جانفشانی نہیں دیکھی؟ دیکھ کیا اُس نے تیرے لئے ایک اچھی مثال قائم نہیں کی؟
۲- اِسلئے کہ تُو نے میری باتوں پر اِس قدر دھیان نہیں دیا جتنا کہ ضورامیوں کے لوگوں میں، تیرے بھائی نے دیا۔ اب یہی کچھ ہے جو میرے پاس تیرے خلاف ہے تُم اپنے زور اور اپنی حکمت پر گھمنڈ کرتے رہے۔
۳- اور میرے بیٹے یہی کچھ نہیں۔ تُو نے وہ کچھ کیا جس سے میں آزردہ ہوا کیونکہ تُو نے خدمت بھی ترک کر دی اور تُو ایزابل کسبی کے پیچھے لامنوں کی سرحدوں میں سرون کے مُلک تک گیا۔
۴- ہاں اُس نے بہتوں کے دلوں کو چُرایا لیکن میرے بیٹے تیرے لئے یہ کوئی بہانہ نہیں تھا۔ تجھے منادی ہی کی طرف دھیان دینا چاہیے تھا جو تجھے سونپی گئی تھی۔
۵- میرے بیٹے کیا تُو نہیں جانتا کہ خُداوند کی نظر میں یہ باتیں مکروہ ہیں، ہاں کسی معصوم کا خون کرنے یا رُوح القدس کا انکار کرنے کے بعد دوسرے سب گناہوں سے زیادہ یہ مکروہ ہے؟
۶- کیونکہ دیکھ ایک مرتبہ جب رُوح القدس نے تجھ میں جگہ پالی ہو اور تُو جان بوجھ کر انکار کردے تو دیکھ یہ ایسا گناہ ہے، جو ناقابل معافی ہے اور ہاں جو خُدا کی روشنی اور علم رکھنے کے باوجود خون کرے تو اُس کے لئے بھی معافی پانا آسان نہیں، ہاں میرے بیٹے مَیں تجھ سے کہتا ہُوں کہ اُس کے لئے معافی پانا آسان نہیں ہے۔
۷- اب میرے بیٹے میری خُدا سے خواہش تھی

کہ تُو اتنا بڑا جرم نہ کرتا۔ تو مَیں تیری جان کو تیرے جرم یاد کرا کے تیری جان کو تکلیف میں نہ ڈالتا، اگر یہ تیری بھلائی کے لئے نہ ہوتا۔

۸- لیکن دیکھ تُو خُدا سے اپنے جرائم پوشیدہ نہیں رکھ سکتا اور سوائے اِسکے کہ تُو توبہ کرے یہ یومِ آخر کو تیرے ہی خلاف گواہی کے طور پر کھڑے ہوں گے۔

۹- اب میرے بیٹے مَیں چاہتا ہُوں کہ تُو توبہ کرے اور اپنے گناہوں کو ترک کرے اور اپنی نظروں کی بُری خواہش بھی چھوڑ دے بلکہ اِن تمام باتوں سے اپنے آپ کو باز رکھے کیونکہ سوائے اِسکے کہ تُو ایسا کرے تُو کسی طرح بھی خُدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہو سکتا۔ کاش کہ تُو یاد رکھے اور اپنے آپ پر لاگو کرے اور اِن کاموں سے خود کو باز رکھے۔

۱۰- اور مَیں تمہیں ایسا کرنے کا حُکم دیتا ہُوں کہ تُو اپنے سارے کاموں میں اپنے بڑے بھائیوں سے صلاح لیا کر کیونکہ دیکھ ابھی تُو اپنی جوانی میں ہے اور تجھے اپنی پرورش کے لئے اپنے بھائیوں کی ضرورت ہے۔ اور اُن ہی کی مشورت پر اپنے کان لگا۔

۱۱- احمق اور بیکار چیزوں سے خود کو گمراہ نہ ہونے دے، دوبارہ ایسا نہ ہونے دے کہ ابلیس اُن بدکار کسبیوں سے تیرا دل گمراہ کرائے۔ میرے بیٹے تو ضورامیوں میں کتنی بڑی شرارت لایا کیونکہ جب اُنہوں نے تیرے کام دیکھے تو پھر اُنہوں نے میری باتوں کا یقین نہ کیا۔

۱۲- اور اب خُداوند کا رُوح مجھ سے فرماتا ہے، اپنی اولاد کو نیکی کی ہدایت کر مبادا کہ وہ کئی لوگوں کے دلوں کو ہلاکت کی طرف گمراہ کر دیں، سو میرے بیٹے میں خُدا کے خوف میں تجھے حُکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی بدیوں سے باز رہ۔

۱۳- کہ تُو اپنی ساری عقل، جان اور قوت سے خُداوند کی طرف رجوع لا اور کہ تُو پھر لوگوں کے دلوں کو بدی کے لئے گمراہ نہ کرے بلکہ تُو اُن کی طرف جا اور اپنی غلطیوں اور اُن عیبوں کا اقرار کر جو تُو نے کیے ہیں۔

۱۴- دولت اور نہ اِس دُنیا کی باطل چیزوں کی تلاش کر کیونکہ دیکھ تُو اُنہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔

۱۵- اور اب میرے بیٹے مَیں تجھے مسیح کی آمد کے متعلق کچھ بتاتا ہُوں۔ دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ وہی ہے جو جہاں کے گناہوں کو اُٹھا لے جانے کے لئے یقیناً آتا ہے، ہاں وہ اپنے لوگوں میں نجات کی خوشخبری کا اعلان کرنے آتا ہے۔

۱۶- اور اب میرے بیٹے یہی وہ خدمت تھی جسکے لئے تُم بلائے گئے تھے، اِن لوگوں کے سامنے اِن خوشخبریوں کا اعلان کرنے، اُن کے دلوں کو تیار کرنے یعنی بلکہ یہ کہ اُنکو نجات ملتی تاکہ وہ اپنی اولاد کے دلوں کو اُسکی آمد کے وقت کلام کو سُننے کے لئے تیار کرتے۔

۱۷- اور اب مَیں اِس موضوع پر تیرے دل کو تسلی دیتا ہُوں، دیکھ تُم تعجب کرتے ہو گے کہ یہ باتیں اتنی دیر پہلے کیونکر معلوم کی جائیں۔ دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کیا کوئی جان اِس وقت خُدا

کے نزدیک اتنی عزیز نہیں ہے، جتنی کہ ایک جان اُس کی آمد کے وقت ہو گی؟

۱۸- کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ مخلصی کا منصوبہ اُن لوگوں کے ساتھ ساتھ اِن کے بچوں پر بھی آشکارا کیا جائے؟

۱۹- کیا خُداوند کے لئے اِسوقت اِن خوشخبریوں کا ہم پر اور پھر ہماری اولاد پر اعلان کے لئے فرشتہ بھیجنا اتنا ہی آسان نہیں یعنی جتنا کہ اُس کی آمد کے بعد ہو گا؟

۴۰ باب

مسیح تمام انسانوں کی قیامت کو ممکن بناتا ہے — راستباز مرنے کے بعد بہشت میں اور بدکار اپنی قیامت کے دن کے انتظار کے لئے باہر تاریکی میں جاتے ہیں — قیامت میں ساری چیزیں اپنی اصل اور کامل حالت میں بحال کی جائیں گی۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اب میرے بیٹے مَیں تُم سے کچھ اور باتیں کرنا چاہتا ہُوں کیونکہ مَیں سمجھتا ہُوں کہ مُردوں کی قیامت کی بابت تیرے دل میں اندیشہ ہے۔

۲- دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ کوئی قیامت نہیں — یا دوسرے لفظوں میں، مَیں کہوں گا کہ یہ بشریت، حیات ابدی کو نہیں پہن سکتی، یہ فنا بقا کو نہیں پہن سکتی — جب تک کہ مسیح کی آمد نہ ہو۔

۳- دیکھ وہ مُردوں کی قیامت ممکن بناتا ہے۔ لیکن دیکھ میرے بیٹے قیامت ابھی نہیں ہو گی۔ اب مَیں تُمہیں ایک بھید کی بات بتاتا ہُوں، باوجود اِسکے کہ بہت سے بھیدوں کو پوشیدہ رکھا گیا ہے، جنہیں خُدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ لیکن مَیں تُمہیں ایک چیز بتاتا ہُوں جسکو جاننے کے لئے مَیں نے خُدا سے بڑی جانفشانی کے ساتھ دریافت کیا — یہ مُردوں کی قیامت سے متعلق ہے۔

۴- دیکھ ایک وقت مقرر ہے جب سب مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ اب کوئی نہیں جانتا یہ وقت کب آئے گا لیکن خُدا اُس وقت کو جانتا ہے جو مقرر کیا گیا ہے۔

۵- اب خواہ یہ ایک مرتبہ ہو یا دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ کہ آدمی مُردوں مَیں سے زندہ ہُوں، یہ کوئی معاملہ نہیں کیونکہ خُدا ہی اِن سب باتوں کو جانتا ہے اور میرے لئے اِتنا جاننا ہی کافی ہے کہ یہی معاملہ ہے — کہ ایک وقت مقرر کیا گیا ہے جب سب مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔

۶- اب ضرور ہے کہ موت کے وقت اور قیامت کے وقت کے درمیان ایک مدت بھی ہو۔

۷- اور اب مَیں پوچھتا ہُوں کہ انسانوں کی رُوحوں کیساتھ اُسوقت سے جب وہ مرتے ہیں، اُس وقت تک جب مُردوں کی قیامت ہو گی، اِس دوران کیا ہوتا ہے؟

۸- اب چاہے انسان کے زندہ ہونے کے لئے ایک سے زیادہ مرتبہ کا وقت مقرر ہے، یہ کوئی معاملہ نہیں کیونکہ سب اِکٹھے نہیں مرتے اور یہ بھی کوئی معاملہ نہیں خُدا کے لئے یہ سب ایک دن ہے اور وقت صرف انسان ناپتے ہیں۔

۹- سو انسانوں کیلئے ایک وقت مقرر کیا گیا ہے جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے اور موت اور قیامت کے درمیان ایک مدت ہے۔ اور اب

اِس مدت میں انسان کی رُوح کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور یہ وہ بات ہے جو مَیں نے بڑی جانفشانی کیساتھ خُداوند سے دریافت کی اور یہی وہ بات ہے جو مَیں جانتا ہُوں۔

۱۰-اور تب وقت آتا ہے جب سب جی اُٹھیں گے، تب وہ جانیں گے کہ خُدا وہ سب وقت جانتا ہے جو اُس نے ہر ایک آدمی کے لئے مقرر کیا ہے۔

۱۱-اب موت اور قیامت کی درمیانی مدت میں رُوح کی حالت کے متعلق —— دیکھ مجھے ایک فرشتے نے بتایا ہے کہ جب بنی نوانسان کی رُوح اُسکے فانی بدن سے رخصت ہوتی ہے، ہاں ہر ایک انسان کی رُوح خواہ وہ نیک تھی یا بُری، اُس خُدا کے پاس گھر لے جائی جاتی ہے جس نے اُنہیں زندگی دی۔

۱۲-اور تب ایسا ہوتا ہے اُن لوگوں کی رُوحوں کا جو راستباز ہیں خوشی کی حالت میں استقبال کیا جاتا ہے جو بہشت کہلاتی ہے، ایک آرام کی حالت، ایک امن کی حالت، جہاں وہ اپنی سب تکلیفوں اور ساری فکروں اور غموں سے آرام پاتے ہیں۔

۱۳-اور تب ایسا ہو گا کہ بدکاروں کی رُوحیں، ہاں جو کہ بُری ہیں —— کیونکہ دیکھ اُنہیں خُداوند کے رُوح کا نہ حصّہ نہ رسد حاصل ہے، اِسلئے کہ دیکھ اُنہوں نے نیکی کی نسبت بُرے کام چُنے، سو ابلیس کی رُوح اُن میں داخل ہو گئی اور اُن کے گھر پر قابض ہو گئی —— اور یہ باہر تاریکی میں ڈالی جائیں گی، جہاں رونا، ماتم کرنا اور دانتوں کا پیسنا ہو گا اور یہ ابلیس کی مرضی سے اسیری میں جا کر اُن کی اپنی بدی کے باعث ہو گا۔

۱۴-اب شریروں کی روحوں کی یہ حالت ہوتی ہے، ہاں وہ تاریکی اور ہولناکی کی حالت میں اپنے پر خُدا کے شدید غضب کا خوف کے ساتھ انتظار کرتے ہیں، یوں وہ اِس حالت میں رہتے ہیں جبکہ راستباز قیامت تک بہشت میں قیام کرتے ہیں۔

۱۵-اب بعض ہیں جنہوں نے سمجھ لیا ہے کہ رُوح کی خوشی کی یہ حالت یا بد حالی کی یہ حالت قیامت سے قبل پہلی قیامت تھی۔ ہاں مَیں مانتا ہُوں کہ اِسے قیامت کی اصطلاح کہا جا سکتا ہے، کہے گئے کلام کے مطابق یہ رُوح یا جان کا جی اُٹھنا اور اُنکا خوشی یا بد حالی کی طرف بھیجا جانا ہے۔

۱۶-اور دیکھ پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک پہلی قیامت ہے، ان تمام کی قیامت جو تھے یا وہ جو ہیں یا وہ جو مسیح کی مُردوں میں سے قیامت کے وقت تک ہوں گے۔

۱۷-اب ہم یہ نہیں سمجھتے کہ یہ پہلی قیامت جو اِسطرح بیان کی گئی ہے، جانوں کی وہ قیامت ہو سکتی ہے جس میں وہ خوشی یا بد حالی کی طرف بھیجے جائیں گے۔ تُم یہ خیال مت کرو کہ اِس کے یہ معنی ہیں۔

۱۸-دیکھ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں بلکہ اِسکا مطلب اُن لوگوں کے بدنوں اور رُوحوں کا دوبارہ ملاپ ہے، جو آدم کے دنوں سے لے کر مسیح کی قیامت تک ہو گزرے ہیں۔

۱۹-اب مَیں یہ نہیں کہتا کہ راستبازوں کے ساتھ ساتھ بدکاروں کی رُوحوں اور بدنوں کا ایک ہی دفعہ ملاپ ہو جائے گا، مَیں یہ نہیں کہتا، میرے لئے اتنا کہنا کافی ہو گا کہ یہ سب سامنے آئیں گے یعنی دوسرے لفظوں میں اُن کی

قیامت، اُن کی قیامت سے پہلے ہو گی جو مسیح کی قیامت کے بعد مرے۔

۲۰- اب میرے بیٹے مَیں نہیں کہتا کہ اُنکی قیامت، مسیح کی قیامت کے ساتھ ہو گی، لیکن دیکھ میرے خیال میں مسیح کی قیامت اور آسمان پر بھیجے جانے پر راستبازوں کی رُوحوں اور بدنوں کا ملاپ ہو گا۔

۲۱- لیکن خواہ یہ اُسکی قیامت کے وقت پر ہو یا اُسکے بعد، مَیں نہیں کہتا لیکن مَیں اتنا کہتا ہُوں کہ موت اور بدن کی قیامت کے درمیان اور رُوح کی خوشی یا بدحالی کی حالت میں اُس وقت تک ایک درمیانی مدت ہے جو خُدا نے مقرر کی ہے، جب مُردے جی اُٹھیں گے اور بدن اور رُوح دونوں کا ملاپ ہو گا اور خُدا کے سامنے کھڑے ہونے کو لائے جائیں گے اور اُن کے کاموں کے مطابق عدالت ہو گی۔

۲۲- ہاں اِس سے وہ چیزیں بحال ہوتی ہیں جو کہ نبیّوں کی زبانی کہی گئی ہیں۔

۲۳- رُوح بدن میں اور بدن رُوح میں بحال ہو گا اور ہاں ہر اعضا اور جوڑ اپنے بدن میں بحال ہو گا، ہاں بلکہ سر کا ایک بال بھی ضائع نہ ہو گا بلکہ سب چیزیں اپنی اصلی اور کامل حالت میں بحال ہوں گی۔

۲۴- اور اب میرے بیٹے یہ وہ بحالی ہے جن کے بارے نبیّوں کی زبانی کہا گیا ہے ——

۲۵- اور تب خُدا کی بادشاہی میں راستباز چمکیں گے۔

۲۶- لیکن دیکھو شریروں پر ایک خوفناک موت آئے گی، اِسلئے کہ وہ راستبازی کی باتوں سے متعلق باتوں سے مردہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں اور کوئی ناپاک چیز خُدا کی بادشاہی کی وارث نہیں ہو سکتی، بلکہ وہ خارج کیے جاتے ہیں اور اُنہیں اُن کے کاموں یا اعمال کے وہ پھل کھانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے جو بُرے ہی تھے اور وہ تلخ پیالے کی تلچھٹ پیتے ہیں۔

۴۱ باب

قیامت میں انسان نہ ختم ہونے والی خوشی یا نہ ختم ہونے والی بدحالی کی حالت میں سامنے آتے ہیں —— بدی میں کبھی بھی خوشی نہ تھی —— نفسانی آدمی دُنیا میں خُدا کے بغیر ہیں —— بحال ہونے پر ہر انسان کو فانی زندگی میں حاصل ہر خصوصیت اور وصف دوبارہ اُسی طرح ملیں گے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور اب میرے بیٹے میں بحالی کے بارے کچھ باتیں کہنا چاہتا ہُوں، جسکی بابت کہا گیا ہے کیونکہ دیکھ کچھ لوگوں نے نوشتوں کی کھینچ تان کی ہے اور اِس کام کے باعث بہت گمراہ ہو گئے ہیں۔ اور مجھے لگتا ہے کہ تیرے دل میں بھی اِس چیز کی بابت اندیشہ ہے۔ لیکن دیکھ مَیں تجھے سمجھاتا ہُوں۔

۲- میرے بیٹے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بحالی کا منصوبہ خُدا کے انصاف کے مطابق ضروری ہے کیونکہ یہ ضروری ہے کہ تمام چیزیں اپنی اصل شکل میں بحال ہوں۔ دیکھ مسیح کی قُدرت اور قیامت کے مطابق ضروری اور درست ہے کہ انسان کی رُوح اُسکے بدن میں بحال ہو اور کہ بدن کا ہر حصّہ اسی میں بحال ہو۔

۳- اور خُدا کے انصاف کے مطابق ضروری ہے کہ بنی نوع انسان کی عدالت اُن کے اعمال کے مطابق ہو اور اگر اِس زندگی میں اُن کے اعمال اچھے تھے اور اُس کے دل کی خواہشیں نیک تھیں تاکہ وہ بھی یوم آخر اُس نیکی کے مطابق بحال ہوں۔

۴- اور اگر اُن کے کام بُرے ہُوئے تو وہ اُن پر برے ہی بحال ہوں گے۔ پس تمام چیزیں اپنی اصل شکل میں بحال ہوں گی۔ ہر چیز اپنی قدرتی وضع میں —— بشریت حیات ابدی میں جی اُٹھے گی، فنا بقا میں —— نہ ختم ہونے والی خوشی کے ساتھ خُدا کی بادشاہی کی وارث ہونے کے لئے یا نہ ختم ہونے والی بدحالی کے ساتھ ابلیس کی بادشاہی کی وارث ہونے کیلئے جی اُٹھے گی، ایک ایک ہاتھ پر، دوسری دوسرے ہاتھ پر ——

۵- ایک اپنی خوشی کی خواہش کے مطابق خوشی کی طرف یعنی نیکی کی خواہش کے مطابق نیکی کی طرف اور دوسرا بُرائی کی خواہش کے مطابق بُرائی کی طرف جی اُٹھے گا کیونکہ جسطرح اُس نے دن بھر بُرائی کرنے کی خواہش کی، سو رات آتی ہے کہ وہ اپنا اجر بُرائی ہی پائے۔

۶- اور دوسری طرف بھی یہی ہے۔ اگر اُس نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور زندگی کے آخر تک راستبازی کی خواہش کی، اُسی طرح وہ اپنی راستبازی کا اجر پائے گا۔

۷- یہ وہ ہیں جنہوں نے خُداوند میں مخلصی پائی، ہاں یہ وہ ہیں جو نکال لئے گئے، جو چھڑا لیے گئے اور اُس دائمی شب تاریک سے رہا کیے گئے اور یوں وہ کھڑے ہُوئے یا گرے کیونکہ دیکھ وہ اپنے منصف آپ ہیں، چاہے نیکی کریں یا بُرائی۔

۸- اب خُدا کے فرمان ہر گز نہیں بدل سکتے، پس راستہ تیار کر دیا گیا ہے کہ جو بھی اُس پر چلے نجات پائے گا۔

۹- اور اب میرے بیٹے دیکھ، اِس تعلیم کے اِن نکات پر اپنے خُدا کے خلاف اور گناہ کرنے کا خطرہ مول نہ لے جیسا کہ تُو اب تک گناہ کرنے کا خطرہ مول لیتا رہا ہے۔

۱۰- بحالی کی جو بات کی گئی ہے مت سوچ کہ اِس سے تُم گناہ سے خوشی میں بحال کیے جاؤ گے، دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بدی میں کبھی خوشی نہ تھی۔

۱۱- اور اب میرے بیٹے سب آدمی جو فطری حالت میں ہیں یا میں کہوں گا جو نفسانی حالت میں ہیں، پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بندھن میں ہیں، وہ دُنیا میں خُدا کے بغیر ہیں اور وہ خُدا کی فطرت کے خلاف چلتے ہیں، اِسلئے وہ خوشی کی فطرت کی مخالف حالت میں ہیں۔

۱۲- اور اب دیکھو کیا لفظ بحالی کے معنی فطری حالت کی چیز کو لے کر غیر فطری حالت میں رکھنا ہے یعنی اِسے اِسکی فطری حالت کے خلاف رکھنا ہے؟

۱۳- اے میرے بیٹے یہ معاملہ نہیں ہے بلکہ لفظ بحالی کے معنی بُرائی کو بُرائی یا نفسانی کو نفسانی یا ابلیسی کو ابلیسی حالت میں واپس لانا ہے —— نیکی اُسکے لئے جو نیک ہے، راستبازی اُس کے لئے جو

راستباز ہے، انصاف اُسکے لئے جو انصاف کرتا ہے، رحم اُسکے لئے جو رحیم ہے۔

۱۴- سو میرے بیٹے خیال رہے کہ تُم اپنے بھائیوں پر رحم کرنا، اچھا سلوک کرنا، راستی کے فیصلے کرنا اور مسلسل نیکی کرتے رہنا اور اگر تُو یہ سارے کام کرے تو تب تو اپنا اجر پائے گا، ہاں تیرے لئے تجھ پر رحم پھر سے بحال ہو گا، تیرے لئے پھر سے تجھ پر انصاف بحال ہو گا، پھر سے تیرے لئے تجھ پر راست عدالت بحال ہو گی اور تیرے لئے تیرا اجر پھر سے نیک ہو گا۔

۱۵- کیونکہ جو کچھ تُو بھیجے گا وہی تجھ پر لوٹ آئے گا، اور بحال ہو گا، اِسلئے لفظ بحالی گناہگار کو پورے طور سے ملامت کرتا ہے اور اُسے بالکل حق بجانب نہیں ٹھہراتا۔

باب ۴۲

فانی زندگی لوگوں کو توبہ کرنے اور خُدا کی خدمت کرنے کے لئے بشریت ایک آزمائشی عرصہ ہے — زوال تمام بنی نوع انسان پر جسمانی اور رُوحانی موت لایا — مخلصی توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے — خُدا خود دُنیا کے گناہوں کا کفّارہ دیتا ہے — رحم اُن کے لئے ہے جو توبہ کرتے ہیں — باقی تمام خُدا کے انصاف کے تابع ہوں گے — رحم کفّارے کے وسیلے ہی حاصل ہوتا ہے — حقیقی توبہ کرنے والے ہی نجات پائیں گے۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور اب میرے بیٹے میرا خیال ہے کہ تیرے دل میں ایسا کوئی اندیشہ ہے جسے تُو نہیں سمجھ سکتا — جو کہ خُدا کے انصاف کے مطابق گناہگار کی سزا کے متعلق ہے کیونکہ تُم یہ خیال کرنے کی کوشش کرتے ہو کہ گناہگار کو بدحالی کی حالت میں بھیجنا ناانصافی ہے۔

۲- اب میرے بیٹے دیکھ مَیں تجھے یہ واضع کرتا ہُوں۔ کیونکہ دیکھ خُداوند خُدا کے ہمارے پہلے والدین کو اُس زمین میں کھیتی کرنے کے لئے نکالنے کے بعد، جس سے وہ لیے گئے تھے — ہاں اُس نے آدمی کو وہاں سے نکال دیا اور اُس نے باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی حفاظت کرے —

۳- اب ہم دیکھتے ہیں کہ انسان خُدا کی مانند نیکی اور بدی کی پہچان کرنے والا بن گیا اور مبادا کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور زندگی کے درخت سے کچھ لے اور کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے خُداوند خُدا نے کروبیوں اور شعلہ زن تلوار کو رکھا تاکہ وہ اُسکا پھل نہ کھا سکے —

۴- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کو توبہ کے لئے ایک وقت دیا گیا، ہاں آزمائشی وقت توبہ کرنے اور خُدا کی خدمت کرنے کیلئے۔

۵- کیونکہ دیکھ اگر آدم فی الفور اپنا ہاتھ بڑھاتا اور زندگی کے درخت کے پھل میں سے کھاتا تو وہ خُدا کے کلام کے مطابق ہمیشہ زندہ رہتا، اُسے توبہ کا وقت نہ ملتا، ہاں اور خُدا کا کلام بھی بیفائدہ جاتا اور نجات کا عظیم منصوبہ ناکام ہو جاتا۔

۶- لیکن دیکھ انسان کی موت کا وقت مقرر کیا گیا ہے — سو جیسے وہ زندگی کے درخت سے دور کر دیئے گئے، ویسے ہی روئے زمین پر سے

بھی کاٹ ڈالے جاتے ـــــ اور انسان ہمیشہ کے لئے کھو گیا ہوتا، ہاں وہ ہمیشہ کے لئے گرے انسان ہو جاتے۔

۷- اور اب تُم اِس سے دیکھتے ہو کہ ہمارے پہلے والدین جسمانی اور رُوحانی دونوں طرح سے خُداوند کی حضوری سے دور کر دیئے گئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ یوں وہ اپنی ہی خواہش کے تابع ہو گئے۔

۸- اب دیکھو انسان کو صرف جسمانی موت ہی سے بچانا ضروری نہ تھا کیونکہ یوں تو خوشی کا یہ عظیم منصوبہ تباہ ہو جاتا۔

۹- سو چونکہ رُوح کبھی نہیں مرتی اور گرنے سے تمام بنی نوع انسانوں پر جسمانی موت کے ساتھ روحانی موت بھی آئی، اِسی لئے وہ خُداوند کی حضوری سے دور ہُوئے، ضروری تھا کہ بنی نو انسان کو رُوحانی موت سے مخلصی دی جائے۔

۱۰- سو چونکہ وہ فطرت کے اعتبار سے جسمانی، نفسانی اور ابلیسی ہُوئے، یہ آزمائشی حالت اُن کیلئے تیاری کی حالت ٹھہری، اُن کی تیاری کی حالت بنی۔

۱۱- اور اب یاد رکھ میرے بیٹے اگر یہ مخلصی کا منصوبہ نہ ہوتا (بالفرض ایسا نہ ہوتا) تو جیسے ہی وہ مرتے اُن کی رُوحیں خُداوند کی حضوری سے کٹ کر بدحال ہو جاتیں۔

۱۲- اور اب انسان کو اِس گری ہوئی حالت سے بچانے کا کوئی وسیلہ نہ تھا جسے آدمی خود اپنی نافرمانی کے سبب اپنے اُوپر لایا تھا۔

۱۳- سو انصاف کی رو سے آزمائشی مدت میں انسان کے فقط توبہ کر لینے کی شرط سے، مخلصی کا منصوبہ کام نہیں کر سکتا تھا، ہاں اِس تیاری کی حالت میں کیونکہ سوائے اِن شرائط کے رحم موثر نہیں ہو سکتا، سوائے اِسکے کہ یہ انصاف کا عمل تباہ نہ کرے۔ اب انصاف کا عمل تو تباہ نہیں ہو سکتا اگر ایسا ہوتا تو خدا خُدا نہ رہتا۔

۱۴- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان گر گئے تھے اور وہ انصاف کی گرفت میں تھے، ہاں خُدا کا انصاف جو اُنہیں اُسکی حضوری سے ہمیشہ کے لئے کاٹ ڈالے جانے کے سواسطے دور کر دیتا۔

۱۵- اور اب سوائے کفّارہ دیئے جانے کے رحم کا منصوبہ پورا نہ ہو سکتا تھا، سو خُدا نے رحم کے منصوبے کو کام میں لانے اور انصاف کے تقاضوں کی تشفی کے لئے خود دُنیا کے گناہوں کا کفّارہ دیا تاکہ خُدا کامل، خدا منصف ہو اور رحم دل خُدا بھی۔

۱۶- اب توبہ انسانوں کو میسر نہ ہوتی جب تک سزا نہ ہوتی جو رُوح کی زندگی کی مانند ابدی بھی تھی، خوشی کے منصوبے کے برعکس مقرر تھی جو رُوح کی زندگی کی مانند ابدی بھی تھا۔

۱۷- اب سوائے اِسکے کہ وہ گناہ کرے آدمی توبہ کیا کرتا؟ اگر شریعت نہ ہوتی تو وہ گناہ کیا کرتا؟ اگر سزا نہ ہوتی تو پھر شریعت کس لئے؟

۱۸- اب ایک سزا مقرر تھی اور ایک راست شریعت دی گئی جس سے آدمی میں ضمیر کی پشیمانی پیدا ہوئی۔

۱۹- اب اگر شریعت نہ دی جاتی ـــــ اگر کوئی آدمی خون کرتا تو وہ ہلاک ہوتا ـــــ تو کیا اُسے خوف ہوتا کہ اگر اُس نے خون کیا تو وہ ہلاک ہو گا؟

۲۰-اور یہ بھی کہ اگر گناہ کے خلاف شریعت نہ دی جاتی تو لوگ گناہ کرنے سے نہ ڈرتے۔
۲۱-اور اگر شریعت نہ دی جاتی تو لوگوں کے گناہ کرنے پر انصاف یا رحم کیا کرتا، اِسلئے کہ اُنکا مخلوق پر کوئی حق نہ ہوتا؟
۲۲-لیکن شریعت دی گئی اور سزا مقرر کی گئی اور توبہ بخشی گئی رحم جو توبہ پر حق رکھتا ہے، ورنہ انصاف مخلوق پر دعویٰ کرتا اور شریعت کی تعمیل ہوتی اور شریعت سزا لاگو کرتی اگر اِسطرح نہ ہوتا تب انصاف کے کام تباہ ہو جاتے اور خُدا خُدا نہ رہتا۔
۲۳-لیکن خُدا کو تو خُدا رہنا ہے اور رحم کو توبہ کرنے والوں پر حق رکھنا ہے اور رحم کفّارے کے سبب ہونا ہے اور مُردوں کی قیامت کفّارے کے سبب آنی ہے اور مُردوں کی قیامت انسان کو واپس خُدا کی حضُوری میں لاتی ہے اور یوں وہ اپنے اعمال کے مطابق عدالت کے واسطے، شریعت اور انصاف کے مطابق اُس کی حضُوری میں بحال ہوتے۔
۲۴-کیونکہ دیکھ انصاف اپنے تمام تقاضے پورے کرتا ہے اور رحم اُن تمام پر حق رکھتا ہے جو اُس کے اپنے ہیں اور یوں صرف وہ بچائے جا سکتے ہیں جنہوں نے حقیقی طور پر توبہ کی ہو۔
۲۵-تُمہارا کیا خیال ہے کہ رحم انصاف کو ٹھگ سکتا ہے؟ میں تُم سے کہتا ہوں، نہیں بالکل نہیں اگر ایسا ہو تو خُدا خُدا نہ رہتا۔
۲۶-اور یوں خُدا اپنے عظیم اور ابدی منصوبے جو بنائے عالم ہی سے تیار کیے گئے پورا کرتا ہے۔

اور اِسطرح انسانوں کی نجات اور مخلصی اور اُنکی تباہی اور بدحالی بھی واقع ہوتی ہے۔
۲۷-سو، اے میرے بیٹے جو کوئی آنا چاہے آئے اور آبِ حیات مفت پیے اور جو کوئی نہیں آنا چاہتا اُسے مجبور نہیں کیا جاتا کہ وہ آئے بلکہ یومِ آخر اُسکے اپنے اعمال کے موافق یہ اُس پر بحال کیا جائے گا۔
۲۸-اور اگر اُس نے بُرائی کی خواہش کی ہے اور عمر بھر توبہ نہیں کی تو دیکھ خُدا کی بحالی کے مطابق اُس کے لئے بُرا ہی ہو گا۔
۲۹-اور اب میرے بیٹے میری خواہش ہے کہ اب یہ چیزیں تُمہیں اور پریشان نہ کریں بلکہ صرف اپنے گناہوں پر پشیمان ہو جو تجھے توبہ کی طرف لائیں۔
۳۰-اے میرے بیٹے میری خواہش ہے کہ تُو پھر خُدا کے انصاف کا انکار نہ کرے۔ اور یہ کہ خُدا کے انصاف کا انکار کر کے ذرا بھر گناہ کا عذر تلاش کرنے کی کوشش بھی نہ کرنا بلکہ خُدا کے انصاف اور اُس کے رحم اور اُس کے صبر و تحمل کو اپنے دل پر اثر کرنے دینا اور یہ کہ خاک کی مانند حلیم بننا۔
۳۱-اور اب میرے بیٹے تُم اِن لوگوں میں کلام کی منادی کے لئے خُدا کی طرف سے بُلائے گئے ہو۔ اور اب میرے بیٹے اپنی راہ لو، کلام کا سچّائی اور سنجیدگی سے اعلان کرو تاکہ تُم جانوں کو توبہ کی طرف لا سکو تاکہ رحم کے عظیم منصوبے کا اُن پر حق ہو۔ اور خُدا تُمہیں میرے کلام کے مطابق بخشے۔ آمین۔

باب ۴۳

ایلما اور اُس کے بیٹے کلام کی منادی کرتے ہیں — ضورامی اور دُوسرے منکر نیفی لامنی بن جاتے ہیں — لامنوں کا نیفیوں کے خلاف جنگ کیلئے آنا — مرونی نیفیوں کو دفاعی ہتھیاروں سے مسلح کرتا ہے — خُداوند ایلما پر لامنوں کی حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے — نیفی اپنے گھروں، آزادی، خاندانوں اور مذہب کا دفاع کرتے ہیں — مرونی اور لحی کی فوجیں لامنوں کو گھیر لیتی ہیں۔ قریباً ۷۴ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ ایلما کے بیٹے کلام کی منادی کے لئے اُن لوگوں میں گئے۔ اور ایلما آرام نہیں کر سکتا تھا، سو وہ خود بھی گیا۔

۲- اب ہم اُن کی منادی کے بارے میں اور کچھ نہیں کہیں گے سوائے اُس کلام اور سچّائی کے جسکی اُنہوں نے نبوّت اور مکاشفہ کی رُوح کے مطابق منادی کی اور اُنہوں نے خُدا کے مُقدّس طریر منادی کی، جس سے کہ وہ بلائے گئے تھے۔

۳- اور اب مَیں قضاۃ کے عہد حکومت کے اٹھارہویں سال میں نیفیوں اور لامنوں کے درمیان جنگوں کے احوال کیطرف آتا ہُوں۔

۴- کیونکہ دیکھو ایسا ہُوا کہ ضورامی لامنی بن گئے، سو اٹھارہویں سال کے شروع میں نیفیوں کے لوگوں نے دیکھا کہ لامنی اُن پر چڑھ آنے کو ہیں، سو اُنہوں نے جنگ کی تیاریاں کیں، ہاں اُنہوں نے جرشون کے ملک میں اپنی فوجیں جمع کیں۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ لامنی اپنے ہزاروں کے ساتھ چڑھ آئے اور وہ انطیانم کے مُلک میں آئے، جو ضوارمیوں کا مُلک ہے اور ضریمنہ نامی ایک شخص اُن کا سردار تھا۔

۶- اور اب چونکہ عمالیقی خود لامنوں سے زیادہ بدکار اور خونی مزاج تھے، سو ضریمنہ نے لامنوں پر سپہ سالار مقرر کیے اور وہ سب عمالیقی اور ضورامی تھے۔

۷- اب اُس نے یہ اِسلئے کیا تاکہ وہ نیفیوں کے ساتھ اپنی نفرت قائم رکھ سکے تاکہ وہ اُنہیں اپنا مطیع بنا کر اپنے منصوبے پورے کر سکے۔

۸- کیونکہ دیکھو لامنوں کے غصّہ کو نیفیوں کے خلاف بھڑکانا اُسکا منصوبہ تھا، اُس نے یہ اِسلئے کیا تاکہ جبراً اُن پر بڑا اختیار رکھے اور یہ بھی کہ نیفیوں کو غلامی میں لاکر اُن پر بھی اختیار حاصل کرلے۔

۹- اور اب نیفیوں کا مقصد صرف اپنی زمینوں اور اپنے گھروں اور اپنی بیویوں اور اپنے بچوں کی حفاظت کرنا تھا تاکہ وہ اُن کو اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھیں اور اِسلئے بھی تاکہ وہ اپنے حقوق اور مراعات اور ہاں اپنی آزادی کی بھی حفاظت کرسکیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق خُدا کی عبادت کریں۔

۱۰- کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ لامنوں کے ہاتھوں میں گر گئے تو جو کوئی سچے اور زندہ خُدا کی رُوح اور سچّائی سے پرستش کرے گا، لامنی تباہ کر دیں گے۔

۱۱- ہاں اور اُنہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ لامنوں کی شدید نفرت کا علم بھی تھا، عینتی عینتی نیفی لحی کے لوگ تھے، جو عمون کے لوگ کہلاتے تھے — اور اُنہوں نے ہتھیار نہیں اُٹھانے تھے،

ہاں اُنہوں نے عہد کر رکھا تھا اور اُنہوں نے اِسے نہیں توڑنا تھا —— سو اگر وہ لامنوں کے ہاتھوں میں گر جاتے تو وہ تباہ ہو جاتے۔

۱۲- اور نفیوں نے اُنہیں تباہ ہونے نہ دیا بلکہ اُنہوں نے اُن کو اپنی وراثت کی زمینیں دیں۔

۱۳- اور عمون کے لوگ نفیوں کو اُنکی فوج کی کفالت کے لئے مال کا ایک بڑا حصّہ دیتے اور یوں ضروری تھا کہ نیفی اکیلے لامنوں کا سامنا کرتے، جو لامن اور لیموئیل اور اسماعیل کے بیٹوں اور اُن سب کا میل تھے جو نفیوں سے اختلاف رکھتے تھے، کہ عمالیقی اور ضورامی اور نوح کے کاہنوں کی اولاد تھے۔

۱۴- اب یہ اولاد شمار میں قریباً اتنی ہی تھی جتنی کہ نفیوں کی اور یوں نیفی اپنے بھائیوں سے لڑنے بلکہ خون ریزی تک کے لئے مجبور ہو گئے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کی فوجیں انطیانم کے مُلک میں اِکٹھی ہُوئیں، تو دیکھو نفیوں کی فوجیں جرشون کے مُلک میں اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھیں۔

۱۶- اب نفیوں کا سردار یعنی وہ آدمی جو نفیوں پر سپہ سالار مقرر کیا گیا تھا —— اب اُس سپہ سالار نے نفیوں کی تمام فوجوں کا اختیار لیا —— اور اُس کا نام مرونی تھا۔

۱۷- اور مرونی نے تمام اختیار لیا اور اُن کی جنگوں کا انتظام کیا۔ اور وہ صرف پچیس سال کا تھا جب وہ نفیوں کی فوجوں کا سپہ سالار مقرر ہُوا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں سے اُسکا سامنا جرشون کے مُلک کی سرحدوں میں ہُوا اور اُس کے لوگ تلواروں اور تیغوں اور ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ مسلح تھے۔

۱۹- اور جب لامنوں کی فوجوں نے دیکھا کہ نیفی کے لوگوں یعنی، مرونی نے اپنے لوگوں کو سینہ بندوں اور بازؤں پر چڑھی ڈھالوں، ہاں اور اُن کے سروں کا دفاع کرنیوالی ڈھالوں کیساتھ اُنہیں تیار کیا ہے اور یہ بھی کہ وہ موٹے کپڑوں میں ملبوس تھے ——

۲۰- اب ضریمنہ کی فوج ایسی کسی چیز کے ساتھ تیار نہ تھی، اُن کے پاس صرف اُن کی تلواریں اور اُن کی تیغیں اور اُنکی کمانیں اور اُن کے تیر اور اُن کے پتھر اور اُنکی فلاخنیں تھیں اور سوائے اُس کھال کے جو اُنکی کمروں کے ساتھ لپٹی ہُوئی تھی وہ ننگے تھے، ہاں سوائے ضورامیوں اور عمالیقیوں کے وہ سب ننگے تھے۔

۲۱- بلکہ وہ نہ تو سینہ بندوں کے ساتھ نہ ہی ڈھالوں کے ساتھ مسلح تھے —— اِسلئے وہ نفیوں کی فوجوں سے اُن کے زرہ بکتروں کے باعث نہایت خوفزدہ تھے، اگرچہ وہ شمار میں نفیوں سے بہت زیادہ تھے۔

۲۲- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے جرشون کی سرحدوں میں نفیوں پر چڑھ آنے کی جُرأت نہ کی، سو وہ انطیانم کے ملک سے بیابان میں چلے گئے اور دریائے صیدون کے سرے سے بڑے بیابان کے گرداگرد اپنا سفر کیا تاکہ وہ مانٹی کے مُلک میں آئیں اور مُلک پر قبضہ کریں کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ مرونی کی فوجوں کو کیا خبر کہ وہ کہاں گئے ہیں۔

۲۳- لیکن ایسا ہُوا کہ جیسے ہی وہ بیابان میں گئے،

مرونی نے بیابان میں اُن کے پڑاؤ کو دیکھنے کے لئے جاسوس بھیجے اور مرونی چونکہ ایلما کی نبوت کے متعلق جانتا تھا، اُس نے خاص آدمی اُس سے یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجے کہ وہ خُداوند سے دریافت کرکے بتائے کہ لامنوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے نفیوں کی فوجیں کہاں جائیں۔

۲۴-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند کا کلام ایلما پر ظاہر ہُوا اور ایلما نے مرونی کے قافلوں کو بتایا کہ لامنوں کی فوجیں بیابان کے گرداگرد گشت کر رہی ہیں تاکہ وہ مانٹی کے مُلک میں آکر لوگوں کے کمزور حصّہ پر حملہ شروع کریں۔ اور وہ قاصد گئے اور مرونی کو یہ پیغام پہنچادیا۔

۲۵-اب مرونی نے جرشون کے مُلک میں اپنی فوج کا ایک حصّہ چھوڑا مبادا کہ کسی طرح لامنوں کا ایک حصّہ مُلک میں آئے اور شہر پر قبضہ کرلے، اپنی فوج کا باقی ماندہ حصّہ لیا اور مانٹی کے مُلک کی طرف پیش قدمی کی۔

۲۶-اور اُس نے حُکم دیا کہ مُلک کے اِس خطے کے سب لوگ اپنی زمینوں اور اپنے مُلک، اپنے حقوق اور اپنی آزادیوں کے دفاع کی خاطر اپنے آپ کو لامنوں کے خلاف جنگ کے لئے اِکٹھا کریں، سو وہ لامنوں کے آنے کے وقت کے لئے تیار تھے۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے حُکم دیا کہ اُس کی فوج اِس وادی میں چھپ جائے، جو دریائے صیدون کے کنارے کے نزدیک تھی، جو بیابان میں دریائے صیدون کے مغرب میں تھا۔

۲۸- اور یہ جاننے کے لئے کہ لامنوں کی فوجیں کس وقت آجائیں، مرونی نے تمام اطراف میں جاسوس لگادیئے۔

۲۹-اور اب چونکہ مرونی لامنوں کے ارادے جانتا تھا کہ اُن کے ارادے یہ تھے کہ اپنے بھائیوں کو تباہ کریں یا اُنہیں مطیع کرکے اسیری میں لائیں اور اُس سارے مُلک میں اپنی بادشاہی قائم کریں۔

۳۰-اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ نفیوں کی صرف اور صرف یہ خواہش تھی کہ اپنی زمینوں اور اپنی آزادی اور اپنی کلیسیا کی حفاظت کریں، سو اُس نے اِس بات کو گناہ نہ سمجھا کہ وہ جنگی چال سے اُنکا دفاع کرے، سو اُسکو اپنے جاسوس کے ذریعے پتہ چلا کہ لامنی کونسی راہ لینے کو تھے۔

۳۱- سو اُس نے اپنی فوجوں کو تقسیم کردیا اور ایک حصّہ کو وادی میں لے آیا اور اُنہیں کوہ رپیلہ کے مشرق اور جنوب میں چھپادیا۔

۳۲-اور باقی ماندہ کو اُس نے مغربی وادی میں دریائے صیدون کے مغرب کی سمت چھپادیا اور اِسی طرح مانٹی کے مُلک کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ بھی۔

۳۳- اور یوں اپنی خواہش کے مطابق اپنی فوج لگانے کے بعد وہ اُن کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ لامنی پہاڑ کی شمالی سمت پر چڑھ آئے جہاں مرونی کی فوج کا ایک حصّہ چھپا ہوا تھا۔

۳۵-اور جب لامنی کوہ رپیلہ سے گُزر آئے اور وادی میں آئے اور دریائے صیدون پار کرنے لگے تو فوج جو پہاڑ کے جنوب میں چُھپی ہُوئی تھی،

جس کی رہنمائی لحی نامی ایک شخص کر رہا تھا اور اُس نے اپنی فوج آگے بڑھائی اور مشرق میں عقب سے لامنوں کو گھیرے میں لے لیا۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں نے اپنے عقب سے نیفیوں کو حملہ کرتے دیکھا تو گھوم کر واپس آئے اور لحی کی فوج سے لڑنے لگے۔

۳۷- اور دونوں طرف موت کا کام شروع ہو گیا لیکن لامنوں کی طرف زیادہ خوفناک کیونکہ اُنکے ننگے جسم نیفیوں کی تلواروں اور اُنکی تیغوں کے سخت حملوں کی زد میں تھے، جس سے اُن کے ہر وار سے ہلاکت برپا ہوتی۔

۳۸- جب کہ دُوسری طرف کبھی کبھی اُنکی تلواروں سے لگنے والے زخموں اور خون بہہ جانے کی وجہ سے نیفیوں میں سے کوئی آدمی گرتا کیونکہ جسموں کے نازک حصّے زیادہ محفوظ تھے یعنی جسم کے زیادہ نازک حصّے، اُن کے سینہ بندوں، اُن کے بازوؤں کی ڈھالوں اور اُنکی زرہ بکتروں کی وجہ سے لامنوں کے حملوں سے محفوظ تھے اور یوں نیفیوں نے لامنوں کی ہلاکت کا کام جاری رکھا۔

۳۹- اور ایسا ہُوا کہ لامنی اپنے درمیان بڑی ہلاکت کے باعث خوفزدہ ہو گئے، اتنے کہ وہ دریائے صیدون کی طرف بھاگنے لگے۔

۴۰- اور لحی اور اُسکے آدمیوں نے اُنکا پیچھا کیا اور لحی نے اُن کو صیدون کے پانیوں میں دھکیل دیا اور وہ صیدون کے پانیوں کے پار چلے گئے۔ اور لحی نے اپنی فوجوں کو دریائے صیدون کے کنارے کے ساتھ ساتھ رکھا تاکہ وہ پار نہ جا سکیں۔

۴۱- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں سے مرونی اور اُس کی فوج کا سامنا دریائے صیدون کی دُوسری طرف وادی میں ہُوا اور اُن پر حملہ کر کے اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۴۲- اور لامنی اُن کے سامنے سے پھر مانٹی کے مُلک کی طرف بھاگے، اور پھر اُنکا سامنا مرونی کی فوجوں سے ہوا۔

۴۳- اب اِس صورت میں لامنی بڑی شدت سے لڑے ہاں بلکہ شروع سے لے کر اب تک کسی نے لامنوں کو اتنی زبردست قوت اور جُرأت سے لڑتے نہ دیکھا ہو گا۔

۴۴- اور اُنہیں ضورامیوں اور عمالیقیوں سے، جو اُن کے سپہ سالار اور رہنما تھے، اور ضریمنہ سے جو اُنکا سپہ سالار تھا یعنی بڑا سردار اور سپہ سالار تھا، بڑی تحریک ملی، ہاں وہ اژدھوں کی مانند لڑے اور نیفیوں میں سے کئی اُنکے ہاتھوں قتل ہوئے، ہاں کیونکہ اُنہوں نے اُنکے سر کے خودوں پر بہت ضربیں لگائیں اور اُنہوں نے اُنکے بہت سے سینہ بندوں کو چھلنی کر دیا اور اُنہوں نے اُنکے بہت سے بازؤ مار گرائے اور یوں لامنوں نے اپنے شدید غضب میں مارا۔

۴۵- لیکن نیفی بہتر مقصد کے لئے متحرک تھے کیونکہ نہ تو وہ کسی شہنشاہت اور نہ ہی اقتدار کے لئے لڑ رہے تھے بلکہ وہ اپنے گھروں اور اپنی آزادیوں، اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور اپنی ہر چیز کے لئے، ہاں اپنی عبادت کی رسوم اور اپنی کلیسیا کے لئے لڑ رہے تھے۔

۴۶- اور وہ وہی کچھ کر رہے تھے جسے وہ فرض

محسوس کرتے تھے، جس کے لئے کہ وہ اپنے خُدا کے قرضدار تھے کیونکہ خُداوند نے اُن سے اور اُنکے باپ دادا سے کہا کہ تُم نہ تو پہلی اور نہ ہی دوسری جارحیت کے قصوروار ہو تُمہیں خود کو اپنے دشمنوں کے ہاتھوں قتل نہیں ہونے دینا۔

۴۷- اور پھر خُداوند نے یہ بھی فرمایا کہ تُم اپنے خاندانوں کا دفاع کرنا، بیشک خونریزی ہو۔ سو اِس سبب سے نیفی لامنوں سے اپنے خاندانوں اور اپنی زمینوں اپنے مُلک اور اپنے حقوق اور اپنے مذہب کے دفاع کے لئے لڑ رہے تھے۔

۴۸- اور ایسا ہُوا کہ جب مرونی کے آدمیوں نے لامنوں کی وحشت اور غصہ دیکھا تو وہ بے دل ہُوئے اور اُنکے سامنے سے بھاگنے کو تھے۔ اور مرونی نے اُنکے اِرادہ کو جان کر پیغام بھجوایا، اور اُنکے دلوں کو اِن خیالات کا جوش دلایا—— ہاں اُنکی زمینوں، اُنکی آزادی، ہاں اور اُنکی اسیری سے رہائی کا خیال۔

۴۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ لامنوں کی طرف مُڑے اور ایک آواز ہو کر خُداوند اپنے خُدا کے حضور، اپنی آزادی اور اسیری سے رہائی کیلئے چِلّائے۔

۵۰- اور وہ قوت کے ساتھ لامنوں کے خلاف لڑنے لگے اور جس گھڑی وہ خُداوند سے اپنی آزادی کے لئے چِلائے، لامنی اُنکے سامنے سے بھاگنے لگے اور یہاں تک کہ وہ صیدون کے پانیوں تک چلے گئے۔

۵۱- اب لامنی شمار میں زیادہ تھے، ہاں نیفیوں کے شمار سے دُگنے، اِس کے باوجود اُنہیں اتنا پیچھے دھکیل دیا گیا کہ وہ دریائے صیدون کے کنارے وادی میں ایک گروہ کی شکل میں اکٹھے ہُوئے۔

۵۲- سو مرونی کی فوجوں نے اُن کو گھیرے میں لے لیا، ہاں بلکہ دریا کی دونوں اطراف سے کیونکہ دیکھو مشرق کی طرف لحی کے آدمی تھے۔

۵۳- پس ایسا ہُوا کہ جب ضریمنہ نے لحی کے آدمیوں کو دریائے صیدون کی مشرق کی طرف اور مرونی کی فوجوں کو دریائے صیدون کی مغرب کی طرف دیکھا کہ وہ نیفیوں کے گھیرے میں آگئے ہیں تو وہ دہشت زدہ ہوگئے۔

۵۴- اب جب مرونی نے اُنہیں دہشت زدہ ہوتے دیکھا تو اُس نے اپنے آدمیوں کو حُکم دیا کہ وہ اُنکا خون بہانا بند کر دیں۔

باب ۴۴

مرونی لامنوں کو حُکم دیتا ہے کہ امن کا عہد کریں ورنہ ہلاک کر دیئے جائیں گے —— ضریمنہ پیشکش کو رد کر دیتا ہے اور جنگ جاری ہو جاتی ہے —— مرونی کی فوجیں لامنوں کو شکست دیتی ہیں۔ قریباً ۷۴–۷۳ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ رُکے اور اُن سے تھوڑے فاصلے پر پیچھے ہٹ گئے۔ اور مرونی نے ضریمنہ سے کہا، ضریمنہ دیکھ، ہم نہیں چاہتے کہ ہم خونی لوگ بنیں۔ تُم جانتے ہو کہ تُم ہمارے ہاتھوں میں ہو پھر بھی ہماری خواہش نہیں کہ تُمہیں قتل کریں۔

۲- دیکھ ہم تُم سے جنگ کرنے کے لئے نہیں نکلے کہ اقتدار کے لئے ہم تُمہارا خون بہائیں نہ ہی ہم کسی کو غلامی کے جوئے میں جوتنا چاہتے ہیں۔

لیکن تُم ہمارے خلاف اِسی سبب سے آئے ہو اور ہاں تُم ہمارے مذہب کے باعث ہم سے ناراض ہو۔
۳- لیکن اب تُم دیکھتے ہو کہ خُداوند ہمارے ساتھ ہے اور تُم یہ بھی دیکھتے ہو کہ اُس نے تُمہیں ہمارے ہاتھوں میں کر دیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ تُم یہ جان لو کہ ہمارے لئے ایسا اپنے مذہب اور مسیح پر اپنے ایمان کے سبب ہوا۔ اور اب تُم دیکھتے ہو کہ تُم ہمارا یہ ایمان تباہ نہیں کر سکتے۔
۴- اب تُم دیکھتے ہو کہ خُدا سے متعلق حقیقی عقیدہ یہی ہے، ہاں تُم دیکھتے ہو کہ خُدا اُس وقت تک ہماری مدد اور خیال اور حفاظت کرے گا جب تک ہم اُسکے ساتھ اور اپنے ایمان کے ساتھ اور اپنے مذہب کے ساتھ وفادار رہیں گے اور خُداوند کبھی بھی سوائے ہمارے خطا میں گرنے اور اپنے ایمان سے منکر ہونے کے ہمیں برباد ہونے نہ دے گا۔
۵- اور اب ضریمنہ مَیں تُمہیں اُس خُدائے قادرِ مطلق کے نام پر حُکم دیتا ہُوں جس نے ہمارے بازو توانا کیے کہ اپنے ایمان کی بدولت اپنے مذہب کی بدولت اور اپنی عبادتی رسُوم کی بدولت اور اپنی کلیسیا کی بدولت اور اُس مُقدّس امداد کی بدولت جسکے لئے ہم اپنی بیویوں اور بچوں کے قرضدار ہیں، اُس آزادی کی بدولت جس نے ہمیں ہماری زمینوں اور مُلک سے وابستہ رکھا، ہم نے تُم پر اختیار پایا ہے، ہاں اور خُدا کے مُقدّس کلام کو ماننے کی بدولت بھی جس کے کہ ہم اپنی تمام خوشی کے لئے قرضدار ہیں اور اُن سب چیزوں کی بدولت بھی جو ہمیں بہت عزیز ہیں ـــــ
۶- اور ہاں صرف یہی نہیں، مَیں تُمہیں تُمہاری زندگی کی تمام خواہشات کے باعث حُکم دیتا ہُوں کہ تُم اپنے جنگ کے ہتھیار ہمارے آگے ڈال دو اور ہم تُمہارے خون کے خواہاں نہیں ہوں گے بلکہ ہم تُمہاری جانیں بخش دیں گے، اگر تُم اپنی راہ چلے جاؤ اور ہمارے خلاف جنگ کے لئے پھر نہ آؤ۔
۷- اور اب اگر تُم ایسا نہیں کرو گے تو دیکھو تُم ہمارے ہاتھوں میں ہو اور مَیں اپنے آدمیوں کو تُم پر چڑھ آنے کا حُکم دوں گا اور موت کے زخم تُمہارے جسموں کو لگائیں گے تاکہ تُم مارے جاؤ اور تب ہم دیکھیں گے کہ اِن لوگوں پر کیسے اِختیار حاصل ہو گا، ہاں ہم دیکھیں گے کہ کون اسیری میں لایا جاتا ہے۔
۸- اور اب ایسا ہُوا جب ضریمنہ نے یہ کچھ سنا تو وہ آگے بڑھا اور اپنی تلوار اور اپنی تیغ اور اپنی کمان مرونی کے ہاتھوں میں دی اور اُس سے کہا، دیکھ یہ ہمارے جنگی ہتھیار ہیں، ہم اِنہیں تُمہارے حوالے کرتے ہیں، لیکن ہم تُمہارے ساتھ کوئی عہد نہیں باندھیں گے، جو کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم توڑ دیں گے اور ہمارے بچے بھی، لیکن ہمارے جنگی ہتھیار لے لو اور ہمیں بیابان میں جانے دو ورنہ ہم اپنی تلواریں اُٹھا لیں گے اور ہم ہلاک ہوں گے یا فتح پائیں گے۔
۹- دیکھو ہم تُمہارے ہم ایمان نہیں، ہم یقین نہیں کرتے کہ یہ خُدا ہے جس نے ہمیں تُمہارے

ہاتھوں میں کر دیا ہے، لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ تُمہاری چالاکی ہے جس نے تُمہیں ہماری تلواروں سے محفوظ رکھا ہے، دیکھو یہ تُمہارے سینہ بند اور تُمہاری ڈھالیں ہیں، جنہوں نے تُمہیں بچا رکھا ہے۔

۱۰- اور اب جب ضریمنہ اِن باتوں کو ختم کر چُکا، تو مرونی نے تلوار اور جنگ کے ہتھیار جو اُس نے ضریمنہ سے لئے تھے، یہ کہہ کر واپس کر دیئے، دیکھ ہم یہ جھگڑا ختم کرتے ہیں۔

۱۱- اب جو باتیں کہی گئی ہیں، مَیں اُن کو دہرا نہیں سکتا، سو جیسا کہ خُداوند زندہ ہے ایسے ہی جب تک تُم یہ قسم نہیں کھاتے کہ تُم جنگ کے لئے دوبارہ ہمارے خلاف نہیں آؤ گے تُم نہیں جا سکتے۔ اب چونکہ تُم ہمارے ہاتھوں میں ہو، ہم زمین پر تُمہارا خون گرائیں گے ورنہ تُمہیں میری پیش کردہ شرائط کو ماننا پڑے گا۔

۱۲- اور اب جب مرونی یہ باتیں کہہ چُکا تو ضریمنہ نے اپنی تلوار اُٹھائی اور وہ مرونی پر غصے ہُوا اور وہ آگے بڑھا کہ مرونی کو قتل کرے، لیکن جیسے ہی اُس نے اپنی تلوار اُٹھائی، دیکھو مرونی کے ایک سپاہی نے اِس پر ضرب لگائی اور وہ زمین پر گری اور دستے سے ٹوٹ گئی اور اُس نے ضریمنہ کو بھی مارا کہ اُس کی کھوپڑی کی کھال زمین پر گری۔ اور ضریمنہ اُن کے سامنے سے اپنے سپاہیوں میں بھاگ گیا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ جو سپاہی پاس کھڑا تھا جس نے ضریمنہ کی کھوپڑی کی کھال اُتاری تھی، کھوپڑی کی کھال کو بالوں سے پکڑ کر زمین سے اُٹھایا، اور اپنی تلوار کی نوک پر رکھا اور بُلند آواز سے یہ کہتے ہُوئے اُن کی طرف اِسے بڑھایا۔

۱۴- جسطرح یہ کھوپڑی کی کھال زمین پر گری جو کہ تُمہارے سپہ سالار کی کھوپڑی کی کھال ہے، اِسی طرح تُم زمین پر گرو گے، سوائے اِسکے کہ تُم اپنے جنگ کے ہتھیار ڈال دو اور امن کا عہد کر کے جاؤ۔

۱۵- اب وہاں بہت سے تھے جب اُنہوں نے یہ باتیں سُنیں اور وہ کھوپڑی کی کھال دیکھی جو تلوار کی نوک پر تھی تو وہ خوف سے دہل گئے اور بہت سے آگے بڑھے اور اپنے جنگ کے ہتھیار مرونی کے قدموں میں ڈال دیئے اور امن کے عہد میں داخل ہُوئے۔ اور جتنے عہد میں داخل ہُوئے اُنہیں بیابان میں جانے دیا گیا۔

۱۶- اب ایسا ہُوا کہ ضریمنہ نہایت غضبناک ہُوا اور نیفیوں کے خلاف زیادہ شدت کیساتھ لڑنے کیلئے اُس نے اپنے باقی ماندہ سپاہیوں کے غصّے کو اشتعال دلایا۔

۱۷- اور اب مرونی، لامنوں کی سرکشی کے باعث غصّے میں تھا، سو اُس نے اپنے لوگوں کو حُکم دیا کہ وہ اُنہیں جالیں اور اُنکو قتل کر دیں۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ اُنہیں قتل کرنے لگے، ہاں اور لامنی اپنے زور اور تلواروں کیساتھ لڑے۔

۱۸- لیکن دیکھو اُن کی ننگی کھالیں اور منڈھے سر نیفیوں کی تیز تلواروں کے سامنے تھے، ہاں دیکھو وہ چھید دیئے گئے اور مارے گئے، ہاں اور نیفیوں کی تلواروں کے سامنے تیزی سے گرے

اور اُن کا صفایا ویسے ہی ہونے لگا، جیسے مرونی کے سپاہی نے نبوت کی تھی۔
۱۹- اب ضریمنہ نے جب دیکھا کہ وہ تمام ہلاک ہونے کو ہیں تو وہ وعدہ کرتے ہوئے، بڑے زور سے مرونی کے سامنے چلایا کہ وہ اور اُس کے لوگ بھی اُنکے ساتھ عہد کریں گے، اگر وہ باقی ماندہ لوگوں کی جان بخشی کر دے، کہ وہ پھر اُن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے نہیں آئیں گے۔
۲۰- اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے حُکم دیا کہ لوگوں میں موت کا کام دوبارہ روک دیا جائے۔ اور اُس نے لامنوں سے جنگ کے ہتھیار لے لئے اور جب وہ اُس کے ساتھ اُنکے امن کے عہد میں داخل ہوگئے تو اُنہیں بیابان میں جانے دیا گیا۔
۲۱- اب اُنکے مُردوں کی کثرت کے باعث اُنکا شمار نہیں کیا جا سکتا تھا، ہاں نفیوں اور لامنوں دونوں طرف سے اُنکے مُردوں کی تعداد نہایت زیادہ تھی۔
۲۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُن کے مُردے صیدون کے پانیوں میں پھینک دیئے اور وہ آگے جا کر سمندر کی گہرائیوں میں دفن ہُوئے۔
۲۳- اور نفیوں یعنی مرونی کی فوجیں واپس ہُوئیں اور اپنے گھروں اور اپنی زمینوں میں آئیں۔
۲۴- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اٹھارہواں سال ختم ہُوا اور یوں ایلما کی وہ تواریخ ختم ہُوئی جو نیفی کے اُوراق پر لکھی ہُوئی تھی۔

ہیلمین کے دنوں میں نیفی کے لوگوں اور اُنکی جنگوں اور جھگڑوں کے احوال۔ ہیلمین کی تاریخ کے مطابق جو اُس نے اپنی زندگی میں مرتب کی۔

۴۵ تا ۶۲ ابواب پر مُشتمل۔

باب ۴۵

ہیلمین ایلما کی باتوں کا یقین کرتا ہے — ایلما نفیوں کی بربادی کی نبوّت کرتا ہے — وہ زمین کو برکت دیتا اور لعنت کرتا ہے — ایلما، موسیٰ کی مانند رُوح کے وسیلے اُوپر اُٹھا لیا جاتا ہے — کلیسیا میں اختلاف بڑھتا ہے۔ قریباً ۷۳ ق م۔

۱- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگ نہایت شادمان ہُوئے کیونکہ خُداوند نے اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں سے اُنہیں دوبارہ رہائی دی تھی، سو اُنہوں نے خُداوند اپنے خُدا کی شُکرگزاری کی اور ہاں اُنہوں نے بہت روزے رکھے اور بہت دُعا کی اور اُنہوں نے بہت زیادہ خُوشی کے ساتھ خُدا کی عبادت کی۔
۲- اور نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے اُنیسویں سال میں ایسا ہُوا کہ ایلما اپنے بیٹے ہیلمین کے پاس آیا اور اُس سے کہنے لگا، کیا تُم اُن باتوں پر جو مَیں نے تُم سے اُس لکھی گئی تواریخ کے متعلق کہیں، یقین کرتے ہو۔؟
۳- اور ہیلمین نے اُس سے کہا، ہاں مَیں یقین کرتا ہُوں۔
۴- اور ایلما نے دوبارہ کہا، کیا تُم یسوع مسیح کا یقین کرتے ہو جو آنیوالا ہے؟

۵-اور اُس نے کہا، ہاں میں اُن تمام باتوں کا جو تُو نے کہی ہیں، یقین کرتا ہوں۔

۶- اور ایلما نے اُسے پھر کہا، کیا تُم میرے حُکموں کو مانو گے ؟

۷-اور اُس نے کہا، ہاں میں اپنے سارے دل سے تیرے حکموں کو مانوں گا۔

۸- تب ایلما نے اُس سے کہا، مبارک ہو تُم اور خُداوند تُمھیں اِس مُلک میں خوش حال کرے گا۔

۹- لیکن دیکھ مجھے تُم پر کچھ نبوّت کرنا ہے، لیکن جو نبوّت مَیں کروں گا تُم آشکارانہ کرنا، ہاں مَیں تُم پر جو نبوّت کروں گا، اِسوقت تک آشکارانہ کی جائے جب تک نبوّت پوری نہیں ہو جاتی، سو وہ باتیں لکھ جو مَیں کہوں گا۔

۱۰- اور یہ وہ باتیں ہیں، دیکھ مکاشفے کی اُس رُوح کے مطابق جو مُجھ میں ہے، مَیں نے معلوم کیا ہے کہ نفیوں کے یہ لوگ چار سو سالوں میں اُسوقت تک بے یقینی میں بھٹکیں گے جب تک کہ یسُوع مسیح اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر دیتا۔

۱۱- ہاں اور تب یہ جنگیں اور وبائیں دیکھیں گے، ہاں اور اُسوقت تک قحط اور خونریزی جب تک نیفی کے لوگ مارے نہیں جاتے ——

۱۲-ہاں اور یہ اِسلئے ہو گا کیونکہ وہ بے یقینی میں بھٹکیں گے اور تاریکی کے کاموں اور شہوت پرستی اور ہر قسم کی بدیوں میں پڑیں گے، ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں چونکہ وہ عظیم نُور اور علم کے خلاف گناہ کریں گے، ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُس دِن سے چار نسلیں نہ ہو گزریں گی کہ یہ بڑی بدی آپہنچے گی۔

۱۳- اور جب وہ عظیم دن آئے گا، دیکھ وقت بہت جلد آتا ہے کہ جب وہ جو اِب ہیں یعنی اُن کی نسل ہیں جو نیفی کے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں، پھر نیفی کے لوگوں میں شمار نہ ہوں گے۔

۱۴- لیکن جو کوئی بچا رہا اور اُس عظیم اور خوفناک دِن ہلاک نہ ہوا، سب لامنوں میں شمار ہوں گے اور اُنکی مانند ہو جائیں گے، ماسوائے اُن چند کے جو خُداوند کے شاگرد کہلائیں گے اور لامنی اُس وقت تک اُن کے پیچھے ہوں گے جب تک وہ مارے نہیں جاتے۔ اور اب یہ نبوّت اُنکی بدیوں کے سبب پُوری ہو گی۔

۱۵- اور اب ایسا ہُوا کہ جب ایلما، ہیلمین کو یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے اُسے اور اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی برکت دی اور اُس نے زمین کو بھی راستبازوں کی خاطر برکت دی۔

۱۶- اور اُس نے کہا خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے —— مُلک پر لعنت ہو گی، ہاں اِس مُلک پر ہر اُس قوم، قبیلے، نسل، زبان اور لوگوں کے لئے جو بدی میں پک کر ہلاک ہوں گے اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا کیونکہ مُلک پر یہ لعنت اور برکت خُدا کی طرف سے ہے کیونکہ خُداوند گناہ سے متعلق کم ترین درجہ تک بھی رعایت نہیں دیتا۔

۱۷- اور اب جب ایلما یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے کلیسیا کو برکت دی، ہاں اُن سب کو جو اِس وقت سے لے کر ایمان میں مضبوط رہے۔

۱۸- اور جب ایلما یہ باتیں کر چکا تو وہ ضریملہ

کے مُلک سے یوں نکل گیا گویا وہ میلک کے مُلک میں گیا ہو۔ اور ایسا ہُوا کہ اُسکی بابت پھر کبھی کوئی خبر نہ ملی، ہم اُسکے مرنے یا دفن ہونے کے متعلق نہیں جانتے۔

۱۹- دیکھو ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ ایک راستباز شخص تھا اور کلیسیا میں یہ کہا گیا کہ رُوح نے اُسے اُٹھا لیا ہے یا خُداوند کے ہاتھ سے موسیٰ کی مانند دفن ہُوا۔ لیکن دیکھو نوشتے کہتے ہیں کہ خُداوند نے موسیٰ کو اپنے واسطے اُٹھا لیا اور ہمارا خیال ہے کہ اُس نے ایلما کو بھی اپنے واسطے رُوح میں قبول کیا ہے، اِس وجہ سے ہم اُسکی موت اور دفن ہونے کے بارے کچھ نہیں جانتے۔

۲۰- اور اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہدِ حکومت کے اُنیسویں سال کے شروع میں ہیلمین لوگوں میں کلام کی منادی کے لئے گیا۔

۲۱- کیونکہ دیکھو لامنوں کے ساتھ اُنکی جنگوں اور بہت سے چھوٹے جھگڑوں اور لوگوں میں پائی جانے والی افراتفری کے باعث یہ ضروری ہو گیا کہ اُن میں خُدا کے کلام کی منادی کی جائے، ہاں اور تاکہ کلیسیا میں ہر جگہ ایک ضابطہ بنایا جائے۔

۲۲- سو ہیلمین اور اُسکے بھائی دوبارہ سارے مُلک میں کلیسیا قائم کرنے کے لئے گئے، ہاں اُس سارے مُلک کے ہر شہر میں گئے جو نیفی کے لوگوں کی ملکیت تھا۔ اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے سارے مُلک میں تمام کلیسیاؤں پر کاہن اور اُستاد مقرر کیے۔

۲۳- اور اب ایسا ہُوا کہ ہیلمین اور اُسکے بھائیوں کے کلیسیا پر کاہنوں اور اُستادوں کو مقرر کرنے کے بعد اُن کے درمیان اختلاف ہونے لگا اور وہ ہیلمین اور اُسکے بھائیوں کی باتوں پر کان نہ لگاتے۔

۲۴- بلکہ اپنی بہت زیادہ دولتمندی کے باعث وہ اپنے دلوں میں متکبر ہونے لگے، چونکہ وہ اپنی ہی نظروں میں امیر بنے اور وہ خُدا کے سامنے سیدھا چلنے کے لئے اُنکی باتوں پر کان نہ لگاتے تھے۔

۴۶ باب

عیمالیقیہ، بادشاہ بننے کیلئے سازش کرتا ہے ــــ مرونی آزادی کا پرچم بلند کرتا ہے ــــ وہ اپنے مذہب کے دفاع کے لئے لوگوں کو متحد کرتا ہے ــــ حقیقی ایمان لانے والے مسیحی کہلاتے ہیں ــــ یوسف کے بقیہ کی حفاظت کی جائے گی ــــ عیمالیقیہ اور باغی نیفی کے مُلک کو فرار ہوتے ہیں ــــ وہ جو آزادی کے موقف کی حمایت نہیں کریں گے، ہلاک ہوں گے۔ قریباً ۷۳-۷۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ جتنوں نے ہیلمین اور اُس کے بھائیوں کی باتوں پر کان نہ لگائے، اپنے بھائیوں کے خلاف اِکٹھے ہُوئے۔

۲- اور اب دیکھو وہ نہایت غضبناک تھے اتنے کہ اُنہوں نے اُن کو قتل کرنے کا تہیہ کر لیا۔

۳- اب جو اپنے بھائیوں پر غضبناک تھے، اُنکا سردار جسیم اور مضبوط آدمی تھا اور اُسکا نام عیمالیقیہ تھا۔

۴- اور عیمالیقیہ، بادشاہ بننے کا خواہش مند تھا اور جو لوگ اُن پر غضبناک تھے، وہ بھی اُسکو اپنا بادشاہ بنانے کے خواہشمند تھے اور اُن میں زیادہ تر اُس

مُلک کے چھوٹے قاضی تھے اور وہ اقتدار کے خواہاں تھے۔

۵- اور وہ عیما لیقیہ کی پھسلانے والی باتوں سے گمراہ ہُوئے تھے کہ اگر وہ اُسکی حمایت کریں اور اُسے اپنا بادشاہ بنائیں تو وہ اُنکو لوگوں پر حاکم مقرر کرے گا۔

۶- یوں ہیلمین اور اُسکے بھائیوں کی منادی کے باوجود عیما لیقیہ نے اُنہیں اختلاف کے لئے گمراہ کیا، ہاں اِسکے باوجود کہ اُنہوں نے کلیسیا کا بڑا خیال رکھا کیونکہ وہ کلیسیا کے اعلیٰ کاہن تھے۔

۷- اور کلیسیا میں بہت تھے جنہوں نے عیما لیقیہ کی پھسلانے والی باتوں کا یقین کیا، سو یہاں تک کہ وہ کلیسیا سے منکر ہو گئے اور اِسطرح باوجود اُنکی عظیم فتح کے جو اُنہوں نے لامنوں پر پائی اور خُداوند کے ہاتھ کے وسیلے اپنی رہائی کے باعث جو خُوشی وہ منا چکے تھے، نیفی کے لوگوں کے معاملات غیر یقینی اور خطرناک ہو گئے۔

۸- یوں ہم دیکھتے ہیں کہ بنی آدم کتنی جلدی خُداوند اپنے خُدا کو بھول جاتے ہیں، ہاں بدی کرنے کے لئے ایک بُرے کے ذریعے کتنی جلدی گمراہ ہو جاتے ہیں۔

۹- ہاں اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک نہایت بدکردار آدمی بنی آدم میں ایک بہت بڑی شرارت برپا کرنے کے لئے جگہ پاتا ہے۔

۱۰- ہاں ہم دیکھتے ہیں کہ عیما لیقیہ چونکہ ایک شاطر آدمی اور پُھسلانے والی باتیں کرنے والا شخص تھا تاکہ وہ بہت سے لوگوں کو بدی کرنے کے لئے گمراہ کرے اور ہاں یہ کہ خُدا کی کلیسیا کو برباد کرے اور آزادی کی بنیاد کو بھی، جو خُدا نے اُنہیں بخشی تھی یعنی وہ برکت جو خُدا نے راستبازوں کی خاطر مُلک کی سطع پر بھیجی تھی۔

۱۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب نیفیوں کی فوجوں کے سپہ سالار مرونی نے اِن اختلافات کا سُنا، تو وہ عیما لیقیہ پر ناراض ہوا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنی قبا کو پھاڑا اور اُسکا ایک ٹکڑا لیا اور اُس پر لکھا —— ہمارے خُدا، ہمارے مذہب اور آزادی اور ہماری سلامتی، ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں کی یادگاری میں —— اور اُسے چوب کے سرے کے ساتھ باندھ دیا۔

۱۳- اور اُس نے خود اور سینہ بند پہنا اور اپنی ڈھالیں لیں اور اپنے ہتھیار اپنی کمر کے گرد کس لئے اور اُس نے وہ چوب اُٹھائی جس کے سرے پر اُس کی پھٹی ہُوئی قبا تھی (اور اُس نے اُسے آزادی کا پرچم کہا) اور اُس نے خود کو زمین پر جُھکایا اور اُس نے بڑی قوت کے ساتھ اپنے بھائیوں میں آزادی کی نعمتوں کو اُسوقت تک قائم رہنے کے لئے خُدا سے دُعا کی، جب تک مسیحیوں کی جماعت کی ملکیت میں یہ مُلک رہے ——

۱۴- کیونکہ مسیح پر حقیقی ایمان رکھنے والوں کو جو کہ خُدا کی کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے کلیسیا سے تعلق نہ رکھنے والے، یہی کہتے تھے۔

۱۵- اور جو کلیسیا سے تعلق رکھتے تھے، وہ وفادار تھے، ہاں مسیح کے اُن سب سچّے پیروکاروں نے خوش دلی کیساتھ اپنے پر مسیح کا نام لے لیا یعنی مسیحی جیسے کہ وہ کہلاتے تھے، یہ مسیح پر اُنکے ایمان کے سبب تھا جو کہ آنے کو تھا۔

۱۶-اور اِسلئے اِس وقت مرونی نے مسیحیوں کے نصب العین اور مُلک کی آزادی کے واسطے فضل کے لئے دُعا کی۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اپنی جان خُدا کی طرف اُنڈیل دینے کے بعد اُس نے اُس تمام سرزمین کو جو ویرانی کی سرزمین کے جنوب میں تھی، ہاں اور بلکہ تمام سرزمین کو جو شمال اور جنوب دونوں اطراف میں تھی —— ایک چُنی ہُوئی سرزمین اور آزادی کی سرزمین کا نام دیا۔

۱۸- اور اُس نے کہا، یقیناً خُدا ہم سے جنہوں نے مسیح کے نام کو اپنے پر لینے کے باعث حقارت برداشت کی، اُس وقت تک ہمیں روندنے اور ہلاک نہ ہونے دے گا جب تک ہم اِسے اپنی ہی خطاؤں کے باعث خود پر نہیں لے آتے۔

۱۹-اور جب مرونی یہ باتیں کہہ چکا تو وہ اپنے قبا کے پھٹے ہُوئے حصّہ کو ہَوا میں لہرایا ہوا لوگوں میں گیا تاکہ سب اُس تحریر کو جو اُس نے پھٹے ہوئے حصّہ پر لکھی تھی پڑھ سکیں اور چلّا کر بلند آواز سے کہنے لگا۔

۲۰-دیکھو جو کوئی اِس جھنڈے کو مُلک میں قائم رکھتا ہے، اُسے خُداوند کے زور میں آنے اور اُس عہد میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھنے دو تاکہ وہ اپنے حقوق اور مذہب کا دفاع کریں تاکہ خُداوند خُدا اُنہیں برکت دے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ جب مرونی اِن باتوں کا اعلان کر چکا تو دیکھو لوگ ثبوت یعنی عہد کے طور پر اپنے ہتھیاروں کو کمر سے باندھے اور اپنے کپڑوں کو پھاڑ کر اِکھٹے بھاگتے ہُوئے آئے کہ وہ خُداوند اپنے خُدا کو ترک نہ کریں گے یا دوسرے لفظوں میں اگر اُنہوں نے خُدا کے احکام کی نافرمانی کی یا خطا میں گر گئے اور مسیح کے نام کو اپنے پر لینے سے شرمندہ ہوئے تو خُداوند اُنہیں بالکل اُسی طرح ٹکڑے کرے گا جس طرح اُنہوں نے اپنے کپڑوں کو پھاڑا ہے۔

۲۲- اب یہ وہ عہد تھا جو اُنہوں نے کیا اور اُنہوں نے اپنے کپڑے مرونی کے قدموں میں یہ کہتے ہُوئے ڈال دیئے، ہم اپنے خُدا کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ اگر ہم خطا میں گرے تو ہم اُسی طرح برباد ہوں، جسطرح شمالی سرزمین میں ہمارے بھائی، ہاں اگر ہم خطا کریں تو وہ ہمیں ہمارے دشمنوں کے قدموں میں ایسے ہی ڈالدے جیسے ہم نے روندنے کے لئے اپنے کپڑوں کو تیرے پاؤں میں ڈال دیا ہے۔

۲۳- مرونی نے اُنہیں کہا، دیکھو ہم یعقوب کی نسل کے بقیہ ہیں، ہاں ہم یوسف کی نسل کے بقیہ ہیں، جسکی قبا کے اُس کے بھائیوں نے کئی ٹکڑے کیے، ہاں اور اب دیکھو، آؤ ہم خُدا کے احکام کی پابندی کرنا یاد رکھیں، ورنہ ہمارے کپڑے ہمارے بھائی پھاڑ ڈالیں گے اور ہم قید خانہ میں ڈالے یا بیچے یا قتل کر دیئے جائیں گے۔

۲۴- ہاں یوسف کا بقیہ ہوتے ہُوئے، آؤ ہم اپنی آزادی کی حفاظت کریں، ہاں آؤ ہم یعقوب کی مرنے سے پہلے کی باتوں کو یاد کریں کیونکہ دیکھو اُس نے دیکھا کہ یوسف کی قبا کا ایک بقیہ حصّہ محفوظ تھا اور خراب نہ ہوا تھا۔

اور اُس نے کہا — جسطرح میرے بیٹے یوسف کی قبا کا بقیہ محفوظ رہا، اُسی طرح میرے بیٹے کی نسل کا بقیہ خُدا کے ہاتھ کے وسیلے محفوظ رہے گا اور خود اُسی کی طرف لے جایا جائیگا، جبکہ یوسف کی باقی ماندہ نسل کا بقیہ بالکل اُسکے باقی ماندہ کپڑوں کی طرح برباد ہو گا۔

۲۵-اب دیکھو، اِس سے میری جان کو دُکھ ہوتا ہے۔ لیکن میری جان میرے بیٹے سے اُسکی نسل کے اُس حصّہ کے باعث شادمان ہے۔ جو خُدا کی طرف لے جائے جائیں گے۔

۲۶-اب دیکھو یہ یعقوب کی زبانی تھا۔

۲۷-اوراب کون جانتا ہے کہ یوسف کی نسل کا بقیہ جو اُسکے کپڑوں کی مانند برباد ہو گا کیا یہ وہی ہیں جو ہم سے اختلاف رکھتے ہیں؟ اور ہاں بلکہ یہ ہم بھی ہو سکتے ہیں، اگر ہم مسیح پر ایمان میں ثابت قدم نہیں رہتے۔

۲۸- اور اب ایسا ہُوا کہ جب مرونی یہ باتیں کہہ چکا تو وہ آگے بڑھا اور اُس مُلک کے تمام حصّوں میں جہاں منکر تھے، وہاں کہلوا بھیجا اور تمام لوگوں کو اِکٹھا کیا جو عیما لیقیہ اور اُنکے خلاف صف آرا ہو کر اپنی آزادی کو قائم رکھنا چاہتے تھے، جو منکر ہو گئے تھے، جو عیما لیقی کہلاتے تھے۔

۲۹-اور ایسا ہُوا کہ جب عیما لیقیہ نے دیکھا کہ مرونی کے لوگ عیما لیقیوں سے شمار میں زیادہ ہیں — اور اُس نے یہ بھی دیکھا کہ اُس کے لوگ اُس مقصد کے لئے جو وہ کر رہے تھے انصاف کی بابت شک میں مبتلا ہو گئے ہیں — سو اِس خوف سے کہ وہ اِس مقصد کو حاصل نہیں کر سکے گا اُس نے اپنے وہ لوگ جو ساتھ جانا چاہتے تھے لیا اور نیفی کے مُلک کو روانہ ہو گیا۔

۳۰-اب مرونی نے سوچا کہ یہ ٹھیک نہیں ہو گا کہ لامنی کسی طرح اور مضبوط ہو جائیں، سو اُس نے عیما لیقیہ کے لوگوں کا راستہ روکنے یعنی اُنہیں واپس لانے اور عیما لیقیہ کو مار دینے کا سوچا، ہاں کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ لامنوں کو اُن کے خلاف غصّے کی طرف اُکسائے گا اور اُنکا ہمارے خلاف جنگ کے لئے آنے کا سبب بنے گا اور وہ جانتا تھا کہ عیما لیقیہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ایسے ہی کرے گا۔

۳۱- سو، مرونی نے سوچا کہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اُن فوجوں کو لے جو کہ اِکٹھی ہو چکی اور امن قائم رکھنے کے عہد میں داخل ہو چکی تھیں۔ اور جنہوں نے خود کو مسلح کر لیا تھا — اور ایسا ہوا کہ اُس نے اپنی فوج لی اور بیابان میں بمعہ اپنے خیموں کے کوچ کیا تاکہ بیابان میں عیما لیقیہ کا راستہ کاٹے۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے یہ اپنی خواہشوں کے مطابق کیا اور بیابان کی طرف کُوچ کیا اور عیما لیقیہ کی فوجوں کو جالیا۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ عیما لیقیہ اپنے چند آدمیوں کے ساتھ بھاگ گیا اور باقی ماندہ مرونی کے ہاتھ لگے اور وہ ضریملہ کے مُلک میں واپس لائے گئے۔

۳۴-اب چونکہ مرونی وہ آدمی تھا جسکا تقرر اعلیٰ قاضیوں اور لوگوں کی رائے سے ہُوا تھا، اِسلئے

اُس نے نیفیوں کی فوج پر اپنی مرضی کے مطابق حاکمیت قائم کرنے کے لئے اُن پر اِختیار پایا۔

۳۵- اور ایسا ہُوا کہ عیمالیقیوں میں سے جنہوں نے آزادی قائم رکھنے کے اِس عہد کی حمایت نہ کی جس سے کہ وہ آزاد حکومت قائم کر سکتے تھے، اُس نے ہلاک کرا دیا اور وہاں ایسے تھے جنہوں نے آزادی کے عہد کا انکار کیا، لیکن وہ بہت تھوڑے تھے۔

۳۶- اور ایسا بھی ہُوا کہ اُس نے سارے مُلک کے اندر آزادی کا پرچم ہر اُس بُرج پر لہرایا جس پر کہ نیفیوں کا قبضہ تھا اور یوں مرونی نے نیفیوں کے درمیان آزادی کا پرچم گاڑ دیا۔

۳۷- اور دوبارہ اُن کے ہاں مُلک میں امن ہونے لگا اور یوں اُنہوں نے قضاۃ کے عہد حکومت کے اُنیسویں سال کے قریباً آخر تک اُس مُلک میں امن قائم رکھا۔

۳۸- اور ہیلمین اور اعلیٰ کاہنوں نے بھی کلیسیا کو منظّم کیے رکھا، ہاں یہ کہ چار سال کے عرصہ تک کلیسیا میں بہت امن اور شادمانی رہی۔

۳۹- اور ایسا ہُوا کہ بہت سے اِس مضبوط ایمان میں مرے کہ اُنکی جانیں خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے مخلصی پا چکی ہیں، یوں وہ شادمان ہو کر دُنیا سے رخصت ہوئے۔

۴۰- اور اُس مُلک میں سال کے کچھ موسموں میں بعض لوگ اکثر بخار سے مر جاتے تھے ــــ لیکن بخار سے مرنے والوں کی تعداد زیادہ اِسلئے نہ ہوتی کیونکہ اِن بیماریوں سے بچنے کے لئے خُدا نے اعلیٰ معیار کی جڑی بوٹیاں تیار کر دی تھیں، جو انسان میں موسم کی وجہ سے پیدا ہونیوالی بیماریوں کو ختم کر دیتیں ــــ

۴۱- لیکن بہتیرے ایسے تھے جو عمر رسیدہ ہو کر مرے اور جو مسیح پر ایمان رکھتے ہُوئے مرے، اُس میں خوش ہیں، ضروری ہے کہ ہم ایسا ہی خیال کریں۔

باب ۴۷

عیمالیقیہ لامنوں کا بادشاہ بننے کیلئے فریب، قتل اور سازش کرتا ہے ــــ نیفی منکر لامنوں سے زیادہ بدکار اور وحشی ہیں۔ قریباً ۷۲ ق م۔

۱- اب ہم اپنی تاریخ میں عیمالیقیہ اور اُنکی طرف آتے ہیں جو بیابان میں اُس کے ساتھ بھاگ گئے تھے کیونکہ دیکھو اُن کو جو اُس کے ساتھ گئے، وہ اپنے ساتھ نیفیوں کے مُلک میں اُنہیں لامنوں کے پاس لے گیا اور لامنوں کو نیفی کے لوگوں کیخلاف اِس حد تک غصّہ دلا کر اُبھارا کہ لامنوں کے بادشاہ نے اپنے سارے مُلک کے لوگوں میں ایک فرمان بھیجا کہ وہ دوبارہ نیفیوں کیخلاف جنگ کرنے کے لئے اپنے آپکو جمع کریں۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ جب یہ فرمان اُن کے درمیان پہنچا تو وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہُوئے، ہاں وہ بادشاہ کو بھی ناراض کرنے سے ڈرتے تھے اور نیفیوں کیخلاف جنگ کرنے سے بھی خوفزدہ تھے مبادا کہ وہ اپنی زندگیاں گنوا دیں۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ نہیں چاہتے تھے یعنی اُن میں زیادہ تر نہیں چاہتے تھے کہ بادشاہ کے حُکم کو مانیں۔

۳- اور اب ایسا ہُوا کہ بادشاہ اُنکی نافرمانی کے با

عث غضبناک تھا، سو اُس نے فوج کے اُس حصّہ کا اختیار عیما لیقیہ کے حوالے کیا جو اُسکے احکام کی فرمانبرداری کرتا تھا اور اُسے حُکم دیا کہ وہ اُنہیں ہتھیار اُٹھانے پر مجبور کرے۔

۴-اب دیکھو عیما لیقیہ کی یہی خواہش تھی چونکہ وہ دغا بازی سے بڑے کام کرنے والا آدمی تھا، سو اُس نے اپنے دل میں لامنوں کے بادشاہ کو تخت سے محروم کرنے کیلئے ایک منصوبہ بنایا۔

۵- اور اب اُسے لامنوں کے اُن حصّوں کا اختیار ملا، جو بادشاہ کی حمایت میں تھے اور اُس نے اُن کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جو فرمانبردار نہیں تھے، سو وہ اُس مقام کی طرف بڑھا، جو عونیدہ کہلاتا تھا، اِسلئے کہ تمام لامنی اُس جگہ بھاگ گئے تھے کیونکہ اُنہیں فوج کی آمد کا پتہ چل گیا تھا اور یہ جان کر کہ وہ اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے آ رہے ہیں، سو وہ ہتھیار اُٹھانے کے مقام عونیدہ کی طرف بھاگ گئے تھے۔

۶- اور اپنے دلوں میں یہ بات بٹھا کر پکے ارادے سے یہ تہیہ کر کے کہ اُنہیں نفیوں کے خلاف کوئی بھی نہ لے جاسکے گا، اُنہوں نے ایک آدمی کو اپنے پر بادشاہ اور سردار مقرر کیا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنے آپکو جنگ کی تیاری کیلئے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جمع کیا، جو انتپاس کہلاتی تھی۔

۸-اب عیما لیقیہ کا ارادہ یہ نہ تھا کہ وہ بادشاہ کے احکام کے مطابق اُن سے جنگ کرے بلکہ دیکھو اُسکا ارادہ لامنوں کی فوجوں کی حمایت حاصل کرنا تھا تاکہ وہ اُن پر اختیار پائے اور بادشاہ کو تخت سے محروم کر کے سلطنت پر قابض ہو سکے۔

۹- اور دیکھو ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنی فوج کو اُس وادی میں خیمے لگانے کا حُکم دیا جو کوہ اِنتپاس کے نزدیک تھی۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب رات ہُوئی، اُس نے کوہ اِنتپاس پر اُنکے سردار کے پاس جو پہاڑ پر تھے، جسکا نام لحونٹی تھا خُفیہ قاصد بھیجا کہ وہ پہاڑ سے نیچے آئے کیونکہ وہ اُس سے بات کرنے کا خواہش مند تھا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ جب لحونٹی کو یہ پیغام ملا تو اُسے پہاڑ سے نیچے جانے کی جُرأت نہ ہُوئی۔ اور ایسا ہُوا کہ عیما لیقیہ نے اِس خواہش کیساتھ دوسری مرتبہ بُلا بھیجا کہ وہ نیچے آئے اور ایسا ہُوا کہ لحونٹی نیچے نہ گیا اور اُس نے تیسری مرتبہ بُلا بھیجا۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ جب عیما لیقیہ نے دیکھا کہ وہ لحونٹی کو پہاڑ سے نیچے نہیں لاسکا تو وہ لحونٹی کے پڑاؤ کے نزدیک پہاڑ پر گیا اور چوتھی مرتبہ اِس خواہش کے ساتھ اپنا پیغام لحونٹی کے پاس بھیجا کہ وہ نیچے آئے اور اپنے محافظوں کو اپنے ساتھ لے آئے۔

۱۳- اور ایسا ہوا کہ جب لحونٹی اپنے محافظوں کیساتھ نیچے عیما لیقیہ کے پاس آیا تو عیما لیقیہ نے اُس سے خواہش کی کہ رات کے وقت اپنی فوج کے ساتھ نیچے آئے اور اُن آدمیوں کو اُنکے پڑاؤ میں گھیر لے جو بادشاہ نے اُسکے اِختیار میں دیئے تھے اور کہ وہ اُنہیں لحونٹی کے ہاتھوں میں کر دے گا، اگر وہ اُسے (عیما لیقیہ کو) تمام افواج پر دوسرا بڑا سردار بنائے تو۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ لحونٹی اپنے آدمیوں کے ساتھ نیچے آیا اور عمالیقیہ کے آدمیوں کو گھیر لیا، سو صُبح صادِق کے وقت اُنکے بیدار ہونے سے پہلے لحونٹی کی فوجیں، اُنہیں گھیرے میں لے چکی تھیں۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ گھر چکے ہیں تو اُنہوں نے عمالیقیہ سے اپنے بھائیوں کے ساتھ شامل ہونے کے لئے منت کی تاکہ اُنہیں ہلاک نہ کر دیا جائے۔ اب عمالیقیہ اِسی بات کا خواہش مند تھا۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے بادشاہ کے احکام کے خلاف اپنے آدمیوں کو اُن کے حوالے کر دیا۔ اب عمالیقیہ اِسی بات کا خواہش مند تھا کہ اُسکا بادشاہ کو تخت سے محروم کرنے کا منصوبہ پورا ہو سکے۔

۱۷- اب لامنوں میں یہ رسم تھی کہ اگر اُنکا بڑا سردار ہلاک ہو جاتا تو نائب سردار کو اُنکا بڑا سردار چُن لیا جاتا تھا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ عمالیقیہ نے اُس کے نوکروں میں سے ایک کے ذریعے لحونٹی کو تھوڑا تھوڑا زہر دے کر ہلاک کرا دیا۔

۱۹- اب جب لحونٹی مر گیا تو لامنوں نے عمالیقیہ کو اپنا سردار اور سپہ سالار بنا لیا۔

۲۰- اور ایسا ہوا کہ عمالیقیہ نے اپنی فوجوں کے (کیونکہ وہ اپنی خواہشات حاصل کر چکا تھا) ساتھ نیفی کے مُلک میں نیفی کے شہر کی طرف پیش قدمی کی، جو کہ مرکزی شہر تھا۔

۲۱- اور بادشاہ اپنے محافظوں کیساتھ اُسے ملنے کو آیا کیونکہ اُسکے خیال میں عمالیقیہ نے اُسکے احکام کو پورا کیا تھا اور کہ عمالیقیہ نے نفیوں سے جنگ کیلئے ایک بڑی فوج اِکٹھی کر لی تھی۔

۲۲- لیکن دیکھو جب بادشاہ اُسے ملنے آیا تو عمالیقیہ نے بادشاہ سے ملنے کے لئے اپنے نوکر بھیج دیئے۔ اور وہ گئے اور بادشاہ کے سامنے جُھکے گویا اُسکی عظمت کے باعث اُسکی تعظیم کرتے ہیں۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ بادشاہ نے اُنہیں اُٹھانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا جیسا کہ یہ لامنوں کے ہاں امن کی علامت کے طور پر رسم تھی، وہ رسم جو اُنہوں نے نفیوں سے اپنائی تھی۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ جب اُس نے پہلے ہی کو زمین سے اُٹھایا تو دیکھو اُس نے بادشاہ کے دل پر خنجر مارا اور وہ زمین پر گر پڑا۔

۲۵- اب بادشاہ کے نوکر بھاگے اور عمالیقیہ کے نوکر یہ کہہ کر شور مچانے لگے۔

۲۶- دیکھو بادشاہ کے نوکروں نے اُس کے دل پر خنجر مارا ہے اور وہ گر پڑا ہے اور وہ بھاگ گئے ہیں، دیکھو آؤ اور دیکھو۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ عمالیقیہ نے حُکم دیا کہ اُسکی فوجیں آگے بڑھیں اور پتہ چلائیں کہ بادشاہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے اور جب وہ اُس جگہ پہنچے اور بادشاہ کو خون میں لتھڑا ہوا پایا تو عمالیقیہ نے غصّے کا ڈھونگ رچایا اور کہا، جو کوئی بادشاہ سے محبت کرتا ہے وہ اُن نوکروں کا پیچھا کر کے اُنہیں ہلاک کر دے۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ سب نوکر جو بادشاہ سے محبت کرتے تھے جب اُنہوں نے یہ باتیں سُنیں تو

آگے بڑھے اور بادشاہ کے اُن نوکروں کا پیچھا کرنے چلے گئے۔

۲۹- اب جب بادشاہ کے نوکروں نے فوج کو اپنے پیچھے آتے دیکھا تو اور بھی گھبرا گئے اور بیابان میں بھاگ گئے اور ضریملہ کے مُلک میں آئے اور عمون کے لوگوں میں شامل ہو گئے۔

۳۰- اور جو فوج اُنکا پیچھا کر رہی تھی واپس لوٹی کیونکہ اُن کا تعاقب بیفائدہ کیا تھا اور یوں عیمالیقیہ نے دھوکے سے لوگوں کے دِل جیتے۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ اگلے دن اپنی فوجوں کے ساتھ نیفی کے شہر میں داخل ہُوا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔

۳۲- اور اب ایسا ہُوا کہ ملکہ جب یہ سُن چکی کہ بادشاہ کو قتل کر دیا گیا ہے کیونکہ عیمالیقیہ نے ملکہ کے پاس اُسے اطلاع کرنے کیلئے قاصد بھیجے کہ بادشاہ کو اُسکے نوکروں نے قتل کر دیا ہے، یہ کہ اُس نے اپنی فوج کے ساتھ اُنکا پیچھا کیا لیکن یہ بیفائدہ گیا اور وہ فرار ہو گئے ——

۳۳- سو جب ملکہ کو یہ پیغام ملا تو اُس نے اِس خواہش کے ساتھ عیمالیقیہ کو پیغام بھیجا کہ شہر کے لوگوں کی جان بخشی کر دے اور اُس نے خواہش ظاہر کی کہ وہ اُس سے ملاقات کو آئے اور اُسے اِس بات کی بھی خواہش تھی کہ وہ اُس کے پاس بادشاہ کی موت کے بارے تصدیق کے لئے گواہوں کو اپنے ساتھ لائے۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ عیمالیقیہ نے اُسی نوکر کو جس نے بادشاہ کو قتل کیا تھا اور وہ سب جو اُس کے ساتھ تھے، ساتھ لیا اور ملکہ کے پاس گیا، جہاں وہ بیٹھی تھی اور اُن سب نے اُسکے سامنے تصدیق کی کہ بادشاہ اپنے ہی نوکروں کے ہاتھوں قتل ہُوا تھا اور اُنہوں نے یہ بھی کہا، کیا یہ بات اُن کیخلاف گواہی نہیں ہے؟ کہ وہ بھاگ گئے ہیں اور یوں اُنہوں نے بادشاہ کی موت کے بارے میں ملکہ کو مطمئن کیا۔

۳۵- اور ایسا ہُوا کہ عیمالیقیہ نے ملکہ کی حمایت پا لی اور اُسے اپنی بیوی بنا لیا اور یوں اپنے فریب اور اپنے مکار نوکروں کی مدد سے سلطنت حاصل کر لی، ہاں وہ سارے مُلک میں لامنوں کے اُن سب لوگوں میں بادشاہ تسلیم کر لیا گیا، جو تمام لامنوں، لیموئیلیوں اور اسماعیلیوں اور نفیوں سے اختلاف رکھنے والوں پر مشتمل تھے جو کہ نیفی کے عہد حکومت سے موجودہ وقت تک چلے آ رہے تھے۔

۳۶- اب یہ منکر جن کو نفیوں جیسی ہدایات اور معلومات حاصل تھیں، ہاں جن کو خُداوند کے علم کی وہی ہدایات تھیں، اِسکے باوجود یہ کہنا عجیب ہے کہ اپنے اختلاف کے تھوڑے عرصے بعد، وہ لامنوں سے زیادہ سخت اور بے صبر اور زیادہ جنگلی، بدکار اور وحشی بن گئے —— لامنوں کی روایات اپناتے ہوئے، کاہلی کو راستہ دیتے ہوئے اور ہر قسم کی نفس پرستی میں، ہاں خُداوند اپنے خُدا کو بالکل بھول گئے۔

---

۴۸ باب

عیمالیقیہ لامنوں کو نفیوں کے خلاف اُبھارتا ہے —— مرونی اپنے لوگوں کو مسیحیوں کے مقاصد کے دفاع کیلئے

تیار کرتا ہے ــــ وہ آزادی اور رہائی کے باعث شادمان ہوتا ہے اور عظیم مرد خُدا ہے۔ قریباً ۷۲ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جیسے ہی عیمالیقیہ نے سلطنت حاصل کر لی، اُس نے لامنوں کے دلوں کو نیفی کے لوگوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا، ہاں اُس نے نیفیوں کے خلاف اپنے بُرجوں سے لامنوں کو سُنانے کیلئے آدمی مقرر کیے۔

۲- اور یوں اُس نے اُنکے دلوں کو نیفیوں کے خلاف اِس حد تک بھڑکایا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے اُنیسویں سال کے آخری حصّے میں وہ اپنے تمام منصوبوں میں یہاں تک کامیاب ہو چکا تھا، ہاں لامنوں پر بادشاہ بنایا جا چکا تھا، وہ سارے مُلک پر حکومت کرنے کا خواہاں بھی تھا، ہاں اور مُلک کے اندر تمام لوگوں پر لامنوں کے ساتھ ساتھ نیفیوں پر بھی۔

۳- سو اُس نے اپنے منصوبے پورے کیے کیونکہ اُس نے لامنوں کے دلوں کو اِس حد تک سخت کیا اور ذہنوں کو تاریک کیا اور غصّے کو اُبھارا کہ اُس نے ایک کثیر لشکر کو نیفیوں کیخلاف جنگ کرنے کیلئے اِکٹھا کر لیا۔

۴- کیونکہ اُس نے اپنے لوگوں کی کثرت کے باعث نیفیوں کو مغلوب اور اسیر کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

۵- اور یوں اُس نے ضورامیوں میں سے سپہ سالاروں کو مقرر کیا چونکہ وہ نیفیوں کی طاقت اور اُنکی پناہ گاہوں کے مقامات اور شہروں کے کمزور ترین حصّوں سے بخوبی واقف تھے، اِسلئے اُس نے اُنکو اپنی فوجوں کے سپہ سالار مقرر کیا۔

۶- اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے اپنا پڑاؤ اُٹھایا اور بیابان میں سے ضریملہ کے مُلک کی طرف بڑھے۔

۷- اب ایسا ہوا کہ عیمالیقیہ جبکہ یوں فریب اور دھوکے سے قوت حاصل کر تا رہا تھا، تو دوسری طرف مرونی لوگوں کے دلوں کو خُداوند اپنے خُدا کی وفاداری کے لئے تیار کرتا رہا تھا۔

۸- ہاں وہ نیفیوں کی فوجوں کو مضبوط کرتا اور چھوٹے چھوٹے قلعے یا پناہ گاہوں کے مقامات تعمیر کراتا رہا، اپنی فوجوں کے اردگرد حفاظت کے لئے مٹی کی دیواریں بنواتا اور اُن کے اور اُنکے شہروں اور اُنکی زمینوں کی سرحدوں کے گرد، ہاں سارے مُلک کے گرداگرد پتھروں کی دیواریں چنواتا رہا۔

۹- اور اُس نے اپنے زیادہ کمزور مورچوں میں آدمیوں کی بڑی تعداد لگائی اور یوں اُس نے اُس مُلک کی قلعہ بندی کی اور مضبوط کیا جو نیفیوں کی ملکیت تھا۔

۱۰- اور یوں وہ اپنی آزادی اپنی زمینوں، اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور اُنکی سلامتی کا دفاع کرنے کی تیاری کر رہا تھا تاکہ وہ خُداوند اپنے خُدا کے لئے زندگی گزاریں اور تاکہ وہ اُسے قائم رکھ سکیں، جسے اُن کے دشمن مسیحیوں کا نصب العین کہتے تھے۔

۱۱- اور مرونی ایک مضبوط اور شہہ زور آدمی تھا، وہ ایک کامل فہم شخص تھا، ہاں ایک ایسا شخص جو خونریزی سے خوش نہ تھا، ایک ایسا آدمی جسکی جان اپنے مُلک اور اپنے بھائیوں کی اسیری و غلامی سے رہائی و آزادی میں خوش ہوتی تھی۔

۱۲- ہاں ایک ایسا آدمی جسکا دل اُن بہت سی نعمتوں اور برکتوں کیلئے اپنے خُدا کی شکر گُزاری سے معمور تھا جو اُس نے اپنے لوگوں کو بخشی تھیں، ایک ایسا آدمی جس نے اپنے لوگوں کی بھلائی اور حفاظت کیلئے بڑی محنت کی۔

۱۳- ہاں اور وہ ایک ایسا آدمی تھا، جو مسیح پر مضبوط ایمان رکھتا تھا اور وہ قسم اُٹھا کر اپنے لوگوں، اپنے حقوق اپنے مُلک اور اپنے مذہب حتیٰ کہ خون تک دے کر دفاع کرنے کا عہد کر چکا تھا۔

۱۴- اب نیفیوں کو اُنکے دشمنوں کے خلاف اپنے دفاع کی تربیت دی گئی، اِس حد تک کہ اگر خون ضروری ہو، ہاں اور اُنہیں یہ تربیت بھی دی گئی کہ کبھی کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں، ہاں سوائے اپنے دشمنوں کے خلاف اور اپنی جانوں کی حفاظت کے سوا کبھی تلوار نہ اُٹھائیں۔

۱۵- اور یہ اُنکا ایمان تھا کہ ایسا کرنے سے خُدا اُنکو مُلک میں خوش حال کرے گا یعنی دوسرے لفظوں میں اگر وہ خُدا کے احکام کی فرمانبرداری کریں گے، تب وہ اُنکو مُلک میں خوش حال کرے گا، ہاں اُنہیں خبردار کرو کہ بھاگ جائیں یا اپنے خطرے کے موافق جنگ کی تیاری کریں۔

۱۶- اور یہ بھی کہ خُدا اُن کو بتائے گا کہ اُنہیں اپنے دشمنوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے کہاں جانا ہے اور ایسا کرنے سے خُداوند اُنکو رہائی دے گا اور یہ مرونی کا ایمان تھا اور اِس میں اُسکا دل شادمان تھا خون بہانے میں نہیں بلکہ اپنے لوگوں کی حفاظت کی نیکی کرنے میں، ہاں خُدا کے احکام ماننے، ہاں بدی کو روکنے میں۔

۱۷- ہاں مَیں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں اگر وہ تمام لوگ جو تھے، جو ہیں اور جو ہوں گے، مرونی کی مانند ہوتے تو دیکھو جہنم کی تمام قوتیں ہمیشہ کیلئے ہلا دی جاتیں، ہاں ابلیس کبھی بھی بنی آدم کے دلوں پر غلبہ نہ پا سکتا تھا۔

۱۸- دیکھو وہ مضایاہ کے بیٹے عمون کی مانند ایک مرد تھا، ہاں بلکہ مضایاہ کے دوسرے بیٹوں، ہاں ایلما اور اُسکے بیٹوں کی مانند، کیونکہ وہ تمام مردِ خُدا تھے۔

۱۹- اب دیکھو، ہیلمین اور اُسکے بھائی مرونی کی نسبت لوگوں کی کم خدمت نہیں کرتے تھے کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے کلام کی منادی کی اور اُنہوں نے اُن تمام لوگوں کو توبہ کے لئے بپتسمہ دیا، جنہوں نے اُن کی باتوں پر کان لگائے۔

۲۰- اور یوں وہ آگے بڑھے اور لوگوں نے اُن کے کلام کے باعث اپنے آپ کو اِس حد تک حلیم بنایا کہ وہ خُدا کے نہایت مقبول نظر ہوئے اور ہاں یوں وہ اپنے درمیان چار سالوں تک جنگوں اور جھگڑوں سے بے فکر رہے۔

۲۱- لیکن جیسا میں نے کہا، اُنیسویں سال کے آخری حصّہ میں، ہاں اگرچہ اُن کے درمیان امن تھا، اُنکو اپنے لامنی بھائیوں کیساتھ بادل نخواستہ لڑائی کرنی پڑی۔

۲۲- ہاں بلکہ یہ کہ اُنکی مرضی کے خلاف لامنوں کیساتھ اُنکی جنگیں کئی سالوں کے عرصہ تک ختم نہ ہوئیں۔

۲۳- اب لامنوں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے پر اُنہیں افسوس تھا کیونکہ وہ خونریزی میں خوش نہ

ہوتے تھے اور ہاں یہی سب کچھ نہیں اُنہیں افسوس تھا کہ اپنے بہت سارے بھائیوں کو اِس دُنیا سے ابدی دُنیا میں تیاری کے بغیر خُدا سے ملنے کے لئے بھیجنے میں وہ ذریعہ بنے ہیں۔

۲۴- لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی زندگیاں یوں ختم ہو جائیں اور اُنکی بیویاں اور اُن کے بچے اُنکے ہاتھوں وحشیانہ بے رحمی کیساتھ ذبح ہوں، جو کبھی اُنکے بھائی تھے اور ہاں وہ اُنکی کلیسیا سے منکر ہو چکے اور اُنہیں چھوڑ چکے تھے اور اُنہیں تباہ کرنے کے لئے لامنوں کے ساتھ مل چکے تھے۔

۲۵- ہاں وہ یہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ اُن کے بھائی نفیوں کے خون پر شادمان ہوں جب تک کوئی خُدا کے حُکموں کو مانتا رہے کیونکہ خُداوند کا وعدہ تھا کہ اگر وہ اُس کے حُکموں کو مانیں گے تو وہ مُلک میں خوش حال ہوں گے۔

۴۹ باب

حملہ آور لامنی عمونیہا اور نوح کے قلعہ بند شہروں پر قابض ہونے میں ناکام رہتے ہیں — عمالیقیہ خُدا کو بُرا بھلا کہتا ہے اور مرونی کا خون پینے کی قسم کھاتا ہے — ہیلمین اور اُسکے بھائی کلیسیا کو مسلسل مضبوط کرتے جاتے ہیں۔ قریباً ۷۲ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ اُنیسویں سال کے گیارھویں مہینے کے دسویں دن لامنوں کی فوجیں عمونیہا کے مُلک کی جانب پہنچتی ہُوئی دکھائی دیں۔

۲- اور دیکھو شہر دوبارہ تعمیر کر دیا گیا تھا اور مرونی نے شہر کی سرحدوں کیساتھ ساتھ فوج لگا رکھی تھی اور اُنہوں نے لامنوں کے تیروں اور پتھروں سے بچاؤ کیلئے اپنے اِردگرد مٹی کی دیواریں تعمیر کی ہُوئی تھیں کیونکہ دیکھو وہ پتھروں اور تیروں سے لڑتے تھے۔

۳- دیکھو مَیں نے کہا کہ عمونیہا کا شہر دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا۔ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ہاں اُسکا ایک حصّہ دوبارہ تعمیر کیا گیا تھا اور کیونکہ لامنوں نے ایک بار اُسے لوگوں کی بدی کے باعث نیست و نابُود کر دیا تھا اور اُنکا خیال تھا کہ یہ پھر اُنکا ایک آسان شکار ہوگا۔

۴- لیکن دیکھو اُنہیں بڑی مایوسی ہُوئی کیونکہ دیکھو نفیوں نے اردگرد زمین کھود کر ایک دیوار بنائی تھی جو اتنی اُونچی تھی کہ لامنی اپنے پتھر اور اپنے تیر اُن پر نہیں پھینک سکتے تھے کہ وہ اُن پر کوئی اثر کریں، نہ ہی وہ اُن کے داخلی مقام سے گزرے بغیر حملہ کر سکتے تھے۔

۵- اب اِس وقت لامنوں کے سپہ سالار نفیوں کے حفاظتی مقامات کی تیاری میں اُن کی حکمت کے باعث بہت زیادہ حیران تھے۔

۶- اب لامنوں کے سرداروں کا اپنی تعداد کی کثرت کے باعث یہ خیال تھا، ہاں اُن کا خیال تھا کہ اُنہیں اُن پر چڑھ آنے میں سہولت ہوگی جیسا کہ اب تک ہوئی تھی اور ہاں اُنہوں نے بھی اپنے آپ کو ڈھالوں اور سینہ بندوں سے مسلح کر رکھا تھا اور اُنہوں نے اپنے جسموں کو کھالوں سے، ہاں اپنے ننگے جسموں کو ڈھانپنے کیلئے خاصے موٹے کپڑوں سے خود کو تیار کیا تھا۔

۷- اور یوں تیاری کر کے وہ سمجھتے تھے کہ وہ

آسانی سے اُن پر غالب آجائیں گے اور نیفیوں کو غلامی کے جوئے میں جوت لیں گے یا اپنی خواہش کے مطابق اُنہیں ذبح اور قتل کر دیں گے۔

۸- لیکن دیکھو وہ نہایت حیران ہوئے، اُنہوں نے اپنے آپ کو اِس طرح سے مسلح کیا تھا کہ لحی کی نسل کے درمیان کبھی نہ دیکھا گیا ہو گا، اب وہ لامنوں کے خلاف مرونی کی ہدایات کے مطابق جنگ کرنے کیلئے تیار ہو چکے تھے۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں یعنی عمالیقیوں کو اُنکے جنگ کی تیاری کے طریقوں سے بڑی حیرت ہُوئی۔

۱۰- اب اگر عمالیقیہ بادشاہ اپنی فوج کی سرکردگی میں نیفی کے مُلک میں خود آتا تب شاید وہ عمونیہا کے شہر پر لامنوں کو نیفیوں پر حملے کا حُکم دیتا کیونکہ دیکھو اُسے اپنے لوگوں کے خون کی پرواہ نہ تھی۔

۱۱- لیکن دیکھو عمالیقیہ لڑائی کیلئے خود نہ آیا۔ اور دیکھو اُس کے سپہ سالاروں کو عمونیہا کے شہر میں نیفیوں پر حملے کی جُرأت نہ ہوئی، کیونکہ مرونی نے نیفیوں کے طریق جنگ کو اِس حد تک بدل دیا تھا کہ لامنوں کو اُنکی پناہ گاہوں کے باعث مایوسی ہوئی اور وہ اُن پر حملہ نہ کر سکے۔

۱۲- سو وہ بیابان میں واپس گئے اور اپنا پڑاؤ اُٹھایا اور نوح کے مُلک کی طرف پیش قدمی کی، یہ خیال کرتے ہُوئے کہ نیفیوں کو جا لینے کے لئے اُنکے واسطے بہترین مقام یہی ہو گا۔

۱۳- کیونکہ وہ جانتے نہ تھے کہ مرونی قلعہ بندی کر چکا ہے یعنی اُس سارے مُلک کے اردگرد ہر شہر میں حفاظتی قلعے تعمیر کر چکا ہے، سو وہ مضبوط ارادے سے نوح کے مُلک کی طرف بڑھے، ہاں اُنکے سپہ سالاروں نے آگے بڑھ کر قسم کھائی کہ وہ اُس شہر کے لوگوں کو نیست و نابُود کر دیں گے۔

۱۴- لیکن دیکھو نوح کا شہر جو اب تک اُن کے سامنے ایک کمزور مقام تھا، ہاں مرونی کے کاموں کی بدولت عمونیہا کے شہر سے بھی زیادہ مضبوط ہو چکا تھا اور یہ بات اُن کے لئے نہایت حیرت کا سبب تھی۔

۱۵- اور اب دیکھو یہ مرونی کی دانائی تھی کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ عمونیہا شہر کو دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو جائیں گے اور چونکہ اب تک نوح کا شہر اُس مُلک کا کمزور ترین مقام رہا، سو وہ وہاں جنگ کرنے آئیں گے اور یہ اُسکی خواہش کے مطابق ہی ہُوا۔

۱۶- اور دیکھو مرونی نے لحی کو اُس شہر کے آدمیوں پر اعلیٰ سردار مقرر کیا اور یہ وہی لحی تھا جو دریائے صیدون کی مشرقی وادی میں لامنوں سے لڑا تھا۔

۱۷- اور اب دیکھو ایسا ہُوا کہ جب لامنوں کو علم ہوا کہ اُس شہر کا اختیار لحی کے پاس ہے تو وہ پھر مایوس ہُوئے کیونکہ وہ لحی سے بہت زیادہ خوفزدہ تھے، تو بھی اُنکے سپہ سالاروں نے شہر پر حملہ کرنے کی قسم کھائی، سو وہ اپنی فوجیں لے کر آئے۔

۱۸- اب دیکھو لامنی اُن حفاظتی قلعوں میں، تعمیر کی گئی دیواروں کی بُلندی کے باعث پھاٹک کے علاوہ کسی ذریعہ سے داخل نہ ہو سکتے تھے اور

اِردگرد کھودی ہُوئی خندق کی گہرائی میں سے پھاٹک کے علاوہ کوئی راستہ نہ تھا۔

۱۹- اور یوں نیفیوں نے اُن تمام کو جو کسی بھی طرح پھلانگ کر قلعے میں داخل ہونے کی کوشش کرتے، پتھروں اور تیروں سے ہلاک کرنے کی تیاری کی۔

۲۰- یوں وہ تیار تھے، ہاں اُن کے طاقتور ترین آدمیوں کا ایک گروہ اپنی تلواروں اور فلاخنوں کیساتھ اُن سب کو مارنے کیلئے جو اُن حفاظتی مقامات تک پھاٹک کے ذریعے داخل ہونے کی کوشش کرتے اور یوں وہ لامنوں کیخلاف اپنے دفاع کے لئے تیار تھے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کے سالار اپنی فوجوں کو داخلی مقام کے سامنے لے آئے اور اُنکے حفاظتی مقامات میں داخل ہونے کیلئے نیفیوں کیساتھ لڑنے لگے، لیکن دیکھ وقتاً فوقتاً پیچھے دھکیل دیئے گئے، یہاں تک کہ وہ بڑی کثیر تعداد میں قتل بھی کیے گئے۔

۲۲- اب جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ نیفیوں پر درے کی طرف سے غالب نہیں آ سکتے تو وہ اُن کی مٹی کی دیواروں کو گرانے لگے تاکہ اپنی فوج کے گُزرنے کیلئے راستہ بنائیں تاکہ اُنہیں بھی جنگ کرنے کا برابر موقع ملے، لیکن دیکھو وہ اِن کوششوں میں اُن پتھروں اور تیروں سے ہلاک ہُوئے جو اُن پر پھینکے گئے اور خندقیں مٹی کی دیواریں ڈھا کر بھرنے کی بجائے ایک حد تک اُن کے مُردوں اور زخمی جسموں سے بھر گئیں۔

۲۳- یوں نیفیوں نے اپنے دشمنوں کو پورے طور سے مغلوب کر لیا اور اِسطرح لامنوں نے نیفیوں کو اُس وقت تک ہلاک کرنے کی کوشش کی جب تک اُن کے تمام سپہ سالار ہلاک نہ ہوئے اور ہاں قتل ہونے والے لامنی ہزار سے زیادہ تھے جبکہ دوسری طرف نیفیوں کی ایک جان بھی قتل نہ ہُوئی۔

۲۴- قریباً پچاس آدمی تھے جو درے سے لامنوں کے پھینکے جانے والے تیروں کا شکار ہو کر زخمی ہُوئے، لیکن وہ اپنی ڈھالوں اور اپنے سینہ بندوں اور خود کے باعث محفوظ رہے، لیکن اُن کی ٹانگوں پر زخم آئے، اُن میں کئی بہت گہرے تھے۔

۲۵- اور ایسا ہُوا جب لامنوں نے دیکھا کہ اُنکے سب اعلیٰ سردار ہلاک ہوگئے ہیں تو وہ بیابان میں فرار ہوگئے۔ اور ایسا ہوا کہ وہ نیفی کے مُلک کو لوٹے تاکہ اپنے اِس بڑے نقصان متصلق بادشاہ عمالیقیہ کو خبر کریں جو کہ پیدائشی طور پر نیفی تھا۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ وہ اپنے لوگوں پر نہایت خفا ہوا کیونکہ وہ نیفیوں پر اپنی خواہش کو نہ پا سکا تھا، وہ اُنہیں اسیری کے جوئے میں نہ جوت سکا تھا۔

۲۷- ہاں وہ نہایت غضبناک تھا اور اُس نے قسم کھا کر عہد کرتے ہُوئے خُدا اور مرونی پر لعنت کی کہ وہ اُسکا خون پی جائے گا اور یہ اِسلئے کیونکہ اپنے لوگوں کی حفاظت کی تیاری مرونی نے خُدا کے حُکموں کو مان کر کی تھی۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ دوسری طرف نیفی کے لوگ خُداوند اپنے خُدا کے شکر گزار ہُوئے، جس نے اپنی بے مثل قُدرت کے سبب اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے رہائی دلائی تھی۔

۲۹- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اُنیسواں سال ختم ہُوا۔

۳۰- ہاں اور اُن میں مسلسل امن رہا اور اُس جانفشانی اور توجہ کے باعث جو اُنہوں نے خُدا کے اُس کلام کو دی کلیسیا نہایت خوش حال ہُوئی، جسکا کہ اعلان اُن میں ہیلمین اور شبلون اور کورعنتن اور عمون اور اُسکے بھائیوں کی طرف سے کیا گیا، ہاں اور اُن سب کی طرف سے بھی جو توبہ کے لئے بپتسمہ لے کر خُدا کے مُقدّس طریقہ پر مقرر ہُوئے اور لوگوں میں منادی کے لئے بھیجے گئے۔

۵۰ باب

مرونی نفیوں کے مُلک کی قلعہ بندی کرتا ہے — وہ کئی نئے شہر تعمیر کرتے ہیں — نفیوں کو اپنی بدکاری اور مکروہات کے دنوں کے دوران جنگوں اور تباہیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے — مورعنتن اور اُسکے اختلاف رکھنے والے تینعقم سے شکست کھاتے ہیں — نفیہا مر جاتا ہے اور اُسکا بیٹا فحورن تخت عدالت پر بیٹھتا ہے۔ قریباً ۷۲-۶۷ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مرونی نے لامنوں کے خلاف اپنے لوگوں کے دفاع کی یعنی جنگ کی تیاریاں کرنی بند نہ کیں کیونکہ اُس نے اپنی فوجوں کو حُکم دیا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے بیسویں سال کے شروع ہی سے سارے مُلک کے شہروں کے گرداگرد جو اُن کی ملکیت میں تھے، زمین کھود کر مٹی کے اُونچے اُونچے ٹیلے بنانے شروع کریں۔

۲- اور اُس نے حُکم دیا کہ مٹی کی اِن دیواروں کے بالائی حصّوں پر شہتیر ہوں، ہاں شہروں کے گرداگرد آدمی کے برابر شہتیروں کے کام کی تعمیر ہو۔

۳- اور اُس نے حُکم دیا کہ اُن شہتیروں پر نوکدار میخوں کا لمبا چوکٹھا شہتیروں کے گرداگرد لگا ہو، اور وہ مضبوط اور بُلند تھے۔

۴- اور اُس نے بُرج تعمیر کرنے کا حُکم دیا تاکہ میخوں کی تعمیر کے اُوپر سے دیکھا جا سکے اور اُس نے اُن بُرجوں کے اُوپر حفاظتی مقامات کی تعمیر کا حُکم دیا تاکہ لامنوں کے پتھر اور تیر اُنہیں زخمی نہ کر سکیں۔

۵- اور وہ تیار تھے کہ اپنی خواہش اور قوت کے مطابق اُن پر سے پتھر پھینک سکیں اور اُسے جو شہر کی دیواروں کے نزدیک پہنچنے کی کوشش کرے اُسے قتل کر سکیں۔

۶- یوں مرونی نے اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے اُس سارے مُلک کے گرداگرد ہر شہر میں مضبوط مرکز بنائے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے حُکم دیا کہ اُس کی فوجیں مشرقی بیابان کی طرف بڑھیں، ہاں اور وہ آگے بڑھیں اور اُن سب لامنوں کو مشرقی بیابان سے اُن کے اپنے مُلکوں کی طرف بھگا دیا جو کہ ضریملہ کے مُلک کے جنوب میں تھے۔

۸- اور نیفی کا مُلک مشرقی سمندر سے مغرب کی طرف ایک سیدھی لکیر کی مانند پھیلا ہُوا تھا۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ جب مرونی اُن سب لامنوں کو مشرقی بیابان سے نکال چکا جو اُنکے اپنے ملکیتی مُلکوں کے شمال کی طرف تھے تو اُس نے ضریملہ کے مُلک اور مُلک کے اردگرد رہنے والے اُن با

شندوں کو حُکم دیا کہ وہ مشرقی بیابان میں یعنی ساحل کی طرف آگے بڑھیں اور مُلک پر قبضہ کر لیں۔

۱۰- اور اُس نے اپنی ملکیتی سرحدوں کے اندر جنوب میں بھی فوجوں کو لگا دیا اور اُنہیں قلعہ بندیوں کی تعمیر کا حُکم دیا تاکہ وہ اپنی فوجوں اور اپنے لوگوں کو اپنے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھ سکیں۔

۱۱- اور یوں اُس نے مشرقی بیابان میں اور ہاں مغرب میں بھی لامنوں کے سب مضبوط مرکزوں سے اُن کو کاٹ دیا، ہاں اُس نے نیفیوں اور لامنوں کے درمیان مغربی سمندر سے دریائے صیدون کے سرے کے ساتھ ساتھ ضریملہ کے مُلک اور نیفیوں کے مُلک کی درمیانی سرحدوں پر قلعہ بندی کی —— ہاں نیفیوں نے اپنی خواہش کے مطابق شمالی طرف کی تمام زمین یعنی اُس تمام زمین پر قبضہ کیا جو فراوانی کے مُلک کے شمال میں تھی۔

۱۲- یوں مرونی نے اپنی فوجوں کے ساتھ جو کہ اُن کے لئے اُسکے کام کی بدولت تحفظ کی یقین دہانی کے ساتھ دن بدن بڑھی تھی لامنوں کا اختیار اور اُنکی طاقت، اُنکی ملکیتی زمینوں پر سے ختم کرنے کی کوشش کی تاکہ اُنکا اپنی ملکیتی زمینوں پر کوئی اِختیار نہ رہے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ نیفی ایک شہر کی بنیاد رکھنے لگے اور اُنہوں نے شہر کا نام مرونی رکھا اور یہ مشرقی سمندر کے پاس تھا اور یہ جنوب کی طرف لامنوں کی ملکیتی سرحد کے ساتھ واقع تھا۔

۱۴- اور وہ ہارون اور مرونی کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ مرونی کے شہر اور ہارون کے شہر کے درمیان ایک شہر کی بنیاد رکھنے لگے اور اُنہوں نے شہر یعنی مُلک کا نام نیفیہار رکھا۔

۱۵- اور اُنہوں نے اُسی سال شمال کی طرف کئی شہروں کی تعمیر شروع کی، ایک خاص طریقے سے جس کا نام اُنہوں نے لحی رکھا، جو ساحل سمندر کی سرحدوں کے ساتھ شمال میں واقع تھے۔

۱۶- اور یوں بیسواں سال ختم ہُوا۔

۱۷- اور نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے اکیسویں سال کے شروع میں نیفی کے لوگوں پر خوش حالی کے حالات تھے۔

۱۸- اور وہ بہت زیادہ خوش حال ہُوئے اور وہ بے حد امیر ہُوئے، ہاں اور وہ پھلے پھولے اور مُلک میں مضبوط ہُوئے۔

۱۹- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ بنی آدم سے کیے اپنے کلام کو پورا کرنے میں خُداوند اپنے سارے کاموں میں کتنا رحم دل اور عادل ہے، ہاں بلکہ اِسوقت ہم دیکھتے ہیں کہ جو کلام اُس نے لحی سے یہ کہہ کر کیا، وہ سارا سچّ ثابت ہُوا ہے۔

۲۰- تُو اور تیری اولاد مبارک ہے اور جتنا زیادہ وہ میرے حُکموں کو مانیں گے، مُلک میں خوش حال ہوں گے اور برکت پائیں گے۔ لیکن یاد رکھ جتنا زیادہ وہ میرے حُکموں کی نافرمانی کریں گے، وہ خُداوند کی حضوری سے دُور کیے جائیں گے۔

۲۱- اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وعدے نیفی کے لوگوں پر سچّ ثابت ہُوئے کیونکہ یہ اُنکے جھگڑوں اور اُنکی نااتفاقی، ہاں اُنکی قتل وغارت اور اُنکی لُوٹ مار، اُنکی بُت پرستی، اُنکی حرامکاری اور اُن کی

مکروہات ہیں جو اُن کے اپنے درمیان تھیں جو کہ اُن پر اُنکی جنگیں اور اُنکی تباہیاں لائیں۔

۲۲- اور وہ جو خُداوند کے احکام ماننے میں وفادار رہے ہمیشہ چھڑائے گئے، جبکہ اُنکے ہزاروں بدکار بھائی اسیری میں بھیجے گئے یا تلوار سے ہلاک ہُوئے یا بے اعتقادی میں بھٹکے اور لامنوں کے ساتھ مل گئے۔

۲۳- لیکن دیکھو نیفی کے لوگوں کو نیفی کے وقت سے لے کر اب تک کبھی اتنا پُرمسرت وقت حاصل نہ ہوا تھا، جتنا مرونی کے دنوں میں ہُوا، ہاں یعنی اِس وقت قضاۃ کے عہد حکومت کے اکیسویں سال میں۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کا بائیسواں سال بھی امن میں گزرا اور ہاں اِسی طرح تئیسواں سال بھی۔

۲۵- اور ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے چوبیسویں سال کے شروع میں بھی نیفی کے لوگوں میں امن ہی رہتا، اگر اُن کے درمیان لحی کے مُلک اور مورعنتن کے مُلک کی سرحدوں سے متعلق کوئی جھگڑا نہ ہوتا جسکی دونوں سرحدیں ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ آپس میں ملی ہُوئی تھیں۔

۲۶- کیونکہ دیکھو مورعنتن کے مُلک کے لوگوں نے لحی کے مُلک کے ایک حصّہ کی ملکیت کا دعویٰ کیا، سو اُن میں ایک بڑا جھگڑا ہونے لگا اور اتنا زیادہ کہ مورعنتن کے لوگوں نے اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھالیے اور اُنہوں نے اُنکو تلوار سے مارنے کا تہیہ کر لیا۔

۲۷- لیکن دیکھو جو لوگ نیفی کے مُلک کی ملکیت رکھتے تھے، مرونی کے پڑاؤ کی طرف بھاگے اور اُس سے مدد کی درخواست کی کیونکہ دیکھو اُنکی غلطی نہ تھی۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ جب مورعنتن کے لوگوں کو جنکے سردار کا نام مورعنتن تھا، پتہ چلا کہ لحی کے لوگ مرونی کے پڑاؤ کی طرف بھاگ گئے ہیں تو وہ بہت ڈرے مبادا کہ مرونی کی فوج اُن پر حملہ کرے اور اُنہیں ہلاک کردے۔

۲۹- پس مورعنتن نے اُن کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ اُس سرزمین کی جانب بھاگ جائیں جو شمال کی جانب تھی اور پانی کے عظیم زخیرے سے ڈھکی ہُوئی تھی اور اُس سرزمین پر قبضہ کریں، جو شمال کی طرف تھی۔

۳۰- اور دیکھو وہ اِس منصوبے کو کامیاب کرلیتے (جو کہ اُن کے لئے دکھ کا باعث ہوتا) لیکن دیکھو چونکہ مورعنتن نہایت غصیلا آدمی تھا، سو وہ اپنی ایک لونڈی کے ساتھ ناراض ہوا اور اُسے پکڑ کر بہت زیادہ مارا۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ بھاگ کر مرونی کے پڑاؤ میں آئی اور مرونی کو سارے معاملے کے متعلق اور شمال کی جانب سرزمین کی طرف اُنکے بھاگنے کے اِرادوں کا بتایا۔

۳۲- اب دیکھو فراوانی کے مُلک کے لوگ بلکہ مرونی، اِس بات سے خوفزدہ تھا کہ وہ مورعنتن کی باتوں پر لگ جائیں گے اور اُسکے لوگوں کے ساتھ متحد ہوں گے اور پھر وہ مُلک کے اُن حصّوں پر قابض ہو گا، جس سے کہ نیفی کے لوگوں میں

خطرناک انجام کی بنیاد پڑنے لگے گی، ہاں یہ انجام
اُنکی آزادی کو ختم کر دیں گے۔
۳۳- سو مرونی نے مورعنتن کے لوگوں کو جا
لینے اور شمالی سرزمین کی طرف اُنکے فرار کو روکنے
کے لئے ایک مسلح فوج بھیجی۔
۳۴- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُن کو اُس
وقت تک نہ روکا جب تک وہ ویرانی کے مُلک
کی سرحدوں تک نہ آگئے اور وہاں اُنہوں
نے تنگ راستے میں، جو شمالی سرزمین میں سمندر
کی طرف جاتا تھا، ہاں سمندر کے ساتھ ساتھ
مغرب اور مشرق کی طرف، وہاں اُنہوں نے
اُن کو جالیا۔
۳۵- اور ایسا ہُوا کہ وہ فوج جو مرونی نے بھیجی
تھی، جسکی رہنمائی تیعنقم نامی ایک آدمی کر رہا تھا،
مورعنتن کے لوگوں سے ملا اور مورعنتن کے
لوگ نہایت سرکش تھے (چونکہ وہ اُسکی مکاری
اور اُسکی پُھسلانے والی باتوں میں آگئے تھے) سو
اُن میں جنگ ہونے لگی، جس میں تیعنقم نے
مورعنتن کو قتل کر دیا اور اُسکی فوج کو شکست دی
اور اُنہیں قیدی بنالیا اور مرونی کے پڑاؤ کی طرف
لوٹا۔ اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد
حکومت کا چوبیسویں سال ختم ہُوا۔
۳۶- اور یوں مورعنتن کے لوگ واپس لائے
گئے۔ اور امن قائم رکھنے کا عہد کرنے کے بعد وہ
مورعنتن کے مُلک میں بحال ہوئے اور اُنکے اور
لحی کے لوگوں کے درمیان اتحاد طے پایا اور وہ بھی
اپنی زمینوں میں بحال ہوئے۔
۳۷- اور ایسا ہُوا کہ اُسی سال نیفی کے لوگوں
نے اپنے میں امن بحال کیا اور دوسرا اعلیٰ قاضی
نیفیہا نے خُدا کے حضور کامل راستی کے ساتھ
تختِ عدالت کی ذمّہ داری پوری کرنے کے بعد
وفات پائی۔
۳۸- لیکن اُس نے اِس تواریخ اور اُن چیزوں
کو ایلما سے لینے سے انکار کر دیا تھا، جنھیں ایلما
اور اُس کے باپ دادا نہایت مُقدّس خیال
کرتے تھے، سو ایلما نے اُنہیں اپنے بیٹے ہیلمین کے
سپرد کر دیا۔
۳۹- دیکھو ایسا ہُوا کہ نیفیہا کا بیٹا، اپنے باپ
کی جگہ تخت عدالت پر بیٹھنے کے لئے مقرر کیا
گیا، ہاں اُس مُقدّس رسم کے ذریعے حلف کے
ساتھ راستی سے عدالت کرنے کیلئے وہ لوگوں
پر اعلیٰ قاضی اور حاکم مقرر کیا گیا کہ وہ لوگوں
کی سلامتی اور آزادی کو قائم رکھے اور اُنہیں
اپنے خُداوند کی عبادت کرنے کی مُقدّس سہولت
فراہم کرے اور ہاں کہ وہ ساری عمر خُدا کے
مقاصد کی حمایت کو قائم رکھے اور شریروں کے
جرائم کے موافق اُنکا انصاف کرے۔
۴۰- اب دیکھو اُسکا نام فحورن تھا۔ اور فحورن
نے اپنے باپ کی جگہ لی اور نیفی کے لوگوں پر چو
بیسویں سال کے آخر میں اپنی حکومت کی ابتدا کی۔

۵۱ باب

شاہ پرست قانون میں تبدیلی اور بادشاہ کے انتخاب کے خواہاں ہیں — لوگ رائے دہی کے ذریعے فحورن اور آزادی پرستوں کی حمایت کرتے ہیں — مرونی شاہ پرستوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ مُلک کا دفاع کریں ورنہ

مارے جائیں گے — عمالیقیہ اور لامنی بہت سے قلعہ بند شہروں پر قبضہ کر لیتے ہیں — تیعنقم لامنوں کو پسپا کر تا اور عمالیقیہ کو اُسکے خیمہ میں قتل کر دیتا ہے۔ قریباً ۶۷-۶۶ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے پچیسویں سال کے شروع میں، اپنے ملکوں سے متعلق لحی کے لوگوں اور مورعنتن کے لوگوں میں امن قائم تھا اور یوں اُن میں پچیسویں سال کی ابتدا امن سے شروع ہُوئی۔

۲- لیکن مُلک میں وہ زیادہ دیر تک مکمل امن قائم نہ رکھ سکے کیونکہ اعلیٰ قاضی فحورن کے متصلق لوگوں میں ایک جھگڑا شروع ہو گیا کیونکہ دیکھو بعض لوگ چاہتے تھے کہ قانون کے چند خاص نکات کو بدل دیا جائے۔

۳- لیکن دیکھو فحورن نے نہ تو قانون بدلا اور نہ ہی بدلنے کی اجازت دی، سو اُس نے لوگوں کی بات کو نہ مانا جنہوں نے قانون کی تبدیلی کے متعلق اپنی درخواستوں میں اپنی رائے بھیجی تھی۔

۴- پس وہ جو قانون کی تبدیلی کے خواہشمند تھے اُس پر خفا ہُوئے اور خواہش کی کہ وہ اب مُلک کا اعلیٰ قاضی نہ رہے، سو اِس معاملے کے متعلق ایک شدید جھگڑا اُٹھا لیکن خونریزی تک نہیں۔

۵- اور ایسا ہوا کہ جو لوگ فحورن کو تختِ عدالت سے ہٹانا چاہتے تھے، وہ شاہ پرست کہلاتے تھے کیونکہ وہ اِس بات کے خواہشمند تھے کہ قانون میں اِسطرح تبدیلی کی جائے کہ آزاد حکومت ختم ہو جائے اور مُلک میں بادشاہ بنایا جائے۔

۶- اور وہ جو اِس بات کے خواہشمند تھے کہ فحورن بدستور مُلک کا اعلیٰ قاضی رہے، آزادی پسند کہلائے اور اُن میں یہی تفریق ٹھہری، پس آزادی پسندوں نے قسم کھائی یعنی اُنہوں نے ایک آزاد حکومت کے وسیلے سے اپنے حقوق اور مذہبی آزادیوں کے تحفظ کا عہد کیا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ ان کے جھگڑے کا یہ معاملہ لوگوں کی رائے سے حل کیا گیا۔ اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے آزادی پسندوں کے حق میں رائے دی اور فحورن بدستور اعلیٰ قاضی رہا، جو فحورن کے بھائیوں اور بُہت سے آزاد پسند لوگوں میں بڑی شادمانی کا سبب بنی، جنہوں نے شاہ پرستوں کو بھی خاموش کر دیا تاکہ وہ مخالفت کی جُرأت نہ کریں بلکہ اُنہیں آزادی کے مقصد کو قائم رکھنے کا پابند کر دیا۔

۸- اب وہ جو بادشاہوں کی حمایت میں تھے، وہ اُونچے خاندان سے تھے اور وہ بادشاہ بننے کے خواہاں تھے اور وہ جو اُن کی حمایت کرتے تھے، وہ لوگوں پر اقتدار اور اختیار کے خواہاں تھے۔

۹- لیکن دیکھو نیفی کے لوگوں میں یہ وقت ایسے جھگڑوں کے لئے خطرناک تھا کیونکہ دیکھو عمالیقیہ نے لامنوں کے دلوں کو نیفی کے لوگوں کے خلاف اُبھارا اور وہ اپنے مُلک کے تمام حصّوں سے سپاہیوں کو اِکٹھا کر رہا تھا اور اُنہیں مسلح کر رہا تھا اور بڑی تن دہی سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ اُس نے مرونی کا خون پینے کی قسم کھائی تھی۔

۱۰- لیکن دیکھو ہم دیکھیں گے کہ جو قسم اُس نے کھائی وہ بیکار تھی تو بھی اُس نے اپنے آپ کو

اور اپنی فوجوں کو نفیوں کے خلاف لڑائی کے لئے تیار کیا۔

۱۱- اب اُن کی فوجیں اُن کئی ہزار آدمیوں کے سبب جو نفیوں کے ہاتھوں قتل ہُوئے پہلے کی مانند اتنی زیادہ نہ تھیں، لیکن اپنے اتنے بڑے نقصان کے باوجود عیمالیقیہ نے حیرت انگیز طور پر ایک بڑی فوج جمع کر لی تھی، اتنی بڑی کہ وہ ضریملہ کے مُلک میں آنے سے خوفزدہ نہ تھا۔

۱۲- ہاں بلکہ عیمالیقیہ خود لامنوں کے آگے آگے آیا۔ اور یہ قضاۃ کے عہد حکومت کا پچیسواں سال تھا اور یہ وہی وقت تھا جب وہ اعلیٰ قاضی فحورن کے متعلق اپنے معاملات اور جھگڑے طے کر رہے تھے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ جب اُن آدمیوں کو جو شاہ پرست کہلاتے تھے پتہ چلا کہ لامنی اُن کے خلاف لڑائی کے لئے آرہے ہیں تو وہ اپنے دلوں میں خوش ہُوئے اور اُنہوں نے ہتھیار اُٹھانے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ اعلیٰ قاضی اور آزادی پرست لوگوں پر اتنے غضبناک تھے کہ اُنہوں نے اپنے مُلک کے دفاع کے لئے ہتھیار نہ اُٹھائے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جب مرونی نے یہ دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ لامنی مُلک کی سرحدوں میں داخل ہو رہے ہیں تو وہ اُن لوگوں کی سرکشی کے باعث نہایت غضبناک ہُوا، جن کی حفاظت کی خاطر اُس نے اتنی جانفشانی سے محنت کی تھی، ہاں وہ بہت زیادہ غضبناک تھا اُسکی جان اُن کے خلاف غصّے سے بھری ہُوئی تھی۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مُلک کے حاکم کو لوگوں کی رائے سے ایک درخواست بھیجی اور خواہش کی کہ وہ اِسے پڑھے اور اُسے (مرونی کو) اُن منکروں کو اپنے مُلک کے دفاع پر مجبور کرنے یا اُنہیں ہلاک کرنے کا اختیار دے۔

۱۶- کیونکہ لوگوں میں ایسے جھگڑوں اور اختلافات کو ختم کرنا اُسکی اصل پریشانی تھی کیونکہ دیکھو یہی بات اب تک اُنکی ساری بربادی کا سبب تھی۔ اور اب ایسا ہُوا کہ لوگوں کی رائے کے مطابق اِس بات کی اجازت دے دی گئی۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے اپنی فوج کو حُکم دیا کہ وہ اُن شاہ پرستوں کا غرور پست کرنے اور وقار خاک میں ملانے کے لئے جائے یا پھر یہ کہ وہ ہتھیار اُٹھائیں اور آزادی کے مقصد کی حمایت کریں۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ فوجیں اُنکے خلاف آگے بڑھیں اور اُن کے غرور اور وقار کو اتنا پست کر دیا کہ پیشتر اِسکے کہ وہ مرونی کے آدمیوں کے خلاف لڑائی کے لئے اپنے جنگی ہتھیار اُٹھاتے، وہ کاٹ ڈالے اور خاک میں ملا دیئے گئے۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ چار ہزار اُن منکروں میں سے تھے جو تلوار سے کاٹے گئے اور اُنکے جو سردار جنگ میں بچ گئے پکڑ لیے گئے اور قید خانے میں ڈالے گئے کیونکہ اِس موقعہ پر اُنکے مقدمات کے لئے کوئی وقت نہ تھا۔

۲۰- اور اُن منکروں میں سے باقی ماندہ نے تلوار سے کٹ کے زمین پر گرنے کے بجائے خود کو آزادی کے پرچم کے حوالے کر دیا اور اپنے بُرجوں اور اپنے شہروں پر آزادی کا پرچم لہرانے

اور اپنے مُلک کے دفاع کیلئے ہتھیار اُٹھانے پر اُنہیں مجبور کر دیا گیا۔

۲۱- اور مرونی نے اُن شاہ پرستوں کو یوں انجام تک پہنچایا کہ کوئی بھی شاہ پرست کے نام سے جانا نہیں جاتا تھا اور یوں اُس نے اُن لوگوں کی سرکشی اور غرور کو مٹا ڈالا جنہوں نے اپنے خون کے وقار کا دعویٰ کیا تھا، بلکہ اُنہیں اپنے بھائیوں کی مانند فروتن بنایا اور اسیری سے اپنی آزادی کے لئے دلیری سے لڑائی کرنے کے لئے لایا گیا۔

۲۲- دیکھو ایسا ہُوا کہ جب مرونی اپنے لوگوں میں سے جنگوں اور جھگڑوں کو ختم کر رہا تھا اور اُنہیں پُر امن اور مہذب بنا رہا تھا اور لامنوں کے خلاف جنگ کے اصولوں کی تیاری کے قواعد بنا رہا تھا تو دیکھو لامنی، مرونی کے مُلک کے اندر اُن سرحدوں تک آ چکے تھے، جو ساحل سمندر کے نزدیک تھیں۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ مرونی کے شہر مَیں نیفی زیادہ مضبوط نہ تھے، سو عیمالیقیہ نے بہتوں کو قتل کرتے ہُوئے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔ اور ایسا ہُوا کہ عیمالیقیہ نے شہر پر قبضہ کر لیا، ہاں اُنکے تمام مورچوں پر قبضہ کر لیا۔

۲۴-اور وہ جو مرونی کے شہر سے بھاگ کر نیفیہا کے شہر میں آئے اور لحی کے شہر کے لوگوں نے بھی خود کو ایک جگہ جمع کیا اور تیاریاں کیں اور لامنوں سے جنگ میں اُن کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھے۔

۲۵- لیکن ایسا ہُوا کہ عیمالیقیہ نے لامنوں کو نیفیہا کے شہر کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جانے نہ دیا بلکہ ہر شہر میں اِسکے انتظام اور دفاع کے لئے آدمیوں کو چھوڑ کر اُنہیں ساحل سمندر پر رکھا۔

۲۶- اور یوں وہ بہت سے شہروں، نیفیہا کے شہر اور لحی کے شہر اور مورعنتن کے شہر اور اومنر کے شہر اور جد کے شہر اور میولک کے شہر جو کہ سارے مشرقی ساحل پر تھے، قبضہ کرتا چلا گیا۔

۲۷- اور یوں لامنوں نے عیمالیقیہ کی چالاکی کے ذریعے اپنے بیشمار لشکروں کے ساتھ بہت سارے شہروں پر جن کی مرونی کے طریقہ کے مطابق بڑی مضبوطی کیساتھ قلعہ بندی ہُوئی تھی قبضہ کر لیا، وہ تمام جو لامنوں کیلئے مضبوط مرکز ثابت ہُوئے۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے نیفیوں کو اپنے سامنے دھکیلتے ہوئے اور بہتوں کو قتل کرتے ہُوئے فراوانی کے مُلک کی سرحدوں کی طرف پیش قدمی کی۔

۲۹- لیکن ایسا ہُوا کہ اُنکا سامنا تیعنقم سے ہُوا، جس نے مورعنتن کو قتل کیا تھا اور اُسکے بھاگنے پر اُسکے لوگوں کو روکا تھا۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے عیمالیقیہ کو بھی اُس وقت روکا جب وہ اپنی بیشمار فوج کیساتھ پیش قدمی کر رہا تھا تاکہ فراوانی کے مُلک اور شمالی سرزمین پر بھی قبضہ کر سکے۔

۳۱- لیکن دیکھو وہ تیعنقم اور اُسکے آدمیوں کے ہاتھوں مایوسی کے ساتھ پسپا ہُوا، اِسلئے کہ وہ بڑے جنگجو تھے کیونکہ تیعنقم کا ہر آدمی

لامنوں سے اُنکی قوت اور اُنکی جنگی مہارت میں بڑھ کر تھا، اِسقدر کہ اُنہوں نے لامنوں پر برتری حاصل کی۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ اندھیرا ہونے تک اُنہیں وہ قتل کرتے اور دق کرتے رہے۔ اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم اور اُسکے سپاہیوں نے فراوانی کے مُلک کی سرحدوں میں اپنے خیمے لگائے اور عیمالیقیہ نے ساحلِ سمندر کے نزدیک خیمے لگائے اور اِسطرح اُنہیں نکال دیا گیا۔

۳۳-اور ایسا ہُوا کہ جب رات ہُوئی تو تیعنقم اور اُسکے خادم چپکے سے پیٹ کے بل چلے اور رات کی تاریکی میں عیمالیقیہ کے خیمے میں گئے اور دیکھو دن بھر کی گرمی اور محنت مشقت کے باعث اُن پر نیند غالب تھی۔

۳۴-اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم چپکے سے پیٹ کے بل چل کر بادشاہ کے خیمے میں گیا اور اُسکے دل میں نیزا گھونپ دیا اور بادشاہ اتنی جلدی مر گیا کہ اپنے نوکروں کو بھی نہ جگا سکا۔

۳۵-اور وہ چپکے سے اپنے خیمے میں واپس آیا اور دیکھو اُس کے آدمی سوئے ہُوئے تھے اور اُس نے اُنہیں جگایا اور اُنہیں سب کچھ بتایا، جو اُس نے کیا تھا۔

۳۶-اور اُس نے اپنی فوجوں کو تیاری میں رہنے کا حُکم دیا مبادا کہ لامنی جاگیں اور اُن پر چڑھ آئیں۔

۳۷-اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہدِ حکومت کا پچیسواں سال ختم ہُوا اور یوں عیمالیقیہ کے دن بھی پورے ہُوئے۔

۵۲ باب

عیمورون، عیمالیقیہ کی جگہ لامنوں کا بادشاہ بنتا ہے —— مرونی، تیعنقم اور لحی لامنوں کے خلاف ایک فاتحانہ جنگ میں نفیوں کی رہنمائی کرتے ہیں —— میولک کے شہر کو دوبارہ لے لیا جاتا ہے اور یعقوب ضورامی قتل ہو جاتا ہے۔ قریباً ۶۶-۶۴ ق م۔

۱-اور اب نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہدِ حکومت کے چھبیسویں سال میں ایسا ہوا کہ دیکھو جب لامنی پہلے مہینے کی پہلی صبح کو جاگے تو دیکھو اُنہوں نے عیمالیقیہ کو اپنے خیمہ میں مُردہ پایا اور اُنہوں نے یہ بھی دیکھا کہ تیعنقم اُس روز اُن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار تھا۔

۲-اور اب جب لامنوں نے یہ دیکھا تو وہ ڈر گئے اور اُنہوں نے شمالی مُلک میں اپنی پیش قدمی کا منصوبہ ترک کر دیا اور اپنے تمام لشکر سمیت میولک کے شہر میں پسپا ہُوئے اور اپنی فصیلوں میں پناہ ڈھونڈنے لگے۔

۳-اور ایسا ہُوا کہ عیمالیقیہ کا بھائی لوگوں پر بادشاہ مقرر ہُوا اور اُسکا نام عیمورون تھا، یوں عیمورون اپنے بھائی عیمالیقیہ بادشاہ کی جگہ حکومت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے لوگوں کو اُن شہروں کو قائم رکھنے کا حُکم دیا جو خون بہانے کے بعد لیے گئے کیونکہ اُنہوں نے کوئی بھی شہر بغیر خونریزی کے حاصل نہ کیا تھا۔

۵-اور اب تیعنقم نے دیکھا کہ لامنوں نے اُن شہروں پر جو اُنہوں نے چھینے ہیں، قبضہ جمانے کا

پکا اِرادہ کر لیا ہے اور مُلک کے دوسرے حصّوں پر بھی قبضہ کر رکھا ہے اور یہ بھی دیکھا کہ وہ شمار میں بہت زیادہ ہیں، تیعنقم نے سوچا کہ یہ مناسب نہیں کہ اِن پر اِن کے قلعوں میں حملہ کیا جائے۔

۶- لیکن اُس نے گردا گرد اپنے آدمی ایسے لگا رکھے تھے، جیسے جنگ کی تیاریاں کر رہا ہو، ہاں لیکن درحقیقت وہ دیواریں بنا کر اور پناہ گاہیں تیار کر کے اُن کے خلاف اپنے دفاع کی تیاری کر رہا تھا۔

۷- اور ایسا ہوا کہ یوں وہ جنگ کی تیاری کرتا رہا، جب تک کہ مرونی نے آدمیوں کی ایک بڑی تعداد اُس کی فوج کو مضبوط بنانے کے لئے بھیج دی۔

۸- اور مرونی نے اُسے اُن قیدیوں کو اپنے پاس ہی رکھنے کا حُکم بھی جاری کیا جو اُسکے ہاتھ لگے تھے کیونکہ لامنی بہتوں کو قیدی بنا کر لے گئے تھے تاکہ وہ لامنوں کے سب قیدیوں کے فدیہ کے طور پر رکھے جن کو لامنی لے گئے تھے۔

۹- اور اُس نے اُسے یہ احکام بھی بھیجے کہ وہ فراوانی کی کے مُلک کی قلعہ بندی کرے اور شمالی مُلک کو جانے والے تنگ راستے کی حفاظت کرے مبادا کہ لامنی پھر اُس جگہ کو حاصل کر لیں اور پھر اپنی قوت میں تمام اطراف سے اُنہیں ہراساں کریں۔

۱۰- اور مرونی نے اُسے یہ بھی کہلوا بھیجا، اُس سے خواہش کرتے ہوئے کہ وہ خلوص سے اِس مُلک کے اُس حصّے کو قائم رکھے اور یہ کہ اپنے زور کے مطابق اُس حصّے میں لامنوں کو ہر طور سے مارے تاکہ جنگی چال یا کسی بھی اور ذریعے سے اُن شہروں پر دوبارہ قبضہ کرے جو اُن کے ہاتھوں سے لے لیے گئے تھے اور یہ کہ وہ اردگرد کے شہروں کی بھی قلعہ بندی کرے اور مضبوط کرے، جو لامنوں کے ہاتھوں میں ابھی نہیں گئے تھے۔

۱۱- اور اُس نے اُن سے یہ بھی کہا کہ میں تمہاری مدد کو آؤں گا، لیکن دیکھو مغربی سمندر سے ملی مُلک کی سرحدوں پر لامنی ہمارے قریب ہیں اور دیکھو میں اُن کے خلاف جاتا ہُوں، اِس لئے میں تُمہارے پاس نہیں آ سکتا۔

۱۲- اب بادشاہ (عیمورون) ملکہ کو اپنے بھائی کی موت کا بتا کر اور آدمیوں کے ایک بڑے لشکر کو اِکٹھا کر کے مغربی سمندر سے ملی سرحدوں پر نیفیوں کے خلاف پیش قدمی کرنے کے لئے ضریملہ کے مُلک سے روانہ ہو چکا تھا۔

۱۳- اور یوں وہ نیفیوں کو خوفزدہ کرنے اور مُلک کے اُس حصّہ سے اُن کی فوجوں کے ایک حصّہ کو نکالنے کی کوشش کر رہا تھا، اِس دوران اُس نے اُن لوگوں کو حُکم دیا، جنہیں اُس نے اُن علاقوں پر قبضہ جمائے رکھنے کے لئے چھوڑا ہُوا تھا، جو اُس نے لے رکھے تھے کہ وہ مشرقی سمندر کی قریبی سرحدوں پر بھی نیفیوں کو خوفزدہ کریں اور جس قدر اُنکے اِختیار میں ہو اپنی فوجوں کی قوت کے مطابق اُنکے ملکوں پر قبضہ کرتے جائیں۔

۱۴- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے چھبیسویں سال کے اختتام پر نیفی اِن خطرناک حالات میں گھرے ہُوئے تھے۔

۱۵- لیکن دیکھو ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے ستائیسویں سال میں تیعنقم جس نے اُس مرونی کے حُکم سے —— جس نے مُلک کی

جنوبی اور مغربی سرحدوں کی حفاظت کیلئے فوجوں کو لگا رکھا تھا اور خود فراوانی کی سرزمین کی طرف پیش قدمی شروع کر چکا تھا تاکہ وہ اُن شہروں پر دوبارہ قبضے کے لئے اپنے آدمیوں کے ساتھ تیعنقم کی مدد کرے، جنہیں وہ کھو چکے تھے —

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم کو حُکم ملا کہ وہ میولک کے شہر پر حملہ کرے اور ممکن ہو تو دوبارہ اُس پر قبضہ کرے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم نے میولک کے شہر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کیں اور لامنوں کے خلاف اپنی فوج کے ساتھ پیش قدمی کی، لیکن اُس نے دیکھا کہ اُنہیں اِس وقت مغلوب کرنا ممکن نہیں جبکہ وہ مضبوط فصیلوں کے اندر تھے، سو اُس نے مرونی کی آمد کا انتظار کرنے کے لئے اپنے منصوبوں کو ترک کیا اور فراوانی کے شہر میں لوٹ آیا تاکہ وہ اپنی فوج کے لئے قوت حاصل کرے۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ مرونی، نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے ستائیسویں سال کے آخر میں اپنی فوج کے ساتھ فراوانی کے مُلک میں پہنچا۔

۱۹- اور اٹھائیسویں سال کے شروع میں مرونی اور تیعنقم اور بہت سے سپہ سالاروں نے جنگ کے متعلق مشورت کی — کہ وہ لامنوں کو اپنے خلاف جنگ کے لئے کسی طرح باہر نکالیں یا پھر کسی طرح سے اُنکو پُھسلا کر اُنکے مضبوط مرکزوں سے باہر نکالیں تاکہ اُن پر غالب آکر میولک کے شہر پر دوبارہ قبضہ کرلیں۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے لامنی فوجوں کے سردار کے پاس جسکا نام یعقوب تھا اور جو میولک کے شہر کا محافظ تھا، اِس خواہش کے ساتھ سفیر بھیجے کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ دو شہروں کے درمیانی میدانوں میں اِن سے ملے۔ لیکن دیکھو یعقوب جو ضورامی تھا، اپنی فوج کے ساتھ میدانوں میں اُنہیں ملنے نہ آیا۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ مرونی کو چونکہ لامنوں سے صاف میدان میں ملنے کی اُمید نہ رہی، سو اُس نے لامنوں کو اُنکے مضبوط مرکزوں سے نکالنے کی غرض سے فریب دینے کیلئے ایک منصوبہ بنایا۔

۲۲- سو اُس نے حُکم دیا کہ تیعنقم آدمیوں کی تھوڑی تعداد ساتھ لے اور ساحل سمندر کے نزدیک چلا جائے اور مرونی اور اُس کی فوج رات کے وقت میولک کے شہر کے مغرب کی طرف بیابان میں چلی گئی اور یوں اگلی صُبح جب لامنوں کے محافظوں نے تیعنقم کو دیکھا تو وہ بھاگے اور اپنے سردار یعقوب کو یہ بتایا۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم اور اُسکے آدمیوں کی کم تعداد کے باعث، لامنوں کی فوجیں اپنی زیادہ تعداد کے بل بوتے پر اُنہیں شکست دینے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور جب تیعنقم نے لامنوں کی فوجوں کو اپنے خلاف آتے دیکھا تو اُس نے شمالی ساحل سمندر کی طرف پسپا ہونا شروع کر دیا۔

۲۴- اور ایسا ہوا کہ جب لامنوں نے دیکھا کہ وہ بھاگنے لگا ہے تو اُن کا حوصلہ بڑھا اور وہ بڑی تیزی کے ساتھ اُنکا تعاقب کرنے لگے۔ اور دیکھو جب تیعنقم یوں اُن لامنوں کو گمراہ کر رہا تھا، جو

اُنکا بے سود تعاقب کر رہے تھے تو دیکھو مرونی نے اپنی فوج کے ایک حصّہ کو جو اُس کے ساتھ تھا، شہر کے اندر پیش قدمی کرنے اور اُس پر قبضہ کرنے کا حُکم دیا۔

۲۵-اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور اُن سب کو جو شہر کی حفاظت کے لئے پیچھے چھوڑے گئے تھے، ہاں اُن سب لوگوں کو قتل کر دیا، جنہوں نے اپنے جنگی ہتھیار اُن کے حوالے نہ کیے۔

۲۶-اور یوں مرونی نے اپنی فوج کے ایک حصّہ کے ساتھ میولک کے شہر پر قبضہ کر لیا جبکہ باقی ماندہ فوج کے ساتھ لامنوں کا مقابلہ کرنے کیلئے وہ تیار تھا، جو تیعنقم کا پیچھا کرنے کے بعد واپس آنیوالی تھی۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے یہاں تک تیعنقم کا تعاقب کیا کہ وہ فراوانی کے شہر کے نزدیک آن پہنچے اور تب اُنکا سامنا لحی اور ایک چھوٹی فوج سے ہوا، جسے فراوانی کے شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا۔

۲۸- اور اب دیکھو جب لامنوں کے اعلیٰ سرداروں نے لحی کو اپنی فوج کے ساتھ اپنے خلاف آتے دیکھا تو وہ بڑی بدحواسی میں بھاگے مبادا کہ شاید میولک کے شہر تک پہنچنے سے پہلے لحی اُنکو مغلوب کرے، کیونکہ وہ اپنی پیش قدمی کے باعث تھکے ہُوئے تھے اور لحی کے آدمی چاک و چوبند تھے۔

۲۹-اب لامنوں کو پتہ نہ تھا کہ مرونی اپنی فوج کے ساتھ اُنکے عقب میں ہوگا اور اُنہیں سب سے زیادہ خوف لحی اور اُسکے آدمیوں سے تھا۔

۳۰-اب لحی اُس وقت تک اُن پر حملہ نہیں کرنا چاہتا تھا جب تک کہ اُن کا سامنا مرونی اور اُسکے آدمیوں سے نہ ہو جاتا۔

۳۱- اور ایسا ہوا کہ لامنوں کے زیادہ دور جانے سے پہلے نفیوں نے اُنکو گھیر لیا، ایک طرف سے مرونی کے آدمیوں اور دُوسری طرف سے لحی کے آدمیوں نے اور وہ تمام تازہ دم اور قوت سے معمور تھے، لیکن لامنی اپنی طویل پیش قدمی کے باعث تھک چکے تھے۔

۳۲- اور مرونی نے اپنے آدمیوں کو اُسوقت تک اُنہیں مارنے کا حُکم دیا جب تک وہ اپنے جنگی ہتھیار ڈال نہیں دیتے۔

۳۳-اور ایسا ہُوا کہ یعقوب جو اُنکا سردار تھا جو کہ ضورامی بھی تھا اور چونکہ وہ ایک ناقابل شکست کر رکھتا تھا، اُس نے نہایت غیض و غضب کے ساتھ لڑائی میں مرونی کے خلاف لامنوں کی رہنمائی کی۔

۳۴-مرونی چونکہ اُنکے پیش قدمی کے راستے پر تھا، اِسلئے یعقوب نے اُنکو قتل کرنے اور میولک کے شہر سے اُنکا راستہ کاٹنے کا تہیہ کر لیا۔ لیکن دیکھو مرونی اور اُسکے آدمی زیادہ زور آور تھے، سو اُنہوں نے لامنوں کو راستہ نہ دیا۔

۳۵-اور ایسا ہُوا کہ وہ دونوں طرف سے نہایت غیظ و غضب میں لڑے اور دونوں طرف سے بہت سارے قتل ہوئے، ہاں اور مرونی زخمی ہُوا اور یعقوب مارا گیا۔

۳۶-اور لحی نے بڑے طیش میں اپنے مضبوط آدمیوں کے ساتھ اُنکے عقب میں اتنا دباؤ ڈالا کہ

جو لامنی عقب میں تھے، اُنہوں نے اپنے جنگی ہتھیار ڈال دیئے اور اُن میں سے باقی ماندہ چونکہ بہت زیادہ پریشان تھے نہ جانتے تھے کہ کیا کریں، حملہ کریں یا بھاگ جائیں۔

۳۷-اب مرونی نے اُنکی پریشانی دیکھ کر اُن سے کہا، اگر تُم اپنے جنگی ہتھیار لے آؤ اور اُنہیں ہمارے حوالے کر دو تو دیکھو ہم تُمہارا خون بہانے سے باز رہیں گے۔

۳۸-اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں اور اُن کے اُن سپہ سالاروں نے جو قتل نہ ہُوئے تھے، یہ باتیں سُنیں تو آگے بڑھے اور اپنے ہتھیار مرونی کے قدموں میں ڈال دیئے اور اپنے آدمیوں کو بھی ایسا کرنے کا حُکم دیا۔

۳۹-لیکن دیکھو وہاں بہت تھے، جنہوں نے ایسا نہ چاہا اور جن لوگوں نے اپنی تلواریں نہ پھینکیں، پکڑے اور باندھ لیے گئے اور اُنکے جنگی ہتھیار اُن سے لے لئے گئے اور اُنکو فراوانی کے مُلک میں اپنے بھائیوں کے ساتھ جانے کے لئے مجبور کر دیا گیا۔

۴۰-اور اب جو لوگ قیدی بنائے گئے اُنکی تعداد اُن لوگوں کی تعداد سے بہت زیادہ تھی جو قتل ہُوئے تھے، ہاں دونوں طرف سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی۔

باب ۵۳

لامنی قیدیوں کو فراوانی کے شہر کی قلعہ بندی کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے —— نیفیوں میں آپس کے اختلاف کی وجہ سے لامنوں کو فتح حاصل ہوتی ہے —— ہیلمین عمون کے لوگوں کے دو ہزار جوانمرد بیٹوں کی کمان لے لیتا ہے۔ قریباً ۶۴-۶۳ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے لامنوں کے قیدیوں کی نگرانی کے لئے محافظ مقرر کیے اور اُنہیں مجبور کیا کہ وہ جا کر اپنے مُردے، ہاں اور نیفیوں کے مُردوں کو بھی جو قتل ہُوئے تھے، دفن کریں اور مرونی نے اُن پر آدمی مقرر کیے تا کہ اُن کے کام کرنے کے دوران اُنکی نگرانی کریں۔

۲-اور مرونی، لحی کے ساتھ میولک کے شہر کو گیا اور شہر کا اِختیار لے کر لحی کو دے دیا۔ اب دیکھو یہ لحی وہ آدمی تھا، جو مرونی کے ساتھ اُسکی زیادہ تر جنگوں میں اُسکے ساتھ رہا تھا، وہ آدمی مرونی کی مانند ہی تھا اور وہ ایک دوسرے کی سلامتی کے باعث شادمان تھے، ہاں وہ ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے اور نیفی کے تمام لوگ بھی اُن سے محبت رکھتے تھے۔

۳-اور لامنوں کے اپنے مُردوں اور نیفیوں کے مُردوں کو دفنانے کے بعد ایسا ہوا کہ وہ دوبارہ فراوانی کے مُلک کی طرف آئے اور تیعنقم نے مرونی کے حُکم سے اُس مُلک میں یعنی فراوانی کے شہر کے گردا گرد اُن سے ایک خندق کھدوائی۔

۴- اور اُس نے خندق کے اندرونی کنارے پر چھاتی برابر شہتیروں کی ایک دیوار بنانے کا حُکم دیا اور اُنہوں نے خندق سے مٹی نکال کر چھاتی برابر شہتیروں کی دیوار کی مخالف سمت میں چڑھا دی اور یوں اُنہوں نے لامنوں سے اُس وقت تک محنت کرائی جب تک اُنہوں نے فراوانی

کے شہر کے گرداگرد شہتیروں کی ایک نہایت اُونچی اور مضبوط دیوار نہ بنالی۔
۵-اور یہ شہر اُسکے بعد سے ہمیشہ کے لئے مضبوط ترین مرکز بن گیا اور اِس شہر میں اُنہوں نے لامنوں کے قیدیوں کی نگرانی کی، ہاں یعنی اُنہی دیواروں کے اندر جو اُنہوں نے اُن کے ہاتھوں سے بنوائی تھیں۔اب مرونی لامنوں سے کام کرانے کے لئے مجبور تھا کیونکہ اُن کے کام کے دوران اُنکی نگرانی کرنا آسان تھا، اور وہ چاہتا تھا کہ کسی وقت اُس کی فوجیں لامنوں پر حملہ کر دیں۔
۶- اور ایسا ہُوا کہ یوں مرونی نے لامنوں کی مضبوط ترین فوجوں پر فتح پاکر میولک کے شہر پر قبضہ کر لیا تھا، جو نیفی کے مُلک میں لامنوں کے مضبوط ترین مرکزوں میں سے ایک تھا اور یوں اُس نے اپنے قیدیوں کو رکھنے کے لئے ایک مضبوط مرکز بھی بنایا۔
۷-اور ایسا ہُوا کہ اُس سال اُس نے لامنوں کے ساتھ اور جنگ کرنے کی کوشش نہ کی، لیکن اُس نے جنگ کی تیاری اور ہاں فصیلوں کی تعمیر کرنے لامنوں پر نظر رکھنے اور ہاں اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو قحط اور مصیبت سے محفوظ رکھنے اور اپنی فوجوں کو اناج مہیا کرنے کے لئے اپنے آدمیوں کی خدمات لیں۔
۸-اور اب ایسا ہُوا کہ مغربی سمندر کے جنوب میں لامنوں کی فوجوں نے مرونی کی غیر موجودگی میں، نیفیوں کے درمیان بعض سازشوں کی بدولت اُن میں اختلاف کی وجہ سے نیفیوں کی کچھ زمین حاصل کر لی تھی، ہاں اِسقدر کہ مُلک کے اُس حصّہ کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔
۹-اور یوں چونکہ خود اُن میں بدیاں تھیں ہاں اپنے درمیان اختلاف اور سازشوں کی وجہ سے وہ بہت زیادہ خطرناک حالات میں تھے۔
۱۰- اور اب دیکھو مجھے عمون کے لوگوں کی بابت کچھ کہنا ہے، جو پہلے شروع میں لامنی تھے لیکن عمون اور اُسکے بھائیوں کے ذریعے بلکہ خُدا کی قُدرت اور کلام کی بدولت وہ خُداوند کی طرف رجوع لائے تھے اور اُنہیں ضریملہ کے مُلک میں لایا گیا تھا اور اِس کے بعد سے نیفیوں ہی نے اُن کی حفاظت کی تھی۔
۱۱-اور اپنی قسم کے باعث وہ اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے سے باز رہے تھے کیونکہ اُنہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ اب وہ کبھی خون نہیں بہائیں گے اور اپنی اِس قسم کی بدولت وہ ہلاک ہوتے، ہاں اپنی قسم کی بدولت اُنہیں اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں گرنا بھی پڑتا، لیکن عمون اور اُسکے بھائیوں کی اُن سے ہمدردی اور بہت زیادہ محبت کی بدولت ایسا نہ ہوا۔
۱۲-اور اِس وجہ سے اُنہیں ضریملہ کے مُلک میں لایا گیا اور نیفی ہمیشہ اُن کی حفاظت کرتے رہے۔
۱۳- لیکن ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے خطرہ اور بہت سی مصیبتیں اور تکلیفیں جو نیفیوں نے اُن کے لئے برداشت کیں، دیکھیں تو وہ دردمندی کیساتھ متحرک ہوئے اور اپنے مُلک کے دفاع کے لئے ہتھیار اُٹھانے کے خواہشمند ہوئے۔
۱۴- بلکہ دیکھو وہ جنگ کے ہتھیار اُٹھانے کو تھے

کہ ہیلمین اور اُسکے بھائیوں کی ترغیب نے اُنہیں روک دیا کیونکہ وہ اُس عہد کو توڑنے والے تھے، جو اُنہوں نے کیا ہوا تھا۔

۱۵- اور ہیلمین ڈرا مبادا کہ ایسا کرنے سے وہ اپنی جانیں گنوا دیں، سو وہ سب جو اِس عہد میں داخل ہُوئے، اِس موجودہ وقت کے خطرناک حالات میں اپنے بھائیوں کی اِن مصیبتوں کو دیکھتے رہنے پر مجبور تھے۔

۱۶- لیکن دیکھو ایسا ہُوا کہ اُن کے بہت سارے بیٹے تھے، جو عہد میں داخل نہ ہوئے تھے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے جنگی ہتھیار نہ اُٹھائیں گے، سو اُس وقت جتنے بھی ہتھیار اُٹھانے کے قابل تھے وہ جمع ہو گئے اور اُنہوں نے اپنے آپ کو نیفی کہا۔

۱۷- اور وہ نیفیوں کی آزادی کے لئے جنگ کرنے کے لئے عہد میں داخل ہُوئے، ہاں مُلک کی حفاظت کیلئے اپنی جان تک دینے کا عہد کیا، ہاں یعنی اُنہوں نے عہد کیا کہ وہ کبھی بھی اپنی آزادی کو ترک نہیں کریں گے بلکہ ہر صورت نیفیوں کو اور اپنے آپ کو غلامی سے بچا رکھیں گے۔

۱۸- اب دیکھو اُن نوجوان آدمیوں کی تعداد دو ہزار تھی، جو اِس عہد میں داخل ہوئے اور اپنے مُلک کے دفاع کیلئے اپنے جنگی ہتھیار اُٹھائے۔

۱۹- اور اب دیکھو اگرچہ اُنہوں نے اب تک نیفیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچایا تھا، اب وہ اِس وقت اُن کے بڑے مددگار بن گئے تھے، کیونکہ اُنہوں نے اپنے جنگی ہتھیار اُٹھا لیے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ہیلمین اُنکا سردار ہو۔

۲۰- اور وہ سب نوجوان آدمی تھے اور وہ بڑے حوصلے والے دلیر اور مضبوط اور سرگرم بھی تھے، دیکھو یہی سب کچھ نہیں —— وہ ایسے آدمی تھے جن پر جس کام کے لئے بھی بھروسہ کیا گیا، وہ ہر وقت مخلص نکلے۔

۲۱- ہاں وہ مخلص اور فروتن آدمی تھے، کیونکہ اُنکو خُدا کے حُکموں کو ماننے اور اُسی کی حضوری میں چلنے کی تعلیم دی گئی تھی۔

۲۲- اور اب ایسا ہُوا کہ ہیلمین اپنے لوگوں کی مدد کے لئے اپنے دو ہزار خوانمردوں کی رہنمائی کرتے ہوئے مُلک کی سرحدوں میں مغربی سمندر کے ساتھ جنوب کی طرف گیا۔

۲۳- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اٹھائیسواں سال ختم ہُوا۔

باب ۵۴

عیمورون اور مرونی قیدیوں کے تبادلہ کیلئے بات کرتے ہیں —— مرونی مطالبہ کرتا ہے کہ لامنی اپنے خونی حملوں سے باز آئیں —— عیمورون، نیفیوں سے ہتھیار ڈالنے اور لامنوں کی تابعداری کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قریباً ۶۳ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے اُنتیسویں سال کے شروع میں عیمورون نے مرونی کے پاس ایک خواہش کہلوا بھیجی کہ وہ قیدیوں کا تبادلہ کرے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ مرونی اِس درخواست پر نہایت خوش ہُوا کیونکہ وہ اناج جو لامنی قیدیوں کو کھلانے کے لئے دیا جاتا تھا، اُنکی بجائے اپنے لوگوں

کو کھلانے کے استعمال میں لانا چاہتا تھا اور وہ اپنی فوج کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے لوگوں کا خواہشمند تھا۔

۳- اب لامنوں نے بہت سی عورتوں اور بچوں کو پکڑ رکھا تھا جبکہ مرونی کے قیدیوں میں نہ کوئی عورت اور نہ ہی کوئی بچہ تھا یعنی اُن میں جو مرونی نے قیدی بنائے تھے، سو مرونی نے لامنوں سے نیفیوں کے زیادہ سے زیادہ قیدی جو ممکن تھے چھڑانے کے لئے ایک جنگی چال کا ارادہ کیا۔

۴- سو اُس نے ایک خط لکھا اور اُسے عیمورون کے اُسی نوکر کے ذریعے بھجوایا جو مرونی کے پاس خط لایا تھا، اب جو باتیں اُس نے عیمورون کو لکھیں، یہ ہیں۔

۵- دیکھ عیمورون میں تُمھیں اِس جنگ کی بابت جو تُم نے میرے لوگوں کے خلاف لڑی بلکہ تُمھارے بھائی نے اُن کے خلاف لڑی اور جسے تُم اُسکی موت کے بعد ابھی تک جاری رکھے ہوئے ہو، کچھ کہنا چاہتا ہُوں۔

۶- دیکھ مَیں تُمھیں خُدا کے انصاف اور اُس عظیم قہر کی تلوار کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتا ہوں جو کہ تُمھارے اُوپر لٹکی ہے، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کر لو اور اپنی فوجوں کو اپنی زمینوں میں یعنی اپنی ملکیت کے مُلک میں جو کہ نیفی کا مُلک ہے نکال لے جاؤ۔

۷- ہاں مَیں تُمھیں یہ باتیں بتانا چاہتا ہُوں اگر تُم اِن پر کان لگانے کے قابل ہو، ہاں مَیں تُمھیں اُس خوفناک جہنم کے متعلق بتانا چاہتا ہُوں جو تُم جیسے اور تُمھارے بھائی جیسے خونیوں کا منتظر ہے، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرو اور اپنے خونی مقاصد سے باز آؤ اور اپنی فوج کے ساتھ اپنے مُلکوں میں واپس چلے جاؤ۔

۸- لیکن چونکہ تُم ایک مرتبہ اِن باتوں کو رد کر چکے ہو اور خُداوند کے لوگوں کے خلاف لڑ چکے ہو بلکہ مجھے توقع ہے کہ تُم پھر بھی یہی کرو گے۔

۹- اور اب دیکھ ہم تُمھارے استقبال کے لئے تیار ہیں اور ہاں سوائے اِس کے کہ تُم اپنے مقاصد سے باز آؤ، دیکھو تُم اپنی مکمل تباہی کے لئے اُس خُدا کا قہر اپنے پر لا رہے ہو، جسے تُم نے رد کیا ہے۔

۱۰- لیکن جس طرح خُداوند زندہ ہے، ہماری فوجیں تُم پر چڑھ آئیں گی، سوائے اِسکے کہ تُم پیچھے نہیں ہٹتے اور موت تُمھیں جلد آ لے گی کیونکہ ہم اپنے شہروں اور اپنے مُلکوں کو واپس لے لیں گے اور ہاں ہم اپنے مذہب اور اپنے خُدا کے مقاصد کو قائم رکھیں گے۔

۱۱- بلکہ دیکھ مَیں سمجھتا ہُوں کہ مَیں نے تُم سے اِن چیزوں کے متعلق بیفائدہ ہی کہا ہے یعنی میرا خیال ہے کہ تُم جہنم کے فرزند ہو، سو مَیں تُمھیں یہ بتاتے ہُوئے اپنا خط ختم کرتا ہُوں کہ میں قیدیوں کا تبادلہ اِن شرائط کے علاوہ نہیں کروں گا کہ تُم ایک قیدی کے بدلے میرا ایک آدمی اور اُسکی بیوی اور اُس کے بچے واپس کرو، اگر تُم ایسا کرو گے تو تب مَیں تبادلہ کروں گا۔

۱۲- اور دیکھ اگر تُم ایسا نہیں کرو گے تو مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تُمھارے خلاف چڑھ آؤں گا، ہاں بلکہ مَیں اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی مسلح کروں گا اور میں تُم پر چڑھ آؤں گا، یہاں تک

کہ مَیں تُمہارے مُلک تک تمہارا پیچھا کروں گا جو
کہ ہماری پہلی وراثت کی سرزمین ہے، ہاں اور
خون کا بدلہ خون اور ہاں زندگی کا بدلہ زندگی ہو گا
اور تُمہیں زمین کی سطح پر سے مٹا دینے تک مَیں تم
سے جنگ کروں گا۔
۱۳- دیکھ مَیں اور میرے لوگ غصّے میں ہیں، تُم
ہمیں قتل کرنے کے خواہاں رہے ہو اور ہم صرف
اپنا دفاع کرنے کی کوشش کرنے کے خواہاں رہے
ہیں۔ لیکن دیکھ اگر تُم اب بھی ہمیں مارنے کے
خواہاں رہے تو پھر ہم بھی تُمہیں ہلاک کرنے کے
خواہاں ہوں گے، اور ہم اپنی سرزمین، ہاں اور
پہلی وراثت کی سرزمین کے خواہاں بھی ہوں گے۔
۱۴- اب مَیں اپنے خط کو ختم کرتا ہُوں۔ مَیں
مرونی ہُوں اور مَیں نیفی کے لوگوں کا رہنما ہُوں۔
۱۵- اب ایسا ہُوا کہ جب عیموروں کو یہ خط ملا تو
وہ ناراض ہوا اور اُس نے مرونی کو ایک اور خط لکھا
اور اُس نے جو باتیں لکھیں، وہ یہ ہیں۔
۱۶- مَیں لامنوں کا بادشاہ عیموروں ہوں مَیں
عیمالیقیہ کا بھائی ہُوں، جسے تُم نے قتل کیا ہے۔ دیکھ
مَیں اُسکا انتقام تُمہارے خون سے لوں گا اور ہاں
مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ تُم پر چڑھ آؤں گا کیونکہ
مَیں تُمہاری دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہُوں۔
۱۷- کیونکہ دیکھ تیرے باپ دادا نے اِس حد
تک اپنے بھائیوں کی حق تلفی کی کہ اُنہوں نے اُنکا
حکومت کرنے کا حق چھین لیا، جب کہ حقیقت
میں یہ اُن ہی کا حق تھا۔
۱۸- اور اب دیکھ اگر تُم ہتھیار ڈال دو اور اپنے
آپ کو اُنکی حکومت کے تابع بناؤ جن کو حاکمیت کا
حق حاصل ہے تب مَیں اپنے لوگوں کو ہتھیار
ڈالنے اور پھر جنگ نہ کرنے کا حُکم دوں گا۔
۱۹- دیکھ تُو نے مجھے اور میرے لوگوں کو بہت
سی دھمکیاں دی ہیں، لیکن دیکھ ہم تیری دھمکیوں
سے خوفزدہ نہیں ہیں۔
۲۰- لیکن پھر بھی مَیں خوشی سے تُمہاری
درخواست کے مطابق قیدیوں کا تبادلہ کرنے کیلئے
تیار ہُوں تاکہ مَیں اپنا اناج اپنے فوجیوں کے لئے
بچا سکوں اور ہم ایک جنگ لڑیں گے جو فیصلہ کن
ہو گی، اِس میں یا تو ہم نیفیوں کو اپنی حکومت کے
تابع بنائیں گے یا پھر اُنہیں ہمیشہ کے لئے فنا کر
دیں گے۔
۲۱- اور مجھے کچھ اُس خُدا کے متعلق کہنا ہے،
جسے تُم کہتے ہو کہ ہم نے رد کر دیا ہے، دیکھ ہم
کسی ایسی ہستی کو نہیں جانتے نہ ہی تُم جانتے
ہو، لیکن اگر ایسا ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے
تو ہم نہیں جانتے، لیکن جسطرح اُس نے تُمہیں بنایا
ہے اُسی طرح اُس نے ہمیں بھی بنایا ہے۔
۲۲- اور اگر ایسا ہے کہ ابلیس اور جہنم ہے تو
دیکھ کیا وہ تُمہیں وہاں میرے بھائی کے پاس جسے
تُم نے قتل کیا، نہ بھیجے گا جس کی بابت تُم کہتے
ہو کہ وہ اُس جگہ گیا ہے؟ لیکن دیکھ اِن باتوں
سے فرق نہیں پڑتا۔
۲۳- مَیں عیموروں ہوں اور ضورام کی نسل
سے ہُوں، جسکو تیرے باپ دادا مجبور کر کے
یروشلم سے لے آئے۔
۲۴- اور اب دیکھ مَیں ایک دلیر لامنی ہُوں،
دیکھ اور یہ جنگ اُنکے غلط کاموں کا انتقام لینے اور

اُنکے حکومت کرنے کا حق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کیلئے لڑی گئی ہے اور مَیں مرونی کے نام اپنے خط کو ختم کرتا ہُوں۔

باب ۵۵

مرونی قیدیوں کے تبادلہ سے انکار کرتا ہے — لامنوں کے محافظوں کو مے سے متوالا کر کے نفیوں کے قیدی رہا کرائے جاتے ہیں — جد کے شہر پر بغیر خونریزی کے قبضہ کر لیا جاتا ہے۔ قریباً ۶۳-۶۲ ق م۔

۱- اب ایسا ہُوا کہ جب مرونی کو یہ خط ملا تو وہ اور بھی ناراض ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عیمورون کو اپنے فریب کا پورا علم ہے، ہاں وہ جانتا تھا کہ عیمورون کو پتہ ہے کہ یہ صحیح وجہ نہیں جس نے اُسے نیفی کے لوگوں کے خلاف جنگ لڑنے کی وجہ بنایا۔

۲- اور اُس نے کہا، دیکھ مَیں عیمورون کے ساتھ قیدیوں کا تبادلہ نہیں کروں گا، سوائے اِسکے کہ وہ اپنے مقصد سے باز آئے جیسا کہ مَیں نے اپنے خط میں لکھا ہے، اِسلئے مَیں اُسے اجازت نہیں دوں گا کہ وہ اِس سے زیادہ طاقتور ہو، جتنا کہ وہ ہے۔

۳- دیکھو، مَیں جانتا ہُوں کہ لامنوں نے میرے اُن لوگوں کو کس جگہ رکھا ہے، جنہیں وہ قیدی بنا کر لے گئے تھے اور چونکہ عیمورون میری اُس درخواست کو جو مَیں نے اپنے خط میں کی ہے، قبول نہیں کرے گا دیکھو مَیں اُس کے ساتھ اپنے کہنے کے موافق کروں گا، ہاں میں اُسوقت تک اُنکے درمیان ہلاکت کا خواہاں رہوں گا جب تک وہ صُلح کے لئے التجا نہیں کرتے۔

۴- اور اب ایسا ہُوا کہ یہ باتیں کہنے کے بعد مرونی نے حُکم دیا کہ اُسکے لوگوں میں یہ پتہ کیا جائے کہ آیا اُن میں کوئی ایسا شخص ہے جو کہ لامنوں کی نسل سے ہو۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے ایک کو تلاش کر لیا، جسکا نام لامن تھا اور وہ اُس بادشاہ کے نوکروں میں سے ایک تھا جو عیمالیقیہ کے ذریعے قتل ہوا تھا۔

۶- اب مرونی نے لامن اور اُس کے ساتھ اپنے آدمیوں کی تھوڑی تعداد کو اُن محافظوں کے پاس بھیجا، جو نفیوں کی نگرانی کر رہے تھے۔

۷- اب نفیوں کی جد کے شہر میں نگرانی ہوتی تھی، سو مرونی نے لامن کو مقرر کیا اور حُکم دیا کہ آدمیوں کی تھوڑی تعداد اُس کیساتھ جائے۔

۸- اور جب شام ہُوئی تو لامن اُن محافظوں کے پاس گیا جو نفیوں کی نگرانی کر رہے تھے اور دیکھو اُنہوں نے اُسے آتے دیکھا اور اُسے پکارا، لیکن اُس نے اُنہیں کہا، دیکھو ڈرو مت، میں ایک لامنی ہوں۔ اور دیکھو ہم نفیوں کے پاس سے فرار ہو کر آئے ہیں اور وہ سوئے ہُوئے ہیں اور دیکھو ہم نے اُنکی مے لی اور اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔

۹- اب جب لامنوں نے یہ باتیں سُنیں تو اُنہوں نے خوشی سے اُس کا استقبال کیا اور اُنہوں نے اُس سے کہا، اپنی مے ہمیں دو کہ ہم پیئیں ہم خوش ہیں کہ تُم اپنے ساتھ مے لائے ہو کیونکہ ہم تھکے ہُوئے ہیں۔

۱۰- لیکن لامن نے اُن سے کہا کہ اُس وقت تک مے پاس رکھتے ہیں جب تک ہم نفیوں کے

خلاف لڑ نہیں آتے، لیکن یہ اِسلئے کہا گیا کہ اُنکی مے پینے کی خواہش زیادہ شدید ہو۔

۱۱- کیونکہ وہ کہنے لگے، ہم تھکے ہُوئے ہیں، سو چلو مے لے لیتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی روزانہ خوراک کے لئے استعمال کریں گے اور یہ ہمیں نفیوں کے خلاف جانے کے لئے توانا رکھے گی۔

۱۲- اور لامن نے اُن سے کہا، اپنی خواہش کے موافق کرو۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے کثرت سے مے پی اور یہ اُن کے لئے خوش ذائقہ تھی، سو اُنہوں نے اور بھی زیادہ کثرت سے پی اور یہ بہت تیز تھی کیونکہ بالکل خالص تیار کی گئی تھی۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے مے پی اور خوش ہُوئے، رفتہ رفتہ وہ سب متوالے ہو گئے۔

۱۵- اور اب جب لامن اور اُسکے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ سب متوالے ہو گئے ہیں اور گہری نیند میں ہیں تو وہ مرونی کے پاس واپس گئے اور سب باتیں جو واقع ہُوئیں اُسے بتائیں۔

۱۶- اور اب یہ مرونی کے منصوبے کے مطابق ہوا اور مرونی نے اپنے آدمیوں کو جنگی ہتھیاروں سے مسلح کیا اور جس دوران لامنی سوئے اور متوالے ہوئے تھے، وہ جد کے شہر میں گیا اور قیدیوں کے پاس اتنے ہتھیار پھینکے کہ وہ سب مسلح ہو گئے۔

۱۷- جب مرونی اُن سارے قیدیوں کو مسلح کر چکا، ہاں بلکہ اُنکی عورتوں اور اُنکے سب بچوں کو بھی جو جنگ کے ہتھیار استعمال کرنے کے قابل تھے، اور یہ سارا کام مکمل خاموشی کے ساتھ ہوا۔

۱۸- لیکن اگر وہ لامنوں کو جگا بھی دیتے تو دیکھو وہ متوالے ہُوئے تھے اور نیفی اُنہیں قتل کر چکے ہوتے۔

۱۹- لیکن دیکھو مرونی کی یہ خواہش نہ تھی، وہ خون ریزی یا خون کرنے سے خوش نہ ہوتا تھا بلکہ وہ اپنے لوگوں کو ہلاکت سے بچانے مَیں خوش ہوتا تھا اور اِس سبب سے وہ اپنے پر ناانصافی نہیں لانا چاہتا تھا، وہ لامنوں کو متوالا حالت میں گرا کر اُنہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۲۰- لیکن وہ اپنی خواہش حاصل کر چکا تھا کیونکہ وہ نیفی کے اُن قیدیوں کو مسلح کر چکا تھا، جو شہر کی دیواروں کے اندر تھے اور اُنکو اُن حصّوں پر قابض ہونے کی قوت دے چکا تھا، جو دیواروں کے اندر تھے۔

۲۱- اور تب اُس نے آدمیوں کو جو اُسکے ساتھ تھے، اُن سے تھوڑے فاصلے تک پیچھے جانے اور لامنوں کی فوجوں کو گھیرے میں لینے کا حُکم دیا۔

۲۲- اب دیکھو یہ رات کے وقت ہُوا، سو جب لامن صُبح بیدار ہُوئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ نفیوں نے اُنکو باہر سے گھیر لیا ہے اور کہ اندر اُنکے قیدی مسلح تھے۔

۲۳- اور یوں اُنہوں نے دیکھا کہ نفیوں نے اُن پر غلبہ پا لیا ہے اور اِن حالات میں اُنہوں نے جانا کہ نفیوں سے لڑنا درست نہیں، سو اُنکے سپہ سالاروں نے اپنے آدمیوں سے جنگی ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا اور وہ اُنہیں لائے اور رحم کی درخواست کرتے ہوئے، اُنہیں نفیوں کے قدموں میں ڈال دیا۔

۲۴-اب دیکھو مرونی کی خواہش بھی یہی تھی۔ اُس نے اُنکو جنگی قیدی بنا لیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور حکم دیا کہ تمام قیدی جو کہ نیفی تھے آزاد کر دیئے جائیں اور وہ مرونی کی فوج میں شامل ہوئے اور اُسکی فوج کیلئے عظیم قوت بنے۔
۲۵-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے لامنوں کو حُکم دیا، جنہیں اُس نے قیدی بنایا تھا کہ جد کے شہر کے ارد گرد فصیلوں کو مضبوط بنانے کا کام شروع کریں۔
۲۶-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اپنی خواہش کے مطابق جد کے شہر کی مورچہ بندی کر چکا تو اُس نے حُکم دیا کہ اُس کے قیدیوں کو فراوانی کے شہر میں لے جایا جائے اور اُس نے ایک نہایت مضبوط فوج کے ساتھ اُس شہر کی حفاظت بھی کی۔
۲۷-اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے لامنوں کی تمام سازشوں کے باوجود اُن تمام قیدیوں کی نگرانی اور حفاظت کی، جنہیں اُنہوں نے پکڑا تھا اور ساری زمین اور برتری کی بھی، جو اُنہوں نے دوبارہ حاصل کی تھی۔
۲۸-اور ایسا ہُوا کہ نیفی پھر سے فاتح ہونے اور اپنے حقوق اور مراعات دوبارہ پانے لگے۔
۲۹-لامنوں نے کئی بار رات کے وقت اُنکو گھیر نے کی کوشش کی لیکن اِن کوششوں میں اُنہوں نے اپنے بہت سے قیدیوں کو گنوادیا۔
۳۰-اور کئی مرتبہ اُنہوں نے نیفیوں کو مے دینے کی کوشش کی تاکہ وہ اُنکو زہر دے کر یا متوالا کر کے ہلاک کریں۔
۳۱-لیکن دیکھو نیفیوں نے اپنی مصیبت کے اِن دنوں میں، اپنے خُداوند کو یاد کرنے میں کاہلی سے کام نہ لیا۔ وہ اُنکی چالوں میں نہ آئے۔ ہاں وہ اُنکی مے نہ پیتے تھے جب تک کہ وہ پہلے لامنی قیدیوں کو اُس میں سے نہ دے لیتے۔
۳۲-اور یوں وہ ہوشیار تھے کہ کوئی اُنہیں زہر نہ دے سکے کیونکہ اگر اُنکی مے کسی لامنی کے لئے زہریلی ہوتی تو پھر نیفی کے لئے بھی زہریلی ہو سکتی تھی اور یوں وہ اُنکے تمام مشروبات کی آزمائش کر لیتے۔
۳۳-اور اب ایسا ہُوا کہ مرونی کے لئے ضروری تھا کہ وہ مورعنتن کے شہر پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرتا کیونکہ دیکھو لامنوں نے مورعنتن کے شہر کی قلعہ بندی کے لئے اتنا کام کیا کہ وہ ایک نہایت مضبوط مرکز بن گیا تھا۔
۳۴-اور وہ مسلسل اُس شہر میں تازہ فوج اور اناج کا ذخیرہ لا رہے تھے۔
۳۵-اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اُنتیسوں سال ختم ہُوا۔

۵۶ باب

ہیلمین، مرونی کو لامنوں کے ساتھ جنگ کے متعلق بتانے کے لئے ایک خط لکھتا ہے — انتیپاس اور ہیلمین لامنوں پر ایک بڑی فتح حاصل کرتے ہیں — ہیلمین کے دو ہزار جوانمرد بیٹے بڑی حیرت انگیز قوت کے ساتھ لڑتے ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی قتل نہیں ہوتا۔ آیت ۱، قریباً ۶۲ ق م، آیات ۲-۱۹، قریباً ۶۶ ق م، اور آیات ۲۰-۵۷، قریباً ۶۵-۶۴ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ نیفیوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے تیسویں سال کے پہلے مہینے کے

دوسرے دن مرونی کو مُلک کے اُس علاقہ میں لوگوں کے متعلق بتانے کیلئے ہیلمین کی طرف سے ایک خط ملا۔

۲-اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے خط میں یہ کہتے ہُوئے لکھیں: ہماری مصیبت کے دنوں میں دشمنوں کے ساتھ ہماری جنگوں میں شریک، خُداوند میں میرے نہایت عزیز بھائی مرونی، دیکھ میرے پیارے بھائی مَیں تُجھے مُلک کے اِس علاقہ میں دشمنوں کے ساتھ اپنی جنگوں کے بارے میں کچھ بتاتا ہُوں۔

۳- دیکھ اُن لوگوں کے دو ہزار بیٹے جنہیں عمون، نیفی کے مُلک سے نکال لایا تھا—— اب جیسا کہ تُجھے علم ہے کہ وہ لامن کی نسل سے ہیں، جو ہمارے باپ لحی کا بڑا بیٹا تھا۔

۴- اب مجھے اُنکی روایات یا بے اعتقادی کے متعلق تُمہیں اور کچھ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ تُم اِن تمام باتوں کے متعلق جانتے ہو——

۵- اِسلئے مجھے تُمہیں یہ بتانا ہی کافی ہے کہ اِن دو ہزار نوجوانوں نے جنگی ہتھیار اُٹھا لیے ہیں اور چاہتے تھے کہ مَیں اُنکا سردار بنوں اور ہم اپنے مُلک کے دفاع کی خاطر نکل آئے ہیں۔

۶-اور اب تُم بھی اُس عہد کے متعلق جانتے ہو جو اُنکے والدوں نے کیا کہ وہ اپنے بھائیوں کے خلاف، اُنکا خون بہانے کے لئے جنگی ہتھیار نہیں اُٹھائیں گے۔

۷- لیکن چھبیسویں سال جب اُنہوں نے اپنے لئے ہماری مصیبتیں اور ہماری تکلیفیں دیکھیں تو وہ اُس عہد کو جو اُنہوں نے کیا تھا توڑنے کو تھے اور ہمارے دفاع کی خاطر اپنے جنگی ہتھیار اُٹھانے کو تھے۔

۸- لیکن مَیں نے یہ سوچ کر اُنہیں یہ عہد توڑنے نہ دیا، جو اُنہوں نے کیا تھا کہ خُدا ہمیں اِتنا مضبوط کرے گا کہ ہم اُس عہد کو پورا کرنے کی بدولت جو اُنہوں نے کیا تھا اور دُکھ نہیں اُٹھائیں گے۔

۹- لیکن دیکھ ایسی بات ہے جس میں ہم سب خوش ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دیکھ چھبیسویں سال میں ہیلمین نے اِن دو ہزار نوجوانوں کی رہنمائی کرتے ہُوئے، یہودیہ کے شہر کی طرف انتیپاس کی مدد کے لئے جسے تُو نے مُلک کے اُس علاقہ کے لوگوں پر حاکم مقرر کیا، پیش قدمی کی۔

۱۰-اور مَیں نے اپنے دو ہزار بیٹوں کو (کیونکہ وہ میرے بیٹے کہلانے کے لائق تھے) انتیپاس کی فوج میں شامل کیا، جس قوت سے انتیپاس نہایت خوش ہوا کیونکہ دیکھ اُس کی فوج کے شمار کو لامنوں نے کم کر دیا تھا، اِس لئے کہ اُنکی فوجوں نے ہمارے آدمیوں کی بہت زیادہ تعداد کو قتل کر دیا تھا جو کہ ہمارے لئے ماتم کا سبب تھا۔

۱۱- لیکن اِس وقت ہم اُن کے لئے غمزدہ ہیں، اگرچہ اُنہوں نے اپنے مُلک اور خُدا کے لئے جان دی، ہاں اور وہ خوش ہیں۔

۱۲- اور لامنوں کے پاس ابھی بہت سارے قیدی ہیں اور سپہ سالاروں کے علاوہ اُنہوں نے کسی کو زندہ نہیں چھوڑا۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اب وہ اِسوقت نیفی کے مُلک میں ہیں اور اگر وہ قتل نہیں ہُوئے تو پھر وہیں ہوں گے۔

۱۳- اور اب یہ وہ شہر ہیں جن پر لامنوں نے

ہمارے بہت سے دلیر آدمیوں کا خون بہا کر قبضہ کیا تھا۔
۱۴-مانٹی کا مُلک یعنی مانٹی کا شہر اور زیضرم کا شہر اور کمنائی کا شہر اور انتیپارا کا شہر۔
۱۵-اور یہ وہ شہر ہیں جن پر اُنہوں نے قبضہ کیا جب مَیں یہودیہ کے شہر میں پہنچا اور مَیں نے دیکھا کہ اِس شہر کی قلعہ بندی کے لئے انتیپاس اور اُس کے آدمی سخت کام کر رہے ہیں۔
۱۶-ہاں اور وہ جسمانی اور روحانی طور پر مایوس تھے کیونکہ اُنہوں نے دن دلیری سے لڑکر اور رات کو سخت محنت سے اپنے شہروں کو قائم رکھا ہُوا تھا اور یوں اُنہوں نے ہر قسم کی بڑی مصیبتیں برداشت کی تھیں۔
۱۷-اور اب اُنہوں نے اِس جگہ کو فتح کرنے یا پھر مرنے کا تہیہ کر لیا تھا، سو تُم ہی بہتر سمجھ سکتے ہو کہ وہ چھوٹی فوج جو میں اپنے ساتھ لایا تھا، ہاں وہ جو میرے بیٹے تھے اُن سے اُنہیں کتنی اُمید اور خوشی حاصل ہُوئی۔
۱۸-اور اب ایسا ہُوا کہ جب لامنوں نے دیکھا کہ انتیپاس کو اپنی فوج کے لئے ایک بڑی قوت حاصل ہو چکی ہے تو عیمورون کے احکام نے اُنکو یہودیہ کے شہر پر حملہ نہ کرنے یعنی ہمارے خلاف جنگ نہ کرنے پر مجبور کیا۔
۱۹-اور یوں ہم خُداوند کے مقبول نظر ہُوئے، کیونکہ اگر وہ اِس وقت ہماری کمزوری میں ہم پر چڑھ آتے تو شاید وہ ہماری چھوٹی فوج کو تباہ کر دیتے، لیکن یوں ہم بچالئے گئے۔
۲۰- عیمورون نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ اُن شہروں پر قبضہ کیے رکھیں، جنہیں اُنہوں نے حاصل کر رکھا تھا۔ اور یوں چھبیسواں سال ختم ہُوا۔اور ستائیسویں سال کے شروع میں ہم اپنے شہر اور اپنے آپکو دفاع کے لئے تیار کر چکے تھے۔
۲۱-اب ہم چاہتے تھے کہ لامنی ہماری طرف آئیں کیونکہ ہم اُن پر اُن کے مضبوط مرکزوں میں حملہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔
۲۲- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے اُس علاقہ میں لامنوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کے لئے جاسوس لگا رکھے تھے تاکہ وہ دن یا رات میں کسی وقت ہمارے پاس سے گزر کر ہمارے اُن شہروں پر حملہ نہ کر دیں جو شمال کی طرف تھے۔
۲۳-کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اِن شہروں میں وہ اُنکا مقابلہ کرنے کے لئے اتنے مضبوط نہ تھے، سو اُن کے ہمارے پاس سے گُزرنے کی صورت میں ہم چاہتے تھے، اُنہیں عقب سے جالیں اور یوں بیک وقت میں عقب سے اور سامنے سے حملہ کریں۔ ہمارا خیال تھا کہ اِس طرح ہم اُنہیں مغلوب کر لیں گے، لیکن دیکھ ہمیں ہماری اِس خواہش میں مایوسی ہُوئی۔
۲۴- اُنہوں نے اپنی تمام فوجوں کے ساتھ ہمارے قریب سے گُزرنے کی جُرأت نہ کی نہ ہی ایک حصّہ کے ساتھ جرأت کی مبادا کہ وہ کافی مضبوط نہ ہوں اور وہ گر جائیں۔
۲۵- نہ ہی اُنہوں نے ضریملہ کے شہر کی طرف آنے کی جُرأت کی نہ ہی اُنہوں نے نیفیہا کے شہر کی طرف دریائے صیدون کے پانی کے منبع کو پار کرنے کی جُرأت کی۔

۲۶–اور یوں اپنی فوجوں کے ساتھ اُنہوں نے اُن شہروں کو جو اُنہوں نے لے رکھے تھے قائم رکھنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔
۲۷–اور اب ایسا ہُوا کہ اُس سال کے دوسرے مہینے میں میرے اُن دو ہزار بیٹوں کے والدوں نے اناج کا بڑا ذخیرہ بھیجا۔
۲۸–اور ضریملہ کے مُلک سے دو ہزار آدمیوں کو بھی ہمارے پاس بھیجا گیا۔ اور یوں دس ہزار آدمیوں اور اُنکی بیویوں اور اُنکے بچوں اور اُن کے لئے اناج موجود تھا اور ہم اب تیار تھے۔
۲۹– اور جب لامنوں نے روز بروز ہماری فوجوں کے بڑھتے ہُوئے شمار اور ہماری امداد کے لئے اناج کے ذخیرے کی فراہمی دیکھی تو وہ خوف زدہ ہونے لگے اور باہر نکل آئے کہ اگر ممکن ہو سکے تو ہماری قوت کے اضافے اور اناج کو ہم تک پہنچنے سے روکیں۔
۳۰–اب جب ہم نے دیکھا کہ لامنی اِس طرح سے بے چین ہو رہے ہیں تو ہم نے اُن کے ساتھ جنگی چال چلنے کا منصوبہ بنایا، سو انتیپاس نے مجھے اپنے نوجوان بیٹوں کے ساتھ قریبی شہر کی طرف جانے کا حُکم دیا گویا ہم قریبی شہر میں اناج کا ذخیرہ لے جا رہے ہوں۔
۳۱– اور ہمیں انتیپارا کے قریب ایسے پیش قدمی کرنا تھی گویا ہم ساحل سمندر کے قریب شہر کے پار سرحدوں میں جا رہے ہیں۔
۳۲–اور ایسا ہُوا کہ ہم ایسے آگے بڑھے گویا ہم اُس شہر میں اناج لے کر جا رہے ہوں۔
۳۳–اور ایسا ہُوا کہ انتیپاس باقی ماندہ فوج کو شہر کا دفاع کرنے کے لئے چھوڑ کر، اپنی فوج کے ایک حصّہ کے ساتھ آگے بڑھا۔ لیکن اُس نے اُس وقت تک پیش قدمی نہ کی جب تک میں اپنی قلیل فوج کے ساتھ آگے تک نہ آ گیا اور انتیپارا کے شہر کے قریب تک نہ پہنچا۔
۳۴– اور اب انتیپارا کے شہر میں لامنوں کی مضبوط ترین، ہاں اور کثیر فوج ڈیرے ڈالے ہُوئے تھی۔
۳۵–اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہیں اُنکے جاسوسوں کے ذریعے خبر ملی تو وہ اپنی فوج کے ساتھ نکلے اور ہماری طرف بڑھے۔
۳۶–اور ایسا ہُوا کہ ہم اُن کے سامنے سے شمال کی طرف بھاگے۔ اور یوں ہم نے لامنوں کی مضبوط ترین فوج کو گمراہ کر دیا۔
۳۷– ہاں ایک خاصے فاصلے سے جب اُنہوں نے انتیپاس کی فوج کو اُنکے زور میں اپنا تعاقب کرتے ہوئے دیکھا تو وہ دائیں بائیں بالکل نہ مُڑے بلکہ سیدھے ہمارے پیچھے آئے اور ہمارا خیال ہے کہ اُنکا ارادہ یہ تھا کہ وہ انتیپاس کے پہنچنے سے پہلے ہمیں قتل کر دیں اور یہ اِس لئے کہ وہ ہمارے لوگوں کے گھیرے میں نہ آ جائیں۔
۳۸– اور اب انتیپاس نے ہمیں خطرے میں دیکھ کر اپنی فوج کا تعاقب تیز کر دیا۔ لیکن دیکھو یہ رات کا وقت تھا، سو نہ وہ ہمیں پکڑ سکے، نہ ہی انتیپاس اُن کو پکڑ سکا پس ہم نے رات کے لئے وہاں پڑاؤ ڈالا۔
۳۹–اور ایسا ہُوا کہ دیکھو طلوع صبح سے پہلے ہی لامنی ہمارے تعاقب میں تھے۔ اب ہم میں اُن کا

مقابلہ کرنے کے لئے اتنی طاقت نہ تھی، ہاں مَیں نہیں چاہتا تھا کہ میرے نوجوان بیٹے اُن کے ہاتھوں میں جا گریں، سو ہم آگے ہی بڑھتے گئے اور ہم نے بیابان میں پیش قدمی جاری رکھی۔

۴۰-اب اُن میں دائیں یا بائیں مُڑنے کی جُرأت نہ ہُوئی، مبادا کہ وہ گھیرے جائیں نہ ہی مَیں دائیں یا بائیں مُڑا، مبادا کہ وہ مجھے آ لیتے اور ہم اُن کا سامنا نہیں کر سکتے تھے، بلکہ مارے جاتے اور وہ فرار ہو جاتے اور یوں ہم اُس سارے دن میں اور اندھیرا ہونے تک بیابان میں بھاگتے رہے۔

۴۱- اور ایسا ہُوا کہ دوبارہ جب صُبح کی روشنی پھیلی تو ہم نے لامنوں کو اپنے پر چڑھ آتے دیکھا اور ہم اُنکے سامنے سے بھاگے۔

۴۲- لیکن ایسا ہُوا کہ ابھی اُنہوں نے زیادہ دُور تک ہمارا پیچھا نہ کیا تھا کہ وہ رُک گئے اور یہ ساتویں مہینے کے تیسرے دن کی صُبح تھی۔

۴۳- اور اب ہمیں معلوم نہ تھا کہ آیا انتیپاس نے اُنہیں آلیا ہے، لیکن میں نے اپنے آدمیوں سے کہا، دیکھو ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کس مقصد کے لئے رک گئے ہیں، آیا کہ ہم اُنکے سامنے آئیں تاکہ وہ ہمیں اپنے جال میں پھانس لیں۔

۴۴- سو میرے بیٹو تُم کیا کہتے ہو کیا تُم اُن کے خلاف لڑائی کے لئے جاؤ گے؟

۴۵- اور اب میرے پیارے بھائی مرونی، میں تُم سے کہتا ہُوں کہ میں نے تمام نفیوں میں کبھی ایسی بے پناہ جُرأت نہیں دیکھی۔

۴۶- کیونکہ جیسے کہ مَیں نے ہمیشہ اُنکو اپنے بیٹے کہا (کیونکہ وہ سب نہایت نو عمر تھے) سو اُنہوں نے مجھے کہا، باپ دیکھ ہمارا خُدا ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمیں گرنے نہ دے گا، تب آؤ آگے بڑھیں اور اگر وہ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں تو ہم اپنے بھائیوں کو قتل نہیں کریں گے، سو آؤ چلیں مبادا کہ وہ انتیپاس کی فوج پر غالب آ جائیں۔

۴۷-اب وہ کبھی نہ لڑے تھے تو بھی وہ موت سے خوفزدہ نہ تھے اور اُنہوں نے اپنی زندگیوں سے زیادہ اپنے والدوں کی آزادی کے بارے میں سوچا ہاں اُنہیں اپنی ماؤں سے یہ تربیت ملی تھی کہ اگر اُنہوں نے شک نہ کیا تو خُدا اُن کو رہائی دے گا۔

۴۸- اور اُنہوں نے یہ کہتے ہُوئے اپنی ماؤں کی باتیں میرے سامنے دہرائیں کہ ہماری مائیں جانتی ہیں کہ ہم شک نہیں کرتے۔

۴۹- اور ایسا ہُوا کہ میں اپنے دو ہزار سپاہیوں کیساتھ لامنوں کی طرف واپس مُڑا، جنہوں نے ہمارا تعاقب کیا تھا۔ اور اب دیکھو انتیپاس کی فوجوں نے اُنکو جا لیا تھا اور خوفناک جنگ شروع ہو چکی تھی۔

۵۰- اور انتیپاس کی فوج تھوڑے وقت میں لمبے تعاقب کے باعث نڈھال ہونے کے سبب لامنوں کے ہاتھوں میں گرنے کو تھی اور اگر میں اپنے دو ہزار کیساتھ واپس نہ جاتا تو وہ اپنا مقصد حاصل کر چکے ہوتے۔

۵۱- کیونکہ انتیپاس اور اُس کے کئی سردار اپنی تھکاوٹ کے باعث تلوار سے گرائے جا چکے تھے، جسکا سبب اُن کے تعاقب کی رفتار تھی —— سو انتیپاس کے آدمی اپنے سرداروں کی ہلاکت کے

باعث گھبرا کر لامنوں کے سامنے پسپا ہونے لگے تھے۔
۵۲- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں میں اِس بات سے دلیری پیدا ہُوئی اور اُنکا تعاقب کرنے لگے اور یوں لامنی بڑی قوت سے اُنکا تعاقب کر رہے تھے، جب ہیلمین نے اپنے دو ہزار کے ساتھ اُنہیں عقب سے جا لیا اور اُنکی بڑی تعداد کو یہاں تک قتل کیا کہ لامنوں کی تمام فوج رک گئی اور ہیلمین کی طرف مُڑی۔
۵۳- اب جب انتیپاس کے لوگوں نے دیکھا کہ لامنی واپس مُڑے ہیں تو اُنہوں نے اپنے آدمیوں کو اِکٹھا کیا اور پھر لامنوں کو عقب سے جا لیا۔
۵۴- اور اب ایسا ہُوا کہ ہم نیفی کے لوگوں، انتیپاس کے لوگوں اور میں نے اپنے دو ہزار کے ساتھ لامنوں کو گھیرے میں لے لیا اور اُنہیں قتل کیا، ہاں اِسقدر کہ وہ اپنے جنگی ہتھیار ڈالنے اور جنگی قیدی بننے پر مجبور ہوگئے۔
۵۵- اور اب ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے خود کو ہمارے حوالے کر دیا تو دیکھو میں نے اُن سب نو جوانوں کو ڈرتے ہوئے شمار کیا، جو میرے ساتھ لڑ رہے تھے کہ مبادا کہ اِن میں سے کئی قتل ہو چکے ہوں گے۔
۵۶- لیکن دیکھو میری نہایت خوشی کا سبب کہ اُن میں ایک بھی جان زمین پر نہ گری تھی اور ہاں ایسے جیسے وہ خُدا کے زور میں لڑے ہوں، ہاں کبھی کسی آدمی نے اتنی معجزانہ قوت کے ساتھ لڑتے نہ دیکھا ہوگا اور وہ ایسی زبردست قوت کے ساتھ لامنوں پر چڑھ آئے کہ اُنہیں خوفزدہ کر دیا اور اِسی سبب سے لامنوں نے بحیثیت جنگی قیدی خود کو حوالے کر دیا۔
۵۷- اور چونکہ ہمارے پاس اپنے قیدیوں کو رکھنے کے لئے جگہ نہ تھی کہ ہم لامنوں کی فوجوں سے بچا کر اُنکی نگرانی کر سکیں، سو ہم نے اُنہیں انتیپاس کے اُن آدمیوں کے ساتھ ضریملہ کے مُلک میں بھیج دیا، جو بچ گئے تھے اور باقی ماندہ کو مَیں نے لیا اور اُنکو اپنے عمونی جوانمردوں کے ساتھ شامل کیا اور واپس یہودیہ کے شہر کی طرف کوچ کیا۔

---

۵۷ باب

ہیلمین، انتیپارا کی فتح اور سپردگی اور بعد میں کمنائی کے دفاع کے متعلق بتاتا ہے — اُسکے جوانمرد عمونی دلیری کیساتھ لڑتے ہیں، تمام زخمی ہوتے ہیں مگر کوئی قتل نہیں ہوتا — جد لامنی قیدیوں کے قتل اور فرار کی خبر دیتا ہے۔ قریباً ۶۳ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مجھے عیمورون بادشاہ کی طرف سے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ اگر میں اُن جنگی قیدیوں کو چھوڑ دوں جنہیں ہم نے پکڑا تھا تو وہ انتیپارا کا شہر ہمارے حوالے کر دے گا۔
۲- لیکن مَیں نے بادشاہ کو خط بھیجا کہ ہمیں یقین ہے کہ ہماری فوجیں اتنی مضبوط ہیں کہ اپنی طاقت سے ہم انتیپارا کے شہر پر قبضہ کر لیں گے اور اُس شہر کے لئے قیدیوں کو چھوڑ دینا ہماری بے عقلی ہوتی اور ہم چاہتے تھے کہ صرف اپنے قیدیوں کو تبادلہ میں چھوڑیں۔
۳- اور عیمورون نے میرے خط کا انکار کر

دیا کیونکہ وہ قیدیوں کا تبادلہ نہیں کرنا چاہتا تھا، سو ہم انتیپارا کے شہر کے خلاف جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔

۴-لیکن انتیپارا کے لوگ شہر چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرے شہروں کی قلعہ بندی کرنے کے لئے بھاگے، جن پر اُنکا قبضہ تھا اور یوں انتیپارا کا شہر ہمارے ہاتھوں لگ گیا۔

۵- اور یوں قضاۃ کے عہدِ حکومت کا اٹھائیسواں سال ختم ہُوا۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ اُنتیسویں سال کے شروع میں ضریملہ کے مُلک اور ہمارے اردگرد کے علاقوں سے ہمیں اناج کی رسد ملی اور میرے دو ہزار جوانوں کے ایک چھوٹے دستے میں عمونیوں کے ساٹھ بیٹوں کے علاوہ جو اپنے بھائیوں میں شامل ہوئے، ہماری فوج کو چھ ہزار آدمیوں کا اضافہ بھی ملا۔ اور دیکھو اب ہم مضبوط تھے، ہاں اور ہمیں اناج کی وافر رسد بھی پہنچائی گئی۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ ہماری خواہش تھی کہ اُس فوج کے ساتھ جنگ لڑیں، جو شہر کمنائی کی حفاظت پر لگی ہُوئی تھی۔

۸-اوراب دیکھ مَیں تُمہیں بتاؤں گا کہ ہم نے جلد ہی اپنی خواہش پوری کر لی، ہاں اپنی مضبوط فوج یعنی اپنی مضبوط فوج کے ایک حصّہ کے ساتھ ہم نے اُنہیں رات کے وقت اناج کی رسد ملنے سے ذرا پہلے کمنائی کے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ ہم نے کئی راتوں تک شہر کے اردگرد خیمے لگائے رکھے بلکہ ہم اپنی تلواروں پر سوتے اور محافظ لگائے رکھتے تاکہ لامنی رات کے وقت ہم پر نہ چڑھ آئیں اور ہمیں مار نہ ڈالیں، جس کی اُنہوں نے کئی بار کوشش کی تھی، لیکن جتنی مرتبہ اُنہوں نے ایسا کیا، اُنکا خون بہایا گیا۔

۱۰- آخر کار اُنکا اناج آ گیا اور وہ رات کے وقت شہر میں داخل ہونے کو تھے۔ اور ہم بجائے لامنوں کے نیفی تھے، سو ہم نے اُن کو اور اُن کے اناج کو رکھ لیا۔

۱۱- اور لامنوں کی اِسطرح سے رسد کٹنے کے باوجود وہ شہر پر ہنوز قابض رہنے کا تہیہ کیے ہُوئے تھے، سو ہمیں اِس اناج کو یہودیہ اور اپنے قیدیوں کو ضریملہ کے مُلک بھجوانا پڑا۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ زیادہ دن نہ گُزرے تھے کہ مدد پہنچنے کی لامنوں کی تمام اُمیدیں ختم ہونے لگیں، سو اُنہوں نے شہر ہمارے حوالے کر دیا اور یوں شہر کمنائی کو حاصل کرنے کے ہمارے منصوبے پورے ہُوئے۔

۱۳- لیکن ایسا ہُوا کہ ہمارے قیدی شمار میں بہت زیادہ تھے، اِسکے باوجود کہ ہماری تعداد بہت زیادہ تھی ہمیں اپنی تمام قوت کو اُنکی نگرانی کے لئے لگانا پڑا یا اُنہیں ہلاک کرنا پڑا۔

۱۴- کیونکہ دیکھ خود کو جنگی قیدی ہو کر حوالے کرنے کے بعد، اُنہوں نے بڑی تعداد میں فرار ہونے کی کوشش کی اور پتھروں کے ساتھ اور لاٹھیوں کے ساتھ یا جو کچھ اُنکے ہاتھوں میں آیا وہ ہمارے ساتھ لڑے اور ہم نے اُن میں سے دو ہزار کو قتل کر دیا۔

۱۵- سو ہمارے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ یا تو ہم اُنہیں مار ڈالیں یا تلوار ہاتھوں میں لئے ضریملہ

کے مُلک تک اُنکی نگرانی کریں اور باوجود اِس کے کہ ہم نے لامنوں سے اناج چھینا تھا تو بھی یہ ہمارے لوگوں کی ضرورت کے لئے کافی نہ تھا۔

۱۶–اور اب اِن مشکل حالات میں ہمارے لئے اِن جنگی قیدیوں کا معاملہ نہایت سنگین ہو گیا تھا تو بھی ہم نے فیصلہ کر کے اُنہیں ضریملہ کے مُلک بھیج دیا، سو ہم نے اپنے آدمیوں کے ایک حصّے کا انتخاب کیا اور ضریملہ کے مُلک میں جانے کے لئے اپنے قیدیوں پر اُنہیں اختیار دیا۔

۱۷–لیکن ایسا ہُوا کہ اگلی صُبح وہ واپس آگئے اور اب دیکھو ہم نے اُن قیدیوں کے بارے میں دریافت نہ کیا کیونکہ دیکھو لامن ہم پر چڑھ آئے تھے اور وہ ہمیں اُن کے ہاتھوں میں گرنے سے بچانے کے لئے بروقت واپس آئے تھے۔ کیونکہ دیکھو عیمورون نے اُن کی مدد کے لئے اناج کی تازہ رسد اور بے شمار آدمیوں کی فوج بھیج دی تھی۔

۱۸–اور ایسا ہُوا کہ اُن آدمیوں کو جنہیں ہم نے قیدیوں کے ساتھ بھیجا، اُنہیں روکنے کے لئے بروقت پہنچے تھے جب کہ وہ ہم پر غالب آنے کو تھے۔

۱۹–لیکن دیکھ میرے دو ہزار اور ساٹھ کا چھوٹا دستہ بڑی دلیری سے لڑا، ہاں وہ لامنوں کا مقابلہ کرتے رہے اور اُن سب کو ہلاک کر دیا، جنہوں نے اُنکی مخالفت کی۔

۲۰–اور جب ہماری فوج کے باقی ماندہ لامنوں کے سامنے پسپا ہونے کو تھے، دیکھو وہ دو ہزار اور ساٹھ ثابت قدم اور بے خوف تھے۔

۲۱–ہاں اور وہ دیئے گئے حُکم کی ہر بات درست طور سے مانتے تھے، ہاں اور بلکہ اُن کے ایمان کے مطابق اُن کے ساتھ ہو جاتا تھا اور میں وہ بات یاد کرتا ہُوں، جو اُنہوں نے مجھ سے کہی کہ یہ اُن کی ماؤں کی تعلیم تھی۔

۲۲–اور اب دیکھ یہ میرے بیٹے، اور وہ آدمی تھے، جو قیدیوں کو لے جانے کے لئے منتخب ہُوئے تھے، اِس عظیم فتح کے لئے ہم جنکے قرضدار ہیں، کیونکہ یہ وہ تھے جنہوں نے لامنوں کو مارا، سو وہ مانٹی کے شہر کی طرف دھکیل دیئے گئے۔

۲۳–اور ہم نے اپنے شہر کمنائی کو بچائے رکھا اور سب تو تلوار سے ہلاک نہ ہوئے لیکن اِسکے باوجود ہمیں بڑا نقصان اُٹھانا پڑا۔

۲۴–اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کے بھاگ جانے کے بعد مَیں نے فوراً حُکم دیا کہ میرے آدمیوں کو جو زخمی تھے مُردوں میں سے نکال لیا جائے اور اُنکے زخموں کی مرہم پٹی کرائی جائے۔

۲۵–اور ایسا ہُوا کہ میرے دو ہزار اور ساٹھ نوجوانوں میں دو سو ایسے تھے جو خون ضائع ہونے کے باعث بے ہوش ہوگئے تھے، تو بھی خُدا کی نیکی کے وسیلے اور کہ ہماری بڑی حیرانگی اور تمام فوج کو خوشی بھی کہ اُن میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہُوا، ہاں اور نہ ہی اُن میں کوئی ایسی جان تھی، جسے کئی زخم نہ لگے ہوں۔

۲۶–اور اُنکا بچ جانا ہماری ساری فوج کو حیران کر رہا تھا، ہاں کہ جب ہمارے ہزاروں بھائی قتل ہو رہے تھے، اُنہیں چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور ہم دیانتداری سے اِسے خُدا کی معجزانہ قُدرت سے تعبیر کرتے ہیں، اُس بہت زیادہ ایمان کی بدولت جس پر یقین

کرنے کی اُنہیں تعلیم دی گئی تھی — کہ ایک عادل خُدا ہے اور جس نے شک نہ کیا وہ خُدا کی عجیب قُدرت کے ساتھ بچالیا جائے گا۔

۲۷- اب یہ اُنکا ایمان تھا جسکی بابت میں نے کہا ہے، وہ جوان ہیں اور اُنکے ذہن مستحکم ہیں اور وہ خُدا پر ہی مسلسل بھروسہ کرتے ہیں۔

۲۸- اور اب ایسا ہوا کہ ہم نے اپنے زخمی آدمیوں کی دیکھ بھال اور اپنے مُردوں کو اور لامنوں کے مُردوں کو بھی دفن کرنے کے بعد جو کہ بہت تھے، دیکھ ہم نے جد سے جو انکے ساتھ تھا، قیدیوں کی بابت جو ضریملہ کے مُلک میں جانے کو روانہ ہُوئے تھے، دریافت کیا۔

۲۹- اب جد، اُس دستہ کا سپہ سالار تھا جو مُلک تک اُنکی نگرانی کرنے کیلئے محافظ مقرر ہُوا تھا۔

۳۰- اور اب یہ وہ باتیں ہیں جو جد نے مجھے بتائیں کہ دیکھ ہم اپنے قیدیوں کے ساتھ ضریملہ کے مُلک کو جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ایسا ہوا کہ ہمیں اپنی فوجوں کے جاسوس ملے جو لامنوں کے پڑاؤ کو دیکھنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔

۳۱- اور اُنہوں نے چلا کر ہم سے کہا — دیکھو لامنوں کی فوجیں شہر کمنائی کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں اور دیکھو وہ اُنہیں جالیں گی اور ہاں ہمارے لوگوں کو ہلاک کر دیں گی۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنکے چلانے سے ہمارے قیدیوں میں جُرأت پیدا ہُوئی اور وہ ہمارے خلاف بغاوت کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ اُنکی بغاوت کے باعث ہم نے اُنہیں اپنی تلواروں سے گرانا شروع کر دیا۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ ایک گروہ ہو کر ہماری تلواروں کی طرف لپکے، جس سے کہ زیادہ تر ہلاک ہُوئے اور باقی ماندہ صفوں کو توڑ کر ہمارے پاس سے بھاگ نکلے۔

۳۴- اور دیکھو جب وہ بھاگ گئے اور ہم اُنکو پکڑ نہ سکے تو ہم نے بڑی تیزی سے شہر کمنائی کی طرف پیش قدمی کی اور دیکھو ہم شہر کی حفاظت کرنے میں اپنے بھائیوں کی مدد کو بر وقت پہنچے۔

۳۵- اور دیکھو اب ہم دوبارہ دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑائے گئے ہیں۔ اور ہمارے خُدا کا نام مبارک ہو کیونکہ دیکھ اُسی نے ہمیں چھڑایا ہے، ہاں اُسی نے ہمارے لئے یہ عظیم کام کیا ہے۔

۳۶- اب ایسا ہُوا کہ جب مَیں، ہیلیمن نے، جد کی یہ باتیں سُنیں تو ہمارے محفوظ رکھنے میں، کہ ہم تمام ہلاک نہ ہوں خُدا کی اُس نیکی کے سبب مَیں خوشی کے ساتھ نہایت معمور ہُوا اور ہاں مجھے یقین ہے کہ اُن سب لوگوں کی رُوحیں جو قتل ہُو ہوئے ہیں، اپنے خُدا کے آرام میں داخل ہو چکی ہیں۔

باب ۵۸

ہیلیمن، جد اور تیعومنر جنگی چال کے ساتھ مانٹی کے شہر کو لے لیتے ہیں — لامنی پیچھے ہٹ جاتے ہیں — بنی عمون کے بیٹے بچائے جاتے ہیں چونکہ وہ ہنوز اپنی آزادی اور عقیدے کے تحفظ کے لئے ثابت قدم ہیں۔ قریباً ۶۳- ۶۲ ق م۔

۱- اور دیکھو اب ایسا ہُوا کہ ہماری اگلی منزل مانٹی کے شہر کو حاصل کرنا تھا، لیکن دیکھ کوئی طریقہ نہ تھا کہ ہم اُن کو اپنے چھوٹے دستوں کے ذریعے

شہر سے باہر نکالتے۔ کیونکہ دیکھ اُنہیں یاد تھا جو ہم نے اب تک کیا تھا، اِسلئے ہم اُنہیں اُنکے مضبوط مرکزوں سے باہر نکالنے کے لئے انہیں فریب نہیں دے سکتے تھے۔

۲- اور وہ شمار میں ہماری فوج کی نسبت بہت زیادہ تھے، اِسلئے ہم آگے بڑھ کر اُنکے مضبوط مرکزوں میں اُن پر حملہ کرنے کی جُرأت نہ رکھتے تھے۔

۳- ہاں اب یہ ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم اپنے مُلک کے اُن حصّوں پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے اپنے آدمیوں سے کام لیں جن کو ہم نے دوبارہ حاصل کیا تھا، سو یہ ضروری ہو گیا تھا کہ ضریملہ کے مُلک سے زیادہ کمک اور اناج کی نئی رسد بھی پانے کے لئے انتظار کریں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ یوں مَیں نے اپنے لوگوں کے حالات بتانے کے لئے اپنے مُلک کے حاکم کے پاس اپنے قاصد بھیجے۔ اور ایسا ہُوا کہ ہم ضریملہ کے مُلک سے اناج اور کمک آنے کا انتظار کرتے رہے۔

۵- لیکن دیکھ اِس سے ہمیں فائدہ ہوا، لیکن تھوڑا کیونکہ لامنوں کو بھی دن بدن بہت سی کمک اور بہت سارا اناج مل رہا تھا اور یوں اِس عرصہ وقت میں ہمارے ایسے حالات تھے۔

۶- اور لامنی وقتاً فوقتاً ہمیں دھوکا دے کر برباد کرنے کا فیصلہ کر کے اچانک حملہ کر دیتے، لیکن ہم اُنکے مضبوط مرکزوں اور کمین گاہوں کے باعث اُنکے ساتھ لڑائی نہ کر سکتے تھے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ اِن مشکل حالات میں ہم نے کئی مہینوں تک انتظار کیا حتیٰ کہ خوراک کی کمی کی وجہ سے ہلاک ہونے کو تھے۔

۸- لیکن ایسا ہُوا کہ ہمیں خوراک مل گئی، جو ہماری مدد کیلئے دو ہزار آدمیوں کی فوج کی نگرانی میں لائی گئی اور تمام امداد یہی تھی جو ہمیں اپنے اور اپنے مُلک کے دفاع کے لئے اپنے دشمنوں کے ہاتھوں میں گرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے ملی، ہاں اُس دشمن سے لڑائی کے لئے جو شمار میں بہت زیادہ تھا۔

۹- اور اب ہماری اِن پریشانیوں کا سبب یعنی اِس بات کا سبب کہ اُنہوں نے ہمیں زیادہ کمک کیوں نہ بھیجی، ہمیں معلوم نہ تھا، اِسلئے ہم غمزدہ اور خوف سے بوجھل تھے مبادا ہمیں بالکل فنا کرنے اور ہمارے خاتمے کے لئے ہمارے مُلک پر خُدا کی طرف سے سزائیں نازل نہ ہو گئی ہوں۔

۱۰- سو ہم نے خُدا سے دُعا میں اپنی جانیں اُنڈیل دیں کہ وہ ہمیں زور آور بنا دے اور ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں سے ہمیں چھڑائے، ہاں اور ہمیں زور آور کر دے تاکہ ہم اپنے لوگوں کی مدد کے لئے اپنے شہروں، اپنی زمینوں اور اپنی ملکیت قائم رکھ سکیں۔

۱۱- ہاں ایسا ہُوا کہ خُداوند ہمارے خُدا نے ہمیں یقین دلایا کہ وہ ہمیں چھُڑائے گا، ہاں یہاں تک کہ اُس نے ہماری جانوں کو تسلی دی اور ہمیں عظیم ایمان بخشا اور کہ ہم اُس میں اپنی رہائی کی اُمید رکھیں۔

۱۲- اور ہمیں اُس قلیل طاقت سے حوصلہ ملا جو ہمیں ملی تھی اور ہم نے اپنے دشمنوں کو مفتوح

بنانے اور اپنی زمینوں کو قائم رکھنے اور اپنی ملکیت اور اپنی بیویوں اور اپنے بچّوں اور اپنی آزادی کی حفاظت کا تہیہ کر لیا۔

۱۳– اور یوں ہم لامنوں کے خلاف جو مانٹی کے شہر میں تھے پُوری قوت سے آگے بڑھے اور ہم بیابان کی طرف، شہر کے قریب خیمہ زن ہُوئے۔

۱۴– اور ایسا ہُوا کہ اگلے دن جب لامنوں نے دیکھا کہ ہم بیابان کیطرف سرحدوں کے اندر ہیں جو شہر کے نزدیک تھی تو اُنہوں نے ہمارے اردگرد اپنے جاسوس بھیجے تاکہ ہماری فوج کا شمار اور قوت جان سکیں۔

۱۵– اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہم اپنے شمار کے موافق اتنے مضبوط نہیں اور اِس خوف سے کہ ہم اُن کی رسد روکیں گے، سوائے اِسکے کہ وہ ہمارے خلاف لڑائی کیلئے نکلیں اور ہمیں مار ڈالیں اور یہ بھی سوچ کر کہ وہ اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ ہمیں آسانی کے ساتھ ہلاک کر سکتے ہیں، سو وہ ہمارے خلاف لڑائی کے لئے نکلنے کی تیاری کرنے لگے۔

۱۶– اور جب ہم نے دیکھا کہ وہ ہمارے خلاف باہر نکلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو دیکھو مَیں نے جد کو حُکم دیا کہ آدمیوں کی قلیل تعداد لے کر بیابان میں چُھپ جائے اور تیعومنر بھی آدمیوں کی قلیل تعداد لے کر بیابان میں چُھپ جائے۔

۱۷– اب جد اور اُس کے آدمی دائیں طرف تھے اور دوسرے بائیں طرف اور جب اُنہوں نے اپنے آپکو یوں چُھپا لیا تو دیکھ میں بدستور اپنی باقی ماندہ فوج کے ساتھ، اُس وقت کے لئے جب لامنی جنگ کے لئے باہر آتے، اُس جگہ رہا جہاں ہم نے پہلے خیمے لگائے تھے۔

۱۸– اور ایسا ہُوا کہ لامنی اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ ہمارے خلاف باہر نکل آئے۔ اور جب وہ باہر آ گئے اور تلواروں کے ساتھ ہم پر گرنے کو تھے، مَیں نے اپنے اُن آدمیوں کو بیابان میں واپس جانے کا حُکم دیا جو میرے ساتھ تھے۔

۱۹– اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے بڑی تیزی سے ہمارا پیچھا کیا کیونکہ وہ بہ شدت چاہتے تھے کہ ہمیں جا لیں تاکہ ہمیں قتل کر دیں، سو اُنہوں نے بیابان میں ہمارا پیچھا کیا اور ہم جد اور تیعومنر کے درمیان سے ایسے گُزرے کہ وہ لامنوں کو نظر نہ آئے۔

۲۰– اور ایسا ہُوا کہ جب لامنی قریب سے گُزرے یعنی جب فوج قریب سے گُزر گئی تو جد اور تیعومنر کمین گاہوں سے باہر آئے اور لامنی جاسوسوں کو روک دیا تاکہ وہ شہر کو نہ لوٹ سکیں۔

۲۱– اور ایسا ہُوا کہ اُن کو روکنے کے بعد وہ شہر کی طرف بھاگے اور اُن محافظوں کو جا لیا جن کو شہر کی حفاظت پر لگایا گیا تھا، اِسطرح اُنہوں نے اُن کو ہلاک کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔

۲۲– اب یہ اِس لئے ہُوا کیونکہ لامنوں نے سوائے چند محافظوں کے تمام فوج کو بیابان میں چلے جانے کا کہا۔

۲۳– اور ایسا ہُوا کہ جد اور تیعومنر نے اِس طریقہ سے اُنکے مضبوط مرکزوں پر قبضہ کر لیا۔ اور ایسا ہُوا کہ بیابان میں کافی دور تک سفر کرنے کے بعد ہم نے ضریملہ کے مُلک کی طرف اپنی راہ لی۔

۲۴-اور جب لامنوں نے دیکھا کہ ہم ضریملہ کے مُلک کی طرف جارہے ہیں تو وہ نہایت خوفزدہ ہُوئے مبادا کہ وہاں اُنکی تباہی کا منصوبہ بنایا گیا ہو، سو وہ دوبارہ بیابان میں آنے لگے، ہاں بلکہ اُسی راہ سے واپس ہوئے جس پر سے وہ آئے تھے۔

۲۵-اور دیکھ رات ہو گئی تھی اور وہ وہیں خیمہ زن ہُوئے کیونکہ اُنکے سپہ سالاروں کا خیال تھا کہ نفیوں کو سفر کے باعث تھکاوٹ ہو گئی ہو گی اور سوچ کر اُنہوں نے اُن کی ساری فوج کو نکال دیا ہے، اِسلئے اُنہوں نے مانٹی کے شہر کے بارے میں بالکل نہ سوچا۔

۲۶-اب ایسا ہُوا کہ جب رات ہُوئی تو مَیں نے اپنے آدمیوں کو سونے نہ دیا بلکہ اُنکو ایک دوسرے راستے سے مانٹی کے مُلک کی طرف بڑھنے کا حُکم دیا۔

۲۷-اور چونکہ ہم نے رات کے وقت کُوچ کیا، دیکھ اگلے دن ہم لامنوں سے دُور نکل گئے، اِسطرح ہم اُن سے پہلے مانٹی کے شہر میں پہنچ گئے۔

۲۸-اور پھر ایسا ہُوا کہ اِس جنگی چال سے ہم نے بغیر خون بہائے مانٹی کے شہر پر قبضہ کر لیا۔

۲۹-اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں کی فوجیں شہر کے نزدیک پہنچیں اور دیکھا کہ ہم اُن کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں تو وہ بہت زیادہ حیران ہُوئے اور نہایت خوفزدہ ہُوئے اتنے کہ بیابان کی طرف بھاگ نکلے۔

۳۰-ہاں اور ایسا ہُوا کہ مُلک کے اِس تمام علاقے سے لامنوں کی فوجیں بھاگ گئیں۔ لیکن دیکھ مُلک سے اپنے ساتھ وہ بہت سی عورتیں اور بچے بھی لے گئے۔

۳۱-اور وہ شہر جن کو لامنوں نے لے لیا تھا، وہ سب اِس عرصہ وقت میں ہمارے قبضے میں ہیں اور ہمارے باپ اور ہماری عورتیں اور ہمارے بچے اپنے گھروں کو لُوٹ رہے ہیں، سوائے اُنکے جو لامنوں نے قیدی بنا لیے اور ساتھ لے گئے۔

۳۲-لیکن دیکھ ہماری فوجیں تعداد میں اتنے بے شمار شہروں اور اتنی زیادہ ملکیت کو قائم رکھنے کے لئے کم ہیں۔

۳۳-لیکن دیکھ ہمارا توکل خُدا پر ہے، جس نے ہمیں اِن مُلکوں پر فتح دلوائی، اِسطرح ہم نے اُن شہروں اور اُن مُلکوں کو دوبارہ حاصل کر لیا جو ہمارے اپنے تھے۔

۳۴-اب ہم نہیں جانتے کہ حکومت کیوں ہمیں زیادہ کمک نہیں بھیجتی نہ ہی وہ آدمی جانتے ہیں جو ہمارے پاس آگئے ہیں کہ ہمیں کیوں زیادہ کمک نہیں مل رہی۔

۳۵-دیکھ ہم نہیں جانتے کہ تجھے ناکامی ہُوئی ہے یا کہ تُونے مُلک کے دوسرے علاقوں میں فوجیں بھیج رکھی ہیں، اگر ایسا ہے تو ہمیں افسوس کرنے کی خواہش نہیں۔

۳۶-اور اگر ایسا نہیں تو دیکھ ہمیں خوف ہے کہ حکومت کے اندر کوئی اختلاف ہے، جو ہماری مدد کے لئے اور آدمی نہیں بھیجتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جتنے اُنہوں نے بھیجے ہیں، باقی ماندہ کی تعداد اُن سے زیادہ ہے۔

۳۷-لیکن دیکھ کوئی بات نہیں —— ہمارا ایمان

ہے کہ ہماری فوجی کمزوریوں کے باوجود خُدا ہمیں چھڑائے گا، ہاں اور ہمیں ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچائے گا۔
۳۸-دیکھ یہ انتیسواں سال ہے جو ختم ہونے والا ہے اور اپنے ملکوں پر ہمارا قبضہ ہے اور لامنی، نیفی کے مُلک کی طرف بھاگ گئے ہیں۔
۳۹-اور عمون کے لوگوں کے وہ فرزند میرے ساتھ مانٹی کے مُلک میں ہیں، جن کے متعلق میں نے اعلیٰ طور پر بات کی ہے اور ہاں خُداوند نے اُن کی مدد کی اور ہاں جنگ کے دوران اُنہیں تلوار کے ذریعے گرنے سے بچایا ہے، اِسطرح کہ ایک جان بھی ہلاک نہیں ہُوئی۔
۴۰- لیکن دیکھ اُنہیں بڑے زخم لگے، اِسکے باوجود وہ اُس آزادی کے لئے ثابت قدم رہے جسکی بدولت خُدا نے اُنکو آزاد کر دیا ہے اور وہ دن بدن خُداوند اپنے خُدا کو یاد رکھنے میں پابند ہیں، ہاں وہ اُسکا آئین اور اُسکے فیصلوں اور اُسکے حُکموں کو مسلسل مانتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں کی نبوّتوں سے متعلق اُنکا ایمان مضبوط ہے۔
۴۱- اور اب میرے عزیز بھائی مرونی کہ خُداوند ہمارا خُدا جس نے ہمیں مخلصی دی ہے اور ہمیں آزاد کیا ہے مسلسل تُمہیں اپنی حضوری میں رکھے اور ہاں اپنے لوگوں کو برکت دے، یہاں تک کہ تُم وہ ساری ملکیت دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ، جو لامنوں نے ہم سے لے لی ہے، جو ہماری کفالت کے لئے تھی۔ اور اب دیکھ مَیں اپنے خط کو ختم کرتا ہُوں۔ مَیں ایلما کا بیٹا ہیلمین ہُوں۔

۵۹ باب

مرونی، فحورن کو ہیلمین کی فوجوں کو مضبوط کرنے کے لئے کہتا ہے — لامنی، نیفیہا کا شہر لے لیتے ہیں — مرونی حکومت سے خفا ہوتا ہے۔ قریباً ۶۲ ق م۔

۱-اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے تیسویں سال، ہیلمین کا خط مرونی کو ملنے اور پڑھنے کے بعد وہ لوگوں کی بھلائی کے باعث نہایت شادمان ہُوا، ہاں اُس نہایت بڑی کامیابی کے باعث جو ہیلمین کو اُن ملکوں کو حاصل کرنے سے ہُوئی، جو کھو چکے تھے۔
۲- ہاں اور اُس نے اُس سارے مُلک میں اِس حصّے کے اردگرد جہاں وہ تھا سب لوگوں کو بتایا تاکہ وہ بھی شادمان ہوں۔
۳-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے فحورن کو اِس خواہش کیساتھ فوراً ایک خط بھیجا کہ وہ ہیلمین یعنی ہیلمین کی فوجوں کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے سب آدمیوں اسطرح کو اِکٹھا کرے، تاکہ وہ آسانی سے مُلک کے اُس حصّے پر قبضہ قائم رکھ سکے، جو اس نے معجزانہ طور پر کامیابی کے ساتھ دوبارہ حاصل کیا تھا۔
۴-اور ایسا ہُوا کہ یہ خط ضریملہ کے مُلک میں بھیجنے کے بعد مرونی ایک منصوبہ بنانے لگا تاکہ وہ باقی ماندہ اُن مُلکوں اور شہروں کو دوبارہ حاصل کرے، جو لامنوں نے اُن سے لے لئے تھے۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ جب مرونی لامنوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے یوں تیاریاں کر رہا تھا تو دیکھو نیفیہا کے لوگوں پر جو مرونی کے شہر اور

لحی کے شہر اور مورعینتن کے شہر سے آکر اِکٹھے ہُوئے تھے، لامنوں نے حملہ کر دیا۔

۶- ہاں یعنی وہ بھی جو مانٹی کے مُلک سے مجبور ہو کر بھاگے اور ارد گرد کے علاقوں سے یہاں آئے تھے اور مُلک کے اِس حصّے میں لامنوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

۷- اور یوں وہ شمار میں بہت زیادہ تھے اور ہاں دن بدن کمک حاصل کر رہے تھے اور عیمورون کے حُکم سے وہ نیفیہا کے لوگوں پر چڑھ آئے تھے اور وہ نہایت درندگی سے اُنہیں قتل کرنے لگے۔

۸- اور اُنکی فوجیں شمار میں اتنی زیادہ تھیں کہ نیفیہا کے باقی ماندہ لوگوں کو اُن کے سامنے سے مجبوراً بھاگنا پڑا اور وہ آئے اور مرونی کی فوج میں شامل ہُوئے۔

۹- اور اب مرونی کا خیال تھا کہ نیفیہا کے شہر میں آدمی بھیجے جائیں کہ وہ شہر پر قبضہ قائم رکھنے میں لوگوں کی مدد کریں اور یہ جان کر شہر کے لامنوں کے ہاتھوں میں چلے جانے سے بچانا، اُسے دوبارہ حاصل کرنے کی نسبت آسان تھا، اُس کا خیال تھا وہ اُس شہر پر آسانی سے قبضہ قائم رکھ سکیں گے۔

۱۰- سو اُس نے اُن تمام مقامات پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے، جو اُس نے دوبارہ حاصل کیے تھے، اپنی ساری فوج کو لگائے رکھا۔

۱۱- اور اب جب مرونی نے دیکھا کہ نیفیہا کا شہر گنوا چکے ہیں تو بہت غمزدہ ہُوا اور شک کرنے لگا کہ کہیں یہ لوگ اپنی بدیوں کے باعث اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں تو نہیں جا گرے۔

۱۲- اب یہی معاملہ اُسکے سپہ سالاروں کے ساتھ تھا، لوگوں کی بدیوں کے سبب اُنہیں بھی شک گزرا اور حیران ہُوئے اور یہ اِس لئے ہوا کہ لامنی اُن پر کامیابی پانے لگے تھے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ مرونی حکومت کے ساتھ اُنکی اپنے مُلک کی آزادی سے عدم توجہ کے باعث خفا تھا۔

۶۰ باب

مرونی فحورن سے شکایت کرتا ہے کہ حکومت فوجوں سے لاپرواہی برت رہی ہے —— خُداوند راستبازوں کو ہلاک ہونے دیتا ہے —— نیفیوں کو اپنی ساری طاقت اور ذرائع خود کو اپنے دشمنوں سے بچانے کے لئے استعمال کرنے پڑتے ہیں —— مرونی حکومت کو دھمکی دیتا ہے کہ اگر اُسکی فوجوں کو رسد مہیا نہ کی گی تو وہ اُسکے خلاف جنگ کرے گا۔ قریباً ۶۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اُس مُلک کے حاکم فحورن کو ایک اور خط لکھا اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے اُسے یہ کہتے ہُوئے لکھیں: دیکھو مَیں اپنا خط ضریملہ کے شہر میں فحورن کو جو مُلک کا اعلیٰ قاضی اور حاکم ہے اور اُن سب کو بھی بھیج رہا ہُوں جو اِن لوگوں کے ذریعے جنگ کے معاملات کا انتظام کرنے اور حکومت کرنے کے لئے چُنے گئے ہیں۔

۲- کیونکہ دیکھو مَیں اُنہیں قدرے مجرم ٹھہراتا ہُوں، اِسلئے کہ دیکھو تُم خود جانتے ہو کہ تُمھیں اِس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ تُم آدمیوں کو جمع کر کے اُنہیں تلواروں کے ساتھ اور تیغوں کے ساتھ اور ہر طرح کے جنگی ہتھیاروں کی ہر ایک

قسم سے مسلح کرو اور لامنوں کے خلاف اُن سارے علاقوں میں بھیجو، جہاں کہیں سے بھی، وہ ہمارے مُلک میں داخل ہوں۔

۳- اور اب دیکھو مَیں تُمہیں بتاتا ہُوں کہ میں نے اور میرے آدمیوں نے بھی اور ہیلمین نے اور ہاں اُسکے آدمیوں نے بھی بڑی سخت مصیبتیں، بلکہ بُھوک پیاس اور تھکان اور ہر قسم کی تکلیفیں سہی ہیں۔

۴- لیکن دیکھ اگر یہی کچھ ہوتا جو ہم نے سہا ہے، تو ہم نہ بر بڑاتے اور نہ شکایت کرتے۔

۵- لیکن دیکھو ہمارے لوگوں کو بڑی طرح قتل کیا گیا، ہاں ہزاروں تلوار سے گرائے گئے، جب کہ اگر تُم ہماری فوجوں کو مناسب کمک اور اُن کے لئے مدد پہنچاتے تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ ہاں تم نے ہمارے ساتھ نہایت لا پرواہی برتی ہے۔

۶- اور اب دیکھو ہم اِس نہایت لا پرواہی کی وجہ جاننے کے خواہشمند ہیں، ہاں ہم تمہارے سنجیدہ نہ ہونے کی وجہ جاننا چاہتے ہیں۔

۷- کیا تُم مدہوشی کی سی حالت میں اپنے تخت پر بیٹھنے کا سوچ سکتے ہو، جب کہ تُمہارے دشمن تُمہارے گرد ہلاکت پھیلا رہے ہوں؟ ہاں اور جب تُمہارے ہزاروں بھائیوں کو قتل کر رہے ہوں ــــ

۸- ہاں بلکہ وہ جو تُمہاری طرف حفاظت کے لئے دیکھتے ہیں، ہاں تُمہیں اُس جگہ بٹھایا گیا ہے جہاں سے تُم اُن کی مدد کرتے، ہاں تُمہیں اُنہیں مضبوط کرنے کے لئے فوجیں بھیجنی چاہیے تھیں اور ہزاروں کو تلوار کے ساتھ گرائے جانے سے بچانا چاہیے تھا۔

۹- لیکن دیکھو یہی سب کچھ نہیں ــــ بلکہ تُم نے اپنے اناج سے اُنکو محروم رکھا، اِسطرح کہ کئی اِن لوگوں کی بھلائی کی بڑی خواہش لیے لڑکر مر بھی گئے اور ہاں یہ اِس وقت ہُوا جب وہ بھوک سے ہلاک ہونے کو تھے کیونکہ تُم نے اُن سے بہت لا پرواہی برتی۔

۱۰- اور اب میرے پیارے بھائیو ــــ کیونکہ تُمہیں پیارے ہونا چاہیے، ہاں اور تُمہیں اِن لوگوں کی بھلائی اور آزادی کے لئے جانفشانی سے کام کرنے کے لئے خود کو اور متحرک کرنا چاہیے، لیکن دیکھو تُم نے اُن سے اِس قدر غفلت برتی ہے کہ ہزاروں کے خون کا انتقام تُم پر ہوگا، ہاں کیونکہ اُنکی سب آہیں اور سب مصیبتیں خُدا کے علم میں ہیں ــــ

۱۱- دیکھو کیا تُم سمجھتے ہو کہ تُم اپنے تختوں پر بیٹھے رہو اور خُدا کی بڑی نیکی کے باعث تُم کچھ بھی نہ کرو اور وہ تُمہیں چھڑائے گا؟ دیکھو اگر تُم نے ایسا سوچا ہے تو تُمہاری سوچ باطل ہے۔

۱۲- تُمہارا کیا خیال ہے کہ تُمہارے بہت سارے بھائی جو ہلاک ہُوئے اِسکا سبب اُنکی بدکاری تھی؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں اگر تُم یہ سوچتے ہو تو تُمہاری سوچ باطل ہے کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں، بہتیرے ہیں جو تلواروں سے گرائے گئے ہیں اور دیکھو اِسکے سزاوار تُم ہو۔

۱۳- کیونکہ خُداوند راستبازوں کو ہلاک ہونے دیتا ہے تاکہ اُسکا انصاف اور سزائیں بدکاروں پر

آئیں، سو یہ مت سوچو چونکہ راستباز قتل ہُوئے، اِس لئے وہ کھو گئے ہیں، لیکن دیکھو وہ خُداوند اپنے خُدا کے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔
۱۴- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نہایت خوفزدہ ہُوں کہ خُدا کی سزائیں اِن لوگوں پر نازل ہوں گی، اُنکی بے پناہ کاہلی کے سبب، ہاں بلکہ ہماری حکومت کی کاہلی اور اپنے بھائیوں سے بہت زیادہ لاپرواہی برتنے کے سبب، ہاں اُنکے ساتھ جو قتل ہُوئے۔
۱۵- کیونکہ اگر ہماری حکومت میں بدی شروع نہ ہوتی تو پھر ہم اپنے دشمنوں کے خلاف کھڑے ہو سکتے تھے تاکہ وہ ہم پر غالب نہ آتے۔
۱۶- ہاں کیا یہ جنگ ہی نہ تھی جو ہمارے درمیان چھڑ گئی، ہاں کیا یہ شاہ پرستوں کی وجہ سے نہیں ہوا، جنہوں نے ہمارے اپنے درمیان خونریزی برپا کیے رکھی، ہاں جب ہم آپس میں جھگڑ رہے تھے، اگر ہم نے اپنی قوت کو متحد کیا ہوتا جیسے کہ اب کرتے ہیں، ہاں کیا یہ اُس اقتدار و اختیار کی خواہش کی وجہ سے نہیں ہوا جو شاہ پرست ہم سے چاہتے تھے، کیا وہ ہماری آزادی میں مخلص اور ہمارے ساتھ متحد تھے اور ہمارے دشمنوں کے خلاف نکلے تھے، بجائے اِسکے کہ اُنہوں نے ہمارے ہی خلاف تلوار اُٹھائی جو کہ ہمارے اپنے درمیان بہت زیادہ خونریزی کا سبب بنی، ہاں اگر ہم خُداوند کے زور میں اُنکے خلاف گئے ہوتے تو ہم اپنے دشمنوں کو تتر بتر کر دیتے کیونکہ اُسکے کلام کے موافق یہ پورا ہوتا آیا ہے۔
۱۷- لیکن دیکھو اب لامنی ہم پر چڑھ آتے ہیں، ہمارے ملکوں پر قبضہ کرتے اور تلوار سے ہمارے لوگوں کو قتل کرتے ہیں، ہاں ہماری عورتوں اور ہمارے بچوں کو اور اُنہیں اسیر بنا کر لے جاتے ہیں، ہر طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرتے ہیں اور ہاں یہ اُن لوگوں یعنی شاہ پرستوں کی بڑی شرارت کے باعث ہوا جو اقتدار اور اختیار حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔
۱۸- لیکن مَیں اِس معاملے کے متعلق زیادہ کیوں کہوں؟ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ تُم بھی اختیار ہی کے خواہاں ہو۔ ہم یہ بھی نہیں جانتے تُم بھی اپنے مُلک کے غدار ہو۔
۱۹- یا کیا ہمارے ساتھ لاپرواہی برتنے کی یہ وجہ تو نہیں کہ تُم ہمارے مُلک کے مرکز میں ہو اور تُم اردگرد سے محفوظ ہو، اِسی لئے تُم نے ہمیں اناج بھی نہیں بھجوایا اور نہ ہی ہماری فوجوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہماری طرف آدمی بھیجے ہیں؟
۲۰- کیا تُم خُداوند اپنے خُدا کے احکام بھول گئے ہو؟ ہاں کیا تُم اپنے باپ دادا کی غلامی بھول گئے ہو؟ کیا تُم یہ بھی بھول گئے ہو کہ ہمیں کئی مرتبہ ہمارے دُشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑایا گیا؟
۲۱- یا پھر تم یہ سوچتے ہو کہ خُداوند نے جو ذرائع ہمیں مہیا کیے ہیں، اُن کا استعمال کیے بغیر یوں تختوں پر بیٹھے بیٹھے خُداوند ہمیں چھڑائے گا؟
۲۲- ہاں کیا تُم بیکار ہی بیٹھے رہو گے جب کہ تُم اُن ہزاروں اور ہاں لاکھوں میں گھرے ہُوئے ہو، جو خود بھی بیکار بیٹھے ہیں جب کہ مُلک کی سرحدوں پر ہزاروں لوگ تلوار سے گرائے جا رہے ہیں، ہاں زخمی اور خون میں نہائے ہُوئے ہیں؟

۲۳- تُمہارا کیا خیال ہے کہ بیکار بیٹھ کر یہ دیکھتے رہنے سے خُدا تُمہیں بے قصور ٹھہرائے گا؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں نہیں۔ اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یہ یاد رکھو کہ خُدا فرماتا ہے کہ رکابی پہلے اندر سے صاف ہو گی اور پھر یہ رکابی باہر سے بھی صاف ہو گی۔

۲۴- اور اب جو کچھ تُم نے کیا ہے سوائے اِسکے کہ توبہ کرو اور اُٹھو اور کچھ کرو اور ہمیں اور ہیلمین کو خوراک اور آدمی بھیجو تاکہ وہ ہمارے مُلک کے اُن حصّوں کا دفاع کر سکے جو اُس نے دوبارہ حاصل کیے ہیں اور ہم اُن علاقوں میں اپنی باقی ماندہ املاک اور شہروں کو دوبارہ حاصل کر سکیں، دیکھو یہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ لامنوں کے ساتھ اور جھگڑا نہ کریں، ہاں جب تک ہم اپنی رکابی کو اندر سے صاف نہیں کر لیتے، ہاں یعنی اپنی حکومت کے سربراہ تک کو۔

۲۵- اور اگر تُم میرے خط کو قبولیت بخشو اور باہر نکلو، مجھ سے آزادی کے حقیقی جذبے کا اظہار کرو اور ہماری فوجوں کو مضبوط بنانے اور قلعہ بندی کرنے کے لیے جدوجہد کرو اور اُن کی مدد کے لئے اُنکو خوراک بھیجو تو دیکھو میں اپنے آزادی پسندوں کے ایک حصّے کو اپنے مُلک کے اِس حصّے کی حفاظت کے لئے چھوڑ جاؤں گا اور میں خُدا کی قوت اور برکت اُنہیں دوں گا کہ کوئی اور طاقت اُن پر غالب نہ آ سکے گی ——

۲۶- اور یہ اُنکے کثرت ایمان اور اپنی مصیبتوں میں اُنکے صبر کی وجہ سے ہے ——

۲۷- اور مَیں تُمہارے پاس آؤں گا اور اگر تُمہارے درمیان کوئی بھی جسے آزادی کی خواہش ہو، ہاں اگر آزادی کی ایک چنگاری تک بھی رہ گئی ہو تو دیکھو مَیں تُمہارے درمیان ایسا بلوا کروں گا کہ وہ لوگ جو اپنی قوت اور اختیار ہر کسی پر جتاتے ہیں، ختم ہو جائیں گے۔

۲۸- ہاں دیکھو مَیں تُمہارے اقتدار اور اختیار سے خوفزدہ نہیں ہُوں بلکہ یہ میرا خُدا ہے، جس سے مَیں ڈرتا ہُوں اور یہ اُسکے احکامات کے مطابق ہے کہ مَیں اپنے مُلک کے دفاع کیلئے اپنی تلوار اُٹھاتا ہُوں اور اِس کا سبب تُمہاری شرارت ہے کہ ہمیں اتنا زیادہ نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔

۲۹- دیکھو یہ وقت ہے ہاں اب وقت نزدیک آ پہنچا ہے کہ سوائے اِسکے کہ تُم اپنے بچوں اور اپنے مُلک کے دفاع کے لئے مستعدی نہیں دکھاتے، انصاف کی تلوار تُمہارے سروں پر لٹکتی ہے اور ہاں تُم پر آگرے گی اور تُمہیں سزا دے گی جب تک تُم بالکل فنا نہیں ہو جاتے۔

۳۰- دیکھو مَیں تُمہاری طرف سے مدد کا منتظر ہُوں اور سوائے اِسکے کہ تُم ہماری مدد کرو، دیکھو مَیں تُمہارے پاس یعنی ضریملہ کے مُلک میں آؤں گا اور تُمہیں تلوار سے ماروں گا اتنا کہ تُمہیں ہماری آزادی کی اِس جدوجہد میں اِن لوگوں کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنے کا کوئی اختیار باقی نہ رہے۔

۳۱- کیونکہ دیکھو خُداوند ایسا نہیں ہونے دے گا کہ تُم زندہ رہو اور اپنی بدیوں میں بڑھ کر اُسکے راستباز لوگوں کو برباد کر سکو۔

۳۲- دیکھو تُمہارا کیا خیال ہے کہ خُدا تُمہیں چھوڑ دے گا اور لامنوں کو سزا دینے

اُنکے خلاف آئے گا، جب کہ اُن کی نفرت کا سبب اُنکے باپ دادا کی روایات ہیں اور ہاں اُنہوں نے اِسے دُگنا کیا، جو ہم سے اختلاف رکھتے تھے جب کہ تُمہاری بدی کا سبب جاہ وجلال اور دُنیا کی باطل چیزوں سے تُمہاری محبت ہے؟

۳۳- تُم جانتے ہو کہ تُم نے خُدا کے قوانین کی حُکم عدولی کی ہے اور تُم جانتے ہو کہ تُم نے اُنہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالا ہے۔ دیکھو خُداوند نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اگر وہ جنہیں تُم نے اپنے حاکم مقرر کیا ہے، اپنے گناہوں اور بدیوں سے توبہ نہیں کرتے تو تُم اُنکے خلاف لڑنے کے لئے جانا۔

۳۴-اور اب دیکھو مَیں یعنی مرونی اُس عہد کے سبب مجبور ہُوں جو مَیں نے اپنے خُدا کے احکام ماننے کے لئے کیا ہے، سو میری خواہش ہے کہ تُم خُدا کے کلام کے ساتھ لپٹے رہو اور جلدی سے مجھے اور ہیلمین کو اپنا اناج اور اپنے آدمی بھیجو۔

۳۵- اور اب دیکھو اگر تُم ایسا نہیں کرو گے تو پھر مَیں تُم کو تیزی سے آلوں گا کیونکہ دیکھو خُدا ایسا نہیں ہونے دے گا کہ ہم بھوک سے ہلاک ہوں بلکہ وہ ہمیں تُمہاری خوراک دے دے گا، چاہے یہ تلوار کے ذریعے ہی ہو۔ اب دیکھتے ہیں کہ تُم خُدا کے کلام کو پورا کرتے ہو۔

۳۶- دیکھو مَیں مرونی تُمہارا سپہ سالار ہُوں۔ اقتدار میری خواہش نہیں بلکہ اِسے کم کرنا چاہتا ہُوں۔ مجھے دُنیاوی عزت کی نہیں بلکہ خُدا کے جلال اور اپنے مُلک کی آزادی اور بھلائی کی خواہش ہے۔ اور یوں مَیں اپنے خط کو ختم کرتا ہُوں۔

۶۱ باب

فحورن، مرونی کو حکومت کے خلاف بلوے اور بغاوت کے متعلق بتاتا ہے — شاہ پرست ضریملہ کو لے لیتے اور لامنوں کے اتحادی بن جاتے ہیں — فحورن باغیوں کے خلاف فوجی مدد مانگتا ہے۔ قریباً ۶۲ ق م۔

۱- دیکھو ایسا ہُوا کہ مرونی کے حاکم اعلیٰ کو خط بھیجنے کے بعد جلد ہی اُسے حاکم اعلیٰ فحورن کی طرف سے ایک خط ملا اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس میں لکھی ہُوئی تھیں۔

۲- مَیں فحورن جو اِس مُلک کا حاکم اعلیٰ ہُوں، یہ باتیں فوج کے سپہ سالار مرونی کو لکھتا ہُوں۔ دیکھ مرونی مَیں تُم سے مخاطب ہُوں کہ مجھے تُمہاری مصیبتوں سے خوشی نہیں ہُوئی، ہاں بلکہ اِس سے میری جان کو دکھ ہُوا ہے۔

۳- بلکہ دیکھو ایسے لوگ بھی ہیں جو تُمہاری مصیبتوں کے باعث خوش ہیں، ہاں اتنے کہ وہ میرے خلاف اور میرے اُن آدمیوں کے خلاف بھی جو آزادی پسند ہیں بغاوت کے لئے اُٹھ کھڑے ہُوئے ہیں ہاں اور جو اُٹھ کھڑے ہیں وہ شمار میں بہت زیادہ ہیں۔

۴-اور یہ وہ ہیں جو مجھ سے تختِ عدالت چھین لینا چاہتے تھے، جسکی وجہ سے یہ بڑی شرارت برپا ہُوئی ہے کیونکہ اُنہوں نے لوگوں کو بڑا ورغلایا ہے اور بہت سارے لوگوں کے دلوں کو گمراہ کر دیا ہے جو کہ ہم میں بڑی مصیبت کا باعث ہو گی، اُنہوں نے ہمارا اناج روک رکھا ہے اور ہمارے آزادی پسندوں کو دھمکی دی ہے کہ وہ تُمہارے پاس نہ آئیں۔

۵-اور دیکھ اُنہوں نے مجھے اپنے پاس سے نکال دیا ہے اور جتنے آدمیوں کو میں اپنے ساتھ لا سکتا تھا، اُنہیں لا کر میں جدعون کے مُلک کو بھاگ آیا ہوں۔

۶-اور دیکھ مَیں نے مُلک کے اِس سارے حصّے میں ایک فرمان بھیجا ہے اور دیکھ وہ ہر روز اپنے ہتھیاروں کے ساتھ اپنے مُلک کے دفاع اور اپنی آزادی اور ہم سے کی گئی زیادتیوں کا بدلہ لینے کے لئے اِکٹھے ہو رہے ہیں۔

۷-اور وہ ہمارے پاس آ گئے ہیں اِسطرح کہ وہ جو ہمارے خلاف بغاوت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے رُک گئے ہیں، ہاں اتنے کہ وہ ہم سے خوفزدہ ہیں اور ہمارے خلاف لڑائی کے لئے نکلنے کی جُرأت نہیں کرتے۔

۸-اُنہوں نے مُلک پر یعنی ضریملہ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے، اُنہوں نے اُن پر ایک بادشاہ مقرر کر دیا ہے اور اُس نے لامنوں کے بادشاہ کو لکھا ہے، جس میں وہ اُس کے ساتھ اتحاد میں شامل ہوا ہے، اِس اتحاد میں وہ ضریملہ کے شہر کو تحفظ دینے پر متفق ہُوا ہے، اِسے تحفظ دینے سے اُسکے خیال میں لامنی باقی ماندہ مُلک فتح کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور اُسے اِن لوگوں کا بادشاہ بنا دیا جائے گا جب وہ لامنوں کی سربراہی میں فتح کر لیں گے۔

۹-اور اب تُم نے اپنے خط میں مجھ پر الزام لگایا ہے لیکن کوئی بات نہیں میں خفا نہیں ہُوں، بلکہ تمہارے دل کی عظمت مجھے خوش کرتی ہے۔ مَیں فخورن اقتدار کا خواہاں نہیں ہوں، سوائے اپنے تختِ عدالت کے تاکہ میں اپنے لوگوں کے حقوق اور آزادی کا تحفظ کر سکوں۔ میری جان اُس آزادی میں ثابت قدم ہے، جس میں خُدا نے ہمیں آزاد کیا ہے۔

۱۰- اور اب دیکھو ہم بدی کو روکیں گے چاہے خون بہانا پڑے۔ اگر لامن اپنے ملک میں ٹھہرے رہیں تو ہم اُن کا خون نہیں بہائیں گے۔

۱۱-اگر وہ ہمارے خلاف بغاوت نہیں کرتے اور ہمارے خلاف تلوار نہیں اُٹھاتے تو ہم اپنے بھائیوں کا خون نہیں بہائیں گے۔

۱۲-اور اگر یہ خُدا کے انصاف کے موافق ہے یا پھر وہ ہمیں ایسا کرنے کا حُکم دے تو ہم اپنے آپ کو غلامی کے جوئے میں جوت دیں گے۔

۱۳- لیکن دیکھ وہ ہمیں ایسا حُکم نہیں دیتا کہ ہم اپنے آپ کو دشمنوں کے مطیع کریں بلکہ یہ کہ ہم اُسی پر بھروسہ کریں اور وہ ہمیں چھڑائے گا۔

۱۴- سو میرے پیارے بھائی مرونی، آؤ برائی کو روکیں اور جن بُرائیوں کو ہم کلام کے ساتھ نہیں روک سکتے، ہاں جیسے کہ بغاوتیں اور جھگڑے ہیں، آؤ ہم اپنی تلواروں سے اُنہیں روکیں تاکہ ہم اپنی آزادی قائم رکھ سکیں تاکہ ہم اپنی کلیسیا کی عظیم مراعات اور اپنے مخلصی دینے والے کے مقصد اور اپنے خُدا میں شادمان ہو سکیں۔

۱۵-سو اپنے کچھ آدمی ساتھ لے کر جلدی سے میرے پاس آ جا اور اپنے باقی ماندہ کو لحی اور تیعنقم کے اختیار میں وہیں مُلک کے اُس حصّے میں خُدا

کے رُوح کے مطابق چھوڑ آ جہاں آزادی کی رُوح بھی ہے جو کہ اُن میں ہے، اُنہیں جنگ کے انتظام کا اختیار دے آنا۔

۱۶- دیکھ جب تک کہ تم میرے پاس آؤ مَیں نے اُنہیں تھوڑا اناج بھیجا ہے تاکہ وہ ہلاک نہ ہوں۔

۱۷- اِس طرف آنے کے لئے جتنی قوت تُم اکٹھی کر سکتے ہو کرو اور ہم ایمان کے موافق جو ہم میں ہے خُدا کے زور میں اُن منکروں کو تیزی سے جا لیں گے۔

۱۸- اور ہم ضریملہ کے شہر پر قبضہ کر لیں گے تاکہ لحی اور تیعنقم کو بھیجنے کے لئے زیادہ اناج حاصل کر سکیں، ہاں ہم اُن کے خلاف خُداوند ہی کے زور میں بڑھیں گے اور ہم اِس بڑی شرارت کو ختم کر دیں گے۔

۱۹- اور اب مرونی مجھے تُمہارا خط ملنے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کیونکہ میں اِس بات کے بارے قدرے فکر مند تھا کہ ہم کیا کریں، آیا کہ اپنے بھائیوں کے خلاف جانا انصاف ہو گا۔

۲۰- لیکن تُم نے کہا خُداوند نے تُمہیں اُن کے خلاف جانے کا حُکم دیا ہے، سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں۔

۲۱- دیکھ تُو خُداوند میں لحی اور تیعنقم کو مضبوط کر اُنہیں بتا کہ مت ڈریں کیونکہ خُدا اُنکو اور اُن سب لوگوں کو بھی چھڑائے گا، ہاں جو اُس آزادی میں ثابت قدم ہیں جس میں اُس نے اُنہیں آزاد کیا ہے۔ اور اب مَیں اپنے پیارے بھائی مرونی کے نام اپنے خط کو ختم کرتا ہُوں۔

۶۲ باب

مرونی، جدعون کے مُلک میں فحورن کی مدد کے لئے جاتا ہے — شاہ پسند جو اپنے مُلک کا دفاع کرنے سے انکار کرتے ہیں، ہلاک کر دیئے جاتے ہیں — فحورن اور مرونی، نفیہا کو دوبارہ لے لیتے ہیں — بہت سے لامنی، عمون کے لوگوں میں شامل ہوتے ہیں — تیعنقم، عیمورون کو قتل کر دیتا ہے اور پھر اُسے قتل کر دیا جاتا ہے — لامنوں کو مُلک سے نکال دیا جاتا ہے اور امن قائم ہو جاتا ہے — ہیلمین خدمت کیلئے واپس آتا ہے اور کلیسیا کی تعمیر کرتا ہے۔ قریباً ۶۲-۵۷ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب مرونی کو یہ خط ملا تو اُس کے دل کو حوصلہ ہُوا اور فحورن کی وفاداری سے وہ نہایت خوش ہُوا کہ اُس نے آزادی اور اپنے مُلک سے غداری نہ کی تھی۔

۲- لیکن اُسے اُن کی شرارت کے باعث بہت دکھ بھی ہُوا، جنھوں نے اُسے تختِ عدالت سے اتار دیا تھا، ہاں اُن کے سبب سے بھی جنھوں نے اپنے مُلک اور خُدا کے خلاف بغاوت کی تھی۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے فحورن کی خواہش کے مطابق آدمیوں کی قلیل تعداد کو اپنے ساتھ لیا اور باقی ماندہ فوج کو لحی اور تیعنقم کے اختیار میں دیا اور جدعون کے مُلک کی طرف چلا آیا۔

۴- اور اُس نے ہر جگہ جہاں وہ داخل ہُوا، آزادی کا پرچم بُلند کیا اور جدعون کی طرف اُس ساری پیش قدمی میں جتنی قوت وہ حاصل کر سکتا تھا، اُس نے کی۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ ہزاروں اُسکے جھنڈے تلے

جمع ہُوئے اور اپنی آزادی کے دفاع کے لئے اپنی تلواریں اُٹھالیں تاکہ وہ اسیری میں نہ آجائیں۔

۶- اور یوں جب مرونی پیش قدمی کے دوران جتنے آدمی اکٹھے کر سکتا تھا کر چکا، تو وہ جدعون کے مُلک میں آیا اور اپنی فوجوں کو فحورن کی فوجوں کے ساتھ متحد کیا کہ وہ نہایت مضبوط ہو گئے بلکہ پکوس کے آدمیوں سے زیادہ زور آور ہوگئے جو کہ اُن منکروں کا سردار تھا، جنہوں نے ضریملہ کے مُلک سے آزادی پسندوں کو نکالا تھا اور مُلک پر قابض ہوگئے تھے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ مرونی اور فحورن اپنی فوجوں کے ساتھ ضریملہ کے مُلک کے اندر، شہر کی مخالف سمت میں گئے اور پکوس کے آدمیوں سے اُنکا سامنا ہوا اِسطرح کہ وہ جنگ کرنے کے لئے آگئے۔

۸- اور دیکھو پکوس قتل کر دیا گیا اور اُس کے آدمیوں کو قیدی بنالیا گیا اور فحورن کو اُسکے تخت عدالت پر بحال کر دیا گیا۔

۹- اور پکوس کے آدمیوں اور اُن شاہ پسندوں نے، جنہیں پکڑا اور قید خانے میں ڈالا گیا تھا، قانون کے مطابق اپنا مقدمہ بھگتا اور اُنہیں قانون کے مطابق سزائے موت ملی، ہاں پکوس کے اُن آدمیوں اور اُن شاہ پسندوں کو جو بھی اپنے مُلک کے دفاع کے لئے ہتھیار نہ اُٹھاتا بلکہ اِس کے خلاف لڑتا، ہلاک کر دیا گیا۔

۱۰- اور یوں ضروری ہو گیا کہ اپنے مُلک کی سلامتی کے لئے اِس قانون پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے، ہاں اور جو کوئی بھی اپنی آزادی سے انکار کرتا، قانون کے مطابق فوراً سزائے موت پاتا۔

۱۱- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا تیسواں سال ختم ہُوا، مرونی اور فحورن نے اپنے لوگوں میں اُن سب کو جو آزادی کے مقصد کے مخلص نہ تھے، قتل کرنے کا حُکم دے کر ضریملہ کے مُلک میں امن قائم کیا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے اِکتیسویں سال کے شروع میں، مرونی نے فوراً حُکم دیا کہ مُلک کے اُس حصّے کو محفوظ رکھنے میں اُسکی مدد کے لئے ہیلمین کو اناج اور چھ ہزار آدمیوں کی فوج بھیجی جائے۔

۱۳- اور اُس نے یہ بھی حُکم دیا کہ چھ ہزار آدمیوں کی فوج اور کافی مقدار میں اناج لحی اور تیعنقم کی فوجوں کو بھی بھیجا جائے۔ اور ایسا ہُوا کہ یہ لامنوں کے خلاف اُس مُلک کو مضبوط کرنے کے لئے لیا گیا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ مرونی اور فحورن نے آدمیوں کے ایک بڑے گروہ کو ضریملہ کے مُلک میں چھوڑ کر، آدمیوں کے ایک بڑے گروہ سمیت نیفیہا کے مُلک کی طرف پیش قدمی کی کیونکہ اُنہوں نے اُس شہر سے لامنوں کو باہر نکالنے کا تہیہ کیا ہُوا تھا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس مُلک کی طرف پیش قدمی کے دوران اُنہوں نے لامنوں کے آدمیوں کے ایک بڑے گروہ کو پکڑ لیا اور اُن میں سے بہتوں کو قتل کر دیا اور اُنکا اناج اور اُنکے جنگی ہتھیار لے لیے۔

۱۶-اور ایسا ہُوا کہ اُنہیں پکڑنے کے بعد اُنہوں نے اُنہیں ایک عہد میں داخل ہونے کا کہا کہ وہ پھر کبھی نفیوں کے خلاف اپنے جنگی ہتھیار نہ اُٹھائیں گے۔

۱۷-اور جب وہ اِس عہد میں داخل ہو گئے تو اُنہوں نے اُنہیں عمون کے لوگوں میں سکونت کرنے کیلئے بھیج دیا اور وہ جو قتل نہ کیے گئے، شمار میں چار ہزار تھے۔

۱۸-اور ایسا ہُوا کہ اُنہیں بھیجنے کے بعد اُنہوں نے نفیہا کے مُلک کی طرف اپنی پیش قدمی جاری رکھی۔ اور ایسا ہُوا کہ جب وہ نفیہا کے شہر پہنچ گئے تو اُنہوں نے نفیہا کے میدانوں میں اپنے خیمے لگائے جو نفیہا کے شہر کے نزدیک ہیں۔

۱۹- اب مرونی کی خواہش تھی کہ لامنی اُنکے خلاف میدانوں میں لڑائی کرنے کے لئے نکلیں، لیکن لامنی اُنکے عظیم حوصلے کو جانتے ہوئے اُنکے کثرت شمار کو دیکھتے ہُوئے اُنکے خلاف آنے کی جُرأت نہ کی، سو اُس دن وہ اُنکے ساتھ لڑائی کیلئے نہ آئے۔

۲۰- اور جب رات ہُوئی تو مرونی رات کی تاریکی میں آگے بڑھا اور دیوار کے اُوپر یہ جاسوسی کرنے کے لئے چڑھا کہ لامنوں نے اپنی فوج کے ساتھ شہر کے کس حصّہ میں پڑاؤ ڈالا ہے۔

۲۱-اور ایسا ہُوا کہ وہ مشرق میں شہر کے پھاٹک کے قریب تھے اور وہ سب سوئے ہُوئے تھے۔ اور اب مرونی اپنی فوج کے پاس واپس آیا اور اُنہیں دیواروں پر سے نیچے اُترنے کے لئے مضبوط رسیاں اور سیڑھیاں جلدی سے تیار کرنے کا حُکم دیا۔

۲۲-اور ایسا ہُوا کہ مرونی نے اپنے آدمیوں کو آگے بڑھنے اور دیوار پر سے مغرب کی طرف اُس جگہ اُترنے کا حُکم دیا، ہاں وہاں پر جہاں لامنوں کی فوج نے ڈیرے نہیں ڈالے تھے۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ وہ سب اپنی مضبوط رسیوں اور اپنی سیڑھیوں کی مدد سے رات کے وقت شہر میں اُترے، یوں جب صُبح ہُوئی تو وہ سب شہر کی دیواروں کے اندر تھے۔

۲۴- اور اب جب لامنی جاگے اور دیکھا کہ مرونی کی فوجیں دیواروں کے اندر ہیں تو وہ نہایت خوفزدہ ہوئے، اِس قدر کہ وہ درے سے باہر نکل بھاگے۔

۲۵-اور اب جب مرونی نے دیکھا کہ وہ اُسکے سامنے سے بھاگ رہے ہیں تو اُس نے اپنے آدمیوں کو اُن کا پیچھا کرنے کا حُکم دیا اور بہتوں کو قتل کیا اور بہت سے دوسروں کو پکڑ لیا اور اُنہیں قیدی بنا لیا اور باقی ماندہ مرونی کے مُلک کی طرف بھاگ گئے، جو کہ ساحل سمندر کی سرحدوں کے قریب تھا۔

۲۶-یوں مرونی اور فحورن نے ایک بھی جان ضائع کیے بغیر نفیہا کے شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور وہاں بہت سے لامنی قتل ہُوئے۔

۲۷-اب ایسا ہُوا کہ بہت سے لامنی جو قیدی تھے، عمون کے لوگوں میں شامل ہونے اور آزادی پسند لوگ بننے کے خواہش مند ہُوئے۔

۲۸-اور ایسا ہُوا کہ جتنے خواہش مند تھے، اُنہیں اُنکی خواہش کو پورا کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

۲۹- سو لامنوں کے تمام قیدی عمون کے

لوگوں میں شامل ہُوئے اور ہر قسم کے اناج اور ہر قسم کے گلّے اور ریوڑ بڑھانے کیلئے بڑی محنت سے زمین میں کاشتکاری کرنے لگے اور یوں نفیوں کو ایک بڑے بوجھ سے چھٹکارا ملا، ہاں اِسطرح انہیں لامنوں کے سب قیدیوں کی نگرانی سے آرام ملا۔

۳۰-اب ایسا ہُوا کہ مرونی نے نفیہا کے شہر پر قبضہ کر لینے کے بعد بہت سے لامنوں کو قیدی بنا لیا تھا، جس سے لامنوں کی فوجیں نہایت کم ہو گئی تھیں اور بہت سے نفیوں کو جو قیدی بنا لیے گئے تھے رہا کروالیا، جس سے مرونی کی فوج نہایت زور آور ہو گئی تھی، سو مرونی نفیہا کے مُلک سے لحی کے مُلک کی طرف بڑھا۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ جب لامنوں نے دیکھا کہ مرونی اُن کے خلاف آرہاہے تو وہ پھر ڈر گئے اور مرونی کی فوج کے آگے بھاگ نکلے۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ مرونی اور اُسکی فوج نے شہر شہر اُنکا تعاقب کیا، یہاں تک کہ اُنکا سامنا لحی اور تیعنقم سے ہوا اور لامنی لحی اور تیعنقم سے بچ نکل کر ساحل سمندر کے نزدیک مرونی کے مُلک کی سرحدوں میں آگئے۔

۳۳-اور لامنوں کی تمام فوجیں اِکٹھی ہُوئیں، اِسطرح کہ وہ سب مرونی کے مُلک میں ایک ہی گروہ بن گئے۔اب لامنوں کا بادشاہ عیمورون بھی اُنکے ساتھ تھا۔

۳۴- اور ایسا ہُوا کہ مرونی اور لحی اور تیعنقم مرونی کے مُلک کی سرحدوں کے گرداگرد اپنی فوجوں کے ساتھ خیمہ زن ہُوئے، اِسطرح کہ لامنی بیابان کی سرحدوں میں جنوب کی طرف سے اور بیابان کی سرحدوں میں مشرق کی طرف سے گھیرے میں آگئے۔

۳۵- اور یوں وہ رات بھر خیموں میں رہے۔ کیونکہ دیکھو نفیوں اور لامنوں کو طویل پیش قدمی کے سبب تھکان ہو چکی تھی، سو اُنہوں نے رات کے وقت کوئی چال نہ چلنے کا فیصلہ کیا، سوائے تیعنقم کے کیونکہ وہ عیمورون پر نہایت زیادہ خفا تھا کیونکہ وہ اُسے اور اُسکے بھائی عیمالیقیہ کو لامنوں اور اُنکے درمیان اِس بڑی اور دیرینہ جنگ کا ذمّہ دار سمجھتا تھا، ہاں جسکی وجہ سے اتنی جنگ اور خون ریزی ہُوئی اور قحط پڑا۔

۳۶-اور ایسا ہُوا کہ تیعنقم اپنے غصّے میں لامنوں کے پڑاؤ میں گیا اور رسی کے ساتھ شہر کی دیواروں سے نیچے اُتر گیا۔اور وہ جگہ جگہ بادشاہ کو ڈھونڈتا رہا اِسطرح کہ اُس نے بادشاہ کو ڈھونڈ لیا اور اُس نے بادشاہ پر نیزہ پھینکا جو اُس کے دل کے قریب اُتر گیا۔ لیکن دیکھو بادشاہ نے مرنے سے پہلے اپنے خادموں کو جگا دیا، اِسطرح یہ ہُوا کہ اُنہوں نے تیعنقم کا پیچھا کیا اور اُسے قتل کر دیا۔

۳۷-اب ایسا ہُوا کہ جب لحی اور مرونی کو پتہ چلا کہ تیعنقم قتل ہو گیا ہے تو وہ بڑے غمزدہ ہُوئے کیونکہ دیکھو وہ ایک ایسا آدمی تھا جو بڑی دلیری کے ساتھ اپنے مُلک کے لئے لڑا تھا، ہاں آزادی کا مخلص دوست اور اُس نے بہت زیادہ مصیبتیں برداشت کی تھیں۔ لیکن دیکھو وہ مر چکا تھا اور سارے جہاں کی راہ جا چکا تھا۔

۳۸- اب ایسا ہُوا کہ اگلی صُبح مرونی آگے بڑھا

اور لامنوں کو جالیا اور اِسطرح کہ اُنہوں نے اُن کی بڑی تعداد کو قتل کیا اور اُنہیں مُلک سے نکال دیا اور وہ بھاگ نکلے، بلکہ اُس وقت نیفیوں کے خلاف لڑنے کو پھر واپس نہ آئے۔

۳۹- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اِکتیسواں سال ختم ہوا اور یوں اُنہیں کئی سالوں تک جنگوں، خونریزیوں اور قحط اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

۴۰- اور نیفی کے لوگوں میں قتل اور جھگڑے اور اختلاف اور ہر قسم کی بدیاں تھیں، لیکن راستبازوں کی خاطر، ہاں راستبازوں کی دُعاؤں کے وسیلے وہ بچے ہُوئے تھے۔

۴۱- لیکن دیکھو لامنوں اور نیفیوں کے درمیان اتنی طویل جنگ کے باعث بہت سارے سخت ہوگئے تھے، اتنی طویل جنگ کے باعث کئی نرم بھی ہوگئے تھے اور اِن مصیبتوں کی وجہ سے وہ خُدا کے حضور فروتن ہوگئے تھے بلکہ دل کی گہرائیوں سے حلیم بن گئے تھے۔

۴۲- اور ایسا ہُوا کہ مُلک کے اُن حصّوں کو جو لامنوں کے سامنے کھلے تھے، مرونی کے اُن کو مضبوط کرنے کے بعد کہ وہ کافی مضبوط بن جائیں، وہ ضریملہ کے شہر کی طرف واپس آیا اور ہیلمین بھی اپنی میراث کے مقام کو لوٹا اور ایک بار پھر نیفی کے لوگوں میں امن قائم ہُوا۔

۴۳- اور مرونی نے اپنی فوجوں کی کمان اپنے بیٹے کے ہاتھ سونپ دی، جس کا نام مرونیہا تھا اور سبکدوش ہو کر اپنے گھر کو واپس لوٹ گیا تاکہ وہ اپنی زندگی کے باقی دن امن میں گزارے۔

۴۴- اور فحورن اپنے تخت عدالت کو لوٹ گیا اور ہیلمین نے لوگوں میں خُدا کے کلام کی منادی کو اپنے پر لیا کیونکہ بہت سی جنگوں اور جھگڑوں کے باعث یہ ناگزیر ہو گیا تھا کہ کلیسیا کو دوبارہ سے باقاعدہ بنایا جائے۔

۴۵- سو ہیلمین اور اُسکے بھائی آگے بڑھے اور کئی لوگوں کو اُن کی بدیوں پر قائل کرنے کے لئے بڑی قوت سے خُدا کے کلام کا اعلان کرنے لگے، جو اُنکے گناہوں سے توبہ اور خُداوند اپنے خُدا کے لئے بپتسمہ لینے کا باعث بنا۔

۴۶- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے سارے مُلک میں ہر جگہ دوبارہ خُدا کی کلیسیا قائم کی۔

۴۷- ہاں اور قانون کے متعلق ضابطے بنائے گئے۔ اور اُنکے قاضی، اُنکے اعلیٰ قاضی چنے گئے۔

۴۸- اور نیفی کے لوگ مُلک میں پھر سے خوش حال ہونے اور پھلنے پھولنے لگے اور پھر سے مُلک میں نہایت مضبوط ہُوئے۔ اور وہ نہایت زیادہ دولتمند ہونے لگے۔

۴۹- لیکن اپنی دولت یا اپنی قوت یا اپنی خوش حالی کے باوجود وہ اپنی نظروں میں متکبر نہ ہُوئے، نہ ہی وہ خُداوند اپنے خُدا کو یاد کرنے میں کاہل بنے بلکہ اُسکے سامنے اُنہوں نے خود کو نہایت فروتن کیا۔

۵۰- ہاں اُنہوں نے یاد رکھا کہ خُداوند نے اُنکے لئے کتنے بڑے بڑے کام کیے کہ اُس نے اُنہیں موت اور غلامی اور قید اور ہر طرح کی مصیبتوں سے رہائی دی اور اُس نے اُنہیں اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑایا تھا۔

۵۱- اور وہ خُداوند اپنے خُدا سے بلا ناغہ دُعا کیا کرتے تھے، اِس طرح کہ خُداوند نے اپنے قول کے موافق اُنہیں برکت دی، یوں کہ وہ مُلک میں مضبوط اور خوش حال ہُوئے۔
۵۲- اور ایسا ہُوا کہ یہ تمام چیزیں واقع ہُوئیں۔ اور ہیلمین نے نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے پینتیسویں سال میں وفات پائی۔

باب ۶۳

شبلون اور پھر ہیلمین مُقدّس تواریخ کو اپنے پاس رکھتے ہیں — بہت سارے نیفیوں کا شمالی سمت کی سرزمین کی طرف سفر کرنا — ہاجوتھ جہاز بناتا ہے جس پر وہ مغربی سمندر میں سفر کرتے ہیں — مرونیہالامنوں کو لڑائی میں شکست دیتا ہے۔ قریباً ۵۶-۵۲ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کے چھتیسویں سال کے شروع میں شبلون نے اُن مُقدّس چیزوں کو اپنے پاس رکھ لیا، جو ہیلمین کو ایلما نے دی تھیں۔
۲- اور وہ ایک عادل آدمی تھا اور وہ خُدا کے سامنے سیدھا چلا اور اُس نے اور اُس کے بھائی نے بھی خُداوند اپنے خُدا کے حُکموں کو ماننے کے لئے مسلسل نیکی کی۔
۳- اور اب ایسا ہُوا کہ مرونی بھی رحلت کر گیا۔ اور یوں قضاۃ کے عہد حکومت کا چھتیسواں سال ختم ہُوا۔
۴- اور ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے سینتیسویں سال میں لوگوں کا ایک بڑا گروہ، جنکی تعداد پانچ ہزار چار سو تھی، اپنی بیویوں اور بچوں سمیت ضریملہ کے مُلک سے اُس سرزمین کو روانہ ہوا جو شمال کی طرف تھی۔
۵- اور ایسا ہُوا کہ ہاجوتھ، جو کہ ایک مُتجسس شخص تھا، اُس نے فراوانی کے مُلک کی سرحدوں میں جو کہ ویرانی کے مُلک کے قریب ہے، اپنے لئے ایک نہایت بڑا جہاز بنایا اور تنگ خاکنائے کی مدد سے جو شمالی سمت کی سرزمین کو جاتی تھی، اُسے مغربی سمندر میں اُتارا۔
۶- اور دیکھو وہاں بہت سارے نیفی تھے جو بہت سارا اناج اور عورتیں اور بچے لے کر اُس میں داخل ہُوئے اور آگے سفر کیا اور اُنہوں نے شمال کی طرف اپنی راہ لی۔ اور یوں سینتیسواں سال ختم ہُوا۔
۷- اور اڑتیسویں سال میں اِس آدمی نے اور جہاز بنائے۔ اور پہلا جہاز سفر سے واپس آیا اور بہت سے اور لوگ اُس میں سوار ہُوئے اور اُنہوں نے بھی کافی سارا اناج اپنے ساتھ لیا اور پھر شمالی سرزمین کی طرف چلے گئے۔
۸- اور ایسا ہُوا کہ اُنکی بابت پھر کبھی نہ سُنا گیا۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوب گئے۔ اور ایسا ہُوا کہ ایک اور جہاز روانہ ہُوا اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں گیا۔
۹- اور ایسا ہُوا کہ اِس سال بہت سے لوگ شمالی سرزمین کی طرف چلے گئے۔ اور یوں اڑتیسواں سال ختم ہُوا۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ قضاۃ کے عہد حکومت کے اُنتالیسویں سال شبلون بھی رحلت کر گیا اور کورعنتن جہاز میں شمالی سرزمین کے سفر پر جانے

والے اُن لوگوں کے لئے اناج لے کر جا چکا تھا، جو اس سر زمین میں چلے گئے تھے۔
۱۱- سو شبلون کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ اُن مُقدّس چیزوں کو اپنی موت سے پہلے ہیلیمن کے بیٹے کو دے دے، جو اپنے باپ کے نام پر ہیلیمن کہلاتا تھا۔
۱۲-اب دیکھو وہ تمام نقاشی جو ہیلیمن کی ملکیت میں تھی، لکھی گئی اور سارے مُلک میں ہر جگہ بنی آدم کے درمیان بھیجی گئی، سوائے اُن حصّوں کے جن میں ایلما نے حُکم دیا تھا کہ نہ بھیجی جائے۔
۱۳- لیکن اِن چیزوں کو مقدس رکھا جانا تھا اور ایک نسل سے دوسری نسل کے حوالے کیا جانا تھا، سو اِس سال شبلون کی موت سے پیشتر وہ ہیلیمن کے حوالے کر دی گئیں۔

۱۴-اور اِس سال ایسا بھی ہُوا کہ کچھ منکر تھے جو لامنوں کے پاس گئے اور نیفیوں کے خلاف اُنکے غصّہ کو اُبھارا۔
۱۵-اور اُسی سال میں ہی وہ مرونیہا کے لوگوں کے خلاف یعنی مرونیہا کی فوج سے بڑے لشکر سمیت جنگ کرنے کے لئے آئے، جس میں وہ شکست کھا کر اور بڑا نقصان اُٹھا کر دوبارہ اُنکے اپنے مُلکوں میں دھکیل دیئے گئے۔
۱۶-اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضاۃ کے عہد حکومت کا اُنتالیسواں سال ختم ہُوا۔
۱۷- اور یوں ایلما اور اُسکے بیٹے ہیلیمن اور شبلون کے احوال بھی جو اسکا بیٹا تھا، اختتام کو پہنچے۔

ہیلیمن کی کتاب

نیفیوں کے احوال۔ اُنکی جنگیں اور جھگڑے اور اُنکے اختلافات۔ اور ہیلیمن کے بیٹے ہیلیمن کی تواریخ کے مطابق اور اُسکے بیٹوں کی تواریخ کے مطابق بھی، مسیح کی آمد سے پیشتر، بلکہ مسیح کی آمد تک سے متعلق کئی پاک نبیوں کی نبوّتیں۔ اور کئی لامنی بھی رجوع لاتے ہیں۔ اُنکی تبدیلی کا حال۔ ہیلیمن اور اُسکے بیٹوں کی تواریخ کے مطابق، مسیح کی آمد تک لامنوں کی راستبازی اور نیفیوں کی بدکاری اور مکروہات کے احوال جو کہ ہیلیمن کی کتاب کہلاتی ہے۔

۱باب

فورن ثانی، اعلیٰ قاضی بنتا ہے اور قیسقمن کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے — پکومنی تختِ عدالت پرُ کرتا ہے — کورینتمر، لامنی فوجوں کی رہنمائی کرتا، ضریملہ پر قبضہ کرتا اور پکومنی کو قتل کر دیتا ہے — مرونیہا، لامنوں کو شکست دیتا ہے اور ضریملہ کو دوبارہ لے لیتا ہے اور کورینتمر قتل کر دیا جاتا ہے۔ قریباً ۵۲-۵۰ ق م۔

۱-اور اب دیکھو ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے چالیسویں سال کے شروع میں، نیفی کے لوگوں کو ایک شدید مشکل پیش آنے لگی۔

۲- کیونکہ دیکھو فورن مر چکا تھا، فورن کے بیٹوں کے درمیان اس بات سے متعلق شدید جھگڑا ہُوا کہ بھائیوں میں سے کس کے پاس تخت عدالت ہو

۳-اب جنہوں نے تخت عدالت کے لئے جھگڑا کیا اور لوگوں میں جھگڑے کا باعث بھی بنے، اُن کے نام یہ ہیں، فورن، پانسی، پکومنی۔

۴-اب فورن کے سارے بیٹے یہی نہیں ہیں (کیونکہ وہ بہت سے تھے) مگر یہ وہ تھے، جنہوں نے تخت عدالت کے لئے جھگڑا کیا، سو وہ لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم کرنے کا سبب بنے۔

۵- لیکن ایسا ہُوا کہ لوگوں کی رائے سے فورن اعلیٰ قاضی اور نیفی کے لوگوں پر حاکم مقرر ہُوا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب پکومنی نے دیکھا کہ وہ تخت عدالت حاصل نہیں کر سکا تو اُس نے لوگوں کی رائے سے اتفاق کر لیا۔

۷- لیکن دیکھو پانسی اور لوگوں کا وہ حصّہ جو اُسے اپنا حاکم بنانے کے خواہش مند تھے، نہایت غضبناک ہُوئے، سو وہ اُن لوگوں کو اپنے بھائیوں کے خلاف بغاوت کے لئے اُکسانے والا تھا۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ ایسا کرنے والا تھا کہ دیکھو اُسے پکڑ لیا گیا اور لوگوں کی رائے کے مطابق اُس پر مقدمہ چلا اور اُسے موت کی سزا ہُوئی، کیونکہ وہ بغاوت کرنے والا تھا اور لوگوں کی آزادی تباہ کرنے کا خواہاں تھا۔

۹- اب جب اُن لوگوں نے جو اُسے اپنا حاکم بنانے کے خواہشمند تھے، دیکھا کہ اُس کو موت کی سزا ہُوئی ہے تو وہ خفا ہُوئے، اور دیکھو اُنہوں نے قیسقمن کو فورن کے تخت عدالت کی طرف بھیجا اور جب فورن تخت عدالت پر بیٹھا ہُوا تھا اسے قتل کر دیا۔

۱۰- اور فورن کے نوکروں نے اُسکا پیچھا کیا لیکن دیکھو قیسقمن کی رفتار اِتنی تیز تھی کہ کوئی آدمی اُسے پکڑ نہ سکا۔

۱۱-اور وہ اُنکے پاس گیا جنہوں نے اُسے بھیجا تھا اور اُن سب نے عہد باندھا، ہاں اپنے ابدی خالق کی قسم اُٹھا کر کہ وہ کسی آدمی کو نہیں بتائیں گے کہ فورن کو قیسقمن نے قتل کیا ہے۔

۱۲- سو نیفی کے لوگوں میں قیسقمن پہچانا نہ جاتا تھا، اِس لئے کہ فورن کو قتل کرتے وقت اُس نے بھیس بدل رکھا تھا۔ اور قیسقمن اور اُسکا دستہ جس نے اُسکے ساتھ عہد باندھا، لوگوں میں اِس طرح گھل مل گئے کہ پتہ نہ چل سکے، لیکن جتنے پکڑے گئے اُنہیں موت کی سزا ہُوئی۔

۱۳- اور اب دیکھو لوگوں کی رائے سے پکومنی اپنے بھائی فورن کی جگہ اعلیٰ قاضی اور لوگوں پر حاکم مقرر ہُوا اور یہ اُسکے حق کے مطابق تھا۔ اور یہ سب کچھ قضات کے عہد حکومت کے چالیسویں سال میں ہُوا اور اِس کا اختتام ہُوا۔

۱۴- اور قضا کے عہد حکومت کے اکتالیسویں سال میں ایسا ہُوا کہ لامنوں نے آدمیوں کی بے شمار فوج اِکٹھی کر لی اور اُنہیں تلواروں کے ساتھ اور تیغوں کے ساتھ اور کمانوں کے ساتھ اور تیروں کے ساتھ اور خود کے ساتھ اور سینہ بندوں کے ساتھ اور ہر طرح کی ڈھالوں کی ہر قسم کے ساتھ مسلح کیا۔

۱۵– اور وہ دوبارہ آئے کہ نفیوں کے خلاف جنگ کریں۔ اور کورعنتمر نامی ایک شخص اُن کے آگے تھا اور وہ ضریملہ کی نسل سے تھا۔ اور نفیوں سے اختلاف رکھتا تھا اور وہ ایک جسیم اور قوی آدمی تھا۔

۱۶– سو لامنوں کے بادشاہ جسکا نام تو بلوت تھا جو عیمرون کا بیٹا تھا خیال کرتے ہوئے کہ کورعنتمر مضبوط آدمی ہے جو نفیوں کے سامنے اپنی طاقت اور حکمت سے کھڑا ہو سکتا ہے اِسطرح کہ اُسے بھیجنے سے وہ نفیوں پر غلبہ پا لے گا ——

۱۷– سو اُس نے اُنہیں غصّہ دلانے کے لئے اُکسایا اور اُس نے اپنی فوجوں کو اِکٹھا کیا اور اُس نے کورعنتمر کو اُنکا سردار مقرر کیا اور نفیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے ضریملہ کے مُلک کی طرف جانے کا حُکم دیا۔

۱۸– اور ایسا ہُوا کہ بہت سارے جھگڑوں اور بہت سی حکومتی مُشکلات کے باعث وہ ضریملہ کے مُلک میں محافظوں کی مناسب تعداد نہ رکھ سکے کیونکہ اُنکا خیال تھا کہ لامنی اُن کے ملکُوں کے دل شہر ضریملہ پر حملہ کرنے کی جُرات نہیں کریں گے۔

۱۹– بلکہ ایسا ہُوا کہ کورعنتمر ایک بہت بڑے لشکر کی رہنمائی کرتا ہوا آگے بڑھا اور شہر میں بسنے والوں پر چڑھ آیا اور اُنکا آنا اتنا تیز رفتار تھا کہ نفیوں کو اپنی فوجیں جمع کرنے کا وقت نہ ملا۔

۲۰– سو کورعنتمر نے شہر کے پھاٹک پر محافظوں کو قتل کیا اور اپنے سارے لشکر سمیت شہر کے اندر آ گیا اور اُنہوں نے اُن سب کو قتل کر دیا، جنہوں نے اُنکی مخالفت کی، اِسطرح کہ اُنہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔

۲۱– اور ایسا ہُوا کہ پکومنی جو اعلیٰ قاضی تھا، کورعنتمر کے سامنے سے شہر کی فصیل کی طرف بھاگا۔ اور ایسا ہُوا کہ کورعنتمر نے اُسے فصیل کے ساتھ اتنے زور سے مارا کہ وہ مر گیا۔ اور یوں پکومنی کے دن ختم ہُوئے۔

۲۲– اور اب جب کورعنتمر نے دیکھا کہ ضریملہ کا شہر اُس کے قبضہ میں ہے اور دیکھا کہ نیفی کے لوگ اُسکے سامنے سے بھاگ گئے ہیں اور قتل کیے گئے ہیں اور پکڑے گئے ہیں اور قید میں ڈالے گئے ہیں اور یہ کہ اُس نے سارے مُلک کے مضبوط ترین مرکز پر قبضہ کر لیا ہے، تو اُسکا دل اِسقدر بڑھا کہ وہ سارے مُلک پر چڑھائی کرنے کا سوچنے لگا۔

۲۳– اب وہ ضریملہ کے مُلک میں نہ رُکا بلکہ اپنے بڑے لشکر کے ساتھ فراوانی کے شہر کی طرف بڑھا کیونکہ آگے بڑھ کر تلوار سے اُسکا راستہ کاٹنے کا اُس نے تہیہ کر لیا تھا تاکہ وہ مُلک کے شمالی حصّوں کو حاصل کر لے۔

۲۴– اور یہ سوچ کر کہ اُنکی بڑی قوت مُلک کے مرکز میں ہی ہے، وہ آگے بڑھا اور سوائے چھوٹے گروہوں کے اُنہیں پورے طور پر اکٹھا ہونے کا موقع نہ دیا اور یوں وہ اُن پر چڑھ آئے اور اُنہیں زمین پر مار گرایا۔

۲۵– لیکن دیکھو باوجود اِس کے نفیوں کی بڑی تعداد قتل ہُوئی تھی، کورعنتمر کے مُلک کے مرکز کی طرف آنے سے اُسکی نسبت مرونیہا کو زیادہ فائدہ ہوا۔

۲۶- کیونکہ دیکھو، مرونیہا کا خیال تھا کہ لامنی اُس مُلک کے مرکز میں آنے کی جُرأت نہیں کریں گے، مگر یہ کہ سرحدوں کے آس پاس کے شہروں پر حملہ کریں گے، جیسا کہ وہ اب تک کرتے آئے تھے، سو مرونیہا نے اپنی مضبوط فوجوں کو حُکم دیا کہ سرحدوں کے ساتھ آس پاس کے علاقوں کو قائم رکھیں۔

۲۷- لیکن دیکھو لامنی اُسکی سوچ کے مطابق خوفزدہ نہ تھے بلکہ وہ مُلک کے مرکز میں آ کر دارُالخلافہ شہر پر قبضہ کر چکے تھے جو کہ ضریملہ کا شہر تھا اور مُلک کے اہم ترین شہروں میں سے گُزر کر بے شمار لوگوں، دونوں مردوں عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے تھے، بہت سے شہروں پر اور بہت سے مضبوط مرکزوں پر قابض ہو رہے تھے۔

۲۸- لیکن جب مرونیہا کو یہ پتہ چلا تو اُس نے فوراً لحی کو فوج کے ساتھ آگے اُنکا راستہ روکنے کے لئے بھیجا، قبل اِسکے کہ وہ فراوانی کے مُلک میں آتے۔

۲۹- اور اُس نے یوں ہی کیا اور اُس نے فراوانی کے مُلک میں پہنچنے سے پہلے اُنہیں روکا اور اُنکے ساتھ جنگ کی، اِسطرح کہ وہ ضریملہ کے مُلک کی طرف پیچھے ہٹنے لگے۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ پیچھے ہٹ رہے تھے، مرونیہا نے اُنہیں روکا اور اُنکے ساتھ جنگ کی، اِسطرح بڑی خونریز جنگ ہُوئی، ہاں بہت سے قتل ہُوئے اور قتل ہونے والوں کے شمار میں کورعنتمر بھی ملا۔

۳۱- اور اب دیکھو لامنی کسی طرف بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے، نہ ہی شمال کی طرف نہ جنوب کی طرف، نہ مشرق نہ مغرب کی طرف کیونکہ سب اطراف سے نفیوں نے اُنہیں گھیرا ہُوا تھا۔

۳۲- اور کورعنتمر نے یوں نفیوں کے درمیان لامنوں کو مصیبت میں ڈالا، اِسطرح کہ وہ اب نفیوں کے اختیار میں تھے اور خود قتل ہو چکا تھا اور لامنوں نے خود کو نفیوں کے ہاتھوں کے حوالے کر دیا۔

۳۳- اور ایسا ہُوا کہ مرونیہا نے دوبارہ ضریملہ کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اُن لامنوں کو جو قیدی بنائے گئے تھے، سلامتی کے ساتھ اُس مُلک سے جانے دیا۔

۳۴- اور یوں قضا کے عہد حکومت کا اکتالیسواں سال ختم ہُوا۔

۲ باب

ہیلمین کا بیٹا ہیلمین اعلیٰ قاضی بنتا ہے —— جدعنتن، قیسقمن کے دستے کی رہنمائی کرتا ہے —— ہیلمین کا نوکر قیسقمن کو قتل کرتا ہے اور جدعنتن کا دستہ بیابان میں فرار ہو جاتا ہے۔ قریباً ۵۰-۴۹ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا قضات کے عہد حکومت کے بیالیسویں سال مرونیہا کے لامنوں اور نفیوں کے درمیان امن قائم کر لینے کے بعد، دیکھو اب کوئی نہ تھا جو تختِ عدالت پر بیٹھتا، سو لوگوں میں دوبارہ اِس بات کے متعلق تکرار ہونے لگی کہ تختِ عدالت پر کون بیٹھے گا۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں کی رائے سے ہیلمین

جو کہ ہیلمین کا بیٹا تھا، تختِ عدالت کے لئے
مقرر ہُوا۔
۳- لیکن دیکھو قیسقمن جس نے فورن کو قتل
کیا تھا، ہیلمین کو بھی ہلاک کرنے کے لئے موقع
کی تلاش میں تھا اور اُسے اپنے اُس دستے کی
معاونت بھی حاصل تھی، جو ایک عہد میں داخل
ہوئے تھے کہ کسی آدمی کو اُسکی شرارت کا علم نہ
ہونے دیں گے۔
۴- کیونکہ اُن میں ایک جد عنتن تھا، جو خفیہ اور
لوٹ مار کرنے کے کاموں اور اپنے کلام میں
نہایت مکار اور ماہر تھا، سو وہ قیسقمن کے دستے
کا سردار بنا۔
۵- سو اُس نے اُنکو اور قیسقمن کو ورغلایا کہ اگر وہ
اُسے تختِ عدالت پر بٹھائیں تو وہ اُن کو جو اُسکے
دستے سے ہیں لوگوں پر اقتدار اور اختیار دے گا،
اِس لئے قیسقمن، ہیلمین کی تباہی کا خواہاں تھا۔
۶- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ہیلمین کو قتل کرنے
کے لئے تختِ عدالت کی طرف بڑھا تو دیکھو
ہیلمین کے ایک نوکر نے جو رات کے وقت
بھیس بدل کر باہر نکلا ہُوا تھا، اُنکے منصوبے کو
جان لیا تھا، جو اُس دستے نے ہیلمین کو قتل کرنے
کے لئے بنایا تھا——
۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ قیسقمن سے ملا اور اُسے
ایک نشان دیا، سو قیسقمن نے اپنے آنے کا مقصد
بتایا اور خواہش کی کہ وہ اُسے تختِ عدالت کی
طرف لے جائے تاکہ وہ ہیلمین کو قتل کر دے۔
۸- اور جب ہیلمین کا نوکر قیسقمن کے دل کی
ساری بات جان چکا اور یہ کہ اُسکا مقصد قتل کرنا
تھا اور یہ کہ اُن سب کا مقصد بھی یہی تھا جو اُسکے
دستے سے تعلق رکھتے تھے، قتل اور لُوٹ مار اور
اقتدار حاصل کرنا تھا (اور یہ اُنکا خفیہ منصوبہ تھا اور
اُنکی سازش تھی) ہیلمین کے نوکر نے قیسقمن
سے کہا کہ آؤ تختِ عدالت کی طرف چلیں۔
۹- اب اِس بات سے قیسقمن نہایت خوش ہوا
کیونکہ اُس نے سوچا کہ اب وہ اپنا منصوبہ پورا
کرے گا، لیکن دیکھو جب وہ تختِ عدالت کی
طرف جا رہے تھے، ہیلمین کے نوکر نے قیسقمن
کے دل میں خنجر اُتار دیا اور وہ بغیر چلائے مُردہ
ہو کر گرا۔ اور وہ بھاگا اور ہیلمین کو وہ سب کچھ بتایا
جو اُس نے دیکھا اور سنا اور کیا تھا۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ ہیلمین نے لُٹیروں اور
خُفیہ قاتلوں کے اُس دستے پر قابو پانے کے لئے
بعض کو بھیجا تاکہ اُنکو قانون کے مطابق موت کی
سزا دی جائے۔
۱۱- لیکن دیکھو جب جد عنتن نے دیکھا کہ
قیسقمن واپس نہیں لوٹا تو ڈرا مبادا کہ وہ مارا جائے،
اُس نے اپنے دستے کو اپنے پیچھے آنے کا حُکم دیا۔
اور وہ مُلک سے ایک خفیہ راستے کے ذریعے بیابان
میں بھاگ گئے اور یوں جب ہیلمین نے اُنکو
پکڑنے کے لئے بھیجا تو وہ کہیں نہ ملے۔
۱۲- اور اُس جد عنتن کے متعلق بعد میں اور بتایا
جائے گا۔ اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے
عہدِ حکومت کا بیالیسواں سال ختم ہُوا۔
۱۳- اور دیکھو اِس کتاب کے آخر میں تُم جان لو
گے کہ یہ جد عنتن زوال کا سبب بنا، ہاں بلکہ نیفی
کے لوگوں کے قریباً بالکل فنا ہونے کا۔

۱۴- دیکھو میرا مطلب ہیلیمن کی کتاب کے اختتام سے نہیں بلکہ نیفی کی کتاب کے اختتام سے ہے، جس سے کہ مَیں نے تمام احوال لئے ہیں جو کہ مَیں نے لکھ دیئے ہیں۔

۳ باب

کئی نفیوں کا شمالی سرزمین کی طرف ہجرت کر جانا — وہ سیمنٹ سے مکان تیار کرتے ہیں اور بہت ساری تواریخ لکھتے ہیں — لاکھوں تبدیل ہوتے ہیں اور بپتسمہ پاتے ہیں — خُدا کا کلام انسان کی نجات کی طرف رہنمائی کرتا ہے — ہیلیمن کا بیٹا نیفی تختِ عدالت پر بیٹھتا ہے۔ قریباً ۴۹-۳۹ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ قضا کے عہدِ حکومت کے تینتالیسویں سال میں سوائے تھوڑے تکبر کے جو کہ کلیسیا میں تھا، کوئی بڑا جھگڑا نہ اُٹھا جس کے باعث لوگوں میں معمولی اختلافِ رائے ہُوا لیکن اِن معاملات کو تینتالیسویں سال کے اختتام تک سُلجھا لیا گیا۔

۲- اور چوالیسویں سال میں لوگوں میں کوئی جھگڑا نہ ہُوا نہ ہی پینتالیسویں سال میں کوئی بڑا جھگڑا اُٹھا۔

۳- اور ہاں ایسا ہُوا کہ چھیالیسویں سال میں بڑے جھگڑے اور اختلاف رہے، جس میں کہ ایک بڑی تعداد ضریملہ کے مُلک سے شمالی سرزمین کی میراث لینے کے لئے وہاں چلی گئی۔

۴- اور اُنہوں نے ایک طویل فاصلے تک سفر کیا، اِسطرح کہ بڑی جھیلوں اور دریاؤں کے پاس آگئے۔

۵- ہاں اور بلکہ وہ مُلک کے اُن تمام حصّوں میں پھیل گئے، ہر اُس حصّے میں جو اُن باشندوں کی وجہ سے جو پہلے مُلک کے وارث تھے، جو ویران نہ ہوا تھا اور بغیر درختوں کے نہ تھا۔

۶- اور اب مُلک کا کوئی حصّہ ویران نہ تھا، سوائے اِسکے کہ وہاں درخت نہ تھے، لیکن لوگوں کی بڑی بربادی کے باعث جو مُلک میں پہلے آباد تھے، یہ سرزمین ویرانہ کہلاتی تھی۔

۷- اور چونکہ اُس مُلک کی سطح پر درخت تھوڑے تھے، سو وہ لوگ جو وہاں گئے سیمنٹ کے استعمال میں نہایت ماہر ہو گئے، سو جن مکانوں میں وہ رہتے اُنہیں وہ سیمنٹ سے تعمیر کرتے تھے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ پھلے پھولے اور بڑھ گئے اور جنوبی سرزمین سے شمالی سرزمین کی طرف بڑھے اور اِسقدر پھیل گئے کہ جنوبی سمندر سے شمالی سمندر تک اور مغربی سمندر سے مشرقی سمندر تک زمین کی ساری سطع پر چھانے لگے۔

۹- اور شمالی سرزمین کے لوگ خیموں اور سیمنٹ کے مکانوں میں رہتے تھے اور اُنہوں نے ہر ایک درخت کو جو سطحِ زمین پر سے پھوٹا بڑھنے دیا تاکہ وقت آنے پر لکڑی سے اپنے مکانوں، ہاں اپنے شہروں اور اپنی ہیکلوں اور اپنے عبادتخانوں اور اپنی عبادت گاہوں اور اپنی ہر قسم کی عمارتوں کی تعمیر کر سکیں۔

۱۰- اور ایسا ہُوا چونکہ شمالی سرزمین میں لکڑی بہت کم ہوتی، سو بہت ساری اُنہوں نے جہازوں کے ذریعے وہاں بھیجی۔

۱۱- اور یوں اُنہوں نے شمالی سرزمین کے

لوگوں کو کئی شہر لکڑی اور سیمنٹ دونوں سے تعمیر کرنے کے قابل بنایا۔
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ عمون کے کئی لوگ بھی جو پیدائش کے اعتبار سے لامن تھے، اِس سرزمین میں چلے گئے۔
۱۳- اور اب اِن لوگوں کے کاموں کے متعلق اِن کئی لوگوں نے کئی ایک تواریخ لکھ رکھی ہیں، جو اِن کے متعلق بڑی مفصّل اور جامع ہیں۔
۱۴- لیکن دیکھو اِن لوگوں کی تواریخ کا سواں حصّہ بھی، ہاں لامنوں اور اور نیفیوں کے احوال اور اُنکی جنگیں اور جھگڑے اور اختلاف اور اُنکی منادی اور اُنکی نبوّتیں اور اُنکی جہاز رانی اور اُنکا جہاز بنانا اور اُنکا ہیکلیں اور عبادت گاہیں اور اُنکا عبادت خانے تعمیر کرنا اور اُنکی راستبازی اور اُنکی بدی اور اُنکے قتل وغارت اور اُنکی چوریاں اور اُنکی لُوٹ مار اور اُنکی ہر قسم کی مکروہات اور حرامکاری کا حال جو اِس کتاب میں نہیں لکھا جا سکتا۔
۱۵- لیکن دیکھو بہت سی کتابیں اور ہر قسم کی تواریخ ہے اور یہ زیادہ تر نیفیوں کے پاس ہی رہی۔
۱۶- اور اُنہیں نیفیوں کی ایک نسل سے دوسری نسل کے سپرد اُس وقت تک کیا جاتا رہا جب تک کہ وہ گناہ میں نہ گرے اور تب وہ ہلاک ہُوئے لُوٹ لئے گئے اور شکار کئے گئے اور نکال دیے گئے اور قتل کر دیے گئے اور زمین کی سطح پر پراگندہ کیے گئے اور لامنوں میں مل گئے اور وہ پھر نیفی نہ کہلائے اور بدکار اور وحشی اور خونخوار بن گئے، ہاں بلکہ لامنی بن گئے۔
۱۷- اور اب میں پھر اپنے احوال کی طرف آتا ہُوں، جب نیفی کے لوگوں کے درمیان شدید جھگڑا اور رکاوٹیں، اور جنگیں، اور مخالفتیں ہو چکیں تو جو مَیں نے کہا تھا ہو چکا ہے۔
۱۸- قضا کے عہد حکومت کا چھیالیسواں سال ختم ہُوا۔
۱۹- اور ہاں ایسا ہُوا سنتالیسویں اور اڑتالیسویں سال میں بھی مُلک میں ایک بڑا جھگڑا رہا۔
۲۰- اس کے باوجود ہیلمین نے تخت عدالت پر سے سب کے ساتھ انصاف کیا اور برابر جانا، ہاں اُس نے آئین اور فیصلوں اور خُدا کے احکام کی پابندی کی اور وہ مسلسل وہی کچھ کرتا، جو خُدا کی نظر میں دُرست تھا اور وہ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلا، اِس طرح یہ ہُوا کہ وہ مُلک میں خوش حال ہُوا۔
۲۱- اور ایسا ہُوا کہ اُسکے دو بیٹے تھے۔ اُس نے بڑے کا نام نیفی اور چھوٹے کا نام لحی رکھا۔ اور وہ خُداوند میں بڑھنے لگے۔
۲۲- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے اڑتالیسویں سال کے آخر میں، نیفی کے لوگوں میں جنگیں اور جھگڑے قدرے ختم ہونے لگے۔
۲۳- اور ایسا ہُوا کہ قضا کے عہد حکومت کے اُنچاسویں سال میں سارے مُلک میں مسلسل امن قائم رہا، ماسوائے اُن چھوٹی چھوٹی خفیہ سازشوں کے جو جد عنتن ڈاکو نے اُس مُلک کے زیادہ آبادی والے حصّوں میں پھیلا رکھی تھیں، جنکا اُس وقت اُنکو علم نہ تھا جو حکومت کے سربراہ تھے، اِس لئے وہ اُنہیں مُلک سے ختم نہ کر سکے تھے۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ اُسی سال کلیسیا میں بہت زیادہ خوش حالی تھی، اِسطرح کہ ہزاروں لوگوں نے توبہ کے لئے بپتسمہ لیا اور کلیسیا میں شامل ہُوئے۔

۲۵- اور کلیسیا نہایت خوش حال تھی اور لوگوں پر اتنی زیادہ برکت تھی کہ اعلیٰ کاہن اور اُستاد بھی نہایت حیران تھے۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ کئی جانوں کے بپتسمہ لینے اور کلیسیا میں اُن کو، ہاں بلکہ لاکھوں کو متحد کرنے کے لئے خُداوند کا کام بڑھتا رہا۔

۲۷- یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند اُن پر رحم کرتا ہے، جو اپنے دل کے نیک ارادوں سے اُسکے پاک نام میں دُعا مانگتے ہیں۔

۲۸- ہاں یوں ہم دیکھتے ہیں کہ بہشت کے دروازے اُن سب کے لئے کُھلے ہیں، جو خُدا کے بیٹے یعنی یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

۲۹- ہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جو کوئی خُدا کے کلام کو تھامے رکھتا ہے، جو کہ زندہ اور طاقتور ہے، جو ابلیس کی تمام مکاری اور فریب اور پھندوں کو کاٹ ڈالتا ہے اور مسیح کے لوگوں کو تباہی کے اُس ابدی گڑھے سے گزارنے کے لئے تنگ اور سکڑے راستے کی طرف لے جاتا ہے، جو شریروں کو نگلنے کے لئے تیار کیا گیا ہے——

۳۰- اور اُنکی جانوں کو جگہ دیتا ہے، ہاں اُن کی غیر فانی جانوں کو آسمان کی بادشاہی میں ابرہام اور اسحاق اور یعقوب اور ہمارے تمام مُقدّس باپ دادا کے ساتھ خُدا کے دہنے ہاتھ بٹھاتا ہے تاکہ پھر کبھی دور نہ ہوں۔

۳۱- اور اِس سال ضریملہ کے مُلک اور اردگرد کے تمام علاقوں میں مسلسل شادمانی رہی بلکہ اُس سارے مُلک میں جس پر نفیوں کا قبضہ تھا۔

۳۲- اور ایسا ہُوا سال کے باقی ماندہ حصّے میں امن اور نہایت زیادہ شادمانی رہی اور ہاں قضاۃ کے عہد حکومت کے پچاسویں سال میں بھی مسلسل امن اور شادمانی رہی۔

۳۳- اور قضا کے عہد حکومت کے اکیانوے سال میں بھی امن تھا، سوائے اُس تکبر کے جو کلیسیا میں داخل ہونے لگا تھا—— خُدا کی کلیسیا میں نہیں بلکہ اُن لوگوں کے دلوں میں جو خُدا کی کلیسیا سے اپنا تعلق ظاہر کرتے تھے——

۳۴- اور اُن کا غرور اتنا بڑھا کہ وہ اپنے ہی بھائیوں پر ظلم کرنے لگے۔ اب یہ ایک بہت بڑی بُرائی تھی، جس سے کہ حلیم لوگوں میں زیادہ تر کو یہ ظلم برداشت کرنا پڑا اور بہت سی مصیبتوں میں سے گزرنا پڑا۔

۳۵- تو بھی وہ کثرت سے روزہ رکھتے اور دُعا کرتے اور اپنی فروتنی میں مضبوط سے مضبوط اور اپنی جانوں کے لئے خوشی اور تسلی پانے کے لئے مسیح پر ایمان میں قوی سے قوی تر ہُوئے، ہاں بلکہ اُنھوں نے اپنے دلوں کو پاک اور صاف کر لیا اور یہ پاکیزگی خُدا کی حضوری میں اپنے دلوں کو رجوع کرنے کے باعث ہُوئی۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ باونواں سال بھی امن کے ساتھ ختم ہو گیا، سوائے اُس بہت زیادہ غرور کے، جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا اور اِس کا

سبب مُلک میں اُنکی بہت زیادہ دولت اور خوش حالی تھی اور یہ دن بدن اُن میں بڑھتا گیا۔
۳۷-اور ایسا ہُوا کہ ترپینویں سال میں ہیلیمن رحلت کر گیا اور اُسکا بڑا بیٹا نیفی، اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ انصاف اور راستی سے تخت عدالت پر بیٹھا اور ہاں خُدا کے احکام مانتا رہا اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلا۔

۴ باب

منکر نیفی اور لامنی فوجیں متحد ہو جاتی اور ضریملہ کے مُلک پر قبضہ کر لیتی ہیں — نیفیوں کو اُنکی بدی کے سبب شکست ہوتی ہے — کلیسیا بھٹکتی اور لوگ لامنوں کی مانند کمزور ہوتے ہیں۔ قریباً ۳۸-۳۰ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ چونویں سال کلیسیا میں بڑا اختلاف تھا اور لوگوں میں جھگڑا بھی تھا، اِس قدر کہ وہاں بڑی خونریزی ہُوئی۔
۲- اور باغی حصّے کو قتل کیا گیا اور مُلک سے باہر نکال دیا گیا اور وہ لامنوں کے بادشاہ کے پاس چلے گئے۔
۳- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے نیفیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے لامنوں کو اُکسانے کی کوشش کی، لیکن دیکھو لامنی اتنے خوفزدہ تھے کہ اُنہوں نے اُن منکروں کی باتوں پر کان نہ لگائے۔
۴-بلکہ قضا کے عہد حکومت کے چھپنویں سال میں ایسا ہُوا کہ نیفیوں میں سے منکر جو لامنوں کے پاس گئے تھے اور وہ اُن دوسروں کے ساتھ نیفیوں کے خلاف اُنکے غصّے کو اُبھارنے میں کامیاب ہُوئے اور وہ اُس سارے سال میں جنگ کی تیاری کرتے رہے۔
۵-اور ستاونویں سال میں وہ نیفیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آئے اور اُنہوں نے موت کا کام شروع کر دیا، ہاں اِسطرح کہ قضا کے عہد حکومت کے اٹھاونویں سال وہ ضریملہ کے مُلک پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہُوئے اور ہاں اُن سب علاقوں پر بھی جو فراوانی کے مُلک کے قریب تھے۔
۶- اور نیفیوں اور مرونیہا کی فوجوں کو فراوانی کے مُلک میں دھکیل دیا گیا۔
۷-اور وہاں اُنہوں نے مغربی سمندر سے لے کر بلکہ مشرق تک لامنوں کے خلاف قلعہ بندی کی، نیفیوں کے لئے اُس سرحد کیساتھ یہ ایک دن کا سفر تھا، جسکی اُنہوں نے قلعہ بندی کی اور اُنکی فوجوں نے اپنے شمالی مُلک کے دفاع کے لئے یہاں ڈیرے ڈالے تھے۔
۸-اور یوں نیفیوں کے اُن منکروں نے لامنوں کی بے شمار فوج کی مدد سے نیفیوں کی اُس تمام ملکیت پر قبضہ کر لیا جو جنوبی مُلک میں تھی۔ اور یہ سب کچھ قضا کے عہد حکومت کے اٹھاونویں اور اُنسٹھویں سال میں ہُوا۔
۹- اور ایسا ہُوا کہ قضا کے عہد حکومت کے ساٹھویں سال میں مرونیہا مُلک کے بہت سے حصّوں کو اپنی فوجوں کے ساتھ دوبارہ لینے میں کامیاب ہُوا، ہاں اُس نے دوبارہ بہت سے شہر حاصل لے لئے جو لامنوں کے ہاتھوں میں چلے گئے تھے۔
۱۰- اور قضا کے عہد حکومت کے اکسٹھویں

سال میں ایسا ہُوا کہ وہ اپنی ساری ملکیت کا نصف حصّہ دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہُوئے۔

۱۱- اب نیفیوں کا بہت زیادہ نقصان اور اُن میں بہت زیادہ خونریزی نہ ہوتی، اگر اُن میں یہ بدی اور مکروہات نہ ہوتیں اور ہاں یہ اُن لوگوں میں بھی تھیں جو خُدا کی کلیسیا سے تعلق ظاہر کرتے تھے۔

۱۲- اور یہ اُن کے دلوں کے تکبر کے باعث تھا، اُنکی بہت زیادہ امیری کے باعث، ہاں یہ غریبوں پر ظلم کرنے، بھوکوں کو روٹی نہ دینے، ننگوں کو کپڑوں سے محروم رہنے دینے اور اپنے حلیم بھائیوں کو طمانچے مارنے، مُقدّس چیزوں پر ٹھٹھا کرنے، نبوّت اور مکاشفہ کی رُوح کا انکار کرنے، قتل و غارت، لوٹ مار، جھوٹ، چوری، زناکاری، بڑے جھگڑے کھڑے کرنے اور نیفی کے مُلک میں لامنوں کے پاس چلے جانے کے باعث ——

۱۳- اور اِس بڑی شرارت اور اپنی ہی طاقت پر گھمنڈ کرنے کے سبب اُنہیں اُنکے حال پر چھوڑ دیا گیا، سو اُن میں خوش حالی نہ رہی بلکہ وہ مصیبت زدہ ہُوئے اور مارے گئے اور لامنوں کے سامنے سے اُنہیں نکال دیا گیا، یہاں تک کہ اُنہوں نے قریباً اپنی سب زمینوں کی ملکیت کھو دی۔

۱۴- لیکن دیکھو اُنکی بدی کے سبب مرونیہا نے اُن لوگوں کو بہت ساری باتوں کی تعلیم دی اور نیفی اور لحی نے بھی جو ہیلمین کے بیٹے تھے، لوگوں کو بہت ساری باتوں کی تعلیم دی اور ہاں اُنکی بدیوں سے متعلق اُن پر بہت ساری باتوں کی نبوت کی کہ اُنکے ساتھ کیا ہو گا، اگر وہ اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے توبہ کی، اور جتنی زیادہ اُنہوں نے توبہ کی وہ اتنے ہی خوش حال ہونے لگے۔

۱۶- پس جب مرونیہا نے دیکھا کہ اُنہوں نے توبہ کر لی ہے تو وہ جُرأت کر کے اُن کی رہنمائی کرتا ہُوا جگہ جگہ اور شہر شہر گیا، یہاں تک کہ اُنہوں اپنی جائیداد کا نصف اور اپنی ساری زمینوں کا نصف دوبارہ حاصل کر لیا۔

۱۷- اور یوں قضا کے عہد حکومت کے اِکسٹھویں سال کا اختتام ہُوا۔

۱۸- اور قضا کے عہد حکومت کے باسٹھویں سال میں ایسا ہُوا کہ مرونیہا، لامنوں سے اور ملکیت حاصل نہ کر سکا۔

۱۹- سو اُنہوں نے اپنی باقی ماندہ زمینیں حاصل کرنے کی کوشش ترک کر دی کیونکہ لامن شمار میں بہت زیادہ تھے کہ اُنہیں اب مغلوب کرنا نیفیوں کے لئے ممکن نہ تھا، سو مرونیہا نے اپنی تمام فوجیں اُن علاقوں کا دفاع کرنے کے لئے استعمال کیں، جنہیں اُس نے دوبارہ لے لیا تھا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کی کثیر تعداد کے باعث نیفی بڑے خوفزدہ تھے مبادا کہ وہ مغلوب ہو جائیں اور کُچلے اور قتل کیے جائیں اور فنا کر دیے جائیں۔

۲۱- ہاں اب وہ ایلما کی نبوّتیں اور مضایاہ کی باتوں کو یاد کرنے لگے اور اُنہوں نے جانا کہ وہ بڑے سرکش لوگ رہے تھے اور وہ خُدا کے حُکموں کو ناچیز سمجھتے رہے تھے۔

۲۲- اور یہ کہ اُنہوں نے موسیٰ کی شریعت کو بدل دیا اور اپنے پاؤں تلے روند دیا تھا یعنی اُن قوانین کو جو خُداوند نے اُسے لوگوں کو دینے کا حُکم دیا تھا اور اُنہوں نے دیکھا کہ اُنکے قوانین گمراہ کُن ہو چکے ہیں اور یہ کہ وہ بدکار لوگ بن گئے ہیں بلکہ اب تو وہ لامنوں کی مانند ہوگئے ہیں۔

۲۳- اور اُنہی کی بدی کے سبب کلیسیا بھٹکنے لگی ہے اور کہ وہ نبوت کی رُوح اور مکاشفے کی رُوح کا انکار کرنے لگے ہیں اور خُدا کی سزا اُن کے چہروں کو گھورتی تھی۔

۲۴- اور اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اپنے لامنی بھائیوں کی طرح کمزور ہو چکے ہیں اور یہ کہ خُداوند کا رُوح اب اُن کی حفاظت نہیں کرتا، ہاں بلکہ اُن پر سے ہٹا لیا گیا ہے، اِسلئے کہ خُداوند کا رُوح ناپاک ہیکلوں میں قیام نہیں کرتا ——

۲۵- اِسلئے خُداوند نے اُنہیں اپنی معجزانہ اور بے مثل قُدرت سے اُنکی حفاظت کرنی چھوڑ دی ہے کیونکہ وہ بے یقینی اور خوفناک بدی کی حالت میں گر چکے ہیں اور اُنہوں نے دیکھا کہ لامنوں کی تعداد اُن سے کہیں زیادہ ہے اور سوائے اِسکے کہ وہ خُداوند اپنے خُدا کی طرف لگے رہیں، وہ بہر صورت ہلاک ہوں گے۔

۲۶- کیونکہ دیکھو اُنہوں نے جان لیا تھا کہ آدمی کے بدلے آدمی کے مقابلے میں بھی لامنوں کی قوت اُنکی قوت سے زیادہ تھی۔ اور یوں وہ بڑی خطاؤں میں گر چکے تھے، ہاں یوں وہ چند ہی سالوں میں اپنی خطاؤں کے سبب کمزور ہوگئے تھے۔

باب ۵

نیفی اور لحی اپنے آپ کو منادی کے لئے وقف کرتے ہیں —— اُنکے نام اُنہیں اپنے باپ دادا کی مانند نیک زندگی گزارنے کی یاد دلاتے ہیں —— مسیح اُنکو مخلصی دیتا ہے جو توبہ کرتے ہیں —— نیفی اور لحی بہت سے لوگوں کو تبدیل کرتے اور قیدخانہ میں ڈالے جاتے ہیں اور آگ اُنکو گھیر لیتی ہے —— تین سو لوگوں پر تاریکی کا بادل سایہ کرتا ہے —— زمین لرزتی ہے اور ایک آواز لوگوں کو توبہ کا حُکم دیتی ہے —— نیفی اور لحی فرشتوں سے باتیں کرتے اور ہجوم آگ میں گھر جاتا ہے۔ قریباً ۳۰ ق م۔

۱- اور دیکھو ایسا ہُوا کہ اُسی سال نیفی نے تختِ عدالت زیضرم نامی ایک آدمی کے سپرد کیا۔

۲- چونکہ اُنکے قوانین اور اُنکی حکومتیں لوگوں کی رائے سے قائم ہوتی تھیں اور جنہوں نے بدی کو چنا اُنکی تعداد نیکی کو چُننے والوں سے زیادہ تھی، سو وہ اب تباہی کے لئے پک رہے تھے کیونکہ قوانین بگڑ چکے تھے۔

۳- ہاں اور یہی کچھ نہیں بلکہ وہ لوگ اتنے سرکش ہوگئے تھے کہ قانون اور انصاف کی اُن پر کوئی حکمرانی نہ رہی تھی، صرف یہ کہ اُنہیں اب تباہ ہونا تھا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اُن کی بدی کی وجہ سے آرزدہ ہوا اور اُس نے تختِ عدالت چھوڑ دیا اور اپنے باقی ماندہ ایّام خُدا کے کلام کی منادی کرنے میں گزارے اور اُس کے بھائی لحی نے بھی اپنے باقی ماندہ تمام ایّام اُسکی طرح گزارے۔

۵- کیونکہ اُنہوں نے وہ باتیں یاد رکھیں، جو

اُنکے باپ ہیلیمن نے اُن سے کہی تھیں۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے کہیں۔

۶- میرے بیٹو دیکھو، میری خواہش ہے کہ تُم خُدا کے حُکموں کو ماننا یاد رکھو اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم لوگوں پر اِن باتوں کا اعلان کرو۔ دیکھو میں نے تُمہیں اپنے پہلے باپ دادا کے نام دیئے ہیں جو یروشلم کی سرزمین سے آئے اور مَیں نے یہ اِس لئے کیا کہ جب تم اپنے ناموں کو یاد کرو تو وہ تُمہیں یاد آئیں اور جب تُم اُنہیں یاد کرو تو تُم اُنکے کاموں کو یاد کرو اور جب تُم اُنکے کاموں کو یاد کرو تو تُم جان سکو کہ کہے اور لکھے جانے کے موافق وہ نیک تھے۔

۷- سو میرے بیٹو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم وہ کام کرو جو نیک ہوں تاکہ تُمہارے متعلق کہا اور لکھا جائے، جسطرح اُنکے متعلق کہا اور لکھا گیا ہے۔

۸- اور اب میرے بیٹو دیکھو، مَیں تُم سے قدرے اور کچھ کی بھی خواہش کرتا ہُوں جو کہ یہ خواہش ہے کہ تُم کوئی ایسا کام نہ کرنا کہ شیخی باز بن جاؤ بلکہ وہ کام کرنا، جس سے تُمہارے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو، ہاں جو ابدی ہے، جسکی قدر گھٹتی نہیں، ہاں تاکہ تُمہارے پاس ابدی زندگی کی وہ قیمتی نعمت ہو، جسکے خیال کرنے کی ہمارے پاس وجہ ہے کہ جو ہمارے باپ دادا کو بخشی گئی۔

۹- یاد کرو میرے بیٹو جو باتیں بنیمین بادشاہ نے اپنے لوگوں سے کہیں، یاد کرو ہاں یاد رکھنا کہ یسوع مسیح جو کہ آنے والا ہے، کے کفّارہ دینے والے خون کے علاوہ کوئی ایسا وسیلہ یا راہ نہیں جس سے کہ انسان نجات پا سکے، ہاں یاد رکھو کہ وہ جہان کو مخلصی دینے کے لئے آتا ہے۔

۱۰- اور وہ باتیں بھی یاد رکھو جو امیولک نے امونیہا کے شہر میں زیضرم سے کہیں، کیونکہ اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند یقیناً اپنے لوگوں کو مخلصی دینے آئے گا، لیکن اُنکے گناہوں میں اُنہیں مخلصی دینے نہیں بلکہ اُنکے گناہوں سے مخلصی دینے۔

۱۱- اور اُسے اپنے باپ کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے کہ توبہ کرنے والوں کو اُن کے گناہوں سے مخلصی دے، سو اُس نے اپنے فرشتے بھیجے ہیں کہ توبہ کی شرائط کی خوشخبری کا اعلان کریں جو کہ اُن کی رُوحوں کی نجات کے لئے اُنہیں مخلصی دینے والے کے اختیار میں لاتی ہیں۔

۱۲- اور اب میرے بیٹو یاد رکھو، یاد رکھو کہ تُمہیں اپنی تعمیر کی بنیاد اُس مخلصی دینے والے کی اُس چٹان پر رکھنی ہے جو کہ مسیح خُدا کا بیٹا ہے تاکہ جب ابلیس طوفانی ہَوائیں اور گردباد میں اپنے تیر چلائے، ہاں جب اُسکے اولے اور خوفناک طوفان تُم سے ٹکرائیں تو یہ تُم پر غالب آکر تُمہیں بدحالی کی خلیج اور نہ ختم ہونے والے عذاب میں نہ کھینچ لائیں، چونکہ تُم اُس چٹان پر تعمیر ہُوئے ہو گے جو پختہ بنیاد ہے، ایک ایسی بنیاد جس پر اگر آدمی بنیاد ڈالے تو وہ نہ گرے گا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ یہ وہ باتیں تھیں جنکی ہیلیمن نے اپنے بیٹوں کو تعلیم دی، ہاں اُس نے اُنہیں بہت ساری باتیں سکھائیں جو لکھی نہیں گئیں اور بہت ساری باتیں ہیں جو لکھی بھی گئیں ہیں۔

۱۴- اور اُنہوں نے اُسکی باتیں یاد رکھیں اور سو اُنہوں نے خُدا کے حُکموں کو مانا اور نیفی کے تمام لوگوں میں خُدا کے کلام کی تعلیم دینے کے لئے فراوانی کے شہر سے ابتدا کی۔

۱۵- اور وہاں سے جد کے شہر کو اور جد کے شہر سے میولک کے شہر کو۔

۱۶- اور بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر یہاں تک کہ وہ نیفی کے اُن تمام لوگوں میں گئے، جو شمالی مُلک میں تھے اور وہاں سے ضریملہ کے مُلک میں لامنوں کے پاس گئے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے بڑے زور کے ساتھ منادی کی، اِسطرح کہ اُنہوں نے اُن کئی منکروں کو شرمندہ کیا، جو نیفیوں کے پاس سے چلے گئے تھے، اِسطرح کہ وہ آگے آئے اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور توبہ کی اور بپتسمہ پایا اور فوراً اپنی اُن غلطیوں کی تلافی کرنے کی کوشش کے لئے جو اُن سے ہوئی تھیں، نیفیوں کے پاس واپس آئے۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اور لحی نے لامنوں میں بڑی قُدرت اور اختیار کے ساتھ منادی کی کیونکہ اُنہیں کلام کرنے کی قُدرت اور اختیار بخشا گیا تھا اور وہ بھی بخشا گیا تھا، جو اُنہیں اُنکو کہنا تھا۔

۱۹- پس اُنکی اُنہیں قائل کرنے کی باتوں سے لامنی بہت حیران ہُوئے اِسطرح کہ ضریملہ کے مُلک اور گردونواح میں آٹھ ہزار لامنوں نے توبہ کے لئے بپتسمہ لیا اور اپنے باپ دادا کی بُری روایتوں کو تسلیم کر لیا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اور لحی وہاں سے نیفی کے مُلک میں گئے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کی فوج نے اُنہیں پکڑا اور قید خانے میں ڈال دیا، ہاں بلکہ اُسی قید خانہ میں جس میں عمون اور اُسکے بھائیوں کو لمحی کے نوکروں نے ڈالا تھا۔

۲۲- اور اُنہیں کھانا دیے بغیر قید خانے میں کئی دنوں تک رکھنے کے بعد دیکھو وہ قید خانہ میں اُن کو لینے گئے تاکہ اُن کو قتل کر دیں۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اور لحی گویا آگ میں گھرے ہُوئے تھے، اِسطرح کہ اُنہیں اِس ڈر سے اُن پر ہاتھ ڈالنے کی جُرأت نہ ہُوئی مبادا کہ وہ جل جائیں۔ لیکن نیفی اور لحی کو کچھ نہ ہُوا بلکہ وہ آگ کے بالکل درمیان میں کھڑے رہے اور اُنہیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔

۲۴- اور جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ آگ کے ستون میں گھرے ہیں اور یہ کہ اُنہیں کچھ نہیں ہو رہا تو اُنکے دلوں کو حوصلہ ہُوا۔

۲۵- کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ لامنوں نے اُن پر ہاتھ ڈالنے کی جُرأت نہیں کی نہ ہی اُن کے نزدیک آنے کی جُرأت کی بلکہ وہ حیرت کے باعث جیسے گونگے ہو گئے ہوں۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اور لحی اُنکے سامنے کھڑے ہُوئے اور یہ کہہ کر اُن سے کلام کرنے لگے کہ ڈرو مت کیونکہ دیکھو یہ خُدا ہے، جس نے تُمہیں یہ حیرت انگیز چیز دکھائی ہے، جس میں تُمہیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں قتل کرنے کے لئے تُم ہم پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔

۲۷-اور دیکھو جب وہ یہ باتیں کہہ چکے تو زمین بہ شدت لرزی اور قید خانے کی دیواریں ایسے لرزیں گویا زمین پر گرنے کو ہیں، لیکن دیکھو وہ نہ گرے۔اور دیکھو وہ جو قید خانے میں تھے، وہ لامنی اور نیفی تھے جو کہ منکر تھے۔

۲۸-اور ایسا ہُوا کہ تاریکی کے بادل نے اُن پر سایہ کر دیا اور اُن پر شدید خوف چھا گیا۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ ایک آواز سُنائی دی گویا وہ تاریکی کے اُن بادلوں میں سے آئی ہو کہ تُم توبہ کرو، تُم توبہ کرو اور میرے اُن خادموں کو ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرو جنہیں میں نے تُمہارے پاس خوشخبری کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

۳۰-اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے یہ آواز سُنی اور دیکھا کہ یہ گرج کی آواز نہیں، نہ ہی یہ تیز اور بے ہنگم آواز تھی بلکہ دیکھو یہ دبی ہوئی ہلکی نرم تھی گویا یہ ایک سرگوشی ہو اور اُس نے جان کو اندر تک چھید دیا—

۳۱- اور دیکھو نرم آواز کے باوجود زمین بہ شدت لرزی اور قید خانہ کی دیواریں پھر کانپیں گویا زمین پر گرنے کو ہُوں اور دیکھو تاریکی کا بادل جس نے اُن پر سایہ کیا ہوا تھا دور نہ ہوا—

۳۲-اور دیکھو یہ کہتے ہُوئے پھر آواز آئی تُم توبہ کرو، تُم توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی جلد آنے کو ہے اور اب میرے خادموں کو ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرنا اور ایسا ہُوا کہ زمین پھر لرزی اور دیواریں کانپیں۔

۳۳- اور تیسری بار پھر آواز سُنائی دی اور اُن سے حیرت انگیز باتیں کیں، جو انسان بیان نہیں کر سکتا اور دیواریں پھر کانپیں اور زمین ایسے لرزی گویا ٹوٹ کر ٹکڑے ہونے کو ہے۔

۳۴-اور ایسا ہُوا کہ لامنی تاریکی کے بادل کے باعث جس نے اُن پر سایہ کیا ہوا تھا بھاگ نہ سکتے تھے اور ہاں وہ اُس خوف کے باعث جو اُن پر چھایا ہوا تھا حرکت کرنے سے قاصر تھے۔

۳۵-اب اُن کے درمیان ایک تھا، جو پیدائشی اعتبار سے نیفی تھا اور جسکا تعلق کبھی خُدا کی کلیسیا سے رہا تھا، لیکن اُن سے منکر ہو چکا تھا۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ وہ مُڑا اور دیکھو اُس نے تاریکی کے بادل میں سے نیفی اور لحی کے چہروں کو دیکھا اور دیکھو وہ بہت زیادہ چمکتے تھے گویا فرشتوں کے چہرے ہوں اور اُس نے دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائی ہُوئی ہیں اور وہ یوں کھڑے تھے گویا باتیں کر رہے ہیں یعنی بُلند آواز کے ساتھ، اُن ہستیوں کیساتھ کلام کر رہے ہیں جنہیں صرف وہ ہی دیکھ سکتے تھے۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ آدمی ہجوم کی طرف چلایا تاکہ وہ بھی مُڑیں اور دیکھیں اور دیکھو اُنہیں طاقت دی گئی۔ کہ وہ مڑیں اور دیکھیں اور اُنہوں نے نیفی اور لحی کے چہروں کو دیکھا۔

۳۸-اور اُنہوں نے آدمی سے کہا، دیکھ اِن تمام باتوں کے کیا معنی ہیں اور وہ کون ہے، جس سے یہ آدمی باتیں کرتے ہیں؟

۳۹- اب اِس آدمی کا نام عمینداب تھا۔

اور عمینداب نے اُن سے کہا، وہ خُدا کے فرشتوں سے باتیں کرتے ہیں۔

۴۰- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے اُس سے کہا، ہم کیا کریں کہ یہ تاریکی کا بادل، جس نے ہم پر سایہ کیا ہوا ہے، ہمارے اُوپر سے ہٹ جائے؟

۴۱- اور عمینداب نے اُن سے کہا: ضرور ہے کہ تُم توبہ کرو اور آواز کو پکارو، بلکہ اُسوقت تک جب تُم مسیح پر ایمان لے آؤ جسکی بابت ایلما اور امیولک اور زیضرم نے تُمھیں تعلیم دی ہے اور جب تُم ایسا کرو گے تو تاریکی کے بادل کا سایہ تُم پر سے ہٹ جائے گا۔

۴۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ سب اُس آواز کو پکارنے لگے جس نے زمین کو لرزا دیا تھا، ہاں وہ اِس زور سے چلائے کہ تاریکی کا بادل دور ہو گیا۔

۴۳- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے اپنے اردگرد نظر کی اور دیکھا کہ تاریکی کے بادل کا سایہ اُن پر سے دور ہو گیا ہے، دیکھو، ہاں اُنہوں نے دیکھا کہ ہر ایک جان آگ کے ستون میں گھری ہُوئی تھی۔

۴۴- اور نیفی اور لحی اُنکے درمیان تھے، ہاں وہ گھرے ہُوئے تھے، ہاں وہ ایسے تھے گویا جلتی ہُوئی آگ کے عین درمیان کوئی شعلہ ہو، تو بھی یہ اُنہیں کوئی ضرر نہ پہنچاتی نہ ہی قیدخانہ کی دیواروں کو اِس سے کچھ ہوا اور وہ اِس خوشی سے معمور ہو گئے جو ناقابل بیان اور جلال سے معمُور ہے۔

۴۵- اور دیکھو خُدا کا پاک رُوح آسمان سے نیچے اُترا اور اُن کے دلوں میں داخل ہُوا اور وہ ایسے جیسے آگ سے بھر گئے ہوں اور وہ حیرت انگیز کلام کرتے تھے۔

۴۶- اور ایسا ہُوا کہ اُنہیں ایک آواز آئی، ہاں ایک دلکش آواز سرگوشی کی مانند کلام کرتے ہُوئے۔

۴۷- سلامتی تُم پر سلامتی ہو سلامتی میرے اُس محبوب اور پیارے بیٹے پر ایمان کے وسیلے جو بنائے عالم سے موجود تھا۔

۴۸- اور اب جب اُنہوں نے یہ آواز سُنی تو اُنہوں نے یہ دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں اُوپر اُٹھائیں کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے اور دیکھو اُنہوں نے آسمان کو کُھلا ہُوا پایا اور فرشتے آسمان سے نیچے اُترے اور اُنکی خدمت کرنے لگے۔

۴۹- اور وہاں قریباً تین سو جانیں تھیں، جنہوں نے یہ باتیں دیکھیں اور سُنیں اور اُنہیں بتایا گیا وہ آگے بڑھیں اور حیران نہ ہوں، نہ ہی شک کریں۔

۵۰- اور ایسا ہُوا کہ وہ گئے اور لوگوں کی خدمت کی، سارے علاقے میں سب باتوں کا اعلان کرتے ہُوئے جو اُنہوں نے سُنیں اور دیکھیں، اِسطرح کہ اُن کو کثرت سے ملنے والی شہادتوں کے باعث بیشتر لامنی اُن سے قائل ہُوئے۔

۵۱- اور جتنے قائل ہُوئے اُنہوں نے اپنے جنگ کے ہتھیار اور اپنی نفرت اور اپنے باپ دادا کی روایتیں بھی ترک کیں۔

۵۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنی ملکیت کی زمینیں نفیوں کے حوالے کر دیں۔

۶ باب

راستباز لامنی شریر نیفیوں میں منادی کرتے ہیں —— دونوں لوگ امن اور خوش حالی کے عرصہ کے دوران خوش حال ہوتے ہیں —— لوسیفر، گناہ کا بانی بدکاروں کے دلوں اور جدعنتن ڈاکووں کو قتل وغارت اور بدی کے لئے اُبھارتا ہے —— ڈاکو، نیفیوں کی حکومت پر غالب آجاتے ہیں۔ قریباً ۲۹-۲۳ ق م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ جب قضا کے عہد حکومت کے باسٹھویں سال کا اختتام ہوا تو یہ سب باتیں وقوع ہو چکی تھیں اور لامنوں کا بیشتر حصّہ اُنکے ساتھ ہو کر راستباز قوم بن گیا، اِسطرح کہ اُن کے مضبوط اور اُنکے مستحکم ایمان کی بدولت اُنکی راستبازی نیفیوں سے بھی بڑھ چکی تھی۔

۲-کیونکہ دیکھو نیفیوں میں سے بہتیرے تھے جو سخت دل اور توبہ نہ کرنے والے اور نہایت بدکار ہو چکے تھے، اِس قدر کہ اُنہوں نے خُدا کے کلام کی ساری منادی اور نبوّت جو اُن میں کی گئی، رّد کر دیا تھا۔

۳-لیکن کلیسیا کے لوگ لامنوں کی تبدیلی سے بڑے خوش تھے، ہاں خُدا کی کلیسیا کے سبب جو اُنکے درمیان قائم ہو چکی تھی۔ اور اُنہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت رکھی اور ایک دوسرے میں شادمان ہوئے اور بڑی خوشی پائی۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ لامنوں میں سے بہتیرے ضریملہ کے مُلک میں آئے اور نیفی کے لوگوں کو بتایا کہ وہ کیسے تبدیل ہُوئے اور اُنہیں ایمان لانے اور توبہ کرنے کی تاکید کی۔

۵-ہاں اور بہتیروں نے بڑی قوت اور اختیار کے ساتھ منادی کی تاکہ خُدا اور برّے کے حلیم پیروکار بنانے کیلئے اُن میں سے بہتوں کو بڑی حلیمی کی طرف لائیں۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ کئی لامنی شمالی سرزمین میں گئے اور نیفی اور لحی بھی لوگوں میں منادی کرنے کے لئے شمالی سرزمین میں گئے۔ اور یوں تریسٹھواں سال ختم ہُوا۔

۷-اور دیکھو سارے مُلک میں اِسقدر امن تھا کہ نیفی، لامنوں یا نیفیوں کے پاس سرزمین کے کسی بھی حصّے میں جہاں وہ چاہتے چلے جاتے تھے۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ لامنی بھی نیفیوں کے پاس یا دوسرے لامنوں کے پاس جہاں چاہتے آجا سکتے تھے اور یوں وہ آزادی سے ایک دوسرے کے پاس سکونت کرتے اور اپنی خواہش کے مطابق سفر کرتے اور خرید وفروخت کرتے اور نفع کماتے تھے۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ جنوبی اور شمالی سرزمینوں دونوں میں رہنے والے نیفی اور لامنی دونوں، سونے اور چاندی کی بہتات اور ہر قسم کی قیمتی دھاتوں میں نہایت امیر ہو گئے۔

۱۰-اب جنوبی سرزمین لحی کہلاتی تھی اور شمالی سرزمین صدقیاہ کے بیٹے کے نام پر میولک کہلاتی تھی کیونکہ خُداوند میولک کو شمال کی سرزمین میں اور لحی کو جنوب کی سرزمین میں لایا تھا۔

۱۱-اور دیکھو اِن دونوں سرزمینوں میں ہر طرح کے سونے اور چاندی اور ہر قسم کی قیمتی دھاتیں تھیں اور ماہر دستکار بھی تھے، جو ہر قسم کی کچی دھاتوں کا کام کرتے تھے اور اِسے جلا بخشتے تھے اور یوں وہ امیر ہو گئے تھے۔

۱۲- اُنہوں نے شمال اور جنوب دونوں میں کثرت سے اناج پیدا کیا اور شمال اور جنوب دونوں میں وہ نہایت خوش حال ہُوئے، اور وہ پھلے پھولے اور مُلک میں بہت زیادہ مضبوط ہُوئے۔ اور اُنہوں نے بہت سے گلے اور ریوڑ، ہاں بہت سے بچھڑے پالے۔

۱۳- دیکھو اُنکی عورتیں محنت کرتیں اور کاتتیں اور ہر طرح کے عمدہ بنے ہُوئے کتانی کپڑے اور اپنے جسم کے لئے ہر قسم کے کپڑے بناتی تھیں۔ اور یوں چونسٹھواں سال امن کے ساتھ گزر گیا۔

۱۴- اور پینسٹھویں سال میں بھی اُنہیں بڑی شادمانی اور امن حاصل رہا، ہاں آئندہ وقوع ہونے والی باتوں کے متعلق بڑی منادی اور نبوّتیں کی گئیں۔ اور یوں پینسٹھواں سال گزر گیا۔

۱۵- اور دیکھو قضا کے عہدِ حکومت کے چھیاسٹھویں سال میں ایسا ہُوا کہ زیضرم کسی نامعلوم ہاتھوں سے اُسوقت قتل ہُوا جب وہ تختِ عدالت پر بیٹھا تھا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُسی سال اُس کا بیٹا بھی جو لوگوں کی رائے سے اُسکی جگہ مقرر ہُوا تھا، قتل کر دیا گیا۔ اور یوں چھیاسٹھواں سال ختم ہُوا۔

۱۶- اور سڑسٹھویں سال کے شروع میں لوگ پھر بہت زیادہ بدیاں کرنے لگے۔

۱۷- پس دیکھو خُداوند نے طویل عرصے تک اُنہیں دُنیاوی دولت سے برکت دی کہ وہ جنگ اور خونریزیوں میں پڑنے کے لئے مشتعل نہ ہوئے، سو اب وہ اپنے دل مال و دولت سے لگانے لگے، ہاں ایک دوسرے سے بہتر بننے کے لئے مال حاصل کرنے کی کوشش میں لگ گئے، سو وہ مال حاصل کرنے کے لئے خفیہ طور پر قتل کرتے اور چوریاں اور لُوٹ مار کرنے لگے۔

۱۸- اور اب دیکھو وہ قاتل اور ڈاکو اُس دستے سے تعلق رکھتے تھے، جسے قیسقمن اور جدعنتن نے بنایا تھا۔ اور اب ایسا ہو چکا تھا کہ جدعنتن کے دستے میں کئی نیفی بھی تھے۔ لیکن دیکھو یہ لامنوں کے بیشتر بدکار حصّوں میں یہ زیادہ تھے۔ اور وہ جدعنتن کے ڈاکو اور قاتل کہلاتے تھے۔

۱۹- اور یہ وہ تھے جنہوں نے اعلیٰ قاضی زیضرم اور اُسکے بیٹے کو اُس وقت قتل کیا جب وہ تختِ عدالت پر تھے اور دیکھو اُن کا سُراغ نہ ملا۔

۲۰- اور اب ایسا ہُوا کہ جب لامنوں کو اپنے درمیان ڈاکوؤں کا پتہ چلا تو وہ نہایت افسردہ ہُوئے اور اُنہوں نے اُنہیں زمین کی سطح پر سے تباہ کرنے کے لئے اپنے اختیار میں ہر ذریعہ استعمال کیا۔

۲۱- لیکن دیکھو شیطان نے نفیوں کی اکثریت کے دلوں کو اتنا اُبھارا کہ وہ اُن ڈاکوؤں سے مل گئے اور اُنکے عہود اور اُنکی قسموں میں شامل ہُوئے کہ کسی بھی قسم کے مشکل حالات جن کا اُنہیں سامنا ہوا، وہ ایک دوسرے کو بچائیں گے اور حفاظت کریں گے تاکہ اُنہیں اُنکی قتل و غارت اور اُنکی لُوٹ مار اور اُنکی چوریوں کی سزا نہ ملے۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنکے اپنے نشان تھے ہاں اُنکے خفیہ نشان اور اُنکے خفیہ الفاظ تھے اور یہ اِس لئے تھے تاکہ وہ عہد میں داخل ہونے والے بھائی کی پہچان رکھیں، اپنے ہم پیشہ کی پہچان رکھیں تاکہ اُنکا یہ بھائی کوئی بھی بُرائی کرے تو وہ اپنے ہی

بھائی کے ہاتھوں ہی زخم نہ کھالیں، نہ اُن سے جو اُنکے دستے سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے یہ عہد کیا ہوا تھا۔

۲۳-اور یوں تاکہ وہ قتل اور لوٹ مار اور چوری اور حرامکاری اور اپنے مُلک اور اپنے خُدا کے قوانین کے خلاف ہر طرح کی بدی کریں۔

۲۴-اور اُن میں سے جو کوئی بھی اُنکے دستے سے تعلق رکھتا اگر اُنکی بدی اور اُنکی مکروہات دُنیا پر ظاہر کر دیتا، اُس پر اُنکے مُلک کے قانون کے مطابق نہیں بلکہ اُنکی بدی کے قانون کے مطابق مقدمہ چلایا جاتا جو جدعنتن اور قیسقمن نے بنایا تھا۔

۲۵-اب دیکھو یہ وہ خفیہ قسمیں اور عہد ہیں جن کا ایلما نے اپنے بیٹے کو حُکم دیا کہ یہ دُنیا کی طرف نہ جائیں مبادا کہ وہ لوگوں کے نیست و نابُود ہونے کا وسیلہ بنیں۔

۲۶-اب دیکھو وہ خفیہ قسمیں اور عہد جدعنتن کو اِس تواریخ سے نہیں ملے تھے جو ہیلمین کے سپرد کی گئی تھی، بلکہ دیکھو اُسی ہستی نے اُنہیں جدعنتن کے دل میں ڈالا جس نے ہمارے پہلے والدین کو ممنوعہ پھل کھانے کے لئے بہکایا——

۲۷-ہاں اُسی ہستی نے قائن کے ساتھ سازش کی کہ اگر وہ اپنے بھائی ہابل کو قتل کردے تو دُنیا کو پتہ نہیں چلے گا۔اور وہ اُس وقت سے قائن اور اُس کے پیروکاروں کے ساتھ سازش کرتا آرہا ہے۔

۲۸-اور یہ وہی ہستی ہے جس نے لوگوں کے دلوں میں اتنا اُونچا بُرج بنانے کی خواہش ڈالی کہ وہ آسمان پر پہنچیں۔اور یہ وہی ہستی تھی جس نے اُن لوگوں کو گمراہ کیا جو اُس بُرج سے اِس سرزمین میں آئے، جنہوں نے زمین کی ساری سطح پر تاریکی کے کاموں اور مکروہات کو عام کیا، یہاں تک کہ اُس نے لوگوں کو کامل تباہی اور دائمی جہنم میں گھسیٹا۔

۲۹-ہاں یہ وہی ہستی ہے جس نے جدعنتن کے دل میں تاریکی کے کام اور خفیہ قتل جاری رکھنے والی بات ڈالی اور وہ نسلِ انسانی کی ابتدا سے لے کر اِس موجودہ وقت تک اِنہیں ساتھ لایا۔

۳۰-اور دیکھو یہ وہی ہے جو ساری بدی کا بانی ہے۔اور دیکھو وہ اپنے تاریکی کے کام اور خفیہ قتل جاری رکھتا ہے اور اُنکی سازشیں اور اُنکی قسمیں اور اُنکے عہد اور بدی کے ہولناک منصوبے نسل در نسل حوالے کرتا جاتا ہے جیسے جیسے وہ بنی آدم کے دلوں پر اختیار حاصل کرتا ہے۔

۳۱-اور اب دیکھو اُس نے نیفیوں کے دلوں پر بالکل غلبہ پالیا ہے، ہاں اتنا زیادہ کہ وہ نہایت بدکار ہوگئے ہیں ہاں اُن کی اکثریت نے راستبازی کی راہ ترک کر دی ہے اور خُدا کے حُکموں کو اپنے پاؤں تلے روند دیا ہے اور اپنی راہوں کو پھرے ہیں اور اپنے سونے اور اپنی چاندی میں سے اپنے لئے بُت تراش لئے ہیں۔

۳۲-اور ایسا ہُوا کہ یہ سب بدیاں اُن میں اِن چند سالوں کے دوران ہی بڑھیں، اِسطرح کہ یہ زیادہ تر قضا کے عہد حکومت کے ستاسٹھویں سال میں آچکیں تھیں۔

۳۳-اور راستبازوں کے بڑے غم اور نوحہ کے لئے اُن کی بدیاں اڑسٹھویں سال میں اور بھی بڑھیں۔

۳۴-اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ نیفی بے اعتقادی

میں سکڑنے لگے اور بدی اور مکروہات میں بڑھنے لگے جبکہ لامنی اپنے خُدا کے علم میں بہت بڑھنے لگے، ہاں وہ اُسکے آئین اور حُکموں کو ماننے لگے اور اُس کے سامنے راستی اور سچائی سے چلنے لگے۔

۳۵- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند کا رُوح اُنکی بدی اور اُنکے دلوں کی سختی کے باعث نفیوں سے الگ ہونے لگا۔

۳۶-اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ لامنوں کے اُسکی باتوں پر ایمان رکھنے میں نرمی اور رضا مندی کے باعث خُداوند اپنا رُوح اُن پر اُنڈیلنے لگا۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے جدعنتن کے ڈاکوؤں کے گروہ کو شکار کیا اور اُن میں زیادہ شریر لوگوں پر خُدا کے کلام کی منادی کی اِسطرح کہ یہ گروہ لامنوں کے درمیان سے بالکل تباہ ہو گیا۔

۳۸-اور ایسا ہُوا کہ دوسری طرف نفیوں نے پہلے اُن میں سے شریروں کی اکثریت کی مدد کی اور اُنہیں مضبوط کیا جب تک کہ وہ نفیوں کے سارے مُلک میں نہ پھیل گئے اور راستبازوں کی اکثریت کو اُس وقت تک ورغلایا، جب تک اُنہوں نے اُن کے کاموں اور لُوٹ مار کو نہ مانا اور خفیہ قتل کرنے میں شامل ہو کر ایک ہوئے۔

۳۹- اور یوں اُنہوں نے حکومت کا پورا اختیار حاصل کیا، اسطرح کہ اُنہوں نے غریب اور مسکین اور خُدا کے حلیم پیروکاروں کو اپنے پاؤں تلے روندا اور مارا اور چیرا اور اُن سے منہ پھیرا۔

۴۰-اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہولناک حالت میں تھے اور ابدی تباہی کے لئے پک رہے تھے۔

۴۱- اور ایسا ہُوا کہ یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کا اڑسٹھواں سال ختم ہُوا۔

ہیلمین کے بیٹے نیفی کی نبوّت —— خُدا نیفی کے لوگوں کو خبر دار کرتا ہے کہ وہ اپنے قہر میں اُنہیں سزا دے کر بالکل فنا کر دے گا، سوائے اُسکے کہ وہ اپنی بدی سے توبہ کر لیں۔ خُدا نیفی کے لوگوں کو وبا سے مارتا ہے، وہ توبہ کرتے ہیں اور اُس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ سموئیل لامنی نفیوں میں نبوّت کرتا ہے۔

۷ تا ۱۶ ابواب پر مُشتمل۔

---

۷ باب

نیفی کو شمال میں قبول نہیں کیا جاتا اور وہ ضریملہ کو واپس لوٹ آتا ہے —— وہ اپنے باغ میں بُرج پر دُعا کرتا ہے اور تب لوگوں کو بتاتا ہے کہ وہ توبہ کریں ورنہ ہلاک ہو جائیں گے۔ قریباً ۲۳-۲۱ ق م۔

۱- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ نفیوں کے لوگوں پر قضا کے عہد حکومت کے اُنہترویں سال میں ہیلمین کا بیٹا نیفی شمالی سرزمین سے ضریملہ کے مُلک میں واپس آیا۔

۲- کیونکہ وہ اُن لوگوں کے درمیان رہا جو شمالی سرزمین میں تھے اور اُس نے اُن میں خُدا کے کلام کی منادی کی اور اُن میں کئی باتوں کی نبوت بھی کی تھی۔

۳-اور اُنہوں نے اُسکی ساری باتوں کو رد کر دیا،

اِسقدر کہ اب وہ اُن میں نہیں رہ سکتا تھا بلکہ وہ دوبارہ اپنے آبائی وطن لوٹ آیا۔

۴- اور یہ دیکھ کر کہ نیفی کے لوگ بدی کی خوفناک حالت میں تھے اور جدعنتن کے ڈاکوؤں نے ناجائز طور سے مُلک کے اقتدار اور تخت عدالت کا اختیار اپنے پاس رکھا ہُوا تھا اور خُدا کے حُکموں کو اُنہوں نے ایک طرف رکھ چھوڑا تھا اور اُسکی نظر میں اُنکے کام بالکل ٹھیک نہیں تھے، وہ بنی آدم کے لئے کوئی انصاف نہیں کر رہے تھے؛

۵- راستبازوں کو اُن کی راستبازی کی سزا دیتے، مجرموں اور بدکاروں کو اُن کے مالدار ہونے کے سبب چھوڑ دیا جاتا اور یہ بھی کہ حکومت میں حاکمیت جمائے رکھتے تاکہ اپنی مرضی کے کام کریں تاکہ مال اور دُنیاوی شان و شوکت حاصل کریں اور یہ اِسلئے بھی کرتے تاکہ اپنی خواہشوں کے مطابق آسانی سے چوری اور خون اور حرامکاری جیسے کام کر سکیں ــــ

۶- اب نیفیوں میں یہ بڑی بدی چند سالوں میں ہی شروع ہُوئی تھی اور جب نیفی نے یہ دیکھا تو اُسکے سینے میں اُسکا دل غم سے بھر گیا اور وہ اپنی جانکنی میں چلایا۔

۷- کاش میرے دن اُن دنوں میں ہوتے، جب میرا باپ نیفی شروع میں یروشلم کے مُلک سے آیا تھا تاکہ میں اُسکے ساتھ موعودہ سرزمین میں شادمانی کرتا۔ تب اُس کے لوگ التجائیں کرنے خُدا کے احکام ماننے میں ثابت قدم اور بدی کرنے میں دھیمے اور خُداوند کی باتوں پر کان لگانے میں تیز تھے ــــ

۸- ہاں اگر میرے دن اُن دنوں میں ہوتے، تب میرے بھائیوں کی راستبازی میں میری جان خوش ہوتی۔

۹- لیکن دیکھو مجھے بھیجا گیا کہ یہی میرے دن ہوں اور کہ میری جان میرے بھائیوں کی بدیوں کے سبب غم سے بھر جائے۔

۱۰- اور دیکھو اب ایسا ہُوا کہ یہ اُس بُرج کے اُوپر تھی جو نیفی کے باغ میں تھا، اُس بڑی شاہراہ کے پاس تھا، جو اُس بڑے بازار کی طرف جاتی تھی، جو ضریملہ شہر کے اندر تھا، سو نیفی اُس بُرج پر اپنا سر جھکائے ہُوئے تھا، جو کہ اُس باغ میں تھا، وہ بُرج جو باغ کے اُس پھاٹک کے بھی نزدیک تھا، جو بڑی شاہراہ کو جاتا تھا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ بعض لوگ جو وہاں سے گُزر رہے تھے اُنہوں نے نیفی کو دیکھا جو بُرج پر خُدا کی حضوری میں اپنی جان اُنڈیل رہا تھا اور وہ بھاگے اور جو کچھ اُنہوں نے دیکھا لوگوں کو بتایا اور لوگ ہجوم بن کر اُس کے پاس آئے تاکہ وہ لوگوں کی بدی پر اُسکے بڑے دکھ کا سبب جان سکیں۔

۱۲- اور اب جب نیفی اُٹھا تو اُس نے لوگوں کے ہجوم دیکھے جو وہاں پر جمع ہو گئے تھے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ وہ اپنی زبان کھول کر اُن سے کہنے لگا، دیکھو تُم یہاں کیوں جمع ہُوئے ہو؟ کیا اِسلئے کہ مَیں تُمہیں تُمہاری بدیوں کا بتاؤں؟

۱۴- ہاں کہ مَیں اپنے بُرج پر اِس لئے آیا ہُوں کہ اپنی جان، اپنے دل کے دکھی ہونے کے باعث خُدا کے سامنے اُنڈیلوں، جسکا سبب تُمہاری بدیاں ہیں!

۱۵- اور میرے ماتم اور نوحہ کے باعث تُم اکٹھے ہُوئے ہو اور تعجب کرتے ہو اور ہاں تُمہیں تعجب کرنے کی ضرورت ہے، ہاں تُمہیں تعجب کرنا چاہیے، اِسلئے کہ تُم نے ایسا ہونے دیا ہے کہ ابلیس تُمہارے دلوں پر بُری طرح غالب رہے۔

۱۶- ہاں تُم نے کیسے اُس کو ورغلانے دیا ہے جو تُمہاری جانوں کو ابدی بدحالی اور نہ ختم ہونے والے عذاب میں ڈالنا چاہتا ہے؟

۱۷- آہ کرو توبہ تُم تُم توبہ کرو! تم کیوں ہلاک ہونا چاہتے ہو؟ تُم رجوع لاؤ تُم خُداوند اپنے خُدا کی طرف رجوع لاؤ۔ اُس نے تُمہیں کیوں ترک کردیا ہے؟

۱۸- یہ اِسلئے کہ تُم نے اپنے دلوں کو سخت کرلیا ہے، ہاں تُم اچھے چرواہے کی آواز پر کان نہیں لگاتے، ہاں تُم نے اُس کو اپنے آپ پر غضبناک کرلیا ہے۔

۱۹- اور دیکھو سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کرو تُمہیں اکٹھا کرنے کی بجائے دیکھو وہ تُمہیں پراگندہ کردے گا تاکہ تُم کتّوں اور جنگلی حیوانوں کیلئے گوشت بنو۔

۲۰- آہ تُم نے کیسے اپنے خُدا کو فراموش کر دیا، جس نے پہلے ہی دن سے تُمہیں چھڑا لیا؟

۲۱- لیکن دیکھو یہ مال حاصل کرنے کے لئے ہے، آدمیوں سے بڑائی کرانے کے لئے ہے اور ہاں تاکہ تُم سونا اور چاندی کماؤ۔ اور تُم نے اپنے دلوں کو دولت اور دُنیا کی باطل چیزوں پر لگا دیا ہے کیونکہ انہی کے لئے تُم خون اور لُوٹ مار اور چوری اور اپنے ہمسائے کے خلاف جھوٹی گواہی دیتے ہو اور ہر طرح کی بدی کرتے ہو۔

۲۲- اور تُم پر اِس سبب سے عذاب نازل ہوگا، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرلو۔ کیونکہ اگر تُم توبہ نہیں کرتے تو دیکھو یہ عظیم شہر اور وہ تمام بڑے شہر جو اردگرد ہماری ملکیت کی سرزمین میں ہیں، لے لئے جائیں گے تاکہ اُن میں تُمہارے لئے جگہ نہ رہے، کیونکہ دیکھو اپنے دشمنوں کا سامنا کرنے کے لئے خُداوند تُمہیں زور آور نہیں کرے گا، جیسا کہ اب تک کرتا آیا ہے۔

۲۳- کیونکہ دیکھو خُداوند یوں فرماتا ہے کہ میں کسی بدکار پر اپنا زور ظاہر نہیں کروں گا بلکہ صرف اُن پر جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور میری باتوں پر کان لگاتے ہیں۔ سو اب میرے بھائیو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم یہ جان لو کہ لامنوں کے لئے تُم سے بہتر ہوگا، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرلو۔

۲۴- کیونکہ دیکھو وہ تُم سے زیادہ راستباز ہیں، اِسلئے کہ اُنہوں نے اُس عظیم علم کے خلاف گناہ نہیں کیا جو تُم نے پایا ہے، اِسلئے خُداوند اُن پر رحم کرے گا، ہاں وہ اُنکی عمر دراز کرے گا اور اُنکی نسل کو بڑھائے گا بلکہ اگر تُم توبہ نہیں کرو گے تو وہ تُمہیں بالکل فنا کردے گا۔

۲۵- ہاں تُم پر افسوس اِسلئے کہ تُم میں یہ بڑی مکروہات آگئی ہیں اور تُم نے اپنے آپ کو اِس کے ساتھ متحد کرلیا ہے، ہاں اُس خفیہ دستے کے ساتھ جسے جدعنتن نے قائم کیا تھا۔

۲۶- ہاں تُم پر اِس غرور کے باعث جسے تُم

نے اپنے دلوں میں داخل ہونے دیا، عذاب نازل ہو گا، جس نے تمہاری نہایت امیری کے باعث تُمہیں اچھائی سے بہت زیادہ دور کر کے متکبر بنادیا ہے!

۲۷- ہاں تُم پر تُمہاری بدی او رمکروہات کے سبب افسوس۔

۲۸- اور سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کر لو تُم ہلاک ہو گے، ہاں یہ کہ تُمہاری زمینیں تک تُم سے لے لی جائیں گی اور تُم زمین کی سطح پر سے نابُود کر دیے جاؤ گے۔

۲۹-اب دیکھو مَیں اپنی طرف سے نہیں کہتا کہ یہ چیزیں ہوں گی کیونکہ اِن چیزوں کو جاننے والا میں خود نہیں، لیکن دیکھو مَیں یہ جانتا ہُوں کہ یہ چیزیں سچّ ہیں، اِس لئے کہ خُداوند خُدا نے مجھ پر یہ ظاہر کی ہیں، سو مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ یہ ہوں گی۔

۸ باب

بدکردار قاضی لوگوں کو نیفی کے خلاف اُبھارنے کی کوشش کرتے ہیں —— ابراہام، موسیٰ، زینوس، زینوق، عزیاس، یسعیاہ، یرمیاہ، لحی اور نیفی سب نے مسیح کی گواہی دی —— نیفی الہام پاکر اعلان کرتا ہے کہ اعلیٰ قاضی قتل ہو چکا ہے۔ قریباً ۲۳-۲۱ ق م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ جب نیفی یہ باتیں کہہ چکا تو دیکھو اُن میں بعض لوگ ایسے تھے جو قاضی تھے اور اُن کا تعلق بھی جدعنتن کے خفیہ دستے سے تھا اور وہ خفا ہُوئے اور اُنہوں نے لوگوں سے بُلند آواز میں اُسکے خلاف چلا کر کہا کہ تُم اِس شخص کو خاموش کیوں نہیں کراتے اور پکڑ کر کیوں نہیں لاتے تاکہ جو جرم اُس نے کیا ہے، اُس کے مطابق اُسے سزا دی جائے؟

۲- تُم کیوں اِس آدمی کے پاس آتے اور اِن لوگوں اور ہمارے قانون کے خلاف ملامت سُنتے ہو؟

۳- کیونکہ دیکھو نیفی نے اُنہیں اُنکے بدکردار قانون کے بارے کہہ دیا تھا، ہاں نیفی نے اُن سے بہت ساری باتیں کہیں جو لکھی نہیں جا سکتیں اور اُس نے کوئی ایسی بات نہ کہی جو خُدا کے حُکموں کے بر خلاف ہو۔

۴-اور وہ قاضی اُس سے خفا تھے کیونکہ اُس نے اُنکے تاریکی کے خفیہ کاموں کی بابت اُنکو صاف صاف کہہ دیا تھا، اِس کے باوجود اُنہیں اُس پر اپنے ہاتھ ڈالنے کی جُرأت نہ ہُوئی کیونکہ وہ لوگوں سے ڈرتے تھے مبادا کہ وہ اُن کے خلاف آواز اُٹھائیں۔

۵- سو وہ لوگوں سے یہ کہہ کر چلائے تُم کیوں اِس آدمی کو ہماری برائی کرنے دیتے ہو؟ کیونکہ دیکھو وہ اِن تمام لوگوں کو ہلاکت کے لئے ملعون ٹھہراتا ہے، ہاں اور یہ بھی کہ ہمارے عظیم شہر ہم سے لے لیے جائیں گے اور ہمارے لئے اُن میں کوئی جگہ نہ رہے گی۔

۶- اور اب ہم جانتے ہیں کہ یہ نا ممکن ہے کیونکہ دیکھو ہم زور آور ہیں اور ہمارے شہر عظیم ہیں، سو ہمارے دشمن ہم پر غلبہ نہیں پا سکتے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ یوں اُنہوں نے نیفی کے خلاف لوگوں کے غصّہ کو اِشتعال دلایا اور اُن میں جھگڑا برپا کیا، لیکن اُن میں بعض چلا کر کہنے لگے

کہ اِس شخص کو اکیلا چھوڑ دو کیونکہ یہ ایک نیک آدمی ہے اور وہ باتیں جو کہتا ہے، یقیناً وقوع ہوں گی، سوائے اِسکے کہ ہم توبہ کرلیں۔
۸- ہاں دیکھو ہم پر تمام سزائیں نازل ہوں گی جن کی اُس نے ہم پر گواہی دی ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری بدیوں کی بابت اُس کی گواہی بالکل درست ہے۔ اور دیکھو یہ بہت ہیں اور جیسا کہ وہ ہماری بدیوں کو جانتا ہے، ویسے ہی وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کچھ ہو گا۔
۹- ہاں اور دیکھو اگر وہ نبی نہ ہوتا تو اُن باتوں کی بابت گواہی نہ دے سکتا۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ وہ لوگ جو نیفی کو ہلاک کرنے کے خواہاں تھے، اپنے خوف کے باعث مجبور تھے کہ اُنہوں نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا، سو وہ دوبارہ اُن سے کلام کرنے لگا کیونکہ اُس نے دیکھا کہ اتنے لوگوں کی نظر میں اُس نے مقبولیت پالی ہے کہ باقی ماندہ خوفزدہ ہُوئے ہیں۔
۱۱- سو اُسے یہ کہتے ہُوئے کلام جاری رکھنا پڑا دیکھو میرے بھائیو کیا تُم نے پڑھا ہے کہ خُداوند نے ایک شخص یعنی موسیٰ کو بحرِ قُلزم کے پانیوں پر مارنے کی قُدرت بخشی اور وہ اِدھر اُدھر دو حصّوں میں بٹ گیا، اِسطرح کہ اسرائیلی جو ہمارے باپ دادا تھے چل کر خُشک زمین پر آئے اور پانی مصریوں کی فوج پر چڑھ آیا اور اُنہیں نگل گیا؟
۱۲- اور اب دیکھو اگر خُدا نے اُس شخص کو یہ قُدرت بخشی تو پھر تُم لوگوں میں یہ تکرار کیوں ہے اور کہتے ہو کہ اُس نے مجھے قُدرت نہیں بخشی جس سے میں اُن سزاؤں کے بارے جان سکوں جو تُم پر نازل ہوں گی، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرلو؟
۱۳- لیکن دیکھو تُم نہ صرف میری باتوں کا انکار کرتے ہو بلکہ تُم اُن سب باتوں کا بھی انکار کرتے ہو جو ہمارے باپ دادا نے کہی ہیں اور اُن باتوں کا بھی جو اُس آدمی موسیٰ نے کہی تھیں، جسے اتنی زیادہ قُدرت بخشی گئی تھی، ہاں اُن باتوں کی جو اُس نے ممسوح کی آمد کے بارے میں کہی تھیں۔
۱۴- ہاں کیا اُس نے گواہی نہیں دی تھی کہ خُدا کا بیٹا آئے گا؟ اور اُسی طرح جیسے اُس نے پیتل کا سانپ بیابان میں بُلند کیا، اُسی طرح جو آنے والا ہے، اُسے اُونچے پر چڑھایا جائے گا۔
۱۵- اور جتنوں نے اُس سانپ پر نظر ڈالی زندہ رہے، اِس طرح جتنے رُوح میں حلیم ہو کر ایمان رکھتے ہُوئے خُدا کے بیٹے پر نظر کریں گے زندہ رہیں گے یعنی وہ زندگی پائیں گے جو کہ ابدی ہے۔
۱۶- اور اب دیکھو نہ صرف موسیٰ نے بلکہ تمام پاک نبیوں نے اُسکے وقت سے ابراہام کے وقت تک اِن باتوں کی گواہی دی۔
۱۷- ہاں اور دیکھو ابراہام نے اُسکی آمد کو دیکھا اور خوشی سے معمور ہُوا اور شادمان ہُوا۔
۱۸- ہاں اور دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہ صرف ابراہام اِن باتوں کے بارے مَیں جانتا تھا بلکہ ابراہام کے دنوں سے پیشتر بھی بہت تھے، جو خُدا کے طریق کے موافق بلائے گئے، ہاں یعنی اُس کے بیٹے کے طریق کے مطابق اور یہ اِسلئے کہ اپنی آمد سے ہزاروں سال پہلے لوگوں پر ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تاکہ وہ بھی مخلصی پائیں۔

۱۹- اور اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ ابراہام کے دنوں میں بھی بہت سے نبی تھے، جنہوں نے اِن باتوں کی گواہی دی تھی، ہاں دیکھو زینوس نبی نے دلیری کے ساتھ گواہی دی اور ایسا کرنے پر وہ قتل کیا گیا۔

۲۰- اور دیکھو زینوق نے بھی اور عزیاس نے بھی اور یسعیاہ اور یرمیاہ نے بھی (یرمیاہ وہی نبی تھا جس نے یروشلم کی تباہی کی گواہی دی تھی) اور اب ہم جانتے ہیں کہ یروشلم یرمیاہ کے کلام کے مطابق برباد ہو گیا۔ تو پھر اُسکی نبوت کے مطابق خُدا کا بیٹا کیوں نہیں آئے گا؟

۲۱- اور کیا تُم اب بھی تکرار کرتے ہو کہ یروشلم تباہ ہُوا تھا؟ کیا تُم کہو گے کہ میولک کے علاوہ صدقیاہ کے بیٹے قتل نہیں کیے گئے؟ اور ہاں کیا تُم نہیں دیکھتے کہ صدقیاہ کی نسل ہمارے ساتھ ہے اور وہ یروشلم کی سرزمین سے نکال دیے گئے؟ لیکن دیکھو یہ سب کچھ نہیں ہے ——

۲۲- ہمارے باپ لحی کو یروشلم سے نکال دیا گیا کیونکہ اُس نے اِن باتوں کی گواہی دی تھی۔ نیفی نے اور قریباً ہمارے تمام باپ دادا نے بھی اِس موجودہ وقت تک اِن باتوں کی گواہی دی، ہاں اُنہوں نے مسیح کی آمد کے بارے میں گواہی دی ہے اور منتظر رہے اور اُسکے آنے والے دن سے شادمان ہُوئے۔

۲۳- اور دیکھو وہ خُدا ہے اور وہ اُنکے ساتھ ہے اور اُس نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا تاکہ وہ اُسکے وسیلے مخلصی پائیں اور اُنہوں نے اُسی کی تمجید کی جو آنے کو ہے۔

۲۴- اور اب دیکھتے ہُوئے کہ تُم اِن باتوں کو جانتے ہو اور اِن سے انکار نہیں کر سکتے، سوائے اِس کے کہ تُم جھوٹ کہو، سو ایسا کر کے تُم نے گناہ کیا ہے کیونکہ تُم نے اِن سب باتوں کو رّد کیا ہے، با وجود اِسکے کہ تُم نے کئی شہادتیں پائیں، ہاں بلکہ تُم نے دونوں آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کو شہادت کے طور پر پایا ہے کہ یہ سچّ ہیں۔

۲۵- لیکن دیکھو تُم نے سچّ کو رّد کیا ہے اور اپنے پاک خُدا کے خلاف بغاوت کی ہے اور بلکہ اِس وقت آسمان پر اپنے خزانے جمع کرنے کی بجائے، جہاں کوئی چیز اُسے خراب نہیں کر سکتی اور جہاں ایسی کوئی چیز نہیں آ سکتی جو ناپاک ہو، تُم اپنے پر یوم عدالت کے لئے قہر جمع کر رہے ہو۔

۲۶- ہاں بلکہ اِس وقت تُم قتل و غارت، حرامکاری اور شرارت کے کام کر کے ابدی تباہی کے لئے پک رہے ہو اور ہاں سوائے اِسکے کہ تم توبہ کر لو تُم پر یہ جلد آنے کو ہے۔

۲۷- ہاں بلکہ دیکھو، اب یہ تُمہارے دروازوں پر ہے، ہاں تختِ عدالت کی طرف جاؤ اور تلاش کرو اور دیکھو تُمہارا قاضی قتل کر دیا گیا ہے، وہ اپنے ہی خون میں نہایا ہُوا ہے اور اُسکے بھائی نے اُسے قتل کیا ہے۔ جو تختِ عدالت پر بیٹھنے کا خواہاں ہے۔

۲۸- اور دیکھو وہ دونوں تُمہارے خفیہ دستے سے تعلق رکھتے ہیں، جسکا بانی جدعنتن اور ابلیس ہے، جو لوگوں کی جانوں کی ہلاکت کا خواہاں ہے۔

۹ باب

قاصد، اعلیٰ قاضی کو تخت عدالت پر مردہ پاتے ہیں — وہ قید خانے میں ڈالے اور بعد میں رہا کر دیے جاتے ہیں — نیفی، الہام کی بدولت سنیاٹم کو بطور قاتل پہچانتا ہے — نیفی کو بعض، نبی قبول کر لیتے ہیں۔ قریباً ۲۳-۲۱ ق م۔

۱- دیکھو اب ایسا ہُوا کہ جب نیفی نے یہ باتیں کہیں تو اُن میں سے بعض آدمی تخت عدالت کی طرف بھاگے، ہاں وہ پانچ آدمی تھے جو گئے اور اُن کے جانے کے بعد وہ آپس میں کہنے لگے۔

۲- دیکھو اب ہم اِن باتوں کے یقینی ہونے کی بابت جان سکیں گے کہ آیا یہ شخص نبی ہے اور کیا خُدا ہی نے ہم پر اِسے یہ حیرت انگیز نبوّت کرنے کا حُکم دیا ہے۔ دیکھو ہمیں یقین نہیں کہ اُسے یہ حاصل ہے، ہاں ہم تو یقین نہیں کرتے کہ یہ کوئی نبی ہے، اِسکے باوجود اگر یہ باتیں جو اُس نے اعلیٰ قاضی کے بارے میں کہی ہیں، سچّ ہیں کہ وہ مر گیا ہے تب ہم یقین کر لیں گے کہ دوسری باتیں جو اُس نے کہی ہیں، وہ بھی سچّ ہیں۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ وہ اپنی پوری قوت کیساتھ بھاگے اور تخت عدالت کے پاس اندر آئے اور دیکھو اعلیٰ قاضی زمین پر گرا ہُوا تھا اور اپنے ہی خون میں نہایا ہُوا تھا۔

۴- اور اب دیکھو جب اُنہوں نے یہ دیکھا تو وہ اس قدر حیرت زدہ ہُوئے کہ زمین پر گر پڑے کیونکہ اُنہوں نے اُن باتوں پر یقین نہ کیا تھا، جو نیفی نے اعلیٰ قاضی کے بارے میں کہی تھیں۔

۵- لیکن اب جب اُنہوں نے دیکھا، اُنہوں نے یقین کیا اور اُن پر خوف چھا گیا، وہ ڈرے مبادا کہ وہ سب سزائیں جن کی بابت نیفی نے کہا ہے، لوگوں پر نازل ہُوں، سو وہ کانپنے لگے اور زمین پر گر پڑے۔

۶- اُسکے بھائی نے ایک خفیہ قسم کے کپڑوں میں اُسے خنجر سے مار دیا، اب جب قاضی قتل ہو گیا تو وہ فوراً بھاگ گیا اور نوکر بھاگے اور بُلند آواز سے چلا کر لوگوں کو قتل کی خبر دی۔

۷- اور دیکھو لوگ تخت عدالت کے پاس جمع ہُوئے — اور دیکھو اُن پانچ آدمیوں کو زمین پر گرا دیکھ کر نہایت تعجب کرنے لگے۔

۸- اور اب دیکھو لوگ ہجوم کے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے جو نیفی کے باغ میں جمع ہُوا تھا، سو اُنہوں نے آپس میں کہا یہ وہ آدمی ہیں، جنہوں نے قاضی کو قتل کیا ہے اور خُدا نے اُنہیں مارا ہے تاکہ وہ ہم سے بھاگ نہ سکیں۔

۹- اور ایسا ہُوا اُنہوں نے اُنکو پکڑا اور اُنہیں باندھا اور اُنہیں قید خانہ میں ڈال دیا۔ اور باہر ایک فرمان بھیج دیا گیا کہ قاضی قتل ہو گیا ہے اور یہ کہ قاتلوں کو پکڑ لیا گیا ہے اور قید خانہ میں ڈال دیا گیا ہے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ اگلے دن عظیم اعلیٰ قاضی کو دفن کرنے کے لئے جو قتل کر دیا گیا تھا، لوگ ماتم کرنے اور روزہ رکھنے کے لئے جمع ہُوئے۔

۱۱- اور یوں وہ قاضی بھی جو نیفی کے باغ میں تھے اور جنہوں نے اُسکی یہ باتیں سُنی تھیں وہ بھی تدفین کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے لوگوں سے کہا اور پوچھا کہ وہ پانچ کہاں ہیں، جو یہ سب کچھ دریافت

کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے کہ آیا اعلیٰ قاضی واقعی قتل ہو گیا ہے؟ اور اُنہوں نے جواب دیا اور کہا کہ اِن پانچ کے متعلق جنکا تُم کہتے ہو کہ تُم نے بھیجے تھے، ہم نہیں جانتے لیکن پانچ ہیں جو کہ قاتل ہیں، جنہیں ہم نے اُنہیں قید خانہ میں ڈال دیا ہے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ قضا نے خواہش کی کہ اُنہیں لایا جائے اور وہ لائے گئے اور دیکھو یہ وہی پانچ تھے، جنہیں بھیجا گیا تھا اور دیکھو قضا نے اُنہیں معاملے کے بارے میں بتانے کو کہا اور اُنہوں نے جو کچھ دیکھا، یہ کہتے ہُوئے بیان کرنے لگے۔

۱۴- ہم دوڑے اور تختِ عدالت والی جگہ پر آئے اور جب ہم نے ہر چیز ایسے ہی پائی جیسے نیفی نے بتایا تھا، تو ہمیں اِسقدر تعجب ہُوا کہ ہم زمین پر گر پڑے اور جب ہم ہوش میں آئے تو دیکھو ہم قید خانے میں پڑے ہُوئے تھے۔

۱۵- اب اِس شخص کے قتل کے بارے ہم نہیں جانتے کہ یہ کس نے کیا ہے اور ہم صرف اتنا جانتے ہیں ہم بھاگے اور تُمہاری خواہش کے موافق یہاں آئے اور دیکھو وہ نیفی کے کہنے کے مطابق مرا ہُوا تھا۔

۱۶- اور اب ایسا ہُوا کہ اُن قاضیوں نے اِس معاملے کو لوگوں سے بیان کیا اور نیفی کے خلاف بُلند آواز سے چلا کر یہ کہنے لگے، دیکھو ہم جانتے ہیں کہ یہ نیفی قاضی کو قتل کرنے کے لئے ضرور کسی سے ملا ہو گا اور پھر وہ ہم پر اِسکا اعلان کرے تاکہ ہمیں اپنے ایمان میں تبدیل کرے تاکہ خود کو عظیم شخص اور خُدا کا چنا ہُوا نبی ثابت کرے۔

۱۷- اور اب دیکھو ہم اُس شخص کو بے نقاب کریں گے اور وہ اپنے جرم کا اعتراف کرے گا اور ہمیں اِس قاضی کے اصلی قاتل کے بارے میں بھی بتائے گا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ تدفین کے دن وہ پانچوں رہا کر دیے گئے۔ اِسکے باوجود وہ اُن باتوں سے جو اُنہوں نے نیفی کے خلاف کہی تھیں، اُنہوں نے اُن سے سخت کلام کیا اور باری باری اُن کے ساتھ تکرار کی، یہاں تک کہ اُنہوں نے اُنکو خاموش کرا دیا۔

۱۹- اِسکے باوجود اُنہوں نے حُکم دیا کہ نیفی کو پکڑا اور باندھا جائے اور ہجوم کے سامنے لایا جائے اور وہ اُس سے طرح طرح کے سوال کرنے لگے تاکہ اُسے پکڑ سکیں اور اُسے موت کے لئے مجرم ثابت کریں ––

۲۰- اُسے کہنے لگے: تُم ساتھ ملے ہُوئے ہُو، یہ آدمی کون ہے جس نے یہ قتل کیا ہے؟ اب ہمیں بتاؤ اور اپنا جرم مانو کہتے ہُوئے دیکھو پیسے بھی دیتے ہیں اور تُمہاری جان بھی بخش دیں گے اگر تُم ہمیں وہ سب کچھ بتا دو جو معاہدہ تُم نے اُسکے ساتھ کیا ہے۔

۲۱- لیکن نیفی نے اُن سے کہ تم جو احمق ہو تُم جو دل کے نامختون ہو تُم جو اندھے اور تُم سرکش لوگ ہو، کیا تُم جانتے ہو کہ خُداوند تُمہارا خُدا کب تک تُمہیں گناہ کی راہوں پر جانے دے گا؟

۲۲- آہ سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کر لو تُمہیں اُس بڑی تباہی کے باعث ماتم اور نوحہ شروع کر دینا چاہیے، جو تُمہاری منتظر ہے۔

۲۳- دیکھو تُم کہتے ہو کہ اپنے اعلیٰ قاضی زیضرم کو قتل کرانے کے لئے مَیں کسی آدمی کے ساتھ ملا ہُوا ہُوں۔ لیکن دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں یہ سب اِس لئے ہُوا کیونکہ میں نے تُمہیں گواہی دی تاکہ تُم اِس بات کی بابت جان سکو، ہاں بلکہ تُمہارے لئے یہ ایک شہادت ہے کہ میں اُن بدیوں اور مکروہات کو جانتا تھا جو تُمہارے درمیان ہیں۔

۲۴-اور چونکہ مَیں نے ایسا کیا ہے، سو تُم کہتے ہو کہ مَیں کسی آدمی سے ملا ہُوا ہُوں تاکہ اُس سے یہ کام کراؤں، ہاں چونکہ مَیں نے یہ نشان دیا ہے تُم میرے ساتھ خفا ہو اور میری زندگی برباد کرنا چاہتے ہو۔

۲۵- اور اب دیکھو مَیں تُمہیں ایک اور نشان دیتا ہُوں اور دیکھتے ہیں اگر تُم اِس میں بھی مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کرتے ہو۔

۲۶-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، سیعنتم کے گھر جاؤ جو زیضرم کا بھائی ہے اور اُس سے کہو ——

۲۷-کیا نیفی بہانہ باز نبی ہے، جو اِن لوگوں کے متعلق بڑی بڑی نبوّت کرتا ہے تمہاے بھائی زیضرم کے قتل میں تُمہارے ساتھ ملا ہُوا ہے؟

۲۸-اور دیکھو وہ تُم سے کہے گا نہیں۔

۲۹-اور تُم اُس سے پوچھنا کیا تُم نے اپنے بھائی کو قتل کیا ہے؟

۳۰-اور وہ خوف زدہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہو گا اور نہ جانے گا کیا کہنا ہے۔ اور دیکھو وہ تُم سے اِنکار کردے گا اور ظاہر کرے گا گویا وہ خود حیران ہے، لیکن وہ تُم سے کہے گا کہ میں تو معصوم ہوں۔

۳۱-لیکن دیکھو تُم اُسکی تلاشی لینا اور تُم اُسکی قبا کے نیچے کناروں تک خون پاؤ گے۔

۳۲-اور جب تُم یہ دیکھ لو تو تُم پوچھنا کہ یہ خون کہاں سے آیا؟ کیا ہم نہیں جانتے کہ یہ تُمہارے بھائی کا خون ہے؟

۳۳- اور تب وہ کانپنے لگے گا اور یوں زرد دکھائی دے گا گویا موت اُس پر آپڑی ہو۔

۳۴-اور تب تُم کہنا کہ اِس خوف اور اِس زردی کے باعث جو تُمہارے چہرے پر آ گئی ہے، دیکھو ہم جان گئے ہیں کہ تُم ہی مجرم ہو۔

۳۵-اور تب وہ اور بھی خوفزدہ ہو جائے گا اور پھر وہ تُمہارے سامنے اعتراف کرے گا اور پھر دوبارہ انکار نہیں کرے گا کہ اُس نے یہ قتل کیا ہے۔

۳۶-اور تب وہ تُمہیں بتائے گا کہ مجھ نیفی کے لئے اِس جرم کو جاننے کا وسیلہ خُدا کی قُدرت تھی۔اور تب تُم جانو گے کہ مَیں ایک صادق آدمی ہُوں اور یہ کہ خُدا کی طرف سے تُمہارے پاس بھیجا گیا ہُوں۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ گئے اور ویسا ہی کیا جیسا نیفی نے اُن سے کہا تھا۔اور دیکھو وہ باتیں جو اُس نے کہیں سچّ تھیں کیونکہ اُس کے کہنے کے مطابق اُس نے انکار کیا اور اُس کی باتوں کے مطابق اعتراف بھی کیا۔

۳۸-اور اُس سے ثابت کروایا گیا کہ وہی اصلی قاتل ہے اِسطرح کہ پانچوں آدمیوں اور نیفی کو بھی چھوڑ دیا گیا۔

۳۹-اور نیفیوں میں بعض تھے جو نیفی کی باتوں کا یقین کرنے لگے اور بعض ایسے بھی تھے، جو پانچ

آدمیوں کی گواہی کے سبب یقین کرنے لگے، اِسلئے کہ وہ اُسوقت تبدیل ہو گئے تھے، جب وہ قید خانہ میں تھے۔

۴۰- اور اب لوگوں میں بعض تھے جو کہتے تھے کہ نیفی ایک نبی ہے۔

۴۱- اور کئی دوسرے تھے جو کہتے تھے، دیکھو وہ دیوتا ہے کیونکہ اگر وہ دیوتا نہ ہوتا تو کیونکر یہ سب باتیں جان سکتا تھا، اِسلئے کہ دیکھو اُس نے ہمیں ہمارے دلوں کے خیالات بتائے ہیں اور ہمیں یہ چیزیں بتائی ہیں اور بلکہ ہمارے اعلیٰ قاضی کے اصلی قاتل کا بھی ہمیں بتا دیا ہے۔

۱۰ باب

خُداوند نیفی کو سر بمہر کرنے کا اختیار دیتا ہے — اُسے زمین اور آسمان پر باندھنے اور کھولنے کا اختیار دیا جاتا ہے — وہ حُکم دیتا ہے کہ لوگ توبہ کریں ورنہ ہلاک ہوں گے — رُوح اُسے ایک ہجوم سے دوسرے ہجوم میں لے جاتا ہے۔ قریباً ۲۱-۲۰ ق م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ لوگوں کے درمیان کھڑا تھا تو اُن میں اِس قدر تکرار بڑھی کہ وہ دو گروہوں میں ہو گئے اور نیفی کو اکیلا چھوڑ کر اِدھر اُدھر اپنی راہوں کو ہو لیے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ اُن کی باتوں پر غور کرتے ہوئے جو خُداوند نے اُس پر ظاہر کیں، نیفی نے اپنے گھر کی راہ لی۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ یوں غور کر رہا تھا — تو وہ نیفیوں کے لوگوں کی بدیوں اُنکے تاریکی کے خفیہ کاموں اور اُنکی قتل و غارت اور اُنکی لُوٹ مار اور ہر طرح کی بدیوں کے باعث بہت زیادہ غمگین ہُوا — اور ایسا ہُوا کہ جب وہ یوں اپنے دل میں غور کر رہا تھا، دیکھو ایک آواز اُسے یہ کہتی ہُوئی سُنائی دی۔

۴- مبارک ہو تُم نیفی، اُن کاموں کے لئے جو تُم نے کیے ہیں کیونکہ مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُم نے کتنی مستعدی سے میرے اُس کلام کی منادی کی، جو مَیں نے تُمھیں اِن لوگوں کے لئے دیا۔ اور تُم نے خوف نہ کھایا اور اپنی زندگی کی پرواہ نہ کی بلکہ میری مرضی پوری کی اور میرے حُکموں کو مانا ہے۔

۵- اور اب چونکہ تُم نے یہ کام اتنی مستعدی سے کیا ہے، دیکھ مَیں تجھے ہمیشہ کے لئے برکت دوں گا اور مَیں تُمھیں کلام میں اور کام میں، ایمان میں اور اعمال میں مضبوط بناؤں گا، ہاں یہ کہ تُمھاری کہی ہُوئی ہر بات پوری ہو گی، چونکہ تُو میری مرضی کے برخلاف کچھ نہ مانگے گا۔

۶- دیکھ تُو نیفی ہے اور مَیں خُدا ہُوں۔ دیکھ مَیں اپنے فرشتوں کی موجودگی میں تیرے سامنے اعلان کرتا ہُوں کہ تُمھیں اِن لوگوں پر اختیار ہو گا اور اِن لوگوں کی بدیوں کے سبب زمین کو قحط اور وبا اور تباہی کیساتھ مارے گا۔

۷- دیکھ مَیں تجھے اختیار دیتا ہُوں کہ جو کچھ تو زمین پر سر بمہر کرے گا آسمان پر بھی سر بمہر کیا جائے گا اور جو کچھ زمین پر کھولے گا آسمان پر کھولا جائے گا اور یوں اُن لوگوں کے درمیان تجھے اختیار ہو گا۔

۸-اور یوں اگر تُو اِس ہیکل کو کہے کہ اِسکے دو
ٹکڑے ہو جائیں تو یہ ہو جائے گی۔
۹-اور اگر تُو اِس پہاڑ سے کہے کہ پست اور ہموار
ہو جا تو یہ ہو جائے گا۔
۱۰- اور دیکھ اگر تُو کہے کہ خُدا اِن لوگوں کو
مارے تو ایسا ہی ہو گا۔
۱۱-اور اب دیکھ مَیں تجھے حُکم دیتا ہُوں کہ تُو جا
اور اِن لوگوں کے سامنے اعلان کر کہ خُداوند خُدا
جو قادرِ مطلق ہے، یوں فرماتا ہے کہ توبہ کرو ورنہ
ہلاک بلکہ فنا کر دیے جاؤ گے۔
۱۲- اور دیکھو اب ایسا ہُوا کہ جب خُداوند
نے نیفی سے یہ باتیں کہیں تو وہ رُک گیا اور
اپنے گھر نہ گیا بلکہ اُن ہجوموں کی طرف
لوٹا جو اُس ملک کی سطح پر پراگندہ تھے اور
اُنکے سامنے خُداوند کا وہ کلام بیان کرنے لگا جو
اُنکی توبہ نہ کرنے کی صورت میں تباہی کے متعلق
کہا گیا تھا۔
۱۳- اب دیکھو اُس بڑے معجزہ کے باوجود
جو نیفی نے اعلیٰ قاضی کی موت کے بارے میں
اُنہیں بتا کر کیا تھا اُنہوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا
اور خُداوند کی باتوں پر کان نہ لگائے۔
۱۴- سو نیفی خُداوند کے کلام کو اُنکے سامنے
یوں بیان کرنے لگا کہ خُداوند یوں فرماتا ہے،
سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کر لو تُم ہلاک بلکہ فنا کر
دیے جاؤ گے۔
۱۵- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے اُنکے سامنے کلام
بیان کر چکنے کے بعد، دیکھو ہنوز اُنہوں نے اپنے
دل سخت کیے رکھے اور اُسکے کلام پر کان نہ لگائے
بلکہ اُنہوں نے اُسے ملامت کی اور اُس پر ہاتھ
ڈالنے کی کوشش کی تاکہ اُسے قید خانہ میں ڈالیں۔
۱۶- لیکن دیکھو خُدا کی قُدرت اُسکے ساتھ تھی
اور وہ اُسے قید خانے میں ڈالنے کے لئے پکڑ نہ
سکے کیونکہ رُوح اُسے اُن کے درمیان سے اُٹھا کر
دور لے گیا۔
۱۷-اور ایسا ہُوا کہ یوں وہ رُوح میں معمور ہو کر
ایک ہجوم سے دوسرے ہجوم میں خُدا کے کلام کو
اُسوقت تک بیان کرتا رہا، جب تک کہ وہ اِسکا
سب کے سامنے اعلان نہ کر چکا یا پھر سب لوگوں
کے درمیان اِسے بھیج نہ چکا۔
۱۸-اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُسکی باتوں پر کان
نہ لگائے اور وہاں جھگڑے شروع ہو گئے اِسقدر کہ
وہ آپس میں بٹ گئے اور تلوار سے ایک دوسرے
کو مارنے لگے۔
۱۹- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضا کے عہدِ
حکومت کا اکہتر واں سال ختم ہُوا۔

۱۱ باب

نیفی خُداوند سے جنگ کو قحط میں بدلنے کی درخواست کرتا ہے — بہت سے لوگ ہلاک ہوتے ہیں — وہ توبہ کرتے ہیں اور نیفی خُداوند سے بارش کے لئے فریاد کرتا ہے — نیفی اور لحی بہت سارے مکاشفے پاتے ہیں — جدعنتن کے ڈاکو اپنے آپ کو مُلک میں مستحکم کرتے ہیں۔ قریباً ۲۰-۶ ق م۔

۱-اور اب قضا کے عہدِ حکومت کے بہتر ویں سال
میں ایسا ہُوا کہ جھگڑے بڑھ گئے، اتنے کہ سارے
مُلک میں تمام نیفیوں کے درمیان جنگیں ہوئی۔

۲- اور یہ ڈاکوؤں کا وہ خفیہ دستہ تھا جو تباہی اور بدی کا یہ کام جاری رکھے ہوئے تھا۔ اور یہ جنگ سارا سال جاری رہی اور یہ تہترویں سال میں بھی جاری رہی۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ اُس سال نیفی نے خُداوند کو یہ کہتے ہُوئے پکارا۔

۴- اے خُداوند اِن لوگوں کو تلوار سے ہلاک نہ ہونے دے بلکہ اے خُداوند مُلک میں اُنکو خُداوند اپنے خُدا کی یاد دلانے کے لئے قحط پڑ جائے اور تب شاید وہ توبہ کرلیں اور تیری طرف رجوع لائیں۔

۵- اور نیفی کے کہنے کے مطابق ویسا ہی ہُوا۔ اور مُلک میں نیفی کے لوگوں میں ایک بڑا قحط پڑا اور یوں چوہترویں سال میں مسلسل قحط رہا اور تلوار سے ہلاکت کا کام رُک گیا، مگر قحط سے شدید ہو گیا۔

۶- اور ہلاکت کا یہ کام پچھترویں سال میں بھی مسلسل جاری رہا۔ کیونکہ زمین پر لعنت بھیجی گئی تاکہ یہ خشک رہے اور فصل کاٹنے کے موسم میں اِس میں اناج نہ اُگا اور ساری زمین پر لعنت بھیجی گئی، نیفیوں کے ساتھ ساتھ لامنوں کے درمیان بھی، سو وہ مارے گئے کہ مُلک کے بیشتر بدکار علاقوں میں ہزاروں ہلاک ہُوئے۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے دیکھا کہ قحط کے باعث وہ ہلاک ہُوئے جاتے ہیں اور وہ خُداوند اپنے خُدا کو یاد کرنے لگے اور اُنہیں نیفی کا کلام بھی یاد آنے لگا۔

۸- اور لوگ اپنے اعلیٰ قاضیوں اور رہنماؤں سے منت کرنے لگے کہ وہ نیفی سے کہیں، دیکھ ہم جانتے ہیں تُو مردِ خُدا ہے اور اِسلئے خُداوند اپنے خُدا کو پکار تاکہ ہم پر سے وہ اِس قحط کو ٹال دے مبادا کہ وہ سب باتیں جو تُو نے ہماری بربادی کے بارے کہیں ہیں، پوری ہوں۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ اُن قاضیوں نے اُن کے کہنے اور خواہش کے مطابق نیفی سے کہا۔ اور ایسا ہُوا کہ جب نیفی نے دیکھا کہ لوگوں نے توبہ کرلی ہے اور ٹاٹ اوڑھ کر خاکسار ہُوئے ہیں تو وہ خُداوند کو یہ کہہ کر پکارنے لگا۔

۱۰- اے خُداوند دیکھ یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور اُنہوں نے اپنے درمیان سے جدعنتن کے ڈاکوؤں کا صفایا کر دیا ہے، اتنا کہ وہ نابُود ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے اپنے خفیہ منصوبے زمین میں چھپا دیے ہیں۔

۱۱- اب اے خُداوند اُنکی حلیمی کے باعث تُو اپنے قہر کو ٹال دے اور اپنے غصّے کو اُن بدکار آدمیوں کی تباہی سے دھیما کر جنہیں تُو پہلے ہلاک کر چکا ہے۔

۱۲- اے خُداوند اپنے قہر کو ٹال دے، ہاں اپنے قہرِ شدید کو اور اِس مُلک میں سے قحط موقوف کر دے۔

۱۳- اے خُداوند میری بات پر کان لگا اور میرے کلام کے موافق ہونے دے اور زمین کی سطح پر مینہ برسا تاکہ وہ اپنا پھل لائے اور اناج کے موسم میں اپنا اناج پیدا کرے۔

۱۴- اے خُداوند تُو نے میری بات سُنی جب مَیں نے کہا، قحط ہو تاکہ تلوار کی وبا رُک جائے اور یہ کہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُو اِس وقت بھی میری

بات پر کان لگائے گا کیونکہ تُو نے ہی فرمایا کہ اگر لوگ توبہ کریں تو مَیں اِنہیں چھوڑ دوں گا۔

۱۵- ہاں اے خُداوند اور تُو دیکھتا ہے کہ اُنہوں نے قحط اور وبا اور اُس تباہی کے باعث جو اُن پر آئی توبہ کی ہے۔

۱۶- اور اب اے خُداوند اپنا قہر ٹال دے اور آزما آیا وہ تیری خدمت کرتے ہیں؟ اور اگر ایسا ہو تو اپنے کہنے کے مطابق اے خُداوند جو تُو نے کہا ہے، اُنہیں برکت دے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ چھہترویں سال خُداوند نے لوگوں پر سے اپنا قہر دور کیا اور حُکم دیا کہ زمین پر مینہ برسے، اِسطرح کہ اپنے پھل کے موسم میں یہ اپنے پھل لائے۔ اور ایسا ہُوا کہ اِس نے اناج کے موسم میں اپنا اناج پیدا کیا۔

۱۸- اور دیکھو لوگ شادمان ہُوئے اور خُداوند کی تمجید کی اور سارے مُلک کی سطح شادمانی سے معمور ہُوئی اور وہ نیفی کو پھر ہلاک کرنے کے خواہاں نہ ہُوئے، بلکہ اُنہوں نے اُسے ایک عظیم نبی اور مرد خُدا جانا، جسکو خُدا نے بڑی قدرت اور اختیار بخشا تھا۔

۱۹- اور دیکھو اُسکا بھائی لحی راستبازی کی باتوں سے متعلق ذرا بھر بھی پیچھے نہ تھا۔

۲۰- اور پھر ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگ پھر سے مُلک میں خوش حال ہونے لگے اور اپنے برباد علاقوں کی تعمیر کرنے لگے اور پھلتے پھولتے اور بڑھتے گئے، یہاں تک کہ وہ شمالی اور جنوبی دونوں اطراف میں مغربی سمندر سے مشرقی سمندر تک مُلک کی ساری سطح پر چھا گئے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ چھہترواں سال امن میں ختم ہُوا۔ اور ستترواں سال امن کے ساتھ شروع ہوا اور سارے مُلک کی سطح پر کلیسیا پھیل گئی اور نیفیوں اور لامنوں دونوں کی اکثریت کلیسیا سے تعلق رکھتی تھی اور اُنہیں مُلک میں بڑا امن حاصل رہا اور یوں ستترواں سال ختم ہُوا۔

۲۲- اور اُنہیں ستترویں اور اٹھہترویں سال میں بھی امن حاصل رہا، سوائے بعض جھگڑوں کے جن کا تعلق تعلیم کے اُن نکات سے تھا، جو نبّیوں کے وسیلے دی گئی تھی۔

۲۳- اور اُناسیویں سال میں وہاں شدید عداوت بڑھنے لگی۔ لیکن ایسا ہُوا کہ نیفی اور لحی اور بہتیرے دوسرے بھائی جو کہ روز مکاشفہ پاتے تھے اور حقیقی تعلیم کا علم رکھتے تھے، سو اُنہوں نے لوگوں میں بڑی منادی کی، اتنی کہ اُنہوں نے اُنکی عداوت کو اُسی سال میں ختم کر دیا۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کے اَسیویں سال میں بعض منکروں نے، جو کئی سال پہلے لامنوں کے پاس چلے گئے تھے اور اب اپنے پر لامنوں کا نام اختیار کر چکے تھے اور بعض وہ بھی جو لامنوں کی حقیقی نسل سے تھے، جنہیں اُنہوں نے یعنی اُن منکروں نے غصّے میں مشتعل کیا تھا، ملکر اپنے بھائیوں کے ساتھ ایک جنگ شروع کر دی تھی۔

۲۵- اور وہ قتل و غارت اور لُوٹ مار کرتے اور پھر واپس پہاڑوں اور بیابان اور کمین گاہوں میں اپنے آپ کو چھپانے کے لئے چلے جاتے تاکہ

پکڑے نہ جائیں اور ہر روز منکروں کے آنے سے اُنکی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔

۲۶-اور یوں اُس وقت، ہاں بلکہ چند ہی سالوں میں اُن ڈاکوؤں کا گروہ نہایت بڑا ہو گیا اور اُنہوں نے جدعنتن کے خفیہ منصوبوں کو پا لیا اور یوں وہ جدعنتن کے ڈاکو بن گئے۔

۲۷-اب دیکھو اِن ڈاکوؤں نے بڑی افراتفری مچائی، ہاں بلکہ نیفی کے لوگوں اور لامنی لوگوں میں بڑی تباہی پھیلائی۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ تباہی کے اِس کام کو روکنا ضروری ہو گیا تھا، سو اُنہوں نے ڈاکوؤں کے اِس گروہ کی پہاڑوں میں تلاش کرنے اور اُنہیں ہلاک کرنے کے لئے قوی آدمیوں کی ایک فوج بیابان میں بھیجی۔

۲۹- لیکن دیکھو ایسا ہُوا کہ اِسی سال اُنہیں اپنے ملکوں کی طرف واپس دھکیل دیا گیا۔ اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کا اسیواں سال ختم ہُوا۔

۳۰-اور ایسا ہُوا کہ اِکیاسویں سال کے شروع میں وہ ڈاکوؤں کے گروہ اِس کے خلاف دوبارہ گئے اور بہتوں کو ہلاک کر دیا اور اُنہیں بھی بڑی ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا۔

۳۱- اور اُن ڈاکوؤں کے شمار میں بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے جنہوں نے پہاڑوں اور بیابانوں میں خلل ڈال رکھا تھا، اُنہیں پہاڑوں اور بیابانوں میں سے واپس اپنے مُلکوں میں آنا پڑا۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ یوں یہ سال ختم ہُوا۔ اور ڈاکو بڑھے اور اتنے زور آور ہو گئے کہ اُنہوں نے نیفیوں اور لامنوں کی ساری فوجوں کو للکارا اور اُس مُلک کی ساری سطح کے لوگوں کو نہایت خوفزدہ کر دیا۔

۳۳- ہاں کیونکہ وہ مُلک کے کئی حصوں پر چڑھ آئے اور اُنکو بڑا نقصان پہنچایا، ہاں اور بہتوں کو ہلاک کیا اور کئی دوسروں کو ہاں خاص طور سے اُن کی عورتوں اور بچوں کو بیابان میں قیدی بنا کر لے گئے۔

۳۴- اب اِس بڑی مصیبت نے، جو لوگوں پر اُنکی بدیوں کے سبب نازل ہُوئی، اُنہیں پھر خُداوند اپنے خُدا کی یاد دلائی۔

۳۵- اور یوں قضات کے عہد حکومت کا اکیاسیواں سال ختم ہُوا۔

۳۶-اور بیاسیویں سال میں وہ پھر خُداوند اپنے خُدا کو بھولنے لگے۔ اور تراسیویں سال میں اُنکی بدی بہت زیادہ بڑھنے لگی۔ اور چوراسیویں سال میں بھی اُنہوں نے اپنی روش بہتر نہ کی۔

۳۷-اور ایسا ہُوا کہ پچاسیویں سال میں وہ اپنے غرور اور اپنی بدکاری میں بہت زیادہ بڑھتے گئے اور یوں وہ دوبارہ تباہی کے لئے پک رہے تھے۔

۳۸-اور یوں پچاسیواں سال ختم ہُوا۔

۱۲ باب

اِنسان مستقل مزاج نہیں بلکہ احمق ہے اور بدی کرنے میں تیز ہے —— خُداوند اپنے لوگوں کو تنبیہ کرتا ہے —— اِنسان کی ناچیزی کا موازنہ خُدا کی قُدرت سے کیا گیا ہے —— عدالت کے روز اِنسان دائمی زندگی پائیں گے یا دائمی عذاب۔ قریباً ۶ ق م۔

۱-اور یوں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ بنی آدم کے دل کتنے جھوٹے اور غیر مستقل ہیں، ہاں ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ خُداوند اپنی بے انتہا نیکی کے باعث اُنہیں برکت دیتا اور خوش حال کرتا ہے، جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۲- ہاں اور اُس وقت جب وہ اپنے لوگوں کو خوش حال کرتا ہے ہم دیکھ سکتے ہیں، ہاں اُن کے کھیتوں میں اُنکے گلّے اور اُنکے ریوڑوں اور سونے میں اور چاندی میں اور ہر طرح کی قیمتی چیزوں کی ہر قسم اور کاریگری میں اضافہ کرتا ہے، وہ اُنکی جانوں کو بخشتے ہُوئے اور دشمنوں کے ہاتھوں سے اُنہیں چھُڑاتے ہُوئے اُنکے دشمنوں کے دلوں کو نرم کرتے ہوئے تاکہ وہ اُنکے خلاف جنگ کا اعلان نہ کریں، ہاں اور یوں وہ اپنے لوگوں کی بھلائی اور خوشی کے لئے ہر کام کرتا ہے۔ ہاں تب پھر وقت آتا ہے کہ وہ اپنے دلوں کو سخت کرتے اور اپنے خُداوند خُدا کو بھول جاتے ہیں اور قدُوس کو پاؤں تلے روند ڈالتے ہیں —— ہاں اور یہ وہ اپنے آرام اور اپنی بہت زیادہ خوش حالی کے باعث کرتے ہیں۔

۳- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ جب تک خُداوند اپنے لوگوں کو بہت زیادہ مصیبت زدہ کر کے تنبیہ نہیں کرتا، ہاں جب تک وہ اُنہیں موت اور دہشت اور قحط اور ہر طرح کی وبا سے سزا نہیں دیتا، وہ اُسے یاد نہیں کرتے۔

۴- آہ بنی آدم کتنے احمق اور کتنے بیکار اور کتنے بُرے اور ابلیسی اور بدی کرنے میں کتنے تیز اور نیکی کرنے میں کتنے سُست ہیں، ہاں بُرائی کی آواز پر کان لگانے میں کتنے تیز ہیں اور دُنیا کی باطل چیزوں میں اپنا دل لگاتے ہیں۔

۵- ہاں کتنی جلدی تکبر کر لیتے ہیں، ہاں شیخی مارنے اور ہر طرح کی بدی کے کاموں میں کتنے تیز ہیں اور خُداوند اپنے خُدا کو یاد کرنے اور اُسکی مشورت پر کان لگانے میں کتنے سُست ہیں، ہاں حکمت کی راہوں پر چلنے میں کتنے سُست ہیں۔

۶- دیکھو وہ نہیں چاہتے کہ خُداوند اُنکا خُدا جس نے اُنہیں تخلیق کیا ہے، اُن پر حاکم ہو اور اُن پر حکومت کرے، اُسکی اِس عظیم نیکی کے باوجود جس میں وہ اُن پر رحم کرتا ہے وہ اُس کی مشورت کو ناچیز جانتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ اُنکا رہنما ہو۔

۷- آہ بنی آدم کتنا ہیچ ہے، ہاں یہاں تک کہ زمین کی خاک سے بھی کمتر۔

۸- کیونکہ دیکھو ہمارے عظیم اور ابدی خُدا کے حُکم ہی سے خاک اِدھر اُدھر بکھر جاتی ہے۔

۹- ہاں دیکھو اُس کی آواز سے ٹیلے اور پہاڑ کانپتے اور لرزتے ہیں۔

۱۰- اور اُسکی آواز کی قدُرت سے وہ ٹوٹ کر میدان بن جاتے ہیں، ہاں بلکہ ایک وادی کی مانند۔

۱۱- ہاں اُسکی آواز کی قدُرت سے تمام زمین ہلنے لگتی ہے۔

۱۲- ہاں اُسکی آواز کی قدُرت سے بنیادیں اندر تک ہل جاتی ہیں۔

۱۳- ہاں اور اگر وہ زمین سے کہے —— کہ ہل جا —— تو وہ ہل جاتی ہے۔

۱۴- ہاں اگر وہ زمین سے کہے — تُو واپس چلی جا تاکہ دن کئی پہر طویل ہو — تب ایسا ہی ہوتا ہے۔

۱۵- اور یوں اُسکے کلام کے موافق زمین واپس جاتی ہے اور اِنسان کو یہی لگتا ہے کہ سُورج ابھی کھڑا ہے، ہاں اور دیکھو یہ ایسا ہی ہے کیونکہ درحقیقت یہ زمین ہے جو حرکت کرتی ہے نہ کہ سورج۔

۱۶- اور یہ بھی دیکھو کہ اگر وہ عظیم گہراؤ کے پانیوں سے کہے — تُم خشک ہو جاو — تو یہ ہو جاتا ہے۔

۱۷- دیکھو اگر وہ اِس پہاڑ سے کہے — اُٹھ اور آ اور اُس شہر پر جا گر تاکہ یہ دفن ہو جائے — تو دیکھو یہ ہو گا۔

۱۸- اور دیکھو اگر ایک آدمی زمیں میں خزانہ چھپاتا ہے اور خُداوند کہے — میں اُسکی بدی کے باعث جس نے اِسے چھپایا، اِسے ملعون کرتا ہوں — تو دیکھو یہ ملعون ہو گا۔

۱۹- اور اگر خُداوند کہے — تُو ملعون ہو کہ کوئی آدمی تُمہیں اِس وقت اور ہمیشہ تک نہ پا سکے گا — تو دیکھو کوئی آدمی اِسے اب اور ہمیشہ تک نہ پا سکے گا۔

۲۰- اور دیکھو اگر خُداوند آدمی سے کہے — تُو اپنی بدیوں کے باعث ہمیشہ کے لئے ملعون ہو — تو ایسا ہو جائے گا۔

۲۱- اور اگر خُداوند کہے — تُو اپنی بدیوں کے باعث میری حُضوری سے کاٹ ڈالا جائے — تو وہ اِسے ایسا ہونے دے گا۔

۲۲- اور اُس پر افسوس جسے وہ یہ کہے گا کیونکہ یہ سب کچھ اُس کے ساتھ ہو گا جو بدی کرے گا اور وہ نجات نہیں پا سکتا، سوا اِس سبب سے کہ آدمی نجات پائے، توبہ کی منادی کی گئی ہے۔

۲۳- پس مبارک ہیں وہ جو توبہ کرتے اور خُداوند اپنے خُدا کی آواز پر کان لگاتے ہیں کیونکہ یہ وہ ہیں جو نجات پائیں گے۔

۲۴- اور خُداوند اپنی عظیم کاملیت میں بخش دے تاکہ اِنسانوں کو توبہ اور نیک کاموں کی طرف لایا جا سکے تاکہ اُنہیں اُنکے کاموں کے موافق فضل سے فضل تک بحال کیا جائے۔

۲۵- اور مَیں چاہتا ہُوں سب اِنسان بچائے جائیں۔ لیکن ہم پڑھتے ہیں کہ اُس عظیم اور آخری دن بعض ہیں، جو نکال دیے جائیں گے، ہاں جو خُداوند کی حضوری سے خارج کر دیے جائیں گے۔

۲۶- ہاں جنہیں نہ ختم ہونے والی بدحالی میں بھیج دیا جائے گا، اُن باتوں کے پورا ہونے کے لئے جو کہتی ہیں کہ وہ جنہوں نے نیک کام کیے ہیں دائمی زندگی پائیں گے اور جنہوں نے بُرائی کی ہے، دائمی سزا پائیں گے۔ اور یہ اِسی طرح ہو گا۔ آمین۔

سموئیل لامنی کی نیفیوں میں نبوّت۔

۱۳ تا ۱۵ ابواب پر مُشتمل۔

۱۳ باب

سموئیل لامنی نیفیوں کی تباہی کی نبوّت کرتا ہے جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتے — وہ اور اُنکی دولت ملعون کی

جاتی ہے — وہ نبیّوں کو رد اور سنگسار کرتے ہیں بدرُوحوں میں گھرے ہُوئے ہیں اور بدی کر کے خوش ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ قریباً ۶ ق م۔

۱- اور اب چھیاسیویں سال میں ایسا ہُوا کہ نیفی ابھی تک بدی میں ہی تھے، ہاں بڑی بدی میں جب کہ لامنی موسیٰ کی شریعت کے مطابق خُدا کے احکام کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ اِس سال سموئیل نامی ایک لامنی، ضریملہ کے مُلک میں آیا اور لوگوں میں منادی کرنے لگا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے کئی دنوں تک لوگوں میں توبہ کی منادی کی اور اُنہوں نے اُسے وہاں سے نکال دیا اور وہ اپنے مُلک میں واپس جانے کو تھا۔

۳- لیکن دیکھو خُداوند کی آواز اُسے سُنائی دی کہ وہ دوبارہ واپس جائے اور جو باتیں اُسکے دل میں آئیں لوگوں میں نبوّت کرے۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا، سو وہ گیا اور اُسکی دیوار پر چڑھ گیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بڑی آواز سے پکار کر لوگوں سے اُن باتوں کی جو خُداوند نے اُسکے دل میں ڈالی تھیں، نبوت کرنے لگا۔

۵- اور اُس نے اُن سے کہا دیکھو مَیں سموئیل جو کہ لامنی ہُوں خُداوند کا وہ کلام سُناتا ہُوں جو اُس نے میرے دل میں ڈالا ہے اور دیکھو اُس نے میرے دل میں اِن لوگوں سے کہنے کیلئے یہ باتیں ڈالی ہیں کہ انصاف کی تلوار اِن لوگوں کے اُوپر لٹکتی ہے اور چار سو سال پورے نہ گزریں گے کہ انصاف کی تلوار اِن لوگوں پر گر پڑے گی۔

۶- ہاں ایک بڑی تباہی اِن لوگوں کی منتظر ہے اور اِن لوگوں پر یقیناً آنے کو ہے اور کوئی چیز اُنکو بچا نہ سکے گی، سوائے توبہ کرنے اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کے جو یقیناً دنیا میں آنے کو ہے اور وہ بڑے دُکھ برداشت کرے گا اور اپنے لوگوں کی خاطر قتل ہو گا۔

۷- اور دیکھو خُداوند کے فرشتے نے اِس کا مجھ پر اعلان کیا ہے اور وہ یہ خوشی کی خبر میری جان کے لئے لایا ہے۔ اور دیکھو اُسکا اعلان تُم پر بھی کرنے کے لئے مجھے تُمہارے پاس بھیجا گیا ہے تاکہ تُمہیں یہ خوشی کی خبر ملے، لیکن دیکھو تُم مجھے قبول نہیں کرتے۔

۸- پس خُداوند یوں فرماتا ہے کہ نیفیوں کے لوگوں کی سخت دلی کے باعث، سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کریں مَیں اپنا کلام اُن سے واپس لُوں گا اور میں اپنا رُوح اُن سے الگ کر لوں گا اور اُنہیں زیادہ برداشت نہیں کروں گا اور میں اُنکے بھائیوں کے دل اُنکے خلاف کر دوں گا۔

۹- اور چار سو سال ابھی نہ گزریں گے کہ میں اُنکو ہلاک کرا دوں گا، ہاں میں اُنہیں تلوار اور قحط اور وبا سے سزا دوں گا۔

۱۰- ہاں مَیں اپنے شدید قہر میں اُنکو سزا دوں گا اور تُمہارے دُشمنوں کی چوتھی نسل میں سے بعض تُمہاری مکمل تباہی دیکھنے کے لئے ہوں گے اور یہ یقیناً ہو گا، سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کر لو خُداوند فرماتا ہے اور تُمہیں تباہ کُن سزا دینے والے چوتھی نسل میں سے ہوں گے۔

۱۱- لیکن اگر تُم توبہ کرو اور خُداوند اپنے خُدا کی طرف رجوع لاؤ تو میں اپنے قہر سے باز آؤں گا خُداوند فرماتا ہے، ہاں خُداوند یوں فرماتا ہے، مبارک ہیں وہ جو توبہ کرتے اور میری طرف رجوع لاتے ہیں، لیکن افسوس اُس پر جو توبہ نہیں کرتا۔

۱۲- ہاں افسوس عظیم شہر ضریملہ پر کیونکہ دیکھو یہ اُن لوگوں کے سبب محفوظ ہے جو راستباز ہیں، ہاں افسوس اِس عظیم شہر پر خُداوند یوں فرماتا ہے کہ مَیں جانتا ہُوں کہ بہتیرے ہیں بلکہ شہر کی اکثریت، جو میرے خلاف اپنے دلوں کو سخت کرے گی خُداوند فرماتا ہے۔

۱۳- لیکن مبارک ہیں وہ جو توبہ کرتے ہیں کیونکہ مَیں اُنہیں چھوڑ دوں گا لیکن دیکھو اگر یہ راستبازوں کی خاطر نہ ہوتا جو کہ اِس عظیم شہر میں ہیں تو دیکھو مَیں آسمان سے آگ نازل کرتا اور اِسے فنا کر دیتا۔

۱۴- لیکن دیکھو یہ راستبازوں کے سبب بچا ہُوا ہے۔ لیکن دیکھو خُداوند یوں فرماتا ہے کہ وقت آتا ہے کہ جب تُم اپنے درمیان سے راستبازوں کو نکال دو گے، تب تُم تباہی کے لئے پک چکے ہو گے، ہاں اِس عظیم شہر پر اُن بدیوں اور مکروہات کے سبب افسوس، جو اِس میں ہیں۔

۱۵- ہاں اور جدعون کے شہر پر اُن بدیوں اور مکروہات کے سبب افسوس، جو اُس میں ہیں۔

۱۶- ہاں اور مُلک کے اندر گردو نواح کے تمام شہروں پر، جو نیفیوں کی ملکیت ہیں، اُن بدیوں اور مکروہات کے سبب افسوس جو اُن میں ہیں۔

۱۷- اور دیکھو لشکروں کا خُداوند یوں فرماتا ہے کہ مُلک اُن لوگوں کے لئے ملعون ہو گا جو مُلک میں ہیں، ہاں اُنکی بدی اور اُنکی مکروہات کے باعث ایسا ہو گا۔

۱۸- اور ایسا ہو گا، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے، ہاں ہمارا عظیم اور سچّا خُدا، کہ جو کوئی زمین میں اپنا خزانہ چھپاتا ہے مُلک کے ملعون ہونے کے باعث پھر اُسے نہ پائے گا سوائے راستباز آدمی کے جو خُداوند کی حفاظت میں اِسے چھپاتا ہے۔

۱۹- خُداوند فرماتا ہے۔ مَیں چاہتا ہُوں کہ وہ خزانے میری حفاظت میں چُھپائیں اور ملعون ہیں وہ جو اپنے خزانے میری حفاظت میں نہیں چُھپاتے کیونکہ راستباز کے علاوہ کوئی اپنا خزانہ میری حفاظت میں نہیں چُھپاتا۔ اور وہ جو اپنا خزانہ میری حفاظت میں نہیں چُھپاتا، وہ اور اُسکا خزانہ دونوں ملعون ہیں اور مُلک پر لعنت کے باعث کوئی مخلصی نہ پائے گا۔

۲۰- اور وہ دن آئے گا جب وہ اپنے خزانے چُھپائیں گے کیونکہ اُنہوں نے اپنے دل دولت سے لگا رکھے ہیں اور چونکہ اُنہوں نے اپنی دولت سے اپنے دل لگا رکھے ہیں، اور جب وہ اپنے دشمنوں کے سامنے سے بھاگیں گے تو اپنے خزانے چُھپا دیں گے اور چونکہ اُنہوں نے اِسے میری حفاظت میں نہیں چُھپایا، وہ اور اُنکے خزانے ملعون ٹھہریں گے اور اُس دن وہ مارے جائیں گے خُداوند فرماتا ہے۔

۲۱- اِس عظیم شہر کے لوگو تُم دیکھو اور میری باتوں پر کان لگاؤ، ہاں اُن باتوں پر کان لگاؤ

جو خُداوند فرماتا ہے کیونکہ دیکھو وہ فرماتا ہے کہ تُم اپنی دولت کے باعث ملعون ہُوئے اور تُمہاری دولت بھی ملعون ہُوئی کیونکہ تُم نے اُس پر اپنے دل لگا رکھے ہیں اور اُسکی باتوں پر کان نہ لگائے جو تُم سے کہی گئیں۔

۲۲- تُم خُداوند اپنے خُدا کو اُن سب چیزوں کی برکت کے لیے جو اُس نے تُمہیں بخشی ہیں یاد نہیں رکھتے بلکہ تُم ہمیشہ اپنی دولت کو یاد رکھتے ہو خُداوند اپنے خُدا کے شُکرگزار نہیں ہوتے، ہاں تُمہارے دل خُداوند کی طرف مائل نہیں ہیں اور غرور سے بھرے ہیں اور نہایت عداوت، کینہ، ظلم، شیخی بازی اور ہر طرح کی بدیوں سے بھرے ہیں۔

۲۳- کیونکہ اِس وجہ سے خُداوند خُدا نے مُلک کو اور تُمہاری دولت کو بھی ملعون ٹھہرایا اور یہ تُمہاری بدیوں کے باعث ہُوا۔

۲۴- ہاں اِن لوگوں پر افسوس، اِس وقت کے باعث جو آن پہنچا کہ تُم نبیوں کو نکال دیتے اور اُنہیں ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور اُنہیں سنگسار کرتے اور اُنکو قتل کرتے ہو اور اُنکے ساتھ ہر طرح کی بدی کرتے ہو، جس طرح قدیم وقتوں میں کیا کرتے تھے۔

۲۵- اور اب جب تُم بات کرتے ہو تو تُم کہتے ہو اگر ہمارے دن اپنے باپ دادا کے دنوں میں ہوتے تو ہم نبیوں کو قتل نہ کرتے، ہم اُنکو سنگسار نہ کرتے اور نہ اُنہیں باہر نکالتے۔

۲۶- دیکھو تُم اُن سے زیادہ بُرے ہو کیونکہ جس طرح کہ خُداوند زندہ ہے اگر نبی تُمہارے پاس آتا اور تُم میں خُداوند کے کلام کا اعلان کرتا جو تُمہارے گناہوں اور بدیوں پر گواہی دیتا ہے تو تُم اُسکے ساتھ خفا ہوتے اور اُسے نکال دیتے اور اِسے ہلاک کرنے کی ہر طرح سے کوشش کرتے ہو، ہاں تُم کہتے ہو کہ وہ ایک جھوٹا نبی ہے اور یہ کہ وہ گناہگار اور ابلیس کا ہے، چونکہ وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ تُمہارے کام بُرے ہیں۔

۲۷- لیکن دیکھو اگر ایک آدمی تُمہارے درمیان آئے اور کہے یہ کرو کوئی بدی نہیں، یہ کرو اور تُمہیں کچھ نہیں ہو گا، ہاں وہ کہے اپنے دلوں کے غرور کی پیروی کرو، ہاں اپنی آنکھ کے غرور کی پیروی کرو اور وہ کچھ کرو جو تُمہارے دل کی خواہش ہے —— اور ایک آدمی اگر تُمہارے درمیان آئے اور یہ کہے تب تُم اُسے قبول کرو گے اور کہو گے کہ یہ ایک نبی ہے۔

۲۸- ہاں تُم اُسکی توقیر کرو گے اور تُم اُسے اپنے مال میں سے دو گے تُم اپنے سونے اور اپنی چاندی میں سے اُسے دو گے اور تُم اُسے قیمتی لباس سے ملبّس کرو گے اور چونکہ وہ تُم سے پُھسلانے والی باتیں کرتا ہے اور وہ کہتا ہے سب ٹھیک ہے، سو اِس میں تُمہیں کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔

۲۹- تُم شریر اور تُم گمراہ کُن نسل تُم سخت دل اور تُم سرکش لوگ، تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کب تک تُمہیں برداشت کرے گا؟ ہاں تُم خود کب تک احمق اور اندھی رہنمائی میں رہو گے؟ ہاں تُم کب تک روشنی کی بجائے تاریکی کا انتخاب کرتے رہو گے؟

۳۰- ہاں دیکھو خُداوند کا قہر تُمہارے خلاف پہلے ہی بھڑکا ہوا ہے، دیکھو اُس نے تُمہاری بدی کے باعث مُلک کو ملعون ٹھہرایا ہے۔
۳۱- اور دیکھو وہ وقت آتا ہے جب وہ تُمہاری دولت کو ملعون کرے گا کہ وہ پھسلنی ہو جائے گی تا کہ تُم اِسے پکڑ نہ سکو اور اپنی غربت کے دنوں میں تُم اِسے حاصل نہ کر پاؤ گے۔
۳۲- اور اپنی غربت کے دنوں مَیں تُم خُداوند کو پکارو گے اور تُمہارا پکارنا بیفائدہ ہی ہو گا کیونکہ تُمہاری ویرانی پہلے ہی تُم پر آ گئی ہے اور تُمہاری بربادی یقینی ہے اور تب اُس دن تُم روؤ گے اور چلاؤ گے، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔ اور تب تُم نوحہ کرو گے اور کہو گے۔
۳۳- کاش کہ مَیں نے توبہ کی ہوتی اور نبّیوں کو قتل اور اُنہیں سنگسار اور اُنہیں نکال نہ دیا ہوتا۔ ہاں اُس وقت تو کہے گا کاش کہ ہم نے خُداوند اپنے خُدا کو اُس وقت یاد رکھا ہوتا، جب اُس نے ہمیں دولت دی اور پھر وہ پھسلنی نہ ہو جاتی کہ ہم اِسے کھو دیتے کیونکہ ہماری دولت ہمارے پاس سے چلی گئی ہے۔
۳۴- دیکھو جہاں ہم ہتھیار رکھتے ہیں، اگلے دن وہ وہاں نہیں ہوتے اور دیکھو جب ہم لڑائی کے لئے تلواریں تلاش کرتے ہیں تو ہمیں نہیں ملتیں۔
۳۵- ہاں ہم نے اپنے خزانے جمع کیے اور وہ مُلک پر لعنت کے باعث ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے۔
۳۶- کاش کہ ہم نے اُس وقت توبہ کی ہوتی جب خُداوند کا کلام ہمارے پاس آیا کیونکہ دیکھو زمین ملعون ٹھہری ہے اور تمام چیزیں پھسلنی ہو گئی ہیں اور ہم اُنکو پکڑ نہیں سکتے۔
۳۷- دیکھو ہم بد روحوں میں گھرے ہُوئے ہیں، ہاں ہمیں اُسکے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے جو ہماری جانوں کی تباہی کا خواہاں ہے۔ دیکھو ہماری بدیاں بہت زیادہ ہیں۔ اے خُداوند کیا تُو اپنا قہر نہیں ٹال سکتا؟ سو اُن دنوں تُمہاری یہ زبّان ہو گی۔
۳۸- لیکن دیکھو تُمہاری آزمائش کے دن گزر چکے ہیں تُم نے اپنی نجات کے دن کو ٹال دیا ہے، یہ کہ اب ہمیشہ کے لئے دیر ہو گئی ہے اور تُمہاری تباہی یقینی ہو گئی ہے، ہاں چونکہ تُم نے اپنی زندگی کے تمام ایّام اُن چیزوں کی تلاش میں گُزارے ہیں، جنہیں تُم حاصل نہ کر سکتے تھے اور تُم نے بدی کرنے میں خوشی تلاش کی جو راستبازی کی فطرت کے خلاف ہے، جو ہمارے عظیم اور ابدی آقا میں ہے۔
۳۹- آہ اِس مُلک کے لوگو تُم میری باتیں سُنو اور مَیں دُعا کرتا ہُوں کہ خُداوند کا قہر تُم پر سے ٹل جائے اور یہ کہ تُم توبہ کرو اور نجات پاؤ۔

باب ۱۴

سموئیل، مسیح کی پیدائش کی رات ایک روشنی چمکنے اور نئے ستارے کے نمودار ہونے کی پیشینگوئی کرتا ہے —— مسیح بنی نوع اِنسان کو جسمانی اور رُوحانی موت سے مخلصی دیتا ہے —— تین دن تاریکی رہنا، چٹانوں کا ٹوٹنا اور عالم طبعی میں بڑی گڑ بڑ یہ تین نشان اُس کی موت پر وقوع ہوں گے۔ قریباً ۶ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ سموئیل لامنی نے اور
بہت سی عظیم باتوں کی نبوت کی جو لکھی نہیں جاسکتیں۔
۲- اور دیکھو اُس نے اُن سے کہا، مَیں تُمھیں
ایک نشان دیتا ہُوں، کیونکہ پانچ سال اور آتے
ہیں اور دیکھو تب خُدا کا بیٹا اُن سب کو مخلصی دینے
آئے گا جو اُسکے نام کا یقین کریں گے۔
۳- اور دیکھو مَیں تُمھیں اُسکی آمد کے وقت کا یہ
نشان دیتا ہُوں کیونکہ دیکھو آسمان پر بڑی
روشنیاں ہوں گی، اتنی کہ اُس کی آمد سے پہلے کی
رات میں کوئی تاریکی نہ ہو گی اِسطرح کہ لوگوں کو
ایسے لگے گا جیسے دن چڑھا ہو۔
۴- پس دن اور رات ایک دن ہو گا گویا یہ ایک
ہی دن ہو اور درمیان میں رات نہیں اور یہ
تُمھارے لئے ایک نشان ہو گا چونکہ تُم سورج کے
طُلوع اور اُسکے غروب ہونے سے بھی جان لو
گے، سو وہ یقینی طور پر جان لیں گے کہ دو دنوں
میں ایک رات ہو گی، تو بھی رات تاریک نہ ہو گی
اور یہ اُسکی پیدائش سے پہلے کی رات ہو گی۔
۵- اور دیکھو ایک نیا ستارہ نمودار ہو گا، ایسا کہ تُم
نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو گا اور یہ بھی تُمھارے
واسطے ایک نشان ہو گا۔
۶- اور دیکھو یہی سب کچھ نہیں ہے بلکہ آسمان
پر بھی بہت سے نشانات اور عجائب ہوں گے۔
۷- اور ایسا ہو گا کہ تُم سب تعجب کرو گے، اتنے
کہ حیرت زدہ ہو کر تُم زمین پر گر پڑو گے۔
۸- اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی خُدا کے بیٹے پر ایمان
لائے گا وہی دائمی زندگی پائے گا۔
۹- اور دیکھو یوں خُداوند نے ایک فرشتے کے
ذریعے مجھے حُکم دیا کہ میں آؤں اور تُمھیں یہ باتیں
بتاؤں، ہاں اُس نے مجھے حُکم دیا کہ مَیں تُم سے
اِن باتوں کی نبوّت کروں ہاں اُس نے مجھ سے
فرمایا، اِن لوگوں سے کہو کہ توبہ کریں اور خُداوند
کی راہ تیار کریں۔
۱۰- اور اب چونکہ مَیں لامنی ہُوں اور تُم سے وہ
باتیں کہہ چکا ہُوں جن کا خُداوند نے مجھے حُکم دیا
تھا اور چونکہ یہ تُمھارے نہایت خلاف تھیں تُم
مجھ پر خفا ہو اور میری تباہی کے خواہاں ہو اور مجھے
اپنے درمیان سے نکالتے ہو۔
۱۱- اور تُم میری باتیں سُنو کیونکہ میں اسی
ارادے سے اِس شہر کی دیواروں پر چڑھا ہوں تاکہ
تُم سُنو اور خُدا کی سزاؤں کے بارے میں جانو، جو
تُمھاری بدیوں کے باعث تُمھاری منتظر ہیں
اور اسلئے بھی کہ تُم جانو کہ توبہ کی شرائط کیا ہیں۔
۱۲- اور یہ بھی کہ تُم یسوع مسیح خُدا کے بیٹے،
آسمان و زمین کے باپ، ابتدا سے لے کر تمام
چیزوں کے خالق کی آمد کے متعلق جان سکو اور
کہ اُسکی آمد کے نشانوں کو اِس ارادے کے ساتھ
جانو کہ تُمھیں اُس پر ایمان لانا ہے۔
۱۳- اور اگر تُم اُسکے نام پر ایمان لاتے ہو تو
پھر تُم اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرو تاکہ ایسا
کرنے سے اُسکی خوبیوں کے وسیلے تُمھیں اُن سے
معافی ملے۔
۱۴- اور دیکھو تُمھیں مَیں ایک اور نشان دیتا
ہُوں، ہاں اُسکی موت کا نشان۔
۱۵- کیونکہ دیکھو ضرور ہے کہ وہ موئے تاکہ
نجات آئے، ہاں یہ اُسے مطلوب اور ضروری ہے

کہ وہ موئے تاکہ مُردوں کی قیامت ممکن ہو سکے تاکہ اِس سے بنی نوانسان خُداوند کی حضوری میں لائے جا سکیں۔

۱۶- ہاں دیکھو اِس موت سے مُردوں کی قیامت واقع ہوتی ہے اور تمام بنی نوع انسان کو پہلی موت سے، اُس روحانی موت سے — مخلصی ملتی ہے، کیونکہ آدم کے گرنے کے باعث تمام بنی نوع انسان کو خُدا کی حضوری سے کاٹ ڈالا گیا تھا اور جسمانی اور روحانی باتوں دونوں میں مردہ سمجھے جاتے ہیں۔

۱۷- لیکن دیکھو مسیح کی قیامت بنی نوع انسان ہاں بلکہ تمام بنی نوع انسان کو مخلصی دیتی ہے اور اُنہیں دوبارہ خُداوند کی حضوری میں واپس لاتی ہے۔

۱۸- ہاں اور اِسی سے توبہ کی شرائط نکلتی ہیں تاکہ جو کوئی توبہ کرے وہ کاٹا اور آگ میں نہ ڈالا جائے، لیکن وہ جو توبہ نہیں کرتا، کاٹا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور دوبارہ اُن پر رُوحانی موت آتی ہے، ہاں دوسری موت کیونکہ وہ راستبازی سے متعلق ہر چیز سے دوبارہ دور کر دیے جائیں گے۔

۱۹- پس تُم توبہ کرو تُم توبہ کرو مبادا کہ یہ باتیں جان کر اور اُنہیں نہ کرنے سے تُم اپنے آپ کو سزا وار ٹھہراؤ اور تُم دوسری موت کی طرف لائے جاؤ۔

۲۰- لیکن دیکھو جیسا مَیں نے تُم سے ایک اور نشان کے متعلق کہا ہے، اُسکی موت کا نشان، دیکھو اُس روز جب وہ موئے گا سُورج تاریک ہو جائے گا اور تُمہیں اپنی روشنی دینے سے انکار کر دے گا اور چاند اور ستارے بھی اور بلکہ اُس کی موت کے وقت سے لے کر جی اُٹھنے تک، تین دن اِس مُلک کی سطح پر کوئی روشنی نہ ہو گی۔

۲۱- ہاں اور جب وہ جان حوالے کر دے گا تو کئی پہر بادل گرجتے اور بجلیاں کڑکتی رہیں گی اور زمین لرزے اور کانپے گی اور اِس روی زمین پر کی اور زمین کے نیچے کی چٹانیں دونوں، جو کہ تُم جانتے ہو کہ ٹھوس ہیں یعنی اِنکا بیشتر حصہ ٹھوس ہے، ٹوٹ پھوٹ جائیں گی۔

۲۲- ہاں وہ ٹوٹ کر دو حصّے ہو جائیں گی اور ہمیشہ تک دراڑیں اور درزیں بن جائیں گی اور ہاں وہ ساری روی زمین کے اُوپر اور زمین کے نیچے دونوں، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی۔

۲۳- اور دیکھو بڑے طوفان آئیں گے اور کئی پہاڑ وادی کی مانند میدان بن جائیں گے اور بہت سے مقامات جو، اب وادیاں کہلاتی ہیں، پہاڑ بن جائیں گی جو کہ نہایت بُلند ہوں گے۔

۲۴- اور کئی شاہراہیں تباہ ہو جائیں گی اور کئی شہر ویران ہو جائیں گے۔

۲۵- اور بہت سی قبریں کُھل جائیں گی اور اپنے مُردے اُگل دیں گی اور کئی مقدسین بہتوں کو دکھائی دیں گے۔

۲۶- اور دیکھو فرشتہ مجھ سے یوں ہمکلام ہُوا تھا کیونکہ اُس نے مجھ سے کہا کہ کئی پہر کے عرصہ تک بادل گرجتے اور بجلیاں کڑکتی رہیں گی۔

۲۷-اور اُس نے مجھ سے کہا کہ جب تک بادل کی گرج اور بجلی کی چمک اور طوفان واقع ہو رہے ہوں گے تو یہ کچھ ہو گا اور تاریکی تین دن کے عرصہ تک تمام روی زمین پر چھائی رہے گی۔

۲۸- اور فرشتے نے مجھ سے کہا، کئی ہیں جو اِن کاموں سے بڑے کام اِس اِرادہ سے دیکھیں گے تاکہ یقین ہو کہ یہ نشان اور عجیب کام اِس سارے مُلک کی سطح پر واقع ہوں گے، اِس ارادہ سے بھی کہ بنی آدم میں اب بے اعتقادی کی کوئی وجہ نہ ہو —

۲۹- اور یہ اِس ارادے سے کہ جو کوئی ایمان لائے گا نجات پائے گا اور جو کوئی ایمان نہ لائے گا، اُنکی سزا راست ہو گی اور یہ بھی کہ اگر وہ ملعون ٹھہرائے گئے تو وہ اپنے آپ پر خود ہی لعنت لائیں گے۔

۳۰-اور اب یاد رکھو، یاد رکھو میرے بھائیو اگر کوئی ہلاک ہوتا ہے تو وہ آپ ہی ہلاک ہوتا ہے اور جو کوئی بدی کرتا ہے، خود اپنے لئے کرتا ہے کیونکہ دیکھو تُم آزاد ہو اور تُمہیں اپنے اعمال کی اجازت ہے کیونکہ دیکھو خُدا نے تُمہیں علم دیا ہے اور تُمہیں آزادی بخشی ہے۔

۳۱-اُس نے تُمہیں بخش دیا ہے تاکہ تُم نیکی اور بدی میں پہچان کر سکو اور اُس نے تُمہیں بخشا ہے تاکہ تُم زندگی یا موت کا انتخاب کر سکو اور تُم اچھائی کر کے اُس میں جو اچھا ہے بحال ہو سکتے ہو یعنی وہ اچھائی جو تُمہارے لئے بحال ہُوئی ہے، حاصل کر سکتے ہو، یا تُم بُرائی کر سکتے ہو اور جو بُرائی تُمہارے لئے بحال ہُوئی ہے، حاصل کر سکتے ہو۔

۱۵ باب

خُداوند نے نفیوں کو تنبیہ کی کیونکہ وہ اُن سے محبّت کرتا تھا — تبدیل ہونے والے لامنی ایمان میں مضبوط اور ثابت قدم ہیں — آخری ایاّم میں خُدا لامنوں پر رحم کرے گا۔ قریباً ۶ ق م۔

۱- اور اب میرے پیارے بھائیو دیکھو مَیں تُم پر اعلان کرتا ہُوں کہ سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کر لو تُمہارے گھر تُمہارے لیے ویران کر دیے جائیں گے۔

۲- ہاں سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کر لو اُس روز جب تُمہاری عورتیں جو دودھ پلاتی ہیں اُن کے لئے دکھ کا بڑا سبب ہوگا کیونکہ تُم بھاگنے کی کوشش کرو گے اور کوئی جائے پناہ نہ ہو گی، ہاں اور اُن پر افسوس جو حاملہ ہوں گی کیونکہ وہ بھاگ نہ سکیں گی، سو وہ پاؤں تلے روندے اور ہلاک ہونے کے لئے رہ جائیں گی۔

۳- ہاں افسوس اُن لوگوں پر جو نیفی کے لوگ کہلاتے ہیں، تب سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں جب وہ اُن تمام نشانوں اور عجائب کو دیکھیں گے، جو اُنہیں دکھائے جائیں گے کیونکہ دیکھو وہ خُداوند کے چُنے لوگ رہے ہیں، ہاں نفیوں کے لوگوں سے اُس نے محبّت رکھی اور اُنہیں تنبیہ بھی کرتا رہا، ہاں اُنکی بدیوں کے ایاّم میں اُس نے اُنہیں تنبیہ کی، اسلئے کہ وہ اُن سے محبّت رکھتا تھا۔

۴- لیکن میرے بھائیو دیکھو وہ لامنوں سے نفرت کرتا یہ اِسلئے کہ اُن کے اعمال مسلسل بُرے ہی رہے تھے اور یہ اُنکے باپ دادا کی بُری روایت

کے سبب تھا۔ لیکن دیکھو اُن میں نجات نفیوں کی منادی کی بدولت آئی، اور اِس ارادے سے خُداوند نے اُنکے دن طویل کیے۔

۵-اور مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ اُن میں سے بیشتر اپنے فرض پورے کرتے اور خُدا کی حضوری میں دھیان سے چلتے ہیں اور وہ موسیٰ کی شریعت کے مطابق اُس کے احکام اور آئین اور فیصلوں کو ماننے کی پابندی کرتے ہیں۔

۶- ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُن میں سے بیشتر یہی کر رہے ہیں اور انتھک جانفشانی سے یہ کوشش کر رہے ہیں تاکہ وہ اپنے باقی ماندہ بھائیوں کو سچائی کے علم سے آگاہ کریں، سو اُن میں سے بہتیرے ہر روز اُن میں شامل ہوتے ہیں۔

۷- اور دیکھو تُم خود جانتے ہو، اِسلئے کہ تُم نے دیکھا ہے کہ اُن میں سے جتنے سچّائی کے علم کی طرف لائے گئے اور اپنے باپ دادا کی مکار اور مکروہ روایتوں سے آگاہ ہُوئے اور مُقدّس نوشتوں پر ایمان لانے کی تعلیم پائی، ہاں مُقدّس انبیاء کی نبوّتوں پر جو لکھی ہُوئی ہیں، جو خُداوند اور توبہ پر ایمان رکھنے میں اُنکی رہنمائی کرتی ہیں، وہ ایمان اور توبہ اُنکے دل میں ایک تبدیلی لاتا ہے ——

۸- سو جتنے اِسکی طرف آئے ہیں تُم خود جانتے ہو کہ وہ ایمان اور اِس چیز میں مضبوط اور ثابت قدم ہیں جس میں وہ آزاد کیے گئے ہیں۔

۹-اور تُم یہ بھی جانتے ہو کہ اُنہوں نے اپنے جنگی ہتھیار دفن کر دیے ہیں اور وہ اُنکو پھر اُٹھانے سے ڈرتے ہیں مبادا کہ کوئی گناہ نہ کر بیٹھیں، ہاں تُم دیکھ سکتے ہو کہ وہ گناہ کرنے سے ڈرتے ہیں —— کیونکہ دیکھو وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں کچلے جائیں گے اور قتل ہو جائیں گے، لیکن اپنی تلواریں اُنکے خلاف نہیں اُٹھائیں گے اور یہ مسیح پر اُنکے ایمان کی بدولت ہے۔

۱۰-اور اب چونکہ اپنی ثابت قدمی کے باعث اُس بات پر ایمان رکھتے ہیں، جسے وہ مانتے ہیں پس جب وہ ایک بار اپنی ثابت قدمی کے سبب منور ہو گئے تو دیکھو خُداوند اُنکی بدیوں کے باوجود اُنہیں برکت دے گا اور اُنکے دنوں کو طوالت بخشے گا ——

۱۱-ہاں اگرچہ وہ بے اعتقادی میں بھٹکیں گے تو بھی خُداوند اُنکے دن اُس وقت تک طویل کرے گا جب تک کہ ہمارے لامنی بھائیوں کو دوبارہ سچّائی کے علم میں بحال نہیں کر دیا جاتا۔ اور یہ ہمارے باپ دادا اور ذینوس نبی اور کئی دوسرے نبیّوں کی نبوّت کے مطابق ہے ——

۱۲-ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اخیر وقتوں کے لئے خُداوند نے ہمارے لامنی بھائیوں سے وعدے کیے اور بڑی مصیبتوں کے باوجود جو اُن پر آئیں گی اور روی زمین پر اُنکے آوارہ بھٹکنے اور نکال دیے جانے اور شکار کیے جانے اور پراگندہ ہو کر پناہ کیلئے کوئی مقام نہ پانے کے باوجود خُداوند اُن پر رحم کرے گا۔

۱۳-اور یہ نبوّت کے مطابق ہے کہ وہ دوبارہ حقیقی علم کی طرف لائے جائیں گے، جو اُنکے مخلصی دینے والے اور اُنکے عظیم اور حقیقی چرواہے کا علم ہے اور اُسکی بھیڑوں میں شمار کیے جائیں گے۔

۱۴- سو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، تُمہاری نسبت اُنکے لئے یہ بہتر ہو گا، سوائے اِسکے کہ تُم توبہ کرو۔

۱۵- کیونکہ دیکھو اگر بڑے بڑے کام جو تُمہیں دکھائے گئے اُنہیں دکھائے جاتے، ہاں اُنہیں جو اپنے باپ دادا کی روایات کے باعث بے اعتقادی میں بھٹکے تُم خود دیکھ لیتے کہ وہ پھر کبھی بے اعتقادی میں نہ بھٹکتے۔

۱۶- سو خُداوند فرماتا ہے میں اُنہیں بالکل فنا نہ کروں گا بلکہ اپنی حکمت میں جب مناسب ہو گا اپنی طرف لوٹا لاؤں گا خُداوند فرماتا ہے۔

۱۷- اور اب دیکھو نیفی کے لوگوں کی بابت خُداوند یوں فرماتا ہے، اگر وہ توبہ نہیں کریں گے اور میری مرضی پوری نہیں کریں گے، میں اُنہیں بالکل فنا کر دوں گا، خُداوند فرماتا ہے کیونکہ اُن کی بے اعتقادی کے باوجود میں نے اُن کے درمیان بڑے بڑے کام کیے اور جس طرح خُداوند زندہ ہے یہ باتیں بھی ہوں گی خُداوند فرماتا ہے۔

۱۶ باب

اُن نیفیوں کو نیفی بپتسمہ دیتا ہے جو سموئیل کا یقین کرتے ہیں —— سموئیل کو توبہ نہ کرنے والے نیفیوں کے تیر اور پتھر ہلاک نہیں کر پاتے —— بعض اپنے دل سخت کرتے اور بعض فرشتوں کو دیکھتے ہیں —— بے اعتقاد کہتے ہیں کہ مسیح پر اور یروشلم میں اُسکی آمد پر ایمان رکھنا بیوقوفی ہے۔ قریباً ۶-۱ ق م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ وہاں بہت تھے جنہوں نے سموئیل لامنی کی باتیں سُنیں جو اُس نے شہر کی فصیلوں پر سے کہی تھیں۔ اور جتنے اُسکی باتوں پر ایمان لائے وہ آگے بڑھے اور نیفی کی تلاش میں نکلے اور جب وہ آگے بڑھے اور اُسے دیکھا تو اُنہوں نے اُس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور انکار نہ کیا، خواہش کرتے ہُوئے کہ وہ خُداوند کے نام میں بپتسمہ لیں۔

۲- لیکن وہاں جنہوں نے سموئیل کی باتوں پر یقین نہ کیا اُس پر خفا ہوئے اور جب وہ دیوار پر کھڑا تھا، اُنہوں نے دیوار پر اُسے پتھر مارے اور اُس پر بہت سے تیر بھی چلائے، لیکن خُداوند کا رُوح اُسکے ساتھ تھا اِسطرح کہ وہ اپنے پتھروں اور نہ ہی اپنے تیروں سے اُسے مار سکے۔

۳- اب جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اُسے مار نہیں سکے تو بہت سوں نے اُس کے کلام کا یقین کیا، اِسطرح کہ وہ نیفی کے پاس بپتسمہ لینے کے لئے گئے۔

۴- کیونکہ دیکھ نیفی لوگوں میں نشان دکھاتا اور عجیب کام والے معجزے کرتا ہُوا بپتسمے دے رہا تھا اور نبوتیں اور لوگوں میں چلا کر توبہ کی منادی کر رہا تھا تا کہ وہ جانیں کہ مسیح یقیناً جلد آنے کو ہے ——

۵- اُنہیں اِن باتوں کا بتاتے ہُوئے جو یقیناً جلد وقوع ہونے کو تھیں تا کہ وہ اُن کے وقوع ہونے کے وقت جانیں اور یاد کریں کہ یہ اُنہیں اِس ارادے سے کہ وہ ایمان لائیں پہلے سے بتا دی گئی تھیں، سموئیل کی باتوں پر ایمان لاتے اُس کی طرف بپتسمہ لینے کے لئے آ جاتے، اِسلئے کہ وہ توبہ کرتے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتے تھے۔

۶- لیکن اُن میں سے بیشتر نے سموئیل کی باتوں کا یقین نہ کیا، سو جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اپنے

پتھروں اور تیروں سے اُسے نہیں مار سکے تو وہ چلائے اور اپنے سرداروں سے یہ کہنے لگے، اِس شخص کو پکڑیں اور باندھیں کیونکہ اُس میں ابلیس ہے اور ابلیس کی اُس طاقت کے باعث جو اُس میں ہے، ہم اپنے پتھروں اور تیروں سے اُسے نہیں مار سکتے، سو اِسے پکڑیں اور باندھیں اور اِسے لے جائیں۔

۷- اور جب وہ اُس پر ہاتھ ڈالنے کو آگے بڑھے تو دیکھو اُس نے دیوار سے چھلانگ لگائی اور اُنکی زمینوں سے نکل کر بھاگ گیا، ہاں یعنی اپنے مُلک میں چلا گیا اور اپنے لوگوں میں منادی اور نبوّت کرنے لگا۔

۸- اور دیکھو پھر نیفیوں میں سے کسی نے اُسکے متعلق نہ سُنا اور یوں یہ لوگوں کے معاملات تھے۔

۹- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کا چھیاسیواں سال ختم ہُوا۔

۱۰- اور یوں قضات کے عہد حکومت کا ستاسیواں سال بھی گُزر گیا اور بیشتر لوگ ہنوز مغرور اور بدی میں تھے اور شمار میں تھوڑے لوگ تھے جو خُدا کی حضوری میں دھیان سے چلتے۔

۱۱- اور قضات کے عہد حکومت کے اٹھاسیویں سال میں یہی حالات تھے۔

۱۲- اور لوگوں کے معاملات میں ایک معمولی تبدیلی ہُوئی، اِس کے علاوہ لوگ اپنے دلوں کو بدی میں اور بھی زیادہ سخت کرنے لگے اور قضات کے عہد حکومت کے اُناسیویں سال میں زیادہ سے زیادہ وہ کام کرتے جو خُدا کے احکام کے بر عکس ہوتے۔

۱۳- لیکن ایسا ہُوا کہ قضا کے عہد حکومت کے نویویں سال میں لوگوں کو بڑے بڑے نشان اور عجائبات دکھائے گئے اور نبیّوں کی باتیں پوری ہونے لگیں۔

۱۴- اور فرشتے لوگوں، مجوسیوں پر ظاہر ہُوئے اور اِس بڑی خوشی اور خوش کن مژدہ کا اُن پر اعلان کیا گیا، یوں اِس سال نوشتے پورے ہونے لگے۔

۱۵- لیکن لامن اور نیفی دونوں میں ایمانداروں کی اکثریت کے علاوہ باقی لوگ اپنے دلوں کو زیادہ سخت کرنے لگے اور اپنی عقل اور قوت پر یہ کہتے ہُوئے بھروسہ کرنے لگے۔

۱۶- بیشمار باتوں میں سے اُنہیں کچھ باتوں کا دُرست اندازہ ہوا ہے، لیکن دیکھو ہم جانتے ہیں کہ یہ سب عظیم اور حیرت انگیز کام کبھی وقوع نہیں ہو سکتے، جن کی بابت کہا گیا ہے۔

۱۷- اور آپس میں یہ کہہ کر بحث اور تکرار کرنے لگے کہ۔

۱۸- یہ مناسب نہیں ہے کہ ایسی کوئی ہستی مسیح کی طرح آئے گی، اگر ایسا ہے اور وہ خُدا کا بیٹا ہے، آسمان اور زمین کا باپ جیسے کہ کہا گیا ہے تو وہ یروشلم میں رہنے والوں کیساتھ ساتھ خود کو ہم پر کیوں ظاہر نہ کرے گا؟

۱۹- ہاں وہ اپنے آپ کو اِس سرزمین پر ظاہر کیوں نہ کرے گا جس طرح کہ یروشلم کی سرزمین میں کرتا ہے؟

۲۰- لیکن دیکھو ہم جانتے ہیں کہ یہ بڑی روایت ہے جو ہمارے باپ دادا نے ہمیں یقین

دلانے کے لئے ہمارے سپرد کی ہے کہ بعض بڑی بڑی اور حیرت انگیز چیزیں وقوع ہوں گی، لیکن ہمارے درمیان نہیں بلکہ اُس سر زمین میں جو بہت دُور فاصلے پر ہے، ایک ایسی سر زمین جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے، سو وہ ہمیں بے خبری میں رکھ سکتے ہیں چونکہ ہم اپنی آنکھوں سے تو دیکھ نہیں سکتے کہ آیا وہ سچّ ہیں۔

۲۱-اور وہ شیطان کے مکارانہ اور ناقابل سمجھ فن کے ذریعے بعض بڑے بھید والے کام کرتے، جن کو ہم سمجھ نہیں سکتے، جس نے ہمیں اُنکے کلام کا خادم بنادیا اور اُنکا خادم بھی، کیونکہ ہم اُن پر کلام سیکھنے کا انحصار کرتے ہیں اور یوں وہ ہمیں بے خبری میں رکھتے ہیں تاکہ ہم اپنی تمام زندگی خود کو اُن کے حوالے کیے رکھیں۔

۲۲-اور لوگوں نے اپنے دلوں میں اور بہت سی باتیں فرض کر لیں، جو احمقانہ اور باطل تھیں اور وہ بہت زیادہ پریشان تھے کیونکہ شیطان اُنہیں بدی کرنے کے لئے مسلسل اُکساتا رہتا تھا، ہاں وہ مُلک کی ساری سطح پر افواہیں اور جھگڑے پھیلانے لگا تاکہ لوگوں کے دل اُن چیزوں کے خلاف سخت کر دے، جو اچھی ہیں اور اُن چیزوں کے خلاف بھی جو وقوع ہونے کو ہیں۔

۲۳- اور نشانوں اور عجیب کاموں اور کئی معجزوں کے باوجود جو کہ خُداوند کے لوگوں میں کیے گئے، شیطان نے سارے مُلک کی سطع کے لوگوں کے دلوں پر بہت زیاد غلبہ پالیا۔

۲۴- اور یوں نیفی کے لوگوں پر قضات کے عہد حکومت کا نوے واں سال ختم ہوا۔

۲۵-اور یوں ہیلمین اور اُسکے بیٹوں کی تواریخ کے مطابق ہیلمین کی کتاب کا اختتام ہُوا۔

۳ نیفی
نیفی کی کتاب

اُس نیفی کا بیٹا جو کہ ہیلمین کا بیٹا تھا

اور ہیلمین اُس ہیلمین کا بیٹا تھا جو ایلما کا بیٹا تھا، اُس ایلما کا بیٹا جو نیفی کی نسل سے تھا جو کہ لحی کا بیٹا تھا، جو یہودہ کے بادشاہ صدقیاہ کے عہد حکومت کے پہلے سال میں یروشلم سے نکل آیا تھا۔

۱ باب

ہیلمین کا بیٹا نیفی مُلک سے روانہ ہو جاتا ہے اور اُسکا بیٹا نیفی تواریخ رکھتا اور لکھتا ہے — اگرچہ اکثر نشان اور معجزے ظاہر ہوتے ہیں تو بھی شریر راستبازوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں — مسیح کی پیدائش کی رات آتی ہے — نشان دیا جاتا ہے اور نیا ستارہ نمودار ہوتا ہے — جھوٹ اور فریب کاری بڑھتی ہے اور جد عنتن کے ڈاکو بہت سوں کو قتل کرتے ہیں۔ قریباً ۱-۴ ب م۔

۱-اب ایسا ہُوا کہ اکیانوے سال بیت گئے اور یہ اُس وقت سے لے کر چھ سو سال ہوئے تھے جب

لحی نے یروشلم چھوڑا تھا اور یہ اُس سال میں ہُوا تھا جب لکینس مُلک پر اعلیٰ قاضی اور صوبے دار تھا۔

۲- اور ہیلمین کے بیٹے نیفی نے ضریملہ کی سر زمین سے جاتے وقت اپنے بیٹے نیفی کو جو اُس کا بڑا بیٹا تھا، پیتل کے اَوراق سے متعلق اور ساری لکھی ہُوئی تواریخ اور اُن سب چیزوں کی ذمّہ داری سونپی، جو لحی کے یروشلم سے نکل آنے کے وقت سے مُقدّس سمجھ کر رکھی جاتی تھیں۔

۳- تب وہ مُلک سے چلا گیا اور وہ کہاں گیا کوئی آدمی نہیں جانتا اور اُسکی جگہ اُس کے بیٹے نیفی نے تواریخ لکھی، ہاں اِن لوگوں کی تواریخ۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ بانویں سال کے شروع مَیں دیکھو نبیوں کی نبوّتیں پوری طرح سے پوری ہونے لگیں، اِسلئے کہ اب لوگوں میں بڑے بڑے معجزے اور نشان ظاہر ہونے لگے تھے۔

۵- لیکن بعض تھے جو کہنے لگے کہ اُن باتوں کے پورے ہونے کا وقت گُزر چکا ہے جو سموئیل لامنی نے کہی تھیں۔

۶- اور وہ اپنے بھائیوں پر یہ کہتے ہُوئے خوش ہونے لگے دیکھو وقت گُزر گیا ہے اور سموئیل کی باتیں پوری نہیں ہُوئیں، سو اِن باتوں کی بابت تُمہارا ایمان اور خوشی بیفائدہ رہی۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے سارے مُلک میں بڑا فساد کھڑا کر دیا اور وہ لوگ جو ایمان لائے تھے دلگیر ہونے لگے مبادا کہ وہ باتیں پوری نہ ہوں جو کہی گئی تھیں۔

۸- لیکن دیکھو وہ بڑی ثابت قدمی سے اُس دن اور اُس رات کا انتظار کرنے لگے، جو ایک ہی دن کی مانند ہونا تھا اور درمیان میں رات نہ ہونی تھی کہ وہ جان لیں کہ اُنکا ایمان بے فائدہ نہ تھا۔

۹- اب ایسا ہُوا کہ بے اعتقادوں کی طرف سے ایک دن طے کر لیا گیا کہ اگر سموئیل نبی کی معرفت دیے گئے نشان ظاہر نہ ہُوئے تو اُن کو جو اِن روایتوں پر ایمان لائے تھے، اُنہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔

۱۰- اب ایسا ہُوا کہ جب نیفی کے بیٹے نے اپنے لوگوں کی یہ بدی دیکھی تو اُس کا دل نہایت دلگیر ہوا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا وہ باہر گیا اور اُس نے اپنے آپ کو زمین پر جھکایا اور اپنے لوگوں کی خاطر اپنے خُدا کی حضوری میں بڑے زور سے فریاد کرنے لگا، ہاں اُنکے لئے جو اپنے باپ دادا کی روایت پر اپنے ایمان کے سبب ہلاک ہونے کو تھے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ وہ اُس روز تمام دن خُداوند کی حضوری میں بڑے زور سے فریاد کرتا رہا اور دیکھو خُداوند کی آواز اُسے یہ کہتی ہُوئی سُنائی دی۔

۱۳- اپنا سر اُٹھا اور خاطر جمع رکھ کیونکہ دیکھ وقت قریب ہے اور اِس رات وہ نشان دے دیا جائے گا اور کل میں اِس دُنیا میں آتا ہوں تاکہ وہ سب پورا ہو جو میں نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہلوایا ہے۔

۱۴- دیکھ وہ سب باتیں جو میں نے بنی آدم پر بنائے عالم سے لے کر ظاہر کی ہیں پوری کرنے کے لئے میں اپنوں کے پاس آتا ہُوں اور باپ اور بیٹے دونوں کی مرضی پوری کرنے کے لئے —— باپ کی اپنے باعث اور بیٹے کی اپنے بدن کے

باعث — اور دیکھ وقت قریب ہے اور اِسی رات نشان دیا جائے گا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ وہ باتیں جو نیفی نے سُنیں بالکل اُسی طرح پوری ہُوئیں جس طرح کہی گئی تھیں، کیونکہ دیکھو سورج ڈھلنے پر کوئی تاریکی نہ تھی اور لوگ حیران ہونے لگے کہ رات آئی ہے مگر اندھیرا نہیں ہے۔

۱۶- اور کئی تھے جنہوں نے نبیّوں کی باتوں کا یقین نہ کیا تھا، جو زمین پر گرے اور یوں ہوگئے گویا مُردہ ہوں، کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ اُن کو ہلاک کرنے کا بڑا منصوبہ جو اُنہوں نے اِن لوگوں کے لئے بنایا تھا، جو نبیّوں کی باتوں پر ایمان لے آئے تھے بے اثر ہوگیا تھا، اِسلئے کہ جو نشان دیا گیا تھا نزدیک آ چکا تھا۔

۱۷- اور وہ جاننے لگے کہ خُدا کا بیٹا جلد آنے کو ہے، ہاں بلکہ روی زمین کے تمام لوگ مغرب سے مشرق، شمالی سر زمین اور جنوبی سر زمین دونوں میں اتنے حیران تھے کہ زمین پر گر پڑے۔

۱۸- کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبیّوں نے اِن باتوں کی کئی سالوں تک گواہی دی ہے اور کہ وہ نشان جو پہلے دیا گیا پورا ہونے کو ہے اور وہ اپنی بدیوں اور بے اعتقادی کے باعث خوفزدہ ہونے لگے۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ اُس تمام رات میں اندھیرا نہ ہوا بلکہ ایسی روشنی تھی جیسی دوپہر کو ہوتی ہے۔ اور ایسا ہُوا کہ سورج صُبح کو اپنے معمول کے مطابق دوبارہ طلوع ہُوا اور وہ جانتے تھے کہ دیے گئے نشان کے مطابق یہی خُداوند کی پیدائش کا دن تھا۔

۲۰- اور ایسا ہی ہُوا تھا، ہاں سب باتیں ہر نقطہ نبیّوں کے کلام کے عین مطابق پورا ہُوا۔

۲۱- اور ایسا بھی ہُوا کہ کلام کے مطابق ایک نیا ستارہ نمودار ہُوا۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس وقت سے شیطان نے لوگوں میں اُنکے دلوں کو سخت کرنے کے اِرادہ سے جھوٹ کو بھیجا تاکہ وہ اُن نشانوں اور عجیب کاموں کا یقین نہ کریں جو اُنہوں نے دیکھے تھے۔ لیکن اِس جھوٹ اور دروغ گوئی کے باوجود بیشتر لوگ ایمان لے آئے اور خُداوند میں تبدیل ہُوئے۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اور بہت سے دوسرے بھی توبہ کے لئے لوگوں کو بپتسمہ دینے آگے بڑھے، کہ جس میں گناہوں کی بڑی معافی تھی۔ اور یوں لوگوں کو اُس مُلک میں پھر سے امن حاصل ہونے لگا۔

۲۴- اور چند ایک کے سوا کوئی بڑا جھگڑا نہ تھا چونکہ بعض یہ ثابت کرنے کے لئے نوشتوں کو یوں بیان کرنے لگے کہ موسیٰ کی شریعت کی اب اور پابندی ضروری نہیں ہے۔ اب اُنہوں نے یہ غلطی اِسلئے کی کیونکہ وہ صحیفوں کو صحیح طور پر سمجھتے نہ تھے۔

۲۵- لیکن ایسا ہُوا کہ وہ جلد ہی قائل ہو کر رجوع لائے کہ وہ غلطی پر تھے کیونکہ اُنہیں بتایا گیا کہ ابھی تک شریعت پوری نہیں ہُوئی اور یہ کہ اُسکا ہر نقطہ پورا ہوگا، ہاں اُن پر کلام نازل ہُوا کہ یہ ضرور پورا ہوگا، ہاں یہ کہ ایک نقطہ یا شوشہ بھی نہ ٹلے گا جب تک یہ سب پورا نہ ہو سو اُسی سال

اُنہیں اُنکی غلطی کا احساس دلایا گیا اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا۔

۲۶- اور یوں بانویں واں سال تمام مقدس نبّیوں کی نبوّت کے کلام کے مطابق لوگوں میں نشانوں اور خوشخبریوں میں جو واقع ہو رہیں تھیں، گزر گیا۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ ترانویں واں سال بھی امن سے، گُزر گیا، ماسوائے اُس گڑ بڑ کے جو جد عنتن کے ڈاکوؤں نے مُلک میں پھیلائی جو کہ پہاڑوں میں رہتے تھے کیونکہ اُن کے قلعے اور کمین گاہیں اتنی مضبوط تھیں کہ لوگ اُن پر غالب نہ آ سکتے تھے، سو اُنہوں نے بڑی ہلاکت مچائی اور لوگوں میں بڑی خونریزی برپا کی۔

۲۸-اور ایسا ہُوا کہ چورانویں ویں سال میں وہ شمار میں نہایت بڑھنے لگے، چونکہ نفیوں میں بہت سے منکر تھے جو بھاگ کر اُنکے پاس چلے گئے تھے جو اُن نفیوں کے لئے بڑے غم کا سبب بنے جو اُسی مُلک میں رہ گئے تھے۔

۲۹- اور لامنوں کے بہت زیادہ غم کا ایک اور سبب یہ بھی تھا کہ دیکھو اِن سالوں میں اُن کے بہت سے بچے تھے جو پھلے پھولے اور بڑے ہوئے کہ وہ خود مختار ہوئے اور بعض ضورامیوں نے اُنہیں دروغگوئی اور ور غلانے والی باتیں کر کے جدعنتن کے ڈاکوؤں میں شامل ہونے کے لئے گُمراہ کیا۔

۳۰-اور یوں لامنی بھی مصیبت میں پڑے اور نئ نسل کی بدیوں کے باعث اپنے ایمان اور راستبازی میں بھٹکنے لگے۔

۲ باب

لوگوں میں بدیاں اور مکروہات بڑھتی ہیں — نفیوں اور لامنوں میں جد عنتن کے ڈاکوؤں کے خلاف دفاع کے لئے اتحاد ہوتا ہے — تبدیل ہونے والے لامنی سفید ہو جاتے ہیں اور وہ نیفی کہلاتے ہیں۔ قریباً ۵-۱۶ اب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ یوں پچانویں واں سال بھی گُزر گیا اور لوگ وہ نشان اور عجائب بھولنے لگے جو اُنہوں نے سُنے تھے اور آسمان کے نشان اور عجائب پر اُن کی حیرت کم ہونے لگی، اسطرح کہ وہ اپنے دلوں میں سخت اور عقل کے اندھے بننے لگے اور سب کچھ جو اُنہوں نے دیکھا اور سُنا اُس پر اب یقین نہ کرتے تھے —

۲- اپنے دلوں میں اِسطرح کے باطل خیال لاتے کہ جو کچھ وقوع ہوا، وہ آدمیوں اور ابلیس کی قوت کے ساتھ، لوگوں کے دلوں کو فریب دینے اور گمراہ کرنے کے لئے ہوا اور یوں شیطان نے پھر لوگوں کے دلوں کو مغلوب کر لیا، اتنا کہ اُس نے یقین کرنے کے لئے اُن کی آنکھوں کو اندھا اور اُنہیں گمراہ کر دیا کہ مسیح کی تعلیم احمقانہ ہے اور بیفائدہ چیز ہے۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ لوگ بدی اور مکروہات میں بڑھتے ہی گئے اور وہ اِس بات کا یقین نہ کرتے تھے کہ کئی اور نشان یا عجائب دکھائے جائیں گئے اور شیطان لوگوں کے دلوں کو گمراہ کرنے اور اُنہیں اُبھارنے اور مُلک میں بدی کی طرف اُکسانے کے لئے آگے بڑھا۔

۴- اور یوں چھیانویں واں سال اور ستانویں واں

سال بھی اور اٹھانویں واں سال بھی اور ننانویں واں سال بھی گُزر گیا۔

۵- اور مضایاہ کے وقت سے لے کر جو نیفیوں کے لوگوں پر بادشاہ تھا، سوواں سال بھی گزر گیا۔

۶- اور لحی کے یروشلم سے آنے کے وقت سے لے کر چھ سو نو سال گُزر چکے تھے۔

۷- اور جب نشان دیا گیا اُس وقت سے لے کر اب تک نو سال گُزر چکے تھے جو نبیّوں کی معرفت کلام کیا گیا تھا کہ مسیح دُنیا میں آئے گا۔

۸- اور اب نفیوں نے اپنا وقت اُس وقت سے جب نشان دیا گیا یعنی مسیح کی آمد کے وقت سے شمار کرنا شروع کیا، سو نو سال گُزر چکے تھے۔

۹- اور نیفی جو کہ نیفی کا باپ تھا، جس پر تواریخ اپنے پاس رکھنے کی ذمّہ داری تھی، ضریملہ کے مُلک کو نہ لوٹا اور اُس سارے مُلک میں پھر کبھی نہ ملا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ بڑی منادی اور نبوّت کے باوجود جو اُن میں کی گئی، کئی لوگ ہنوز بدی میں رہے اور یوں دسواں سال بھی گُزر گیا اور گیارھواں سال بھی بدی میں گُزر گیا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ تیرھویں سال میں سارے مُلک میں جھگڑے اور جنگیں شروع ہو گئیں کیونکہ جدعنتن کے ڈاکو شمار میں بہت بڑھ گئے اور اُنہوں نے کئی لوگوں کو قتل کر ڈالا اور کئی شہر برباد کر دیے اور سارے مُلک میں بڑی قتل و غارت اور خونریزی پھیلائی کہ نفیوں اور لامنوں دونوں کے تمام لوگوں کے لئے اُن کے خلاف ہتھیار اُٹھانا ضروری ہو گیا تھا۔

۱۲- سو وہ تمام لامنی جو خُداوند میں تبدیل ہوئے تھے، اپنے بھائیوں نفیوں کے ساتھ مل گئے اور اپنی زندگیوں، اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کی جان کی سلامتی کیلئے اور ہاں اپنے حقوق اور اپنی کلیسیائی مراعات اور اپنی عبادت اور اپنی آزادی کے تحفظ لئے اُنہیں جدعنتن کے ڈاکوؤں کے خلاف مجبوراً ہتھیار اُٹھانے پڑے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ اِس تیرھویں سال کے گُزرنے سے پہلے نفیوں کو دھمکایا گیا کہ اُنہیں اِس جنگ میں بالکل فنا کر دیا جائے گا جو کہ نہایت شدید ہو گئی تھی۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جو لامنی نفیوں سے مل گئے وہ نفیوں میں شمار کیے گئے۔

۱۵- اور اُن پر سے لعنت دور کر دی گئی اور اُن کی جلد سفید ہو گئی جیسے کہ نفیوں کی تھی۔

۱۶- اور اُن کے نوجوان آدمی اور نوجوان بیٹیاں نہایت خوبصورت ہو گئیں اور وہ نفیوں میں شمار کیے گئے اور وہ نیفی کہلائے۔ اور یوں تیرھواں سال ختم ہوا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ چودھویں سال کے شروع میں ڈاکوؤں اور نیفی کے لوگوں کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی اور نہایت شدید ہو گئی، تو بھی نیفی کے لوگوں نے ڈاکوؤں پر تھوڑی برتری حاصل کی، اِسطرح کہ اُنہوں نے اُنہیں اپنی زمینوں سے پہاڑوں اور اُن کی کمین گاہوں کی طرف نکال دیا۔

۱۸- اور یوں چودھواں سال ختم ہُوا۔ اور پندرھویں سال میں وہ نیفی کے لوگوں کے خلاف چڑھ آئے اور نیفی کے لوگوں میں بدیوں اور اُنکے

کئی جھگڑوں اور کئی اختلاف کے باعث جدعنتن کے ڈاکو اُن پر کئی طرح سے برتری پانے لگے۔
۱۹- اور یوں پندرھواں سال ختم ہُوا اور یوں لوگ بڑی مصیبت کی حالت میں تھے اور ہلاکت کی تلوار اُن پر لٹکی ہوئی تھی، اِسطرح کہ وہ اُس سے ہلاک ہونے کو تھے اور یہ اُنکی بدی کے باعث ہوا۔

۳ باب

جدعنتن کا رہنما جدوعانی، لکینس اور نیفیوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے آپکو اور اپنی زمینوں کو اُس کے حوالے کر دیں — لکینس، جدعونی کو فوجوں کا سپہ سالار مقرر کرتا ہے — نیفیوں کا اپنے آپ کو ضریملہ اور فراوانی میں اپنے دفاع کے لئے جمع کرنا۔ قریباً ۱۶-۱۸ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ مسیح کی آمد کے سولھویں سال میں اُس مُلک کے صوبے دار لکینس کو اِن ڈاکوؤں کے اِس دستے کے رہنما اور سردار کی طرف سے ایک خط ملا اور یہ وہ باتیں ہیں جو یہ کہتے ہوئے لکھی گئیں۔
۲- نہایت معزز اور مُلک کے اعلیٰ حاکم لکینس دیکھ مَیں یہ خط تجھے لکھتا ہُوں اور تُمہاری مضبوطی اور تُمہارے لوگوں کی مضبوطی کے باعث تُمہاری نہایت زیادہ تعریف کرتا ہُوں، اُس کو قائم رکھنے کے لئے جسے تُم اپنا حق اور آزادی خیال کرتے ہو، ہاں تُم جو کہ بڑے ثابت قدم رہے ہو جیسے کہ تُمہاری آزادی اور تُمہاری جائیداد اور تُمہارے مُلک کے دفاع میں دیوتا یا جو بھی تُم اُسے کہتے ہو، کے ہاتھ نے تُمہاری مدد کی ہے۔
۳- اور مجھے تُم پر رحم آتا ہے، نہایت معزز لکینس کہ تُمہاری یہ سوچ احمقانہ اور بیکار ہے کہ تُم اُن بہت سارے سورماؤں کے سامنے ٹھہر سکو گے جو کہ میرے تابع ہیں جو اب اِس وقت اپنے ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور بڑی بیتابی کے ساتھ نیفیوں پر حملے اور اُن کو تباہ کرنے کے حُکم کا انتظار کرتے ہیں۔
۴- اور بیشمار ناانصافیوں کے باعث جو تُم نے اُن کے ساتھ کی ہیں، مَیں نے اُنکے ناقابل تسخیر جذبے کو جانتے ہُوئے اور تُمہارے ساتھ اُن کی ازلی نفرت کو جانتے ہُوئے جنگ میں اُن کو آزمایا ہے، سو اگر وہ تُمہارے خلاف آتے ہیں تو وہ تُمہیں بالکل فنا کر دیں گے۔
۵- سو اُس بات میں ثابت قدمی کے لئے جسے تُم دُرست سمجھتے ہو اور میدان جنگ میں تُمہارے اعلیٰ جذبے کی بدولت تُمہاری بھلائی کا خیال کرتے ہُوئے مَیں نے یہ خط لکھ کر اپنے ہاتھ سے اِسے مہر کیا ہے۔
۶- سو مَیں تُمہیں اِس خواہش سے لکھتا ہُوں کہ تُم اپنے شہروں، اپنی زمینوں اور اپنی ساری ملکیت کو میرے اِن لوگوں کے حوالے کر دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تلوار سے تُم پر حملہ کریں اور ہلاکت تُمہیں آلے۔
۷- یعنی دوسرے لفظوں میں اپنے آپکو ہمارے حوالے کر دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ اور ہمارے خفیہ کاموں میں شریک ہو جاؤ اور ہمارے بھائی بن جاؤ تاکہ تُم بھی ہماری ہی مانند ہو — ہمارے غلام نہیں بلکہ ہمارے بھائی اور ہمارے سارے مال میں ہمارے حصّہ دار۔

۸- اور دیکھو مَیں تُمہارے ساتھ قسم کھاتا ہُوں اگر تُم یہ عہد کرو گے تو تُم ہلاک نہیں کیے جاؤ گے، لیکن اگر تُم ایسا نہ کرو گے تو میں قسم کھا کر یہ عہد کروں گا کہ اگلے ہی مہینے اپنی فوجوں کو حُکم دوں گا کہ وہ تُمہارے خلاف اُتر آئیں گے اور اُنکا ہاتھ پیچھے نہ ہٹے گا اور چھوڑیں گے نہیں بلکہ تُمہیں قتل کر دیں گے اور تلوار کو اُسوقت تُم پر گرائے رکھیں گے جب تک تُم نابود نہیں ہو جاتے۔

۹- اور دیکھو مَیں جدعانی ہُوں اور مَیں جد عنتن کے اُس خفیہ گروہ کا سردار ہُوں، جس کا گروہ اور کام میری نظر میں اچھے ہیں اور وہ عہد قدیم سے ہیں اور وہ ہمارے سپرد کیے جاتے رہے ہیں۔

۱۰- اور لکینس مَیں تُمہیں یہ خط لکھتا ہُوں اور مجھے اُمید ہے کہ تُم اپنی زمینیں اور اپنی ملکیت بغیر خون بہائے ہمارے حوالے کردو گے تاکہ میرے یہ لوگ اپنے حقوق اور حکومت پھر حاصل کر سکیں جو تُمہاری اُس بدی کے باعث منکر ہُوئے جس میں تُم نے اُنکے حکومت کرنے کا حق اپنے پاس رکھا اور سوائے اِسکے کہ تُم یہ کرو مَیں اُنکی ناانصافیوں کا انتقام لوں گا۔ مَیں جدعانی ہُوں۔

۱۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب لکینس کو یہ خط ملا تو وہ جدعانی کے، بیفیوں کے مُلک کی ملکیت کے اِس مطالبہ کی دلیری اور لوگوں کو دھمکانے اور اُنکی ناانصافیوں کا انتقام لینے پر بہت حیران ہُوا، جن کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہُوئی تھی، سوائے اِس کے کہ اُنہوں نے اُن سے اختلاف کر کے شریر اور نفرت انگیز ڈاکوؤں کے پاس جا کر خود اپنے ساتھ زیادتی کی تھی۔

۱۲- اب دیکھو یہ لکینس حاکم ایک عادل آدمی تھا اور ڈاکوؤں کے مطالبات اور دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہوتا تھا، سو اُس نے ڈاکوؤں کے سردار جدعانی کے اُس خط پر توجہ نہ کی بلکہ اُس نے اپنے لوگوں سے خُداوند کے حضور یہ فریاد کرنے کو کہا کہ جب ڈاکو اُن پر چڑھ آئیں تو وہ اُنہیں اُس وقت اُنکے خلاف زور آور کردے۔

۱۳- ہاں اُس نے تمام لوگوں مَیں ایک فرمان بھیجا کہ وہ اپنی زمین کو چھوڑیں اور اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے گلّوں اور ریوڑوں اور اپنا مال لے کر ایک جگہ جمع ہُوں۔

۱۴- اور اُس نے اُنکے گردنواح میں فصیلوں کی تعمیر کرائی اور کہ وہ نہایت مضبوط ہوں۔ اور اُس نے حُکم دیا کہ نیفیوں اور لامنوں دونوں کی فوجوں کو یعنی اُن سب کی جو نیفیوں کے ساتھ شمار کیے گئے بطور محافظ گرداگرد نظر رکھنے کے لئے مقرر کیے جائیں اور دن رات ڈاکوؤں سے اُنکی حفاظت کریں۔

۱۵- ہاں اُس نے اُن سے کہا جیسا کہ خُداوند زندہ ہے، سوائے اِسکے کہ تُم اپنی تمام بدیوں سے توبہ کرو اور خُداوند کے حضور فریاد کرو تو کوئی وجہ نہیں کہ تُم جد عنتن کے اُن ڈاکوؤں کے ہاتھوں سے نہ چھڑائے جاؤ۔

۱۶- اور لکینس کا کلام اور نبوّتیں کتنی عظیم اور تعجب خیز تھیں کہ وہ تمام لوگوں کو خوفزدہ کر گئیں اور اُنہوں نے پوری قوت کے ساتھ لکینس کے کلام کے موافق عمل کرنے کی کوشش کی۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ لکینس نے بیابان میں سے

اُن ڈاکوؤں کے آنے پر اُنکا سامنا کرنے کے لئے نفیوں کی ساری فوجوں پر اُس وقت کے لئے سپہ سالار مقرر کر دیئے۔

۱۸- اب تمام سپہ سالاروں میں اعلیٰ ترین اور نفیوں کی تمام افواج کا سالار اعظم مقرر کیا گیا، اُسکا نام جدجدعونی تھا۔

۱۹- اب تمام نفیوں میں اپنے سپہ سالاروں کو مقرر کرنے کی روایت تھی (سوائے اُس وقت کے جب وہ بدی میں ہوتے) جس میں مکاشفے اور نبوت کی رُوح ہوتی، سو جدجدعونی اُن میں ایک بڑا نبی اور اعلیٰ قاضی بھی تھا۔

۲۰- اب لوگوں نے جدجدعونی سے کہا، خداوند سے دُعا کر اور ہمیں پہاڑوں کے اُوپر اور بیابان میں جانے دے تاکہ ہم ڈاکوؤں کو جالیں اور اُنکو اُنہی کی زمینوں میں ہلاک کر دیں۔

۲۱- لیکن جدجدعونی نے اُن سے کہا خُداوند نے منع کیا ہے کیونکہ اگر ہم اُن کے خلاف اُن کی طرف جاتے ہیں تو خُداوند ہمیں اُن کے ہاتھوں میں کر دے گا، اِسلئے ہم اپنے مُلکوں کے مرکز ہی میں اپنی تیاری کریں گے اور ہم اپنی تمام افواج کو اِکٹھا کریں گے اور ہم اُن کے خلاف نہیں جائیں گے بلکہ ہم اُس وقت تک کا انتظار کریں گے جب وہ ہمارے خلاف آئیں گے، پس جیسا کہ خُداوند زندہ ہے اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ اُنہیں ہمارے ہاتھوں میں کر دے گا۔

۲۲- اور ستارویں سال کے آخر تک ایسا ہُوا کہ مُلک کی ساری سطح پر لکینس کا فرمان بھیج دیا گیا تھا اور اُنہوں نے اپنے گھوڑے اور اپنی رتھیں اور اپنے مویشی اور اپنے تمام گلّے اور اپنے ریوڑوں اور اپنا اناج اور اپنا تمام مال و اسباب لیا اور ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں کوچ کیا، یہاں تک کہ وہ سب اُس مقام پر آ گئے جو مقرر کیا گیا تھا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف اپنے دفاع کے لئے اکٹھے ہوں۔

۲۳- اور مُلک جو مقرر ہُوا، وہ ضریملہ کا مُلک تھا اور مُلک جو ضریملہ اور فراوانی کے مُلک کے درمیان تھا، ہاں فراوانی کے مُلک اور ویرانی کے مُلک کی درمیانی سرحد کی طرف۔

۲۴- اور کئی ہزار لوگ جو نیفی کہلاتے تھے، جنہوں نے خود کو اِس مُلک میں جمع کیا تھا، اب شمالی مُلک کے ملعون ٹھہرائے جانے کے باعث لکینس نے حُکم دیا کہ وہ جنوبی مُلک میں اِکٹھے ہوں۔

۲۵- اور اُنہوں نے اپنے دشمنوں کے خلاف قلعہ بندیاں کیں اور وہ ایک مُلک میں ایک ہی گروہ بن کر رہنے لگے اور وہ اِن باتوں سے جو لکینس نے کہی تھیں، اتنے خوفزدہ ہُوئے کہ اُنہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور خُداوند اپنے خُدا سے دُعائیں کیں کہ وہ اُنہیں اُس وقت سے بچائے، جب اُنکے دشمن اُن کے خلاف جنگ کے لئے اُتر آئیں۔

۲۶- اور وہ اپنے دشمنوں کے سبب نہایت دلگیر تھے۔ اور جدجدعونی نے حُکم دیا کہ وہ اُسکی ہدایت کے مطابق ہر قسم کے جنگی ہتھیار بنائیں اور وہ زرہ بکتر اور ڈھالوں اور سپروں سے لیس ہو کر مضبوط ہو جائیں۔

۴ باب

نیفی کی فوجیں جدعنتن کے ڈاکوؤں کو شکست دیتی ہیں — جدعونی قتل کر دیا جاتا ہے اور اُس کے جانشین ضمنریہ کو پھانسی دی جاتی ہے — اور نیفی اپنی فتح مندی کے لئے خُداوند کی تمجید کرتے ہیں۔ قریباً ۱۹-۲۲ ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اٹھارہویں سال کے آخر میں ڈاکوؤں کی اِن فوجوں نے جنگ کی تیاری کر لی اور پہاڑیوں سے اور بیابانوں اور اپنے مضبوط مرکزوں اور اپنی کمین گاہوں سے نکل کر حملے کے لئے جھپٹنے لگے اور دونوں طرف کی زمینوں پر جو کہ جنوبی سرزمین اور شمالی سرزمین میں تھیں، قابض ہونے لگے اور اُن زمینوں پر جنہیں نیفیوں نے ترک کر دیا تھا اور اِن شہروں پر جنہیں ویران چھوڑ آئے تھے، قبضہ کرنے لگے۔

۲- لیکن دیکھو جہاں سے نیفی آباد ہو کر چلے آئے تھے، اُن مُلکوں میں کوئی شکار نہ رہا اور بیابان کے علاوہ ڈاکوؤں کے لئے کہیں بھی کوئی شکار نہ تھا۔

۳- اور ڈاکو خوراک کی احتیاج کے باعث بیابان کے علاوہ کہیں نہ رہ سکتے تھے، اِس لئے کہ نیفی اپنی زمینوں کو ویران کر آئے تھے اور وہ اپنے گلّوں اور اپنے ریوڑوں اور اپنے مال کو جمع کر کے ایک گروہ ہو کر رہتے تھے۔

۴- پس ڈاکوؤں کے پاس نیفیوں کو لوٹنے اور اناج حاصل کرنے کا کوئی موقع نہ تھا، سوائے اِسکے کہ وہ نیفیوں سے کھُلی جنگ کرتے اور نیفی ایک گروہ ہو کر رہتے اور شمار میں بہت زیادہ تھے اور اُنہوں نے اپنے لئے اتنا اناج اور گھوڑے اور مویشی اور گلّوں کی ہر ایک قسم کو محفوظ کر رکھا تھا کہ وہ سات سال اِن پر گزارا کر سکیں، جس مدت میں اُنہیں اُمید تھی کہ وہ ڈاکوؤں کو اُس مُلک کی سطح پر سے فنا کر ڈالیں گے اور یوں اٹھارہواں سال گزر گیا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ اُنتیسویں سال میں جدعانی نے جان لیا کہ اب ضرور ہے کہ وہ نیفیوں کے خلاف جنگ کے لئے جائے کیونکہ سوائے لُوٹ مار اور چوری اور خونریزی کے اُن کے پاس گزارے کا کوئی اور ذریعہ نہ تھا۔

۶- اور وہ جُرأت نہ کر رہے تھے کہ مُلک کی سطح پر اِسطرح پھیل جائیں کہ اناج اُگانے کے لئے کاشتکاری کریں مبادا کہ نیفی اُن پر چڑھ آئیں اور اُنہیں ہلاک کر دیں، سو جدعانی نے اپنی فوجوں کو حُکم دیا کہ وہ اِس سال میں نیفیوں کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جائیں۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ وہ جنگ کرنے آئے اور چھٹا مہینہ تھا اور دیکھو وہ مہیب اور خوفناک دن تھا جب وہ جنگ کرنے آئے اور وہ ڈاکوؤں ہی کے لباس میں ملبوس تھے اور وہ اپنی کمروں سے بھیڑ کی کھال لپیٹے ہُوئے تھے اور وہ خون میں رنگی ہُوئی تھیں اور اُن کے سر منڈھے ہوئے اور اُن کے سروں پر خود تھے اور جدعانی کی فوج زرہ بکتروں کے باعث اور اُن کے خون آلودہ ہونے کے باعث بڑی خوفناک لگتی تھی۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ جب نیفیوں کی فوجوں نے جدعانی کی فوج کو یوں دیکھا تو سارے زمین پر آگرے اور خُداوند اپنے خُدا سے فریاد کرنے لگے

کہ وہ اُنہیں بچائے اور اُن کے دشمنوں کے ہاتھوں سے اُن کو چھڑائے۔

۹- اور ایسا ہُوا جب جدعانی کی فوجوں نے یہ دیکھا تو وہ بہت زیادہ خوش ہو کر بُلند آواز سے چلانے لگے، کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ نیفی اپنے دشمنوں کی دہشت سے زمین پر ڈر کر گر گئے ہیں۔

۱۰- لیکن اِس بات پر اُنہیں مایوسی ہُوئی کیونکہ نیفی اُن سے خوفزدہ نہ تھے بلکہ وہ اپنے خُدا سے ڈرتے تھے اور اُنہوں نے اُس سے اپنی حفاظت کے لئے التجا کی تھی، سو یوں اب جب جدعانی کی فوجیں اُن پر چڑھ آئیں تو ہاں وہ خُداوند سے زور پا کر اُن کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھے۔

۱۱- اور اِس چھٹے مہینے میں جنگ شروع ہُوئی اور اُنکی یہ جنگ بڑی شدید اور ہولناک تھی، ہاں اُن میں شدید اور ہولناک خونریزی ہوئی، اتنی کہ لحی کے یروشلم سے آنے کے وقت سے لے کر اب تک تمام لوگوں میں اتنی زیادہ خونریزی نہ ہُوئی تھی۔

۱۲- اور اِن دھمکیوں اور اُن قسموں کے باوجود جو جدعانی نے کھائی تھیں، دیکھو نفیوں نے اُنہیں مارا اِسطرح کہ وہ اُن کے سامنے سے پیچھے ہٹنے لگے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا، جدجدعونی نے اپنی فوجوں کو یہ حُکم دے دیا کہ بیابان کی سرحدوں تک اُن کا پیچھا کریں اور جو بھی راہ میں اُن کے ہاتھ لگے مار ڈالیں اور یوں اُنہوں نے جدجدعونی کے حُکم کو مانا اور بیابان کی سرحدوں تک اُن کا پیچھا کر کے اُنہیں ہلاک کیا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جدعانی جس نے سامنا کیا اور دلیری سے لڑتا رہا تھا، بھاگنے پر اُسکا پیچھا کیا گیا اور بہت زیادہ لڑائی کے باعث تھکنے سے وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔ اور یوں جدعانی ڈاکو کا خاتمہ ہُوا۔

۱۵- اور ایسا ہوا کہ نفیوں کی فوجیں دوبارہ اپنی پناہ گاہ میں چلی گئیں۔ اور ایسا ہوا کہ یہ اُنیسواں سال گُزر گیا اور ڈاکو جنگ کرنے کے لئے پھر نہ آئے نہ ہی وہ بیسویں سال میں دوبارہ آئے۔

۱۶- اور اکیسویں سال میں وہ لڑائی کے لئے نہ آئے لیکن اُنہوں نے تمام اطراف سے نیفی کے لوگوں کو گھیر لیا کیونکہ اُنکا خیال تھا کہ اگر اُنہوں نے نیفی کے لوگوں کو اُن کی زمینوں سے الگ کر دیا اور ہر سمت سے اُنکا محاصرہ کر لیا اور اگر اُنہوں نے اُنکی باہر نکلنے کی تمام تر سہولیات ختم کر دی تو پھر وہ اپنی خواہش کے مطابق ایسا کروا لیں گے کہ وہ اپنے آپ کو اِن کے حوالے کر دیں۔

۱۷- اب اُنہوں نے اپنا ایک نیا سردار مقرر کر لیا تھا، جس کا نام ضمنریہ تھا، سو یہ ضمنریہ ہی تھا جس نے حُکم دیا تھا کہ اُنہیں گھیر لیا جائے۔

۱۸- لیکن دیکھو نفیوں کے لیے یہ ایک سہولت تھی کیونکہ ڈاکوؤں کے لئے یہ ناممکن تھا کہ وہ اُس اناج کے ذخیرے کی وجہ سے جو نفیوں نے کر رکھا تھا، طویل وقت تک گھیر اڈالے رکھیں، جسکا کہ نفیوں پر کوئی اثر نہ ہوتا۔

۱۹- اور چونکہ ڈاکوؤں کے درمیان اناج کی کمی تھی، کیونکہ دیکھو گوشت کے علاوہ اُنکی خوراک کے لئے اُنکے پاس کچھ نہ تھا، جو گوشت اُنہوں نے بیابان سے حاصل کیا تھا۔

۲۰-اور ایسا ہُوا بیابان میں جنگلی شکار اِس قدر کم ہو گیا کہ ڈاکو اب بھوک سے مرنے کو تھے۔
۲۱-اور نیفی شب و روز مسلسل آگے بڑھتے رہے اور اُن کی فوجوں پر چڑھ آتے، ہزاروں اور لاکھوں کے شمار میں اُنہیں ہلاک کرتے رہے۔
۲۲-اور یوں اِس زیادہ ہلاکت کے باعث جو اُن پر دن اور رات نازل ہو رہی تھی، ضمنزیہ کے لوگ یہ خواہش کرنے لگے کہ اِس منصوبے کو ترک کیا جائے۔
۲۳-اور ایسا ہُوا کہ ضمنزیہ نے اپنے لوگوں کو گھیرا ختم کرنے اور جنوبی مُلک کے دور دراز کے علاقوں میں جانے کا حُکم دیا۔
۲۴-اور اب جدجد عونی چونکہ اُنکے منصوبے سے آگاہ تھا اور خوراک کی احتیاج اور اُس بڑی خونریزی کے سبب جو اُن کے درمیان ہُوئی تھی، اُنکی کمزوری کو جانتا تھا، سو اُس نے رات کے وقت اپنی فوجیں بھیجیں اور اُنکی پسپائی کے راستے کو کاٹا اور اُنکے پسپائی کے راستے میں اپنی فوج لگائی۔
۲۵-اور اُنہوں نے یہ رات کے وقت کیا اور وہ ڈاکوؤں سے آگے نکل گئے تاکہ اگلے دن جب ڈاکو وہاں سے کوچ شروع کریں تو نیفیوں کی فوجیں اُنہیں آگے اور پیچھے دونوں طرف سے گھیر لیں۔
۲۶-اور ڈاکو جو جنوب کی طرف تھے وہ بھی اپنی پناہ گاہوں میں کٹ کر رہ گئے تھے۔ اور یہ سب کچھ جدجد عونی کے حُکم سے ہوا۔
۲۷-اور وہاں کئی ہزار تھے، جنہوں نے قیدی ہونے کے لیے خود کو نیفیوں کے حوالے کر دیا اور اُن میں سے باقی ماندہ قتل کر دیے گئے۔

۲۸- اور اُنکے سردار ضمنزیہ کو پکڑ کر ایک درخت پر لٹکا دیا گیا تھا، ہاں بلکہ درخت کی چوٹی پر جب تک وہ مر نہ گیا۔ اور جب وہ اُسے پھانسی دے چُکے اور وہ مر گیا تب اُنہوں نے اُس درخت کو گرا دیا اور یہ کہتے ہُوئے بُلند آواز سے چلائے۔
۲۹-خُداوند اپنے لوگوں کو راستبازی اور دل کی پاکیزگی میں محفوظ رکھے تاکہ وہ اُن سب کو زمین پر گرانے کا سبب ہوں جو قوت اور خفیہ سازشیں کر کے اُنکو ہلاک کرنے کے خواہاں ہیں، بالکل اِسی طرح جیسے یہ آدمی زمین پر گر گیا ہے۔
۳۰-اور وہ شادمان ہُوئے اور ایک آواز ہو کر دوبارہ یہ کہتے ہُوئے چلائے، ابراہام کا خُدا اور اسحاق کا خُدا اور یعقوب کا خُدا اِن لوگوں کو راستبازی میں اُسوقت تک محفوظ رکھے، جب تک وہ حفاظت کے لئے اپنے خُدا کے نام پکارتے رہیں۔
۳۱-اور ایسا ہُوا کہ وہ سب ایک آواز ہو کر اپنے خُدا کے اُن عظیم کاموں کے لئے تمجید اور نغمہ سرائی کرنے لگے، جو اُس نے اُنہیں اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں میں گرنے سے محفوظ رکھنے کے لیے کیے تھے۔
۳۲-ہاں اُنہوں نے پکارا خُداوند تعالیٰ کو ہو شعنا اور اُنہوں نے پکارا خُداوند خُدائے قادرِ مُطلق خُدا تعالیٰ کا نام مبارک ہو۔
۳۳- اور اُنہیں اُنکے کے ہاتھوں سے بچانے میں خُدا کی عظیم نیکی کے باعث اُنکے دل خوشی سے اتنے بھر گئے کہ بہت آنسو نکل آئے اور وہ جانتے تھے کہ یہ اُنکی توبہ اور اُنکی حلیمی کی بدولت ہے کہ وہ دائمی بتاہی سے چھڑا لیے گئے ہیں۔

۵ باب

نیفی توبہ کرتے اور اپنے گناہوں کو ترک کر دیتے ہیں — مورمن اپنے لوگوں کی تاریخ لکھتا اور اُن میں دائمی کلام کا اعلان کرتا ہے — اسرائیل اپنی طویل پراگندگی کے بعد اِکٹھا ہو گا۔ قریباً ۲۲-۲۶ ب م۔

۱- اور اب دیکھو نفیوں کے لوگوں میں ایک بھی زندہ جان ایسی نہ تھی جس نے اُن مُقدّس انبیاء کے اُس کلام پر جو اُنہوں نے کیا تھا ذرا بھی شک کیا ہو، کیونکہ اُنہیں علم تھا کہ یقیناً ہر بات کا پورا ہونا ضرور ہے۔

۲- اور وہ جانتے تھے کہ نبیوں کے کلام کے مطابق اُن کئی نشانوں کے باعث جو دیئے گئے تھے، مسیح یقیناً آ چکا تھا اور اُس چیز کے باعث جو پہلے ہی واقع ہو چکی تھی وہ جانتے تھے کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ بھی یقیناً وقوع ہو گا۔

۳- سو اُنہوں نے اپنے تمام گناہوں اور اپنی مکروہات اور اپنی حرام کاری کو ترک کیا اور دن اور رات جانفشانی سے خُدا کی خدمت کی۔

۴- اور اب ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے تمام ڈاکوؤں کو قیدی بنا لیا، اِسطرح کہ بچ جانے والوں میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکا تو اُنہوں نے اپنے قیدیوں کو قید خانے میں ڈال دیا اور اُن میں خُدا کے کلام کی منادی کی گئی اور جتنوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور ایک عہد میں داخل ہوئے، اُنہیں پھر مارا نہ گیا بلکہ آزاد کر دیا گیا۔

۵- لیکن وہاں جتنے بھی عہد میں داخل نہ ہُوئے اور جتنوں نے اپنے دلوں میں خونریزی کے منصوبے مسلسل بنائے رکھے، ہاں جتنوں کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے بھائیوں کو دھمکیاں دیتے ہیں، اُنہیں مجرم ٹھہرایا گیا اور اُنہیں قانون کے مطابق سزا دی گئی۔

۶- اور یوں اُنہوں نے اُس تمام مکاری اور خفیہ اور مکروہ سازشوں کو ختم کیا، جن کے باعث اتنی بدی اور اتنی خونریزی ہُوئی۔

۷- اور یوں بائیسواں سال گُزر گیا اور تئیسواں سال بھی اور چوبیسواں سال اور پچیسواں سال بھی اور یوں پچیس سال گُزر چُکے تھے۔

۸- اور بہت کچھ وقوع ہُوا جو کہ بعض لوگوں کی نظر میں حیرت انگیز اور عجیب تھا، لیکن وہ سب کچھ اس کتاب میں نہیں لکھا جا سکتا، ہاں بلکہ جو کچھ اُن لوگوں پر پچیس سالوں کے عرصہ میں واقع ہُوا، اُسکا سواں حصّہ بھی اِس کتاب میں نہیں لکھا جا سکتا۔

۹- لیکن دیکھو ایسی تواریخ ہے جس میں اُن لوگوں کے تمام کام لکھے ہیں اور نیفی نے مختصر مگر حقیقی تواریخ لکھی ہے۔

۱۰- سو مَیں نے اِن باتوں کی بابت اپنی تواریخ نیفی کی اُس تواریخ کے مطابق ہی لکھی ہے جو اُن اُوراق پر کندہ تھی جو کہ نیفی کے اُوراق کہلاتے تھے۔

۱۱- اور دیکھو میں اِن اُوراق پر لکھتا ہُوں جو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔

۱۲- اور دیکھو میرا نام مورمن ہے اور میرا یہ نام مورمن کے مُلک کے نام پر رکھا گیا ہے مُلک جس میں ایلما نے لوگوں کے درمیان کلیسیا قائم کی، ہاں پہلی کلیسیا جو اُنکی خطا کے بعد اُن میں قائم ہُوئی۔

۱۳-دیکھو میں خُدا کے بیٹے یسوع مسیح کا شاگرد ہُوں۔ مجھے اُسکی طرف سے اُسکے کلام کو اُسکے لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے بُلایا گیا ہے تاکہ وہ دائمی زندگی پائیں۔

۱۴-اور اب یہ ضروری ہو گیا تھا کہ مَیں خُدا کی مرضی کے مطابق کرتا تاکہ اُن مُقدّسین کی دُعائیں جو یہاں سے جاچکے ہیں، اُنکے ایمان کے مطابق پوری ہوں، اِن باتوں کی تواریخ لکھوں جو کہ ہو چکی ہیں ——

۱۵-ہاں اُس تواریخ کا تھوڑا حصّہ جو نیفی کے یروشلم سے آنے کے وقت سے لے کر موجودہ وقت تک وقوع ہو چکا ہے۔

۱۶-سو مَیں اپنی تواریخ اُن احوال سے شروع کر کے اپنے دنوں کی ابتدا تک لکھتا ہُوں جو مجھے اُن سے ملے، جو مجھ سے پہلے تھے۔

۱۷-اور پھر میں اُن باتوں کی تواریخ بھی لکھتا ہُوں جو مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔

۱۸-اور مَیں جانتا ہُوں کہ جو تاریخ میں نے لکھی ہے راست اور حقیقی تاریخ ہے، تو بھی بہت سی باتیں ہیں جو ہم اپنی زبان کے باعث لکھنے کے قابل نہیں ہیں۔

۱۹-اور اب مَیں اپنی بابت کلام کو ختم کرتا ہُوں اور اپنے احوال کو اُن باتوں کی طرف بڑھاتا ہُوں، جو مجھ سے پہلے واقع ہو چکی ہیں۔

۲۰-مَیں مورمن، لحی کی اصل نسل سے ہُوں۔ مَیں اپنے خُدا اور منجی یسوع مسیح کی اِسلئے بھی تمجید کرتا ہُوں کیونکہ وہ ہمارے باپ دادا کو یروشلم کی سرزمین سے نکال لایا (اور کوئی دوسرا سوائے اُس کے اپنے اور اُن کے جنہیں وہ اُس سرزمین سے نکال لایا نہیں جانتا) اور کہ اُسنے مجھے اور میرے لوگوں کو ہماری جانوں کی نجات کے لئے بڑا علم بخشا ہے۔

۲۱-یقیناً اُس نے یعقوب کے گھرانے کو برکت دی ہے اور یوسف کی نسل پر رحم کیا ہے۔

۲۲-اور جتنا زیادہ لحی کی اولاد نے اُس کے احکام کو مانا، اُس نے اُن کو اُتنی ہی برکت دی اور اُنکو اپنے کلام کے مطابق خوش حال کیا۔

۲۳-ہاں اور یقیناً وہ دوبارہ یوسف کی نسل کے بقیہ کو خُداوند اپنے خُدا کے علم سے آگاہ کرے گا۔

۲۴-اور یقیناً جیسے کہ خُداوند زندہ ہے، وہ زمین کے چاروں طرف سے یعقوب کی نسل سے اُس سارے بقیہ کو اکٹھا کرے گا، جو باہر روی زمین پر پراگندہ ہُوئے ہیں۔

۲۵-اور جیسے کہ اُس نے یعقوب کے سارے گھرانے سے عہد کیا ہے، اُسی طرح وہ عہد جو اُس نے یعقوب کے گھرانے کے ساتھ کیا ہے، اُسکے مقررہ وقت پر پورا ہو گا جس سے کہ یعقوب کے تمام گھرانے کو اُس عہد کا علم ہو گا یعنی اکٹھا کرنے کا جو عہد اُس نے اُنکے ساتھ کیا۔

۲۶-اور پھر وہ اپنے اُس نجات دہندہ کو جو کہ خُدا کا بیٹا یسوع مسیح ہے، جانیں گے اور تب وہ وہاں سے جہاں وہ پراگندہ ہُوئے ہیں، زمین کی چاروں طرف سے اپنے مُلکوں میں اِکٹھے کیے جائیں گے، ہاں جیسے کہ خُداوند زندہ ہے ایسا ہی ہو گا۔ آمین۔

۶ باب

نیفی خوش حال ہوتے ہیں — غرور، دولت اور طبقاتی اونچ نیچ کا اُبھرنا— کلیسیا بحث و تکرار سے بکھر جاتی ہے — شیطان لوگوں کو کُھلی بغاوت کی طرف لے آتا ہے — بہت سے انبیاء توبہ کرنے کا اعلان کرتے ہیں اور قتل کردیے جاتے ہیں — اُن کے قاتل حکومت پر قبضہ کرنے کی سازش کرتے ہیں۔ قریباً ۲۶-۳۰ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ چھبیسویں سال میں نفیوں کے تمام لوگ اپنے خاندان اپنے گلّوں اور اپنے ریوڑوں، اپنے گھوڑوں اور اپنے مویشیوں کے ساتھ اور سب چیزوں کے ساتھ جو اُنکی ملکیت تھیں، اپنے اپنے مُلک کو لوٹے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے سارا اناج نہ کھایا، سو اُنہوں نے ہر قسم کا تمام غلّہ جو نہ کھایا اور اپنا سونا اور اپنی چاندی اور اپنی تمام قیمتی چیزیں ساتھ لیں اور شمال اور جنوب دونوں اور شمالی سرزمین کیطرف اور جنوبی سرزمین کی طرف دونوں میں اپنی زمینوں اور جائیدادوں کی طرف لوٹ گئے۔

۳- اور اُنہوں نے اُن ڈاکوؤں کو جو مُلک میں امن قائم رکھنے کیلئے عہد میں داخل ہُوئے اور بدستور لامنی ہی رہنا چاہتے تھے، اُنکے شمار کے مطابق اُنہیں زمینیں دیں تاکہ وہ محنت کرکے اپنی کفالت کرسکیں اور یوں اُنہوں نے مُلک میں امن قائم کیا۔

۴- اور وہ دوبارہ خوش حال اور امیر ہونے لگے اور چھبیسواں اور ستائیسواں سال گُزر گیا اور مُلک میں بالکل امن تھا اور اُنہوں نے عدل و انصاف کے مطابق اپنے قوانین بنائے۔

۵- اور اب مُلک میں لوگوں کے مسلسل خوش حال رہنے میں، سوائے اِسکے کہ وہ گناہ میں گرتے کوئی رکاوٹ نہ تھی۔

۶- اور اب یہ جدجد عونی اور قاضی لکینس اور وہ رہنما تھے جنہیں مقرر کیا گیا تھا، جنہوں نے مُلک میں پورے طور سے امن و سلامتی کو قائم کیا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ بہت سے نئے شہر تعمیر کیے گئے اور بہت سے پرُانے شہروں کی مرمت کی گئی۔

۸- اور بہت سی شاہرائیں تعمیر کیں گئیں اور بہت سی سڑکیں بنائی گئیں جو ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک مُلک سے دوسرے مُلک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی تھیں۔

۹- اور یوں اٹھائیسواں سال گُزر گیا اور لوگوں کو مسلسل امن میسر رہا۔

۱۰- لیکن ایسا ہُوا کہ اُنتیسویں سال میں لوگوں کے درمیان تھوڑی تکرار شروع ہوگئی اور بعض میں اپنی بہت زیادہ دولت مندی کے باعث غرور اور تکبر اور شیخی بازی آنے لگی، ہاں بلکہ بڑا ظلم برپا ہونے لگا۔

۱۱- چونکہ مُلک میں بہت سارے سوداگر اور بہت سارے وکیل اور کئی اور عہدہ دار تھے۔

۱۲- اور لوگوں کی پہچان اُنکے رُتبوں، اُنکی دولت اور علم کے لئے اُنکے مواقع کے اعتبار سے ہونے لگی، ہاں بعض اپنی غُربت کے باعث بے علم ہی رہے اور دوسروں نے اپنی دولت کے باعث بہت زیادہ علم حاصل کیا۔

۱۳- بعض تکبر کرنے لگے جبکہ بعض نہایت حلیم تھے، بعض لعن طعن کے بدلے لعن طعن

کرتے جبکہ دوسرے لعن طعن اور ظلم اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کرتے، لیکن جو اب میں ملامت نہ کرتے بلکہ خُدا کے سامنے فروتن اور تائب ہی رہتے۔

۱۴- اور یوں اب سارے مُلک میں اُونچ نیچ ہوگئی اِسطرح کہ کلیسیا تقسیم ہونے لگی، ہاں اِسطرح کہ تیسویں سال میں سوائے چند لامنوں کے جو سچے ایمان کی جانب رجوع لائے تھے، سارے مُلک میں کلیسیا تقسیم ہو گئی لیکن وہ اِس سے الگ نہ ہُوئے کیونکہ وہ مضبوط اور ثابت قدم اور نہ ڈولنے والے تھے خُداوند کے حکموں کو جانفشانی سے ماننا ہی اُن کی خواہش تھی۔

۱۵- اب اِن لوگوں کی اِس بدی کی وجہ یہ تھی ـــــ شیطان نے لوگوں کو ہر قسم کی بدی میں اُکسانے اور اُنہیں غرور میں متکبر کرنے اور اقتدار اور اِختیار اور دولت اور دُنیا کی باطل چیزوں کی تلاش کے لئے اُنہیں آزمائش میں ڈالنے کے واسطے اُنکے دلوں پر بڑا غلبہ حاصل کیے ہُوئے تھا۔

۱۶- اور یوں لوگوں کے دلوں کو ہر قسم کی بدی کرنے کے لئے شیطان نے گمراہ کیا، سو وہ صرف چند سالوں کے لئے امن کا لُطف حاصل کر سکے۔

۱۷- اور یوں تیرہویں سال کے شروع میں ـــــ لوگ طویل مدت تک کے لیے ابلیس کے حوالے ہو گئے، وہ اُنہیں اپنی خواہش کے مطابق آزمائشوں میں ڈالتا اور اپنی ہی خواہش کے مطابق اُن سے بدیاں کراتا اور یوں تیرہویں سال کے شروع میں وہ ہولناک بدی کی حالت میں تھے۔

۱۸- اب وہ لاعلمی میں گناہ نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ اِنکی بابت خُدا کی مرضی جانتے تھے، کیونکہ اُنہیں اِس بابت تعلیم دی جاچکی تھی، سو اُنہوں نے دانستہ خُدا کے خلاف بغاوت کی۔

۱۹- اور اب یہ لکینس ابن لکینس کے دنوں میں ہُوا کیونکہ لکینس اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہُوا تھا اور اُس سال لوگوں پر حکومت کی۔

۲۰- اور آدمیوں کو آسمان سے الہام ہونے لگا اور سارے مُلک میں لوگوں کے درمیان کھڑے ہوکر دلیری کے ساتھ لوگوں کے گناہوں اور بدیوں پر گواہی دینے اور منادی کے لئے اور مخلصی کے متعلق جو خُداوند اپنے لوگوں کو دے گا یعنی دوسرے لفظوں میں مسیح کی قیامت کی گواہی دینے کے لئے بھیجا جانے لگا اور اُنہوں نے اُسکی موت اور دُکھوں کی دلیری کیساتھ گواہی دی۔

۲۱- اب وہاں بہت سے لوگ تھے جو اُن لوگوں کے ساتھ ایسا کرنے سے بڑے خفا ہُوئے، جنہوں نے اِن باتوں کی گواہی دی اور وہ جو خفا ہُوئے، خاص کر اعلیٰ قاضی اور وہ جو اعلیٰ کاہن اور وکیل تھے، ہاں وہ تمام جو وکیل تھے، اُن پر جنہوں نے اِن باتوں کی گواہی دی، خفا ہُوئے۔

۲۲- اب نہ وکیل نہ قاضی اور نہ کوئی ایسا اعلیٰ کاہن تھا، جس کے پاس کسی پر موت کا فتویٰ دینے کا اختیار تھا، جب تک اُسکی سزا کے حُکم پر اُس مُلک کے حاکم کے دستخط نہ ہوتے۔

۲۳- اب اُن میں بہتوں کو جنہوں نے مسیح کی باتوں کی بابت گواہی دی، جنہوں نے دلیری کے ساتھ گواہی دی، جنہیں پکڑ کر خفیہ طور سے

قاضیوں نے مروادیا تاکہ اُنکے مرنے کے بعد تک اُس مُلک کے حاکم کو اُن کا علم نہ ہو۔
۲۴- اب دیکھو یہ اُس مُلک کے قانون کے خلاف تھا کسی آدمی کو مُلک کے حاکم کے اختیار کے بغیر مار دیا جائے ——
۲۵- سو ضریملہ کے مُلک میں اِن قاضیوں کے خلاف جنہوں نے خُداوند کے نبّیوں کی موت کا، خلاف قانون فتویٰ دیا تھا، اُس مُلک کے حاکم کے پاس ایک شکایت پہنچی۔
۲۶- اب ایسا ہُوا کہ وہ پکڑے گئے اور قانون کے مطابق جس کے حق میں لوگوں نے رائے دی تھی، قاضی کے سامنے اُس جرم کی عدالت کے لئے لائے گئے جو اُنہوں نے کیا تھا۔
۲۷- اب ایسا ہُوا کہ اُن قاضیوں کے بہت سے دوست اور رشتہ دار تھے اور باقی ماندہ ہاں قریباً وہ تمام وکیل اور وہ اعلیٰ کاہن اِکٹھے ہُوئے اور اِن کے رشتہ داروں کے ساتھ مل گئے، جن پر قانون کے مطابق مقدمہ چلنے کو تھا۔
۲۸- اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک عہد میں داخل ہُوئے، ہاں یعنی اُس عہد میں جو قدیم والوں کی طرف سے دیا گیا تھا، وہ عہد جو ابلیس کی طرف سے ساری راستبازی کے خلاف متحد ہونے کے لیے دیا گیا اور کیا گیا۔
۲۹- سو وہ خُداوند کے لوگوں کو برباد کرنے کے لئے اِکھٹے ہوئے اور اُنہیں جو قتل کے مجرم تھے، انصاف کی گرفت سے چھڑانے کیلئے ایک عہد میں داخل ہوئے، جس پر قانون کے مطابق عمل ہونے کو تھا۔
۳۰- اور اُنہوں نے قانون اور اپنے مُلک کے حقوق کی سخت نافرمانی کی اور حاکم کو ہلاک کرنے اور اُس مُلک پر بادشاہ مقرر کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ عہد میں داخل ہُوئے تاکہ مُلک میں کوئی آزادی نہ رہے بلکہ بادشاہوں ہی کی اطاعت ہو۔

---

۷ باب

اعلیٰ قاضی قتل کر دیا جاتا ہے، حکومت تباہ ہو جاتی ہے اور لوگ قبیلوں میں بٹ جاتے ہیں —— مخالف مسیح یعقوب خفیہ سازش کا بادشاہ بنتا ہے —— نیفی توبہ اور مسیح پر ایمان کی منادی کرتا ہے —— فرشتے روز اُس کی خدمت کرتے ہیں اور وہ اپنے بھائی کو مُردوں میں سے زندہ کرتا ہے —— بہتیرے توبہ کرتے اور بپتسمہ لیتے ہیں۔ قریباً ۳۰-۳۳ ب م۔

۱- اب دیکھو مَیں تُمہیں بتاؤں گا کہ اُنہوں نے مُلک میں بادشاہ مقرر نہ کیا لیکن اِسی سال، ہاں تیرہویں سال اُنہوں نے تختِ عدالت کو تباہ کر دیا، ہاں اُس مُلک کے اعلیٰ قاضی کو قتل کر دیا۔
۲- اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے اور ہر آدمی اور اُسکے رشتہ دار اور دوست اپنے اپنے خاندان کے مطابق قبائل میں علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور یوں اُنہوں نے مُلک کی حکومت کو تباہ کر دیا۔
۳- اور ہر قبیلے نے اپنا اپنا سردار یا رہنما مقرر کر لیا اور یوں وہ قبیلے اور قبیلوں کے رہنما بنے۔
۴- اب دیکھو اُن میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کا ایک بڑا خاندان اور کئی رشتہ دار اور دوست نہ

تھے، سو یوں اُن کے قبیلے نہایت بڑے بڑے بن گئے تھے۔

۵- اب یہ سب کچھ ہُوا اور اُن کے درمیان ابھی تک کوئی جنگ نہ ہوئی تھی اور یہ تمام بدی لوگوں میں اِسلئے آگئی تھی کیونکہ اُنہوں نے اپنے آپ کو شیطان کی طاقت کے حوالے کر دیا تھا۔

۶- اور حکومت کے قوانین کو اُن دوستوں اور رشتہ داروں کی خفیہ سازشوں کے باعث تباہ کر دیا گیا، جنہوں نے نبیّوں کو قتل کیا تھا۔

۷- اور اُنہوں نے ملک میں بڑا جھگڑا پیدا کیا، اِسطرح کہ قریباً بیشتر راستباز لوگ بدکردار ہو گئے اور ہاں اب اُن میں صرف چند راستباز لوگ ہی رہ گئے تھے۔

۸- اور یوں چھ سال کا عرصہ گُزرنے تک بیشتر لوگ اپنی راستبازی سے یوں پھر گئے، جیسے کتّا اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے یا جس طرح نہائی ہوئی سورنی دلدل کی طرف لوٹتی ہے۔

۹- اب اِس خفیہ سازش نے جو لوگوں پر اتنی بڑی بدی لائی تھی، اُنہیں اِکٹھا کیا اور ایک آدمی کو اُنکا سردار مقرر کیا، جسے وہ یعقوب کہتے تھے۔

۱۰- اور اُنہوں نے اُسے اپنا بادشاہ کہا، سو وہ اِس بدکار دستے کا بادشاہ بن گیا اور وہ اُن میں نمایاں تھا، جنہوں نے اُن نبیّوں کے خلاف اپنی رائے دی، جنہوں نے یسوع کی گواہی دی تھی۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ لوگوں کے اِن قبیلوں کی مانند جو آپس میں متحد ہُوئے گنتی میں اتنے مضبوط نہ تھے اگرچہ اُن کے قبیلوں کے ہر ایک رہنما نے اپنے قبیلے کے لئے اپنے قانون بنائے باوجود اِسکے کہ وہ آپس میں دشمن تھے اور وہ راستباز لوگ بھی نہ تھے، لیکن وہ پھر بھی اُن لوگوں کے خلاف نفرت میں متحد ہُوئے جو حکومت کو برباد کرنے کے لئے عہد میں داخل ہُوئے تھے۔

۱۲- چونکہ یعقوب اُس دستے کا بادشاہ تھا، سو اُس نے دیکھا کہ دشمن شمار میں زیادہ ہیں تو اُس نے اپنے لوگوں کو حُکم دیا کہ وہ مُلک کے انتہائی شمالی علاقے میں چلے جائیں اور وہاں اپنی سلطنت کی تعمیر کریں جب تک کہ اور منکر اُنکے ساتھ نہیں چلے جاتے (کیونکہ اُس نے اُنہیں پُھسلایا کہ اور بہت سے منکر بھی ہوں گے) باغیوں کے ساتھ اور باغی نہیں چلے جاتے (کیونکہ اُس نے اُنہیں یوں پُھسلایا اور بہت سے باغی بھی ہوں گے) اور وہ لوگوں کے قبیلوں کے ساتھ لڑنے کے لئے کافی مضبوط ہُوئے اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

۱۳- اور اُنہوں نے بڑی تیزی سے کوچ کیا اور اِس سے پہلے کہ اُنہیں روکا جاتا وہ لوگوں کی پہنچ سے دور چلے گئے۔ اور یوں تیسواں سال ختم ہُوا اور یوں یہ نیفی کے لوگوں کے معاملات تھے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اکتیسویں سال میں ہر شخص اپنے اپنے خاندان، رشتہ داروں اور دوستوں کے مطابق قبیلوں میں بٹا ہوا تھا، لیکن اُنہوں نے معاہدہ کیا ہُوا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہیں کریں گے لیکن اُنکے حکومت کرنے کے طریقے اور قوانین مختلف تھے، کیونکہ یہ اُنکے سرداروں اور رہنماؤں کی اپنی اپنی مرضی کے مطابق بنائے گئے تھے۔ لیکن اُنہوں نے بڑے سخت قانون بنائے کہ ایک قبیلہ دوسرے کے

خلاف خواہ مخواہ نہ چڑھ آئے، اِسطرح کسی حد تک اِس مُلک میں کافی امن تھا لیکن اُن کے دل خُداوند اپنے خُدا سے پھرے ہُوئے تھے اور وہ نبّیوں کو سنگسار کرتے اور اپنے درمیان سے اُنہیں نکال دیتے تھے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ نیفی پر —— چونکہ فرشتے نازل ہُوئے تھے اور اُسے خُداوند کی آواز بھی سُنائی دی تھی اور کہ اُس نے فرشتوں کو دیکھا تھا اور چونکہ چشم دید گواہ تھا اور اُس نے قوت پائی تھی کہ وہ مسیح کی خدمت کی بابت جان سکے اور یہ کہ وہ اُن کے راستبازی سے بدی اور مکروہات کی طرف تیزی سے جانے کا چشم دید گواہ بھی تھا۔

۱۶- سو اُن کے دلوں کی سختی اور اُنکی عقلوں کے اندھے پن کے باعث غمگین ہو کر، وہ اُسی سال اُن کے درمیان گیا اور خُداوند یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے توبہ اور گناہوں کی معافی کے متعلق دلیری کے ساتھ گواہی دینے لگا۔

۱۷- اور اُس نے اُن کو بہت سی باتوں کی تعلیم دی اور وہ سب لکھی نہیں جا سکیں اور اُنکا ایک حصّہ کافی بھی نہ ہو گا، اِس لئے وہ اِس کتاب میں نہیں لکھی گئیں۔ اور نیفی نے قوت اور بڑے اختیار کے ساتھ خدمت کی۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ اُس پر خفا تھے کیونکہ وہ اُن کی نسبت زیادہ اختیار رکھتا تھا، اِسلئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُسکی باتوں پر یقین نہ کریں کیونکہ خُداوند یسوع مسیح پر اُس کا ایمان اتنا مضبوط تھا کہ فرشتے ہر روز اُسکی خدمت کرتے تھے۔

۱۹- اور اُس نے یسوع کے نام سے بدروحوں اور ناپاک روحوں کو نکالا اور یہاں تک کہ اُس نے اپنے بھائی کو جو لوگوں کے ہاتھوں سنگسار ہو کر مرا تھا، مردوں میں سے زندہ کیا۔

۲۰- اور لوگوں نے یہ دیکھا اور اُسکی گواہی دی اور اُسکے اِس اختیار کے باعث اُس پر خفا تھے اور اُس نے لوگوں کے سامنے یسوع کے نام میں بہت سے معجزے بھی کیے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ اکتیسواں سال گزر گیا اور چند ہی تھے جو خُداوند میں تبدیل ہُوئے لیکن جتنے تبدیل ہُوئے اُن سے واقعی لوگوں پر ظاہر ہو تا کہ خُدا کا رُوح اور قُدرت اُن پر نازل ہوئی ہے جو کہ یسوع مسیح میں تھی، جس پر وہ ایمان لائے تھے۔

۲۲- اور جتنوں میں سے بدرُوحیں نکالی گئیں اور اپنی بیماریوں اور اپنی کمزوریوں سے شفایاب ہوئے، اُنہوں نے درحقیقت لوگوں پر ظاہر کیا کہ خُدا کے رُوح نے اُن پر اثر کیا ہے اور شفایاب ہوئے ہیں اور اُنہوں نے نشان بھی دکھائے اور لوگوں کے درمیان بعض معجزے بھی کیے۔

۲۳- یوں بتیسواں سال بھی گزر گیا۔ اور تینتیسویں سال کے شروع میں نیفی نے لوگوں کو پکارا اور اُن میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی کی۔

۲۴- اب مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم بھی یاد رکھو کہ اب کوئی ایسا نہ تھا جس نے توبہ نہ کی ہو اور پانی سے بپتسمہ نہ لیا ہو۔

۲۵- پس نیفی نے آدمیوں کو اِس خدمت کے لئے مقرر کیا تاکہ جو کوئی اُن کے پاس آئے، پانی سے بپتسمہ لے اور یہ خُدا اور لوگوں کے سامنے

ایک گواہ کی مثل ایک شہادت ہو کہ اُنہوں نے توبہ کی ہے اور اپنے گناہوں کی معافی پائی ہے۔
۲۶-اور بہتیرے تھے جنہوں نے اِس سال کے شروع میں بپتسمہ پایا اور بیشتر سال یوں گزر گیا۔

۸ باب

طوفان، زلزلے، آگ، گردباد اور چٹانوں کا تڑکنا مسیح کی مصلوبیت کی تصدیق کرتے ہیں —— بہت سے لوگ ہلاک ہوتے ہیں —— مُلک پر تین دن تک تاریکی چھائی رہتی ہے —— جو بچ جاتے ہیں اپنے انجام پر افسوس کرتے ہیں۔ قریباً ۳۳-۳۴ ب م۔

۱-اور اب ایسا ہُوا کہ ہماری تاریخ کے مطابق اور ہم جانتے ہیں، ہماری تاریخ بالکل سچّی ہے کیونکہ دیکھو یہ ایک عادل آدمی تھا جس نے تاریخ لکھی —— کیونکہ اُس نے درحقیقت یسوع کے نام سے بہت سے معجزے کئے اور سوائے اُس کے جسے سارے کا سارا پاک کیا گیا ہو کوئی شخص نہیں، جو یسوع کے نام پر معجزے کر سکے ——

۲- اور اب ایسا ہُوا اگر اُس آدمی سے ہمارے وقت کو شمار کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی تو تینتیس سال گزر چکے تھے۔

۳-اور لوگ اُس نشان کا جو سموئیل لامنی نبی نے دیا تھا، کمال سنجیدگی سے انتظار کرنے لگے، ہاں کیونکہ اُس وقت مُلک کی سطح پر تین دن کے لئے تاریکی چھا جانی تھی۔

۴- اور اگرچہ اِس بات کی بابت کئی نشان دیئے گئے تو بھی لوگ بہت زیادہ شک اور بحث کرنے لگے۔

۵- اور چونتیسویں سال کے پہلے مہینے کے چوتھے دن ایسا ہُوا کہ ایک بہت بڑا طوفان آیا جو پہلے کبھی اِس سارے مُلک میں نہ آیا ہو گا۔

۶-اور ایک بڑی اور ہولناک آندھی بھی آئی اور خوفناک گرج بھی تھی، اِتنی کہ تمام زمین ایسے ہلی گویا ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو ہو۔

۷-اور اتنی زیادہ بجلی کڑکتی تھی کہ سارے مُلک میں پہلے کبھی ایسے نہ دیکھی گئی تھی۔

۸-اور ضریملہ کا شہر جلنے لگا۔

۹-اور مرونی کا شہر سمندر کی گہرائی میں ڈوب گیا اور اِسکے باشندے غرق ہو گئے۔

۱۰-اور مرونیہا کے شہر پر مٹی چڑھ آئی کہ شہر کی جگہ ایک بڑا پہاڑ بن گیا۔

۱۱- اور جنوبی سرزمین میں ایک بڑی اور ہولناک تباہی مچی۔

۱۲- لیکن دیکھو شمالی مُلک میں بہت زیادہ اور ہولناک تباہی مچی کیونکہ دیکھو آندھی اور گردباد اور بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک اور ساری زمین میں بہت زیادہ بھونچال کے باعث سارے مُلک کی سطح تبدیل ہو گئی۔

۱۳-اور شاہراہیں ٹوٹ گئیں اور ہموار سڑکیں تباہ ہو گئیں اور بہت سی ہموار جگہیں ناہموار ہو گئیں۔

۱۴-اور کئی بڑے بڑے اور اہم شہر ڈوب گئے اور کئی جل گئے اور کئی یہاں تک ہل گئے کہ اُن میں عمارتیں زمین پر گر پڑیں اور اُن میں باشندے ہلاک ہُوئے اور مقامات ویران ہو گئے۔

۱۵-اور چند شہر تھے جو بچ رہے لیکن اُن میں

نقصان بہت زیادہ ہُوا اور اُن میں کئی تھے جو ہلاک ہو گئے۔

۱۶-اور بعض تھے جن کو گردباد لے اُڑے اور کوئی شخص نہیں جانتا، وہ کہاں گئے صرف وہ اتنا جانتے تھے کہ وہ لے جائے گئے۔

۱۷-اوریوں تمام روی زمین آندھیوں اور بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک اور بھونچال کے باعث بے شکل ہو گئی۔

۱۸-اور دیکھو چٹانیں ٹکڑے ہو گئیں، وہ ٹوٹ کر تمام روی زمین پر آگریں، یہاں تک کہ اُنکے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے زمین کی ساری سطح میں اُس کے شگافوں اور دراڑوں میں پائے گئے۔

۱۹-اور ایسا ہُوا کہ تب بادلوں کا گرجنا بجلی کا کڑکنا اور طوفان اور آندھی اور زمین کے زلزلے موقوف ہُوئے — کیونکہ دیکھو یہ قریباً تین گھنٹے تک جاری رہے اور بعض لوگوں کے مطابق یہ وقت طویل تھا، لیکن یہ تمام بڑے بڑے اور ہولناک کام قریباً تین گھنٹے کے عرصہ میں واقع ہُوئے — اور پھر دیکھو مُلک کی سطح پر تاریکی چھاگئی۔

۲۰-اور ایسا ہُوا کہ سارے مُلک کی سطح پر گھپ اندھیرا تھا، یہاں تک کہ اُسکے باشندے جو گرے نہ تھے تاریکی کا بادل محسوس کر سکتے تھے۔

۲۱-اور تاریکی کے سبب کوئی روشنی نہ کی جاسکتی تھی نہ ہی چراغ نہ ہی مشعل نہ ہی کوئی عمدہ اور نہایت خشک لکڑی تک جلائی جاسکتی تھی، سو بالکل کوئی روشنی نہ کی جاسکتی تھی۔

۲۲-اور روشنی بالکل دکھائی نہ دیتی تھی نہ ہی آگ نہ ٹمٹماہٹ نہ ہی سورج نہ چاند نہ ستارے کیونکہ مُلک کی ساری سطح پر تاریکی کی گہری دھند تھی۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ تین دن ایسے ہی رہا کہ کوئی روشنی دکھائی نہ دی اور تمام لوگ مسلسل بہت زیادہ ماتم کرتے، روتے اور نوحہ کرتے رہے، ہاں اُس تاریکی اور بڑی تباہی کے سبب جو اُن پر نازل ہوئی تھی، لوگ بڑا آہ و نالہ کرتے تھے۔

۲۴-اور ایک جگہ پرسے اُنہیں یوں چلاتے سُنا گیا کہ کاش ہم نے اِس مہیب اور ہولناک دن سے پہلے توبہ کر لی ہوتی اور تب ہمارے بھائی بچ جاتے اور وہ اُس عظیم شہر ضریملہ میں نہ جلتے۔

۲۵-اور ایک دوسری جگہ وہ روتے اور ماتم کرتے ہُوئے یوں کہتے تھے، کاش کہ ہم نے اِس مہیب اور ہولناک دن سے پہلے توبہ کر لی ہوتی اور نبیّوں کو قتل اور سنگسار اور باہر نہ نکالا ہوتا، تب ہماری مائیں اور ہماری خوبصورت بیٹیاں اور ہماری اولاد بچ جاتی اور اُس بڑے شہر مرونیہا میں دفن نہ ہوتے۔ اور یوں لوگوں کی چیخ و پکار بہت زیادہ اور ہولناک تھی۔

۹ باب

تاریکی میں مسیح کی آواز لوگوں کی بدیوں کے سبب اُن کی اور اُن کے شہروں کے برباد ہو جانے کا اعلان کرتی ہے — وہ اپنی الوہیت کا اعلان کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ موسیٰ کی شریعت پوری ہو گئی ہے اور آدمیوں کو اپنے پاس آنے اور اُنہیں اُنکی نجات کی دعوت دیتا ہے۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ زمین کے تمام باشندوں کو مُلک کی ساری سطح پر ایک آواز یہ کہتی ہُوئی سنائی دی۔
۲-افسوس، افسوس اِن لوگوں پر، افسوس تمام زمین کے باشندوں پر، سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں کیونکہ ابلیس ہنستا ہے اور اُسکے فرشتے میرے لوگوں کی خوبصورت بیٹیوں اور بیٹوں کے قتل کے باعث شادمانی کرتے ہیں اور یہ اُنکی بدی اور مکروہات ہیں، جس کے سبب وہ گرے ہیں۔
۳- دیکھو میں نے ضریملہ کے بڑے شہر اور اُسکے باشندوں کو آگ سے جلا دیا۔
۴-اور دیکھو مَیں نے مرونی کے اُس بڑے شہر کو سمندر میں غرق ہونے اور اُس کے باشندوں کو ڈبونے کا حُکم دیا۔
۵-اور دیکھو اپنے چہرے کے سامنے سے اُن کی بدیوں اور مکروہات کو چھپانے کے لئے مَیں نے مرونیہا کے اُس بڑے شہر اور اُسکے باشندوں کو مٹی سے ڈھانپ دیا تاکہ نبیّوں اور مُقدّسین کا خون اُنکے خلاف میری طرف پھر نہ آئے۔
۶-اور دیکھو مَیں نے جلجال کے شہر کو غرق اور اُسکے باشندوں کو زمین کی گہرائیوں میں دفن کرنے کا حُکم دیا ہے۔
۷-ہاں اور مَیں نے عونیہا کے شہر اور اُس کے باشندوں اور موقم کے شہر اور اُس کے باشندوں اور یروشلم کے شہر اور اُسکے باشندوں اور اُنکی کی بدیوں کو اپنے چہرے کے سامنے سے چھپانے اور اُنکی جگہ پانیوں کو لے لینے کا حُکم دیا تاکہ نبیّوں اور مُقدّسین کا خون اُن کے خلاف میری طرف پھر نہ آئے۔
۸-اور دیکھو جدعندی کے شہر اور جدعومنا کے شہر اور یعقوب کے شہر اور جمجمنوں کے شہر، اِن سب کو میں نے غرق کرا دیا ہے اور اِن کی جگہ پہاڑوں اور وادیوں نے لے لی ہے اور اپنے چہرے کے سامنے سے اُن کی بدی اور مکروہات کو چھپانے کے لئے اُسکے باشندوں کو مَیں نے زمین کی گہرائیوں میں دفن کر دیا تاکہ نبیّوں اور مُقدّسین کا خون اُن کے خلاف میری طرف پھر نہ آئے۔
۹- اور دیکھو وہ عظیم شہر یعقوب جس میں یعقوب بادشاہ کے لوگ بستے تھے، اُن کے گناہوں اور اُنکی بدیوں کے باعث، اُنکی خفیہ قتل وغارت اور سازشوں کے باعث جوکہ ساری زمین کی بدیوں سے بڑھ کر تھیں، مَیں نے اُنہیں آگ سے جلا دینے کا حُکم دیا کیونکہ یہی تھے جنہوں نے میرے لوگوں کا سکون اور مُلک کی حکومت کو برباد کیا، سو میں نے اُنہیں اپنے چہرے کے سامنے سے فنا کرنے کے لئے جلانے کا حُکم دیا تاکہ نبیّوں اور مُقدّسین کا خون اُنکے خلاف میری طرف پھر نہ آئے۔
۱۰-اور دیکھو مَیں نے لامن کے شہر اور یوس کے شہر اور جد کے شہر اور قیسقمن کے شہر اور اُس کے باشندوں کو نبیّوں کو باہر نکال دینے اور اُنکو جن کو میں نے اُنکی بدیاں اور مکروہات بتانے کے لئے بھیجا، سنگسار کرنے میں اُنکی بدی کے باعث آگ سے جلانے کا حُکم دیا ہے۔
۱۱-اور کیونکہ اُنہوں نے سب کو باہر نکال دیا تاکہ اُن کے درمیان کوئی راستباز نہ رہے تو مَیں نے آگ نازل کی اور اُنکو فنا کر دیا تاکہ اُنکی بدکاری

اور اُنکی مکروہات میرے چہرے کے سامنے سے
چھپ جائیں تاکہ اُن نبیوں اور مُقدّسین کا خون
زمین سے مجھے اُن کے خلاف نہ پکارے، جنہیں
میں نے اُن کے درمیان بھیجا تھا۔
۱۲- اور مَیں نے اِس مُلک اور اِن لوگوں پر اُنکی
بدکاری اور اُنکی مکروہات کے سبب بہت زیادہ
تباہیاں بھیجنے کا حُکم دیا۔
۱۳- آہ تُم سب جو چھوڑ دیئے گئے ہو، اِس لئے
کہ تُم اُن سے زیادہ راستباز تھے، کیا تُم اب میری
طرف رجوع نہیں لاؤ گے اور اپنے گناہوں سے
توبہ نہیں کرو گے اور میری طرف تبدیل ہو گے
کہ میں تُمہیں شفا دوں گا۔
۱۴- ہاں مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم
میرے پاس آؤ گے تو ابدی زندگی پاؤ گے۔
دیکھو میرا رحم کرنے والا ہاتھ تُمہاری طرف
بڑھا ہوا ہے اور جو کوئی آئے گا میں اُسکا
استقبال کروں گا اور مبارک ہیں وہ جو میرے
پاس آتے ہیں۔
۱۵- دیکھو مَیں خُدا کا بیٹا یسوع مسیح ہُوں۔ مَیں
نے آسمانوں کو اور زمین کو اور سب چیزوں کو جو اِن
میں ہیں تخلیق کیا ہے۔ مَیں ابتدا سے باپ کے
ساتھ تھا۔ مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں
ہے اور مجھ میں باپ نے اپنے نام کو جلال بخشا ہے۔
۱۶- مَیں اپنوں میں آیا اور میرے اپنوں نے
مجھے قبول نہ کیا۔ اور میری آمد کی بابت نوشتے
پورے ہو چُکے ہیں۔
۱۷- اور جتنوں نے مجھے قبول کیا مَیں نے اُنہیں
بخشا کہ وہ خُدا کے فرزند بنیں اور اِسی طرح جتنے
میرے نام پر ایمان لائیں گے، اُنہیں بھی
اور کیونکہ دیکھو مخلصی میرے وسیلے آتی ہے اور
موسیٰ کی شریعت مجھ میں پوری ہو چکی ہے۔
۱۸- مَیں جہان کا نُور اور زندگی ہُوں، مَیں الفا
اور اومیگا، ابتدا اور انتہا ہُوں۔
۱۹- اور تُم میرے سامنے اور خون نہ بہانا نہ
تُمہاری قربانیاں چڑھانا اور تُمہارے سوختنی
چڑھاوے ختم ہُوں کیونکہ مَیں اب تُمہاری
قربانیاں اور سوختنی چڑھاوے قبول نہیں کروں گا۔
۲۰- اور تُم مجھے شکستہ دل اور پشیمان رُوح کی
قربانی پیش کرنا۔ اور جو کوئی میرے پاس شکستہ دل
اور پشیمان رُوح کے ساتھ آتا ہے، میں اُسے آگ
اور رُوح اُلقدس سے بپتسمہ دوں گا، جس طرح
لامنوں کو اُنکی تبدیلی کے وقت مجھ پر ایمان کے
سبب آگ اور رُوح اُلقدس کے ساتھ بپتسمہ دیا
گیا اور وہ یہ جانتے نہ تھے۔
۲۱- دیکھو مَیں دُنیا میں دُنیا کی مخلصی کی غرض
سے دُنیا کو بچانے آیا ہُوں۔
۲۲- پس جو توبہ کرتا اور چھوٹے بچے کی مانند
میرے پاس آتا ہے، میں اُسے قبول کروں گا
کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ دیکھو
میں نے ایسوں ہی کے لئے اپنی جان دی اور اِسے
دوبارہ لے لیا ہے، پس توبہ کرو اور زمین کی انتہاؤ
تُم میرے پاس آؤ اور نجات پاؤ۔

۱۰ باب

اُس مُلک میں کئی پہر خاموشی چھائی رہتی ہے —— مسیح کی آواز اپنے لوگوں کو اِس طرح اِکٹھا کرنے کا وعدہ کرتی ہے

جس طرح مُرغی اپنے بچوں کو اِکٹھا کرتی ہے —— زیادہ راستباز لوگوں کو بچالیا جاتا ہے۔ قریباً ۳۴-۳۵ ب م۔

۱-اور اب دیکھو ایسا ہُوا کہ مُلک کے تمام لوگوں نے یہ باتیں سُنیں اور اِن کی گواہی دی۔ اور اِن باتوں کے بعد کئی پہر تک مُلک میں خاموشی چھائی رہی۔

۲-کیونکہ لوگ بہت زیادہ تعجب کرنے لگے کہ اُنہوں نے اپنے رشتہ داروں کے لئے ماتم کرنا اور آہ و نالہ بند کر دیا تھا جو مارے گئے تھے، سو کئی پہر تک سارے مُلک میں خاموشی چھائی رہی۔

۳-اور ایسا ہُوا کہ لوگوں کو پھر ایک آواز یہ کہتے ہُوئے سُنائی دی اور تمام لوگوں نے سُنی اور اُسکی گواہی دی۔

۴- آہ تُم اِن بڑے شہروں کے لوگو جو گر چُکے ہو، جو یعقوب کی نسل ہو، ہاں جو اسرائیل کے گھرانے کے ہُو، مَیں نے تُمھیں کتنی بار اپنے پروں تلے اِس طرح اِکٹھا کیا جس طرح مُرغی اپنے چوزوں کو کرتی ہے اور تُمھاری پرورش کی۔

۵- اور پھر مَیں نے کتنی بار تُمھیں اِس طرح اپنے پروں تلے اِکٹھا کرنا چاہا جس طرح مُرغی اپنے چوزوں کو کرتی ہے، ہاں اے اسرائیل کے گھرانے کے لوگو تُم جو گر چکے ہو، ہاں اے اسرائیل کے گھرانے کے لوگو جو یروشلم میں رہتے ہو، میں نے تُمھیں جو گر گئے ہو، ہاں میں نے کتنی بار چاہا کہ تُمھیں اِکٹھا کروں جس طرح مُرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں تلے اِکٹھا کرتی ہے مگر تُم نہ ہُوئے۔

۶- آہ تجھے اسرائیل کے گھرانے، جسے مَیں نے بخش دیا، مَیں کتنی بار تُمھیں اِکٹھا کروں گا جس طرح مُرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں تلے اِکٹھا کرتی ہے، اگر تُم توبہ کرو اور دل کے کامِل اِرادے سے میری طرف رجوع لاؤ تو۔

۷- لیکن اگر ایسا نہیں تو اے اِسرائیل کے گھرانے اپنے باپ دادا کے عہد پورے ہونے کے وقت تک تیرے مسکن ویران ہو جائیں گے۔

۸- اور اب ایسا ہُوا کہ لوگوں نے یہ باتیں سُننے کے بعد دیکھو وہ پھر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی موت کے باعث رونے اور آہ و نالہ کرنے لگے۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ تین دن اِسی طرح گزر گئے اور روشنی ہُوئی اور مُلک کی سطح پر سے اندھیرا چھٹ گیا اور زمین کی جنبش ختم ہُوئی اور چٹانوں کی ٹوٹ پُھوٹ ختم ہُوئی اور ہولناک آہ و پکار ختم ہُوئی اور تمام تند و تیز شور بھی ختم ہُوا۔

۱۰- اور زمین دوبارہ ایک ہُوئی تاکہ یہ ٹھہر جائے اور اُن لوگوں کا ماتم اور آہ و نالہ ختم ہُوا، جو زندہ بچ گئے تھے اور اُن کا ماتم خوشی میں بدل گیا، اُن کے نوحے اُنکو مخلصی دینے والے خُداوند یسوع مسیح کی تمجید اور شکر گزاری میں بدل گئے۔

۱۱-اور یوں نبیّوں کی معرفت کہے گئے نوشتے پورے ہُوئے۔

۱۲-اور زیادہ راستباز لوگوں کو بچالیا گیا اور یہ وہ تھے جنہوں نے نبیّوں کو قبول کیا نہ کہ اُنکو سنگسار کیا اور یہ وہ تھے، جنہوں نے مُقدّسین کا لہو نہ بہایا، جو بچائے گئے ——

۱۳- اور وہ بچائے گئے اور زمین میں غرق اور

دفن نہ ہُوئے اور وہ سمندر کی گہرائیوں میں نہ ڈوبے اور آگ نے اُنہیں نہ جلایا نہ ہی وہ گرے اور موت کے لئے کچلے گئے، اُنہیں گردباد نہ لے اُڑا نہ ہی دھوئیں اور تاریکی کے بادل نے اُن پر غلبہ پایا۔

۱۴- اور اب جو کوئی پڑھے، وہ سمجھ لے جس کے پاس نوشتے ہوں وہ اُنہیں تلاش کرے اور دیکھے اور جانے کہ کیا یہ اموات اور تباہیاں، آگ اور دھوئیں اور طوفان اور گردباد کے ذریعے اور زمین کا پھٹ کر اُنہیں نگلنا اور کیا یہ سب چیزیں ظاہر نہیں کرتیں کہ کئی مُقدّس نبیّوں کی نبوّتیں پوری ہُوئی ہیں۔

۱۵- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، ہاں بہتیروں نے مسیح کی آمد کی بابت اِن باتوں کی گواہی دی اور اِن باتوں کی گواہی کے باعث قتل کئے گئے۔

۱۶- ہاں زینوس نبی نے اِن باتوں کی گواہی دی اور زینوق نے اِن باتوں کی بابت کہا، اِسلئے کہ اُنہوں نے خاص کر ہمارے متعلق کہا جو اُسکی نسل کے بقیہ ہیں۔

۱۷- دیکھو ہمارے باپ یعقوب نے بھی یُوسف کی نسل کے بقیہ کے متعلق گواہی دی۔ اور دیکھو کیا ہم یُوسف کی نسل کے بقیہ نہیں ہیں؟ اور یہ باتیں جو ہماری گواہی دیتی ہیں، کیا وہ پیتل کے اُوراق پر لکھی ہُوئی نہیں ہیں، جن کو ہمارا باپ لحی یروشلم سے لایا تھا؟

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ چونتیسویں سال کے آخر میں دیکھو مَیں تُمہیں بتاؤں گا کہ نیفی کے جو لوگ بچائے گئے اور وہ بھی جو لامنی کہلاتے تھے جو بچائے گئے تھے، اُسکے مقبول نظر ہُوئے اور اُن کے سروں پر بڑی برکتیں نازل کی گئیں، اتنی کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد جلد ہی اُس نے خود کو اُن پر سچّ مچ ظاہر کیا—

۱۹- اپنا بدن اُنکو دکھایا اور اُنہیں تعلیم دی اور اُسکی تعلیم کا حال بعد میں بیان کیا جائے گا۔ پس اِس وقت میں اپنی باتیں ختم کرتا ہُوں۔

یسوع مسیح نے خود کو نیفی کے لوگوں پر اُسوقت ظاہر کیا جب فراوانی کے مُلک میں ہجوم ہو کر جمع تھے اور اُنہیں تعلیم دی اور یوں اُس نے اُن پر خود کو ظاہر کیا۔

۱۱ تا ۲۶ ابواب پر مُشتمل۔

۱۱ باب

باپ اپنے پیارے بیٹے کی گواہی دیتا ہے — مسیح اُن پر ظاہر ہوتا اور اپنے کفّارے کا اعلان کرتا ہے — لوگ اُسکے ہاتھوں، پیروں، پہلو پر زخموں کے نشانات کو چھوتے ہیں — وہ ہوشعنا پکارتے ہیں — وہ بپتسمہ کا طریقہ اور مثال بیان کرتا ہے — جھگڑے کی رُوح ابلیس کی ہے — مسیح کی تعلیم یہ ہے کہ انسانوں کو ایمان رکھنا اور بپتسمہ لینا اور رُوح اُلقدس پانا چاہیے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ہیکل کے اردگرد جو فراوانی کے مُلک میں ہے جمع تھا، وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہُوئے متعجب تھے اور حیران ہو رہے تھے اور اِس

بڑی اور عجیب تبدیلی کو جو واقع ہُوئی تھی ایک دوسرے کو دکھا رہے تھے۔
۲- اور وہ یسوع مسیح کے متعلق جس کی موت کی بابت نشان دیا گیا تھا، باتیں بھی کر رہے تھے۔
۳- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ایک دوسرے سے یوں باتیں کر رہے تھے تو اُنہوں نے ایک آواز سُنی جو گویا آسمان سے آتی ہو اور اُنہوں نے اردگرد نظر ڈالی کیونکہ جو آواز اُنہوں نے سُنی، وہ سمجھ نہ سکے اور یہ نہ کرخت آواز تھی نہ ہی بُلند آواز تھی، لیکن اِس دھیمی آواز کے باوجود اُس نے اُن کے دلوں کو اندر تک چھید ڈالا، اِسطرح کہ اُنکے جسم کا کوئی حصّہ ایسا نہ ہوگا جو لرز نہ گیا ہو، ہاں اُس نے اُن کی جان کو چھید ڈالا اور اُن کے دلوں کو پُرجوش کر دیا۔
۴- اور ایسا ہُوا اُنہوں نے آواز کو پھر سُنا اور اِسے سمجھ نہ سکے۔
۵- اور پھر تیسری مرتبہ اُنہوں نے آواز سُنی اور اپنے کانوں کو اِسے سُننے کے لئے کھولا اور آواز کی طرف اپنی آنکھیں لگائیں اور اُنہوں نے آسمان کی طرف بڑے غور سے دیکھا، جہاں سے یہ آواز آتی تھی۔
۶- اور دیکھو تیسری مرتبہ اُنہوں نے اُس آواز کو جو اُنہیں سُنائی دی سمجھا اور اِس نے اُن سے کہا۔
۷- دیکھو یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں بہت خوش ہوں، جس سے میں نے اپنے نام کو جلال دیا ہے —— تُم اِس کی سُنو۔
۸- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ سمجھے تو اُنہوں نے اپنی آنکھیں پھر آسمان کی طرف اُٹھائیں اور دیکھو اُنہوں نے ایک شخص کو آسمان سے نیچے اُترتے دیکھا اور وہ ایک سفید چوغہ پہنے ہُوئے تھا اور وہ نیچے اُترا اور اُن کے درمیان کھڑا ہو گیا اور تمام ہجوم کی آنکھیں اُس کی طرف لگ گئیں اور اُنہیں ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے اپنے منہ کھولنے کی جُرأت نہ ہُوئی اور نہ وہ جان سکے کہ اِس کے معنی کیا ہیں، کیونکہ اُنہوں نے اِسے فرشتہ سمجھا جو کہ اُن پر ظاہر ہُوا تھا۔
۹- اور ایسا ہُوا اُس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور لوگوں سے یہ کہتے ہُوئے کلام کرنے لگا۔
۱۰- دیکھو مَیں یسوع مسیح ہُوں، اِس جہاں میں جسکے آنے کی گواہی نبیّوں نے دی۔
۱۱- اور دیکھو مَیں دُنیا کا نور اور زندگی ہُوں اور مَیں وہ تلخ پیالہ جو باپ نے مجھے دیا پی چکا ہُوں اور مَیں نے دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا کر باپ کو جلال دیا ہے اور ایسا کر کے مَیں نے ابتدا سے سب باتوں میں باپ کی مرضی پوری کی ہے۔
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو تمام ہجوم زمین پر گر پڑا کیونکہ اُنہیں یاد آیا کہ اُن میں یہ نبوّت کی گئی تھی کہ مسیح اپنے آسمان پر جانے کے بعد اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کرے گا۔
۱۳- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند یہ کہہ کر اُن سے کلام کرنے لگا:
۱۴- اُٹھو اور میرے پاس آؤ تاکہ اپنے ہاتھ میری پسلی میں ڈالو اور کہ تُم میرے ہاتھوں اور پیروں میں کیلوں کے نشانوں کو چھوؤ تاکہ تُم جانو کہ مَیں اسرائیل کا خُدا اور ساری زمین کا خُدا ہُوں اور مَیں دُنیا کے گناہوں کی خاطر موا ہُوں۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ ہجوم آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ اُس کی پسلی میں ڈالے اور اُس کے ہاتھوں اور اُس کے پیروں میں کیلوں کے نشانوں کو چُھوا اور اُنہوں نے باری باری جا کر ایسا کیا، یہاں تک کہ وہ سب گئے اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چُھوا اور یقینی طور سے جانا اور گواہی دی کہ یہ وہی ہے جس کی بابت نبیّوں نے لکھا کہ وہ آئے گا۔
۱۶- اور جب وہ سب آگے جا چُکے اور خود دیکھ چُکے تو وہ سب ایک آواز ہو کر یہ پکارنے لگے۔
۱۷- ہو شعنا خُدا تعالیٰ کا نام مبارک ہو اور وہ یسوع کے قدموں میں گر پڑے اور اُسے سجدہ کیا۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے نیفی کو مخاطب کیا (کیونکہ نیفی بھی ہجوم میں تھا) اور اُس نے اُسے حُکم دیا کہ وہ آگے آئے۔
۱۹- اور نیفی اُٹھا اور آگے بڑھا اور اُس نے خُداوند کو سجدہ کیا اور اُسکے پیروں کو چوما۔
۲۰- اور خُداوند نے اُسے اُٹھنے کا حُکم دیا اور وہ اُٹھا اور وہ اُسکے سامنے کھڑا ہو گیا۔
۲۱- اور خُداوند نے اُس سے کہا، مَیں تُمہیں اختیار دیتا ہُوں کہ جب مَیں آسمان پر دوبارہ چلا جاؤں تو تُم اِن لوگوں کو بپتسمہ دینا۔
۲۲- اور پھر خُداوند نے دوسروں کو بلایا اور اُنہیں بھی ایسا ہی کہا اور اُس نے اُن کو بپتسمہ کا اختیار دیا۔ اور اُس نے اُن سے کہا تُم اِسی طرح سے بپتسمہ دینا اور تُم میں کوئی تکرار نہ ہو۔
۲۳- مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں جو کوئی تُمہارے کلام سے توبہ کرے اور میرے نام میں بپتسمہ لینے کی خواہش رکھے تُم اِنہیں اِس طرح بپتسمہ دینا — دیکھو تُم پانی میں جا کر کھڑے ہو جانا اور اُنہیں میرے نام میں بپتسمہ دینا۔
۲۴- اور اب دیکھو یہ وہ کلام ہے جو تُم اُن کا نام پکار کر کہو گے۔
۲۵- مَیں یسوع مسیح سے اختیار پا کر تُمہیں باپ اور بیٹے اور رُوح اُلقدس کے نام میں بپتسمہ دیتا ہُوں۔ آمین۔
۲۶- اور تب تُم اُنہیں پانی میں غوطہ دینا اور پھر پانی میں سے اُوپر نکال لینا۔
۲۷- اور تُم اِس طریقے سے میرے نام میں بپتسمہ دینا کیونکہ دیکھو مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ باپ اور بیٹا اور رُوح اُلقدس ایک ہیں اور مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے اور باپ اور مَیں ایک ہیں۔
۲۸- اور جس طرح مَیں نے تُمہیں حُکم دیا تُم اِس طرح بپتسمہ دینا۔ اور تُم میں کوئی تکرار نہ ہو جیسا کہ اب تک ہوتی رہی ہے، نہ ہی تُم میں میری تعلیم کے نکات سے متعلق تکرار ہو جیسا کہ اب تک ہوتی رہی ہے۔
۲۹- کیونکہ مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، جس میں جھگڑے کی رُوح ہے مجھ سے نہیں ہے، بلکہ ابلیس کا ہے جو جھگڑے کا باپ ہے۔ اور وہ اِنسانوں کے دلوں کو ایک دوسرے کے خلاف غصّے میں جھگڑے کے لئے اُبھارتا ہے۔
۳۰- دیکھو اِنسانوں کے دلوں کو دوسرے کے خلاف غصّے میں اُبھارنا میری تعلیم نہیں ہے بلکہ میری تعلیم یہ ہے کہ ایسی باتوں کا خاتمہ ہو۔

۳۱-دیکھو مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ میں اپنی تعلیم کا تُم میں اعلان کرتا ہُوں۔
۳۲-اور میری تعلیم یہ ہے اور یہ وہ تعلیم ہے جو میرے باپ نے مجھے دی ہے اور مَیں باپ کی گواہی دیتا ہُوں اور باپ میری گواہی دیتا ہے اور رُوح اُلقدس باپ کی اور میری گواہی دیتا ہے اور مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ باپ ہر جگہ سب انسانوں کو توبہ کرنے اور مجھ پر ایمان لانے کا حُکم دیتا ہے۔
۳۳-اور جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے وہی نجات پائے گا اور یہ وہ ہیں جو آسمان کی بادشاہی کے وارث ہوں گے۔
۳۴-اور جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا اور بپتسمہ نہیں پاتا مجرم ٹھہرایا جائے گا۔
۳۵-مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ یہی میری تعلیم ہے اور مَیں باپ کی طرف سے اِسکی گواہی دیتا ہوں اور جو کوئی میرا یقین کرتا ہے، باپ کا بھی یقین کرتا ہے اور باپ میری گواہی دے گا کیونکہ وہ اُسے آگ اور رُوح اُلقدس کیساتھ برکت دے گا۔
۳۶- اور یوں باپ میری گواہی دیتا ہے اور رُوح اُلقدس اُسے میری اور باپ کی گواہی دیتا ہے کیونکہ باپ اور میں اور رُوح اُلقدس ایک ہیں۔
۳۷-اور مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں ضرور ہے کہ تُم توبہ کرو اور چھوٹے بچے کی مانند بنو اور میرے نام میں بپتسمہ لو ورنہ تُم یہ کچھ کسی طور نہیں پا سکتے۔
۳۸-اور مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں، ضرور ہے کہ تُم توبہ کرو اور میرے نام میں بپتسمہ لو اور چھوٹے بچے کی مانند بنو ورنہ تُم کسی طور خدا کی بادشاہی کے وارث نہیں بن سکتے۔
۳۹-مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں میری تعلیم یہی ہے اور جو کوئی اِس تعلیم پر تعمیر کرتا ہے، میری چٹان پر تعمیر کرتا ہے اور جہنم کے دروازے اُس پر غالب نہیں آ سکیں گے۔
۴۰-اور جو کوئی اِس سے کم یا زیادہ بیان کرتا ہے اور اِسے میری تعلیم کہتا ہے، وہ ابلیس کی طرف سے ہے اور اُسکی تعمیر میری چٹان پر نہیں بلکہ اُس کی تعمیر ریت کی بنیاد پر ہُوئی ہے اور جہنم کے دروازے ایسوں کیلئے کھلے ہُوئے ہیں، جب پانی چڑھتا اور آندھیاں اُنہیں نقصان پہنچاتی ہیں۔
۴۱- پس اِن لوگوں کے پاس جاؤ اور جو باتیں مَیں نے کہی ہیں، زمین کی انتہاؤں تک اُن کا اعلان کرو۔

۱۲ باب

یسوع بارہ کو بُلاتا اور اختیار دیتا ہے — وہ نیفیوں کے سامنے پہاڑی پر وعظ سے مشابہ پیغام دیتا ہے — وہ مبارکبادیاں بیان کرتا ہے — اُس کی تعلیم افضل ہے اور موسیٰ کی شریعت پر اِسے فوقیت حاصل ہے — انسان کو اُسکی اور اُسکے باپ کی مانند کامل ہونے کا حُکم دیا جاتا ہے — موازنہ کیجئے متّی ۵۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا جب یسوع نیفی اور اُن سے جو بُلائے گئے تھے یہ باتیں کہہ چکا (اب وہ جو بلائے گئے اور جنہوں نے بپتسمہ دینے کی قوت اور اختیار پایا تھا وہ شمار میں بارہ تھے) اور دیکھو اُس نے ہجوم

کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور بُلند آواز سے کلام کرنے اور کہنے لگا کہ مبارک ہو تُم اگر تُم نے اِن بارہ کے کلام پر دھیان دیا، جنہیں مَیں نے تُم میں سے تُمہاری خدمت اور خادم ہونے کے لئے چُنا ہے اور مَیں نے اِنہیں اختیار دیا ہے کہ وہ تُمہیں پانی سے بپتسمہ دیں اور جب تُم پانی سے بپتسمہ پا چکو تو دیکھو مَیں تُمہیں آگ اور رُوح اُلقدس سے بپتسمہ دوں گا، پس تُم مبارک ہو اگر تُم مجھے دیکھنے اور جاننے کے بعد کہ مَیں ہُوں تُم میرا یقین کرتے اور بپتسمہ لیتے ہو۔

۲-اور پھر زیادہ مبارک وہ ہیں جو تُمہارے کلام پر ایمان لائیں گے، اِسلئے کہ تُم گواہی دو گے کہ تُم نے مجھے دیکھا ہے اور یہ کہ تُم نے مجھے جانا کہ مَیں ہُوں۔ ہاں مبارک ہیں وہ جو تُمہاری باتوں پر ایمان لائیں گے اور نہایت حلیم بنیں گے اور بپتسمہ لیں گے کیونکہ وہ آگ اور رُوح اُلقدس سے برکت پائیں گے اور اپنے گناہوں کی معافی پائیں گے۔

۳-ہاں مبارک ہیں وہ جو رُوح کے غریب ہیں، جو میری طرف رجوع لاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

۴- اور پھر مبارک ہیں وہ سب جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔

۵- اور مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔

۶- اور مبارک ہیں وہ سب جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ رُوح اُلقدس سے معمور ہوں گے۔

۷-اور مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔

۸- اور مبارک ہیں وہ سب جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔

۹-اور مبارک ہیں وہ سب جو صُلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کی اولاد کہلائیں گے۔

۱۰- اور مبارک ہیں وہ سب جو میرے نام کی خاطر ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُنہی کی ہے۔

۱۱-اور جب میرے سبب سے لوگ تُم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تُمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تُم مبارک ہو گے۔

۱۲- پس تُم خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تُمہارا اجر بڑا ہے، اِس لئے کہ اُنہوں نے نبیّوں کو بھی جو تُم سے پہلے تھے، اِسی طرح ستایا تھا۔

۱۳- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، مَیں تُمہیں بخشتا ہُوں کہ تُم زمین کے نمک بنو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو زمین کس چیز سے نمکین ہو گی؟ تب نمک کسی کام کا نہیں سوائے اِسکے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندا جائے۔

۱۴-مَیں تم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، مَیں تُمہیں بخشتا ہُوں کہ تُم ان لوگوں کے لئے نور ہو ایک شہر جو پہاڑ پر بسا ہے چھپ نہیں سکتا۔

۱۵- دیکھو کیا آدمی چراغ جلا کر پیمانہ کے نیچے رکھتے ہیں؟ نہیں بلکہ چراغدان کے اُوپر رکھتے

ہیں اور یہ اُن سب کو جو گھر کے اندر ہیں روشنی پہنچاتا ہے۔
۱۶- سو تمہاری روشنی اِن لوگوں کے سامنے اتنی چمکے کہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے، تمجید کریں۔
۱۷- مت خیال کرو کہ مَیں توریت یا نبیّوں کو منسوخ کرنے آیا ہُوں۔ میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہُوں۔
۱۸- کیونکہ مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں شریعت سے ایک نقطہ نہ ہی ایک شوشہ ٹلا ہے بلکہ یہ تمام مجھ میں پورا ہو چکا ہے۔
۱۹- اور دیکھو مَیں نے تُمہیں اپنے باپ کی شریعت اور احکام دیئے ہیں تاکہ تُم مجھ پر ایمان لاؤ اور کہ تُم اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور شکستہ دل اور پشیمان رُوح کیساتھ میرے پاس آ ؤ۔ دیکھو احکام تُمہارے سامنے ہیں اور شریعت پوری ہو چکی ہے۔
۲۰- پس میرے پاس آؤ اور تُم نجات پاؤ کیونکہ مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں سوائے اِس کے کہ تُم میرے احکام کو مانو، جنکا میں نے تُمہیں اِسوقت حُکم دیا ہے، تم کسی طرح بھی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتے۔
۲۱- تُم سُن چُکے ہو جو قدیم وقت والوں کی طرف سے کہا گیا اور یہ تُمہارے سامنے لکھا بھی ہے کہ تُم خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا خُدا کی عدالت کی سزا کے لائق ہو گا۔
۲۲- لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں جو کوئی اپنے بھائی پر غصّے ہو گا، وہ اُسکی عدالت کے خطرے میں ہو گا۔ اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا، وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اُسے احمق کہے گا، وہ جہنم کی آگ کا سزاوار ہو گا۔
۲۳- پس اگر تُم میرے پاس آؤ یا میرے پاس آنے کی خواہش کرو اور تُمہیں یاد آئے کہ تُمہارے بھائی کو تُمہارے خلاف شکایت ہے ——
۲۴- پہلے تو اپنے بھائی کے پاس جا اور اپنے بھائی سے ملاپ کر اور پھر دِل کے کامِل اِرادے سے میرے پاس آ اور میں تُمہیں قبول کروں گا۔
۲۵- جب تک تُو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہے، اُس سے جلد صُلح کر لے مبادا کہ وہ تجھے پکڑوائے اور تُو قید خانے میں ڈال دیا جائے۔
۲۶- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں تُو ہرگز نہ چھوٹے گا جب تک تُو ایک ایک سینن ادا نہ کر دے۔ اور جب تک تُو قید میں ہے کیا تُو ایک سینن بھی دے سکے گا؟ مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، نہیں۔
۲۷- دیکھو قدیم وقت والوں کی طرف سے یہ لکھا گیا ہے کہ تُو زنا نہ کرنا۔
۲۸- لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔
۲۹- دیکھو مَیں تُمہیں حُکم دیتا ہُوں کہ تُم اِن باتوں میں سے کسی کو بھی اپنے دل میں جگہ نہ دینا۔
۳۰- کیونکہ یہ بہتر ہے کہ تُم اِن چیزوں کا انکار کرو جس میں کہ تُم اپنی صلیب خود اُٹھاؤ بجائے اِسکے کہ تُمہیں جہنم میں ڈالا جائے۔
۳۱- یہ لکھا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اُسے طلاق نامہ لکھ دے۔

۳۲- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے، اُس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔
۳۳- اور پھر یہ لکھا ہے تُم جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ خُداوند کے لئے اپنی قسمیں پوری کرنا۔
۳۴- لیکن مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں بالکل قسم نہ کھانا نہ ہی آسمان کی کیونکہ وہ خُدا کا تخت ہے۔
۳۵- نہ زمین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چوکی ہے۔
۳۶- نہ ہی تُو اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔
۳۷- بلکہ تُمہارا کلام، ہاں ہاں یا نہ نہ میں ہو کیونکہ جو اِس سے زیادہ ہو گا وہ بُرائی ہے۔
۳۸- اور دیکھو یہ لکھا ہے آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔
۳۹- لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُسکی طرف پھیر دے۔
۴۰- اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کُرتہ لینا چاہے اُسے اپنا چوغہ بھی لے لینے دے۔
۴۱- اور جو کوئی تجھے مجبور کر کے ایک کوس لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔
۴۲- جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اُس سے منہ نہ موڑ۔
۴۳- اور دیکھو یہ بھی لکھا ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت۔
۴۴- لیکن دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور جو تُم پر لعن طعن کرتے ہیں اُن کے لئے برکت چاہو، جو تُم سے عداوت رکھتے ہیں اُن کے ساتھ نیکی کرو اور جو تُمہارے ساتھ بدسلوکی کرتے اور تُمہیں ستاتے ہیں، اُن کے لئے دُعا کرو۔
۴۵- تاکہ تُم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے۔
۴۶- پس وہ چیزیں جو قدیم وقت سے تھیں جو شریعت کے ماتحت تھیں، تمام مجھ میں پوری ہُوئیں۔
۴۷- پُرانی چیزیں جاتی رہیں اور سب چیزیں نئی ہو گئی ہیں۔
۴۸- پس مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم میری یعنی اپنے باپ کی مانند جو آسمان پر ہے کامل بنو۔

۱۳ باب

یسوع نیفیوں کو خُداوند کی دُعا سکھاتا ہے —— اُنہیں اپنے خزانے آسمان پر جمع کرنے چاہیں —— بارہ کو دوران خدمت جسمانی چیزوں کی فکر نہ کرنے کا حُکم دیا جاتا ہے —— موازنہ کیجئے متّی ۶۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ تُو غریبوں کو خیرات دے لیکن خبردار رہ کہ آدمیوں کے سامنے خیرات نہ دے کہ وہ دیکھیں، ورنہ تُم اپنے باپ سے جو آسمان پر ہے کوئی اجر نہ پاؤ گے۔
۲- پس جب تُو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادتخانوں اور کوچوں

میں کرتے ہیں تاکہ آدمی اُن کی بڑائی کریں۔ مَیں
تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر پا چُکے۔
۳-بلکہ جب تُو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ
کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔
۴- تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا
باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے کُھلے طور اجر
دے گا۔
۵-اور جب تُم دُعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو
کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے
موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں
تاکہ آدمی اُنہیں دیکھیں۔ مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں
وہ اپنا اجر پا چُکے۔
۶- بلکہ جب تُو دُعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا
اور جب تُو دروازہ بند کر چُکے تو اپنے باپ سے جو پو
شیدگی میں ہے دُعا کر اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں
ہے تجھے کھلے طور اجر دے گا۔
۷- بلکہ جب ؤ تُو دُعا کرے تو بت پرستوں کی
مانند بیفائدہ تکرار نہ کر کیونکہ وہ خیال کرتے ہیں
کہ زیادہ بولنے سے اُن کی سُنی جائے گی۔
۸- پس تُم اُنکی مانند نہ بنو کیونکہ تُمہارے مانگنے
سے پہلے تُمہارا باپ جانتا ہے کہ تُم کن چیزوں
کے محتاج ہو۔
۹- پس تُم اِس طرح دُعا کیا کرو ہمارے باپ جو
آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔
۱۰- تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے
زمین پر بھی ہو۔
۱۱-اور ہمارے قرض ہمیں معاف کر جس طرح
ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں۔

۱۲- اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے بلکہ
ہمیں بُرائی سے بچا۔
۱۳- کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ
تک تیرا ہی ہے آمین۔
۱۴- کیونکہ اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف کرو
گے تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو معاف کرے گا۔
۱۵- لیکن اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف نہ
کرو گے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُمہارے قصور
معاف نہیں کرے گا۔
۱۶-اور جب تُم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی مانند
اپنی صورت اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنی صورتیں
بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو روزہ دار جانیں۔ میں
تُم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چُکے۔
۱۷- بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل
ڈال اور منہ دھو۔
۱۸- تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی
میں ہے تجھے روزہ دار جانے اور تیرا باپ جو پو
شیدگی میں دیکھتا ہے، تجھے کھلے طور اجر دے گا۔
۱۹- اپنے واسطے زمین پر خزانہ جمع نہ کرو جہاں
کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور چور نقب لگاتے
اور چُراتے ہیں۔
۲۰- بلکہ اپنے لئے آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں
نہ ہی کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور
نقب لگاتے اور نہ چراتے ہیں۔
۲۱- کیونکہ جہاں تیرا خزانہ ہے وہیں تیرا دل
بھی لگا رہے گا۔
۲۲- بدن کا چراغ آنکھ ہے پس اگر تیری آنکھ
درست ہو تو تیرا سارا بدن روشن ہو گا۔

۲۳- لیکن اگر تیری آنکھ خراب ہے تو تیرا سارا بدن تاریک ہو گا، پس اگر وہ روشنی جو تجھ میں ہے تاریکی ہو تو تاریکی کیسی بڑی ہو گی۔

۲۴- کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تُم خُدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

۲۵- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے بارہ پر جن کو اُس نے چُنا تھا نظر کی اور اُن سے کہا، جو باتیں مَیں نے تُم سے کہیں ہیں اُنہیں یاد رکھنا۔ کیونکہ دیکھو تُم وہ ہو جنہیں مَیں نے اِن لوگوں کی خدمت کے لئے چنا ہے۔ پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں تُم اپنی زندگی کی فکر نہ کرنا کہ تُم کیا کھاؤ گے یا تُم کیا پیؤ گے نہ اپنے بدن کی کہ تُم کیا پہنو گے۔ کیا زندگی خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟

۲۶- ہَوا کے پرندوں کو دیکھو کیونکہ نہ بوتے ہیں نہ ہی کاٹتے نہ کوٹھڑیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تُمہارا آسمانی باپ اُنہیں کھلاتا ہے۔ کیا تُم اُن سے بہت بہتر نہیں ہو؟

۲۷- تُم میں ایسا کون ہے جو فکر کر کے اپنے قد میں ایک ہاتھ بھی بڑھا سکے؟

۲۸- اور پوشاک کے لئے تم کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کو غور سے دیکھو کہ کس طرح بڑھتے ہیں نہ وہ محنت کرتے، نہ ہی وہ کاتتے ہیں۔

۲۹- اور تو بھی مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ سُلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان و شوکت کے اُن میں سے کسی ایک کی مانند ملبّس نہ تھا۔

۳۰- پس جب خُدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو کم اعتقادو تُم کو کیوں نہ پہنائے گا۔

۳۱- اِس لئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے؟ یا ہم کیا پیئں گے؟ یا کیا پہنیں گے؟

۳۲- کیونکہ تُمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم اِن سب چیزوں کے محتاج ہو۔

۳۳- بلکہ تُم پہلے خُدا کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مِل جائیں گی۔

۳۴- پس کل کیلئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرے گا۔ آج کے لئے آج ہی کا دکھ کافی ہے۔

۱۴ باب

یسوع عیب جوئی نہ کرنے خُدا سے مانگنے اور جھوٹے نبیّوں سے خبردار رہنے کا حُکم دیتا ہے — وہ اُنکی نجات کا وعدہ کرتا ہے جو باپ کی مرضی پوری کرتے ہیں — موازنہ کیجئے متّی ۷۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو پھر وہ ہجوم کی طرف مُڑا اور پھر اُن کے سامنے یہ کہتے ہُوئے اپنی زبان کھولی: مَیں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں، عیب جوئی نہ کرو کہ تُمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔

۲- کیونکہ جس طرح تُم عیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تُمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور

جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تُمہارے واسطے ناپا جائے گا۔
۳- تُو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟
۴- اور دیکھ تیری اپنی ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تُو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا میں تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں؟
۵- تُو ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔
۶- پاک چیز کتّوں کو نہ دو، نہ ہی اپنے موتی سؤروں کے آگے ڈالو مبادا کہ وہ اُنکو اپنے پاؤں تلے روندیں اور پھر پلٹیں اور تُم کو پھاڑیں۔
۷- مانگو تو تُم کو دیا جائے گا، ڈھونڈو تو پاؤ گے، کھٹکھٹاؤ اور یہ تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔
۸- کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کوئی ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔
۹- یا تُم میں ایسا کون آدمی ہے کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے؟
۱۰- یا اگر وہ مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟
۱۱- تب پھر اگر تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تُمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟
۱۲- پس جو کچھ تُم چاہتے ہو کہ لوگ تُمہارے ساتھ کریں وہی تُم اُن کے ساتھ بھی کرو کیونکہ توریت اور نبیّوں کی یہی تعلیم ہے۔
۱۳- تُم تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ چوڑا دروازہ اور کشادہ راستہ ہی ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔
۱۴- کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سکڑا ہے جو زندگی کو پہنچاتا ہے اور اُسکے پانے والے تھوڑے ہیں۔
۱۵- جھوٹے نبیّوں سے خبردار رہو جو تُمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑ کھانے والے بھیڑیے ہیں۔
۱۶- اُن کے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا آدمی جھاڑیوں سے انگور یا اُونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟
۱۷- اِسی طرح ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے لیکن بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔
۱۸- ایک اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا نہ ہی ایک بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔
۱۹- ہر وہ درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔
۲۰- پس اُن کے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے۔
۲۱- ہر وہ جو مجھے خُداوند خُداوند کہتا ہے، آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔
۲۲- اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے خُداوند خُداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت عجیب کام نہیں کیے؟
۲۳- اور تب میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ

تُم سے میری کبھی واقفیت نہ تھی، تُم جو بُرائی کے
کام کرتے ہو میرے پاس سے دور ہو جاؤ
۲۴- پس جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن
پر عمل کرتا ہے، اُسے اُس عقلمند آدمی کی مانند
ٹھہراؤں گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا—
۲۵- اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں
چلیں اور اُس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا
کیونکہ اُسکی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔
۲۶- اور جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن
پر عمل نہیں کرتا، اُس بیوقوف کی مانند ٹھہرے گا
جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔
۲۷- اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں
چلیں اور اِس گھر پر ٹکریں لگیں اور وہ گر گیا اور
اِسکا گرنا کتنا بڑا تھا۔

۱۵ باب

یسوع اعلان کرتا ہے کہ موسیٰ کی شریعت اُس میں پوری ہو چکی ہے — نیفی کے لوگ وہ بھیڑیں ہیں جن کی بابت اُس نے یروشلم میں کہا تھا — بدی کے باعث یروشلم میں خُداوند کے لوگ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے بارے میں نہیں جانتے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں ختم کر
چکا تو اُس نے ارد گرد ہجوم پر نظر ڈالی اور اُن سے
کہا، دیکھو تُم نے وہ باتیں سُنیں جنکی میں نے اپنے
باپ کے پاس اُوپر جانے سے پہلے تعلیم دی، پس
جو کوئی اُن باتوں کو یاد رکھتا اور اُن پر عمل کرتا ہے،
مَیں اُس کو یوم آخر قبا لمند کروں گا۔
۲- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو
اُس نے جانا کہ اِن میں بعض ہیں جو اِس بات پر
متعجب اور حیران ہیں، جو اُس نے موسیٰ کی
شریعت کی بابت کہی کہ پُرانی چیزیں جاتی رہیں اور
کہ اب ساری نئی ہو گئی ہیں، اِسلئے کہ وہ اُن باتوں
کو سمجھ نہ سکے تھے۔
۳- اور اُس نے اُن سے کہا، تعجب نہ کرو کہ مَیں
نے تُم سے کہا کہ پُرانی چیزیں جاتی رہیں اور تمام
چیزیں نئی ہو گئی ہیں۔
۴- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ شریعت
پوری ہو چکی جو موسیٰ کو دی گئی۔
۵- دیکھو مَیں وہ ہُوں جس نے شریعت دی اور
مَیں وہ ہُوں جس نے اپنے لوگوں اسرائیل کے
ساتھ عہد کیا، پس شریعت مجھ میں پوری ہوتی
ہے کیونکہ میں شریعت پوری کرنے آیا ہوں، پس
یہ پوری ہو چکی ہے۔
۶- دیکھو مَیں نبیوں کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ تُم
سے سچ کہتا ہُوں جتنی مجھ میں پوری نہیں ہُوئیں
سب پوری ہوں گی۔
۷- اور چونکہ مَیں نے تُم سے کہا کہ پُرانی چیزیں
جاتی رہی ہیں، میں اُن کہی جانیوالی باتوں کے
متعلق جو ہونے کو ہیں منسوخ نہیں کرتا۔
۸- کیونکہ دیکھو جو عہد میں نے اپنے لوگوں
سے کیا ہے وہ پورا نہیں ہوا لیکن شریعت جو موسیٰ
کو دی گئی مجھ میں پوری ہوتی ہے۔
۹- دیکھو مَیں شریعت اور نُور ہُوں۔ میری
طرف دیکھو اور آخر تک برداشت کرو اور تُم زندہ
رہو گے کیونکہ جو آخر تک برداشت کرے گا مَیں
اُسے ابدی زندگی دوں گا۔

۱۰- دیکھو مَیں نے تُمہیں احکام دیئے ہیں،
پس میرے حُکموں کو مانو اور یہی شریعت
اور نبیّوں کی تعلیم تھی کیونکہ اُنہوں نے میری
سچّی گواہی دی۔
۱۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ
چکا تو اُس نے اُن بارہ کو جنہیں اُس نے
چُنا تھا، کہا۔
۱۲- تُم میرے شاگرد ہو اور تُم اِن لوگوں کے
لئے نُور ہو جو یُوسف کے گھرانے کا بقیہ ہیں۔
۱۳- اور دیکھو یہ تُمہاری وراثت کی سرزمین ہے
اور باپ نے اِسے تُمہیں بخشا ہے۔
۱۴- اور باپ نے کبھی بھی مجھے حُکم نہیں دیا کہ
مَیں یہ یروشلم میں تُمہارے بھائیوں کو بتاؤں۔
۱۵- نہ ہی باپ نے کبھی مجھے حُکم دیا کہ اُنہیں
اسرائیل کے گھرانے کے دوسرے قبیلوں کے
متعلق اُن کو بتاؤں، جنہیں باپ سرزمین سے
نکال لایا۔
۱۶- باپ نے مجھے صرف اتنا بتانے کا حُکم دیا ہے
کہ اُنہیں بتاؤں کہ۔
۱۷- میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس گلے
کی نہیں، مجھے اُن کو بھی ضرور لانا ہے اور وہ
میری آواز سُنیں گی اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی
چرواہا ہو گا۔
۱۸- اور اب چونکہ اُنہوں نے اپنی سرکشی اور
بے اعتقادی کے سبب میری باتوں کو نہیں سمجھا،
پس باپ نے مجھے اِس بات کے متعلق اُن کو اور
کچھ نہ بتانے کا حُکم دیا ہے۔
۱۹- لیکن مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ باپ نے
مجھے حُکم دیا ہے اور مَیں تُمہیں یہ بتاتا ہُوں کہ اُنکی
بدی کے باعث تُم کو اُن سے الگ کیا گیا، سو یوں وہ
اپنی بدی کے باعث تُم سے واقف نہیں ہیں۔
۲۰- اور پھر مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ باپ نے
دوسرے قبیلوں کو اُن سے الگ کر دیا ہے اور یہ اُنکی
بدی کا سبب ہے کہ وہ اُن سے واقف نہیں ہیں۔
۲۱- اور مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ تُم وہ ہو جن
کی بابت مَیں نے کہا کہ میری اور بھی بھیڑیں
ہیں، جو اِس گلّے کی نہیں جنہیں میں ضرور لاؤں گا
اور وہ میری آواز سُنیں گی اور ایک ہی گلہ اور ایک
ہی چرواہا ہو گا۔
۲۲- اور وہ میری باتیں نہ سمجھتے تھے کیونکہ
اُنہوں نے خیال کیا کہ یہ غیر قومیں ہیں، لیکن
اُنہوں نے یہ نہ جانا کہ غیر قومیں تو اُنکی منادی
سے ہی تبدیل ہوں گی۔
۲۳- اور وہ میری بات نہ سمجھے کہ مَیں نے کہا،
وہ میری آواز سنیں گے اور وہ میری بات نہ سمجھے
کہ غیر قومیں تو میری آواز کبھی نہ سنیں گی ——
کہ سوائے رُوح اُلقدس کے وسیلہ کے میں اُن پر
ظاہر نہیں ہوں گا۔
۲۴- لیکن دیکھو تُم دونوں نے میری آواز سُنی
اور مجھے دیکھا ہے اور تُم میری بھیڑیں ہو اور تُم
اُن میں شمار کیے گئے ہو جو باپ نے مجھے دی ہیں۔

۱۶ باب

یسوع اسرائیل کی دوسری کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس جائیگا —— آخری ایّام میں انجیل کی منادی پہلے غیر قوموں میں اور پھر اسرائیل کے گھرانے میں ہو گی ——

خُداوند کے لوگ رو برو دیکھیں گے جب وہ صیہُون کو بحال کرے گا۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- اور مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس مُلک کی نہیں، نہ ہی یروشلم کے مُلک کی نہ ہی اُس مُلک کے کسی حصّہ کے گرد نواح کی جہاں میں خدمت کرنے کو گیا۔

۲- کیونکہ جن کی بابت میں نے کہاہے وہ ہیں، جنہوں نے ابھی تک میری آواز نہیں سُنی نہ ہی مَیں نے کبھی اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا ہے۔

۳- لیکن مجھے باپ کی طرف سے حُکم ملا ہے کہ مَیں اُن کے پاس جاؤں اور کہ وہ میری آواز سُنیں گے اور میری بھیڑوں میں شمار کیے جائیں گے تاکہ ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہو پس میں اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کرنے جاتا ہُوں۔

۴- اور مَیں تُمہیں حُکم دیتا ہُوں کہ میرے جانے کے بعد تُم اِن باتوں کو لکھ لینا تاکہ اگر ایسا ہو کہ یروشلم میں میرے وہ لوگ، جنہوں نے مجھے دیکھا اور میرے خدمت کرنے میں میرے ساتھ رہے، باپ سے میرا نام لے کر نہ پوچھیں، کہ اُنہیں رُوح اُلقدس کے وسیلے سے تُمہارا اور اُن قبیلوں کا علم ہو جن کو وہ نہیں جانتے تاکہ یہ باتیں جو تُم لکھو گے محفوظ کی جائیں اور غیر قوموں پر ظاہر کی جائیں تاکہ غیر قوموں کی معموری کے وسیلے اُنکی نسل کے بقیہ جو اپنی بے اعتقادی کے باعث روی زمین پر پراگندہ ہُوئے، واپس لائے جائیں یعنی میری بابت جو کہ اُنکو مخلصی دینے والا ہوں، کے علم سے آگاہ کیا جائے۔

۵- اور پھر میں اُن کو زمین کی چاروں اطراف سے اِکٹھا کروں گا تب میں وہ عہد جو باپ نے اسرائیل کے تمام گھرانے سے کیا تھا پورا کروں گا۔

۶- اور مبارک ہیں غیر قومیں، اِس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاتی ہیں اور رُوح اُلقدس پر بھی جو اُنہیں میری اور باپ کی گواہی دیتا ہے۔

۷- دیکھو باپ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر اُنکے ایمان کے سبب اور اے اسرائیل کے گھرانے تُمہاری بے اعتقادی کے سبب آخری ایّام میں غیر قوموں پر سچ ظاہر ہو گا تاکہ اِن باتوں کی معموری اُن پر آشکارا کی جائے گی۔

۸- باپ فرماتا ہے لیکن افسوس، غیر قوموں کے یقین نہ کرنے پر — کیونکہ باوجود اِس کے کہ وہ اِس مُلک کی سطح پر آئے اور میرے لوگوں کو پراگندہ کیا، جو اسرائیل کے گھرانے کے ہیں اور میرے لوگوں کو جو اسرائیل کے گھرانے کے ہیں، اُن کے درمیان سے نکال دیا گیا اور اُن کے ذریعے پاؤں تلے روندے گئے۔

۹- اور غیر قوموں پر باپ کے رحم کی بدولت اور باپ کی میرے لوگوں پر سزاؤں کے باعث بھی جو کہ اسرائیل کے گھرانے کے ہیں، مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ اِس سب کے بعد اور میرے لوگوں کو میرے حُکم سے کہ مارے جائیں اور مصیبت زدہ ہوں اور قتل ہوں اور اُن کے درمیان سے نکال دیے جائیں اور اُن سے نفرت کی جائے اور اُن میں سسکار اور ضرب المثل بنیں —

۱۰- اور باپ یوں فرماتا ہے کہ مَیں تُمہیں بتاؤں کہ اُس دن جب غیر قومیں میری انجیل کے

خلاف گناہ کریں گی اور میری انجیل کی معموری کو
رّد کریں گی اور اُن کے دلوں کا غرور تمام قوموں
اور ساری زمین کے سب لوگوں سے زیادہ
ہو جائے گا اور ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکے اور
چالاکی اور ہر قسم کی ریاکاری اور قتل و غارت اور
فریبی کہانت اور حرامکاریوں اور خفیہ مکروہات
سے بھر جائے گا اور اگر وہ یہ سب کام کریں گے
اور میری انجیل کی معموری کو رّد کر دیں گے تو
دیکھو باپ فرماتا ہے، مَیں اُن میں سے اپنی انجیل
کی معموری لے آؤں گا۔
۱۱-اور اے اِسرائیل کے گھرانے تب مَیں اپنا
وہ عہد یاد کروں گا جو مَیں نے اپنے لوگوں
کے ساتھ کیا ہے اور مَیں اپنی خوشخبری اُن
میں لے جاؤں گا۔
۱۲- اور اے اسرائیل کے گھرانے میں تجھے
بتاؤں گا کہ غیر قومیں تُم پر اختیار نہ رکھیں گی، بلکہ
مَیں نے تیرے ساتھ کیا ہُوا اپنا عہد یاد کروں گا،
اے اسرائیل کے گھرانے اور تُم میری انجیل کی
معموری کا علم پاؤ گے۔
۱۳- لیکن باپ فرماتا ہے، اے اسرائیل کے
گھرانے اگر غیر قومیں توبہ کریں اور میری طرف
رجوع لائیں تو دیکھو وہ میرے لوگوں میں شمار
ہوں گی۔
۱۴- اور باپ فرماتا ہے لیکن مَیں ایسا نہیں
ہونے دوں گا کہ میرے لوگ جو کہ اسرائیل کے
گھرانے کے ہیں، وہ اُن میں جائیں اور اُنہیں
کچلیں۔
۱۵- لیکن اگر وہ میری طرف رجوع نہیں لائیں
گے اور میری آواز پر کان نہیں لگائیں گے تو مَیں
یہ ہونے دوں گا، ہاں اے اسرائیل کے گھرانے
مَیں اپنے لوگوں کو اُن میں جانے دوں گا تاکہ
اُنہیں کچل دیں اور وہ اُس نمک کی مثل ہوں،
جو اپنا مزہ کھو چکا ہو، جو اِس کے بعد کسی کام کا
نہیں، سوائے اِس کے باہر پھینکا جائے اور میرے
لوگوں کے پاؤں تلے روندا جائے، اے اسرائیل
کے گھرانے۔
۱۶- مَیں تُم سے سچ سچ کہتا ہُوں باپ نے مجھے ایسا
کرنے کا حُکم دیا ہے — کہ مَیں اِن لوگوں کو یہ
سرزمین اُن کی وراثت کے لئے دوں۔
۱۷-اور تب یسعیاہ نبی کی وہ باتیں پوری ہوں گی
جو کہتی ہیں۔
۱۸- تیرے نگہبان آواز بُلند کریں گے، ہم
آواز ہو کر نغمہ سرائی کریں گے کیونکہ جب
خُداوند صیہُون کو واپس لائے گا تو وہ اُسے روبرو
دیکھیں گے۔
۱۹- اے یروشلم کے ویرانو خوشی سے للکارو،
مل کر نغمہ سرائی کرو کیونکہ خُداوند نے اپنی قوم کو
دلاسہ دیا، اُس نے یروشلم کو مخلصی دی۔
۲۰- خُداوند نے اپنا پاک بازو تمام قوموں کی
آنکھوں کے سامنے ننگا کر دیا ہے اور زمین سراسر
ہمارے خُدا کی نجات کو دیکھے گی۔

۱۷ باب

یسوع لوگوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اُسکے کلام پر غور کریں
اور سمجھنے کے لیے دُعا کریں — وہ اُن کے بیماروں کو شفا
دیتا ہے — وہ لوگوں پر دُعا کرنے کے لئے ایسی زبان

استعمال کرتا ہے جو لکھی نہیں جا سکتی — فرشتے اُنکی خدمت کرتے اور اُن کے چھوٹے بچوں کو آگ گھیرے رکھتی ہے۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱-اب دیکھو ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے اردگرد ہجوم پر پھر نظر ڈالی اور اُس نے اُن سے کہا، دیکھو میرا وقت آن پہنچا ہے۔

۲-مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُم کمزور ہو تُم میری سب باتیں جو باپ نے مجھے اِسوقت تُمہیں کہنے کا حُکم دیا ہے، سمجھ نہیں سکتے۔

۳-پس تُم اپنے گھروں کو جاؤ اور اُن باتوں پر جو مَیں نے کہی ہیں غور کرو اور میرے نام میں باپ سے پوچھو تاکہ تُم سمجھ سکو اور کل کے لئے اپنے دلوں کو تیار کرو اور مَیں دوبارہ تُمہارے پاس آؤں گا۔

۴-لیکن اب مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں اور کھوئے ہُوئے اسرائیلی قبیلوں پر خود کو ظاہر کرنے کے لئے بھی کیونکہ باپ نے اُن کو کھویا نہیں بلکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اُنہیں کہاں لے گیا ہے۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ یہ باتیں کہنے کے بعد یسوع نے اردگرد ہجوم پر پھر نظر ڈالی اور اُنہیں روتے اور اپنی طرف ایسے دیکھتے ہُوئے پایا، جیسے وہ اُسے تھوڑی دیر اور اپنے ساتھ ٹھہرنے کو کہتے ہوں۔

۶-اور اُس نے اُن سے کہا، دیکھو تُمہارے لیے میرے پیالے ہمدردی سے بھرے ہیں۔

۷-کیا تُمہارے درمیان کوئی بیمار ہے؟ اُنہیں یہاں لاؤ۔ کیا تُم میں کوئی کمزور یا لنگڑا، یا ٹُنڈا یا کوڑی یا وہ جو سوکھے پن میں یا وہ جو بہرے ہیں یا وہ جو کسی قسم کی مصیبت میں ہیں؟ اُنہیں یہاں لاؤ اور مَیں اُنہیں شفا دوں گا کیونکہ مجھے تُم سے ہمدردی ہے، میرے پیالے رحم سے بھرے ہیں۔

۸-کیونکہ مَیں نے جانا ہے کہ تُم چاہتے ہو کہ مَیں تُمہیں وہ کچھ دکھاؤں جو مَیں نے تُمہارے بھائیوں کو یروشلم میں دکھایا ہے کیونکہ مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُم میں اِتنا ایمان ہے کہ مَیں تُمہیں شفا دوں۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ جب اُس نے یہ کہا تو تمام ہجوم اِکٹھا ہو کر اپنے بیماروں کے ساتھ اور اپنے مصیبت زدوں اور اپنے لنگڑوں اور اپنے اندھوں کے ساتھ اور اپنے گونگوں کے ساتھ اور اُن تمام کو جو کسی بھی قسم کی تکلیف میں تھے، اُسکے پاس آئے اور اُس نے اُنہیں شفا دی جو اُس کے پاس لائے گئے تھے۔

۱۰-اور وہ سب دونوں، جنہوں نے شفا پائی اور وہ جو تندرست تھے، اُس کے پاؤں پر جھکے اور اُس کو سجدہ کیا اور ہجوم میں سے جس قدر آدمی آ سکے، اُنہوں نے اُس کے پاؤں پر بوسہ دیا اور یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنے آنسوؤں سے اُسکے پاؤں دھوئے۔

۱۱-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے حُکم دیا کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کو اُس کے پاس لائیں۔

۱۲-پس وہ اپنے چھوٹے بچوں کو لائے اور اُس کے چاروں طرف زمین پر بٹھا دیا اور یسوع اُن کے درمیان کھڑا ہو گیا اور ہجوم نے راستہ دیا جب تک کہ وہ تمام اُس کے پاس لائے گئے۔

۱۳-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ تمام لائے جا چُکے اور یسوع اُن کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اُس نے ہجوم کو حُکم دیا کہ وہ زمین پر گُھٹنے ٹیکیں۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ زمین پر گُھٹنے ٹیک چُکے تو یسوع دل میں رنجیدہ ہُوا اور کہا، اے باپ میں اسرائیل کے گھرانے کی بدیوں کے سبب بہت غمگین ہوں۔

۱۵- اور یہ باتیں کہنے کے بعد اُس نے خود بھی زمین پر گھٹنے ٹیکے اور دیکھو اُس نے باپ سے دُعا کی اور وہ باتیں جو اُس نے دُعا میں کہیں، لکھی نہیں جا سکتیں اور ہجوم میں سے جنہوں نے اُسکی باتیں سُنیں گواہی دی۔

۱۶- اور اُنہوں نے اِسطرح سے گواہی دی، اِتنی عظیم اور عجیب باتیں جو ہم نے یسوع کو باپ سے کہتے ہوئے سُنا نہ ہی آنکھوں نے کبھی دیکھی اور نہ ہی کانوں نے کبھی سُنی ہیں۔

۱۷- اور نہ کوئی زبان بول سکتی ہے نہ ہی کوئی آدمی لکھ سکتا ہے، نہ ہی انسانوں کے دل اتنی عظیم اور عجیب باتیں سمجھ سکتے ہیں جو ہم نے دیکھیں اور یسوع سے سُنیں اور کوئی اُس خوشی کو سمجھ نہیں سکتا، جس سے ہماری جانیں اُس وقت معمور ہُوئیں جب ہم نے اُسے ہمارے لئے باپ سے دُعا کرتے ہُوئے سُنا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع باپ سے دُعا کر چکا تو وہ اُٹھا، لیکن ہجوم کی خوشی بہت زیادہ تھی کہ وہ مغلوب ہُوئے۔

۱۹- اور اب ایسا ہُوا کہ یسوع نے اُن سے کہا اور اُنہیں کھڑا ہونے کا حُکم دیا۔

۲۰- اور وہ زمین پر سے اُٹھے اور اُس نے اُن سے کہا، اپنے ایمان کے سبب تُم مبارک ہو۔ اور دیکھو اب میں خوشی سے معمور ہوں۔

۲۱- اور یہ باتیں کہنے کے بعد اُس کے آنسو بہنے لگے اور ہجوم نے اُسکی گواہی دی اور اُس نے باری باری اُن کے چھوٹے بچوں کو لیا اور اُنکو برکت دی اور باپ سے اُن کے لئے دُعا مانگی۔

۲۲- اور یہ کرنے کے بعد اُس کے آنسو پھر سے بہنے لگے۔

۲۳- اور وہ ہجوم سے ہم کلام ہُوا اور اُن سے کہا، اپنے چھوٹے بچوں کو دیکھو۔

۲۴- اور جب اُنہوں نے دیکھنے کے لئے نظر ڈالی تو اُنکی آنکھیں اُوپر اُٹھ گئیں اور اُنہوں نے آسمانوں کو کُھلا ہُوا پایا اور آسمان کے فرشتوں کو آگ میں گھرے ہُوئے اُترتے دیکھا اور وہ نیچے اُترے اور اُن چھوٹے بچوں کو گھیر لیا اور وہ آگ میں گھرے ہُوئے تھے اور فرشتوں نے اُن کی خدمت کی۔

۲۵- اور ہجوم نے دیکھا اور سُنا اور گواہی دی اور وہ جانتے تھے کہ کہ اُن کی گواہی سچّی ہے، کیونکہ اُن میں سے ہر ایک آدمی نے خود دیکھا اور سُنا اور وہ شمار میں قریباً دو ہزار پانچ سو جانیں تھیں اور مرد اور عورتیں اور بچے سب اِس میں شامل تھے۔

۱۸ باب

یسوع کا نیفیوں میں عشائے رّبانی شروع کرانا — اُنہیں ہمیشہ اُس کے نام میں دُعا کرنے کا حُکم دیا جاتا ہے — وہ جو نا مناسب طور پر اُس کا بدن کھاتے اور خون پیتے ہیں، ملعون ٹھہرائے جاتے ہیں — شاگردوں کو رُوح اُلقدس عطا کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو حُکم دیا کہ وہ تھوڑی روٹی اور مے اُس کے پاس لائیں۔
۲-اور جب وہ روٹی اور مے لانے گئے تو اُس نے ہجوم کو حُکم دیا کہ وہ زمین پر بیٹھ جائیں۔
۳-اور جب شاگرد روٹی اور مے کیساتھ آئے تو اُس نے روٹی لی اور توڑی اور اُسے برکت دی اور اپنے شاگردوں کو دی اور حُکم دیا کہ وہ کھائیں۔
۴-اور جب وہ کھا چُکے اور سیر ہُوئے تو اُس نے حُکم دیا کہ وہ ہجوم کو دیں۔
۵-اور جب ہجوم کھا چکا اور سیر ہُوا تو اُس نے شاگردوں سے کہا، دیکھو تُم میں سے ایک کو مقرر کیا جائے گا اور مَیں اُسے اختیار دوں گا کہ وہ روٹی توڑے اور اِسے برکت دے اور میری کلیسیا کے لوگوں اور اُن سب کو جو ایمان لائیں اور میرے نام کا بپتسمہ لیں، دے۔
۶-اور تُم ہمیشہ اُسی طرح کرنا یعنی جس طرح مَیں نے کیا ہے یعنی جس طرح مَیں نے روٹی توڑی، اِسے برکت دی اور اِسے تُمھیں دیا ہے۔
۷-اور یہ تُم میرے بدن کی یادگاری میں کرنا جو مَیں نے تُمھیں دکھایا ہے۔ اور یہ باپ کے سامنے گواہی ہو گی کہ تُم مجھے ہمیشہ یاد رکھتے ہو۔ اور اگر تُم مجھے ہمیشہ یاد رکھو گے تو میرا رُوح تُمھارے ساتھ ہو گا۔
۸-اور ایسا ہُوا جب وہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو حُکم دیا کہ وہ پیالہ میں سے مے لیں اور پیئیں اور ہجوم کو بھی دیں تاکہ وہ اِس میں سے پیئیں۔
۹-اور ایسا ہُوا اُنھوں نے ایسا ہی کیا اور اُس میں سے پیا اور سیر ہُوئے اور اُنھوں نے ہجوم کو بھی دی اور اُنھوں نے پی اور وہ سیر ہوئے۔
۱۰-اور جب شاگرد یہ کر چُکے تو یسوع نے اُن سے کہا، مبارک ہو تُم اِس چیز کے لئے جو تُم نے کی ہے کیونکہ یہ میرے احکام کو پورا کرنے کے لئے ہے اور ایسا کرنا باپ کو گواہی دینا ہے کہ تُم وہ کچھ کرنے کے لئے راضی ہو، جسکا مَیں تُمھیں حُکم دیتا ہُوں۔
۱۱-اور تُم اُن کیلئے جو توبہ کرتے ہیں اور میرے نام میں بپتسمہ لیتے ہیں، ہمیشہ ایسا کرنا اور تُم اِسے میرے خون کی یادگاری میں کرنا جو مَیں نے تُمھارے لئے بہایا ہے تاکہ تم باپ کے لئے گواہی ہو کہ تُم ہمیشہ مجھے یاد رکھتے ہو۔ اور اگر تُم ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے تو میرا رُوح تُمھارے ساتھ ہو گا۔
۱۲-اور مَیں تُمھیں حُکم دیتا ہُوں کہ تُم یہ چیزیں کیا کرنا۔ اور مبارک ہو تُم اگر تُم نے ہمیشہ ایسے ہی کیا، کیونکہ تُمھاری تعمیر میری چٹان پر ہُوئی ہے۔
۱۳-لیکن تُم میں اگر کوئی ان کاموں میں گھٹائے یا بڑھائے تو اُس کی تعمیر میری چٹان پر نہیں ہوئی بلکہ اُس کی تعمیر ریت کی بنیاد پر ہے اور جب مینہ برستا ہے اور پانی چڑھتا ہے اور آندھیاں چلتی ہیں اور اُن پر ٹکریں لگتی ہیں تو وہ گر جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے اُنھیں نگلنے کے لئے تیار ہیں۔
۱۴-پس مبارک ہو تُم اگر تُم میرے حُکموں کو مانو گے جن کا باپ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ مَیں تُمھیں دوں۔
۱۵-مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ تُم لازمی

جاگتے اور ہمیشہ دُعا کرتے رہنا مبادا کہ ابلیس تُمھیں آزمائش میں ڈالے اور تُم اُسکی گمراہی میں اسیر ہو جاؤ۔

۱۶- اور جس طرح مَیں نے تُمھارے درمیان دُعا کی اُسی طرح تُم میری کلیسیا میں میرے لوگوں کے درمیان جو توبہ کرتے اور میرے نام میں بپتسمہ لیتے ہیں دُعا کیا کرنا۔ دیکھو میں نُور ہُوں، مَیں نے تُمھیں ایک نمونہ دیا ہے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع اپنے شاگردوں کو یہ باتیں کہہ چکا تو وہ ہجوم کی طرف مُڑا اور اُن سے کہنے لگا۔

۱۸- دیکھو مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ تُم لازمی جاگتے اور ہمیشہ دُعا کرتے رہنا مبادا کہ آزمائش میں پڑو کیونکہ شیطان تُمھیں لے لینے کا خواہشمند ہے تاکہ تُمھیں گیہوں کی طرح پھٹکے۔

۱۹- پس تُم ہمیشہ میرے نام میں باپ سے دُعا مانگنا۔

۲۰- اور اگر تُم میرے نام میں باپ سے وہ کچھ جو واجب ہو، اِس ایمان کیساتھ مانگو کہ تُمھیں ملے گا تو دیکھو تُمھیں دیا جائے گا۔

۲۱- اپنے اپنے خاندان کے ساتھ ہمیشہ میرے نام میں دُعا کرنا تاکہ تُمھاری بیویاں اور تُمھاری اولاد برکت پائے۔

۲۲- اور دیکھو تُم اکثر ایک دوسرے سے ملا کرنا اور جب ایک دوسرے سے ملو تو کسی آدمی کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرنا بلکہ اُنہیں اپنے پاس آنے دینا اور اُنہیں منع نہ کرنا۔

۲۳- بلکہ تُم اُن کے لئے دُعا کرنا اور اُنکو نکال نہ دینا اور اگر وہ اکثر تُمھارے پاس آئیں تو تُم میرے نام میں باپ سے اُن کے لئے دُعا مانگنا۔

۲۴- پس اپنی روشنی اُونچی رکھنا تاکہ یہ دُنیا پر چمکے۔ دیکھو جو روشنی تُم نے بُلند رکھنی ہے وہ میں ہوں —— جو تُم نے مجھے کرتے دیکھا ہے۔ دیکھو تُم جانتے ہو کہ مَیں نے باپ سے دُعا کی ہے اور تُم سب نے دیکھا ہے۔

۲۵- اور تُم جانتے ہو کہ مَیں نے حُکم دیا کہ تُم میں سے کوئی بھی چلا نہ جائے بلکہ یہ حُکم دیا کہ تُم میرے پاس آؤ تاکہ جیسا تُم نے محسوس کیا اور دیکھا، ویسا ہی تُم دُنیا کے ساتھ کرو اور جو کوئی بھی اِس حُکم کو توڑتا ہے، خود کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

۲۶- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے پھر اپنی نظر اُن شاگردوں پر جن کو اُس نے چُنا تھا ڈالی اور اُن سے کہا۔

۲۷- دیکھو مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، مَیں تُمھیں ایک اور حُکم دیتا ہُوں اور پھر ضرور ہے کہ مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں تاکہ میں دوسرے حُکموں کو جو اُس نے مجھے دیئے پورا کروں۔

۲۸- اور اب دیکھو یہ وہ حُکم ہے جو مَیں تُم کو دیتا ہُوں کہ جب تُم اِسے دو تو کسی کو جانتے ہُوئے نامناسب طور پر میرے بدن اور میرے پیالہ میں سے پینے نہ دینا۔

۲۹- پس جو کوئی نامناسب طور پر میرے بدن میں سے کھاتا اور میرے پیالے میں سے پیتا ہے، اُس کی جان ملعون ہو گی، پس اگر تُم جانو کہ کوئی آدمی نامناسب طور پر میرے بدن میں سے کھاتا اور پیالہ میں سے پیتا ہے تُم اُسے منع کرنا۔

۳۰- تو بھی تُم اُسے اپنے درمیان سے نکال نہ دینا بلکہ اُسے تعلیم دینا اور باپ سے میرے نام میں اُس کے لئے دُعا کرنا اور اگر ایسا ہو کہ وہ توبہ کرے اور میرے نام میں بپتسمہ لے تو تب تُم اُسکا استقبال کرنا اور میرے بدن اور خون میں سے اُسے دینا۔

۳۱- لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو وہ میرے لوگوں میں شمار نہ ہو گا تاکہ وہ میرے لوگوں کو تباہ نہ کرے کیونکہ دیکھو مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہُوں اور وہ شمار کی جاچکی ہیں۔

۳۲- تو بھی تُم اُسے اپنے عبادتخانوں یا اپنی عبادت گاہوں سے نکال نہ دینا بلکہ تُم ایسوں کی مسلسل خدمت کرتے رہنا کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ وہ لوٹ آئیں اور توبہ کریں اور سارے دل کے نیک ارادے سے میرے پاس آئیں اور مَیں اُنہیں اچھا کروں اور تُم اُن کے لئے نجات کا وسیلہ بنو۔

۳۳- پس اِن باتوں پر عمل کرو جن کا مَیں نے تُمہیں حُکم دیا تھا تاکہ تُم سزاوار نہ ٹھہرو کیونکہ اُس پر افسوس جسے باپ ملعون ٹھہراتا ہے۔

۳۴- اور تُمہیں مَیں یہ احکام اُس تکرار کے باعث دیتا ہُوں جو تُم میں رہی ہے۔ اور مبارک ہو تُم اگر تُم میں کوئی تکرار نہ ہو۔

۳۵- اور اب مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں کیونکہ ضرور ہے کہ مَیں تُمہاری خاطر باپ کے پاس جاؤں۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں ختم چکا تو اُس نے باری باری اپنے ہاتھ اُن شاگردوں پر رکھے، جنہیں اُس نے چُنا تھا یوں، وہ اُن سب پر ہاتھ رکھتا اور اُن سے کلام کرتا۔

۳۷- اور ہجوم نے وہ باتیں جو اُس نے اُن سے کہیں نہ سُنیں، پس اُنہوں نے گواہی نہ دی، لیکن شاگردوں نے گواہی دی، اُس نے اُن کو رُوح اُلقدس عطا کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اور مَیں اِس کے بعد تُمہیں بتاؤں گا کہ یہ گواہی سچّ ہے۔

۳۸- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع اُن سب پر ہاتھ رکھ چکا تو ہجوم پر ابر چھا گیا تاکہ وہ یسوع کو نہ دیکھ سکیں۔

۳۹- اور جب اُن پر ابر چھایا ہُوا تھا تو وہ اُن سے خُدا ہوا اور آسمان پر چلا گیا۔ اور شاگردوں نے دیکھا اور گواہی دی کہ وہ پھر آسمان پر چلا گیا۔

۱۹ باب

بارہ شاگرد لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور رُوح اُلقدس کے لئے دُعا کرتے ہیں —— شاگرد بپتسمہ لیتے اور رُوح اُلقدس پاتے ہیں اور اور فرشتوں کا خدمت کرنا —— یسوع نے دُعا کرتے ہُوئے جو زبان استعمال کی وہ لکھی نہیں جاسکتی —— وہ اِن نیفیوں کے نہایت مضبوط ایمان کی تصدیق کرتا ہے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع آسمان پر چلا گیا تو ہجوم بکھر گیا اور ہر آدمی نے اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لیا اور اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

۲- اور تاریکی ہونے سے پہلے لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ ہجوم نے یسوع کو دیکھا ہے اور اُس نے اُنکی خدمت کی ہے اور یہ بھی کہ وہ کل پھر ہجوم پر اپنے آپ کو ظاہر کرے گا۔

۳-ہاں اور اُس رات یسوع کے متعلق یہ بات باہر تک مشہور ہو گئی اور اِسطرح کے بہتوں کو لوگوں کے بُلانے کے واسطے بھیجا گیا، ہاں شمار میں بہت زیادہ کو جنہوں نے اُس ساری رات بڑی محنت کی تاکہ وہ کل اُسی جگہ پر موجود ہوں، جہاں یسوع نے خود کو ہجوم پر ظاہر کرنا تھا۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ اگلے دن جب ہجوم اِکٹھا ہُوا تو دیکھو نیفی اور اُس کا بھائی جسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا، جس کا نام تیمتھیس تھا اور اُسکا بیٹا بھی جس کا نام یُوناہ تھا اور متونی اور اُسکا بھائی متونیہا بھی اور قومن اور قمونیہی اور یرمیاہ اور شمنون اور یُوناہ اور صدقیاہ اور یسعیاہ —— اب یہ اُن شاگردوں کے نام تھے جنہیں یسوع نے چنا تھا —— اور ایسا ہُوا کہ وہ آگے بڑھے اور ہجوم کے درمیان کھڑے ہو گئے۔

۵-اور دیکھو کہ ہجوم اتنا بڑا تھا کہ اُنہوں نے اُسے الگ الگ بارہ گروہوں میں کر دیا۔

۶-اور بارہ نے ہجوم کو تعلیم دی اور دیکھو اُنہوں نے ہجوم کو گھٹنے ٹیکنے اور یسوع کے نام میں باپ سے دُعا کرنے کو کہا۔

۷-اور شاگردوں نے بھی باپ سے یسوع کے نام میں دُعا کی۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ اُٹھے اور لوگوں کی خدمت کی۔

۸-اور جب وہ اُنہی باتوں کی تعلیم دے چکے جو یسوع نے کہی تھیں —— یسوع کی کہی باتوں سے بالکل فرق نہ تھا —— دیکھو اُنہوں نے پھر گھٹنے ٹیکے اور یسوع کے نام میں باپ سے دُعا کی۔

۹-اور اُنہوں نے اُس چیز کے لئے جسکی اُنہیں بہت زیادہ خواہش تھی دُعا کی اور اُنہوں نے خواہش کی اُنہیں رُوح اُلقدس عطا کیا جائے۔

۱۰-اور جب وہ اِس طرح دُعا کر چُکے تو وہ پانی کے کنارے پر گئے اور ہجوم نے اُنکی پیروی کی۔

۱۱-اور ایسا ہُوا کہ نیفی پانی میں گیا اور بپتسمہ لیا۔

۱۲-اور پھر وہ پانی سے باہر نکلا اور بپتسمہ دینے لگا اور اُس نے اُن تمام کو بپتسمہ دیا جنہیں یسوع نے چُنا تھا۔

۱۳-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ تمام بپتسمہ لے چُکے اور پانی سے باہر نکل آئے تو رُوح اُلقدس اُن پر نازل ہُوا اور وہ رُوح اُلقدس سے اور آگ سے معمور ہُوئے۔

۱۴-اور دیکھو ایسے تھا جیسے آگ نے اُنہیں گھیرا ہُوا اور یہ آسمان سے نازل ہُوئی اور ہجوم نے اِسے دیکھا اور گواہی دی اور فرشتے آسمان سے اُترے اور اُن کی خدمت کرنے لگے۔

۱۵-اور ایسا ہُوا کہ جب فرشتے شاگردوں کی خدمت کر رہے تھے تو دیکھو یسوع آیا اور درمیان میں کھڑا ہو گیا اور اُن کی خدمت کی۔

۱۶-اور ایسا ہُوا کہ وہ ہجوم سے ہمکلام ہُوا اور اُنہیں حُکم دیا کہ وہ پھر زمین پر گھٹنے ٹیکیں اور یہ کہ اُس کے شاگرد بھی زمین پر گھٹنے ٹیکیں۔

۱۷-اور ایسا ہُوا جب سب نے زمین پر گھٹنے ٹیک لیے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ دُعا کریں۔

۱۸-اور دیکھو وہ دُعا کرنے لگے اور اُنہوں نے یسوع کو اپنا خُداوند اور اپنا خُدا پکارتے ہُوئے دُعا کی۔

۱۹- اور ایسا ہُوا یسوع اُن کے درمیان سے
آگے بڑھا اور اُن سے تھوڑا آگے گیا اور خود کو
زمین کی طرف جھکایا اور کہنے لگا۔
۲۰- باپ میں تیرا شکر گزار ہُوں کہ تُونے اِن
کو جنہیں میں نے چُنا رُوح اُلقدس بخشا ہے اور یہ
اُن کے مجھ پر ایمان کا سبب ہے کہ مَیں نے دُنیا
میں سے اُنہیں چُنا ہے۔
۲۱- باپ مَیں تجھ سے دُعا کرتا ہُوں کہ اِن سب
کو رُوح اُلقدس عطا کر جو اِن کے کلام پر ایمان
لاتے ہیں۔
۲۲- باپ تُونے اِنہیں رُوح اُلقدس بخشا ہے
کیونکہ وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تُو دیکھتا ہے کہ
وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ تُو اِن کی سُنتا ہے
اور وہ مجھ سے دُعا کرتے ہیں اور وہ مجھ سے دُعا
کرتے ہیں کیونکہ مَیں اُنکے ساتھ ہُوں۔
۲۳- اور اب اے باپ مَیں اِن کے لئے تجھ
سے دُعا کرتا ہُوں اور اُن سب کے لئے بھی جو
اُنکے کلام پر ایمان لاتے ہیں تاکہ وہ مجھ پر ایمان
لائیں تاکہ مَیں اِن میں رہوں جس طرح باپ تُو
مجھ میں ہے تاکہ ہم ایک ہُوں۔
۲۴- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع باپ سے یوں
دُعا کر چکا تو وہ اپنے شاگردوں کے پاس آیا اور
دیکھو وہ ابھی تک بغیر رُکے اُس سے مسلسل دُعا
کر رہے تھے اور اُنہوں نے کلام کو نہ بڑھایا کیونکہ
اُنہیں بخشا گیا تھا کہ اُنہیں کیا دُعا کرنی ہے اور وہ
خواہش سے بھرے تھے۔
۲۵- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے اُس سے
دُعا کی تو یسوع نے اُنہیں برکت دی اور اُسکا چہرہ
اُنکے لیے مسکرایا اور اُس کے چہرے کا نُور اُن
پر چمکا اور دیکھو وہ یسوع کے چہرے اور اُس
کے لباس کی مانند سفید ہو گئے اور دیکھو وہ اتنے
روشن ہو گئے کہ اِس سے بڑھ کر کوئی چیز روشن
نہ تھی، ہاں زمین پر کوئی چیز بھی اُن کی چمک
سے بڑھ کر نہ تھی۔
۲۶- اور یسوع نے اُن سے کہا: دُعا کرتے رہو،
پس اُنہوں نے دُعا کرنا نہ چھوڑا۔
۲۷- اور وہ اُنکی طرف سے پھر مُڑا اور تھوڑی
دور آگے بڑھا اور زمین پر خود کو جھکایا اور یہ کہتے
ہُوئے باپ سے دوبارہ دُعا کرنے لگا:
۲۸- باپ مَیں تیرا شکر گزار ہُوں کہ تُونے
اُنہیں پاک کیا ہے، جنہیں مَیں نے اُنکے
ایمان کے سبب چُنا اور مَیں اُن کے لئے اور اُنکے
لیے بھی دُعا کرتا ہُوں جو اُن کے کلام پر
ایمان لائیں گے تاکہ وہ مجھ میں اُن کے کلام پر
ایمان کے سبب پاک ہوں، جس طرح وہ مجھ
میں پاک ہُوئے ہیں۔
۲۹- باپ مَیں دُنیا کیلئے نہیں بلکہ اُن کے لئے
دُعا کرتا ہُوں، جنہیں تُونے اُن کے ایمان کے
سبب دُنیا میں سے مجھے بخشا ہے تاکہ وہ مجھ مَیں
پاک ہُوں تاکہ مَیں اُن میں اِس طرح ہُوں جس
طرح باپ تُو مجھ میں ہے تاکہ ہم ایک ہُوں تاکہ
مَیں اُن میں جلال پاؤں۔
۳۰- اور جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو وہ پھر
اپنے شاگردوں کے پاس آیا اور دیکھو وہ بغیر رُکے
مستعدی سے دُعا کر رہے تھے اور وہ اُنہیں دیکھ کر
پھر مُسکرایا اور دیکھو وہ یسوع کی مانند سفید ہو گئے۔

۳۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ پھر تھوڑی دور اُن سے آگے گیا اور باپ سے دُعا کی۔

۳۲- اور جو باتیں دُعا میں اُس نے کہیں، زبان بیان نہیں کر سکتی اور نہ ہی کوئی آدمی اِنہیں لکھ سکتا ہے جو اُس نے دُعا میں کہیں۔

۳۳- اور ہجوم نے سُنا اور گواہی دی اور اُنکے دل کھلے اور اُنہوں نے اِن باتوں کو جو اُس نے دُعا میں کہیں، اپنے دلوں میں سمجھ لیں۔

۳۴- تو بھی وہ باتیں جو اُس نے دُعا میں کہیں اتنی تعجب خیز اور عجیب تھیں کہ وہ لکھی نہیں جا سکتیں نہ ہی آدمی اُنہیں بیان کر سکتا ہے۔

۳۵- اور ایسا ہُوا جب یسوع اپنی دُعا ختم کر چکا تو پھر شاگردوں کے پاس آیا اور اُن سے کہنے لگا، مَیں نے اتنا بڑا ایمان تمام یہودیوں میں بھی نہیں دیکھا، اِسی لئے اُن کی بے اعتقادی کے سبب میں اِنہیں اتنے بڑے معجزے نہ دکھا سکا۔

۳۶- مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اُن میں سے کسی نے بھی اتنے بڑے کام نہیں دیکھے جتنے تُم نے دیکھے ہیں، نہ ہی اُنہوں نے اتنی عظیم باتیں سُنی ہیں جتنی تُم نے سُنی ہیں۔

۲۰ باب

یسوع معجزہ کر کے روٹی اور مے مہیا کرتا ہے اور پھر عشائے ربّانی کو برکت دیکر لوگوں کو دیتا ہے — یعقوب کے گھرانے کے بقیہ کو خُداوند اپنے خُدا کا علم ہو گا اور امریکہ کی سر زمین میراث میں پائیں گے — یسوع، موسیٰ کی مانند ایک نبی ہے اور نیفی نبیوں کی اولاد ہیں — خُداوند کے دوسرے لوگ یروشلم میں اِکٹھے ہوں گے۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ہجوم اور اپنے شاگردوں کو بھی حُکم دیا کہ وہ دُعا ختم کر لیں۔ اور اُس نے اُن کو حُکم دیا کہ وہ اپنے دلوں میں دُعا کرنا بند نہ کریں۔

۲- اور اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ اُٹھیں اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں۔ اور وہ اُٹھے اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے پھر روٹی توڑی اور اُسکو برکت دی اور شاگردوں کو کھانے کو دی۔

۴- اور جب وہ کھا چُکے تو اُس نے اُن کو حُکم دیا کہ وہ روٹی توڑیں اور ہجوم کو دیں۔

۵- اور جب وہ ہجوم کو دے چُکے تو اُس نے اُن کو مے بھی پینے کو دی اور اُنہیں حُکم دیا کہ ہجوم کو بھی دیں۔

۶- اب روٹی اور مے نہ تو شاگرد لائے تھے نہ ہی ہجوم لایا تھا؛

۷- لیکن اُس نے درحقیقت اُن کو کھانے کو روٹی اور پینے کو مے بھی دی۔

۸- اور اُس نے اُن سے کہا، جو کوئی یہ روٹی کھاتا، اپنی جان کے لئے میرا بدن کھاتا ہے اور وہ جو اِس مے میں سے پیتا ہے، اپنی جان کے لئے میرا خون پیتا ہے اور اُسکی جان کبھی بھوکی، نہ پیاسی ہو گی بلکہ سیر ہو گی۔

۹- اب جب ہجوم کھا اور پی چکا تو دیکھو وہ رُوح سے معمور ہُوئے اور وہ ہم آواز ہو کر پکارنے اور یسوع کی تمجید کرنے لگے، جس کو اُنہوں نے دیکھا اور سُنا بھی تھا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ سب یسوع کی تمجید
کر چُکے تو اُس نے اُن سے کہا، دیکھو اب میں وہ
حُکم موقوف کرتا ہُوں جو باپ نے مجھے اِن لوگوں
کے متعلق دیا تھا جو کہ اسرائیل کے گھرانے کے
بقیہ ہیں۔
۱۱- تُم یاد رکھنا کہ مَیں تُم سے ہمکلام ہُوا تھا
اور کہا تھا کہ جب یسعیاہ کی باتیں پوری ہوں
گی — دیکھو وہ لکھی ہیں، یہ تُمہارے سامنے
ہیں، سو اُن میں تلاش کرو —
۱۲- اور مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ جب وہ
پوری ہوں گی تو اُس وقت وہ عہد پورا ہو گا جو باپ
نے اپنے لوگوں کے ساتھ کیا تھا، اے اسرائیل
کے گھرانے۔
۱۳- اور پھر بقیہ جو رویِ زمین پر پراگندہ ہُوئے
ہوں گے، مشرق سے اور مغرب سے اور شمال
سے اور جنوب سے اِکٹھے ہوں گے اور خُداوند
اُنکے خُدا کے علم سے اُنہیں آگاہ کیا جائے گا، جس
نے اُنکو مخلصی دی ہے۔
۱۴- اور باپ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ مَیں تُمھیں
یہ سرزمین تُمہاری میراث کے لئے دوں۔
۱۵- اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر برکت کے
بعد بھی جو وہ پالیں گے، غیر قومیں توبہ نہیں کرتیں
میرے لوگوں کو پراگندہ کرنے کے بعد —
۱۶- تب تُم جو یعقوب کے گھرانے کے بقیہ ہو،
اُن کے درمیان جانا اور بہت سارے ہوں گے
جن کے درمیان تُم ہو گے اور تُم اُن کے درمیان
یوں ہو گے، جیسے شیر ببر جنگل کے جانوروں میں
اور جیسے ایک جوان شیر بھیڑوں کے گلّہ میں جو اگر
اُن کے درمیان سے گزرے تو پامال کرتا اور پھاڑتا
ہے اور کوئی چھڑا نہیں سکتا۔
۱۷- تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں پر اُٹھے اور
تیرے سب مخالف کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۱۸- اور مَیں اپنے لوگوں کو اِس طرح اِکٹھا
کروں گا جیسے آدمی اپنے کھلیان کے پولوں کو جمع
کرتا ہے۔
۱۹- کیونکہ مَیں اپنے لوگوں کو جن کے ساتھ
باپ نے عہد کیا ہے، اِسطرح بناؤں گا، ہاں مَیں
تیرے سینگ لوہے کے اور میں تیرے کھروں کو
پیتل کا بنادوں گا۔ اور تُو بہت سے لوگوں کو
ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور مَیں اُن کا نفع خُداوند
کے لیے مُقدّس کروں گا اور اُن کا مال کُل کائنات
کے خدا کو دے دوں گا۔ اور دیکھو مَیں ہی ہُوں، جو
یہ کرتا ہُوں۔
۲۰- اور باپ فرماتا ہے ایسا ہو گا کہ اُس روز
انصاف کی تلوار اُن پر لٹکے گی اور سوائے اِسکے کہ
وہ توبہ کرلیں یہ اُن پر آگرے گی، باپ فرماتا ہے،
ہاں بلکہ غیر قوموں کی سبھی اُمتوں پر۔
۲۱- اور ایسا ہو گا کہ اے اسرائیل کے گھرانے،
میں اپنے لوگوں کو قائم کروں گا۔
۲۲- اور دیکھو مَیں اِن لوگوں کو اِس مُلک میں
وہ عہد پورا کرنے کی خاطر قائم کروں گا، جو مَیں
نے تُمہارے باپ یعقوب کے ساتھ کیا تھا اور یہ
نیا یروشلم ہو گا۔ اور آسمان کی قوتیں اِن لوگوں
کے درمیان ہوں گی، ہاں یعنی میں اِن کے
درمیان ہوں گا۔
۲۳- دیکھو مَیں وہ ہوں جس کی بابت موسیٰ نے

یہ کہا کہ خُداوند تُمہارا خُدا تُمہارے بھائیوں میں
سے مجھ جیسا ایک نبی برپا کرے گا اور جو کچھ وہ تُم
سے کہے تُم اُسکی سُننا۔ اور ایسا ہو گا کہ ہر وہ جان
جو اُس نبی کی نہ سُنے گی لوگوں کے درمیان سے
کاٹ ڈالی جائے گی۔
۲۴- ہاں مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں اور سموئیل
سے لے کر اُسکے بعد آنیوالے جتنے بھی نبیّوں نے
کلام کیا سب نے میری گواہی دی ہے۔
۲۵- اور دیکھو تُم نبیّوں کی اولاد ہو اور تُم
اسرائیل کے گھرانے کے ہو اور اُس عہد کے ہو
جو باپ نے تُمہارے باپ دادا ابرؔہام سے یہ کہتے
ہُوئے کیا تھا اور تُمہاری نسل سے زمین کے تمام
قبیلے برکت پائیں گے۔
۲۶- باپ نے مجھے زندہ کرنے کے بعد پہلے
تُمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تُم میں سے ہر ایک کو
تُمہاری بدی سے باز رکھ کر برکت دوں اور یہ اِس
لئے کہ تُم عہد کے فرزند ہو ـــــ
۲۷- اور تُمہارے برکت پانے کے بعد باپ کا
وہ عہد پورا ہو گا جو اُس نے ابرؔاہام سے یہ کہتے
ہوئے کیا کہ تُمہاری نسل کے وسیلے زمین کے
تمام قبیلے برکت پائیں گے ـــــ میرے وسیلے غیر
قوموں پر رُوح اُلقدس اُنڈیلے جانے سے، اے
اسرائیل کے گھرانے میرے لوگوں کو پراگندہ
کرنے کے لیے غیر قوموں پر یہ برکتیں اُنہیں
سب سے مضبوط بنا دیں گی۔
۲۸- اور وہ اِس مُلک کے لوگوں کے لیے تازیانہ
ہوں گے۔ تو بھی میری انجیل کی معموری پا لینے
کے بعد اگر اُنہوں نے اپنے دلوں کو میرے
خلاف سخت کیا تو مَیں اُن کی بدیاں اُن کے سروں
پر واپس لوٹا دوں گا، باپ فرماتا ہے۔
۲۹- اور مَیں اُس عہد کو یاد رکھوں گا جو مَیں نے
اپنے لوگوں کے ساتھ کیا ہے اور مَیں نے اُن سے
عہد کیا ہے کہ مَیں اُن کو اپنے مقررہ وقت پر
اِکٹھا کروں گا تاکہ مَیں اُنہیں دوبارہ اُن کے باپ
دادا کی سرزمین اُن کی میراث کیلئے دوں جو کہ
یروشلم کی سرزمین ہے جو کہ ہمیشہ تک اُن کے
لئے موعودہ سرزمین ہے، باپ فرماتا ہے۔
۳۰- اور ایسا ہو گا کہ وقت آتا ہے، جب میری
انجیل کی معموری کی منادی اِن میں کی جائے گی۔
۳۱- اور وہ مجھ پر ایمان لائیں گے کہ مَیں خُدا کا
بیٹا یسوع مسیح ہُوں اور میرے نام میں باپ سے
دُعا کریں گے۔
۳۲- تب اُن کے نگہبان اپنی آواز بُلند کریں
گے اور ہم آواز ہو کر گائیں گے، اِسلئے کہ وہ اُسے
رُوبرو دیکھیں گے۔
۳۳- تب باپ اُنہیں پھر اِکٹھا کرے گا
اور یروشلم کی سرزمین اُن کو میراث کے طور پر
دے گا۔
۳۴- تب وہ خوشی سے للکاریں گے ـــــ کہ
اے یروشلم کے ویرانوں مِل کر گاؤ کیونکہ باپ
نے اپنے لوگوں کو تسلی دی ہے، اُس نے یروشلم
کو مخلصی دی ہے۔
۳۵- باپ نے اپنا پاک بازو تمام قوموں کی
آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے اور زمین کی
انتہائیں ہمارے باپ کی نجات دیکھیں گی، میں اور
باپ ایک ہیں۔

۳۶- اور پھر جیسے لکھا ہے ویسا ہی ہو گا، جاگ جاگ اے صیہُون اور اپنی قوت سے ملبّس ہو، اپنا خوش نما لباس پہن اے مُقدّس شہر یروشلم، کیونکہ آگے کو کوئی نامختون اور ناپاک تجھ میں داخل نہ ہو گا۔

۳۷- اپنے اُوپر سے گرد جھاڑ دے، اُٹھ کر بیٹھ اے یروشلم، اے اسیر دُختر صیہُون اپنی گردن کے بندھنوں کو کھول ڈال۔

۳۸- کیونکہ خُداوند یوں فرماتا ہے تُم نے اپنے آپ کو مفت بیچا ہے اور تُم بے زر مخلصی پاؤ گے۔

۳۹- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ لوگ میرا نام جانیں گے، ہاں اُس روز وہ جانیں گے کہ مَیں وہی ہوں، جو کلام کرتا ہُوں۔

۴۰- اور تب وہ کہیں گے، اُس کے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خوشنما ہیں جو اُنکے لئے خوشخبری لاتا ہے اور سلامتی کی منادی کرتا ہے، اُنکے لئے خیریت کی خوشخبری خیریت کی خبر لاتا، جو نجات کا اشتہار دیتا ہے جو صیہُون سے کہتا ہے، تیرا خُدا سلطنت کرتا ہے۔

۴۱- اور تب ایک آواز آئے گی تُم چلے جاؤ تُم چلے جاؤ، وہاں سے تُم نکل جاؤ، اُس کے درمیان سے تُم نکل جاؤ خُداوند کے ظروف اُٹھانے والو تُم پاک بنو۔

۴۲- کیونکہ نہ تُم جلدی میں نہ تُم بھاگ کر نکلو گے، اِسلئے کہ خُداوند تُمہارے سامنے چلے گا اور اسرائیل کا خُدا تُمہارا چنڈاول ہو گا۔

۴۳- دیکھو میرا خادم اقبال مند ہو گا، وہ اعلیٰ و برتر اور نہایت بُلند ہو گا۔

۴۴- جتنے تجھ پر حیران ہُوئے — اُسکا چہرہ ہر بشر سے زائد اور اُسکا جسم بنی آدم سے زیادہ بگڑ گیا تھا —

۴۵- اُسی طرح وہ بہت سی قوموں پر چھڑکے گا، بادشاہ اُس کے سامنے خاموش ہوں گے کیونکہ جو کچھ اُن سے کہا نہ گیا تھا، وہ دیکھیں گے اور جو کچھ اُنہوں نے سُنا نہ تھا وہ سمجھیں گے۔

۴۶- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، سب باتیں یقیناً پوری ہوں گی ویسے ہی جس طرح باپ نے مجھے حُکم دیا ہے۔ پھر یہ عہد جو باپ نے اپنے لوگوں کیساتھ کیا پورا ہو گا اور تب یروشلم پھر میرے لوگوں سے آباد کیا جائے گا اور یہ اُن کی وراثت کی سرزمین ہو گی۔

۲۱ باب

اسرائیل اُس وقت اِکٹھا ہو گا جب مورمن کی کتاب ظاہر ہو گی — امریکہ میں غیر قومیں بحیثیت آزاد لوگ قائم ہوں گی — اگر ایمان لائیں اور فرمانبرداری کریں تو نجات پائیں گے ورنہ وہ کاٹ ڈالے اور فنا کر دیے جائیں گے — اسرائیل نئے یروشلم کی تعمیر کرے گا اور کھوئے ہُوئے قبیلے لوٹ آئیں گے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں، مَیں تُمہیں ایک نشان دیتا ہُوں تاکہ تُم اس وقت کو جان سکو جب یہ باتیں وقوع ہونے کو ہوں گی — تاکہ اپنے لوگوں کو اُنکی طویل پراگندگی سے اِکٹھا کروں گا اور اے اسرائیل کے گھرانے میں اپنا صیہُون اُن کے درمیان پھر سے قائم کروں گا۔

۲- اور دیکھو یہ وہ چیز ہے جو مَیں تُمہیں نشان

کے طور پر دیتا ہُوں — کیونکہ مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ جب یہ باتیں جو تُم سے بیان کرتا ہُوں اور جو باتیں مَیں خود اِس کے بعد بیان کروں گا اور جو باتیں رُوح اُلقدس کے ذریعے باپ تُم پر ظاہر کرے گا، غیر قوموں پر آشکارا کی جائیں گی تاکہ وہ اُن لوگوں کے متعلق جو یعقوب کے گھرانے کا بقیہ ہیں اور میرے اِن لوگوں کی بابت جانیں، جنہیں وہ پراگندہ کریں گے۔

۳- مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ جب باپ کی یہ باتیں اُن پر ظاہر کی جائیں گی اور باپ سے اُن کے وسیلے تُم پر ظاہر کی جائیں گی۔

۴- کیونکہ یہ باپ کی حکمت ہے کہ وہ اِس مُلک میں قائم کئے جائیں اور باپ کی قُدرت کے وسیلے بحثیت آزاد لوگوں کے قائم ہوں تاکہ یہ باتیں اُن کے ذریعے تُمہاری نسل کے بقیہ پر ظاہر ہوں تاکہ باپ کا وہ عہد جو اُس نے اپنے لوگوں کے ساتھ کیا پورا ہوائے اسرائیل کے گھرانے۔

۵- پس جب یہ کام اور کام جو اِسکے بعد تُمہارے درمیان وقوع ہوں گے غیر قوموں کے ذریعے تُمہاری نسل پر ظاہر کیے جائیں گے جو اپنی بدی کے باعث بے اعتقادی میں بھٹکی ہو گی۔

۶- کیونکہ باپ نے یہی مناسب جانا کہ یہ غیر قوموں کے ذریعے ظاہر ہوں تاکہ وہ اپنی قُدرت غیر قوموں پر ظاہر کرے، اِس سبب سے کہ غیر قومیں اگر اپنے دلوں کو سخت نہ کریں تاکہ وہ توبہ کریں اور میرے پاس آئیں اور میرے نام سے بپتسمہ لیں اور میری تعلیم کے حقیقی نکات سے آگاہ ہوں تاکہ وہ میرے لوگوں میں شمار کیے جائیں، اے اسرائیل کے گھرانے۔

۷- اور جب یہ باتیں وقوع ہوں تاکہ تیری نسل اِن باتوں کو جاننے لگے — تو یہ اُنکے لئے ایک نشان ہو گا تاکہ وہ جانیں کہ اُس عہد کو پورا کرنے کے لیے باپ کا کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے جو اُس نے اُن لوگوں سے کیا جو اسرائیل کے گھرانے کے ہیں۔

۸- اور جب وہ دن آئے گا تو ایسا ہو گا کہ بادشاہ اپنے منہ بند کریں گے کیونکہ جو کچھ اُن سے کہا نہ گیا تھا، وہ دیکھیں گے اور جو کچھ اُنہوں نے سُنا نہ تھا، اُس پر غور کریں گے۔

۹- کیونکہ اُس روز میری خاطر باپ ایک کام کرے گا جو اُن کے درمیان ایک نہایت عجیب کام ہو گا اور اُن میں بعض ہوں گے جو اِس کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ آدمی اُن پر اِن باتوں کا اُن کے سامنے اعلان بھی کرے گا۔

۱۰- لیکن دیکھو میرے خادم کی زندگی میرے ہاتھ میں ہو گی، پس وہ اُس کو نقصان نہیں پہنچائیں گے اگرچہ وہ اُن کے سبب گھائل ہو گا۔ لیکن میں اُسے شفا دوں گا اور میں اُنکو بتاؤں گا کہ میری حکمت ابلیس کے مکر سے بڑی ہے۔

۱۱- پس ایسا ہو گا جو کوئی میری باتوں پر ایمان نہیں لائے گا، میں جو یسوع مسیح ہوں، جسکو کہ باپ اُس کے ذریعے غیر قوموں پر ظاہر کرائے گا اور اُسے اختیار دے گا تاکہ اُنہیں وہ غیر قوموں پر ظاہر کرے (یہ اُسی طرح ہو گا جس طرح موسیٰ

نے فرمایا) وہ میرے لوگوں کے درمیان سے جو
کہ عہد کے ہیں، کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۱۲-اور میرے لوگ جو یعقوب کا بقیہ ہیں غیر
قوموں کے درمیان ہوں گے، ہاں اُن کے
درمیان ایسے ہوں گے جیسے شیر ببر جنگل کے
جانوروں میں، جیسے جوان شیر بھیڑوں کے گلّہ
میں جو کہ اگر اُن کے درمیان سے گزرے تو پامال
کرتا اور پھاڑ تا ہے اور کوئی چھڑا نہیں سکتا۔
۱۳-اُنکا ہاتھ اُن کے دشمنوں پر اُٹھے گا اور اُس
کے سب مخالف کاٹ ڈالے جائیں گے۔
۱۴-ہاں غیر قوموں پر افسوس، سوائے اِسکے
کہ وہ توبہ کرلیں کیونکہ باپ فرماتا ہے کہ اُس روز
ایسا ہو گا کہ مَیں تیرے گھوڑوں کو جو تیرے
درمیان ہیں، کاٹ ڈالوں گا اور مَیں تیرے
رتھوں کو نیست کروں گا۔
۱۵-اور تیرے مُلک کے شہروں کو برباد اور
تیرے سب مضبوط مرکزوں کو مسمار کروں گا۔
۱۶-اور مَیں تیرے مُلک سے جادوگری
دور کروں گا اور تجھ میں فالگیر نہ رہیں گے۔
۱۷-تیری کھدی ہُوئی مورتیں اور تیرے
ستون تیرے درمیان سے نیست کر دوں گا اور تو
پھر اپنی دستکاری کی عبادت نہ کرے گا۔
۱۸-اور مَیں تیرے جُھنڈ کو تیرے درمیان سے
اُکھاڑ ڈالوں گا اِسطرح میں تیرے شہروں کو تباہ
کروں گا۔
۱۹-اور ایسا ہو گا کہ تمام جھوٹ اور فریب
کاریاں اور حسد اور جھگڑے اور فریبی کہانتیں اور
حرامکاریاں جاتی رہیں گی۔

۲۰-کیونکہ باپ فرماتا ہے کہ ایسا ہو گا کہ اُس
روز جو توبہ نہیں کریں گے اور میرے پیارے
بیٹے کی طرف رجوع نہیں کریں گے، میں اُنہیں
اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالوں گا، اے اسرائیل
کے گھرانے۔
۲۱-اور مَیں اُن بت پرستوں پر جو شُنوا نہ
ہوں گے اپنا قہر و غضب نازل کروں گا۔
۲۲-لیکن اگر وہ توبہ کریں گے اور میری باتوں
پر کان لگائیں گے اور اپنے دلوں کو سخت نہ کریں
گے تو میں اُن کے درمیان اپنی کلیسیا قائم کروں گا
اور وہ عہد میں شامل ہوں گے اور یعقوب کے اِس
بقیہ میں شمار ہوں گے جنہیں مَیں نے یہ سرزمین
اُن کی وراثت کے لئے دی ہے۔
۲۳-اور وہ میرے لوگوں یعقوب کے بقیہ کی
مدد کریں گے اور اسرائیل کے گھرانے میں سے
جتنے بھی آئیں گے، اُنکی بھی تاکہ وہ ایک شہر تعمیر
کریں جو کہ نیا یروشلم کہلائے گا۔
۲۴-اور پھر وہ میرے لوگوں کی مدد کریں گے
تاکہ وہ تمام جو مُلک کی ساری سطح پر پراگندہ ہُوئے
ہیں، نئے یروشلم میں اِکٹھے ہوں۔
۲۵-اور تب پھر آسمان کی قوت اُن کے درمیان
اُترے گی اور میں بھی درمیان میں ہوں گا۔
۲۶-اور پھر اُس دن باپ کے کام کی ابتدا ہو گی
یعنی اُس وقت اِن لوگوں کے بقیہ میں انجیل کی
منادی کی جائیگی۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں اُس دن
میرے تمام پراگندہ لوگوں میں باپ کے کام کی
ابتدا ہو گی، ہاں یعنی اُن قبیلوں میں جو کھو گئے ہیں،
جنہیں باپ یروشلم سے نکال لایا تھا۔

۲۷-ہاں میرے تمام پراگندہ لوگوں میں کام کی ابتدا ہوگی باپ کے ساتھ جواُن کیلئے راستہ تیار کرے گا جس سے وہ مجھ تک آ سکیں تاکہ وہ میرے نام میں باپ سے دُعا کر سکیں۔

۲۸-ہاں اور تب باپ کے ساتھ راہ تیار کرنے میں تمام قوموں کے درمیان کام کی ابتدا ہو گی، جس سے کہ اُس کے لوگ اپنے گھر یعنی اپنی وراثت کی سرزمین میں اِکٹھے ہوں۔

۲۹-اور وہ تمام قوموں میں سے جائیں گے اور وہ نہ جلدی نکلیں گے اور نہ بھاگنے والوں کی طرح جائیں گے کیونکہ باپ فرماتا ہے کہ میں اُن کے آگے چلوں گا اور مَیں اُنکا چنڈاول ہُوں گا۔

۲۲ باب

آخری ایّام میں صیہون اور اُسکی میخیں قائم کی جائیں گی اور اسرائیلی رحم اور شفقت کے ساتھ اِکٹھے کئے جائیں گے — وہ فتح پائیں گے — موازنہ کیجئے یسعیاہ ۵۴۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱-اور پھر وہی ہو گا جو لکھا ہے، اے بانجھ تُو جو بے اولاد تھی نغمہ سرائی کر تُو جس نے ولادت کا درد برداشت نہیں کیا زور سے چلّا کیونکہ خُداوند فرماتا ہے، بے کس چھوڑی ہُوئی کی اولاد بیاہی کی اولاد سے زیادہ ہے۔

۲-اپنی خیمہ گاہ کو وسیع کر دے اور اُنہیں اپنے مسکنوں کے پردے پھیلانے دے، دریغ نہ کر اپنی ڈوریاں لمبی اور اپنی میخیں مضبوط کر۔

۳-اِسلئے تو دہنی اور بائیں طرف بڑھے گی اور تیری نسل غیر قوموں کی وراث ہو گی اور ویران شہروں کو بسائے گی۔

۴-خوف نہ کر کیونکہ تُو پھر نادم نہ ہو گی، نہ ہی تُو گھبرا کیونکہ پھر تُو رسوا نہ ہو گی، اِسلئے تُو اپنی جوانی کا ننگ بھُول جائے گی اور تُو اپنی جوانی کی عار کو یاد نہ کرے گی اور پھر اپنی بیوگی کی عار کو یاد نہ کرے گی۔

۵-کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے، اُس کا نام لشکروں کا خُداوند ہے اور تیرا فدیہ دینے والا اسرائیل کا قُدوس ہے — وہ تمام رویِ زمین کا خُدا کہلائے گا۔

۶-کیونکہ خُداوند نے تجھکو متروکہ اور رُوح میں آرزدہ عورت کی طرح اور جوانی کی مطلوقہ بیوی کی مانند پھر بلایا ہے جب تیرا انکار کیا گیا، تیرا خُدا فرماتا ہے۔

۷-میں نے ایک دم کے لئے تجھے چھوڑ دیا لیکن رحمت کی فراوانی سے تجھے اِکٹھا کروں گا۔

۸-خُداوند تیرا مخلصی دینے والا فرماتا ہے کہ تھوڑے غصّے میں مَیں نے ایک دم کے لئے تجھ سے منہ چھپایا پر اب دائمی شفقت سے تجھ پر رحم کروں گا۔

۹-کیونکہ میرے لئے یہ طوفان نوح کا سا معاملہ ہے کہ جس طرح مَیں نے قسم کھائی تھی کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ آئے گا، اُسی طرح مَیں نے قسم کھائی ہے کہ مَیں تجھ سے پھر کبھی غضبناک نہ ہُوں گا۔

۱۰-کیونکہ خُداوند تجھ پر رحم کرنے والا یوں فرماتا ہے کہ پہاڑ جاتے رہیں گے اور ٹیلے ٹل

جائیں گے لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے
جاتی نہ رہے گی، اور نہ ہی میرا صُلح کا عہد ٹلے گا۔
۱۱- اے مصیبت زدہ طوفان کی ماری اور تسلّی
سے محروم دیکھ میں تیرے پتھروں کو خوبصورت
رنگوں سے آراستہ کر کے لگاؤں گا اور تیری
بنیاد نیلم سے ڈالوں گا۔
۱۲- اور مَیں تیری کھڑکیوں کو لعلوں اور
تیرے پھاٹکوں کو شب چراغ اور تیری فصیل بیش
قیمت پتھروں سے بناؤں گا۔
۱۳- اور تیرے سب فرزند خُداوند سے تعلیم
پائیں گے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی
کامل ہو گی۔
۱۴- تُو راستبازی سے قائم ہو جائے گی تُو ظُلم
سے دور رہے گی کیونکہ تُو بے خوف ہو گی
اور دہشت سے دور کیونکہ یہ تیرے قریب
نہ آئے گی۔
۱۵- دیکھ وہ یقیناً تیرے خلاف اِکٹھے ہوں گے،
پر میری طرف سے نہیں، جو تیرے خلاف
جمع ہوں گے، وہ تیرے ہی سبب گریں گے۔
۱۶- دیکھ مَیں نے لوہار کو پیدا کیا جو کوئلوں
کی آگ دھونکتا اور اپنے کام کے لئے ہتھیار
نکالتا ہے اور غارت گر کو میں نے پیدا کیا ہے کہ
لوٹ مار کرے۔
۱۷- کوئی ہتھیار جو تیرے خلاف بنایا جائے کام
نہ آئے گا اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلے
گی تُو اُسے مجرم ٹھہرائے گی۔ یہ میراث خُداوند
کے خادموں کی ہے اور اُن کی راستبازی مجھ سے
ہے خُداوند فرماتا ہے۔

۲۳ باب

یسوع یسعیاہ کی باتوں کی تصدیق کرتا ہے — وہ لوگوں کو نبیوں کے کلام میں تلاش کرنے کا حُکم دیتا ہے — قیامت کے متعلق سموئیل لامنی کا کلام اُن کی تواریخ میں شامل کیا جاتا ہے۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور اب دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ تُم
اِن باتوں کو تلاش کرو، ہاں مَیں تُمہیں حُکم دیتا
ہُوں کہ تُم اِن باتوں کو جانفشانی سے تلاش کرو
کیونکہ یسعیاہ کا کلام نہایت اہم ہے۔
۲- کیونکہ اُس نے میرے لوگوں کی بابت جو کہ
اسرائیل کے گھرانے کے ہیں، سب باتوں میں
مختصر ذکر کیا ہے۔
۳- اور سب باتیں جو اُس نے کہیں اُس کے
کہنے کے مطابق ہو چُکی ہیں اور ہوں گی۔
۴- پس میری باتوں پر دھیان دو، وہ باتیں لکھ
لو جو مَیں نے تُمہیں بتائی ہیں اور وہ اپنے وقت
اور باپ کی مرضی کے مطابق غیر قوموں پر ظاہر
ہوں گی۔
۵- اور جو کوئی میری باتوں کو سُنتا اور توبہ کرتا
اور بپتسمہ لیتا ہے صرف وہ ہی نجات پائے گا۔
اور نبیوں کے کلام میں تلاش کرو کیونکہ بہت
سے ہیں، جنہوں نے اِن باتوں کی گواہی دی ہے۔
۶- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں
کہہ چکا تو اُس نے اُن سے دوبارہ کہا، اُن نو
شتوں کو بیان کرنے کے بعد جو اُنہوں نے
پائے تھے، اُس نے اُن سے کہا، دیکھو مَیں
چاہتا ہُوں کہ تُم وہ نوشتے لکھ لو جو کہ تُمہارے
پاس نہیں ہیں۔

۷-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے نیفی سے کہا جو تاریخ تُمہارے پاس ہے یہاں لاؤ۔
۸- اور جب نیفی وہ تواریخ لایا اور اُس کے سامنے رکھی تو اُس نے اُنہیں دیکھا اور کہا۔
۹- مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ مَیں نے اپنے خادم سموئیل لامنی کو حُکم دیا تھا کہ وہ اِن لوگوں کو گواہی دے کہ اُس روز جب باپ میرے وسیلے سے اپنے نام کو جلال بخشے گا، بہتیرے مُقدّسین ہوں گے جو مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے اور بہتوں پر ظاہر ہوں گے اور اُنکی خدمت کریں گے۔ اور اُس نے اُن سے کہا کیا ایسا نہ ہوا تھا؟
۱۰- اور اُس کے شاگردوں نے اُسے جواب دیا اور کہا، ہاں خُداوند، سموئیل نے تیری باتوں کے مطابق نبوّت کی تھی اور وہ سب پوری ہُوئیں۔
۱۱-اور یسوع نے اُن سے کہا، تب تُم نے کیوں یہ بات نہیں لکھی کہ بہت سے مُقدّسین جی اُٹھے اور بہتوں پر ظاہر ہُوئے اور اُن کی خدمت کی؟
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ نیفی کو یاد آیا کہ یہ بات نہیں لکھی گئی تھی۔
۱۳- اور ایسا ہُوا کہ یسوع نے حُکم دیا کہ لکھی جائے، پس جس طرح اُس نے حُکم دیا یہ لکھی گئی۔
۱۴- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع سب نوشتوں کو جو اُنہوں نے لکھے تھے، ایک ساتھ بیان کر چکا تو اُس نے حُکم دیا کہ وہ اُن باتوں کی تعلیم دیں جو اُس نے اُن سے بیان کی تھیں۔

باب ۲۴

خُداوند کا پیامبر دوسری آمد کے لئے راہ تیار کرے گا —— مسیح عدالت کرنے بیٹھے گا —— اسرائیل کو حُکم دیا جاتا ہے کہ وہ دہ یکی اور ہدیے دیا کریں —— یادگاری کی کتاب رکھی جاتی ہے —— موازنہ کیجئے ملاکی ۳۔ قریباً ۳۴ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اُنہیں حُکم دیا کہ اُن باتوں کو لکھیں جو باپ نے ملاکی پر ظاہر کی تھیں، جن کو اُس نے اُنہیں بتانا تھا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُن کے لکھے جانے کے بعد اُس نے اُنہیں بیان کیا۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جو اُس نے اُن کو یہ کہہ کر بتائیں کہ باپ نے ملاکی سے یوں فرمایا —— دیکھو میں اپنا پیامبر بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا اور خُداوند جس کے تُم طالب ہو، ناگہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہو گا یعنی عہد کا وہ پیامبر جس کے تُم آرزومند ہو، دیکھ وہ آئے گا، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔
۲- پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہو گا تو کون کھڑا رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سُنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے۔
۳-اور وہ چاندی کو تانے اور پاک صاف کرنے والے کی مانند بیٹھے گا اور وہ بنی لاوی کو پاک صاف کرے گا اور اُنہیں سونے اور چاندی کی مانند خالص بنائے گا تاکہ وہ راستبازی سے خُداوند کے حضور ہدیے گُزرانیں۔
۴- تب یہودا اور یروشلم کا ہدیہ خُداوند کو پسند آئے گا جیسا ایّام قدیم اور جیسے گزشتہ سالوں میں۔
۵-اور مَیں عدالت کیلئے تُمہارے نزدیک آؤں

گا اور مَیں جادوگروں کے خلاف اور بدکاروں کے خلاف اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف اور اُنکے خلاف بھی جو مزدوروں کو مزدوری نہیں دیتے اور بیواؤں اور یتیموں پر ستم کرتے اور مسافروں سے پیچھا کرتے ہیں اور مجھ سے نہیں ڈرتے مستعد گواہ ہُوں گا، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔

۶- کیونکہ مَیں خُداوند ہُوں تبدیل نہیں ہوتا، اِسی لئے اے بنی یعقوب تُم نیست نہیں ہوئے۔

۷- تُم اپنے باپ دادا کے ایّام ہی سے میری رسوم سے منحرف رہے اور اُنکو نہیں مانا۔ تُم میری طرف رجوع ہو تو مَیں تُمہاری طرف رجوع ہُوں گا۔ لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے، لیکن تُم کہتے ہو کہ ہم کس بات میں رجوع ہوں؟

۸- کیا کوئی آدمی خُدا کو ٹھگے گا؟ پر تُم مجھ کو ٹھگتے ہو۔ بلکہ تُم کہتے ہو کہ ہم نے کس بات مَیں تجھے ٹھگا؟ دہ یکی اور ہدیوں میں۔

۹- پس تُم لعنت سے ملعون ہُوئے ہو کیونکہ تُم نے بلکہ اِس ساری قوم نے مجھے ٹھگا ہے۔

۱۰- پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اِسی سے میرا امتحان کرو، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے کہ مَیں تُم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہُوں کہ نہیں یہاں تک کہ تُمہارے پاس اِسے پانے کے لئے جگہ نہ رہے گی۔

۱۱- اور مَیں تُمہاری خاطر ٹڈی کو ڈانٹوں گا اور وہ تُمہاری زمین کے پھل کو برباد نہ کرے گی نہ ہی تُمہارے تاکستانوں کا پھل کچا جھڑ جائے گا۔ لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔

۱۲- اور سب قومیں تُم کو مبارک کہیں گی کیونکہ تُم ایک دلکش مملکت ہو گے، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔

۱۳- خُداوند فرماتا ہے تُمہاری باتیں میرے خلاف بہت سخت ہیں۔ تو بھی تُم کہتے ہو ہم نے تیری مخالفت میں کیا کہا؟

۱۴- تُم نے تو کہا کہ خُدا کی خدمت کرنا عبث ہے اور لشکروں کے خُداوند کی رسوم پر عمل کرنا اور اُسکے حضور ماتم کرنا لا حاصل ہے؟

۱۵- اور اب ہم مغروروں کو خوش کہتے ہیں، ہاں وہ جو بدی کے کام کرتے ہیں بلکہ خُداوند کو آزمانے پر بھی رہائی پاتے ہیں۔

۱۶- تب وہ خُداوند سے ڈرتے تھے، آپس میں کثرت سے گفتگو کرتے اور خُداوند نے کان لگاے اور سُنا اور اُن کے لئے جو خُداوند سے ڈرتے اور اُس کے نام کو یاد کرتے تھے اُس کے حضور یادگاری کی کتاب لکھی گئی۔

۱۷- اور لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے اُس روز جب مَیں اپنے جواہر جمع کروں گا تو وہ میرے ہوں گے اور مَیں اُن پر ایسا رحیم ہوں گا، جیسے آدمی اپنے خدمت گذار بیٹے پر رحم کرتا ہے۔

۱۸- تب تُم رُجوع لاؤ گے اور صادق اور شریر میں اور خُدا کی خدمت کرنے والے اور خدمت نہ کرنے والے میں امتیاز کرو گے۔

۲۵ باب

مسیح کی دوبارہ آمد پر مغرور اور شریر بُھوسے کی مانند جلیں گے — ایلیاہ اُس عظیم اور ہولناک دن سے قبل واپس آئے گا — موازنہ کیجیئے ملاکی ۴۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- کیونکہ دیکھو دن آتا ہے جو بھٹی کی مانند سوزان ہو گا اور سب مغرور اور ہاں وہ سب جو بدکردار ہیں بُھوسے کی مانند ہوں گے اور دن جو آتا ہے اُن کو ایسے جلائے گا کہ شاخ و بن کچھ نہ چھوڑے گا۔ لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔

۲- لیکن تُم پر جو میرے نام سے ڈرتے ہو، اپنے پروں میں شفا لیے فرزند صداقت طالع ہو گا اور تُم آگے جاؤ گے اور گاؤ خانہ کے بچھڑوں کی طرح بڑھو گے۔

۳- اور تُم شریروں کو پامال کرو گے کیونکہ اس روز جب مَیں یہ کروں گا وہ تُمھارے پاؤں تلے کی راکھ ہوں گے، لشکروں کا خُداوند فرماتا ہے۔

۴- تُم میرے خادم موسیٰ کی شریعت یعنی آئین واحکام جو میں نے حورب پر تمام اسرائیل کے لئے اُسے دیئے، یاد رکھنا۔

۵- دیکھو خُداوند کے عظیم اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ نبی کو تُمھارے پاس بھیجوں گا۔

۶- اور وہ باپ کا دِل بچوں کی طرف اور بچوں کا دِل باپ کی طرف مائل کرے گا مبادا کہ میں آؤں اور زمین کو ملعون کروں۔

۲۶ باب

یسوع شروع سے آخر تک تمام باتوں کو بیان کرتا ہے — شیر خوار اور بچے عجیب باتیں کہتے ہیں جو کہ لکھی نہیں جا سکتی — وہ جو مسیح کی کلیسیا کے ہیں اُن کی تمام چیزیں مشترک ہیں۔ قریباً ۳۴ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں اُن سے کہہ چکا تو اُس نے ہجوم سے اُن کے معنی بیان کیے اور اُس نے کیا بڑی کیا چھوٹی سب باتوں کے معنی بیان کیے۔

۲- اور اُس نے فرمایا، باپ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ یہ نوشتے جو تُمھارے پاس نہیں ہیں، میں تُمھیں دوں کیونکہ یہ اُسکی حکمت ہے کہ وہ آئیندہ نسلوں کو دیئے جائیں۔

۳- اور اُس نے شروع سے لے کر اُس کے جلال کے ساتھ آنے کے وقت تک سب باتوں کے معنی بیان کیے — ہاں تمام باتوں کے بارے میں جو روی زمین پر واقع ہوں گی بلکہ عناصر کا حرارت کی شدت سے پگھل جانے کا بھی اور کہ زمین طومار کی مانند لپیٹی جائے گی اور آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔

۴- اور اُس عظیم اور آخری دن کے آنے تک جب سب لوگ اور سب قبیلے اور سب قومیں اور زبانیں خُدا کے سامنے اپنے اُن کاموں کی عدالت کے لئے کھڑے ہوں گے، خواہ وہ اچھے تھے خواہ بُرے۔

۵- اگر وہ اچھے ہُوئے تو دائمی زندگی کی قیامت کی طرف اور اگر بُرے ہُوئے تو سزا کی قیامت کی طرف ایک ہی طرح سے رحم اور انصاف اور

پاکیزگی کے مطابق جو مسیح میں ہے جو کہ بنائے عالم سے پیشتر تھا، ایک، ایک ہاتھ اور دوسرا، دوسرے ہاتھ ہو گا۔

۶- اور یہ کہ اب اُن باتوں کا سواں حصّہ بھی اِس کتاب میں نہیں لکھا جا سکتا جنکی در حقیقت یسوع نے لوگوں کو تعلیم دی۔

۷- لیکن دیکھو جو تعلیم اُس نے لوگوں کو دی، اُسکا بیشتر حصّہ نیفی کے اُوراق پر لکھا ہے۔

۸- اور یہ باتیں جو مَیں نے لکھی ہیں، اُن باتوں کا تھوڑا حصّہ ہیں جسکی تعلیم اُس نے لوگوں کو دی اور مَیں نے اُنہیں اِس ارادہ سے لکھا تاکہ اُن باتوں کے مطابق جو یسوع نے کہیں، غیر قوموں کے ذریعے اُن لوگوں تک پھر لائی جائیں۔

۹- اور جب وہ اِسے پالیں جسکا کہ اپنا ایمان آزمانے کے واسطے اُن کے پاس پہلے سے ہونا ضروری ہے اور اگر ایسا ہو کہ وہ اِن باتوں پر ایمان لائیں، تب اُن پر اور بھی عظیم چیزیں ظاہر کی جائیں گی۔

۱۰- اور اگر ایسا ہو کہ وہ اِن باتوں پر ایمان نہ لائیں تو اُنہیں عظیم تر چیزوں سے محروم رکھ کر ملعون کیا جائے گا۔

۱۱- دیکھو مَیں یہ سب باتیں لکھنے کو تھا جو نیفی کے اُوراق پر کندہ تھیں، لیکن خُداوند نے یہ کہہ کر مجھے منع کیا کہ مَیں اپنے لوگوں کے ایمان کو آزماؤں گا۔

۱۲- اِسلئے مَیں مورمن وہ باتیں لکھتا ہُوں جن کا خُداوند نے مجھے حُکم دیا۔ اور اب مَیں مورمن اپنی باتیں ختم کرتا ہُوں اور وہ باتیں لکھنی شروع کرتا ہُوں جن کا مجھے حُکم دیا گیا ہے۔

۱۳- پس مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جان لو کہ خُداوند نے در حقیقت تین دن کے عرصہ تک لوگوں کو تعلیم دی اور اُس کے بعد اُس نے خود کو اُن پر اکثر ظاہر کیا اور اکثر روٹی توڑی اور اِسے برکت دی اور اُنہیں دیتا رہا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے ہجوم کے بچوں کو جن کا مَیں نے کہا تعلیم دی اور خدمت کی اور اُس نے اُن کی زبانوں کو کھولا اور اُنہوں نے اپنے والدوں سے حیرت انگیز اور عجیب باتیں کیں، اُن باتوں سے زیادہ حیرت انگیز جو وہ لوگوں پر ظاہر کر چکا تھا اور اُس نے اُنکی زبانوں کو کھولا تاکہ وہ بول سکیں۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اِسکے بعد وہ آسمان پر چلا گیا تھا— کہ دُوسری مرتبہ اُس نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا اور باپ کے پاس جا چکا تھا، اُنکے تمام بیماروں کو شفا دینے کے بعد اور اُنکے لنگڑوں کو اور اُنکے اندھوں کی آنکھیں کھولیں اور اُنکے بہروں کے کان کھولے اور بلکہ اُنکے درمیان ہر قسم کی شفا دے چکا تھا اور ایک آدمی کو مُردوں میں سے زندہ کیا اور اُنکو اپنی قُدرت دکھا چکا تھا اور باپ کے پاس جا چکا تھا۔

۱۶- دیکھو اگلے دن ایسا ہُوا کہ ہجوم اِکٹھا ہوا اور اُنہوں نے اِن بچوں کو دیکھا اور سُنا، ہاں شیر خواروں نے بھی اپنے منہ کھولے اور عجیب باتیں کہیں اور جو باتیں اُنہوں نے کہیں منع کیا گیا کہ کوئی آدمی اُنہیں نہ لکھے۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اُن شاگردوں نے جنہیں یسوع نے چُنا تھا اُسی وقت سے جتنے اُن کے

پاس آئے تعلیم اور بپتسمہ دینے لگے اور جتنوں نے یسوع کے نام میں بپتسمہ لیا رُوح اُلقدس سے بھر گئے۔

۱۸-اور اُن میں سے بہتیروں نے نا قابل بیان باتیں دیکھیں اور سُنیں جن کو لکھنا جائز نہیں ہے۔

۱۹-اور اُنہوں نے ایک دوسرے کو تعلیم دی اور خدمت کی اور اُن کی ساری چیزیں مشُترک تھیں، ہر ایک شخص ایک دوسرے کے ساتھ انصاف سے پیش آتا تھا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُن سب باتوں پر اُسی طرح عمل کیا جس طرح یسوع نے اُنہیں حُکم دیا تھا۔

۲۱-اور وہ جنہوں نے یسوع کے نام میں بپتسمہ لیا مسیح کی کلیسیا کہلائے۔

---

۲۷ باب

یسوع کلیسیا کو اپنے نام سے کہلوانے کا حُکم دیتا ہے — اُسکی انجیل اُسکے مشن اور کفّارہ بخش قربانی پر مشتمل ہے — انسانوں کو توبہ کرنے اور بپتسمہ لینے کا حُکم دیا جاتا ہے تاکہ رُوح اُلقدس کے ذریعے مخصوص ہوں — اُنہیں یسوع کی مانند بننا ہے۔ قریباً ۳۴-۳۵ ب م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع کے شاگرد سفر کر رہے تھے، اُن باتوں کی منادی کر رہے تھے جو اُنہوں نے دونوں سُنی اور دیکھی تھیں اور یسُوع کے نام میں بپتسمہ دے رہے تھے، ایسا ہوا کہ شاگرد اِکٹھے ہوگئے تھے اور سر گرمی سے دُعا کرنے اور روزہ رکھنے میں متحد تھے۔

۲-اور یسوع نے دوبارہ اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا کیونکہ وہ اُس کے نام میں باپ سے دُعا کر رہے تھے اور یسوع آیا اور اُن کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اُن سے کہنے لگا تُم کیا چاہتے ہو کہ میں تُمہیں دوں؟

۳-اور اُنہوں نے اُس سے کہا خُداوند ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمیں وہ نام بتائے جس سے ہم اِس کلیسیا کو پکاریں کیونکہ اِس معاملے کی بابت لوگوں میں تکرار ہے۔

۴-اور خُداوند نے اُن سے کہا، مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں کہ لوگ کیوں اِس بات کی بابت بڑبڑاتے اور تکرار کرتے ہیں۔

۵-کیا اُنہوں نے صحیفے نہیں پڑھے، جو تُمہیں بتاتے ہیں کہ مسیح ہی کا نام اپنے پر لو جو کہ میرا نام ہے؟ کیونکہ یوم آخر تُم اِسی نام سے پکارے جاؤ گے۔

۶-اور جو کوئی اپنے پر میرا نام لیتا اور آخر تک برداشت کرتا ہے وہی یوم آخر میں نجات پائے گا۔

۷-پس تُم جو کچھ کرو میرے نام میں کرنا، اِسلئے تُم کلیسیا کو بھی میرے ہی نام سے پکارنا اور تُم باپ سے میرے نام سے دُعا کرنا اور وہ میری خاطر کلیسیا کو برکت دے گا۔

۸-اور یہ میری کلیسیا کیسے ہو سکتی ہے جب تک کہ وہ میرے نام سے نہیں کہلاتی؟ کیونکہ اگر کلیسیا موسیٰ کے نام سے کہلاتی ہے تو پھر یہ موسیٰ کی کلیسیا ہُوئی یا اگر یہ کسی آدمی کے نام سے کہلاتی ہے تو یہ اُسی آدمی کی کلیسیا ہُوئی، لیکن اگر یہ میرے نام سے کہلائے تو پھر یہ میری کلیسیا ہے، اگر یہ ایسا ہے تو اُسکی تعمیر میری انجیل پر ہے۔

۹-مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں کہ تُم میری انجیل پر

تعمیر کئے گئے ہو، پس جو کام کرو میرے نام سے کرو، اِسلئے اگر تُم باپ سے کلیسا کیلئے میرے نام میں دُعا کرو تو باپ تُمہاری سُنے گا۔

۱۰-اور اگر ایسا ہو کہ کلیسیا کی تعمیر میری انجیل پر ہو تو باپ اپنے کام اِسکے ذریعے ظاہر کرے گا۔

۱۱-لیکن اگر اِس کی تعمیر میری انجیل پر نہیں ہوئی اور اِس کی تعمیر آدمیوں کے کاموں یا ابلیس کے کاموں پر ہے تو مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں، اُن کی خوشی صرف ایک ہی موسم ہو گی اور رفتہ رفتہ انجام قریب آئے گا اور وہ کاٹے اور اُس آگ میں ڈالے جائیں گے جہاں سے واپسی محال ہے۔

۱۲-کیونکہ اُن کے اعمال اُنکا پیچھا کرتے ہیں، پس یہ اُن کے اعمال کا سبب ہے کہ وہ کاٹے جاتے ہیں، اِس لئے وہ باتیں یاد رکھو جو مَیں نے تُمھیں بتائی ہیں۔

۱۳-دیکھو مَیں نے تُمھیں اپنی انجیل دی ہے اور یہی وہ خوشخبری ہے جو مَیں نے تُمھیں دی ہے —— کہ مَیں دُنیا میں اپنے باپ کی مرضی پوری کرنے آیا ہُوں کیونکہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔

۱۴-اور میرے باپ نے مجھے بھیجا کہ مَیں صلیب پر لٹکایا جاؤں اور صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد تمام آدمیوں کو اپنی طرف کھینچ لُوں، جس طرح کہ مَیں آدمیوں کے ذریعے اُوپر کھینچا گیا بالکل اُسی طرح آدمی اپنے اعمال کی عدالت کے واسطے خواہ اچھے ہوں یا بُرے، میرے حضور کھڑے ہونے کے لئے باپ کے وسیلے اُٹھائے جائیں ——

۱۵-اور اِسی واسطے مَیں اُوپر اُٹھایا گیا ہُوں، پس مَیں باپ کی قُدرت کے مطابق سب انسانوں کو اپنی طرف کھینچوں گا تاکہ اُنکے اعمال کے مطابق اُنکی عدالت ہو۔

۱۶-اور ایسا ہو گا جو کوئی توبہ کرتا اور میرے نام میں بپتسمہ لیتا ہے معمور ہو گا اور اگر وہ آخر تک برداشت کرتا ہے تو دیکھو جب مَیں دُنیا کی عدالت کے لئے کھڑا ہُوں گا تو باپ کے سامنے اُسے اُس دن بے قصور ٹھہراؤں گا۔

۱۷-اور وہ جو آخر تک برداشت نہیں کرتے وہی ہیں جو کاٹے اور آگ میں ڈالے جاتے ہیں، جہاں سے باپ کے عدل کے سبب وہ کبھی لوٹ نہیں سکتے۔

۱۸-اور یہ وہی کلام ہے جو اُس نے بنی آدم کو دیا۔ اور اِسی سبب سے وہ اُن باتوں کو جو اُس نے بتائی ہیں پوری کرتا ہے اور وہ جھوٹ نہیں کہتا بلکہ اپنی تمام باتیں پوری کرتا ہے۔

۱۹-اور کوئی ناپاک چیز اُس کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتی، سو کوئی اُسکے مسکن میں داخل نہیں ہو سکتا، سوائے اُنکے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ اور اپنے ایمان اور آخر تک وفاداری کی بدولت میرے خون سے اپنے لباس کو دھویا ہے۔

۲۰-اب یہی حُکم ہے کہ زمین کی ساری انتہاؤ تُم توبہ کرو اور میرے پاس آؤ اور میرے نام میں بپتسمہ لو تاکہ رُوح اُلقدس پا کر پاک ہو تاکہ آخری دن تُم میرے سامنے بے عیب ٹھہرائے جاؤ۔

۲۱-مَیں تُم سے سچّ سچّ کہتا ہُوں، یہ میری انجیل ہے اور تُمھیں اُن باتوں کا علم ہے جو تُمھیں میری کلیسیا میں لازمی کرنی ہیں کیونکہ تُم نے مجھے جو

کام کرتے دیکھا وہی تُم بھی کرنا، اِسلئے جو کچھ تُم
نے مجھے کرتے دیکھا ہے بالکل ویسا ہی کرنا۔
۲۲- پس مُبارک ہو تُم اگر تُم یہ کام کرتے ہو،
اِسلئے کہ تُم آخری دِن اُٹھا لئے جاؤ گے۔
۲۳- سوائے اُن باتوں کے جو منع کی گئی ہیں، وہ
باتیں لکھو جو تُم نے دیکھی اور سُنی ہیں۔
۲۴- اِن لوگوں کے وہ کام لکھو جو ہوں گے جس
طرح کہ دوسروں نے جو ماضی میں تھے، لکھا ہے۔
۲۵- کیونکہ دیکھو اُن کتابوں میں سے جو لکھی
گئی ہیں اور جو لکھی جائیں گی اِن لوگوں کی عدالت
ہو گی کیونکہ اُن کے ذریعے ہی اُن کے کام لوگوں
پر ظاہر کیے جائیں گے۔
۲۶- اور دیکھو سب چیزیں باپ کے وسیلے لکھی
گئی ہیں، اِس لئے جو کتابیں لکھی جائیں گی اُن سے
دُنیا کی عدالت ہو گی۔
۲۷- اور کیا تُم جانتے ہو کہ اُس عدل کے
مطابق جو مَیں تُمہیں بتاؤں گا جو کہ راست ہو گا تُم
اِن لوگوں کے منصف ہو گے۔ پس تُمہیں کیسا
انسان ہونا چاہیے؟ مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں بالکل
ویسا جیسا کہ مَیں ہُوں۔
۲۸- اور اب مَیں باپ کے پاس جاتا ہُوں۔ اور
مَیں تُم سے سچّ کہتا ہُوں تُم باپ سے میرے نام
میں جو کچھ مانگو گے تُمہیں دیا جائے گا۔
۲۹- پس مانگو اور تُمہیں دیا جائے گا، کھٹکھٹاؤ اور
تمہارے واسطے یہ کھولا جائے گا کیونکہ جو مانگتا
ہے پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا
جائے گا۔
۳۰- اور اب دیکھو تُمہارے اور اِس نسل کے
سبب بھی، ہاں مَیں بہت زیادہ خوش ہُوں اور ہاں
پھر باپ اور سب پاک فرشتے بھی تُمہارے
اور اِس نسل کے سبب شادمانی کرتے ہیں کیونکہ
اُن میں سے کوئی بھی نہیں کھویا۔
۳۱- دیکھو مَیں چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کیونکہ میر
ی مراد اُن سے ہے جو اِس نسل سے ابھی زندہ
ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی کھویا نہیں اور مَیں
اِن کے سبب خوشی سے معمور ہُوں۔
۳۲- لیکن دیکھو اِس نسل سے چوتھی نسل کے
سبب میں غمگین ہوں کیونکہ وہ اُنہیں ہلاکت کے
فرزند کی طرح اسیر کر کے لے گیا کیونکہ وہ مجھے
سونے اور چاندی کے عوض بیچ دیں گے اور اُس
چیز کیلئے جس کو کیڑا خراب کرتا ہے اور چور نقب
لگاتے اور چوری کرتے ہیں۔ اور اُس روز
مَیں اُنکے کام اُن کے سروں پر لوٹا کر اُنہیں سزا
دوں گا۔
۳۳- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع نے یہ باتیں ختم
کیں، اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا تُم تنگ
دروازے سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ تنگ اور
سکڑا ہے جو زندگی کی طرف جاتا ہے اور اُسے پانے
والے تھوڑے ہیں، لیکن وہ دروازہ کُھلا اور وہ
راستہ کُشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے اور اُس پر
جانے والے بہت ہیں، یہاں تک کہ وہ رات آتی
ہے جب کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

باب ۲۸

بارہ میں سے نو کیسا تھ اُنکی خواہش کے مطابق مرنے کے
بعد مسیح کی بادشاہی میں وراثت کا وعدہ کیا جاتا ہے ––– تین

نفیوں کی خواہش کے مطابق اُنہیں موت پر اختیار دیا جاتا ہے تاکہ وہ مسیح کی دوبارہ آمد تک زمین پر رہیں — وہ بدل جاتے ہیں اور اُن چیزوں کو پڑھتے ہیں جن کا بولنا روا نہیں اور اب وہ انسانوں کے درمیان خدمت کرتے ہیں۔ قریباً ۳۴-۳۵ ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کہہ چکا تو وہ شاگردوں سے باری باری یہ کہہ کر ہمکلام ہوا تُم مجھ سے کس بات کی خواہش کرتے ہو کہ میں باپ کے پاس چلے جانے کے بعد تُمہارے لئے کروں؟

۲- اور اُن تین کے علاوہ وہ سب اُس سے ہمکلام ہو کر کہنے لگے: ہماری خواہش ہے کہ ہماری وہ خدمت جس کے لئے تُو نے ہمیں بُلایا ہے وہ ختم ہونے اور انسانی زندگی گُزارنے کے بعد ہم جلد تیرے پاس تیری بادشاہی میں آئیں۔

۳- اور اُس نے اُن سے کہا، مبارک ہو تُم کیونکہ تُم نے مجھ سے اِس بات کی خواہش کی، پس جب تُم بہتر برس کے ہو جاؤ گے تو تُم میری بادشاہی میں آؤ گے اور تُم میرے ساتھ سکونت کرو گے۔

۴- اور جب وہ اُن سے کلام کر چکا تو وہ تین کیطرف مُڑا اور اُن سے کہنے لگا تُم کیا چاہتے ہو کہ مَیں باپ کے پاس جانے کے بعد تُمہارے واسطے کروں؟

۵- وہ اپنے دلوں میں پریشان ہُوئے کیونکہ اُنہیں اُس سے وہ بات کہنے کی جُرأت نہ ہُوئی جس کی اُنہیں خواہش تھی۔

۶- اور اُس نے اُن سے کہا، دیکھو مَیں تُمہارے خیالات کو جانتا ہُوں اور تُم نے اُس چیز کی خواہش کی ہے جس کی میرے پیارے، یوحنا نے بھی مجھ سے کی تھی، جو میری خدمت کے دوران یہودیوں کے ہاتھوں میرے صلیب پر چڑھائے جانے سے پہلے، میرے ساتھ تھا۔

۷- اِس لئے تُم زیادہ مبارک ہو کیونکہ تُم کبھی موت کا ذائقہ نہ چکھو گے بلکہ تُم بنی آدم کیساتھ باپ کے سب کاموں کو دیکھنے کے لئے زندہ رہو گے بلکہ باپ کی مرضی کے مطابق سب باتیں پوری ہونے تک جب میں آسمان کی قوتوں کے ساتھ جلال میں آؤں گا۔

۸- اور تُم کبھی بھی موت کا درد برداشت نہیں کرو گے بلکہ جب میں اپنے جلال میں آؤں گا تو تُم پلک جھپکتے ہی فنا سے بقا میں تبدیل ہو جاؤ گے اور تب تُم میرے باپ کی بادشاہی میں برکت پاؤ گے۔

۹- اور پھر جب تک تُم مجسم ہو تُمہیں تکلیف نہ ہو گی نہ ہی غم، سوائے دُنیا کے گناہوں کے سبب اور مَیں یہ سب باتیں اِس واسطے کروں گا کہ تُم نے مجھ سے خواہش کی ہے اور تُمہاری خواہش ہے کہ تُم بنی نوع انسان کی رُوحوں کو میرے پاس اُس وقت تک لاؤ جب تک کہ دُنیا کا وجود باقی ہے۔

۱۰- اور اِس سبب تُم خوشی سے معمور ہو گے اور تُم میرے باپ کی بادشاہی میں بیٹھو گے، ہاں تُمہاری خوشی کامل ہو گی جس طرح باپ نے مجھے بھرپور خوشی بخشی ہے اور تُم میری مانند ہو گے اور مَیں باپ کی مانند ہُوں اور باپ اور مَیں ایک ہیں۔

۱۱- اور رُوح اُلقدس باپ کی اور میری گواہی دیتا ہے اور باپ میری خاطر بنی آدم کو رُوح اُلقدس بخشتا ہے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب یسوع یہ باتیں کر چکا تو

سوائے اِن تین کے جنہیں رہنا تھا، اُس نے ہر ایک کو اپنی اُنگلی سے چھوا اور پھر وہ چلا گیا۔

۱۳- اور دیکھو آسمان کُھل گیا اور وہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے اور اُنہوں نے نا قابل بیان باتیں دیکھیں اور سُنیں۔

۱۴- اور اُنہیں کلام کرنے سے منع کر دیا گیا نہ ہی اُنہیں اختیار دیا گیا کہ وہ اِن باتوں کا جو اُنہوں نے دیکھیں اور سُنی بیان کریں۔

۱۵- اور وہ بتا نہیں سکتے تھے کہ آیا وہ جسم میں تھے یا جسم کے بغیر کیونکہ اُنہیں لگتا تھا جیسے اُن کی صورت جلالی ہوگئی ہو، وہ اِس فانی بدن سے غیر فانی حالت میں بدل گئے ہیں کہ وہ خُدا کی چیزوں کو دیکھ سکتے۔

۱۶- لیکن ایسا ہُوا اُنہوں نے دوبارہ روی زمین پر خدمت کی، لیکن اُنہوں نے اُس حُکم کے باعث جو اُنہیں آسمان پر دیا گیا تھا، وہ باتیں نہ سکھائیں جو اُنہوں نے سُنی اور دیکھیں تھیں۔

۱۷- اور اب میں نہیں جانتا آیا اُس دن سے جب اُنہوں نے جلالی صورت پائی، وہ فانی تھے یا غیر فانی۔

۱۸- لیکن اِس تاریخ کے مطابق جو لکھی گئی ہے مَیں اتنا جانتا ہُوں —— کہ وہ مُلک کی سطع پر گئے اور سب لوگوں کی خدمت کی اور جتنوں نے اُن کی منادی پر یقین کیا، اُنہوں نے اُنہیں متحد کرتے ہُوئے بپتسمہ دے کر کلیسیا میں شامل کیا اور جتنوں نے بپتسمہ لیا رُوح لقُدس پایا۔

۱۹- اور جو کلیسیا سے تعلق نہ رکھتے تھے، اُنہوں نے اُن کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ اور قید خانے اُنہیں گرفت میں نہ رکھ سکے، اِسلئے کہ وہ ٹوٹ کر ٹکڑے ہوگئے۔

۲۰- اور وہ کھائیوں میں پھینکے گئے بلکہ اُنہوں نے خُدا کے کلام سے زمین کو ٹھوکر ماری، اِس طرح کہ وہ اُس کی قُدرت سے زمین کی گہرائیوں سے بھی نکل آئے اور پس وہ اُنہیں گڑھوں میں بھی زندہ درگور نہ کر سکے۔

۲۱- اور اُنہیں تین مرتبہ بھٹی میں ڈالا گیا اور اُنہیں کوئی نقصان نہ پہنچا۔

۲۲- اور دو مرتبہ اُنہیں جنگلی درندوں کی ماند میں پھینکا گیا اور دیکھو وہ درندوں کیساتھ اِس طرح کھیلتے تھے جس طرح بچہ دودھ پیتی بھیڑ کے ساتھ کھیلتا ہو اور کوئی نقصان نہ اُٹھاتا ہو۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ یوں وہ نیفی کے تمام لوگوں میں گئے اور مُلک کی سطع پر لوگوں میں مسیح کی انجیل کی منادی کی اور وہ خُداوند کی طرف رجوع لائے اور مسیح کی کلیسیا میں متحد ہُوئے اور یوں یسوع کی باتوں کے مطابق اُس نسل کے لوگوں نے برکت پائی۔

۲۴- اور اب مَیں مورمن تھوڑی دیر کے لئے اُن کے متعلق بات ختم کرتا ہُوں۔

۲۵- دیکھو مَیں اُن کے نام لکھنے کو تھا جنہوں نے موت کا ذائقہ کبھی نہ چکھنا تھا لیکن خُداوند نے مجھے منع کر دیا، پس میں نے اُن کے متعلق نہ لکھا تاکہ وہ دُنیا کی نظر سے پوشیدہ رہیں۔

۲۶- لیکن دیکھو میں نے اُنہیں دیکھا ہے اور اُنہوں نے میری خدمت کی ہے۔

۲۷-اور دیکھو وہ غیر قوموں کے درمیان ہُوں گے اور غیر قومیں اُنہیں نہ جانیں گی۔
۲۸- وہ یہودیوں کے درمیان بھی ہوں گے اور یہودی اُنہیں نہ جانیں گے۔
۲۹- اور ایسا ہو گا جب خُداوند اپنی حکمت کے مطابق دیکھے گا کہ وہ اسرائیل کے تمام پراگندہ قبیلوں اور سب قوموں، قبیلوں، زبانوں اور لوگوں کو تعلیم دیں اور اُن میں سے بہت سی جانوں کو یسوع کے پاس لائیں تاکہ اُن کی خواہش اور خُدا کی قائل کرنے والی قُدرت جو اُن میں تھی پوری ہو۔
۳۰-اور وہ خُداوند کے فرشتوں کی مانند ہیں اور اگر وہ یسوع کے نام میں باپ سے دُعا کریں گے تو وہ اپنے آپکو کسی بھی شخص پر ظاہر کر سکتے ہیں، جو اُنہیں نیک لگے۔
۳۱- پس وہ بڑے بڑے اور عجیب کام کریں گے، اُس عظیم اور آنے والے دن سے پہلے جب تمام لوگ یقیناً مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔
۳۲-ہاں وہ یومِ عدالت سے پہلے غیر قوموں میں بھی بڑے بڑے اور عجیب کام کریں گے۔
۳۳- اور اگر تُمہارے پاس وہ سارے صحیفے ہوتے جو مسیح کے تمام عجیب کاموں کا حال بتاتے ہیں تو تُم مسیح کے کلام کے مطابق جانتے کہ یہ باتیں ضرور واقع ہوں گی۔
۳۴-اور افسوس اُس پر جو یسوع کی باتوں اور اُن کی باتوں پر بھی، جنہیں اُس نے چُنا اور اُن میں بھیجا کان نہیں لگاتے کیونکہ جو بھی یسوع کی باتوں اور اُنکی باتوں کا بھی اِنکار کرتا ہے، جنہیں اُس نے بھیجا، پس یومِ آخر کو وہ بھی اُنکا اِنکار کرے گا۔
۳۵-اور اُن کے لئے بہتر یہی تھا کہ وہ پیدا نہ ہوتے، سو تُم کیا سمجھتے ہو کہ تُم برہم خُدا کے انصاف سے بچ جاؤ گے جسے آدمیوں نے پاؤں تلے روندا تاکہ اُس کے وسیلے نجات آئے؟
۳۶- اور اب دیکھو جیسا کہ مَیں نے اُن کے متعلق کہا، جنہیں خُداوند نے چُنا، ہاں یعنی وہ تین جو آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے، میں نہیں جانتا کہ وہ فنا سے بقا میں تبدیل ہوئے ——
۳۷- لیکن دیکھو چونکہ میں نے لکھا، سو مَیں نے خُداوند سے دریافت کیا اور اُس نے یہ مجھ پر ظاہر کیا کہ اُن کے جسموں کا تبدیل ہونا ضروری تھا ورنہ یہ ہو تاکہ اُنہیں موت کا مزہ چکھنا پڑتا۔
۳۸- پس اُن کے جسموں کو اِسلئے تبدیل کیا گیا تاکہ وہ موت کا مزہ نہ چکھیں تاکہ دُنیا کے گناہوں کے سوا، اُنہیں کوئی تکلیف اور دُکھ نہ ہو۔
۳۹- اب یہ تبدیلی اُس کے برابر نہیں جو یومِ آخر میں واقع ہو گی لیکن اُن کو تبدیل کیا گیا، اِس طرح کہ شیطان اُن پر غلبہ نہ پائے تاکہ وہ اُن کو آزما نہ سکے اور وہ جسم میں مخصوص کیے گئے تھے تاکہ زمین کی قوتیں اُن پر غالب نہ آسکیں۔
۴۰- اور اُنہیں مسیح کے یومِ عدالت تک اِسی حالت میں رہنا تھا اور اُس روز اُن میں اِس سے بھی بڑی تبدیلی ہونے کو ہے، باپ کی بادشاہی میں جا کر پھر کبھی نہ لوٹنے کے لئے اِستقبال ہونے

والا ہے، بلکہ خُدا کے ساتھ ابد تک سکونت کرنے والے ہیں۔

۲۹ باب

مورمن کی کتاب کا ظاہر ہونا ایک نشان ہے کہ خُداوند نے اِسرائیل کو اِکٹھا کرنا اور اپنے عہود کو پورا کرنا شروع کر دیا ہے —— وہ جو اُسکے آخری ایّام کے مکاشفوں اور نعمتوں کا انکار کریں گے ملعون ہوں گے۔ قریباً ۳۴-۳۵ب م۔

۱-اور اب دیکھو مَیں، تمہیں بتاتا ہُوں کہ جب خُدا اپنی حکمت کے مطابق مناسب جانے گا کہ یہ باتیں غیر قوموں پر اُس کے کلام کے مطابق ظاہر کیں جائیں، تب تُم جان لینا کہ وہ عہد جو باپ نے اُن کی میراث کی سرزمینوں کی بحالی کے متعلق بنی اسرائیل کے ساتھ کیا تھا، پورا ہونا شروع ہو چکا ہے۔

۲-اور تُم جانو گے کہ خُداوند کی وہ باتیں جو اُس نے نبیوں کی معرفت کہیں، ساری پوری ہوں گی اور تُمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خُداوند بنی اسرائیل کے پاس آنے میں دیر کرتا ہے۔

۳-اور تُمہیں اپنے دلوں میں یہ خیال لانے کی ضرورت بھی نہیں کہ جو باتیں کہی گئیں باطل ہیں، کیونکہ دیکھو خُداوند اپنے عہد کو یاد رکھے گا جو اُس نے اپنے لوگوں اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ کیا ہے۔

۴-اور جب تُم یہ باتیں اپنے درمیان ہوتے دیکھو تو پھر تُم خُداوند کے کاموں کا اور انکار مت کرنا کیونکہ اُس کے انصاف کی تلوار اُسکے دائیں ہاتھ میں ہے اور دیکھو اُس روز اگر تُم اُس کے کاموں کا انکار کرو گے تو یہ جلد تُم پر غالب آئے گی۔

۵-اُس پر افسوس جو خُداوند کے کاموں کا انکار کرتا ہے، ہاں اُس پر افسوس جو مسیح اور اُس کے کاموں کا انکار کرے گا۔

۶-ہاں اُس پر افسوس جو خُداوند کے مکاشفوں کا انکار کرے گا اور جو کہے گا کہ خُداوند اب مکاشفے سے یا نبوّت سے یا نعمتوں سے یا زبانوں یا شفاؤں سے یا رُوح اُلقدس کی قُدرت کے ذریعے کام نہیں کرتا۔

۷-ہاں اور اُس پر افسوس جو اُس دن نفع کے لئے کہے کہ یسوع مسیح نے کوئی معجزہ نہیں کیا کیونکہ جو ایسا کرے گا ہلاکت کے فرزند کی مانند ہو گا، کیونکہ مسیح کے کلام کے مطابق اُسکے لئے کوئی رحم نہیں۔

۸-ہاں اور اب تُم یہودیوں اور نہ اسرائیلیوں کے گھرانے کے بقیہ میں سے کسی کا انکار کرنا، نہ سسکارنا اور نہ اُن پر ٹھٹھا کرنا کیونکہ دیکھو خُداوند اُن کے ساتھ اپنے عہد کو یاد رکھتا ہے اور وہ اُن کے ساتھ اپنے قول کے مطابق سلوک کرے گا۔

۹-پس تُم یہ مت خیال کرو کہ تُم خُداوند کے دائیں ہاتھ کو بائیں طرف موڑ سکو گے تاکہ وہ اُس عہد کو پورا کرنے کے لئے جو اُس نے اسرائیل کے گھرانے سے کیا، عدالت عمل میں نہ لائے۔

۳۰ باب

آخری ایّام کی غیر قوموں کو توبہ کرنے اور مسیح کے پاس آنے اور اسرائیل کے گھرانے میں شمار ہونے کا حُکم دیا جاتا ہے۔ قریباً ۳۴-۳۵ب م۔

۱-اے غیر قومو، کان لگاؤاور زندہ خُدا کے بیٹے یسوع مسیح کا کلام سُنو، جو اُس نے مجھے حُکم دیا کہ تُمہاری بابت کہوں، کیونکہ دیکھواُس نے مجھے حُکم دیا کہ مَیں یہ کہتے ہُوئے لکھوں۔

۲- تمام غیر قومو، اپنی بُری روشوں سے باز آؤ اور اپنے بُرے کاموں، اپنی دغابازیوں اور فریب کاریوں اور اپنی حرامکاریوں اور اپنی خُفیہ مکروہات اور اپنی بت پرستیوں اور اپنی خونریزیوں اور اپنی فریبی کہانتوں اور اپنے حسد اور اپنے جھگڑوں اور اپنی سب بدی اور مکروہات سے توبہ کرو اور میری طرف رجوع لاؤ اور میرے نام میں بپتسمہ لو تاکہ تُم اپنے گناہوں کی معافی پاؤ اور رُوح اُلقدس سے معمور ہو تاکہ تُمہارا شمار میرے اُن لوگوں میں ہو، جو اسرائیل کے گھرانے کے ہیں۔

۴ نیفی
نیفی کی کتاب

جو کہ نیفی کا بیٹا ہے — یسوع مسیح کے شاگردوں میں سے ایک ہے

اُسکی تاریخ کے مطابق، نیفی کے لوگوں کے احوال۔

نیفی اور لامنی سب خُداوند میں تبدیل ہوجاتے ہیں — اُن کی تمام چیزیں مشترک ہیں، معجزے کرتے اور ملک میں خوش حال ہوتے ہیں — دو صدیوں کے بعد تفرقوں ظلم وستم کا شروع ہونا — تین سو سالوں کے بعد نیفی اور لامنی دونوں بدکار ہوجاتے ہیں — عیمرون مُقدّس تواریخ چھپار کھتا ہے۔ قریباً ۳۵-۳۲۱ ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ چونتیسواں سال گزر گیا اور پینتیسواں بھی اور دیکھو یسوع کے شاگردوں نے اردگرد کے تمام مُلکوں میں مسیح کی ایک کلیسیا قائم کی۔ اور جتنے اُنکے پاس آئے اور اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کی، یسوع کے نام میں بپتسمہ پایا اور اُنہوں نے روح اُلقدس بھی پایا۔

۲- اور چھتیسویں سال میں ایسا ہُوا کہ ملک کی ساری سطع پر سب لوگ نیفی اور لامنی دونوں خُداوند میں تبدیل ہوئے اور اُنکے درمیان کوئی جھگڑااور فسادنہ رہااور ہر آدمی ایک دوسرے کے ساتھ رواداری سے پیش آتا۔

۳- اور اُن کی تمام چیزیں مشترک تھیں، پس وہاں کوئی امیر اور غریب، غلام اور آزاد بلکہ وہ تمام آزاد کیے گئے تھے اور آسمانی نعمت میں شریک ہوچکے تھے۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ سینتیسواں سال بھی گزر گیا اور ملک میں مسلسل امن ہی تھا۔

۵- اور یسوع کے شاگردوں نے بڑے بڑے اور عجیب کام کیے، یہاں تک کہ اُنہوں نے بیماروں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ کیا اور لنگڑوں کو چلایااور اندھوں کو اُنکی بینائی اور بہروں کو سماعت دی اور بنی آدم کے درمیان ہر قسم کے

معجزے کیے اور کوئی ایسا معجزہ اُنہوں نے نہ کیا جو یسوع نام کے بغیر ہو۔

۶- اور یوں اڑتیسواں اور اُنتالیسواں بھی اور اکتالیسواں اور بیالیسواں سال، ہاں بلکہ اُنچاسواں اور اکاونواں اور باونواں سال بھی گزر گیا اور ہاں بلکہ اُنسٹھواں سال بھی گزر گیا۔

۷- اور خُداوند نے اُنہیں ملک میں نہایت خوش حال کیا، ہاں اتنا زیادہ کہ اُنہوں نے دوبارہ وہاں شہر تعمیر کر لیے، جہاں یہ شہر جلا دیے گئے تھے۔

۸- ہاں اُنہوں نے عظیم شہر یعنی ضریملہ کو بھی دوبارہ تعمیر کر لیا۔

۹- لیکن بہت سے شہر تھے جو غرق ہو گئے تھے اور اُنکی جگہ پانی چڑھ آیا تھا، سو اِن شہروں کی تجدید نہ ہو سکی۔

۱۰- اور اب دیکھو ایسا ہُوا کہ نیفی کے لوگ مضبوط ہُوئے اور جلد ہی بہت زیادہ بڑھ گئے اور نہایت خوبصورت اور دلکش لوگ بن گئے۔

۱۱- اُنہوں نے شادیاں کیں اور ایک دوسرے میں بیاہ کیے اور اُن بہت سارے وعدوں کے مطابق جو خُداوند نے اُن سے کیے تھے، اُنہیں برکت ملی۔

۱۲- اور اب وہ موسیٰ کی شریعت اور رسوم کے مطابق نہ چلتے تھے، بلکہ اُن حکموں کے مطابق جو خُداوند اُن کے خُدا نے اُنہیں دیئے وہ چلتے تھے، مسلسل روزے رکھتے اور دعا کرتے، دعا کرنے اور خُداوند کا کلام سننے کے لئے اکثر آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ سارے ملک میں، تمام لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا نہ تھا بلکہ یسوع کے شاگرد بڑے بڑے معجزے کرتے تھے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اکہترواں اور بہترواں سال بھی گزر گیا، ہاں اور درحقیقت اُناسی واں سال بھی گزر گیا، ہاں بلکہ پورے ایک سو سال گزر چکے تھے اور یسوع کے شاگرد جنہیں اُس نے چنا، اُن تین کے علاوہ جن کو ٹھہرنا تھا، سب خُدا کی بہشت میں جا چکے تھے اور اُن کی جگہ دوسرے شاگردوں کو مقرر کیا گیا تھا اور اُس نسل سے کئی وفات بھی پا گئے تھے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ ملک میں کوئی جھگڑا نہ تھا، خدا کی محبت کے باعث جو لوگوں کے دلوں میں بس چکی تھی۔

۱۶- اور وہاں اب کوئی حسد نہ جھگڑے نہ ہلڑبازی نہ حرامکاری نہ جھوٹ نہ قتل وغارت نہ کسی قسم کی شہوت پرستی تھی اور یقیناً اُن تمام لوگوں میں جو خُدا کے ہاتھوں تخلیق ہوئے اتنے زیادہ خوش لوگ اور کوئی نہ تھے۔

۱۷- وہاں نہ ڈاکو تھے نہ خونی نہ ہی کوئی لامنی نہ کسی قسم کا فرقہ بلکہ وہ سب ایک تھے، مسیح کے فرزند اور خُدا کی بادشاہی کے وارث۔

۱۸- اور کتنے مبارک تھے وہ! کیونکہ خُداوند نے اُنہیں اُنکے سب کاموں میں برکت دی تھی، ہاں بلکہ ایک سو دس سالوں کے گزر جانے کے بعد تک وہ مقبول نظر اور خوش حال رہے اور مسیح کی آمد سے لے کر اب تک پہلی نسل گزر چکی تھی اور سارے ملک میں کوئی جھگڑا نہ تھا۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ نیفی جس نے یہ آخری

تواریخ لکھی، (اور اُس نے اِسے نیفی کے اُوراق پر لکھا) وفات پا گیا اور اُس کی جگہ اُس کے بیٹے عاموس نے اُنہیں لکھا اور اُس نے بھی اِسے نیفی کے اُوراق پر لکھا۔

۲۰- اور اُس نے چوراسی سال اِنہیں رکھا اور ابھی تک ملک میں امن تھا، سوائے لوگوں کے ایک چھوٹے سے حصہ کے، جنہوں نے کلیسیا سے بغاوت کی اور لامنی کہلانے لگے، سو ملک میں پھر سے لامنی ہونے لگے۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ عاموس بھی وفات پا گیا (اور مسیح کی آمد سے لے کر اب تک ایک سو چورانوے سال گزر چکے تھے) اور اُسکی جگہ اُسکے بیٹے عاموس نے تواریخ کو اپنے پاس رکھا اور اُس نے بھی اِسے نیفی کے اُوراق پر لکھا اور یہ نیفی کی اُس کتاب میں بھی لکھا تھا جو کہ یہ کتاب ہے۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ دوسو سال گزر چکے تھے اور سوائے چند ایک کے، دوسری تمام نسل گزر چکی تھی۔

۲۳- اور اب مَیں، مورمن، چاہتا ہُوں کہ تُم جانو کہ خُدا نے اُنہیں اِس حد تک بڑھایا کہ وہ ملک کی ساری سطح پر پھیل گئے اور یہ بھی کہ وہ مسیح میں اپنی خوش حالی کے سبب نہایت دولت مند ہو چکے تھے۔

۲۴- اور اب دوسو ایک سالوں کے بعد اُن میں سے بعض تھے، جو قیمتی پوشاکوں اور ہر قسم کے عمدہ موتیوں کے پہننے اور دنیا کی عمدہ چیزوں کے باعث گھمنڈی ہونے لگے۔

۲۵- اور اُس وقت کے بعد اُنہوں نے اپنی چیزوں اور مال میں پھر ایک دوسرے کو شریک نہ کیا۔

۲۶- اور اب وہ آپس میں طبقے بننے لگے اور اپنے نفع کی خاطر کلیسیائیں بنانے اور مسیح کی سچّی کلیسیا کا انکار کرنے لگے۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ دوسو دس سال گزرنے کے بعد ملک میں بہت سی کلیسیائیں ہو گئیں، ہاں، بہت سی کلیسیائیں تھیں جو مسیح کو جاننے کا دعویٰ کرتیں اور جب کہ اُسکی انجیل کے بیشتر حصوں کو مانتی ہی نہ تھیں اِسطرح کہ وہ ہر قسم کی بدی کرنے لگے اور وہ چیز جو اُس کے نزدیک پاک تھی، اُن کو دیتے جنہیں یہ اُن کے لائق نہ ہونے کے باعث منع کی گئی تھی۔

۲۸- اور اپنی بدیوں اور شیطان کی قوت کے باعث جس نے اُن کے دلوں پر غلبہ پا لیا تھا، یہ کلیسیا بہت زیادہ بڑھی۔

۲۹- اور پھر ایک اور کلیسیا تھی، جو مسیح کا انکار کرتی اور وہ مسیح کی سچّی کلیسیا پر اُن کی حلیمی اور مسیح پر اُن کے اعتقاد کے باعث ظلم کرتی اور جو معجزے اُن کے درمیان ہوتے تھے، اُن کے باعث وہ اُن کو حقیر جانتے تھے۔

۳۰- پس اُنہوں نے یسوع کے اُن شاگردوں پر جو اُن کے پاس ٹھہرے تھے، اپنے اقتدار اور اختیار کا استعمال کیا اور اُنہوں نے اُنہیں قید خانہ میں ڈال دیا، لیکن اُن میں پائی جانے والی خُدا کے کلام کی قدرت کے باعث قید خانہ ٹوٹ کر دو حصے گیا اور وہ اُن میں بڑے معجزے کرتے ہُوئے نکل گئے۔

۳۱-لیکن پھر بھی اِن سب معجزوں کے باوجود لوگوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا اور اُن کی جان کے خواہاں ہُوئے، بالکل اُسی طرح جس طرح یہودی اُس کے کہنے کے مطابق، یروشلم میں یسوع کے قتل کے خواہاں تھے۔

۳۲-اور اُنہوں نے اُنہیں آگ کی بھٹیوں میں ڈالا اور وہ بغیر نقصان اُٹھائے باہر آ جاتے۔

۳۳- اور اُنہوں نے اُن کو جنگلی جانوروں کی ماندوں میں بھی ڈالا اور وہ جنگلی جانوروں سے کھیلتے تھے، جس طرح ایک بچہ برّہ کے ساتھ کھیلتا ہے اور وہ اُن کے درمیان سے کوئی نقصان اُٹھائے بغیر باہر نکل آتے۔

۳۴- تو بھی لوگوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا، کیونکہ کئی کاہن اور جھوٹے نبی بہت سی بدیوں اور نئی نئی کلیسیائیں بنانے کے لئے اُن کی رہنمائی کرتے۔ اور وہ یسوع کے لوگوں کو مارتے، مگر یسوع کے لوگ جواب میں اُنہیں کچھ نہ کہتے اور اِس طرح وہ سال ہا سال بے یقینی اور بدی میں بھٹکے، یہاں تک کہ دو سو اور تیس سال گزر گئے۔

۳۵-اور اب اِس سال، ہاں دو سو اکتیسویں سال میں ایسا ہُوا کہ لوگوں میں بہت زیادہ تفرقہ تھا۔

۳۶-اور ایسا ہُوا کہ اُس سال وہ لوگ اُبھرے جو نیفی کہلاتے تھے اور وہ مسیح پر سچّا ایمان رکھتے اور اُن میں سے بعض وہ بھی تھے، جنہیں لامنی —— یعقوبی، یوسفی اور ضورامی کہتے تھے۔

۳۷-پس مسیح پر سچّا ایمان رکھنے والے اور مسیح کے سچّے عبادت گزار (جن میں یسوع کے تین شاگرد تھے جنہیں ابھی ٹھہرنا تھا) نیفی اور یعقوبی اور یوسفی اور ضورامی کہلاتے تھے۔

۳۸-اور ایسا ہُوا کہ جنہوں نے انجیل کا انکار کیا، لامنی اور لیموئیلی اور اسماعیلی کہلائے اور وہ بے اعتقادی میں نہ بھٹکے بلکہ اُنہوں نے دانستہ مسیح کی انجیل کے خلاف بغاوت کی اور وہ اپنی اولاد کو بھی یہی سکھاتے کہ اِن باتوں کا یقین نہ کریں جیسا کہ اُن کے باپ دادا شروع ہی سے بے اعتقادی میں بھٹکے۔

۳۹- اور یہ اُن کے باپ دادا کی بدکاری اور مکروہات کے باعث تھا بلکہ ویسے ہی جیسے شروع میں تھی۔ اور اُنہیں خُدا کے فرزندوں سے نفرت کی تعلیم دی جاتی تھی، جیسے شروع میں لامنوں کو نیفی کی اولاد سے نفرت کی تعلیم دی جاتی تھی۔

۴۰-اور ایسا ہُوا کہ دو سو چوالیس سال گزر چکے تھے اور لوگوں کے معاملات یوں تھے۔ اور لوگوں کا بیشتر بدکار حصہ مضبوط ہو چکا تھا اور خُدا کے لوگوں کی نسبت شمار میں نہایت بڑھ گئے تھے۔

۴۱- اور وہ ابھی تک اپنے لئے نئی نئی ہیکلیں بناتے اور ہر طرح کی قیمتی چیزوں سے اُن کو آراستہ کر رہے تھے۔ اور یوں دو سو پچاسواں اور دو سو ساٹھواں سال بھی گزر گیا۔

۴۲-اور ایسا ہُوا کہ لوگوں کا بدکار حصہ جدعنتن کی طرح سازشیں کرنے کے لئے گروہ بنانے اور خفیہ عہد کرنے لگا۔

۴۳-اور وہ لوگ بھی جو نیفی کے لوگ کہلاتے تھے، اپنی بہت زیادہ دولتمندی کے باعث اپنے

دلوں میں غرور کرنے لگے اور اپنے لامنی بھائیوں کی طرح بے کار ہو گئے۔
۴۴-اور اِس وقت سے شاگرد دنیا کے گناہوں کے باعث غمگین ہونے لگے۔
۴۵-اور ایسا ہُوا کہ تین سو سال گزرنے کے بعد، دونوں، نیفی کے لوگ اور لامنی ایک دوسرے کی مانند نہایت بدکار ہو گئے۔
۴۶-اور ایسا ہُوا کہ جدعنتن کے ڈاکو ملک کی ساری سطع پر پھیل گئے اور سوائے یسوع کے شاگردوں کے کوئی بھی راستباز نہ تھا۔ اور سونا اور چاندی وہ کثرت سے ذخیرہ کرتے اور ہر قسم کے مال کی تجارت کرتے تھے۔
۴۷-اور ایسا ہُوا کہ تین سو پانچ سال گزرنے کے بعد (اور لوگ بدستور بدی میں رہے) عاموس وفات پا گیا اور اُس کے بھائی، عیمرون نے اُس کی جگہ تاریخ اپنے پاس رکھی۔
۴۸-اور ایسا ہُوا کہ جب تین سو بیس سال گزر گئے، روح اُلقدس نے عیمرون پر زور دیا کہ وہ اِس تواریخ کو جو کہ مقدس تھی، چھپادے —— ہاں مسیح کی آمد سے لے کر تین سو بیس سال تک وہ ساری تواریخ جو ایک نسل سے دوسری نسل کے حوالے کی جاتی رہی تھی اور جو کہ مُقدّس تھی —— ہاں یسوع مسیح کی آمد سے تین سو اٹھائیسویں سال تک۔
۴۹- اور اُس نے اُن کو خُداوند کی حفاظت میں چھپا دیا تاکہ وہ دوبارہ یعقوب کے گھرانے کے بقیہ کو نبوّتوں اور خُداوند کے وعدوں کے مطابق حاصل ہوں۔ اور یوں عیمرون کی تواریخ ختم ہوتی ہے۔

مورمن کی کتاب

۱ باب

عیمرون، مورمن کو مُقدّس تواریخ کے متعلق ہدایت دیتا ہے —— نیفیوں اور لامنوں کے درمیان جنگ شروع ہوتی ہے —— تین نیفیوں کو نکال لیا جاتا ہے —— بدی، بے اعتقادی، جادو اور افسوں پھیلتا ہے۔ قریباً ۳۲۱-۳۲۶ ب م۔

۱-اور اب میں، مورمن اُن باتوں کی جو میں نے دونوں دیکھیں اور سنیں تاریخ لکھتا ہوں اور اِسے مورمن کی کتاب کہتا ہوں۔
۲-اور اُس وقت جب عیمرون نے خُداوند کی حفاظت میں تواریخ کو چُھپایا، وہ میرے پاس آیا (میری عمر قریباً دس برس تھی اور مَیں نے اپنے لوگوں کے طریقہ پر علم کے متعلق قدرے سیکھنا شروع کر دیا تھا) اور عیمرون نے مجھ سے کہا، مَیں نے جانا ہے کہ تو ایک سنجیدہ لڑکا ہے اور سیکھنے کا مشتاق ہے؛
۳-پس، جب تو قریباً چوبیس برس کا ہو جائے تو مَیں چاہتا ہُوں کہ تو اُن باتوں کو یاد رکھے، جن کا تو نے اِن لوگوں کی بابت دیکھی ہیں اور جب تو اُس عمر کا ہو جائے تو انطم کے ملک میں ایک پہاڑ پر جانا، جو سم کہلایا جائے گا اور وہاں مَیں نے اِن لوگوں کی بابت مُقدّس نقاشی خُداوند کی حفاظت میں چُھپائی ہُوئی ہے۔

۴-اور دیکھ تو نیفی کے اُوراق اپنے لیے لے آنا اور باقی ماندہ کو اُسی جگہ رہنے دینا، جہاں وہ ہیں اور تُم نیفی کے اُوراق پر وہ تمام باتیں کندہ کرنا جو تُم نے اِن لوگوں سے متعلق دیکھی ہیں۔

۵-اور مَیں، مورمن جو نیفی کی نسل سے ہُوں (اور میرے باپ کا نام مورمن تھا) مجھے وہ باتیں یاد ہیں، جن کا عیمرون نے مجھے حُکم دیا تھا۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب میری عمر گیارہ سال ہُوئی، میرا باپ مجھے جنوبی سرزمین یعنی ضریملہ کے ملک میں لے گیا۔

۷-اور ملک کی ساری سطح عمارتوں سے ڈھکی ہُوئی تھی اور لوگ تخمیناً سمندر کی ریت کی مانند تھے۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ اِس سال نفیوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی جو نفیوں اور یعقوبیوں اور یوسفیوں اور ضورامیوں پر مشتمل تھے اور یہ جنگ نفیوں اور لامنوں اور لیموئیلیوں اور اسماعیلیوں کے درمیان تھی۔

۹- اب لامنی اور لیموئیلی اور اسماعیلی، لامنی کہلاتے تھے اور لامنی اور نیفی دو گروہ تھے۔

۱۰-اور ایسا ہُوا کہ اُن کے درمیان ضریملہ کی سرحدوں کے اندر دریائے صیدون کے پانیوں کے قریب جنگ ہونا شروع ہوئی۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ نفیوں نے آدمیوں کی بڑی یعنی تیس ہزار سے زیادہ کی تعداد اکٹھی کر لی۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس سال اُن میں کئی جنگیں ہُوئیں، جن میں نفیوں نے لامنوں کو مارا اور اُن میں سے بہتوں کو قتل کیا۔

۱۲-اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے اپنا منصوبہ ترک کیا اور ملک میں امن ہو گیا اور قریباً چار سال تک امن رہا کہ وہاں کوئی خون خرابہ نہ ہُوا۔

۱۳- لیکن ملک کی ساری سطح پر اِس حد تک بدکاری پھیل گئی کہ خُداوند نے اپنے پیارے شاگردوں کو نکال لیا اور لوگوں کی بدی کے سبب شفا اور معجزے موقوف ہو گئے۔

۱۴-اور خُداوند کی طرف سے اب کوئی نعمت نہ تھی اور اُن کی بدکاری اور بے اعتقادی کے باعث کسی پر بھی روح اُلقدس نازل نہ ہوتا۔

۱۵- اور مَیں پندرہ برس کا قدرے سنجیدہ دل لڑکا ہوتے ہُوئے، سو خُداوند مجھ پر ظاہر ہوا اور مَیں نے یسوع کی شفقت کو پہچانا اور سمجھ لیا۔

۱۶- اور مَیں نے اِن لوگوں میں منادی کرنے کی کوشش کی، لیکن میرا منہ بند کر دیا گیا، اور مجھے منع کر دیا گیا کہ مَیں اُن میں منادی کروں کیونکہ دیکھو اُنھوں نے جان بوجھ کر اپنے خُدا کے خلاف بغاوت کی تھی اور اُن کی بدی کے سبب سے ہی عزیز شاگردوں کو سرزمین پر سے اُٹھا لیا گیا۔

۱۷- اگرچہ مَیں اُن کے درمیان ہی رہا، لیکن اُنکی سخت دلی کے باعث مجھے اُن میں منادی کرنے سے منع کر دیا گیا اور اُنکی سخت دلی کے باعث ملک اُن کے لئے ملعون ہوا۔

۱۸- اور یہ جدعنتن کے ڈاکو جو لامنوں کے درمیان تھے، اُنھوں نے ملک میں اتنا فساد برپا کیا کہ اِس کے باشندوں نے اپنے خزانے زمین میں چھپانے شروع کر دیے اور وہ سرکنے لگے، کیونکہ

خُداوند نے ملک کو ملعون کیا کہ وہ اُنہیں پکڑ نہ
سکتے تھے، نہ اُنہیں دوبارہ حاصل کر سکتے تھے۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ وہاں افسوں گری اور سحر اور
جادو تھا اور شریر کی قوت ملک کی ساری سطح پر
مصروف کار تھی، سو بلکہ ابینادی اور سیموئیل
لامنی کی تمام باتیں بھی، پوری ہونے کے لئے۔

۲ باب

مورمن، نفیوں کی فوج کی رہنمائی کرتا ہے — خون ریزی اور قتل و غارت ملک کا صفایا کر دیتی ہے — نیفی ملعون ہونے والوں پر نوحہ کرتے اور افسوس کے ساتھ ماتم کرتے ہیں — اُن پر فضل کا دن بیت گیا ہے — مورمن، نیفی کے اُوراق حاصل کرتا ہے — جنگیں جاری رہتی ہیں۔ قریباً ۳۲۷-۳۵۰ ب م۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ اُسی سال نفیوں اور لامنوں
میں پھر جنگ ہونے لگی۔ اور گو کہ عمر میں
مَیں چھوٹا ہی تھا، لیکن قد میں کافی بڑا تھا، سو نیفی
کے لوگوں نے مجھے مقرر کیا کہ میں اُن کا راہنما
بنوں یعنی اُن کی فوجوں کا سردار۔
۲- پس ایسا ہُوا کہ میرے سولہویں سال میں
نفیوں کی فوج میری رہنمائی میں لامنوں کیخلاف
گئی، سو تین سو چھبیس سال گزر چکے تھے۔
۳- اور ایسا ہُوا کہ تین سو ستائیسویں سال
میں لامنی ہم پر اسطرح بڑی قوت کے ساتھ چڑھ
آئے کہ اُنہوں نے میری فوجوں کو خوفزدہ کر دیا
سو وہ سامنا نہ کر سکیں اور شمالی مُلکوں کی طرف پسپا
ہونے لگیں۔
۴- اور ایسا ہُوا کہ ہم انگولا شہر کی طرف آئے
اور ہم نے شہر پر قبضہ کر لیا اور لامنوں کے خلاف
اپنے دفاع کی تیاریاں کیں۔ اور ایسا ہُوا کہ ہم نے
اپنی پوری قوت کے ساتھ مورچہ بندی کی، لیکن
ہماری تمام قلعہ بندیوں کے باوجود لامنوں نے ہم
پر حملہ کر دیا اور ہمیں شہر سے نکال دیا۔
۵- اور اُنہوں نے ہمیں داؤد کے مُلک سے بھی
نکال دیا۔
۶- اور ہم نے آگے کوچ کیا اور یشوع کے مُلک
میں آئے جو کہ مغربی سرحدوں میں ساحل
سمندر کے قریب تھا۔
۷- اور ایسا ہُوا کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکا ہم
اپنے لوگوں میں آئے تاکہ ہم اُنہیں ایک گروہ
میں اکٹھا کریں۔
۸- لیکن دیکھو مُلک ڈاکوؤں اور لامنوں سے بھرا
ہُوا تھا اور اُس بڑی تباہی کے باوجود جو میرے
لوگوں کے سر پر تھی، اُنہوں نے اپنے برے
کاموں سے توبہ نہ کی، پس خون اور فساد ملک کی
ساری سطح پر پھیلا، دونوں نفیوں میں اور لامنوں
میں بھی اور یہ مُلک کی ساری سطح پر ایک مکمل
انقلاب تھا۔
۹- اور اب لامنوں کا ایک بادشاہ تھا اور اُس کا نام
ہارون تھا، اور وہ ہم پر چوالیس ہزار فوج کے
ساتھ چڑھ آیا۔ اور دیکھو مَیں نے بیالیس ہزار کے
ساتھ اُس سے جنگ کی۔ اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے
اپنی فوج کے ساتھ اُسے مارا کہ وہ میرے سامنے
سے بھاگ نکلا۔ اور دیکھو یہ سب کچھ ہوا اور تین
سو تیس سال گزر گئے۔
۱۰- اور ایسا ہُوا کہ نیفی اپنے گناہوں سے توبہ

کرنے لگے اور اُسی طرح آہ وزاری کرنے لگے، جس طرح سموئیل نبی نے نبوّت کی تھی، کیونکہ کوئی آدمی بھی وہ چیز نہیں رکھ سکتا تھا جو اُسکی اپنی تھی، کیونکہ چوروں اور ڈاکوؤں اور خونیوں اور جادوگری اور سحر کے سبب جو اُس ملک میں تھا۔

۱۱- یوں اِن باتوں کے باعث اُس ملک میں ماتم اور نوحہ ہُوا اور خاص کر نیفی کے لوگوں میں یہ زیادہ تھا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ جب مَیں، مورمن نے خُداوند کے سامنے اُنکا ماتم اور اُنکا نوحہ اور اُن کا غم دیکھا، خُداوند کی رحمتوں اور تحمل کو جانتے ہُوئے میرا دل اندر سے خوش ہونے لگا، سو یہ سوچا کہ وہ اُن پر رحم کرے تاکہ یہ لوگ راستباز بن جائیں۔

۱۳- لیکن دیکھو میری یہ خوشی بے فائدہ تھی، کیونکہ اُنکا افسوس خُدا کی شفقت کے باعث توبہ کے لئے نہ تھا، بلکہ اِس کے برعکس یہ افسوس ملعون ہونے کے باعث تھا کیونکہ خُداوند اُنہیں گناہ کر کے خوشی حاصل کرنے نہ دیتا تھا۔

۱۴- اور وہ یسوع کے پاس شکستہ دلوں اور پشیمان روحوں کے ساتھ نہ آئے، بلکہ اُنہوں نے خُدا پر لعنت کی، اور مرنے کی خواہش کی۔ تو بھی اُنہوں نے اپنی زندگیوں کے لئے تلوار کے ساتھ جدوجہد کی۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ میرا غم میری طرف پھر لوٹ آیا اور میں نے دیکھا کہ نیفیوں کے پاس سے دونوں جسمانی اور روحانی فضل کا دن گزر چکا تھا، کیونکہ میں نے دیکھا کہ خُدا کے خلاف اُنکی کھلی بغاوت میں ہزاروں کاٹ ڈالے گئے اور مُلک کی سطح پر گوبر کی مانند ڈھیر ہو گئے۔ اور یوں تین سو چوالیس سال گزر گئے۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ تین سو پینتالیسویں سال میں نیفی، لامنوں کے سامنے سے بھاگنے لگے اور اُنکا تعاقب کیا گیا، اِس سے پہلے کہ اُنکو پسپائی سے روکا جاتا، وہ یشون کے ملک میں پہنچ گئے۔

۱۷- اور اب یشون کا شہر اُس ملک کے نزدیک تھا، جہاں عیمرون نے خُداوند کی حفاظت میں تواریخ چھپائی تھی تاکہ یہ تباہ نہ ہو۔ اور دیکھو مَیں عیمرون کے کہنے کے مطابق گیا اور نیفی کے اُوراق کو لیا اور عیمرون کی باتوں کے مطابق تواریخ لکھی۔

۱۸- اور مَیں نے نیفی کے اُوراق پر سب بدکاریوں اور مکروہات کا پورا حال لکھا، لیکن مَیں نے اِن اُوراق پر اُنکی بدکاریوں اور مکروہات کا پورا حال لکھنے سے گریز کیا، کیونکہ دیکھو بدکاری اور مکروہات کا ایک جاری منظر ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے مسلسل اُسوقت تک رہا، جب تک میں انسان کی روش پر نظر کرنے کے قابل تھا۔

۱۹- اور مَیں اُنکی بدی کے باعث بڑا رنجیدہ ہُوں، کیونکہ میرا دل اُنکی بدکاری کے باعث اپنے تمام ایّام غم سے مغمور رہا، لیکن مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں یومِ آخر کو قبا لمند کیا جاؤں گا۔

۲۰- اور ایسا ہُوا کہ اُس سال نیفی کے لوگوں کو پھر نکال دیا گیا اور شکار کیا گیا۔ اور ایسا ہُوا کہ ہمیں اِسطرح نکال دیا گیا کہ ہم شمال کی طرف کے ملک میں آئے، جو سم کہلاتا تھا۔

۲۱-اور ایسا ہُوا کہ ہم نے سم شہر کی قلع بندی کی اور جس قدر ممکن ہو سکا ہم نے اپنے لوگوں کو اِکٹھا کیا کہ شاید ہم اُنکو تباہی سے بچالیں۔

۲۲-اور ایسا ہُوا کہ تین سو چھیالیسویں سال میں اُنہوں نے پھر ہم پر چڑھائی شروع کر دی۔

۲۳-اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے لوگوں سے کلام کیا اور اُنہیں بڑے زور سے تاکید کی کہ وہ دلیری سے لامنوں کا سامنا کریں اور اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور اپنے مکانوں اور اپنے گھروں کی خاطر لڑیں۔

۲۴-اور میری باتوں نے اُنہیں جوش دلا کر اُٹھایا، اِسطرح کہ وہ لامنوں کے سامنے سے نہ بھاگے بلکہ اب دلیری سے اُن کا مقابلہ کیا۔

۲۵-اور ایسا ہُوا کہ ہم نے تیس ہزار کی فوج کے ساتھ پچاس ہزار کی فوج کا مقابلہ کیا۔اور ایسا ہُوا کہ ہم اتنی ثابت قدمی سے ڈٹے رہے کہ وہ ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے۔

۲۶-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ بھاگ نکلے تو ہم نے اپنی فوجوں کیساتھ اُن کا تعاقب کیا اور اُنکے ساتھ پھر لڑائی کی اور اُنکو مارا، باوجود اِسکے کہ خُداوند کی قوت ہمارے ساتھ نہ تھی، ہاں ہمیں اکیلے چھوڑ دیا گیا تھا کہ خُداوند کا روح ہم میں نہ تھا، سو ہم بھی اپنے بھائیوں کی مانند کمزور ہو چکے تھے۔

۲۷-اور میرا دل اپنے لوگوں کے اِس بڑے نقصان کے باعث اور اُن کی بدکاری اور اُنکی مکروہات کے باعث بہت رنجیدہ تھا۔ لیکن دیکھو ہم لامنوں اور جدعنتن کے ڈاکوؤں کے خلاف جنگ کے لئے، اُسوقت تک بڑھتے گئے، جب تک کہ ہم نے اپنے موروثی ملکوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

۲۸-اور تین سو اُنچاس سال گزر چکے تھے۔اور تین سو پچاسویں سال میں ہم نے لامنوں اور جدعنتن کے ڈاکوؤں کے ساتھ ایک صلح نامہ طے کیا، جس کے باعث ہمارے موروثی ملک تقسیم ہو گئے۔

۲۹-اور لامنوں نے ہمیں شمالی سرزمین دی، ہاں بلکہ تنگ راستے کی طرف جو جنوبی سرزمین کو جاتا تھا۔اور ہم نے لامنوں کو تمام جنوبی سرزمین دے دی۔

۳ باب

مورمن، نفیوں کو توبہ کے لیے پکارتا ہے — وہ ایک بڑی فتح حاصل کرتے ہیں اور اپنی طاقت پر فخر کرتے ہیں — مورمن اُنکی رہنمائی کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور اُنکے لئے اُس کی دعاؤں میں یقین شامل نہیں — مورمن کی کتاب اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو انجیل پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے۔ قریباً ۳۶۰-۳۶۲ ب م۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ لامنی اور دس سالوں تک دوبارہ جنگ کے لئے نہ آئے۔اور دیکھو مَیں نے جنگ کے لئے زمینوں اور ہتھیاروں کی تیاری کے لیے اپنے لوگوں، نفیوں کو مقرر کیا۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مجھ سے فرمایا کہ اِن لوگوں کو پکارو — تُم توبہ کرو، اور میری طرف رجوع لاؤ، اور تُم بپتسمہ لو، اور میری کلیسیا دوبارہ تعمیر کرو، اور تُم چھڑائے جاؤ گے۔

۳-اور مَیں نے اِن لوگوں کو پکارا، لیکن یہ بے

فائدہ رہا اور اُنہوں نے نہ جانا کہ یہ خُداوند ہی تھا، جس نے اُنکو چھڑایا اور اُنہیں توبہ کا موقع بخشا۔ اور دیکھو اُنہوں نے خُداوند اپنے خُدا کے خلاف اپنے دلوں کو سخت کیا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ اِن دس سالوں کے گزرنے کے بعد اِن سب کو جمع کر کے تین سو ساٹھ سال مسیح کی آمد کے بعد ہو چکے ہیں، لامنوں کے بادشاہ نے مجھے ایک خط بھیجا جس سے مجھے پتہ چلا کہ وہ دوبارہ ہمارے خلاف لڑائی کرنے کے لئے تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے لوگوں کو حُکم دیا کہ وہ ملک ویران کے شہر میں اکٹھے ہوں، جو سرحدوں کے قریب اُس تنگ راستہ کے پاس تھا جو جنوبی سرزمین کو جاتا تھا۔

۶- اور وہاں ہم نے اپنی فوجوں کو رکھا تاکہ ہم لامنوں کی فوجوں کو وہیں روک دیں، تاکہ وہ ہمارے کسی ملک پر قبضہ نہ کرلیں، سو ہم نے اپنی ساری قوت سے اُن کے خلاف قلعہ بندی کی۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ تین سو اکسٹھویں سال میں لامنی، شہر ویران میں ہمارے خلاف لڑائی کرنے آئے اور ایسا ہُوا کہ اُس سال ہم نے اُنہیں اِسقدر مارا کہ وہ پھر اپنے ملکوں میں لوٹ گئے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ تین سو باسٹھویں سال میں وہ دوبارہ لڑائی کرنے آئے۔ اور ہم نے اُنہیں پھر مارا اور اُنکی ایک بڑی تعداد کو قتل کیا اور اُنکے مردوں کو سمندر میں پھینک دیا۔

۹- اور اب اِس بہت بڑے کام کو، جو میرے لوگوں، نیفیوں نے کیا، وہ اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنے لگے اور افلاک کے سامنے قسم کھا کر کہنے لگے کہ وہ اپنے بھائیوں کے خون کا انتقام لیں گے جن کو اُنکے دشمنوں نے قتل کیا ہے۔

۱۰- اور اُنہوں نے افلاک اور خُدا کے تخت کی قسم بھی کھائی کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے جائیں گے اور اُنہیں سارے ملک پر سے کاٹ ڈالیں گے۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ مَیں، مورمن نے اُنکی بدکاری اور مکروہات کے باعث اِس وقت سے اِن لوگوں کا سپہ سالار اور رہنما بننے سے بالکل انکار کر دیا۔

۱۲- دیکھو مَیں نے اُنکی رہنمائی کی، بلکہ اُنکی بدکاری کے باوجود مَیں نے کئی مرتبہ لڑائی میں اُنکی رہنمائی کی اور خُدا کی اُس محبت کے سبب جو مجھ میں ہے، مَیں اُن کے ساتھ دلی محبت رکھتا تھا اور دن بھر اپنے خُدا سے اُن کے لئے دعا میں اپنی جان کو اُنڈیل دیتا، لیکن اُن کے دلوں کی سختی کے باعث اُس دعا میں ایمان شامل نہ ہوتا۔

۱۳- اور مَیں نے تین مرتبہ اُنکو اُنکے دشمنوں کے ہاتھوں سے رہائی دلائی تھی اور انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی۔

۱۴- اور جب وہ اُن سب کی قسمیں کھا چکے جو ہمارے خُداوند اور مخلصی دینے والے یسوع مسیح نے منع کی تھیں تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے لڑائی کرنے جائیں اور اپنے بھائیوں کے خون کا بدلہ لیں تو دیکھو خُداوند کی آواز مجھے یہ کہتی ہُوئی سنائی دی:

۱۵- انتقام میرا ہے اور مَیں بدلہ لوں گا اور میرے اُنکو چھڑانے کے بعد بھی اُنہوں نے توبہ

نہیں کی، دیکھ مَیں اُن کو رُوئے زمین پر سے کاٹ ڈالوں گا۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے اپنے دشمنوں کے خلاف جانے سے بالکل انکار کر دیا اور مَیں نے ویسا ہی کیا جیسا خُداوند نے مجھے حُکم دیا تھا اور روح کے ظہور مطابق، جس نے ہونے والی باتوں کی گواہی دی تھی، مَیں دنیا پر اُن چیزوں کو ظاہر کرنے کے لئے جو مَیں نے دیکھی اور سنی تھیں، خاموش دیکھتا رہا۔

۱۷- پس مَیں تُمھیں، غیر قوموں اور اسرائیل کے گھرانے، تُمھیں بھی لکھتا ہُوں، جب کام شروع ہو گا، تو تُم اپنی میراث کی سرزمین کو لوٹنے کی تیاری کرنے کو ہو گے

۱۸- ہاں، دیکھو دنیا کی انتہاؤ میں تُمھیں لکھتا ہُوں، ہاں اسرائیل کے بارہ قبیلو تُمھیں، جن کی عدالت تُمھارے کاموں کے مطابق وہ بارہ کریں گے، جنھیں یسوع نے یروشلم کے ملک سے اپنے شاگرد ہونے کے لئے چنا۔

۱۹- اور مَیں اِن لوگوں کے بقیہ کو بھی لکھتا ہُوں، جن کی عدالت وہ بارہ کریں گے، جنھیں یسوع نے اِس سرزمین سے اپنے شاگرد ہونے کے لئے چنا، اور اِنکی عدالت وہ بارہ کریں گے، جن کو یسوع نے یروشلم کی سرزمین میں سے چنا۔

۲۰- اور اِن باتوں کو روح نے مجھ پر ظاہر کیا، پس مَیں تُم سب کو لکھتا ہُوں۔ اور یہ اِس سبب سے تُمھیں لکھتا ہُوں تاکہ تُم جان لو کہ تُم سب کو یقیناً مسیح کے تخت عدالت کے سامنے کھڑے ہونا ہے، ہاں آدم کے تمام انسانی خاندان سے تعلق رکھنے والی ہر ایک جان کو اور ضرور ہے کہ تُمھیں اپنے کاموں کے مطابق عدالت کے لئے لازمی کھڑے ہونا ہے، خواہ یہ اچھے تھے یا بُرے۔

۲۱- اور اِس لئے بھی تاکہ تُم یسوع مسیح کی انجیل پر ایمان لاؤ جسے تُم اپنے درمیان پاؤ گے اور یہ بھی کہ خُداوند کے موعودہ یہودی لوگوں کے لئے اُس کے علاوہ دوسرے گواہ ہو، جسے اُنہوں نے دیکھا اور سنا، وہ یسوع جو حقیقی مسیح اور حقیقی خُدا تھا، جسے اُنہوں نے قتل کیا۔

۲۲- اور مَیں چاہتا ہُوں کہ مَیں زمین کی تمام انتہاؤں کو توبہ کرنے کے لئے راغب کروں اور مسیح کے تخت عدالت کے سامنے کھڑا کرنے کے لئے تیار کروں۔

---

۴ باب

جنگ اور خونریزی جاری رہتی ہے —— بدکار، بدکاروں ہی کو سزا دیتے ہیں —— تمام اسرائیل میں پہلے سے کہیں زیادہ بدکاری پھیلتی ہے —— بتوں کو عورتوں اور بچوں کی قربانی دی جاتی ہے —— لامنی، نیفیوں کو اپنے سامنے سے نیست و نابود کرنے لگتے ہیں۔ قریباً ۳۶۳-۳۷۵ ب م۔

۱- اور اب ایسا ہُوا کہ تین سو تریسٹھویں سال میں نیفی اپنی فوجوں کے ساتھ ملک ویران کے باہر لامنوں کے خلاف لڑائی کرنے گئے۔

۲- اور ایسا ہُوا کہ نیفیوں کی فوجوں کو پھر ملک ویران کی طرف نکال دیا گیا۔ اور جب کہ وہ ابھی تک تھکی ہُوئی تھیں، لامنوں کی تازہ دم فوج اُن پر چڑھ آئی اور اُن میں ایک بڑی شدید جنگ ہُوئی، اتنی کہ لامنوں نے ملک ویران پر قبضہ کر لیا اور

اُنہوں نے بہت سے نفیوں کو قتل کیااور بہتوں کو قیدی بنالیا۔

۳- اور باقی ماندہ بھاگ نکلے اور تینعقم شہر کے باشندوں سے جاملے۔اب تینعقم شہر ساحل سمندر کی قریبی سرحدوں میں تھااور یہ شہر ویران کے نزدیک بھی تھا۔

۴- اور یہ نفیوں کی فوجوں کے لامنوں پر حملہ کرنے کی وجہ سے ہُوا کہ وہ ماری جانے لگیں، اگر ایسانہ ہوتا تو لامنی اُن پر غالب نہ آسکتے تھے۔

۵- لیکن دیکھو، خُدا کی سزائیں شریر کو گرفت میں لیں گی اور شریر کو شریر ہی سزادے گا، کیونکہ شریر ہی ہے جو بنی آدم کے دلوں کو خون ریزی پر اُکساتا ہے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے تینعقم شہر کے خلاف تیاریاں کیں۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ تین سو چونسٹھویں سال میں لامنی تینعقم شہر کے خلاف چڑھ آئے تاکہ تینعقم شہر پر بھی قبضہ کریں۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ نفیوں نے اُنکو مار بھگایا اور نکال دیا۔اور جب نفیوں نے دیکھا کہ اُنہوں نے لامنوں کو نکال دیا ہے تو اپنے زور پر بھی فخر کرنے لگے اور اپنے زور میں آگے بڑھے اور شہر ویران پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

۹- اور اب یہ سب باتیں واقع ہُوئیں اور نفیوں اور لامنوں، دونوں طرف سے ہزاروں قتل کر دیے گئے۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ تین سو چھیاسٹھ سال گزر گئے اور لامنی پھر نفیوں سے لڑنے آئے اور ابھی تک نفیوں نے اُس برائی سے توبہ نہ کی، جو اُنہوں نے کی تھی بلکہ بدستور بدی ہی میں رہے۔

۱۱- اور زبان کے لئے بیان کرنا یا آدمی کے لئے، نفیوں اور لامنوں دونوں کی خونریزی اور قتل و غارت کے اِس ہولناک منظر کو تفصیل سے بیان کرنا ممکن نہ تھا اور ہر ایک دل سخت تھا، سو وہ مسلسل خون بہاتے رہنے میں خوش ہوتے تھے۔

۱۲- اور خُداوند کے کلام کے مطابق نہ کبھی لحی کی کل نسل اور نہ ہی اسرائیل کے کل گھرانے میں کبھی اتنی بدی ہُوئی جیسی کہ اِن لوگوں میں تھی۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں نے شہر ویران پر قبضہ کر لیا اور اِس کا سبب یہ تھا کہ اُنکی تعداد نفیوں سے بہت زیادہ تھی۔

۱۴- اور اُنہوں نے تینعقم شہر کی طرف بھی پیش قدمی کی اور اُسکے باشندوں کو اُس میں سے نکال دیا اور بہت سی عورتوں اور بچوں دونوں کو قیدی بنا لیا اور اپنے بت دیوتاؤں کے لئے اُنکی قربانی دی۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ تین سو ستاسٹھویں سال میں لامنوں کے باعث جنہوں نے اُن کی عورتوں اور بچوں کی قربانی دی تھی، نیفی بڑے غضبناک ہوئے کہ اُنہوں نے قہر شدید میں لامنوں پر حملہ کیا، اِس طرح اُنہوں نے لامنوں کو پھر مارا اور اُنہیں اپنی زمینوں سے نکال دیا۔

۱۶- اور لامنی تین سو پچھترویں سال تک پھر نفیوں کے خلاف نہ آئے۔

۱۷- اور اِس سال وہ نفیوں پر اپنی تمام تر قوت

کے ساتھ چڑھ آئے اور اُنکی تعداد کی کثرت کے باعث اُن کا شمار نہ کیا جا سکتا تھا۔

۱۸–اور اُس وقت سے لے کر نفیوں کو لامنوں پر پھر غلبہ حاصل نہ ہوا بلکہ اُن کے ذریعے ایسے صفایا ہونے لگا جیسے سورج کے سامنے سے شبنم کا۔

۱۹–اور ایسا ہوا کہ لامنی شہر ویران کے خلاف اُتر آئے اور ملک ویران میں ایک شدید لڑائی لڑی گئی، جس میں اُنہوں نے نفیوں کو مارا۔

۲۰–اور وہ پھر اُن کے سامنے سے بھاگے اور وہ بوعز کے شہر میں آئے اور وہاں اُنہوں نے دلیری سے لامنوں کا سامنا کیا، اِسطرح کہ لامنوں نے اُنہیں نہ مارا جب تک کہ وہ دوبارہ دوسری مرتبہ آئے۔

۲۱–اور جب وہ دوسری مرتبہ آئے تو نیفی نکال دیے گئے اور بہت بیدردی سے قتل کیے گئے، اُن کی عورتوں اور اُنکے بچوں کو پھر بتوں کے آگے قربان کیا گیا۔

۲۲–اور ایسا ہُوا کہ نیفی گاؤں اور شہروں دونوں کے تمام باشندوں کو اپنے ساتھ لے کر دوبارہ بھاگنے لگے۔

۲۳–اور اب مَیں، مورمن نے یہ دیکھتے ہُوئے کہ لامنی اُس ملک پر قبضہ کرنے کو ہیں، سو مَیں کوہ سم پر گیا اور وہ ساری تواریخ جو عیمرون نے خُداوند کی حفاظت میں چُھپائی تھی، نکال لایا۔

۵ باب

مورمن دوبارہ خون ریزی اور قتل و غارت کی لڑائیوں میں نیفی کی فوجوں کی رہنمائی کرتا ہے — مورمن کی کتاب تمام اسرائیل کو یہ قائل کرنے کے لئے ظاہر ہو گی کہ یسوع ہی مسیح ہے — اپنی بے اعتقادی کے سبب لامنی پراگندہ ہوں گے اور روح اُنکے ساتھ کام کرنا چھوڑ دے گا — وہ آخری ایّام میں غیر قوموں کے ذریعے خوشخبری پائیں گے۔ قریباً ۳۷۵-۳۸۴ ب م۔

۱–اور ایسا ہُوا کہ مَیں نفیوں کے پاس گیا اور اُنکی مدد سے انکار کا جو عہد میں نے کیا تھا، اُسے موقوف کیا اور اُنہوں نے دوبارہ مجھے اپنی فوجوں کی کمان سونپی، کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ میں ہی اُنہیں اُن کی مصیبتوں سے چُھڑا سکتا ہُوں۔

۲–لیکن دیکھو مَیں نا اُمید ہی تھا کیونکہ مجھے خُداوند کی سزاؤں کا علم تھا جو اُن پر نازل ہونے کو تھیں، کیونکہ اُنہوں نے اپنی بدیوں سے توبہ نہ کی تھی، بلکہ اُس ہستی سے دعا کیے بغیر اپنی زندگیوں کے لئے کوشش کی تھی، جس نے اُنہیں خلق کیا تھا۔

۳–اور ایسا ہُوا کہ لامنی اُسوقت ہم پر چڑھ آئے جب ہم اُردن کے شہر کو بھاگے لیکن دیکھو اُنہیں پسپا کر دیا گیا اور یوں وہ اُس وقت اُس شہر پر قبضہ نہ کر سکے۔

۴–اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے پھر ہم پر چڑھائی کی اور ہم نے شہر کو قائم رکھا۔ اور دوسرے شہر بھی تھے، جنہیں نفیوں نے قائم رکھا، جن مضبوط مرکزوں نے اُنہیں روکے رکھا کہ وہ ہمارے مُلک کے باشندوں کو ہلاک کرنے کے لئے جو کہ ہمارے سامنے تھا، آسکیں۔

۵–لیکن ایسا ہُوا کہ وہ تمام ملک جہاں سے ہم گزرے اور جن کے باشندے ہمارے ساتھ

شامل نہ ہُوئے، لامنوں سے ہلاک ہوئے اور اُنکے قصبے اور گاؤں اور شہروں کو آگ لگادی گئی اور یوں تین سو اُناسی برس گزر گئے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ تین سو اسیویں سال میں لامنی دوبارہ ہمارے ساتھ لڑائی کرنے نکلے اور ہم نے دلیری سے اُنکا سامنا کیا، لیکن یہ سب بے فائدہ تھا کیونکہ اُنکی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ اُنہوں نے نفیوں کے لوگوں کو اپنے پاؤں تلے روندا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ ہم پھر فرار ہوگئے اور وہ جن کی رفتار لامنوں سے زیادہ تیز تھی، بچ نکلے اور وہ کاٹ ڈالے اور ہلاک کر دیئے گئے جن کے فرار کی رفتار لامنوں سے زیادہ نہ تھی۔

۸- اور اب دیکھو مجھ مورمن کی خواہش نہیں کہ میں خون اور قتل و غارت کے ایسے ہولناک منظر، جو میری آنکھوں نے دیکھے، اُن کے سامنے بیان کر کے لوگوں کی جانوں کو عذاب میں ڈالوں لیکن چونکہ میں جانتا تھا کہ یہ باتیں ضرور ظاہر ہوں گی اور وہ تمام باتیں جو پوشیدہ ہیں، گھر کی چھتوں پر ظاہر کی جائیں گی ——

۹- اور یہ بھی کہ اِن باتوں کا اِن لوگوں کے بقیہ اور غیر قوموں کو بھی لازمی علم ہو، جنکے متعلق خُداوند نے فرمایا کہ وہ اِن لوگوں کو پراگندہ کریں گے اور یہ اُن لوگوں میں ناچیز جانے جائیں گے —— سو اِن تمام چیزوں کو جو مَیں نے دیکھی ہیں، اُس حُکم کی وجہ سے جو مجھے دیا گیا ہے، مَیں لکھنے کی جُرأت نہیں کرتا بلکہ خلاصہ بیان کرتا ہُوں اور اِسلئے بھی کہ اِن لوگوں کی بہت زیادہ بدکاری کے سبب تُم بہت زیادہ غمزدہ نہ ہونا۔

۱۰- اور اب دیکھو مَیں یہ بات اُن کی نسل اور غیر قوموں سے بھی کہتا ہُوں، جنہوں نے اسرائیل کے گھرانے کی پرواہ کی، جنہوں نے احساس کر لیا ہے اور جان لیا ہے کہ اُنہیں برکتیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں۔

۱۱- کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ ایسوں کو اسرائیل کے گھرانے کی بربادی کا افسوس ہو گا، ہاں وہ اِن لوگوں کی بربادی پر افسوس کریں گے، وہ افسوس کریں گے کیونکہ اِن لوگوں نے توبہ نہ کی تاکہ یسوع کے بازوؤں میں پناہ لیتے۔

۱۲- اب یہ باتیں یعقوب کے گھرانے کے بقیہ کے لئے لکھی گئی ہیں اور یہ اِسطرح سے لکھی گئی ہیں کیونکہ خُدا کو علم ہے کہ بدکاری اِنہیں اُن پر ظاہر نہیں کرے گی اور وہ خُداوند کی حفاظت میں چُھپی ہوں گی تاکہ وہ اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہوں۔

۱۳- اور یہ وہ حُکم ہے، جو مجھے ملا ہے اور دیکھو خُداوند کے حُکم کے مطابق جب وہ اپنی حکمت میں مناسب سمجھے گا یہ باتیں ظاہر کی جائیں گی۔

۱۴- اور دیکھو یہ اُن بے اعتقاد، یہودیوں پر ظاہر ہوں گی اور یہ اُن پر اِس ارادہ سے ظاہر کی جائیں گی —— تاکہ وہ قائل ہوں کہ زندہ خُدا کا بیٹا یسوع ہی مسیح ہے تاکہ اپنے نہایت پیارے بیٹے کے وسیلے سے باپ اپنا وہ عظیم اور ابدی ارادہ ظاہر کرے، جو یہودیوں کی یعنی اسرائیل کے تمام گھرانے کی اپنی موروثی سرزمین میں بحالی ہے، جو خُداوند اُن کے خُدا نے اپنے عہد کو پورا کرتے ہُوئے اُنہیں عطا کی ہے؛

۱۵- اور اِس لئے بھی تاکہ اِن لوگوں کی نسل پورے طور سے اُس کی انجیل پر ایمان لائے جو غیر قوموں سے اُن میں جائے گی، کیونکہ یہ لوگ پراگندہ ہوں گے اور بیان سے باہر تاریک اور نجس اور قابل نفرت لوگ بن جائیں گے، اتنے کہ پہلے کبھی ہمارے درمیان نہ تھے، ہاں بلکہ لامنوں کے درمیان بھی، اور یہ اُنکی بے اعتقادی اور بت پرستی کے باعث ہو گا۔

۱۶- کیونکہ دیکھو خُداوند کے رُوح نے پہلے ہی سے اُن کے باپ دادا کے ساتھ کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور وہ دنیا میں مسیح اور خُدا کے بغیر ہیں اور وہ ہَوا کے سامنے بھوسے کی مانند اُڑا دیئے گئے ہیں۔

۱۷- کبھی وہ ایک دلکش لوگ تھے اور مسیح اُن کا چرواہا تھا، ہاں خُدا باپ اُنکی رہبری کرتا تھا۔

۱۸- لیکن دیکھو اب، شیطان اُنکی رہبری کرتا ہے، جیسے ہَوا کے سامنے بھوسہ اُڑایا جارہا ہو یا جیسے ایک ناؤ بغیر بادبان یا لنگر کے یا پھر بغیر اُس کے جس سے اُسے چلایا جائے، ڈولتی ہے اور جیسی وہ ہے ویسے ہی یہ ہیں۔

۱۹- اور دیکھو خُداوند نے اُنکی برکتوں کو محفوظ کر رکھا ہے، اُن غیر قوموں کے لئے جو ملک پر قابض ہوں گی، جن کو کہ وہ ملک میں حاصل کر سکیں گے۔

۲۰- لیکن دیکھو ایسا ہو گا کہ غیر قومیں اُنہیں نکال دیں گی اور پراگندہ کریں گی اور غیر قوموں کے ذریعے نکالے اور پراگندہ کیے جانے کے بعد دیکھو، پھر خُداوند اُس عہد کو یاد کرے گا جو اُس نے ابراہام کے ساتھ اور اسرائیل کے کل گھرانے کے ساتھ کیا تھا۔

۲۱- اور خُداوند صادقوں کی اُن دعاؤں کو بھی، جو اُس سے اُن کے لئے مانگی گئیں یاد کرے گا۔

۲۲- اور تب اے غیر قومو، تُم خُدا کی قدرت کے آگے کیسے ٹھہرو گی، سوائے اِس کے کہ تُم توبہ کرو اور اپنی بری روشوں سے پھرو؟

۲۳- کیا تُم نہیں جانتے کہ تُم خُدا کے ہاتھوں میں ہو؟ کیا تُم نہیں جانتے کہ ساری قدرت اُسی کی ہے اور زمین اُس کے عظیم حُکم پر طومار کی مانند لپیٹ دی جائے گی۔

۲۴- پس تُم توبہ کرو اور اپنے آپ کو اُس کے سامنے فروتن کرو مبادا کہ وہ انصاف کے لئے تُمہارے خلاف نکلے —— مبادا کہ یعقوب کی نسل کا بقیہ تُمہارے درمیان شیر ببر کی مانند آئے اور تُمہارے ٹکڑے کر دے اور چھڑانے والا کوئی نہ ہو۔

۶ باب

آخری لڑائیوں کے لئے نیفی کمورہ کے ملک میں اِکٹھے ہوتے ہیں —— مورمن کوہ کمورہ میں مُقدّس تواریخ چھپا دیتا ہے —— لامنی فتح یاب ہوتے ہیں اور نیفیوں کی قوم تباہ ہو جاتی ہے —— لاکھوں تلوار سے قتل کیے جاتے ہیں۔ قریباً ۳۸۵ ب م۔

۱- اور اب مَیں اپنے لوگوں نیفیوں کی تباہی کے متعلق اپنی تواریخ ختم کرتا ہُوں۔ اور ایسا ہُوا کہ ہم نے لامنوں کے سامنے سے آگے کوچ کیا۔

۲- اور مَیں، مورمن نے لامنوں کے بادشاہ کو ایک خط لکھا اور اُسکی مرضی معلوم کی کہ وہ ہمیں

اجازت دے تاکہ ہم ملک کمورہ میں اپنے لوگوں کو ایک پہاڑ کے نزدیک، جو کوہ کمورہ کہلاتا تھا، اِکٹھا کریں اور وہاں ہم اُن کے ساتھ جنگ کریں۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ لامنوں کے بادشاہ نے مجھے وہ کام کرنے کی اجازت دے دی جسکی مجھے خواہش تھی۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ ہم نے ملک کمورہ کی طرف کوچ کیا اور ہم نے کوہ کمورہ کے اردگرد اپنے خیمے لگائے اور اِس ملک میں بڑی بڑی جھیلیں اور دریا اور چشمے تھے اور یہاں ہمیں اُمید تھی کہ ہم لامنوں پر غالب آ سکیں گے۔

۵- اور جب تین سو چوراسی برس گزر چکے تھے، ہم اپنے باقی ماندہ تمام لوگوں کو ملک کمورہ میں جمع کر چکے تھے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب ہم اپنے سب لوگوں کو یکجا کر کے ملک کمورہ میں اِکٹھا کر چکے، دیکھو مَیں مورمن بوڑھا ہونے لگا اور یہ جانتے ہُوئے کہ یہ میرے لوگوں کی آخری جدوجہد ہے اور خُداوند سے حُکم پاکر کہ میں اِس تواریخ کو جو مُقدّس تھی، ہمارے باپ دادا سے ہمارے حوالے کی جاتی رہی، لامنوں کے ہاتھوں میں نہ جانے دوں (کیونکہ لامنی اُنہیں تباہ کر دیتے) سو میں نے یہ تاریخ نیفی کے اُوراق سے لکھی اور وہ تمام تاریخ جو خُداوند کے ہاتھ نے مجھے دی، سوائے اُن چند اُوراق کے جو مَیں نے اپنے بیٹے مرونی کو دیئے، کوہ کمورہ میں چُھپا دیا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ اب میرے لوگوں نے، اپنی بیویوں اور اپنے بچوں سمیت لامنوں کی فوجوں کو اپنی طرف آتے دیکھا اور وہ سب موت کے اِس ہولناک خوف کیساتھ جو شریروں کے سینوں میں بھر جاتا ہے، اُن کے آنے کا انتظار کرنے لگے۔

۸- اور ایسا ہُوا کہ وہ ہمارے خلاف لڑائی کے لئے آئے اور اُن کی تعداد کی کثرت کے باعث ہر جان دہشت زدہ تھی۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے میرے لوگوں پر تلوار کیساتھ اور کمان کیساتھ اور تیر کیساتھ اور کلہاڑے کیساتھ اور ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کیا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ میرے لوگ کاٹ ڈالے گئے، ہاں یعنی میرے دس ہزار آدمی جو میرے ساتھ تھے اور میں زخمی ہو کر اُن کے درمیان گر پڑا اور وہ میرے پاس سے گزر گئے اور اُنہوں نے میری زندگی کو ختم نہ کیا۔

۱۱- اور جب وہ چلے گئے اور ہمارے اُن چوبیس (جن میں میرا بیٹا مرونی شامل تھا) کے علاوہ ہمارے سب لوگوں کو ہلاک کر چکے تو اپنے لوگوں میں سے ہم جو موت سے بچ نکلے تھے، اگلے روز جب لامنی اپنے پڑاؤ کو لوٹ گئے تو پہاڑ کی چوٹی سے ہم نے اپنے اُن دس ہزار لوگوں کو دیکھا، جو کاٹ ڈالے گئے تھے، جن کی کہ مَیں نے رہنمائی کی تھی۔

۱۲- اور ہم نے اپنے اُن دس ہزار آدمیوں کو بھی دیکھا جن کی رہنمائی میرے بیٹے مرونی نے کی تھی۔

۱۳- اور دیکھو جدجدعونا کے دس ہزار بھی گرے اور وہ بھی اُن میں شامل تھا۔

۱۴- اور لامحہ اپنے دس ہزار کے ساتھ گر چکا تھااور جلجال اپنے دس ہزار کے ساتھ گر چکا تھا اور لمحاہ اپنے دس ہزار کے ساتھ گر چکا تھااور عینوم اپنے دس ہزار کے ساتھ گر چکا تھا اور کیمنیاہ اور مرونیہااور انطیانم اور سبلوم اور سم اور یوس سب کے سب اپنے دس دس ہزار سمیت گر چکے تھے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ دس اور تھے جو سب کے سب اپنے دس دس ہزار سمیت تلوار کے ساتھ گرے، ہاں یعنی سوائے اُن چوبیس کے جو میرے ساتھ تھے اور اُن چند کے بھی جو جنوبی مُلکوں میں بچ کر نکل گئے اور اُن چند کے جو بھاگ کر لامنوں سے جا ملے، میرے سب لوگ گرے اور اُنکا گوشت اور ہڈیاں اور خون اُن کے ہاتھوں زمین کی سطح پر بھرا ہوا تھا، جنہیں اُنہوں نے اُس سرزمین پر قتل کر کے اور مار مار کر دھرتی ماں کی طرف لوٹنے کے لئے چھوڑ دیا۔

۱۶- اور میری جان میرے لوگوں کے قتل کے باعث دکھ کے ساتھ شکستہ تھی اور مَیں چلّایا:

۱۷- آہ تُم خوبصورت، تُم کیسے خُداوند کی راہوں سے بھٹک گئے! آہ، تم خوبصورت تُم نے اُس یسوع کو کیوں رد کیا جو بازو کھولے تُمہارے استقبال کے لئے کھڑا ہے!

۱۸- دیکھو اگر تُم نے ایسا نہ کیا ہوتا تو تُم نہ گرتے۔ لیکن دیکھو تُم گر گئے اور تُمہارے کھو جانے پر میں ماتم کرتا ہوں۔

۱۹- آہ تم خوبصورت بیٹو اور بیٹیوں، تُم والدو اور ماؤ، شوہر و اور بیویو، تم جو خوبصورت ہو یہ کیسے ہُوا کہ تُم گر گئے!

۲۰- لیکن دیکھو تُم اب جا چکے ہو اور میرا دکھ تُمہیں واپس نہیں لا سکتا۔

۲۱- اور دن جلد آتا ہے جب تُمہاری فنا پزیری بقا کو پہنے گی اور یہ بدن جو بدی میں گل رہا ہے یقیناً جلد نہ خراب ہونیوالا بدن بن جائے گا اور تب ضرور ہے کہ تُم مسیح کے تخت عدالت کے سامنے اپنے کاموں کے موافق، عدالت کے لئے کھڑے کیے جاؤ اور اگر ایسا ہُوا کہ تُم راستباز نکلے، تو تُم اپنے باپ دادا کے ساتھ جو تُم سے پہلے جا چکے ہیں، برکت پاؤ گے۔

۲۲- کاش کہ تُم اتنی بڑی تباہی سے پہلے توبہ کر لیتے جو کہ تُم پر آچکی ہے۔ لیکن دیکھو تُم اب جا چکے ہو اور باپ، ہاں ابدی آسمانی باپ تُمہاری حالت کو جانتا ہے اور وہ اپنے رحم کے مطابق تُمہارے ساتھ انصاف کرتا ہے۔

۷ باب

مورمن آخری ایّام کے لامنوں کو مسیح پر ایمان لانے، اُسکی انجیل کو قبول کرنے اور نجات پانے کی دعوت دیتا ہے — تمام لوگ جو کتاب مُقدّس پر ایمان رکھتے ہیں، مورمن کی کتاب پر بھی ایمان رکھیں گے۔ قریباً ۳۸۵ ب م۔

۱- اور اب دیکھو مَیں اِن لوگوں کے بقیہ سے جو بچ نکلے ہیں، کچھ باتیں کروں گا، اگر ایسا ہو کہ خُدا اُنکو میرا کلام دے تاکہ اُنہیں اپنے باپ دادا کی باتوں کا علم ہو، ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں، اے اسرائیل کے گھرانے کے بقیہ اور یہ وہ باتیں ہیں جو مَیں کہتا ہُوں۔

۲-تُم جان لو کہ تُم اسرائیل کے گھرانے کے ہو۔
۳-تُم جان لو کہ ضرور ہے کہ تُم توبہ کرو ورنہ تُم نجات نہیں پا سکتے۔
۴-تُم جان لو کہ تُمھیں اپنے جنگی ہتھیار لازمی رکھ دینے ہیں اور خون بہانے میں پھر شادمان نہیں ہونا اور سوائے اِسکے کہ خُدا تُمھیں حُکم دے، اِنھیں پھر مت اُٹھانا۔
۵-تُم جان لو کہ تمھیں لازمی اپنے باپ دادا کا علم ہو اور اپنے سب گناہوں اور بدیوں سے توبہ کرو اور مسیح یسوع پر کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے اور کہ یہودیوں نے اُسے قتل کیا اور خُدا کی قدرت سے وہ پھر زندہ ہوا ہے جس سے کہ اُس نے قبر پر فتح پائی ہے اور اُس کے وسیلے ہی موت کا ڈنگ جاتا رہا۔
۶-اور وہ مردوں کی قیامت وقوع میں لاتا ہے، جس سے کہ آدمی یقیناً اُسکے تخت عدالت کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے جی اُٹھیں گے۔
۷-اور اُس نے دنیا کو مخلصی بخشی ہے، جس سے کہ وہ جو عدالت کے روز اُس کے سامنے بے عیب پایا گیا، خُدا کی حضوری میں آسمان پر ہمیشہ تک تمجید کرنے والوں کیساتھ اُسکی بادشاہی میں باپ اور بیٹے اور روح اُلقدس کے ساتھ جو ایک ہیں، ابدی خوشی کی حالت میں جسکا کوئی آخر نہیں، اپنے ساتھ سکونت کرنے دے گا۔
۸-پس توبہ کرو اور یسوع کے نام میں بپتسمہ لو اور مسیح کی انجیل سے تھامے رکھو، جو تُمھارے سامنے ہو گی نہ صرف اِس تاریخ میں بلکہ اُس تاریخ میں بھی جو غیر قوموں کو یہودیوں سے ملے گی، جو تاریخ غیر قوموں سے تُمھیں ملے گی۔
۹-کیونکہ دیکھو یہ اِس اِرادے سے لکھی گئی ہے تاکہ تُم اِس کا یقین کرو اور اگر تُم اُس کا یقین کرو، تُم اِس کا بھی یقین کرو گے اور اگر تُم اِس کا یقین کرو تو تُمھیں اپنے باپ دادا اور اُن عجیب کاموں کی بابت بھی علم ہو گا، جو اُن کے درمیان خُدا کی قدرت سے واقع ہوئے۔
۱۰-اور تُم یہ بھی جان لو گے کہ تُم یعقوب کی نسل کے بقیہ ہو، پس تُم پہلے عہد کے لوگوں میں شمار کیے گئے ہو اور اگر ایسا ہے تو تُم مسیح پر ایمان لاؤ، اپنے نجات دہندہ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے، جسطرح اُس نے ہمیں حُکم دیا ہے، پہلے پانی سے پھر آگ اور روح اُلقدس سے بپتسمہ لو تو روز قیامت کو یہ تُمھارے لئے بہتر ہو گا۔ آمین۔

۸ باب

لامنی، نیفیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہلاک کرتے ہیں — مورمن کی کتاب خُدا کی قدرت سے ظاہر ہو گی — اُن پر افسوس جو خُداوند کے کاموں کے خلاف غصّے اور جھگڑے کا اظہار کرتے ہیں — نیفیوں کی تاریخ بدکاری اور برگشتگی اور تنزلی کے دن ظاہر ہو گی۔ قریباً ۴۰۰-۴۲۱ ب م۔

۱-دیکھو مَیں، مرونی اپنے باپ مورمن کی تاریخ کو ختم کرتا ہُوں۔ دیکھو مجھے صرف چند چیزیں تحریر کرنی ہیں، جن چیزوں کا میرے باپ نے مجھے حُکم دیا ہے۔
۲-اور اب ایسا ہُوا کہ کمورہ کے مقام پر بہت

بڑی اور زبردست جنگ کے بعد دیکھو، لامنوں نے اُن نیفیوں کو اُس وقت تک شکار بنایا جو بچ کر جنوبی ملک کو بھاگ گئے تھے، جب تک کہ وہ سارے ہلاک نہ ہو گئے۔

۳–اور میرا باپ بھی اُنہوں ہی نے قتل کیا اور صرف میں اکیلا اپنے لوگوں کی تباہی کی یہ افسوس ناک کہانی لکھنے کے لئے باقی رہ گیا ہوں۔ لیکن دیکھو وہ جا چکے ہیں اور میں اپنے باپ کے حُکم کو پورا کرتا ہوں۔ اور شاید وہ مجھے بھی قتل کر دیں، مجھے علم نہیں۔

۴– پس مَیں لکھوں گا اور زمین میں چُھپا دوں گا، مَیں کہاں جاتا ہُوں، اِس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

۵– دیکھو میرے باپ نے یہ تاریخ لکھی ہے اور اُس نے اِسے لکھنے کا مقصد بھی لکھا ہے۔ اور دیکھو مَیں بھی وہ سب لکھتا، اگر مجھے اُوراق پر جگہ ملتی لیکن مجھے نہیں ملی اور کچی دھات میرے پاس نہیں ہے کیونکہ مَیں اکیلا ہُوں۔ میرا باپ اور میرے سارے رشتہ دار جنگ میں قتل ہو چکے ہیں اور میرا کوئی دوست نہیں ہے، نہ مَیں کہیں جا سکتا ہُوں اور مجھے علم نہیں کہ خُداوند مجھے کتنی دیر تک زندہ رکھتا ہے۔

۶– دیکھو ہمارے خُداوند اور مخلصی دینے والے کی آمد کو چار سو برس گزر چکے ہیں۔

۷–اور دیکھو لامنوں نے میرے لوگوں، نیفیوں کو ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک شکار کیا ہے، یہاں تک کہ وہ باقی نہ رہے اور وہ بری طرح گرے ہیں، ہاں، میرے لوگوں نیفیوں کی بربادی عبرت انگیز اور حیران کن ہے۔

۸–اور دیکھو یہ خُداوند کا ہاتھ ہے جس نے یہ کیا ہے۔ اور دیکھو لامنی بھی ایک دوسرے کے ساتھ جنگ میں لگے ہیں اور ملک کی یہ ساری سطع قتل اور خون خرابے کے چکر میں لگی ہے اور کوئی بھی اِس جنگ کے انجام سے واقف نہیں ہے۔

۹–اور دیکھو اب مَیں اُن کے بارے میں اور کچھ نہیں کہتا کیونکہ لامنوں اور ڈاکوؤں کے سوا ملک کی سطع پر کوئی نہیں بچا۔

۱۰– اور کوئی نہیں ہے جو سچے خُدا کو جانتا ہو، سوائے یسوع کے اُن شاگردوں کے، جو اِس ملک میں اِس وقت تک رہے جب تک لوگوں کی شرارت بہت زیادہ نہ ہو گئی، خُداوند نے لوگوں کے ساتھ اُنہیں نہ رہنے دیا اور آیا کہ وہ ملک کی سطع پر ہیں، کوئی شخص نہیں جانتا۔

۱۱– لیکن دیکھو میرے باپ نے اور میں نے اُنہیں دیکھا ہے اور اُنہوں نے ہماری خدمت کی ہے۔

۱۲–اور جو کوئی بھی اِس تاریخ کو پائے اور اِس خامی کے باعث جو اِس میں ہے، ملامت نہ کرے تو وہ اِن چیزوں سے زیادہ عظیم چیزوں کا علم حاصل کرے گا۔ دیکھو مَیں مرونی ہُوں اور اگر ممکن ہوتا تو مَیں سب باتیں تُم پر آشکارا کرتا۔

۱۳–دیکھو مَیں اِن لوگوں کی بابت بات ختم کرتا ہُوں۔ مَیں مورمن کا بیٹا ہُوں اور میرا باپ نیفی کی اولاد میں سے تھا۔

۱۴–اور مَیں وہی ہُوں جو خُداوند کی حفاظت میں

تاریخ چُھپاتا ہُوں، خُداوند کے فرمان کے مطابق اِن اُوراق کی کوئی قدر نہیں ہے۔ کیونکہ اُس نے درحقیقت فرمایا ہے کہ کوئی بھی اِنہیں نفع کی نیت سے حاصل نہ کرے گا، لیکن اُن پر لکھی ہُوئی تاریخ بڑی قدر والی ہے اور جو کوئی اِسے روشنی میں لائے گا، خُداوند اُسے برکت دے گا۔

۱۵- کیونکہ کسی کو اختیار حاصل نہیں کہ وہ اِسے روشنی میں لائے، سوائے اِسکے کہ خُدا کی طرف سے اُسے دیا جائے کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ یہ صرف اِس ارادہ سے ہو کہ اُس کو جلال ملے یعنی قدیم اور طویل عرصہ سے خُداوند کے موعودہ پراگندہ لوگوں کی بھلائی ہو۔

۱۶- اور مبارک ہے وہ جو اِس بات کو روشنی میں لاتا ہے کیونکہ خُدا کے کلام کے مطابق یہ تاریکی سے روشنی میں لائی جائے گی، ہاں یہ زمین میں سے نکالی جائے گی اور یہ تاریکی میں سے چمکے گی اور لوگوں کے علم میں آئے گی اور یہ خُدا کی قدرت کے وسیلے سے ہو گا۔

۱۷- اور اگر کچھ غلطیاں ہیں تو وہ انسانی غلطیاں ہیں۔ لیکن دیکھو ہمیں کسی غلطی کا علم نہیں لیکن خُدا سب باتیں جانتا ہے، پس جو کوئی ملامت کرتا ہے خبردار رہے مبادا کہ وہ جہنم کی آگ کے خطرے میں ہو۔

۱۸- اور وہ جو کہتا ہے، مجھے دکھاؤ ورنہ مارے جاؤ گے — وہ خبردار رہے مبادا کہ وہ ایسا حُکم دے جو خُداوند نے منع کیا ہے۔

۱۹- کیونکہ دیکھو جو جلد بازی میں پرکھتا ہے، جلد بازی ہی میں پرکھا جائے گا، کیونکہ اُس کے کاموں کے مطابق اُسکا اجر ہو گا، ؛ پس جو ظلم کرتا ہے، خُداوند اُسے بدلے میں سزا دے گا۔

۲۰- دیکھو صحیفے کیا کہتے ہیں — آدمی ظلم نہ کرے نہ ہی وہ عدالت کرے، کیونکہ خُداوند نے فرمایا، عدالت میری اور انتقام بھی میرا ہے، اور میں ہی بدلہ دوں گا۔

۲۱- اور وہ جو خُداوند کے کام اور خُداوند کے موعودہ لوگوں کے خلاف جو کہ اسرائیل کے گھرانے کے ہیں غصّے اور جھگڑے کا اظہار کرے گا اور کہے گا کہ ہم خُداوند کے کام کو نیست و نابود کر دیں گے اور خُداوند اپنے عہد کو یاد نہ کرے گا، جو اُس نے اسرائیل کے گھرانے سے کیا تھا — اُسے کاٹے اور آگ میں ڈالے جانے کا خطرہ لاحق ہے؛

۲۲- کیونکہ خُداوند کے ابدی مقاصد اُسوقت تک جاری رہتے ہیں جب تک اُسکے تمام وعدے پورے نہیں ہو جاتے۔

۲۳- یسعیاہ کی نبوّتوں میں تلاش کرو۔ دیکھو مَیں اُنہیں لکھ نہیں سکتا۔ ہاں دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ مُقدّسین جو مجھ سے پہلے جا چکے ہیں، جنہیں اِس ملک کی ملکیت حاصل تھی، پکاریں گے، ہاں وہ خاک میں سے خُداوند کے حضور فریاد کریں گے اور جیسے کہ خُداوند زندہ ہے، وہ اُس عہد کو یاد کرے گا جو اُس نے اُن کے ساتھ کیا۔

۲۴- اور وہ اُن کی دعاؤں کو جانتا ہے جو کہ اُن کے بھائیوں کے واسطے تھیں۔ اور وہ اُنکے ایمان سے واقف ہے کیونکہ وہ اُسکے نام سے پہاڑوں کو پرے ہٹا سکتے تھے اور اُسکے نام سے زمین کو لرزا

سکتے تھے اور اُس کے کلام کی طاقت سے قید خانوں کو اُنہوں نے زمین بوس کر دیا تھا، ہاں یہاں تک کہ تیز آگ کی بھٹی اُن کو گزند نہیں پہنچا سکتی تھی، نہ ہی جنگلی جانور اور نہ زہریلے سانپ اُس کے کلام کی قدرت کے سبب اُن کو کوئی نقصان پہنچا سکتے تھے۔

۲۵- اور دیکھو اُن کی دعائیں اُس کے واسطے بھی تھیں، جس کے ذریعے خُداوند یہ باتیں ظاہر کرائے گا۔

۲۶-اور کسی کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ظاہر نہیں ہوں گی، اِسلئے کہ یہ یقیناً ہوں گی کیونکہ خُداوند نے یہ فرمایا ہے، کیونکہ خُداوند کے ہاتھ کے ذریعے یہ ظاہر ہوں گی اور کوئی بھی اِسے روک نہیں سکتا اور یہ اُس روز ظاہر ہوں گی، جب یہ کہا جائے گا کہ معجزے موقوف ہو چکے ہیں اور یہ اِس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کوئی مردوں میں سے بولتا ہو۔

۲۷-اور یہ اُس دن ہو گا جب مُقدّسین کا خون خفیہ سازشوں اور تاریکی کے کاموں کے باعث خُداوند کو پکارے گا۔

۲۸- ہاں یہ اُس دن ہو گا جب خُدا کی قدرت کا انکار کیا جائے گا اور کلیسیائیں ناپاک ہوں گی اور اُنکے دل غرور سے بھرے ہوں گے، ہاں وہ دن جب کلیسیاؤں کے رہنماؤں اور اُستادوں کے دل غرور سے بھرے ہوں گے، بلکہ اُن سے حسد کے باعث جنکا تعلق اُنکی اپنی کلیسیاؤں سے ہو گا۔

۲۹-ہاں یہ وہ دن ہو گا جب غیر ملکوں میں آگ اور بڑے بڑے طوفان اور دھوئیں کے بادلوں کی گھن گرج سنائی دے گی۔

۳۰- اور مختلف مقامات پر جنگوں، جنگوں کی افواہوں اور زلزلوں کی آوازیں بھی سنائی دیں گی۔

۳۱-ہاں یہ اُس دن ہو گا جب رویِ زمین پر بڑی آلودگیاں ہوں گی، قتل اور چوریاں اور جھوٹ اور فریب اور حرمکاری اور ہر قسم کی مکروہات ہوں گی، جب کئی ہوں گے جو کہیں گے یہ کرو یا وہ کرو، کچھ نہیں ہو گا کیونکہ یوم آخر خُداوند ایسوں کو قائم رکھے گا۔ لیکن ایسوں پر افسوس کیونکہ وہ پت کی سی کڑواہٹ اور بدی کے بندھنوں میں جکڑے ہیں۔

۳۲-ہاں یہ وہ دن ہو گا جب کلیسیائیں قائم ہُوں گی جو کہیں گی: ہمارے پاس آؤ اور تُمہارے پیسوں کے بدلے تُمہارے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

۳۳- اے شریر اور سرکش اور ضدی لوگو، تُم نے نفع کے لئے کیوں کلیسیائیں بنائی ہیں؟ تُم نے کیوں اپنی روحوں کو عذاب میں ڈالنے کے لئے خُدا کے کلام کی ہیئت کو تبدیل کر دیا ہے؟ دیکھو، خُدا کے مکاشفوں پر نظر ڈالو، کیونکہ دیکھو وقت آتا ہے، اُس دن جب یہ سب باتیں لازمی پوری ہوں گی۔

۳۴- دیکھو خُداوند نے اُن سے متعلق جو یقیناً جلد ہونے کو ہیں، حیرت انگیز اور عجیب باتیں مجھ پر ظاہر کی ہیں، اُس روز جب یہ باتیں تُمہارے درمیان ظاہر ہوں گی۔

۳۵- دیکھو مَیں تُم سے ایسے ہمکلام ہوں گویا تُم موجود ہو، اگرچہ تُم نہیں ہو۔ لیکن دیکھو یسوع

مسیح نے مجھ پر تُمہیں ظاہر کیا ہے اور مجھے تُمہارے کاموں کا علم ہے۔
۳۶- اور مَیں جانتا ہُوں کہ تُم اپنے دلوں کے غرور میں چلتے ہو اور صرف چند ایک کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو بہت عمدہ کپڑے پہنتا، حسد کرتا اور جھگڑوں اور عداوت اور ظلم اور ہر قسم کی بدیوں کے سبب اپنے دلوں میں مغروری کو نہیں بڑھاتے اور ہاں تُمہاری کلیسیائیں بلکہ سب کی سب تُمہارے دلوں کے غرور کے باعث نجس ہو گئی ہیں۔
۳۷- کیونکہ دیکھو تُم غریبوں اور محتاجوں اور بیماروں اور مصیبت زدوں سے محبت کرنے کی بجائے پیسے اور اپنے مال اور اپنی عمدہ پوشاکوں اور اپنی کلیسیاؤں کی آرائش سے زیادہ محبت کرتے ہو۔
۳۸- آہ تُم نجسو، تُم ریاکارو، تُم اُستادو، جو اپنے آپکو اِس چیز کے لئے فروخت کرتے ہو جو گل جاتی ہے، تُم نے خُدا کی پاک کلیسیا کو کیوں نجس کر دیا ہے؟ تُم مسیح کا نام اپنے پر لینے سے کیوں شرماتے ہو؟ تُم کیوں نہیں سوچتے کہ نہ ختم ہونے والی خوشی کی قدر بدحالی سے بڑھ کر ہے جو کہ کبھی نہیں مرتی —— دنیا کی ستائش کے سبب؟
۳۹- تُم اپنے آپکو بے جان چیزوں سے کیوں آراستہ کرتے ہو اور پھر بھوکوں اور محتاجوں اور ننگوں اور بیماروں کو اور مصیبت زدوں کو اپنے پاس سے گزر جانے دیتے ہو اور اُن پر نظر نہیں کرتے؟
۴۰- ہاں، تُم نفع کی خاطر کیوں خفیہ مکروہات میں مبتلا ہو اور بیواؤں سے خُداوند کیسامنے آہ و زاری کراتے ہو اور یتیموں سے بھی خداوند کے سامنے آہ و زاری کراتے ہو، اُنکے والدوں اور اُنکے شوہروں کا خون زمین سے خُداوند کے سامنے تُمہارے خلاف انتقام کے لئے بھی پکارتا ہے؟
۴۱- دیکھو، تُمہارے سروں پر انتقام کی تلوار لٹک رہی ہے اور وہ وقت جلد آتا ہے کہ وہ تُم سے مُقدّسین کے خون کا بدلہ لے گا، کیونکہ وہ اُن کو اب اور فریاد کرنے نہ دے گا۔

۹ باب

مرونی اُن کو بلاتا ہے جو توبہ کرنے کے لئے مسیح پر ایمان نہیں رکھتے —— وہ معجزوں کے خُدا کا اعلان کرتا ہے جو ایمانداروں کو مکاشفے اور نعمتیں اور نشان دیتا ہے —— بے اعتقادی کے سبب معجزے موقوف جاتے ہیں —— ایمان لانے والوں کے درمیان معجزے ہوں گے —— بنی نوع انسان کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ دانا بنیں اور احکام کی پابندی کریں۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- اور اب اُن کی بابت مَیں کلام کرتا ہُوں جو مسیح پر ایمان نہیں رکھتے۔
۲- دیکھو کیا تُم اپنی سزا کے دن ایمان لاؤ گے —— دیکھو جب خُداوند آئے گا، ہاں اُس عظیم دن جب زمین طومار کی مانند لپیٹ دی جائے گی اور عناصر شدید گرمی سے پگھل جائیں گے، ہاں اُس ہولناک دن جب تُم خُدا کے برے کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے لائے جاؤ گے —— تب بھی تُم کہو گے کہ خُدا نہیں ہے؟
۳- کیا پھر بھی تم مسیح کا انکار کرو گے یعنی کیا تم خُدا کے برّے کی طرف نظر کر سکو گے؟ تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی مجرم ضمیری میں اُس کے ساتھ

قیام کر سکو گے؟ تُم کیا سمجھتے ہو کہ اُس مُقدّس ہستی کے ساتھ رہنا تُمہیں اچھا لگے گا جب کہ تُمہاری جانیں مجرم ضمیری کے باعث جکڑی ہوں گی، اِس لئے کہ تُم نے تو ہمیشہ اُس کے قانون کی نافرمانی کی تھی۔

۴- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نجس ضمیری مَیں خُدا کے ساتھ تُمہارا رہنا، جو کہ پاک اور عادل ہے، ملعون روحوں کے ساتھ رہنے سے زیادہ تکلیف دہ ہے جو دوزخ میں ہوں گی۔

۵- کیونکہ دیکھو جب تمکو خُدا کے سامنے تُمہاری برہنگی میں خُدا کا جلال اور یسوع مسیح کا تقدس دیکھنے کے لئے لایا جائے گا تو یہ تُم پر نہ بجھنے والے شعلے کی مانند جلنے لگے گی۔

۶- آہ! تب تُم یقین نہ کرنے والو، تُم خُداوند کی طرف رجوع لاو، ، یسوع کے نام میں باپ کی حضوری میں بلند آواز سے فریاد کرو، شاید کہ تُم اُس عظیم اور یوم آخر میں برّے کے خون سے دھل کر بے عیب، پاک اور خوبصورت اور سفید پائے جاؤ۔

۷- اور مَیں تُم سے پھر کہتا ہُوں تُم جو خُدا کے مکاشفوں کا انکار کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ تو ہو چکے کہ نہ کوئی مکاشفہ ہے، نہ نبوّتیں، نہ نعمتیں، نہ شفا، نہ زبانوں کا بولنا اور زبانوں کے ترجمے ہیں؛

۸- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو اِن باتوں کا انکار کرتا ہے وہ مسیح کی انجیل کو نہیں جانتا، ہاں اُس نے صحیفوں کو نہیں پڑھا، اگر ایسا ہے تو وہ اِنہیں سمجھتا نہیں۔

۹- کیونکہ کیا ہم نہیں پڑھتے کہ خُدا، کل آج اور ہمیشہ تک یکساں ہے اور اُس میں نہ تبدیلی نہ ہی گردش کا سایہ ہے؟

۱۰- اور اب اگر تُم نے اپنے لئے ایک ایسے دیوتا کا تصور کیا ہے جو بدلتا ہے اور اُس میں گردش کا سایہ ہے، تب تُم نے اپنے لئے ایک ایسے دیوتا کا تصور کر لیا ہے جو کہ معجزوں کا خُدا نہیں ہے۔

۱۱- لیکن دیکھو میں معجزوں کے خُدا کو جو کہ ابراہام کا خُدا اور اضحاق کا خُدا اور یعقوب کا خُدا ہے، تم پر ظاہر کروں گا اور یہ وہی خُدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور اُن میں پائی جانے والی تمام چیزوں کو تخلیق کیا ہے۔

۱۲- دیکھو اُس نے آدم کو خلق کیا اور آدم کے سبب انسان گرا۔ اور انسان کے گر جانے کے باعث یسوع مسیح آیا یعنی جو باپ اور بیٹا ہے اور یسوع مسیح کے سبب انسان نے مخلصی پائی۔

۱۳- اور انسان کی مخلصی کے باعث جو یسوع مسیح کے وسیلے حاصل ہُوئی، وہ پھر خُداوند کی حضوری میں واپس لائے گئے، ہاں اِسی میں تمام انسان مخلصی پاتے ہیں، کیونکہ مسیح کی موت سے قیامت وقوع ہوتی ہے جو کہ اُس ابدی نیند سے چھٹکارا ہے، جس نیند سے تمام انسان خُدا کی قدرت سے اُسوقت بیدار کیے جائیں گے، جب نرسنگا پھُونکا جائے گا اور چھوٹے بڑے دونوں سب آگے آئیں گے اور مخلصی پا کر اور موت کے اُس ابدی بندھن سے رہائی پا کر جو کہ جسمانی موت ہے، سب اُسکے تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

۱۴- اور تب قدوس اُنکی عدالت کرے گا اور تب وقت ہو گا جو نجس ہے، نجس ہی رہے گا اور جو

راستباز ہے، راستباز ہی رہے گا، وہ جو خوش ہے، خوش ہی رہے گا اور جو ناخوش ہے، ناخوش ہی رہے گا۔

۱۵-اور اب تُم سب جنہوں نے اپنے لئے ایک ایسا دیوتا تصور کر رکھا ہے جو کہ معجزے نہیں کر سکتا، مَیں تُم سے پوچھتا ہُوں کیا یہ سب باتیں ہو چکیں، جو مَیں نے کہیں ہیں؟ کیا انجام آچکا ہے؟ دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، نہیں اور خُدا اب بھی معجزوں کا خُدا ہے۔

۱۶-دیکھو کیا وہ کام جو خُدا نے کیے ہماری نظر میں حیرت انگیز نہیں ہیں؟ ہاں اور کون ہے جو خُدا کے عجیب کاموں کو پورے طور سمجھ سکتا ہے؟

۱۷-کون کہے گا کہ یہ معجزہ نہیں کہ اُس کے کلام ہی سے آسمان اور زمین بن گئے اور اُس کے کلام کی قدرت سے انسان کو زمین کی مٹی سے تخلیق کیا گیا اور اُس کے کلام کی قدرت سے معجزے کیے گئے؟

۱۸-اور کون کہے گا کہ یسوع مسیح نے بہت سارے بڑے معجزے نہیں کیے؟ اور رسولوں کے ہاتھوں کئی بڑے بڑے معجزے ظاہر کیے گئے۔

۱۹-اور اگر اُس وقت یہ معجزے ہو سکتے تھے، تو پھر اب خُدا معجزوں کا خُدا کیوں نہیں ہو سکتا اور جبکہ وہ تو لا تبدیل ہستی ہے؟ اور دیکھو میں تُم سے کہتا ہوں، وہ تبدیل نہیں ہوتا، اگر ایسا ہو تو وہ خُدا نہ رہے، لیکن وہ سراسر خُدا اور معجزوں کا خُدا ہی رہے گا۔

۲۰-اور وہ بنی آدم کے درمیان معجزے کرنا بند کیوں کر دیتا ہے، اُسکا سبب یہ ہے کہ وہ بے اعتقادی میں بھٹکتے اور سیدھی راہوں سے پھر جاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ خُدا کون ہے، جس پر اُنہیں بھروسہ کرنا ہے۔

۲۱-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہُوں، کہ جو کوئی بغیر شک کیے مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح کے نام میں باپ سے جو کچھ مانگے اُسے ملے گا اور اُسکا یہ وعدہ سب کے لئے یعنی دنیا کی انتہاؤں تک کے لئے ہے۔

۲۲-کیونکہ دیکھو خُدا کے بیٹے یسوع مسیح نے اپنے اُن شاگردوں کو جنہیں رہنا تھا، ہاں اور اپنے سب شاگردوں کو بھی ہجوم کی موجودگی میں یوں فرمایا، تُم ساری دنیا میں جاؤ اور ساری مخلوق میں انجیل کی منادی کرو۔

۲۳-اور وہ جو ایمان لاتا اور بپتسمہ لیتا ہے نجات پائے گا، لیکن جو ایمان نہیں لاتا ملعون کیا جائے گا۔

۲۴-اور ر ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے ــــ وہ میرے نام سے بد روحوں کو نکالیں گے، وہ نئی زبانیں بولیں گے، وہ سانپوں کو اُٹھالیں گے اور اگر وہ کوئی مہلک چیز پی لیں تو اُن کو ضرر نہ پہنچے گا، وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے اور وہ شفا پائیں گے۔

۲۵-اور جو کوئی بغیر شک کیے میرے نام پر ایمان لاتا ہے، اُس پر زمین کی انتہاؤں تک کے لئے اپنے سارے کلام کی تصدیق کروں گا۔

۲۶-اور اب دیکھو خُداوند کے کاموں کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟ اُس کی باتوں کا کون انکار کر سکتا ہے؟ خُداوند کی بے پناہ قوت کے خلاف کون اُٹھے گا؟ کون خُداوند کے کاموں کی

حقارت کرے گا؟ کون مسیح کے فرزندوں کی حقا
رت کرے گا؟ دیکھو تُم سب جو خُداوند کے
کاموں کی حقارت کرتے ہو کیونکہ تم حیران اور
برباد ہو گے۔
۲۷- آہ پھر حقارت نہ کر اور حیران نہ ہو بلکہ
خُداوند کی باتوں پر کان لگا اور تجھے جس چیز کی
ضرورت ہے باپ سے یسوع کے نام میں مانگ۔
شک نہ کر بلکہ ایمان لا اور زمانہ قدیم کی طرح
شروع کر، اپنے سارے دل سے خُداوند کی طرف
رجوع لا اور اُس کے سامنے ڈرتے اور کانپتے اپنی
نجات کے کام کیے جا۔
۲۸- اپنی آزمائش کے دنوں میں دانا بن، ساری
ناپاکی سے چھٹکارا حاصل کر، وہ کچھ نہ مانگ جو تو
اپنی عیش و عشرت پر صرف کرے، بلکہ یقین محکم
کے ساتھ یہ مانگ کہ تو کسی آزمائش میں نہ پڑے
بلکہ یہ کہ تو سچّے اور زندہ خُدا کی خدمت کرے۔
۲۹- دیکھ کہ تو ناپاکی میں بپتسمہ نہ لے، دیکھ کہ
تو ناپاکی میں مسیح کی عشائے ربّانی نہ لے بلکہ دیکھ تو
یہ سب کام پاکیزگی سے کر اور اِسے مسیح یسوع
زندہ خُدا کے بیٹے کے نام میں کر اور اگر تو ایسا
کرے اور آخر تک برداشت کرے، تہیں ہرگز
خارج نہیں کیا جائے گا۔
۳۰- دیکھو مَیں تُم سے یوں کلام کرتا ہُوں، گویا
مردوں میں سے کلام کر رہا ہوں کیونکہ مَیں جانتا
ہُوں کہ تُمھیں میرا کلام حاصل گا۔
۳۱- میری خامی کے باعث مجھ پر، نہ ہی میرے
باپ پر اُس کی خامی کے باعث، نہ ہی اُنہیں
ملامت کرو، جنہوں نے اِس سے قبل لکھا بلکہ خُدا
کے شکر گزار ہو کہ اُس نے تُم پر ہماری خامیاں
ظاہر کیں تاکہ ہماری نسبت زیادہ حکمت سیکھو۔
۳۲- اور اب دیکھو ہم نے یہ تواریخ اپنے علم
کے مطابق اُن حروف میں لکھی ہے، جن کو ہم ایک
اصلاحی مصری زبان کہتے ہیں، جو ہمیں سونپی گئی اور
ہم نے اپنے طریق گفتگو کے مطابق اُس کو ڈھالا۔
۳۳- اگر ہمارے اُوراق زیادہ بڑے ہوتے تو ہم
عبرانی میں لکھتے، لیکن ہم نے عبرانی میں بھی
تبدیلی کی ہے اور اگر ہم عبرانی میں لکھ سکتے تو
تُمھیں ہماری تاریخ میں کوئی خامی نہ لگتی۔
۳۴- لیکن خُداوند اُن باتوں کو جانتا ہے جو ہم
نے لکھی ہیں اور وہ یہ بھی کہ دوسرے لوگ
ہماری زبان نہیں جانتے اور چونکہ دوسرے لوگ
ہماری زبان نہیں جانتے، اِس لئے اُس نے اُسکے
ترجمے کا ذریعہ تیار کیا ہے۔
۳۵- اور یہ باتیں اِس لئے لکھی گئی ہیں کہ ہم
اپنے اُن بھائیوں کے خون سے بری ہوں، جو بے
اعتقادی میں بھٹکے ہوئے ہیں۔
۳۶- اور دیکھو ہم نے اپنے بھائیوں کے لئے
جن باتوں کی خواہش کی تھی، ہاں یعنی مسیح کے علم
کی طرف اُنکی بحالی اُن تمام مُقدّسین کی دعاؤں
کے مطابق ہے، جو اُس ملک میں رہتے تھے۔
۳۷- اور کہ خُداوند یسوع مسیح بخش دے کہ اُن
کے ایمان کے موافق اُنہیں دعاؤں کا جواب ملے
اور خُدا باپ اُس عہد کو یاد رکھے، جو اُس نے
اسرائیل کے گھرانے سے کیا ہے اور وہ ہمیشہ
یسوع مسیح کے نام پر ایمان کے وسیلے اُنہیں
برکت دے۔ آمین۔

عیتر کی کتاب

یاردیوں کی تاریخ جو اُن چوبیس اُوراق سے لی گئی جو مضایاہ بادشاہ کے دنوں میں لمحی کے لوگوں کو ملے۔

ابواب

مرونی، عیتر کی تحریروں کا خلاصہ لکھتا ہے —— عیتر کا نسب نامہ دیا جاتا ہے —— بابل کے بُرج پر یاردیوں کی زبان میں اختلاف نہیں ہوتا —— خُداوند اُن سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اعلٰی ترین سر زمین میں اُنہیں لے جائے گا اور اُنکو ایک عظیم قوم بنائے گا۔

۱-اور اب مَیں مرونی، اُن قدیم باشندوں کا حال بیان کرتا ہُوں، جنہیں خُداوند نے شمالی ملک کی سطح پر سے نیست و نابود کر دیا۔

۲- اور مَیں اپنے یہ احوال اُن چوبیس اُوراق سے لیتا ہوں جو لمحی کے لوگوں کو ملے جو عیتر کی کتاب کہلاتی ہے۔

۳-اور جیسا کہ مَیں سمجھتا ہُوں کہ اِس تاریخ کا پہلا حصہ جو دنیا اور آدم کی تخلیق کے متعلق بتاتا ہے اور اُس وقت سے لے کر اُس عظیم برج کے وقت تک بنی آدم کے درمیان جو کچھ واقع ہوا یہودیوں کے درمیان موجود ہے ——

۴- پس مَیں اُن باتوں کو نہیں لکھتا جو آدم سے لے کر اُس وقت تک واقع ہُوئیں، لیکن وہ اُوراق پر تھیں اور جو کوئی پا لے گا، اُسی کو پورے احوال حاصل کرنے کی قدرت حاصل ہو گی۔

۵- لیکن دیکھو مَیں پورے احوال بیان نہیں کرتا لیکن احوال کا ایک حصہ بیان کرتا ہُوں، بُرج سے لے کر اُس وقت تک جب وہ نیست و نابود ہو گئے تھے۔

۶-اور یہ احوال مَیں یوں بیان کرتا ہُوں۔ وہ جس نے یہ تواریخ لکھی اُسکا نام عیتر تھا اور یہ کورِعنتر کی نسل سے تھا۔

۷-کورِعنتر مورون کا بیٹا تھا۔

۸-اور مورون ایتام کا بیٹا تھا۔

۹-اور ایتام آح کا بیٹا تھا۔

۱۰-اور آح سیت کا بیٹا تھا۔

۱۱-اور سیت سبلون کا بیٹا تھا۔

۱۲-اور سبلون قام کا بیٹا تھا۔

۱۳-اور قم کورعنتم کا بیٹا تھا۔

۱۴-اور کوریعنتم امینجدہ کا بیٹا تھا۔

۱۵-اور امینجدہ ہارون کا بیٹا تھا۔

۱۶-اور ہارون حت کی نسل سے تھا جو عیرتم کا بیٹا تھا۔

۱۷-اور عیرتم لِب کا بیٹا تھا۔

۱۸-اور لِب قس کا بیٹا تھا۔

۱۹-اور قس قورم کا بیٹا تھا۔

۲۰-اور قورم لاوی کا بیٹا تھا۔

۲۱-اور لاوی قم کا بیٹا تھا۔

۲۲-اور قم مورِیعنتن کا بیٹا تھا۔

۲۳-اور مورِیعنتن ریپلاقش کی نسل سے تھا۔

۲۴-اور ریپلاقش شظ کا بیٹا تھا۔

۲۵-اور شظ حِتّ کا بیٹا تھا۔

۲۶-اور حِتّ قام کا بیٹا تھا۔

۲۷-اور قام کوریعنتم کا بیٹا تھا۔

۲۸-اور کور یعنتم عیمر کا بیٹا تھا۔
۲۹-اور عیمر اُومر کا بیٹا تھا۔
۳۰-اور اُومر شول کا بیٹا تھا۔
۳۱-اور شول قب کا بیٹا تھا۔
۳۲-اور قب عوریاہ کا بیٹا تھا جو کہ یارد کا بیٹا تھا۔
۳۳- یہ وہی یارد تھا جو اپنے بھائی اور اپنے
خاندانوں اور بعض دوسروں اور اُنکے خاندانوں
کے ساتھ بُرج سے اُس وقت آیا، جب خُداوند
نے لوگوں کی زبانوں میں اختلاف ڈالا اور اپنے قہر
میں قسم کھائی کہ وہ تمام رویِ زمین پر پراگندہ کیے
جائیں گے اور خُداوند کے کلام کے موافق وہ
لوگ پراگندہ ہوئے۔
۳۴-اور یارد کا بھائی جسیم طاقتور اور خُداوند کا
نہایت مقبول نظر آدمی تھا، سو اُس کے بھائی یارد
نے اُسے کہا، خُداوند کے حضور فریاد کر تاکہ وہ
ہماری زبان میں اختلاف نہ ڈالے تاکہ ہم ایک
دوسرے کی زبان سمجھ سکیں۔
۳۵- اور ایسا ہُوا کہ یارد کے بھائی نے
خُداوند سے فریاد کی اور خُداوند نے یارد پر رحم
کیا، سو اُس نے یارد کی زبان میں اختلاف نہ ڈالا
اور یارد اور اُس کے بھائی کی زبان میں اختلاف
نہ ہُوا۔
۳۶- تب یارد نے اپنے بھائی سے کہا، خُداوند
کے حضور دوبارہ فریاد کر اور ہو سکتا ہے کہ وہ اُن
پر سے اپنا غضب پھیرے جو ہمارے دوست ہیں
تاکہ وہ اُنکی زبان میں اختلاف نہ ڈالے۔
۳۷-اور ایسا ہُوا کہ یارد کے بھائی نے خُداوند
سے فریاد کی اور خُداوند نے اُس کے دوستوں
اور اُن کے خاندانوں پر بھی رحم کیا تاکہ وہ پراگندہ
نہ ہوں۔
۳۸-اور ایسا ہُوا کہ یارد یہ کہتے ہُوئے پھر اپنے
بھائی سے ہمکلام ہُوا، جا اور خُداوند سے دریافت
کر آیا کہ وہ ہمیں اِس ملک سے نکالے گا اور اگر وہ
ہمیں اِس ملک سے نکالے تو اُس سے فریاد کر کہ
ہم کہاں جائیں۔ اور کسے خبر ہے کہ خُداوند ہمیں اُس
ملک میں لے جائے جو ساری رویِ زمین پر سے
بہترین ہو؟ اور اگر ایسا ہو تو آؤ خُداوند کے وفادار
بنیں تاکہ ہم اِسے اپنی وراثت کے لئے پائیں۔
۳۹- اور ایسا ہُوا کہ یارد کا بھائی، یارد کے کہنے
کے مطابق خُداوند سے فریاد کر کے پوچھنے لگا۔
۴۰-اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے یارد کے بھائی کی
سنی اور اُس پر ترس کھایا اور اُس سے کہا!
۴۱- جا اور اپنے گلّے ہر دو قسم کے نر اور مادہ اور
زمین کے ہر قسم کے بیج، اور اپنے خاندانوں، اور
اپنے بھائی یارد اور اُسکے خاندان، اور اپنے دوستوں
اور اُنکے خاندانوں، اور یارد کے دوستوں اور اُن
کے خاندانوں کو اِکٹھا کر۔
۴۲-اور جب تُو ایسا کر لے تو تو اُس وادی میں
جو شمال کی طرف ہے اُن کو لے جانا۔ اور مَیں
تُمہیں وہاں ملوں گا اور مَیں تُمہارے آگے آگے
اُس ملک میں جاؤں گا جو زمین پر سب علاقوں سے
اعلیٰ ترین ہے۔
۴۳-اور وہاں مَیں تجھے اور تیری نسل کو برکت
دوں گا اور تیری نسل اور تیرے بھائی کی نسل اور
اُن کی نسل جو تیرے ساتھ جائیں گے، اپنے لئے
ایک عظیم قوم برپا کروں گا اور ساری رویِ زمین پر

تیری نسل جسے مَیں نے اپنے لئے برپا کیا کوئی دوسری قوم اتنی عظیم نہ ہو گی۔ اور مَیں تیرے لئے ایسا اِسلئے کروں گا کیونکہ تو نے ایک طویل وقت تک مجھ سے فریاد کی ہے۔

۲ باب

یاردی موعودہ سرزمین کے سفر کے لئے تیاری کرتے ہیں — یہ ایک اعلٰی ترین سرزمین ہے، جہاں انسان لازمی مسیح کی خدمت کرے ورنہ وہ فنا ہو جائیں گے — خُداوند یارد کے بھائی سے تین گھنٹے باتیں کرتا ہے — یاردی کشتیاں بناتے ہیں — خُداوند یارد کے بھائی سے پوچھتا ہے کہ وہ کشتیوں میں روشنی کے لئے اُس سے کیا کرانا چاہتا ہے۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ یارد اور اُس کا بھائی اور اُنکے خاندان اور یارد کے دوست اور اُسکے بھائی کے دوست بھی اُنکے خاندانوں نے (وادی جو عظیم شکاری نمرود کے نام سے کہلاتی تھی) اپنے ہر قسم کے نر اور مادہ اِکھٹے کیے اور گلوں سمیت وادی میں اُتر گئے۔

۲- اور اُنہوں نے جال بھی لگائے اور ہُوا کے پرندے پکڑے اور اُنہوں نے ایک برتن بھی تیار کیا جس میں وہ پانیوں کی مچھلیاں لے کر آئے۔

۳- اور اُنہوں نے دیسرت اپنے ساتھ لیا جس کا ترجمہ شہد کی مکھی ہے اور یوں اُنہوں نے شہد کی مکھیوں کا جھنڈ اور ہر قسم کے سب بیجوں کی تمام اقسام جو سرزمین کی سطح پر تھیں، اپنے ساتھ لے لیں۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ وادی نمرود میں آئے تو خُداوند اُنکے پاس آیا اور یارد کے بھائی سے باتیں کیں اور وہ بادل میں تھا اور یارد کے بھائی نے اُسے نہ دیکھا۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اُنہیں حُکم دیا کہ وہ بیابان میں جائیں، ہاں اُس حصہ میں جہاں پہلے کبھی کوئی آدمی نہ گیا تھا۔ اور ایسا ہُوا کہ خُداوند اُن کے آگے چلا اور بادلوں میں ہو کر اُن کے ساتھ کلام کرتا اور اُنہیں ہدایت دیتا تھا کہ اُنہیں کس طرف سفر کرنا ہے۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے بیابان میں سفر کیا اور کشتیاں بنائیں اور اُنہوں نے خُداوند کے ہاتھ کی مسلسل رہنمائی میں کئی پانیوں کو پار کیا۔

۷- اور خُداوند نہیں چاہتا تھا کہ وہ سمندر پار بیابان میں رکیں، بلکہ وہ اُنہیں وعدہ کی سرزمین میں لے جانا چاہتا تھا، جو دوسری اُن تمام سرزمینوں سے اعلٰی ترین تھی جو خُداوند خُدا نے راستباز لوگوں کے لئے محفوظ کر رکھی تھی۔

۸- اور اُس نے اپنے غضب میں یارد کے بھائی سے قسم کھائی کہ جو کوئی بھی موعودہ سرزمین پائے، اُس وقت سے لے کر ہمیشہ تک سچے اور خُدائے واحد کی خدمت کرے ورنہ وہ اُس وقت فنا کر دیئے جائیں گے جب اُس کا قہر شدید اُن پر نازل ہو گا۔

۹- اور اب ہم اِس ملک کی بابت خُدا کے فرمان دیکھ سکتے ہیں کہ یہ عہد کی سرزمین ہے اور جو قوم بھی اِسے پائے خُدا کی خدمت کرے، ورنہ وہ اُس

وقت فنا کر دیئے جائیں گے جب اُس کا قہر شدید
اُن پر نازل ہو گا۔ اور اُن پر اُسکا قہر شدید تب نازل
ہو گا جب وہ بدی میں پک جائیں گے۔
۱۰- کیونکہ دیکھو یہ وہ سرزمین ہے جو دوسرے
تمام ملکوں سے اعلیٰ ترین ہے، اِسلئے جو کوئی
بھی اِس کو پائے، وہ خُدا کی خدمت کرے ورنہ وہ
فنا کر دیا جائے گا کیونکہ یہ خدا کا دائمی فرمان
ہے۔ اور یہ اِسوقت تک نہ ہو گا جب تک اِس ملک
کے لوگ پورے طور پر فنا ہونے کے لئے بدی کا
شکار نہیں ہو جاتے۔
۱۱- اور اے غیر قومو، یہ بات تُم تک اِسلئے پہنچی
ہے تاکہ تُم خُدا کے فرمانوں کو جانو —— تاکہ تُم
توبہ کرو اور معموری کے آنے تک مسلسل اپنی
بدی میں نہ رہو تاکہ تُم خُدا کے قہر شدید کو اپنے
پر نہ لاؤ جیسا کہ ملک کے باشندے اب تک کرتے
رہے ہیں۔
۱۲- دیکھو یہ چُنیدہ سرزمین ہے اور جو قوم بھی
اِس کی ملکیت حاصل کرے گی آسمان تلے غلامی
اور اسیری اور دوسری تمام قوموں سے آزاد ہو
گی، اگر وہ صرف سرزمین کے خُدا کی خدمت کر
یں جو یسوع مسیح ہے جو اُن باتوں کے ذریعے ظاہر
ہو چکا ہے، جو ہم نے لکھی ہیں۔
۱۳- اور اب مَیں اپنی تواریخ آگے بڑھاتا ہُوں،
پس دیکھو ایسا ہُوا کہ خُداوند یارد اور اُس کے
بھائیوں کو اُس بڑے سمندر تک لے آیا جو
مُلکوں کو تقسیم کرتا ہے۔ اور سمندر کے پاس آکر وہ
خیمہ زن ہُوئے اور اُنہوں نے اُس جگہ کو
موریعنکمر کے نام سے پکارا اور اُنہوں نے خیموں
میں قیام کیا اور چار سال تک ساحل سمندر پر
خیموں میں رہے۔
۱۴- اور ایسا ہُوا کہ چار سال بعد خُداوند یارد کے
بھائی کے پاس پھر آیا اور بادل میں کھڑا رہا اور اُس
سے ہمکلام ہُوا۔ اور خُداوند، یارد کے بھائی کے
ساتھ تین گھنٹے باتیں کرتا رہا اور اُسے تنبیہہ کی
کیونکہ اُس نے خُداوند سے دعا کرنا چھوڑ دیا تھا۔
۱۵- اور یارد کے بھائی نے اُس برائی سے توبہ کی
جو اُس نے کی تھی اور خُداوند سے اپنے بھائیوں
کے لئے دعا کی جو اُس کے ساتھ تھے۔ اور خُداوند
نے اُس سے کہا، میں تیرے اور تیرے بھائیوں
کے گناہ معاف کر دوں گا لیکن تو پھر گناہ نہ کرنا
بلکہ یاد رکھ کہ میرا روح ہمیشہ انسان کے ساتھ
کام نہ کرتا رہے گا، اِسلئے اگر تو گناہ کرے اور گناہ
میں مکمل پک جائے تو خُداوند کی حضوری سے
کاٹ ڈالا جائے گا۔ اور اِس سرزمین کے متعلق
میرے یہ خیال ہیں جو میں تُمہیں تُمہاری وراثت
کے لئے دوں گا، کیونکہ یہ سرزمین تمام سر
زمینوں سے چُنیدہ ہو گی۔
۱۶- اور خُداوند نے کہا کام کے لئے جاؤ اور اُسی
طرح کی کشتیاں بناؤ، جو تُم نے پہلے بنائی تھیں۔
اور ایسا ہُوا کہ یارد کا بھائی اور اُس کے بھائی کام
کرنے لگے اور خُداوند کی ہدایت کے مطابق اُسی
طرح کی کشتیاں بنائیں جیسی وہ پہلے بنا چکے تھے۔
اور وہ چھوٹی تھیں اور وہ پانی پر اِس طرح ہلکی تھیں
جیسے پانی کی سطح پر پرندہ ہو۔
۱۷- اور یہ اِس طرح بنائی گئیں تھیں کہ وہ
نہایت کسی ہُوئی تھیں، یہاں تک کہ اُن میں پانی

تھالی کی طرح ٹھہر سکتا تھا اور اُسکا پیندا تھالی کی
طرح کسا ہُوا تھا اور اطراف سے بھی تھالی کی
طرح کسی ہُوئی تھی اور اُسکے کونے نوکدار تھے اور
اُسکی چوٹی تھالی کی طرح کسی ہُوئی تھی اور اُسکی
لمبائی درخت کی لمبائی کے برابر تھی اور جب اُس
کے دروازہ کو بند کیا جاتا تو وہ تھالی کی طرح کسا
ہُوا ہوتا تھا۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ یارد کا بھائی خُداوند سے فریاد
کرکے کہنے لگا، اے خُداوند مَیں نے وہ کام کر دیا
ہے جو تو نے مجھے کرنے کا حُکم دیا تھا اور میں نے
اُسی طرح کشتیاں بنائی ہیں جس طرح تو نے مجھے
ہدایت کی تھی۔
۱۹- اور اے خُداوند دیکھ اُن میں کوئی روشنی
نہیں، ہم اُنہیں کس طرف چلائیں؟ اور ہم تو مر
جائیں گے کیونکہ ہم اُن میں سانس نہیں لے
سکتے، سوائے اُس ہَوا کے جو پہلے سے اُن میں ہے
سو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے۔
۲۰- اور خُداوند نے یارد کے بھائی سے کہا، دیکھ
تو اُوپر اور پیندے میں ایک سوارخ کر دینا اور جب
تُمھیں ہَوا کی کمی محسوس ہو تو سوراخ کھولنا اور
ہَوا حاصل کرنا۔ اگر پانی اُوپر تُمھاری طرف آئے
تو دیکھ تُم سوراخ بند کر دینا تاکہ تُم سیلاب سے
غرق نہ ہو جاؤ۔
۲۱- اور ایسا ہُوا کہ یارد کے بھائی نے ویسا ہی کیا
جیسا کہ خُداوند نے حُکم دیا تھا۔
۲۲- اور وہ دوبارہ یہ کہتے ہُوئے خُداوند سے
دریافت کرنے لگا کہ اے خُداوند، دیکھ مَیں نے
ویسا ہی کیا جیسا کہ تو نے مجھے حُکم دیا ہے اور مَیں
نے اپنے لوگوں کے لئے کشتیاں بنائی ہیں، اور دیکھ
اُن میں کوئی روشنی نہیں ہے، اے خُداوند دیکھ کیا
تو ایسا ہونے دے گا کہ ہم تاریکی میں اِن بڑے
پانیوں کو پار کریں؟
۲۳- اور خُداوند نے یارد کے بھائی سے کہا، تو کیا
چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے کروں تاکہ کشتیوں
میں روشنی ہو؟ کیونکہ دیکھ تُم اِن میں کھڑکیاں
نہیں بنا سکتے اِسلئے کہ یہ ٹکڑے ہو جائیں گی، نہ ہی
تُم اپنے ساتھ آگ لے جا سکتے ہو کیونکہ تُم آگ
کی روشنی میں سفر نہیں کر سکتے۔
۲۴- کیونکہ دیکھو تُم سمندر کے بیچ وہیل کی
مانند ہو گے کیونکہ پہاڑ نما موجیں تم سے ٹکرائیں
گی۔ تو بھی میں تُمھیں سمندر کی گہرائیوں سے نکال
لاؤں گا کیونکہ ہوائیں بھی میرے کہنے سے آتی
ہیں اور بارشیں اور سیلاب بھی میں ہی بھیجتا ہُوں۔
۲۵- اور دیکھ مَیں تُمھیں اِن چیزوں کے لئے
تیار کرتا ہُوں، اِسلئے کہ تُم پانی کی یہ اتھاہ گہرائیاں
پار نہیں کر سکتے جب تک میں سمندر کی لہروں اور
ہواؤں کے، جو رواں ہیں اور سیلاب جو آئیں
گے، کے خلاف تُمھیں تیار نہ کروں۔ سو تُم کیا
چاہتے ہو کہ مَیں تُمھارے لئے تیار کروں کہ
تُمھارے پاس روشنی ہو جب تُم سمندر کی گہرائیوں
میں چلے جاؤ؟

---

۳ باب

یارد کا بھائی اُسوقت خُداوند کی اُنگلی دیکھتا ہے جب وہ سولہ پتھروں کو چھوتا ہے — مسیح اپنا روحانی بدن یارد کے بھائی پر ظاہر کرتا ہے — جنہیں کامل علم ہے اُنہیں پردے

میں نہیں رکھا جا سکتا —— یاردیوں کی تاریخ کو روشنی میں لانے کے لئے ترجمان مہیا کیے جاتے ہیں۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ یارد کا بھائی پہاڑ پر گیا، جسے وہ اُسکی نہایت بلندی کے باعث کوہ شیلم کہتے تھے (اب اُن کشتیوں کی تعداد جو تیار کی گئی تھیں آٹھ تھی) اور اُس نے چٹان سے سولہ چھوٹے پتھروں کو کاٹا اور وہ سفید اور صاف تھے، بالکل شفاف شیشے کی مانند اور وہ اُنہیں اپنے ہاتھوں میں لئے پہاڑ کی چوٹی پر گیا اور پھر یہ کہتے ہُوئے خُداوند کو پکارنے لگا۔

۲- اے خُداوند تو نے فرمایا کہ ہم ضرور سیلابوں میں گھریں گے۔ اب اے خُداوند، دیکھ اور اپنے خادم کے ساتھ اپنے سامنے اُسکی کمزوری کے باعث خفانہ ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تُو مُقدّس ہے اور آسمانوں پر سکونت کرتا ہے اور کہ ہم تیرے حضور لائق نہیں، کیونکہ گرنے کے سبب ہماری فطرتیں مسلسل بری ہوتی چلی گئی ہیں، اِس کے باوجود خُداوند تو نے حُکم دیا کہ ہم تجھ سے رجوع کریں تاکہ تجھ سے اپنی خواہشوں کے موافق پائیں۔

۳- اے خُداوند دیکھ تو نے ہمیں ہماری بدی کے باعث مارا اور ہمیں آگے نکال دیا اور اِن کئی سالوں میں ہم بیابان میں رہے ہیں تو بھی تو ہم پر مہربان رہا ہے۔ اے خُداوند مجھ پر رحم کی نظر ڈال اور اپنا قہر اپنے اِن لوگوں سے ٹال اور اِنہیں اِس غضبناک تاریک گہرائی میں پار جانے کا نہ کہہ، بلکہ یہ چیزیں دیکھ جو مَیں نے چٹان سے کاٹی ہیں۔

۴- اور مَیں جانتا ہُوں، اے خُداوند کہ تمام قدرت تجھے ہی حاصل ہے اور تو جو چاہے انسان کے فائدہ کے لئے کر سکتا ہے، پس اے خُداوند اپنی اُنگلی سے اِن پتھروں کو چھوا اور اِنہیں تیار کر کہ وہ اندھیرے میں چمکیں اور وہ اُن کشتیوں میں ہمارے لئے چمکیں جو ہم نے تیار کی ہیں تاکہ ہمارے پاس اُس وقت روشنی ہو، جب ہم سمندر پار کریں۔

۵- اے خُداوند دیکھ تو یہ کر سکتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تو بڑی قدرت دِکھا سکتا ہے جو کہ انسان کی سمجھ کے موافق اہم نہیں۔

۶- اور ایسا ہُوا کہ جب یارد کا بھائی یہ باتیں کہہ چکا تو دیکھو خُداوند نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور پتھروں کو ایک ایک کر کے اپنی اُنگلی سے چھوا۔ اور یارد کے بھائی کی آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا گیا اور اُس نے خُداوند کی اُنگلی کو دیکھا اور یہ انسان کی اُنگلی کی طرح گوشت اور خون کی بنی تھی اور یارد کا بھائی خداوند کے سامنے گر پڑا، کیونکہ خوف کے مارے دہشت زدہ ہو گیا تھا۔

۷- اور خُداوند نے دیکھا کہ یارد کا بھائی زمین پر گر پڑا ہے اور خُداوند نے اُس سے کہا، اُٹھ تو کیوں گر پڑا؟

۸- اور اُس نے خُداوند سے کہا، مَیں نے خُداوند کی اُنگلی دیکھی اور مَیں ڈرا مبادا کہ وہ مجھے مارے کیونکہ مَیں نہیں جانتا تھا کہ خُداوند گوشت اور خون کا بنا ہے۔

۹- اور خُداوند نے اُس سے کہا، تو نے اپنے ایمان کی بدولت دیکھا ہے کہ مَیں مجسم ہو کر آؤں

گا اور اِس سے پہلے کوئی شخص تُمہاری مانند اِسقدر مضبوط ایمان کیساتھ میرے سامنے نہیں آیا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو تُم میری اُنگلی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کیا تُم نے اِس سے زیادہ کچھ دیکھا؟

۱۰- اور اُس نے جواب دیا نہیں، خُداوند مجھ پر اپنا آپ ظاہر کر۔

۱۱- اور خُداوند نے اُس سے کہا، کیا تُم اُن باتوں کا جو مَیں تُم سے کہوں گا، یقین کرو گے؟

۱۲- اور اُس نے جواب دیا، ہاں خُداوند مَیں جانتا ہُوں کہ تُو سچ بولتا ہے کیونکہ تُو سچّائی کا خُدا ہے اور جھوٹ نہیں بول سکتا۔

۱۳- اور دیکھو جب اُس نے یہ باتیں کہیں تو خُداوند نے اپنا آپ اُس پر ظاہر کیا اور کہا، کیونکہ تُم یہ باتیں جانتے ہو، تُمہیں گرنے سے مخلصی ملی ہے، اِسلئے تُم میری حضوری میں واپس لائے گئے ہو، پس مَیں اپنا آپ تُم پر ظاہر کرتا ہُوں۔

۱۴- دیکھ مَیں وہ ہُوں جو دنیا کی ابتدا سے ہی اپنے لوگوں کو مخلصی دینے کے لئے تیار تھا۔ دیکھ مَیں مسیح یسوع ہُوں۔ مَیں باپ اور بیٹا ہُوں۔ تمام بنی نوع انسان یعنی وہ سب جو میرے نام پر ایمان لائیں گے میرے وسیلے ابدی زندگی پائیں گے اور وہ میرے بیٹے اور میری بیٹیاں بن جائیں گے۔

۱۵- اور مَیں نے انسان پر جس کو میں نے خلق کیا ہے، اپنے آپکو کبھی ظاہر نہیں کیا کیونکہ جیسے تیرا مجھ پر ایمان ہے کسی اور انسان کا کبھی نہ تھا۔ کیا تُم دیکھتے ہو کہ تُم میری شبیہہ پر خلق ہُوئے ہو؟ ہاں کہ تمام انسان ابتدا ہی سے میری شبیہہ پر خلق ہوئے۔

۱۶- دیکھ یہ بدن جو تُم نے اب دیکھا ہے، میرے روح کا بدن ہے اور مَیں نے انسان کو اپنے روح کی شبیہہ پر خلق کیا ہے اور جس طرح مَیں تجھ پر رُوح کی شکل میں ظاہر ہُوا، اُسی طرح اپنے لوگوں پر مجسم ہو کر ظاہر ہوں گا۔

۱۷- اور اب جس طرح میں، مرونی نے کہا، مَیں اِن باتوں کا پورا حال بیان نہیں کر سکتا جو لکھی گئی ہیں، پس میرے لئے اتنا کہنا کافی ہے کہ یسوع نے رُوح کی شکل میں اُس آدمی پر جس طرح خود کو ظاہر کیا اور اُسی طرح بدن میں خود کو نفیوں پر ظاہر کیا۔

۱۸- اور اُس نے اُس کی خدمت کی جس طرح اُس نے نفیوں کی خدمت کی اور اُس نے یہ سب اِسلئے کیا تاکہ یہ آدمی جانے کہ اُن بیشمار عظیم کاموں کے باعث ہی جو خُداوند نے اُس پر ظاہر کیے، وہ خدا تھا۔

۱۹- اور اُس آدمی کے علم کے سبب اُسے پردے کے پار دیکھنے سے باز نہیں رکھا جا سکتا تھا اور اُس نے یسوع کی اُنگلی دیکھی اور جب اُس نے اُسے دیکھا تو وہ خوف سے گر پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ خُداوند کی اُنگلی ہے اور اُسے ایمان کی ضرورت نہ رہی کیونکہ اُس نے بغیر شک کیے جان لیا تھا۔

۲۰- سو خُدا کا یہ کامل علم رکھتے ہوئے اُسے پردے سے دور نہ رکھا جا سکا، سو اُس نے یسوع کو دیکھا اور اُس نے اُس کی خدمت کی۔

۲۱- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے یارد کے بھائی سے کہا، دیکھ جب تک وقت نہیں آتا کہ مجسم ہو

کر مَیں اپنے نام کو جلال دوں، یہ باتیں جو تو نے
دیکھی اور سنی ہیں دنیا پر ظاہر نہ ہونے دینا، سو تُم
یہ باتیں پوشیدہ رکھنا جو تُم نے دیکھی اور سنی ہیں
اور کسی آدمی پر ظاہر نہ کرنا۔
۲۲-اور دیکھ جب تو میرے پاس آئے تو اُسے
لکھ کر سر بمہر کر دینا تاکہ کوئی آدمی اُنکا ترجمہ نہ
کر سکے اور تُم اُنہیں ایسی زبان میں لکھنا کہ وہ پڑھی
نہ جا سکے۔
۲۳-اور دیکھ یہ دو پتھر مَیں تجھے دیتا ہُوں اور تو
جو کچھ لکھے اُنکے ساتھ اُنہیں بھی سر بمہر کرنا۔
۲۴- کیونکہ دیکھ وہ زبان جس میں تو لکھے گا
مَیں نے بگاڑ دی ہے، پس مَیں اپنے مقررہ وقت
پر اِن پتھروں سے اُن باتوں کو جو تُو نے لکھی ہیں
انسانوں پر واضع کراؤں گا۔
۲۵-اور خُداوند جب یہ باتیں کہہ چکا تو اُس نے
یارد کے بھائی کو زمین کے وہ تمام باشندے جو ہو
گزرے تھے اور وہ سب بھی جنہیں ابھی آنا تھا،
دکھائے اور یہاں تک کہ اُس نے زمین کی انتہاؤں
تک اُسکی نظروں سے کوئی چیز نہ چُھپائی۔
۲۶-کیونکہ اُس نے وقت سے پہلے ہی اِس سے
کہہ دیا تھا کہ اگر وہ اِس پر ایمان رکھے کہ وہ سب
باتیں اُس پر ظاہر کرے گا—— تو یہ اُس پر ظاہر
ہو جائیں گی، سو خُداوند نے کوئی چیز اُس سے
اُوجھل نہ رکھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خُداوند سب
چیزیں اُس پر ظاہر کر سکتا ہے۔
۲۷-اور خُداوند نے اُس سے فرمایا یہ سب باتیں
لکھ لے اور اُنہیں سر بمہر کر دے اور میں اپنے
مقررہ وقت پر اُنہیں بنی آدم پر ظاہر کروں گا۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے اُسے حُکم دیا
کہ وہ اُن دو پتھروں کو جو اُسے ملے تھے، سر بمہر
کرے اور کسی پر اُس وقت تک ظاہر نہ کرے
جب تک خُداوند خود اُنہیں بنی آدم پر ظاہر
نہ کرے۔

---

۴ باب

مرونی کو یارد کے بھائی کی تحریریں سر بمہر کرنے کا حُکم دیا جاتا ہے —— وہ اُس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گی جب تک اِنسان کا ایمان یارد کے بھائی جیسا نہ ہو گا—— مسیح بنی نوع انسان کو حُکم دیتا ہے کہ اُسکے اور اُس کے شاگردوں کے کلام پر ایمان لائیں—— بنی نوع انسان کو حُکم دیا جاتا ہے کہ وہ توبہ کریں، انجیل پر ایمان لائیں اور نجات پائیں۔

۱- اور خُداوند نے یارد کے بھائی کو پہاڑ سے
اُترنے، خُداوند کی حضوری سے چلے جانے اور وہ
باتیں لکھنے کا حُکم دیا، جو اُس نے دیکھی تھیں اور
اُنہیں بنی آدم پر اُس وقت تک ظاہر کرنے سے
منع کیا گیا جب تک وہ صلیب پر چڑھایا نہیں جاتا
اور اِسی وجہ سے مضایاہ بادشاہ نے اُنہیں رکھے
رکھا تاکہ وہ دنیا پر اُس وقت تک ظاہر نہ ہوں،
جب تک مسیح اپنے آپ کو اپنے لوگوں پر
ظاہر نہیں کرتا۔
۲- اور مسیح نے درحقیقت اپنے آپکو اپنے
لوگوں پر ظاہر کرنے کے بعد حُکم دیا کہ اِن کو ظاہر
کر دیا جائے۔
۳- اور اب اِس کے بعد وہ سب بے اعتقادی
میں بھٹکے اور لامنوں کے سوا کوئی نہ بچا اور اُنہوں

نے مسیح کی انجیل کو رد کر دیا، پس مجھے حُکم دیا گیا ہے کہ دوبارہ اُنہیں زمین میں چُھپادوں۔

۴- دیکھو مَیں نے اِن اُوراق پر حقیقی چیزیں لکھی ہیں، جنہیں یارد کے بھائی نے دیکھا اور کبھی بھی اِن باتوں سے زیادہ حیرت انگیز باتیں ظاہر نہیں ہوئیں جتنی یارد کے بھائی پر ظاہر کی گئیں۔

۵- اِسی لئے خُداوند نے مجھے اُنکو لکھنے کا حُکم دیا اور میں نے اُنہیں لکھا ہے۔ اور اُس نے مجھے حُکم دیا کہ مَیں اُنہیں سربمہر کروں اور اُس نے مجھے یہ بھی حُکم دیا ہے کہ مَیں اِنکے ترجمے کو بھی سربمہر کر دوں، اِس لئے مَیں نے خُداوند کے حُکم کے مطابق ترجمانوں کو سربمہر کر دیا ہے۔

۶- کیونکہ خُدانے مجھ سے کہا، یہ غیر قوموں پر اُس دن تک ظاہر نہ ہوں جب تک وہ اپنی بدی سے توبہ نہیں کرتے اور خُداوند کے سامنے پاک نہیں بن جاتے۔

۷- اور خُداوند نے فرمایا، جس دن وہ یارد کے بھائی کی مانند مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ مجھ میں پاک بنیں، تب مَیں اُن پر وہ باتیں جو یارد کے بھائی نے دیکھیں ظاہر کروں گا بلکہ اپنے تمام مکاشفے اُن پر ظاہر کروں گا، یسوع مسیح خُدا کا بیٹا افلاک اور زمین اور اُس میں پائی جانے والی سب چیزوں کا باپ یہ فرماتا ہے۔

۸- اور وہ جو خُداوند کے کلام کے خلاف جھگڑا کرے، وہ ملعون ہو گا اور وہ جو اِن باتوں سے انکار کرے وہ بھی ملعون ہو گا کیونکہ مَیں اُن پر اتنی حیرت انگیز باتیں ظاہر نہیں کروں گا، یسوع مسیح فرماتا ہے کیونکہ یہ میں ہوں جو کلام کرتا ہُوں۔

۹- اور میرے حُکم پر افلاک کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور میرے کلام سے زمین لرزتی ہے اور میرے ہی حُکم سے اِس کے باشندے ایسے فنا ہو جاتے ہیں گویا آگ سے ہلاک ہُوئے ہوں۔

۱۰- اور وہ جو میری باتوں کا یقین نہیں کرتا، میرے شاگردوں کا بھی یقین نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے کہ مَیں تُم سے یہ باتیں نہیں کہتا تو تُم ہی منصف ہو کیونکہ جب مَیں یوم آخر کو کلام کروں گا تو تب تُم جانو گے۔

۱۱- لیکن وہ جو اُن باتوں پر جو مَیں نے کہی ہیں ایمان رکھتا ہے، مَیں اپنے روح کے مکاشفے کیساتھ اُسکے پاس آؤں گا اور وہ جانے گا اور گواہی دے گا۔ کیونکہ میرے روح کے باعث وہ جانے گا کہ یہ باتیں سچّ ہیں، کیونکہ یہ انسان کو نیکی کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

۱۲- اور جو چیز انسانوں کو نیکی کی ترغیب دیتی ہے میری طرف سے ہے کیونکہ نیکی میرے سوا کسی اور طرف سے نہیں آتی۔ مَیں ہی ہُوں جو انسانوں کی ہر طرح کی نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہُوں، وہ جو میری باتوں کا یقین نہیں کرتا وہ مجھ پر بھی یقین نہیں کرتا — کہ مَیں ہُوں، اور وہ جو میرا یقین نہیں کرے گا وہ باپ کا یقین بھی نہیں کرے گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ کیونکہ دیکھو مَیں باپ ہُوں، مَیں نور اور زندگی اور دنیا کے لئے سچائی ہُوں۔

۱۳- اے غیر قومو، میرے پاس آؤ اور مَیں تُمہیں حیرت انگیز چیزیں دکھاؤں گا، علم جو بے اعتقادی کے سبب پوشیدہ ہے۔

۱۴–اے اسرائیل کے گھرانے، تو میرے پاس آ اور یہ تُم پر ظاہر کیا جائے گا کہ باپ نے تُمہارے لئے بنائے عالم سے کتنی عظیم چیزیں تیار کر رکھی ہیں اور یہ بے اعتقادی کے باعث تُم تک نہیں پہنچیں۔

۱۵–اے اسرائیل کے گھرانے جب تو بے اعتقادی کا وہ پردہ چاک کرے گا جو تُمہیں، تُمہاری بدکاری کی ہولناک حالت اور دل کی سختی اور عقل کی تاریکی میں رکھنے کا سبب ہے، تب وہ حیرت انگیز اور عجیب چیزیں جو بنائے عالم سے تُم سے پوشیدہ رکھی گئیں — ہاں جب تُم شکستہ دل اور پشیمان روح کے ساتھ میرے نام میں باپ سے رجوع کرو گے، تب تُم جانو گے کہ باپ نے وہ عہد یاد رکھا ہے، جو اُس نے تُمہارے باپ دادا سے کیا تھا۔

۱۶–اور تب مَیں اپنے مکاشفے جنہیں مَیں نے اپنے خادم یوحنا سے لکھوایا، تمام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کروں گا۔ یاد رکھو جب تُم یہ چیزیں دیکھو تو جان لینا کہ وقت آن پہنچا ہے کہ یہ درحقیقت ظاہر ہونے کو ہیں۔

۱۷–پس جب تُمہیں یہ تاریخ ملے تو تُم جان لینا کہ ملک کی ساری سطح پر باپ کا کام شروع ہو چکا ہے۔

۱۸–پس زمین کی سب اِنتہاؤ توبہ کرو اور میرے پاس آؤ اور میری انجیل پر ایمان لاؤ اور میرے نام سے بپتسمہ لو، کیونکہ وہ جو ایمان لاتا اور بپتسمہ لیتا ہے، نجات پائے گا لیکن وہ جو ایمان نہیں لاتا ملعون ہو گا اور میرے نام پر ایمان لانے والوں کے درمیان معجزے ہوں گے۔

۱۹–اور مبارک ہے وہ جو یومِ آخر تک وفادار رہا کیونکہ وہ اُس بادشاہی میں سکونت کرنے کے لئے سرفراز کیا جائے گا جو اُس کے لئے بنائے عالم سے تیار کی گئی ہے۔ اور دیکھو یہ مَیں ہُوں، جو یہ فرماتا ہوں۔ آمین۔

۵ باب

تین گواہ اور اِسکے کام بذاتِ خود مورمن کی کتاب کی سچّائی ثابت کریں گے۔

۱–اور اب مَیں مرونی نے وہ باتیں لکھی ہیں جن کا مجھے اپنی یاداشت کے مطابق لکھنے کا حُکم ملا اور مَیں نے تُمہیں وہ باتیں بتائی ہیں جو مَیں نے سر بمہر کیں، اِس لئے اُنہیں اِس غرض سے نہ چھونا کہ تُم ترجمہ کرو کیونکہ یہ چیز تُمہیں منع کی گئی ہے، اُس وقت تک جب تک وقتاً فوقتاً خُدا کی حکمت نہ ہو۔

۲–اور دیکھو تُمہارا یہ استحقاق ہو گا کہ تُم اِن اُوراق کو اُنہیں دکھا سکو، جو اِس کام کو سامنے لانے میں مدد دیں گے۔

۳–اور یہ تین پر خُدا کی قدرت سے ظاہر کی جائیں گی، پس وہ جان لیں گے کہ یہ چیزیں سچّ ہیں۔

۴–اور یہ باتیں تین گواہوں کی زبان سے قائم ہوں گی اور تین کی گواہی اور یہ کام جس سے خُدا کی اور اُس کے کلام کی قدرت ظاہر ہو گی، جن کی کہ باپ اور بیٹا اور روح اُلقدس گواہی دیں گے — اور یہ سب یومِ آخر کو دنیا کے خلاف گواہی ثابت ہوں گے۔

۵–اور اگر ایسا ہو کہ وہ توبہ کریں اور یسوع کے نام میں باپ سے رجوع کریں تو خُدا کی بادشاہی میں اُن کا استقبال ہو گا۔

۶–اور اب اگر میرے پاس اِن باتوں کے کہنے کا کوئی اختیار نہیں تو تُم ہی منصف ہو، کیونکہ تُم جانو گے کہ میرے پاس اختیار ہے، جب تُم مجھے دیکھو گے اور ہم یوم آخر خُدا کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آمین۔

۶ باب

یاردیوں کی کشتیوں کو ہَوائیں موعودہ سرزمین کی طرف لے جاتی ہیں — لوگ اُسکی نیکی کے باعث خُداوند کی تمجید کرتے ہیں — عوریاہ اُن پر بادشاہ مقرر ہوتا ہے — یارد اور اُس کا بھائی وفات پاتے ہیں۔

۱– اور اب مَیں مرونی، یارد اور اُس کے بھائی کے حال کا بیان آگے بڑھاتا ہوں۔

۲– کیونکہ ایسا ہُوا کہ جب خُداوند نے اُن پتھروں کو تیار کر دیا جو یارد کا بھائی پہاڑ سے لایا تھا تو یارد کا بھائی پہاڑی سے واپس آیا اور تیار کی گئی کشتیوں، دونوں سروں پر ایک ایک پتھر رکھا اور دیکھو کشتیوں میں اُن سے روشنی ہو گئی۔

۳– اور یوں خُداوند نے مردوں، عورتوں اور بچّوں کو روشنی دینے کے لئے پتھروں کو تاریکی میں چمکایا تاکہ وہ تاریکی میں اُن بڑے پانیوں کو پار نہ کریں۔

۴–اور ایسا ہُوا کہ جب وہ ہر قسم کی خوراک تیار کر چکے تاکہ وہ اُن کے استعمال سے پانی پر زندہ رہ سکیں اور اپنے گلّوں اور ریوڑوں کی خوراک بھی اور ہر قسم کا حیوان یا جانور یا پرندہ جو وہ اپنے ساتھ لے جاسکتے تھے — اور ایسا ہُوا کہ جب وہ یہ سب کام کر چکے تو وہ اپنے بحری جہازوں یعنی کشتیوں میں سوار ہُوئے اور خُداوند اپنے خُدا پر توکل کر کے سمندر میں آگے بڑھے۔

۵–اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے حُکم دیا کہ ایک تیز ہَوا پانیوں کی سطح پر عہد کی سرزمین کی طرف چلے اور یوں وہ ہَوا کے رخ سمندر کی لہروں پر سفر کرنے لگے۔

۶– اور ایسا ہُوا کہ پہاڑ نما موجوں کے سبب جو اُن سے ٹکرائیں اور بڑے اور ہولناک طوفانوں کے باعث، جو ہوا کی شدت کے باعث تھے، وہ کئی بار سمندر کی گہرائیوں میں دفن ہُوئے۔

۷– اور ایسا ہُوا کہ جب وہ گہرائی میں دفن ہُوئے، پانی اُن کی کشتیوں کے تھالی کی مانند کسے ہونے کے باعث کوئی نقصان نہ پہنچا سکا اور وہ نوح کی کشتی کی مانند کسی ہُوئی تھیں، سو جب وہ پانی کے طوفانوں میں گھر جاتے تو وہ خُداوند کو پکارتے اور وہ دوبارہ اُنہیں پانی کے اُوپر لے آتا۔

۸– اور ایسا ہُوا کہ جب وہ پانی کی سطح کے اُوپر ہوتے تو موعودہ سرزمین کی طرف چلنے والی تیز ہَوا چلتی رہتی اور یوں وہ ہَوا کے رخ آگے بڑھتے گئے۔

۹–اور وہ خُداوند کی حمد و ثنا کرتے، ہاں یارد کے بھائی نے خُداوند کی حمد و ثنا کی اور وہ سارا دن خُداوند کی شکر گزاری اور تمجید کرتا اور جب رات ہوتی تو تب بھی وہ خُداوند کی تمجید کرتے رہتے۔

۱۰– اور یوں وہ آگے بڑھتے گئے اور نہ کوئی سمندری بلا، نہ ہی کوئی وہیل اُنہیں نقصان پہنچا سکی اور اُن کے پاس سارا وقت روشنی رہتی، خواہ وہ پانی کے اُوپر ہوتے یا پانی کے اندر۔

۱۱–اور یوں وہ تین سو چوالیس دنوں تک پانی پر
آگے بڑھتے رہے۔
۱۲– اور وہ موعودہ سرزمین کے ساحل پر
اُترے۔اور جب اُنہوں نے موعودہ سرزمین کے
ساحلوں پر اپنے قدم رکھے تو اُنہوں نے خود
کوملک کی سطح پر جھکایااور خُداوند کے سامنے خود
کو فروتن کیا اور اپنے پر اُس کے بے پناہ رحم
کرنے کے سبب خُداوند کے سامنے خوشی کے
آنسو بہائے۔
۱۳– اور ایسا ہُوا کہ وہ مُلک کی سطح پر آگے
بڑھے اور وہاں اُنہوں نے زمین کاشت کی۔
۱۴–اور یارد کے چار بیٹے تھے اور جیقم اور جلجاہ
اور محاہ اور عوریاہ اُن کے نام تھے۔
۱۵–اور یارد کے بھائی کے بھی بیٹے اور بیٹیاں
پیدا ہُوئیں۔
۱۶–اور یارد اور اُس کے بھائی کے دوست شمار
میں قریباً بائیس جانیں تھیں اور موعودہ سرزمین
میں آنے سے پہلے اُن کے ہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا
ہُوئیں اور پس وہ بڑھنے لگے۔
۱۷–اور اُنہیں خُداوند کے سامنے فروتنی سے
چلنے کی تعلیم دی گئی اور آسمان سے بھی اُن کو یہی
تعلیم دی گئی۔
۱۸–اور ایسا ہُوا کہ وہ ملک کی ساری سطح پر پھیلنے
اور بڑھنے اور زمین کاشت کرنے لگے اور وہ مُلک
میں مضبوط ہُوئے۔
۱۹–اور یارد کا بھائی بوڑھا ہونے لگا اور دیکھا کہ
وہ جلد ہی قبر میں جانے کو ہے، سو اُس نے یارد
سے کہا، کہ آؤ ہم اپنے لوگوں کو اِکٹھا کریں تاکہ
ہم
اُن کا شمار کر سکیں تاکہ ہم اُن سے دریافت کریں
کہ ہمارے قبروں میں جانے سے پہلے وہ ہم سے
کیا چاہتے ہیں۔
۲۰– سو اِس طرح لوگ اِکٹھے ہُوئے۔اب یارد
کے بھائی کے بیٹے اور بیٹیاں شمار میں بائیس جانیں
تھیں اور یارد کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعداد بارہ
تھی، اِس کے چار بیٹے تھے۔
۲۱–اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اپنے لوگوں کو شمار
کیا اور اُن کے شمار کے بعد اُنہوں نے اُن باتوں کو
جاننے کی خواہش کی جو وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنی
قبروں میں جانے سے پہلے اُن کے لئے کریں۔
۲۲–اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے اُن سے خواہش
کی کہ وہ اُن کے بیٹوں میں سے ایک کو اُن پر
بادشاہ ہونے کے لئے مسح کریں۔
۲۳–اور اب دیکھو اِس بات نے اُنہیں رنجیدہ
کیا۔اور یارد کے بھائی نے اُن سے کہا، یقیناً یہ بات
غلامی کی طرف لے جاتی ہے۔
۲۴– لیکن یارد نے اپنے بھائی سے کہا، اُنہیں
بادشاہ بنا لینے دے۔ سو اُس نے اُن سے کہا،
ہمارے بیٹوں میں سے تُم ایک کو بادشاہ چنو، جسے
تُم چاہتے ہو۔
۲۵– اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے یارد کے بھائی
کے پہلوٹھے کو چنا اور اُسکا نام پگچ تھا۔ اور ایسا ہُوا
کہ اُس نے انکار کر دیا کہ وہ اُن کا بادشاہ نہیں بنے
گا۔ اور لوگوں نے چاہا کہ اُس کا باپ اُسے مجبور
کرے لیکن اُسکے باپ نے ایسا نہ کیا اور اُس نے
اُنہیں حُکم دیا کہ وہ کسی آدمی کو اپنا بادشاہ بننے کے
لئے مجبور نہ کریں۔

۲۶- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے پگج کے سب بھائیوں کو باری باری چنا لیکن اُنہوں نے انکار کر دیا۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ نہ ہی یارد کے بیٹوں نے چاہا یعنی سوائے ایک کے سب نے اور عوریاہ کو لوگوں پر بادشاہ ہونے کے لئے مسح کیا گیا۔

۲۸- اور وہ حکومت کرنے لگا اور لوگ خوش حال ہُوئے اور وہ بہت زیادہ دولتمند ہو گئے۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ یارد اور اُسکا بھائی بھی، دونوں وفات پا گئے۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ عوریاہ خُداوند کے حضور فروتنی سے چلا اور اُن عظیم کاموں کو جو خُداوند نے اُس کے باپ کے لئے کیے تھے یاد رکھا اور اپنے لوگوں کو اُن بڑے بڑے کاموں کی بابت بھی بتایا جو خُداوند نے اُن کے باپ دادا کے لئے کیے تھے۔

۷ باب

عوریاہ راستبازی سے حکومت کرتا ہے —— جبر اور جھگڑوں کے باعث شول اور کوحر کی مخالف مملکتیں قائم ہو جاتی ہیں —— انبیاء لوگوں کی بدکاری اور بت پرستی پر ملامت کرتے ہیں، تب وہ توبہ کرتے ہیں۔

۱- اور ایسا ہُوا عوریاہ نے اپنے تمام ایّام میں راستبازی سے ملک میں عدالت کی جسکے ایام بہت زیادہ تھے۔

۲-اور اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہُوئیں پیدا، ہاں اُس کے اکتیس بیٹے، بیٹیاں تھیں، جن میں تئیس لڑکے تھے۔

۳- اور ایسا ہُوا کہ قِب اُس کے بڑھاپے میں پیدا ہُوا اور ایسا ہُوا کہ اُسکی جگہ قِب نے حکومت کی اور قِب سے کوریحور پیدا ہُوا۔

۴-اور جب کوریحور بتیس سال کا ہُوا تو اُس نے اپنے باپ کے خلاف بغاوت کر دی اور وہاں سے بھاگ گیا اور نحور کے ملک میں رہنے لگا اور اُسکے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے، اِس لئے کوریحور نے کئی لوگوں کو اپنے پیچھے لگا لیا۔

۵-اور جب اُس نے ایک فوج اکٹھی کر لی تو وہ مورون کے ملک میں آیا، جہاں بادشاہ رہتا تھا اور اُسے اسیر کر لیا، جس سے یارد کے بھائی کی کہی ہُوئی بات پوری ہُوئی کہ وہ اسیری میں لائے جائیں گے۔

۶- اب مورون کا ملک، جہاں بادشاہ رہتا تھا، اُس ملک کے نزدیک تھا جسے نفیوں نے ویرانی کا نام دیا تھا۔

۷-اور ایسا ہُوا کہ قِب غلامی میں تھا اور اُس کے لوگ اُس کے بڑھاپے تک اُس کے بیٹے کوریحور کے تابع رہے، قِب کے بڑھاپے میں ہی جبکہ وہ ابھی غلامی میں تھا، شول پیدا ہُوا۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ شول اپنے بھائی سے خفا تھا اور شول زور آور ہو گیا اور دوسرے آدمیوں سے وہ زیادہ طاقتور تھا اور وہ فیصلہ کرنے میں بھی زبردست تھا۔

۹- سو وہ کوہ اِفرائیم کو گیا اور پہاڑ میں سے دھاتیں نکال کر پگھلائیں اور اُن لوگوں کے لئے فولاد سے تلواریں بنائیں، جن کو وہ اپنے ساتھ لایا

تھا اور اُنہیں تلواروں سے مسلح کرنے کے بعد وہ نحور کے شہر کو لوٹا اور اپنے بھائی کوریحور کے ساتھ جنگ کی اور یوں اُس نے سلطنت حاصل کی اور ااپنے باپ قِب کو لوٹا دی۔

۱۰- اور اب اُس کام کے سبب جو شول نے کیا، اُس کے باپ نے سلطنت اُسے دے دی، سو وہ اپنے باپ کی جگہ حکومت کرنے لگا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے راستبازی سے عدالت کی اور اُس نے ملک کی ساری سطح پر اپنی سلطنت کو پھیلا دیا کیونکہ لوگ شمار میں بہت زیادہ بڑھ گئے تھے۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ شول کے بھی کئی بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

۱۳- اور کوریحور نے اُن بہت سی برائیوں سے توبہ کی جو اُس نے کی تھیں، اِسلئے شول نے اپنی سلطنت میں سے اُسے اختیار دیا۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ کوریحور کے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ اور کوریحور کے بیٹوں میں سے ایک کا نام نوح تھا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ نوح نے شول بادشاہ اور اپنے باپ کوریحور کے خلاف بھی بغاوت کی اور بھائی کوحر اور اپنے سب بھائیوں اور بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی اپنے پیچھے لگالیا۔

۱۶- اور اُس نے شول بادشاہ سے لڑائی کی، جس میں اُس نے اپنی پہلی وراثت کی سرزمین حاصل کر لی اور وہ ملک کے اُس حصے کا بادشاہ بن گیا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے پھر شول بادشاہ سے جنگ کی اور شول بادشاہ کو پکڑ کر اسیر کیا اور مورون لے گیا۔

۱۸- اور جب وہ اُسے ہلاک کرنے کو تھا تو ایسا ہُوا کہ شول کے بیٹے نوح کے مکان میں داخل ہُوئے اور اُسے قتل کر دیا اور قید خانے کا دروازہ توڑ دیا اور اپنے باپ کو نکال لائے اور اُسکی اپنی سلطنت کے تخت پر اُسے بٹھایا۔

۱۹- سو، نوح کے بیٹے نے اُسکی جگہ اپنی سلطنت قائم کر لی تو بھی اب اُنہیں شول بادشاہ پر کوئی اختیار نہ تھا اور شول بادشاہ کے تابع جو لوگ تھے، وہ نہایت خوش حال اور مضبوط ہُوئے۔

۲۰- اور ملک منقسم تھا اور دو سلطنتیں تھیں، ایک شول کی سلطنت اور دوسری کوحر بن نوح کی سلطنت۔

۲۱- اور کوحر بن نوح نے حُکم دیا کہ اُس کے لوگ شول سے لڑائی کریں جس میں شول نے اُنہیں شکست دی اور کوحر کو قتل کر دیا۔

۲۲- اور اب کوحر کا ایک بیٹا تھا، جسکا نام نمرود تھا اور نمرود نے شول کے لئے کوحر کی سلطنت چھوڑ دی اور وہ شول کا مقبول نظر ہوا، سو شول اُس پر بڑا مہربان ہُوا اور اُس نے شول کی سلطنت میں اپنی خواہشوں کے مطابق کام کیا۔

۲۳- اور شول کے عہد حکومت میں لوگوں کے پاس نبوّت کرتے ہُوئے انبیاء بھی آئے جنہیں خُداوند کی طرف سے بھیجا گیا تھا کہ لوگوں کی بدکاری اور بت پرستی ملک کو ملعون کرنے کو ہے اور اگر اُنہوں نے توبہ نہ کی تو وہ فنا کر دیئے جائیں گے۔

۲۴-اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے نبیّوں کو برا بھلا کہا اور اُن پر ٹھٹھا کیا۔ اور ایسا ہُوا کہ شول بادشاہ نے اُن سب کی عدالت کی جنہوں نے نبیّوں کو برا بھلا کہا تھا۔

۲۵-اور اُس نے سارے ملک میں ایک قانون بنایا جس سے انبیاء کو اختیار ملا کہ وہ جہاں جانا چاہیں جائیں اور اِس طرح سے لوگوں کو توبہ کرنے کی طرف لایا گیا۔

۲۶-اور چونکہ لوگوں نے اپنی بدیوں اور بت پرستیوں سے توبہ کرلی، سو خُداوند نے اُنہیں معاف کر دیا اور وہ پھر سے ملک میں خوش حال ہونے لگے۔ اور ایسا ہُوا کہ شول سے بڑھاپے میں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئے۔

۲۷-اور شول کے دنوں میں پھر جنگیں نہ ہُوئیں اور اُس نے وہ بڑے بڑے کام یاد رکھے، جو خُداوند نے اُس کے باپ دادا کے لئے، اُنہیں اتھاہ گہرائی کے پانیوں سے پار موعودہ سرزمین میں لانے کے لئے کیے تھے، سو اُس نے اپنے تمام دنوں میں راستبازی سے اُنکی عدالت کی۔

۸ باب

سلطنت کے معاملے پر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں — آکیش بادشاہ کو قتل کرنے کے لئے قسم کی پابند خفیہ سازش تیار کرتا ہے — خفیہ سازشیں ابلیس کی طرف سے آتی ہیں اور قوموں کی تباہی کا سبب بنتی ہیں — جدید غیر قوموں کو خفیہ سازشوں سے خبردار کیا جاتا ہے جو کہ تمام ملکوں اور مملکتوں کی آزادی ختم کرنے کے لئے کوشاں ہوں گی۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ اُس سے اُومر پیدا ہُوا اور اُومر نے اُس کی جگہ حکومت کی۔ اور اُومر سے یارد پیدا ہُوا اور یارد سے بیٹے بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

۲-اور یارد نے اپنے باپ کے خلاف بغاوت کی اور حت کے ملک میں آکر رہنے لگا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے مکر کی باتیں کر کے بہت سے لوگوں کو اتنا ورغلا لیا کہ آدھی سلطنت تک حاصل کرلی۔

۳-اور جب وہ آدھی سلطنت حاصل کر چکا تو اُس نے اپنے باپ کے خلاف جنگ کی اور وہ اپنے باپ کو اسیر کر کے لے گیا اور اسیری میں اُس سے کام کرایا۔

۴-اور اب اُومر کے دنوں میں وہ اپنے آدھے دن اسیری میں رہا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں جن میں عسرم اور کورعنتمر بھی تھے۔

۵-اور وہ اپنے بھائی یارد کے کاموں سے اتنے خفا تھے کہ اُنہوں نے یارد سے جنگ کرنے کے لئے ایک فوج تیار کی اور یارد سے جنگ کی۔ اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے رات کے وقت اُس سے یہ جنگ لڑی۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ یارد کی فوج کو قتل کر چکنے پر جب وہ اُسے بھی قتل کرنے کو تھے اور اُس نے اُن سے منت کی کہ وہ اُسے قتل نہ کریں اور وہ اپنے باپ کو حکومت دے دے گا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے اُسکی جان بخشی کر دی۔

۷-اور اب یارد سلطنت چھن جانے کے باعث نہایت غمگین تھا کیونکہ اُس نے سلطنت اور دنیا کی شان و شوکت سے دل لگا لیا تھا۔

۸- اب یارد کی بیٹی بڑی ہوشیار تھی اور اپنے باپ کے غم کو دیکھ کر اُس نے ایک منصوبہ بنایا، جس سے وہ اپنے باپ کی مملکت چھڑوا سکتی تھی۔

۹- اور اب یوں تھا کہ یارد کی بیٹی نہایت خوبصورت تھی۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے باپ کے ساتھ بات کی اور اُس سے کہا، میرا باپ کیوں اتنا غمزدہ ہے؟ کیا اُس نے وہ تاریخ جو ہمارے باپ دادا، اتھاہ گہرائیوں کے پار سے لائے، نہیں پڑھی؟ دیکھ کیا قدیم کی بابت یہ نہیں لکھا کہ اُنہوں نے خفیہ منصوبوں سے سلطنت اور بڑی شان و شوکت حاصل کی؟

۱۰- اور پس، اب میرا باپ آکیش بن قمنور کو بلائے اور دیکھ میں حسین ہوں، میں اُسکے سامنے ناچوں گی اور میں اُسے خوش کروں گی تاکہ وہ مجھے بیوی بنانے کی خواہش کرے، سو اگر وہ تُم سے کہے کہ تُم مجھے اُسکی بیوی بننے کے لئے دے دو، تب تُم اُسے کہنا، میں تُمھیں دے دوں گا بشرطیکہ تُم مجھے میرے باپ یعنی بادشاہ کا سر لادو۔

۱۱- اور اب اُومر، آکیش کا دوست تھا، سو یارد نے آکیش کو بلا بھیجا، یارد کی بیٹی اُس کے سامنے ناچی کہ اُس نے اُسے اِسقدر خوش کیا کہ اُس نے اُسے بیوی بنانے کی خواہش کی۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے یارد سے کہا، کہ اِسے مجھے میری بیوی ہونے کے لئے دے دے۔

۱۲- اور یارد نے اُس سے کہا، مَیں اِسے تجھے دے دوں گا بشرطیکہ تُم مجھے میرے باپ بادشاہ کا سر لادو۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ آکیش نے یارد کے گھر میں سب رشتہ داروں کو اِکٹھا کیا اور اُن سے کہا، کیا تُم میرے سامنے قسم کھاؤ گے کہ تُم اِس بات میں جسکی مَیں تُم سے خواہش کروں گا میرے ساتھ وفادار رہو گے؟

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اُن سب نے اُس کے سامنے آسمان کے خُدا اور افلاک کی بھی اور زمین کی بھی اور اپنے سروں کی قسم کھائی کہ جو کوئی مدد سے اختلاف کرے گا جس کی آکیش نے خواہش کی ہے، اپنا سر کھو دے گا اور جو کوئی آکیش کے بتائے ہُوئے کو اُن پر ظاہر کر دے گا، وہ شخص اپنی جان گنوا دے گا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ یوں وہ آکیش کیساتھ متفق ہُوئے۔ اور آکیش نے اُنہیں وہ قسم کھلائی جو قدیم والوں نے کھائی تھی جو کہ اقتدار کے خواہاں تھے، جو قائن سے اُن کے حوالے کی گئی جو کہ ابتدا ہی سے قاتل تھا۔

۱۶- اور لوگوں کو یہ قسمیں دلانے، اُنہیں تاریکی میں رکھنے، اقتدار کے خواہاں ہونے والوں کی مدد کرنے اور قتل و غارت کرنے اور لوٹ مار کرنے اور جھوٹ بولنے، ہر طرح کی بدکاری اور حرامکاری کرنے میں ابلیس کی طاقت نے اُنہیں سہارا دیئے رکھا۔

۱۷- اور یہ یارد کی بیٹی تھی جس نے اِن قدیم باتوں کو پھر سے تلاش کرنے کی بات اُنکے دل میں ڈالی اور یارد نے اُسے آکیش کے دل میں ڈال دیا، سو آکیش نے خوبصورت وعدوں کے ذریعے اُنہیں گمراہ کرتے ہوئے، اُن سے وہ سب کچھ

کرانے کے لئے جس کی وہ خواہش کرتا، اسے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں پھیلا دیا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے قدیم لوگوں کی مانند ایک خفیہ سازش تیار کی جو خُدا کی نظر میں نہایت مکروہ اور بہت زیادہ بری سازش ہے۔

۱۹- کیونکہ خُداوند نہ خفیہ سازشوں میں کام نہیں کرتا، نہ ہی اُسکی خواہش ہے کہ اِنسان خون بہائے بلکہ اُس نے ہمیشہ ایسی تمام باتیں اِنسان کی ابتدا ہی سے منع کر رکھی ہیں۔

۲۰- اور اب مَیں، مرونی اُن کی قسموں اور سازشوں کا طریقہ بیان نہیں کرتا کیونکہ مجھے علم ہوا ہے کہ یہ تمام لوگوں اور لامنوں میں بھی تھیں۔

۲۱- اور یہ چیزیں اُن لوگوں کی بربادی کا باعث بنیں جن کے بارے میں اب کلام کر رہا ہُوں اور نیفی کے لوگوں کی بربادی کا باعث بھی۔

۲۲- اور دیکھ جو قوم اختیار اور مال کی خاطر ایسی خفیہ سازشیں پوری قوم میں پھیلانے تک کرتی رہے گی، وہ برباد ہو گی کیونکہ خُداوند یہ نہیں ہونے دے گا کہ اُسکے مُقدّسین کا خون جو اُن کے ذریعے بہایا جائے، اُن سے انتقام کے لئے زمین سے پکارتا رہے اور وہ پھر بھی اُن سے انتقام نہ لے۔

۲۳- پس اے غیر قومو، یہ خُدا کی حکمت ہے کہ یہ باتیں تُم پر ظاہر کیں جائیں تاکہ یوں تُم اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اُن خونی سازشوں کو اپنے اُوپر غالب نہ آنے دو جو اقتدار اور مال حاصل کرنے کے لئے تیار کی گئی ہیں —— اور ہاں اگر تُم نے ایسا ہونے دیا تو یہ کام یعنی ہلاکت کا یہ کام تُم پر نازل ہو گا، ہاں یہ بھی کہ ابدی خُدا کے قہر کی تلوار تُمہارے زوال اور بربادی کے لئے تُم پر گرے گی۔

۲۴- پس خُداوند تُمہیں حُکم دیتا ہے کہ جب تُم ایسی باتیں اپنے درمیان ہوتے دیکھو تو تُم اُن خفیہ سازشوں کے باعث جو تُمہارے درمیان ہوں، تُم اپنی ہولناک حالت کو جان لینا یا اُن کے خون کے باعث جو قتل ہُوئے ہیں، اِس پر افسوس کیونکہ وہ خاک میں سے اِس کے انتقام کے لئے پکارتے ہیں اور اُن پر بھی جنہوں نے اِسے تیار کیا۔

۲۵- کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو ایسا کچھ تیار کرتا ہے، وہ سارے ملکوں، قوموں اور مملکتوں کے زوال کا خواہاں ہوتا ہے اور اِس سے تمام لوگوں پر ہلاکت آتی ہے کیونکہ ابلیس اِسے تیار کرتا ہے، جو تمام جھوٹوں کا باپ ہے، ہاں درحقیقت یہ وہی جھوٹا ہے جس نے ہمارے پہلے والدین کو بہکایا، ہاں وہی جھوٹا جس نے آدمی سے ابتدا ہی سے خون کرایا اور جس نے انسان کے دل کو سخت کیا کہ وہ ابتدا ہی سے نبیّوں کو قتل کرنے اور سنگسار کرنے لگے اور اُنہیں نکال باہر کرنے لگے۔

۲۶- سو مجھ مرونی کو یہ باتیں لکھنے کا حُکم دیا گیا ہے تاکہ برائی جاتی رہے اور تاکہ وہ وقت آئے کہ بنی آدم کے دلوں پر شیطان کا اختیار نہ رہے بلکہ وہ نیکی کرنے پر مسلسل مائل رہیں تاکہ راستبازی کے چشمے کے پاس آئیں اور نجات پائیں۔

۹ باب

قتل، ساز باز، پشت در پشت بادشاہی ایک دوسرے کو ملتی ہے — عیمر راستبازی کے فرزند کو دیکھتا ہے — بہتیرے نبی توبہ کی منادی کرتے ہیں — قحط اور زہریلے سانپ لوگوں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

۱- اور اب مَیں مرونی اپنی تاریخ آگے بڑھاتا ہُوں۔ سو دیکھو آکیش اور اُس کے دوستوں کی خفیہ سازشوں کے باعث ایسا ہُوا کہ دیکھو اُنہوں نے اُومر کی بادشاہی کا خاتمہ کر دیا۔

۲- لیکن خُداوند نے اُومر اور اُس کے بیٹوں اور اُس کی بیٹیوں پر رحم کیا جو اُس کی ہلاکت نہیں چاہتے تھے۔

۳- اور خُداوند نے اُومر کو خواب میں خبردار کیا کہ وہ اُس ملک سے چلا جائے، پس اُومر اپنے خاندان سمیت اُس ملک سے روانہ ہُوا اور کئی دن کا سفر کیا اور پار آیا اور کوہ سم کے پاس سے گزر کر اُس مقام کو پار کیا، جہاں نیفی ہلاک ہُوئے تھے اور وہاں سے مشرق کی طرف گیا اور ساحل سمندر کے نزدیک اُس جگہ آیا جو ابلوم کہلاتی تھی اور ماسوائے یارد اور اُس کے خاندان کے وہاں اُس نے اور اُس کے بیٹوں اور اُسکی بیٹیوں نے اور سارے گھرانے نے خیمے لگائے۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ بدکاری کے ہاتھ نے یارد کو لوگوں پر بادشاہ ہونے کے لئے مسح کر دیا اور اُس نے آکیش کو اپنی بیٹی اُسکی بیوی ہونے کے لئے دے دی۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ آکیش اپنے سسر کی جان لینا چاہتا تھا اور اُس نے اُن سے مدد کی درخواست کی جن کے ساتھ اُس نے قدیم عہد کی قسم کھائی تھی اور اُنہوں نے اُس کے سسر کا سر اُس وقت کاٹا جب وہ اپنے تخت پر بیٹھا اپنے لوگوں کی سن رہا تھا۔

۶- یہ بد کردار اور خفیہ گروہ اتنی تیزی سے پھیلا کہ اِس نے سب لوگوں کے دلوں کو خراب کر دیا، سو یارد اپنے تخت پر قتل کر دیا گیا اور اُس کی جگہ آکیش نے حکومت کی۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ آکیش اپنے بیٹے سے حسد کرنے لگا اور سو اُس نے اُسے قید خانہ میں بند کر دیا اور اُسے تھوڑی یعنی نہ ہونے کے برابر خوراک دیتا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

۸- اور اب اُس کا بھائی، جو مر گیا تھا (اُس کا نام نمرہ تھا) اپنے باپ کیساتھ جو کچھ اُس نے اُس کے بھائی کے ساتھ کیا، اُس سبب سے ناخوش تھا۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ نمرہ نے بعض آدمیوں کو اِکٹھا کیا اور ملک سے بھاگ گیا اور پار آیا اور اُومر کے ساتھ رہنے لگا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ آکیش سے اور بیٹے بھی ہُوئے اور اُنہوں نے لوگوں کے دل جیت لئے اِسکے باوجود اُنہوں نے اُس کی خواہش کے موافق ہر قسم کی بدی کرنے کی قسم کھائی تھی۔

۱۱- اور اب آکیش کے لوگ نفع کے خواہشمند تھے جیسے آکیش اقتدار کا خواہشمند تھا، سو آکیش کے بیٹوں نے لوگوں کو پیسے پیش کیے جس سے کہ اُنہوں نے لوگوں کے بیشتر حصے کو اپنے پیچھے لگا لیا۔

۱۲- اور آکیش کے بیٹوں اور آکیش کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی جو کئی سالوں کے عرصہ تک جاری رہی، ہاں بلکہ قریباً سلطنت کے

سب لوگوں کی ہلاکت تک، ہاں سوائے تیس
جانوں اور اُن کے جو اُومر کے گھرانے کے ساتھ
بھاگ گئے تھے۔
۱۳-سو یوں اُومر پھر سے اپنی میراث کے ملک
میں بحال ہوا۔
۱۴- اور ایسا ہُوا کہ اُومر بوڑھا ہونے لگا تو
بھی اُسکے بڑھاپے میں اُس سے عیمر پیدا ہُوا
اور اُس نے عیمر کو اپنی جگہ بادشاہ ہونے کے لئے
مسح کیا۔
۱۵-اور عیمر کو بادشاہ مسح کرنے کے بعد اُس
نے دو سال کے عرصہ تک ملک میں امن دیکھا
اور وہ طویل دن دیکھنے کے بعد جو غموں سے
بھرے تھے وفات پا گیا۔ اور ایسا ہُوا کہ عیمر اُسکی
جگہ حکومت کرنے لگا اور اپنے باپ کے نقش
قدم پر چلا۔
۱۶-اور خُداوند اُس ملک سے دوبارہ لعنت دور
کرنے لگا اور عیمر کا گھرانہ، عیمر کے عہد حکومت
میں بہت زیادہ خوش حال ہوا اور باسٹھ سالوں کے
عرصہ میں وہ نہایت مضبُوط ہُوئے، اِسطرح کہ
بہت زیادہ دولتمند ہو گئے ——
۱۷-ہر قسم کا پھل اور اناج اور ریشم اور عمدہ کتان
اور سونا اور چاندی اور قیمتی چیزیں حاصل کیں۔
۱۸-اور ہر قسم کے مویشی بھی بیل اور گائیں
اور بھیڑیں اور سور اور بکریاں اور دوسری بہت سی
اقسام کے جانور بھی جو انسانی خوراک کے لئے
مفید تھے۔
۱۹-اور اُن کے پاس گھوڑے اور گدھے بھی
تھے اور ہاتھی اور کیورلمز اور کیومز تھے، سب جو
انسانوں کے لئے مفید تھے اور خاص کر ہاتھی اور
کیورلمز اور کیومز۔
۲۰- اور یوں خُداوند نے اُس سرزمین پر جو
دوسری تمام سرزمینوں سے چُنیدہ تھی، اپنی
برکتیں اُنڈیل دیں اور اُس نے حُکم دیا کہ جو کوئی
ملک کی ملکیت رکھتا ہے، اِسے خُداوند کی ملکیت
جان کر رکھے ورنہ بدی میں پکنے کے بعد اُنہیں فنا
کر دیا جائے گا، کیونکہ ایسوں کیلئے خُداوند نے فرمایا
ہے کہ میں اپنا بھرپور قہر اُنڈیلوں گا۔
۲۱-اور عیمر نے اپنے تمام دنوں میں راستبازی
سے عدالت کی اور اُس سے بہت سے بیٹے اور
بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور کورعنتم اُس سے پیدا ہُوا اور
اُس نے کورعنتم کو اپنی جگہ حکومت کرنے کے لئے
مسح کیا۔
۲۲- اور اپنی جگہ کوریعنتم کو حکومت کرنے
کیلئے مسح کرنے کے بعد وہ چار سال تک جیتا رہا اور
اُس نے ملک میں امن دیکھا، ہاں اور اُس نے
راستبازی کے فرزند کو بھی دیکھا اور اپنے ایّام میں
وہ شادمان و خوش رہا اور اُس نے اور اطمینان سے
وفات پائی۔
۲۳- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتم اپنے باپ کے
نقش قدم پر چلا اور کئی بڑے بڑے شہر تعمیر کیے
اور اپنے تمام دنوں میں اپنے لوگوں کے لئے وہی
کچھ کیا جو اچھا تھا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس کے بہت
بوڑھے ہونے تک اُسکی کوئی اولاد نہ تھی۔
۲۴-اور ایسا ہُوا کہ اُسکی بیوی ایک سو دو سال
کی ہو کر وفات پا گئی۔ اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتم نے
اپنے بڑھاپے میں ایک نوجوان لونڈی کو بیوی بنایا

اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں، سو وہ ایک سو بیالیس سال تک زندہ رہا۔
۲۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس سے قام پیدا ہُوا اور قام اُسکی جگہ حکومت کرنے لگا اور اُس نے اُنچاس برس حکومت کی اور اُس سے حِتّ پیدا ہُوا اور اُس سے اور بھی بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔
۲۶- اور لوگ پھر مُلک کی ساری سطح پر پھیل چکے تھے اور مُلک کی سطح پر پھر بہت زیادہ بدی ہو گئی تھی اور حِتّ اپنے باپ کو برباد کرنے کے لئے پھر قدیم کے خفیہ منصوبوں کو اپنانے لگا۔
۲۷- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنے باپ کو تخت سے محروم کر دیا کیونکہ اُس نے اُسے اپنی تلوار سے قتل کیا اور اُسکی جگہ حکومت کرنے لگا۔
۲۸- اور اُس سرزمین میں انبیاء اُن میں پھر توبہ کی منادی کرنے آئے — تاکہ لازمی طور پر وہ خُداوند کی راہ تیار کریں ورنہ ملک کی ساری سطح ملعون ہو گی، ہاں بلکہ شدید قحط ہو گا جس میں اگر وہ توبہ نہیں کریں گے تو فنا کر دیئے جائیں گے۔
۲۹- لیکن لوگوں نے نبیّوں کے کلام کا یقین نہ کیا بلکہ اُنہیں نکال دیا اور بعض کو اُنہوں نے کھائیوں میں پھینکا اور ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ دیا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے یہ سب کام حِتّ بادشاہ کے حُکم سے کیے۔
۳۰- اور ایسا ہُوا کہ اُس ملک میں بڑا کال پڑنے لگا اور اُس کال کے باعث لوگ تیزی سے ہلاک ہونے لگے کیونکہ رویِ زمین پر کوئی بارش نہ ہوتی تھی۔
۳۱- اور وہاں ملک کی ساری سطح پر زہریلے سانپ نکل آئے اور کئی لوگوں کو ڈسا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُن کے گلّے اُن سانپوں کے سامنے سے شمالی ملک کی طرف بھاگنے لگے جس کو نیفی ضریملہ کے نام سے پکارتے تھے۔
۳۲- اور ایسا ہُوا کہ اُن میں کئی راہ ہی میں ہلاک ہُوئے تو بھی بعض تھے جو شمالی ملک کی طرف بھاگ گئے۔
۳۳- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے سانپوں کو حُکم دیا کہ وہ اب اُن کے پیچھے نہ جائیں بلکہ وہ راہ میں رکاوٹ بن جائیں تاکہ لوگ وہاں سے گزر نہ سکیں، سو جو کوئی گزرنے کی کوشش کرے تو زہریلے سانپ اُنہیں ڈس لیں۔
۳۴- اور ایسا ہُوا کہ لوگ حیوانوں کی مانند بن گئے اور جو راہ میں مر گئے تھے اُنکے مردہ جسموں کو کھانے لگے یہاں تک کہ وہ سب کو کھا گئے، اب جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ یقیناً اب ہلاک ہوں گے تو وہ اپنی بدیوں سے توبہ کرنے اور خُداوند سے فریاد کرنے لگے۔
۳۵- اور ایسا ہُوا کہ جب اُنہوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے سامنے کافی فروتن کر لیا تو اُس نے روئے زمین پر مینہ برسایا اور لوگ پھر سے بحال ہونے لگے اور شمالی ملکوں اور گردونواح کے تمام مُلکوں میں بھی پھل پیدا ہونے لگے اور خُداوند نے اُنہیں قحط سے بچا کر اپنی قدرت ظاہر کی۔

۱۰ باب

ایک بادشاہ دوسرے کا جانشین بنتا ہے — بعض بادشاہ راستباز ہوتے ہیں جبکہ دوسرے بدکار — جب

راستبازی وہاں موجود ہوتی ہے، خُداوند لوگوں کو برکت دیتا اور خوش حال کرتا ہے۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ وہ شِظ جو حِتّ کی نسل سے تھا —— کیونکہ حِتّ اور اُسکا سارا گھرانہ، سوائے شِظ کے قحط سے ہلاک ہوگئے تھے —— سو شِظ شکستہ لوگوں کی مدد کرنے لگا۔

۲-اور ایسا ہوا کہ شِظ کو اپنے باپ دادا کی بربادی یاد تھی اور اُس نے ایک راست سلطنت قائم کی کیونکہ اُسے یاد تھا کہ خُداوند نے یارد اور اُس کے بھائی کو اُس گہرے میں سے پار لانے میں کیا کیا تھا اور وہ خُداوند کی راہوں پر چلا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں۔

۳-اور اُسکے بڑے بیٹے نے جس کا نام شِظ تھا، اُسکے خلاف بغاوت کی لیکن شِظ اپنی نہایت دولتمندی کے باعث ایک ڈاکو کے ہاتھوں مارا گیا، جس سے پھر اُسکے باپ کو اطمینان ہُوا۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ اُسکے باپ نے مُلک کی ساری سطع پر بہت سے شہر تعمیر کیے تھے اور لوگ پھر مُلک کی ساری سطع پر پھیلنے لگے۔ اور شظ نے بڑی طویل عمر پائی اور اُس سے رِیپلاقش پیدا ہُوا۔ اور وہ وفات پا گیا اور رِیپلاقش اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ رِیپلاقش نے وہ کام کیا جو خُداوند کی نظر میں اچھا نہ تھا، کیونکہ اُس کی بہت سی بیویاں اور حرمیں تھیں اور اُس نے لوگوں کے کندھوں پر وہ کچھ رکھا جو ناقابل برداشت تھا، ہاں اُس نے اُن پر بہت زیادہ محصول لگایا اور اُس محصول سے اُس نے بہت سی کشادہ عمارتیں تعمیر کیں۔

۶- اور اُس نے اپنے لئے نہایت خوبصورت تخت بنوایا اور اُس نے بہت سے قید خانے بھی تعمیر کیے اور جو کوئی محصول نہ دیتا وہ اُسے قید خانہ میں ڈال دیتا اور جو کوئی محصول دینے کے قابل نہ ہوتا، اُسے بھی وہ قید خانہ میں ڈال دیتا اور اُس نے حُکم دیا تھا کہ وہ اپنی کفالت کیلئے مسلسل کام کرتے رہیں اور جو کوئی کام کرنے سے انکار کرتا وہ اُس کی موت کا حُکم دے دیتا۔

۷- سو اُس نے اپنے لئے سب عمدہ کام حاصل کر لیا، ہاں اُس نے قید خانے میں اپنے عمدہ سونے کو صاف کرایا اور اُس نے ہر قسم کا عمدہ کام قید خانے میں کرایا۔ اور ایسا ہُوا کہ اُس نے اپنی بدی اور مکروہات سے لوگوں کو ستایا۔

۸- اور جب وہ بیالیس برس کے عرصہ تک حکومت کر چکا تو لوگ اُسکے خلاف بغاوت کے لئے اُٹھ کھڑے ہُوئے اور اُس ملک میں اتنی جنگ ہوئی کہ رِیپلاقش مارا گیا اور اُسکی نسل کو ملک سے نکال دیا گیا۔

۹-اور کئی سالوں کے عرصے کے بعد ایسا ہُوا کہ مورلعنتن نے (وہ چونکہ رِیپلاقش کی نسل سے تھا) نکالے جانے والوں کی ایک فوج اِکٹھی کی اور آگے بڑھا اور لوگوں سے جنگ کی اور اُس نے کئی شہروں پر غلبہ پا لیا اور جنگ نہایت شدید ہو گئی اور کئی سالوں کے عرصے تک جاری رہی اور اُس نے سارے ملک پر غلبہ پا لیا اور اُس سارے ملک کا بادشاہ بن گیا۔

۱۰-اور بادشاہ بننے کے بعد اُس نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا، جس سے اُس نے لوگوں کی نظر میں

مقبولیت پائی اور اُنہوں نے اُسے اپنا بادشاہ بنانے کے لئے مسح کیا۔

۱۱- اور اُس نے لوگوں کے ساتھ انصاف کیا لیکن اپنی بہت ساری حرامکاریوں کے سبب اپنے ساتھ نہیں، اِسلئے وہ خُداوند کی حضوری سے کاٹ ڈالا گیا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ مورلعنتن نے بہت سے شہر تعمیر کیے اور اُس کے عہد حکومت میں لوگ نہایت امیر ہو گئے دونوں، عمارتوں میں اور سونے اور چاندی میں اور اناج اُگانے میں اور گلّوں میں اور ریوڑوں اور ایسی چیزوں میں جو اُن کے لئے بحال کی گئی تھیں۔

۱۳- اور مورلعنتن نے طویل عمر پائی اور پھر اُس سے قم پیدا ہُوا اور قم نے اپنے باپ کی جگہ حکومت کی اور اُس نے آٹھ سال حکومت کی اور اُس کا باپ مر گیا۔ اور ایسا ہُوا کہ قم نے راستبازی سے حکومت نہ کی، اِسلئے وہ خُداوند کا مقبول نظر نہ تھا۔

۱۴- اور اُس کا بھائی اُس کے خلاف بغاوت کے لئے اُٹھ کھڑا ہُوا جس میں اُس نے اُس کو اسیر کر لیا اور وہ اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا اور اسیری میں اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور بڑھاپے میں اُس سے لاوی پیدا ہُوا اور وہ مر گیا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اپنے باپ کی وفات کے بعد بیالیس سال کے عرصے تک لاوی نے اسیری میں خدمت کی اور اُس ملک کے بادشاہ کے خلاف جنگ کی، جس میں اُس نے وہ سلطنت اپنے لئے حاصل کر لی۔

۱۶- اور اُس نے اپنے لئے سلطنت فتح کر لینے کے بعد وہ کیا جو خُداوند کی نظر میں اچھا تھا اور مُلک میں لوگ خوش حال ہُوئے اور وہ نہایت بڑھاپے تک زندہ رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور قورم بھی پیدا ہُوا، جسے اُس نے اپنی جگہ بادشاہ ہونے کے لئے مسح کیا۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ قورم نے عمر بھر وہی کچھ کیا جو خُداوند کی نظر میں اچھا تھا اور اُس سے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور جب وہ خاصی طویل عمر گزار چکا تو وفات پا گیا، زمین کی باقی ماندہ چیزوں کی طرح اور اُسکی جگہ قِس نے حکومت کی۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ قِس بھی وفات پا گیا اور اُس کی جگہ لِب نے حکومت کی۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ لِب نے بھی وہی کچھ کیا جو خُداوند کی نظر میں اچھا تھا۔ اور لِب کے دنوں میں زہریلے سانپ ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ سو مُلک کے لوگوں کے لئے خوراک شکار کرنے کے واسطے وہ جنوبی ملک میں گئے کیونکہ ملک جنگلی جانوروں سے بھرا پڑا تھا۔ اور لِب خود بھی ایک بہت بڑا شکاری بنا۔

۲۰- اور اُنہوں نے اُس ملک کے ساتھ ساتھ تنگ خاکنائے کے پاس اُس جگہ کے نزدیک، جہاں سمندر اُس ملک کو تقسیم کرتا تھا، ایک بڑا شہر تعمیر کیا۔

۲۱- اور اُنہوں نے جنوبی ملک کا جنگل شکار کے لئے محفوظ کر دیا۔ اور شمال کے مُلک کی ساری سطح باشندوں سے پر تھی۔

۲۲- اور وہ نہایت محنتی تھے اور اُنہوں نے ایک

دوسرے کے ساتھ خرید وفروخت اور تجارت کی، تاکہ وہ نفع حاصل کریں۔

۲۳- اور اُنھوں نے ہر قسم کی کچی دھاتوں کا کام کیا اور اُنھوں نے سونے اور چاندی، لوہے اور پیتل اور ہر قسم کی دھاتوں کو کام میں لائے اور اُنھوں نے اِسے زمین میں سے نکالا، سو اُنھوں نے سونے اور چاندی اور لوہے اور پیتل کی کچ دھاتیں نکالنے کے لئے مٹی کے بڑے ڈھیر لگائے۔ اور اُنھوں نے ہر قسم کا عمدہ کام کیا۔

۲۴- اور اُن کے پاس ریشم اور عمدہ بنی ہُوئی کتان تھی اور وہ ہر قسم کے کپڑے بناتے تاکہ وہ اپنی برہنگی کو لباس دیں۔

۲۵- اور اُنھوں نے زمین کی کاشت کے لئے ہر قسم کے اوزار بنائے، دونوں ہل چلانے اور بیج بونے اور کاٹنے اور کھودنے اور دانے نکالنے کے لئے بھی۔

۲۶- اور اُنھوں نے ہر اُس قسم کے اوزار بنائے جنکے ساتھ وہ اپنے جانوروں سے کام لیتے تھے۔

۲۷- اور اُنھوں نے ہر قسم کے جنگی ہتھیار بنائے۔ اور اُنھوں نے ہر قسم کی کاریگری کے عمدہ کام کیے۔

۲۸- اور جتنی برکت اور خُداوند کے ہاتھ سے خوش حالی اُنھیں ملی پہلے کبھی کسی کو نہ ملی تھی۔ اور وہ اُس سرزمین میں تھے جو تمام سرزمینوں سے چنیدہ تھی کیونکہ خُداوند نے یہ فرمایا تھا۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ لِب کئی سالوں تک زندہ رہا اور اُس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہُوئیں اور اُس سے عیرتم بھی پیدا ہُوا۔

۳۰- اور ایسا ہُوا کہ عیرتم اپنے باپ کی جگہ حکومت کرنے لگا۔ اور جب عیرتم چوبیس برس تک حکومت کر چکا تو دیکھو سلطنت اُس سے لے لی گئی۔ اور ہاں اُس نے کئی سال بلکہ اپنی عمر کے باقی ماندہ تمام ایّام اسیری میں خدمت کی۔

۳۱- اور اُس سے حِتّ پیدا ہُوا اور حِتّ اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا۔ اور حِتّ سے ہارون پیدا ہُوا اور ہارون اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا اور اُس سے امینجدہ پیدا ہُوا اور امینجدہ بھی اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا اور اُس سے کوریعنتم پیدا ہُوا اور کوریعنتم اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا اور اُس سے قام پیدا ہُوا۔

۳۲- اور ایسا ہُوا کہ قام نے آدھی سلطنت پر اختیار حاصل کر لیا۔ اور اُس نے آدھی سلطنت پر بیالیس برس حکومت کی اور وہ عمجد بادشاہ کے خلاف جنگ کرنے گیا اور وہ کئی سالوں تک لڑتے رہے، جس دوران قام نے عمجد کو مغلوب کر لیا اور باقی ماندہ سلطنت پر بھی قبضہ کر لیا۔

۳۳- اور قام کے دنوں میں اُس مُلک میں ڈاکو بڑھنے لگے اور اُنھوں نے قدیم لوگوں کی طرح قسمیں کھا کر قدیم سازشیں اپنائیں اور پھر سے بادشاہی کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

۳۴- اب قام نے اُن سے بڑی جنگ کی لیکن وہ اُنھیں مغلوب نہ کر سکا۔

۱۱ باب

جنگیں، اختلافات اور بدکاری، یاردیوں کی زندگی پر غلبہ پاتی ہے — انبیاء پیشنگوئی کرتے ہیں کہ اگر توبہ نہیں

کریں گے تو یاردی بالکل فنا ہو جائیں گے —— لوگ انبیاء کی باتوں کو رد کر دیتے ہیں۔

۱-اور قام کے ایّام میں بھی بہت سے نبی آئے اور اِن عظیم لوگوں کی تباہی کی نبوّت کی، سوائے اِسکے کہ یہ توبہ کریں اور خُداوند کی طرف رجوع لائیں اور اپنی قتل و غارت اور بدکاری سے باز آئیں۔

۲-اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے نبیّوں کو رد کیا اور وہ محفوظ رہنے کے لئے قام کے پاس چلے گئے کیونکہ لوگ اُن کو ہلاک کرنے کے خواہاں تھے۔

۳-اور اُنہوں نے قام کے سامنے کئی باتوں کی نبوّت کی اور اپنی زندگی کے باقی ماندہ تمام ایّام میں اُس نے برکت پائی۔

۴-اور وہ کافی بوڑھا ہونے تک زندہ رہا اور اُس سے سلوم پیدا ہُوا اور سلوم اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا اور سلوم کے بھائی نے اُس کے خلاف بغاوت کی اور اُس سارے ملک میں ایک بڑی جنگ شروع ہو گئی۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ سلوم کے بھائی نے حُکم دیا کہ اُن سب نبیّوں کو ہلاک کر دیا جائے، جنہوں نے لوگوں کی ہلاکت کی نبوّت کی تھی۔

۶-اور اُس سارے ملک میں بڑی آفت برپا تھی کیونکہ اُنہوں نے گواہی دی تھی کہ ملک پر ایک بڑی لعنت نازل ہو گی اور لوگوں پر بھی اتنی کہ رویِ زمین پر ایسی بڑی ہلاکت اُن میں پہلے کبھی نہ ہوئی ہو گی اور اُن کی ہڈیاں مٹی کے ڈھیروں کی مانند ملک کی سطح پر ہوں گی، سوائے اِسکے کہ وہ اپنی بدیوں سے توبہ کریں۔

۷-اور اُنہوں نے اپنی بری سازشوں کے سبب خُداوند کی آواز پر کان نہ لگائے، سو سارے مُلک میں جنگیں اور جھگڑے اور بڑا کال پڑنے لگا اور مہلک وبائیں اِس حد تک ہو گئیں کہ بڑی تباہی ہُوئی ایسی کہ رویِ زمین پر پہلے کسی نے نہ دیکھی ہو گی اور یہ سب کچھ سلوم کے دنوں میں ہُوا۔

۸-اور لوگ اب اپنی بدیوں سے توبہ کرنے لگے اور جس قدر اُنہوں نے کی، خُداوند نے اُن پر اُتنا ہی رحم کیا۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ سلوم قتل کر دیا گیا اور سیت کو اسیر کر لیا گیا اور وہ اپنے تمام ایّام اسیری میں رہا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ اُس کے بیٹے آح نے سلطنت حاصل کر لی اور اُس نے اپنے ایّام میں تمام عمر لوگوں پر حکومت کی۔ اور اُس نے اپنے ایّام میں ہر قسم کی بدی کی، جو بڑی خونریزی کا سبب بنی اور اُس کے دن تھوڑے تھے۔

۱۱-اور ایتام نے جو کہ آح کی نسل میں سے تھا، سلطنت حاصل کر لی اور اُس نے اپنے ایّام میں وہ کچھ کیا جو کہ برا تھا۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ ایتام کے ایّام میں بہت سارے نبی آئے اور لوگوں کے خلاف نبوّت کی، ہاں اُنہوں نے نبوّت کی کہ خُداوند اُنہیں رویِ زمین پر سے بالکل فنا کر دے گا، سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے اپنے دلوں کو سخت کیا اور اُن کی باتوں پر کان نہ لگائے اور نبی رنجیدہ ہُوئے اور لوگوں میں سے نکل گئے۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ ایتام نے اپنے تمام ایّام بدی کے ساتھ عدالت کی اور اُس سے موروں پیدا ہُوا۔ اور ایسا ہُوا کہ موروں اُس کی جگہ حکومت کرنے لگا اور موروں نے بھی وہی کیا جو خُداوند کی نظر میں بُرا تھا۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُس خفیہ سازش کے باعث جو اقتدار اور نفع کے لئے قائم ہُوئی، لوگوں میں بغاوت اُٹھی اور اُنکے درمیان ایک بدکار اور قوی شخص اُٹھا اور اُس نے موروں سے جنگ کی، جس میں اُس نے آدھی سلطنت چھین لی اور اُس نے کئی برسوں تک آدھی سلطنت قائم کیے رکھی۔

۱۶- اور ایسا ہُوا کہ موروں نے اُسے شکست دی اور سلطنت دوبارہ حاصل کر لی۔

۱۷- اور ایسا ہُوا کہ ایک اور قوی شخص نکلا اور وہ یارد کے بھائی کی نسل سے تھا۔

۱۸- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے موروں کو شکست دی اور سلطنت حاصل کر لی، سو موروں نے اپنے باقی ماندہ تمام ایّام اسیری میں گزارے اور اُس سے کورلعنتر پیدا ہُوا۔

۱۹- اور ایسا ہُوا کہ کورلعنتر نے اپنے تمام ایّام اسیری میں گزارے۔

۲۰- اور کورلعنتر کے ایّام میں بھی بہت سارے نبی آئے اور حیرت انگیز اور عجیب باتوں کی نبوّت کی اور لوگوں میں توبہ کی منادی کی اور سوائے اِسکے کہ وہ توبہ کر لیں خُداوند خُدا اُنہیں بالکل فنا کرنے کیلئے اُنکی عدالت کرے گا۔

۲۱- اور اپنی ہی قدرت سے خُداوند خُدا دوسرے لوگوں کو اِس مُلک میں بھیجے گا یعنی اُن کو لائے گا جیسے وہ اُن کے باپ دادا کو یہاں لایا۔

۲۲- اور اُنہوں نے اپنے خفیہ گروہ اور بدکار مکروہات کے باعث نبیوّں کی سب باتیں رد کر دیں۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ کورلعنتر سے عیتر پیدا ہُوا اور اپنی زندگی کے تمام ایّام اسیری میں رہ کر وہ مر گیا۔

۱۲ باب

عیتر نبی لوگوں کو خُدا پر ایمان لانے کی تاکید کرتا ہے — مرونی ایمان کے وسیلے کیے گئے عجائب اور حیرت انگیز کاموں کا ذکر کرتا ہے — ایمان نے یارد کے بھائی کو مسیح کو دیکھنے کے قابل بنایا — خُداوند آدمیوں کو کمزور اِسلئے کرتا ہے تاکہ وہ فروتن بنیں — یارد کے بھائی نے ایمان کے ذریعے کوہ زرن کو ہلا دیا — ایمان، اُمید، محبت، نجات کیلئے ضروری ہیں — مرونی نے یسوع کو روبرو دیکھا۔

۱- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر کے دنوں میں ہی عیتر کے دن تھے اور کوریعنتمر اُس سارے مُلک کا بادشاہ تھا۔

۲- اور عیتر خُداوند کا ایک نبی تھا، پس عیتر کوریعنتمر کے ایّام میں آیا اور لوگوں میں نبوّت کرنے لگا، کیونکہ اُسے خُداوند کے روح کے سبب جو اُس میں تھا، روکا نہیں جا سکتا تھا۔

۳- کیونکہ وہ صبح سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک لوگوں کو یہ کہتے ہُوئے کہ سب باتیں ایمان کے وسیلے پوری ہوتی ہیں، خُدا پر ایمان

لانے کی تاکید کرتے ہُوئے، توبہ کا اعلان کرتا تھا، مبادا کہ وہ ہلاک ہوں ——

۴- سو جو کوئی یقینی اُمید کے ساتھ بہتر دنیا کی اُمید کے لئے خُدا پر ایمان رکھتا ہے، ہاں یعنی خُدا کے دہنے ہاتھ کے مقام کی وہ اُمید جو ایمان کے وسیلے ملتی ہے، آدمی کی جان کا لنگر بنتی ہے جو کہ اُنہیں پر یقین اور ثابت قدم بناتی ہے، خُدا کی تمجید کی طرف لا کر ہمیشہ کثرت سے نیک کام کراتی ہے۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ عیتر نے لوگوں میں حیرت انگیز اور عجیب باتوں کی نبوّت کی، جس کا اُنہوں نے یقین نہ کیا کیونکہ اُنہوں نے وہ دیکھی نہ تھیں۔

۶- اور اب مَیں مرونی اِن باتوں کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہُوں، مَیں دنیا کو بتانا چاہتا ہُوں کہ ایمان وہ ہے جس میں چیزوں کی اُمید کی جا سکتی ہے اور ان دیکھی ہوتی ہیں، سو تکرار نہ کرو کہ تُم نے دیکھی نہیں ہیں، کیونکہ اپنے ایمان کے آزمانے تک تُم گواہی نہ پاؤ گے۔

۷- کیونکہ ایمان کے سبب ہی تھا کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد مسیح نے اپنے آپ کو ہمارے باپ دادا پر ظاہر کیا، لیکن جب تک وہ اُس پر ایمان نہ لائے اُس نے اپنا آپ اُن پر ظاہر نہ کیا، پس یہ ضروری تھا کہ بعض اُس پر ایمان لاتے کیونکہ اُس نے دنیا پر اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

۸- بلکہ انسان کے ایمان کے باعث اُس نے اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کیا اور باپ کے نام کو جلال دیا اور ایک راہ تیار کی تاکہ جس سے دوسرے آسمانی نعمتوں میں شریک ہوں تاکہ وہ اُن چیزوں کی اُمید رکھیں جو اُنہوں نے نہیں دیکھیں۔

۹- پس تُم بھی اُمید رکھو اور نعمت میں شریک ہو اگر تُم فقط ایمان رکھتے ہو۔

۱۰- دیکھو اِس کا سبب ایمان ہی تھا کہ قدیم والے خُدا کے مُقدّس طریق کے مطابق چنے گئے۔

۱۱- پس ایمان کے وسیلے ہی سے موسیٰ کی شریعت دی گئی تھی۔ لیکن خُدا نے اپنے بیٹے کی نعمت دے کر زیادہ عمدہ راہ تیار کی اور ایمان کے سبب ہی سے یہ پوری ہُوئی ہے۔

۱۲- کیونکہ اگر بنی آدم میں ایمان نہ ہو تو خُدا اُن میں کوئی معجزہ بھی نہیں کر سکتا، پس جب تک وہ اُس پر ایمان نہیں لاتے وہ اپنے آپ کو اُن پر ظاہر نہیں کرتا۔

۱۳- دیکھو ایلما اور امیولک کے ایمان کے سبب قید خانے ٹوٹ کر زمین پر گرے۔

۱۴- دیکھو یہ نیفی اور لحی کا ایمان تھا جس نے لامنوں میں تبدیلی برپا کی کہ اُنہوں نے آگ اور روح اُلقدس سے بپتسمہ لیا۔

۱۵- دیکھو یہ عمون اور اُس کے بھائیوں کا ایمان تھا جس نے لامنوں کے درمیان اتنا بڑا معجزہ برپا کیا۔

۱۶- ہاں اور بلکہ وہ سب جنہوں نے معجزے کیے، اُنہیں ایمان کے وسیلے کیا، بلکہ اُن سب نے جو مسیح سے پہلے تھے اور اُن سب نے بھی جو بعد میں آئے۔

۱۷- اور یہ ایمان ہی تھا کہ تین شاگردوں کو وعدہ ملا کہ وہ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور

اُنہیں یہ وعدہ اُسوقت نہ ملا جب تک وہ ایمان نہ لائے۔

۱۸-اور نہ ہی کسی نے اُسوقت تک کوئی معجزہ کیا جب تک وہ ایمان نہ لے آئے، سو اُنہوں نے پہلے خُدا کے بیٹے کا یقین کیا۔

۱۹-اور بہتیرے تھے جن کا ایمان مسیح کے آنے سے پہلے ہی نہایت مضبوط تھا، جسے پردے میں رکھا نہیں جا سکتا تھا بلکہ حقیقتاً اپنی آنکھوں سے وہ باتیں دیکھیں جو وہ ایمان کی آنکھ ہی سے دیکھ سکتے تھے اور وہ خوش تھے۔

۲۰- اور دیکھو ہم اِس تاریخ میں دیکھ چکے ہیں کہ اُن میں سے ایک یارد کا بھائی بھی تھا، کیونکہ خُدا پر اُس کا ایمان اتنا مضبوط تھا کہ جب خُدا نے اپنی اُنگلی بڑھائی تو وہ اِسے یارد کے بھائی کی نظروں سے چُھپا نہ سکا، یہ اُس کلام کی بدولت جو اُس نے اُس سے کیا، جو کلام اُس نے ایمان کے وسیلے پایا تھا۔

۲۱-اور یارد کے بھائی کے خُداوند کی اُنگلی دیکھنے کے بعد اُس وعدے کے سبب جو یارد کے بھائی نے ایمان کے وسیلے حاصل کیا تھا، خُداوند اُس سے کوئی چیز دور نہ رکھ سکتا تھا، سو اُس نے اُسے وہ تمام چیزیں دکھائیں، کیونکہ اُسے اور زیادہ پردے کے پیچھے نہیں رکھا جا سکتا تھا۔

۲۲- اور یہ ایمان کے وسیلے ہی سے ہے کہ میرے باپ دادا نے وہ وعدہ حاصل کیا کہ یہ باتیں غیر قوموں کے ذریعے اُن پر ظاہر کی جائیں گی، اِسلئے خُداوند نے، ہاں یعنی یسوع مسیح نے مجھے حُکم دیا ہے۔

۲۳- اور مَیں نے اُس سے کہا خُداوند، غیر قومیں ہماری تحریر کی کمزوری کے سبب اِن باتوں کا مذاق اُڑائیں گی کیونکہ خُداوند تو نے ہمیں ایمان کے وسیلے کلام کرنے میں مضبوط بنایا لیکن تُو نے ہمیں تحریر میں اتنا مضبوط نہیں بنایا، کیونکہ تُو نے اِن لوگوں کو اُس روح اُلقدس کے باعث جو تُو نے اُنہیں دیا ہے، اُنہیں بہتر کلام کرنے والا بنا دیا۔

۲۴-اور ہمارے ہاتھوں کے بے ڈھنگے پن کے باعث تُو نے ہمیں صرف تھوڑا بہت لکھنے کے قابل بنایا ہے۔ اور دیکھ تُو نے ہمیں لکھائی میں یارد کے بھائی جیسا مضبوط نہیں بنایا کیونکہ تُو نے حُکم دیا ہے کہ وہ باتیں جو وہ لکھے اتنی مضبوط ہوں جتنا تو ہے تاکہ جو آدمی اُنہیں پڑھے اُس پر وہ غالب ہوں۔

۲۵- تُو نے ہمارے کلام کو بھی اتنا مضبوط اور حیرت انگیز کیا ہے کہ ہم اُسے لکھ نہیں پاتے، سو جب ہم لکھتے ہیں تو ہمیں اپنی کمزوری دکھائی دیتی ہے اور اپنے لفظوں کی بے ترتیبی کے باعث ٹھوکر کھاتے ہیں اور مَیں ڈرتا ہُوں کہ مبادا غیر قومیں ہمارے کلام کا مذاق اُڑائیں۔

۲۶-اور جب مَیں نے یہ کہا تو خُداوند مجھ سے یہ کہہ کر ہمکلام ہُوا، احمق مذاق اُڑائیں گے لیکن ماتم بھی کریں گے اور فروتنوں کیلئے میرا فضل کافی ہے کہ وہ تُمہاری کمزوری سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکیں گے۔

۲۷- اور اگر لوگ مجھ سے رجوع کریں تو میں اُن کی کمزوری اُن پر ظاہر کروں گا۔ مَیں اِنسان کو اِسلئے کمزور کرتا ہُوں تاکہ وہ فروتن ہو اور میرا فضل اُن تمام انسانوں کے لئے کافی ہے جو

اپنے آپ کو میرے سامنے فروتن کرتے ہیں کیونکہ اگر وہ اپنے آپ کو میرے سامنے فروتن کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، تب مَیں کمزوریوں کو مضبوطی میں بدل دوں گا۔

۲۸- دیکھو مَیں غیر قوموں پر اُنکی کمزوری ظاہر کروں گا اور مَیں اُن پر ظاہر کروں گا کہ ایمان اُمید اور محبت اُنہیں میری طرف —— جو کہ راستبازی کا سر چشمہ ہوں، لاتی ہے۔

۲۹- اور مجھ مرونی کو یہ باتیں سن کر تسلی ہُوئی اور کہا کہ اے خُداوند، تیری ہی راستبازی پوری ہو کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تو بنی آدم میں اُن کے ایمان کے مطابق کام کرتا ہے۔

۳۰- کیونکہ یارد کے بھائی نے کوہ زرن کو اپنی جگہ سے ہٹنے کا حُکم دیا —— اور وہ ہٹ گیا اور اگر اُسکا ایمان نہ ہوتا تو وہ نہ ہٹتا، پس تو لوگوں کے ایمان لے آنے کے بعد اُن میں کام کرتا ہے۔

۳۱- کیونکہ تُو نے اپنے شاگردوں پر اپنے آپ کو یوں ظاہر کیا، اُن کے ایمان لانے اور تیرے نام میں بولنے کے بعد تو نے اپنے آپ کو بڑی قدرت کیساتھ اُن پر ظاہر کیا۔

۳۲- اور پھر مجھے یاد ہے کہ تو نے فرمایا کہ تُو نے آدمی کے لئے مکان تیار کیے ہیں، ہاں یعنی اپنے باپ کے اُن مکانوں میں جس کی آدمی بہترین اُمید رکھ سکتا ہے، اِسلئے آدمی کو لازی اُمید رکھنی ہوگی ورنہ وہ اُس مقام کی وراثت نہیں پا سکتا جو تو نے تیار کیا ہے۔

۳۳- اور پھر مجھے یاد ہے کہ تُو نے یہ بھی فرمایا کہ تُو نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اپنی جان دنیا کیلئے دے دی تاکہ تو اِسے بنی آدم کیلئے جگہ تیار کرنے کے واسطے پھر لے لے۔

۳۴- اور اب مَیں جانتا ہُوں کہ یہ محبت جو تو بنی آدم کے لئے رکھتا ہے بھلائی ہے، اِس لئے جب تک انسانوں میں محبت نہ ہو وہ اُس جگہ کی میراث نہیں پا سکتے جو تُو نے اپنے باپ کے مکانوں میں تیار کی ہے۔

۳۵- اِس لئے مَیں اِس بات سے جو تُو نے فرمائی ہے، جان گیا ہُوں کہ ہماری کمزوریوں کے باعث اگر غیر قوموں میں محبت نہ ہُوئی تو جنہیں کہ آزمائے گا اور اُنکا توڑا اُن سے لے لے گا، ہاں وہ جو اُنہوں نے پایا ہے اور اُنہیں دے دے گا جن کے پاس کثرت سے ہے۔

۳۶- اور ایسا ہُوا کہ مَیں نے خُداند سے دعا کی کہ وہ غیر قوموں پر فضل کرے تاکہ اُن میں محبت ہو۔

۳۷- اور ایسا ہُوا کہ خُداوند نے مجھ سے کہا کہ اگر اُن میں محبت نہیں تو اِس سے تُمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو چونکہ وفادار رہا ہے، اِسلئے تیرا لباس دھو دیا جائے گا۔ اور چونکہ تُم نے اپنی کمزوری دیکھ لی ہے، تُو اتنا مضبوط کیا جائے گا کہ اُس جگہ بیٹھے گا جو مَیں نے اپنے باپ کے مکانوں میں تیار کی ہے۔

۳۸- اور اب مَیں مرونی غیر قوموں کو اُس وقت تک الوداع کہتا ہُوں، ہاں اور اپنے بھائیوں کو بھی جن سے میں محبت رکھتا ہُوں، جب تک ہم مسیح کے تخت عدالت کے سامنے نہیں ملتے، جہاں تمام لوگ جانیں گے کہ میرا لباس تُمہارے خون سے داغدار نہیں ہے۔

۳۹- اور تب تُم جانو گے کہ مَیں نے یسوع کو دیکھا ہے اور کہ اُس نے روبرو ہو کر مجھ سے کلام کیا اور کہ اُس نے اتنی سادگی اور فروتنی سے مجھے بتایا جیسے کوئی آدمی اِن باتوں کی بابت میری اپنی زبان میں دوسرے کو بتاتا ہو۔

۴۰- اور اپنی تحریر میں کمزوری کے باعث مجھے صرف چند باتیں لکھنی ہیں۔

۴۱- اور اب مَیں تمہیں کہتا ہُوں کہ اُس یسوع کی تلاش کرو، جس کی بابت نبّیوں اور رسولوں نے لکھا ہے تاکہ خُدا باپ اور خُداوند یسوع مسیح اور روح اُلقدس کا فضل جو اُن کی گواہی دیتا ہے، اور تم میں ہمیشہ بسا رہے۔ آمین۔

۱۳ باب

عیتر، یوسف کی نسل کے ذریعے امریکہ میں بننے والے نئے یروشلم کا ذکر کرتا ہے — وہ نبوّت کرتا ہے، نکال دیا جاتا ہے، یاردیوں کی تواریخ لکھتا ہے، اور یاردیوں کی تباہی کی پیشنگوئی کرتا ہے — سارے مُلک میں جنگ شروع ہو جاتی ہے۔

۱- اور اب مَیں مرونی اُن لوگوں کی تباہی کے متعلق اپنی تواریخ کا اختتام کرتا ہوں، جو مَیں اب تک لکھتا رہا ہُوں۔

۲- کیونکہ دیکھو اُنہوں نے عیتر کی تمام باتوں کو رد کر دیا، اگرچہ اُس نے انسان کی ابتدا سے لے کر سب باتیں اُنہیں حقیقتاً بتائیں اور یہ کہ اِس ملک کی سطح پر سے پانی اُترنے کے بعد یہ دوسری سرزمینوں سے چُنیدہ سرزمین بن گئی تھی، خُداوند کی چُنی ہُوئی سرزمین، اِس لئے خُداوند چاہتا ہے کہ وہ سب انسان اُسکی خدمت کریں جو اِسکی سطح پر بودوباش رکھیں۔

۳- اور کہ یہ نئے یروشلم کی جگہ ہے جو آسمان سے اُترے گا اور خُداوند کی مُقدّس عبادت گاہ۔

۴- دیکھو عیتر نے مسیح کے ایّام دیکھے اور اُس نے اُس مُلک میں نئے یروشلم کے متعلق کلام کیا۔

۵- اور اُس نے اسرائیل کے گھرانے کی بابت بھی کلام کیا اور یروشلم کی بابت بھی جہاں سے لحی نے آنا تھا — اُس کے برباد ہو جانے کے بعد اُسے پھر سے خُداوند کے لئے شہر مقدس کے طور پر تعمیر کیا جائے گا، اِسلئے نیا یروشلم یہ نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ قدیم وقت میں موجود رہا تھا، بلکہ اِسے دوبارہ تعمیر کیا جائے گا اور یہ خُداوند کا شہر مقدس بنے گا اور یہ اسرائیل کے گھرانے کیلئے تعمیر ہو گا —

۶- اور کہ اِس سرزمین پر ایک نیا یروشلم، یوسف کی نسل کے بقیہ کے لئے تعمیر ہو گا، جس کے لئے یہ چیزیں ایک نشان رہی ہیں۔

۷- کیونکہ جس طرح یوسف اپنے باپ کو مُلک مصر میں لایا بلکہ وہ وہیں مرا، اِسی طرح خُداوند، یوسف کی نسل کے بقیہ کو ملک یروشلم سے نکال لایا تاکہ وہ یوسف کی نسل پر رحم کرے تاکہ وہ ہلاک نہ ہوں، جس طرح وہ یوسف کے باپ کے لئے رحیم تھا کہ وہ ہلاک نہ ہو۔

۸- سو یوسف کے گھرانے کے بقیہ اِس سرزمین میں قائم کیے جائیں گے اور یہ اُنکی وراثت کی سرزمین ہو گی اور وہ قدیم یروشلم کی مانند خُداوند کے لئے شہر مُقدّس کی تعمیر کریں

گے اور پھر وہ اُسوقت تک اور پراگندہ نہ ہوں گے
جب تک کہ زمین کا وجود ہے۔
۹- اور ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین ہوگی اور
یہ پرانی کی مانند ہوگی، سوائے اِسکے کہ پرانی جاتی
رہی اور سب چیزیں نئی ہو جائیں گی۔
۱۰- اور تب نیا یروشلم ہوگا اور مبارک ہیں
وہ جو اِس میں قیام کرتے ہیں کیونکہ یہ وہ ہوں
گے جن کے جامے برے کے خون سے سفید کیے
گئے ہیں اور یہ وہ ہوں گے جو یوسف کی نسل کے
بقیہ میں شمار کیے گئے، جو اسرائیل کے گھرانے
کے تھے۔
۱۱- اور پھر پرانا یروشلم اور اُس کے مکین بھی
ہوں گے، مبارک ہیں وہ کیونکہ وہ برّے کے
خون سے دھوئے گئے اور یہ وہ ہیں جو پراگندہ
ہُوئے تھے اور زمین کی چاروں اطراف اور شمالی
مُلکوں سے اِکٹھے ہوئے اور اُس عہد کو پورا کرنے
میں شریک ہیں، جو خُدا نے اُن کے باپ ابراہام
سے کیا تھا۔
۱۲- اور جب یہ باتیں ہوں تو وہ نوشتہ پورا ہوگا،
جو کہتا ہے جو اوّل ہیں وہ آخر ہوں گے اور جو آخر
ہیں، وہ اوّل ہوں گے۔
۱۳- اور مَیں زیادہ لکھنے کو تھا لیکن مجھے منع کر دیا
گیا ہے، لیکن عیتر کی نبوّتیں حیرت انگیز اور عجیب
تھیں، لیکن اُنہوں نے اُسے ناچیز جانا اور اُسے
نکال دیا اور وہ دن میں خود کو چٹان کی غار میں چھپا
ئے رکھتا اور رات کو وہ اُن چیزوں کو دیکھنے کیلئے
نکل آتا جو لوگوں پر نازل ہونے کو ہوتیں۔
۱۴- اور رات کے وقت جو بربادی لوگوں پر
نازل ہُوئی، وہ اُس نے چٹان کی غار میں سے دیکھی
اور وہیں یہ باقی ماندہ تاریخ بھی لکھی۔
۱۵- اور ایسا ہُوا کہ اُسی سال جس میں لوگوں
نے اُسے اپنے درمیان سے نکالا، لوگوں میں ایک
بڑی جنگ شروع ہُوئی کیونکہ کئی اُٹھے جو کہ بڑے
سورما تھے اور اپنی بدکاری کے اُن خفیہ منصوبوں
کے ذریعے کوریعنتمر کو ہلاک کرنے کی کوشش
کرنے لگے، جن کی بابت کہا گیا ہے۔
۱۶- اور اب کوریعنتمر جو کہ خود جنگ کے تمام
فنون اور دنیا کی ہر قسم کی چالاکیوں کو جانتا تھا، اُس
نے اُنکے ساتھ جنگ کی جو اُس کی تباہی کے
خواہاں تھے۔
۱۷- لیکن اُس نے توبہ نہ کی نہ ہی اُسکے
خوبصورت بیٹے نے نہ بیٹیوں نے، نہ ہی کوحر کے
خوبصورت بیٹوں اور بیٹیوں اور نہ ہی کوحر کے
بیٹوں اور بیٹیوں نے، بس یہ کہ ساری رویِ زمین
پر خوبصورت بیٹے بیٹیوں میں سے کوئی نہ تھا جس
نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔
۱۸- سو ایسا ہُوا کہ عیتر کے چٹان کی غار میں مقیم
ہونے کے پہلے سال میں کئی لوگ اُن کی خفیہ
سازشوں کے ذریعے، سلطنت حاصل کرنے کے
لئے کوریعنتمر کے خلاف لڑتے ہُوئے تلوار سے
قتل ہُوئے۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر کے بیٹوں نے سخت
جنگ کی اور بڑا خون بہا۔
۲۰- اور دوسرے سال میں خُداوند کا کلام عیتر
پر نازل ہُوا کہ وہ جائے اور کوریعنتمر سے نبوّت
کرے کہ اگر وہ اور اُس کا سارا گھرانہ توبہ کرے تو

خُداوند اُسے یہ سلطنت بخش دے گا اور اُسکے لوگوں کو چھوڑ دے گا ــــ

۲۱- ورنہ سوائے خود اُسکے اُسکا تمام گھرانہ نیست کر دیا جائے گا۔ اور خود اُن نبوّتوں کو پورے ہوتے دیکھنے کے لئے زندہ رہے گا، جو دوسرے لوگوں کو اُنکی میراث کی سرزمین پانے کے متعلق کہی گئی ہیں اور وہ کوریعنتمر کو دفن کریں گے اور ہر جان سوائے کوریعنتمر کے ہلاک کر دی جائے گی۔

۲۲- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر نے توبہ نہ کی نہ ہی اُس کے گھرانے نے، نہ ہی اُسکے لوگوں نے اور جنگیں موقوف نہ ہُوئیں اور وہ عیتر کو ہلاک کرنے کے خواہاں تھے، لیکن وہ اُن کے سامنے سے بھاگا اور جا کر پھر چٹان کی غار میں چُھپ گیا۔

۲۳- اور ایسا ہُوا کہ شراد بھی اُٹھا اور اُس نے بھی کوریعنتمر سے جنگ کی اور اُس نے اُسے اتنا مارا کہ تیسرے سال میں اُسے اسیری میں لے آیا۔

۲۴- اور چوتھے سال میں کوریعنتمر کے بیٹوں نے شراد کو مارا اور اپنے باپ کیلئے سلطنت پھر حاصل کر لی۔

۲۵- اب مُلک کی ساری سطح پر جنگ ہونے لگی، ہر شخص اپنے دستے سمیت اُس کیلئے لڑنے لگا، جسکی وہ خواہش رکھتا تھا۔

۲۶- اور وہاں ڈاکو تھے اور غرض کہ ملک کی ساری سطح پر ہر قسم کی بدی تھی۔

۲۷- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر شراد سے بہت زیادہ خفا تھا اور وہ اپنی فوجوں کیساتھ اُسکے خلاف جنگ کرنے نکلا اور بڑے غضب میں اُنکا آمنا سامنا ہُوا اور وہ وادی جلجال میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہُوئے اور جنگ نہایت شدید ہو گئی۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ شراد اُس کے خلاف تین دن کے عرصہ تک لڑتا رہا۔ اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر نے اُسے مارا اور حسلون کے میدانوں تک اُس کا پیچھا کیا۔

۲۹- اور ایسا ہُوا کہ شراد نے اُسکے خلاف میدانوں میں جنگ کی اور دیکھو اُس نے کوریعنتمر کو مارا اور اُسے دوبارہ وادی جلجال کی طرف نکال دیا۔

۳۰- اور کوریعنتمر نے پھر وادئ جلجال میں شراد کے ساتھ جنگ کی، جس میں اُس نے شراد کو مارا اور اُسکو قتل کر دیا۔

۳۱- اور شراد نے کوریعنتمر کی ران زخمی کر دی اور وہ پھر دو سال کے عرصے تک جنگ کرنے نہ جا سکا، اِس وقت میں مُلک کی سطح پر تمام لوگ خون بہا رہے تھے اور اُنہیں روکنے والا کوئی نہ تھا۔

۱۴ باب

لوگوں کی بدی کے باعث وہ مُلک ملعون ٹھہرتا ہے ــــ کوریعنتمر، جلعاد کے خلاف پھر لِب اور پھر شِیظ کے خلاف جنگ میں مصروف ہو جاتا ہے ــــ خون اور قتل و غارت مُلک میں عام ہوتا ہے۔

۱- اور اب لوگوں کی بدی کے سبب سارے مُلک میں ایک لعنت اُتری جس میں اگر کوئی شخص اپنا اوزار یا اپنی تلوار طاق پر رکھتا یعنی جہاں بھی وہ اِسے رکھتا، دیکھو اگلی صبح وہ اُسے نہ ملتی، سو مُلک میں یہ ایک بڑی لعنت تھی۔

۲- سو ہر شخص اپنی چیزوں کو اپنے ہاتھوں سے تھامے رکھتا اور نہ تو وہ کسی سے اُدھار لیتا نہ ہی اُدھار دیتا اور ہر آدمی اپنی جائیداد اور اپنی جان اور اپنی بیویوں اور بچّوں کے دفاع کیلئے اپنی تلوار کا دستہ اپنے دہنے ہاتھ ہی میں رکھتا۔

۳- اور اب دو سالوں کے عرصے کے بعد اور شراد کی موت کے بعد دیکھو، شراد کا بھائی اُٹھا اور اُس نے کوریعنتمر سے جنگ کی، جس میں کوریعنتمر نے اُسے مارا اور آکیش کے بیابان تک اُسکا پیچھا کیا۔

۴- اور ایسا ہُوا کہ شراد کے بھائی نے آکیش کے بیابان میں اُس سے جنگ کی اور بڑی شدید جنگ ہوئی اور تلوار سے کئی ہزار ہلاک ہُوئے۔

۵- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر نے بیابان کو گھیر لیا اور شراد کا بھائی رات کو بیابان سے نکلا اور کوریعنتمر کی فوج کے ایک حصے کو جب وہ نشے میں تھے، قتل کر دیا۔

٦- اور وہ موروِن کے مُلک میں گیا اور کوریعنتمر کے تخت پر جا بیٹھا۔

۷- اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر نے اپنی فوجوں کے ساتھ بیابان میں دو سال کے عرصے تک قیام کیا، جس سے اُس کی فوج کو بڑی قوت ملی۔

۸- اب شراد کا بھائی جس کا نام جلعاد تھا، اُس کی فوج کو بھی خفیہ سازشوں کے سبب بڑی قوت ملی۔

۹- اور ایسا ہُوا کہ جب وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اُسکے کاہن اعلیٰ نے اُسے قتل کر دیا۔

۱۰- اور ایسا ہُوا کہ ایک خفیہ سازش کرنیوالے نے اُسے ایک خفیہ راستے پر قتل کر دیا اور خود سلطنت حاصل کر لی اور اُس کا نام لِب تھا اور لِب اُن تمام لوگوں میں سب سے قد آور شخص تھا۔

۱۱- اور ایسا ہُوا کہ لِب کے پہلے سال میں کوریعنتمر موروِن کے مُلک میں آیا اور لِب کے ساتھ جنگ کی۔

۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُس نے لِب سے جنگ کی۔ جس میں لِب نے اُسکا بازو کاٹ کر زخمی کر دیا، اِسکے باوجود کوریعنتمر کی فوج نے لِب پر دباؤ بڑھایا کہ وہ ساحل سمندر کی سرحدوں کی طرف بھاگ نکلا۔

۱۳- اور ایسا ہُوا کہ کریعنتمر نے اُسکا پیچھا کیا اور لِب نے ساحل سمندر پر اُسکے ساتھ جنگ کی۔

۱۴- اور ایسا ہُوا کہ لِب نے کوریعنتمر کی فوج کو مارا کہ وہ آکیش کے بیابان میں بھاگ گئے۔

۱۵- اور ایسا ہُوا کہ لِب نے اُسکے آگوش کے میدانوں میں آنے تک اُسکا پیچھا کیا۔ اور کوریعنتمر جب لِب کے سامنے سے فرار ہُوا وہ اپنے ساتھ تمام لوگوں کو لے کر ملک کے اُس حصّے میں فرار ہُوا۔

۱٦- اور آگوش کے میدانوں میں آنے کے بعد اُس نے لِب کے ساتھ لڑائی کی اور اُس کیہلاک ہونے تک اُسے مارتا رہا، لیکن لِب کا بھائی اُسکی جگہ کوریعنتمر کے خلاف آیا اور جنگ شدید ہو گئی، جس میں کوریعنتمر پھر لِب کے بھائی کی فوج کے سامنے سے فرار ہُوا۔

۱۷- اب، لِب کے بھائی کا نام شِظ تھا اور ایسا ہُوا کہ شِظ نے کوریعنتمر کا پیچھا کیا اور اُس

نے کئی شہروں کو نیست ونابود کیا اور اُس نے عورتوں اور بچّوں کو قتل کیا اور اُس نے شہروں کو آگ لگا دی۔
۱۸- اور اُس سارے مُلک میں شِظ کا خوف پھیل گیا، ہاں سارے مُلک میں ایک شور بلند ہُوا —— شِظ کی فوج کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟ دیکھو وہ اپنے سامنے سے زمین کو نیست کر دیتا ہے۔
۱۹- اور ایسا ہُوا کہ ملک کی ساری سطح کے لوگ غول کے غول ہو کر فوج میں اِکٹھے ہونے لگے۔
۲۰- اور وہ تقسیم تھے اور اُنکا ایک حصہ بھاگ کر شِظ کی فوج میں چلا گیا اور اُن کا ایک حصہ کوریعنتمر کی فوج میں بھاگ کر چلا گیا۔
۲۱- اور جنگ نہایت شدید اور طویل تھی اور خون ریزی اور قتل و غارت کا منظر اتنا طویل رہا کہ مُلک کی ساری سطح مردہ جسموں سے ڈھک گئی۔
۲۲- اور جنگ اتنی زیادہ اور شدید تھی کہ مردوں کو دفنانے کے لئے کوئی نہ بچا، بلکہ وہ دونوں مردوں عورتوں اور بچّوں کے جسموں کو زمین کی سطح پر کیڑوں کی خوراک ہونے کیلئے چھوڑنے کے واسطے آگے بڑھ چڑھ کر خون ہی خون بہاتے رہے۔
۲۳- اور اُنکی بد بو ملک کی سطح بلکہ سارے مُلک کی سطح پر پھیل گئی، سو لوگ اُسکی بدبو کے سبب دن اور رات بڑی تکلیف میں رہے۔
۲۴- لیکن شِظ نے کوریعنتمر کا پیچھا کرنا نہ چھوڑا، کیونکہ اُس نے کوریعنتمر سے اپنے اُس بھائی کے خون کا بدلہ لینے کی قسم کھائی تھی، جو قتل ہو گیا تھا اور اِسلئے بھی کہ خُداوند کا کلام عیتر پر نازل ہُوا تھا کہ کوریعنتمر تلوار سے ہلاک نہ ہو گا۔
۲۵- اور یوں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند نے اپنے قہر شدید میں اُنہیں سزا دی اور اُنکی بدی اور مکروہات نے اُنکی ابدی ہلاکت کے لئے راہ تیار کر دی تھی۔
۲۶- اور ایسا ہُوا کہ شِظ نے مشرق کی طرف ساحل سمندر کے قریب سرحدوں تک کوریعنتمر کا پیچھا کیا اور وہاں اُس نے تین دن کے عرصے تک شِظ کے ساتھ جنگ کی۔
۲۷- اور شِظ کی فوجوں میں اتنی ہولناک تباہی ہُوئی کہ لوگ خوفزدہ ہونے لگے اور کوریعنتمر کی فوجوں کے سامنے سے بھاگنے لگے اور کوریحور کے ملک کی طرف بھاگ گئے اور اپنی راہ میں آنے والے اُن تمام باشندوں کو ہلاک کر دیتے جو اُنکے ساتھ شامل نہ ہوتے۔
۲۸- اور اُنہوں نے وادی کوریحور میں خیمے لگائے اور کوریعنتمر نے اپنے خیمے شر کی وادی میں لگائے۔ اب وادی شر کوہ کمنار کے قریب تھی، سو کوریعنتمر نے اپنی فوجوں کو کوہ کمنار پر اِکٹھا کیا اور شِظ کی فوجوں کو دعوت جنگ کیلئے نرسنگا پھونکا۔
۲۹- اور ایسا ہُوا کہ وہ آئے اور پھر پسپا کر دیے گئے اور وہ دوسری مرتبہ آئے اور دوسری مرتبہ پھر پسپا ہُوئے۔ اور ایسا ہُوا کہ وہ تیسری مرتبہ آئے اور جنگ نہایت شدید ہو گئی۔
۳۰- اور ایسا ہُوا کہ شِظ نے کوریعنتمر کو ایسے مارا کہ اُس نے اُسے بہت گہرے زخم لگائے اور

کوریعنتمر بہت زیادہ خون بہہ جانے سے بیہوش ہو گیا اور لے جایا گیا تو وہ مردوں کی مانند تھا۔

۳۱-اب دونوں طرف سے مردوں، عورتوں اور بچّوں کا نقصان بہت زیادہ ہُوا کہ شِظ نے اپنے لوگوں کو حُکم دیا کہ وہ کوریعنتمر کی فوجوں کا پیچھا نہ کریں، سو وہ اپنے پڑاؤ میں لوٹ گئے۔

۱۵ باب

لاکھوں، یاردی جنگ میں قتل کر دیئے جاتے ہیں — شِظ اور کوریعنتمر اپنے سب لوگوں کو جان لیوا لڑائی کے لئے اِکٹھا کرتے ہیں — خُداوند کا روح اُن کے ساتھ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے — یاردی قوم بالکل فنا ہو جاتی ہے — صرف کوریعنتمر باقی بچتا ہے۔

۱-اور ایسا ہُوا کہ جب کوریعنتمر کے زخم بھر گئے تو وہ عیتر کی وہ باتیں یاد کرنے لگا، جو اُس نے اُسے کہی تھیں۔

۲-اُس نے دیکھا کہ اُس کے قریباً بیس لاکھ آدمی پہلے ہی تلوار سے قتل کیے جا چکے تھے اور وہ اپنے دل میں افسوس کرنے لگا، ہاں بیس لاکھ زبردست سُورما اور اُن کی بیویاں اور اُنکے بچّے بھی قتل ہو چکے تھے۔

۳-وہ اُس برائی سے توبہ کرنے لگا جو اُس نے کی تھی، وہ اُن باتوں کو یاد کرنے لگا جو تمام نبیّوں کی زبانی کہی گئی تھیں اور اُس نے اب تک اُنہیں ہر طرح سے پورا ہوتے دیکھ لیا تھا اور اُسکی جان غمزدہ تھی اور تسلی نہ پاتی تھی۔

۴-اور ایسا ہُوا کہ اُس نے شِظ کو اِس خواہش کے لئے ایک خط لکھا کہ وہ لوگوں کو چھوڑ دے اور وہ لوگوں کی زندگیوں کی خاطر سلطنت چھوڑ دے گا۔

۵-اور ایسا ہُوا کہ جب شِظ کو اُس کا خط ملا تو اُس نے کوریعنتمر کو ایک خط لکھا کہ اگر وہ خود کو اُسکے حوالے کرے تاکہ وہ خود اُسے اپنی تلوار سے قتل کرے، تو وہ لوگوں کی جان بخشی کر دے گا۔

۶-اور ایسا ہُوا کہ لوگوں نے اپنی بدی سے توبہ نہ کی اور کوریعنتمر کے لوگ شِظ کے لوگوں کے خلاف غصّے میں مشتعل ہُوئے اور شِظ کے لوگ کوریعنتمر کے لوگوں کے خلاف غصّے میں مشتعل ہُوئے، سو شِظ کے لوگوں نے کوریعنتمر کے لوگوں سے جنگ کی۔

۷-اور جب کوریعنتمر نے دیکھا کہ وہ گرنے کو ہے تو وہ شِظ کے لوگوں کے سامنے سے دوبارہ بھاگ نکلا۔

۸-اور ایسا ہُوا کہ وہ رپلیعنکم کے پانیوں کے پاس آیا جس کے معنی بڑا یعنی سب سے بڑھ کر ہے۔ سو جب وہ اِن پانیوں کے پاس آئے تو اُنہوں نے اپنے خیمے لگائے اور شِظ نے بھی اپنے خیمے اُن کے نزدیک لگائے اور اگلی صبح وہ جنگ کرنے آئے۔

۹-اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے نہایت شدید جنگ لڑی جس میں کوریعنتمر پھر زخمی ہو گیا اور وہ خون ضائع ہونے سے بے ہوش ہو گیا۔

۱۰-اور ایسا ہُوا کہ کوریعنتمر کی فوجوں نے شِظ کی فوجوں پر دباؤ ڈالا تاکہ اُنہیں ماریں تاکہ اُنہیں اپنے سامنے سے بھگا دیں اور وہ جنوب کی طرف

بھاگ گے اور اپنے خیمے اُس جگہ لگائے جو عوجات کہلاتی تھی۔
۱۱- اور ایسا ہُوا کہ کورِیعنتمر کی فوج نے کوہ رامعہ کے پاس اپنے خیمے لگائے اور یہ وہی پہاڑ تھا، جہاں میرے باپ نے خُداوند کی حفاظت میں وہ تواریخ چھپائی تھی جو کہ مُقدّس تھی۔
۱۲- اور ایسا ہُوا کہ اُنہوں نے مُلک کی ساری سطح پر سے عیتر کے سوا تمام لوگوں کو اِکٹھا کیا جو قتل نہ ہُوئے تھے۔
۱۳-اور ایسا ہُوا کہ عیتر نے لوگوں کے سب کام دیکھے اور اُس نے دیکھا کہ جو کورِیعنتمر کے طرفدار تھے، وہ لوگ کورِیعنتمر کی فوج سے جا ملے اور جو لوگ شِظ کے طرفدار تھے، وہ شِظ کی فوج سے جا ملے۔
۱۴-سو وہ چار سالوں کے عرصے تک لوگوں کو اِکٹھا کرتے رہے تاکہ وہ اُن سب کو ساتھ ملا لیں جو مُلک میں رہتے تھے اور تاکہ وہ ساری ممکنہ قوت حاصل کر لیں جو وہ حاصل کر سکتے تھے۔
۱۵-اور ایسا ہُوا کہ جب وہ سب اِکٹھے ہُوئے اور ہر ایک اُس فوج کیساتھ جو اُسے پسند تھی، اپنی بیویوں اور اپنے بچّوں سمیت —— مردوں اور عورتوں دونوں اور بچّوں کے ساتھ جنگی ہتھیاروں، ڈھالوں اور سینہ بندوں اور خود سے مسلح اور جنگی طریق میں ملبوس ہو کر —— اُنہوں نے ایک دوسرے سے جنگ کرنے کے لئے پیش قدمی کی اور وہ دن بھر لڑتے رہے اور فتح یاب نہ ہُوئے۔
۱۶- اور ایسا ہُوا کہ جب رات ہُوئی تو وہ تھکے ہُوئے تھے اور اپنے پڑاؤ کو لوٹے اور اپنے پڑاؤ کو لوٹنے کے بعد وہ اپنے لوگوں کی ہلاکت پر ماتم اور نوحہ کرنے لگے اور اُنکی آہیں، اُن کا ماتم اور نوحہ کرنا اتنا زیادہ شدید تھا کہ اُنہوں نے فضا کو بری طرح چیر ڈالا۔
۱۷- اور ایسا ہُوا کہ اگلی صبح وہ پھر جنگ کرنے نکلے اور وہ دن مہیب اور ہولناک تھا، لیکن وہ فتح یاب نہ ہُوئے اور جب دوبارہ رات ہُوئی تو اُنہوں نے اپنے لوگوں کی ہلاکت پر پھر ماتم اور اپنے نوحے سے فضا کو چیرا۔
۱۸- اور ایسا ہُوا کہ کورِیعنتمر نے پھر اِس خواہش کے ساتھ شِظ کو ایک خط لکھا کہ وہ اب جنگ کے لئے نہ آئے، بلکہ یہ کہ وہ سلطنت لے لے اور لوگوں کی زندگیاں بخش دے۔
۱۹- لیکن دیکھو خُداوند کا روح اب اُن کے ساتھ کام نہ کرتا تھا اور لوگوں کے دلوں پر شیطان کا پورا غلبہ تھا کیونکہ اُنکے دلوں کی سختی اور عقلوں کے اندھے پن کے باعث چھوڑ دیا گیا تھا تاکہ وہ فنا ہوں، سو وہ پھر جنگ کرنے نکلے۔
۲۰- اور ایسا ہُوا کہ وہ دن بھر لڑتے رہے اور جب رات ہُوئی تو اپنی تلواروں پر سو گئے۔
۲۱- اور اگلی صبح وہ پھر رات تک لڑتے رہے۔
۲۲- اور جب رات ہُوئی تو وہ غصے میں بدحواس ہُوئے جیسے ایک آدمی مے سے متوالا ہو اور وہ پھر اپنی تلواروں پر سو گئے۔
۲۳- اور اگلی صبح وہ پھر لڑنے نکلے اور جب رات ہُوئی تو سوائے کورِیعنتمر کے باون لوگوں اور شِظ کے اُنہتر لوگوں کے وہ سب تلوار سے گرا دیئے گئے۔

۲۴- اور ایسا ہُوا کہ وہ اُس رات تلواروں پر سوئے اور اگلی صبح وہ پھر لڑنے نکلے اور وہ اپنی تلواروں اور اپنی ڈھالوں کے ساتھ، اُس سارا دن اپنے سارے زور میں لڑے۔

۲۵-اور جب رات ہوئی تو شِظ کے بتیس لوگ تھے اور کوریعنتمر کے ستائیس لوگ تھے۔

۲۶-اور ایسا ہوا کہ اُنہوں نے کھایا اور سوگئے اور اگلی صبح مرنے کی تیاری کرلی اور وہ آدمیوں کی قوت کے مقابلے میں بڑے زبردست اور زور آور تھے۔

۲۷-اور ایسا ہُوا کہ وہ تین گھنٹوں کے عرصے تک لڑتے رہے اور خون ضائع ہونے کے باعث وہ بے ہوش ہوگئے۔

۲۸- اور ایسا ہُوا کہ جب کوریعنتمر کے آدمیوں کو تھوڑی سی قوت ملی کہ وہ چل سکیں، اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے کو تھے، لیکن دیکھو شِظ اور اُسکے آدمی بھی اُٹھے اور اُس نے اپنے غضب میں قسم کھائی کہ وہ کوریعنتمر کو قتل کرے گا یا پھر خود تلوار سے ہلاک ہو جائے گا۔

۲۹- سو اُس نے اُن کا پیچھا کیا اور اگلی صبح اُس نے اُنہیں جالیا اور وہ پھر تلوار سے لڑے۔ اور ایسا ہُوا کہ جب وہ سب سوائے کوریعنتمر اور شِظ کے تلوار سے مارے گئے تو دیکھو شِظ خون ضائع ہونے کے باعث بے ہوش ہوگیا۔

۳۰- اور ایسا ہوا کہ کوریعنتمر نے تھوڑے آرام کی غرض سے تلوار کا سہارا لیا پھر اُس نے شِظ کا سر کاٹ ڈالا۔

۳۱-اور ایسا ہوا کہ جب وہ شِظ کا سر کاٹ چکا تو شِظ نے اپنے ہاتھ اُوپر کیے اور گر پڑا اور اِسکے بعد وہ سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے مر گیا۔

۳۲-اور ایسا ہوا کہ کوریعنتمر گرا اور اِس طرح ہو گیا گویا اُس میں جان نہ ہو۔

۳۳-اور خُداوند عیتر سے ہمکلام ہُوا اور اُس سے فرمایا، آگے بڑھ۔ اور وہ آگے بڑھا اور دیکھا کہ خُداوند کا کلام پورا ہو چکا تھا اور اُس نے اپنی تاریخ مکمل کی (اور اُسکا سواں حصہ بھی میں نے نہیں لکھا) اور اُس نے اِسے اِس طرح سے چھپایا کہ یہ لمحی کے لوگوں کو مل گئی۔

۳۴- اب آخری باتیں جو عیتر نے لکھیں یہ ہیں، خواہ یہ خُداوند کی مرضی ہو کہ تبدیل ہو جاؤں یا جسمانی ہوتے ہُوئے خُداوند کی مرضی پوری کروں، یہ کوئی معاملہ نہیں اگر ایسا ہو کہ مَیں خُدا کی بادشاہی میں بچا لیا جاؤں۔ آمین۔

مرونی کی کتاب

ا باب

مرونی لامنوں کے فائدے کیلئے لکھتا ہے —— اُن نفیوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے جو مسیح کا انکار نہیں کرتے۔ قریباً ۴۰۱- ۴۲۱ ب م۔

۱-اب مَیں مرونی یارد کے لوگوں کے احوال خلاصہ لکھنے کے بعد، میرا خیال تھا مزید کچھ نہ لکھوں لیکن ابھی میں ہلاک نہیں ہوا، اور مَیں نہیں چاہتا کہ لامنوں کو میرے بارے علم ہو مبادا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیں۔

۲- کیونکہ دیکھو اُن کی آپس کی جنگیں نہایت
شدید ہیں اور اپنی نفرت کے سبب وہ ہر اُس نیفی
کو جو مسیح کا انکار نہ کرے گا، ہلاک کر دیتے ہیں۔
۳- اور مَیں مرونی، مسیح کا انکار نہیں کرونگا، پس
مَیں اپنی جان کی حفاظت کے لیے، جہاں ہو سکتا
ہے، میں مارا مارا پھرتا ہوں۔
۴- پس اُسکے برعکس جو مَیں نے سوچا تھا،
مَیں مزید چند باتیں لکھتا ہوں، کیونکہ مَیں نے
مزید کچھ نہ لکھنے کا سوچا تھا، لیکن مَیں مزید چند
باتیں لکھتا ہوں کہ شاید وہ میرے لامن بھائیوں
کیلیئے مستقبل میں کسی روز خُداوند کی مرضی کے
مطابق سوُدمند ہوں۔

۲ باب

یسوع نے بارہ نیفی شاگردوں کو روح اُلقدس کی نعمت عطا کرنے کا اختیار بخشا۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- مسیح کی باتیں جو اُس نے اپنے بارہ
شاگردوں سے کہیں جنہیں اُس نے اُن پر ہاتھ
رکھ کر چنا ——
۲- اور اُس نے باری باری اُن کا نام لے کر
اُنہیں کہا، تُم میرے نام میں ساری طاقت کے
ساتھ باپ سے دعا کرنا اور جب تُم ایسا کر چکو تو
تب تُمھیں قوت حاصل ہو گی کہ جس پر تُم اپنے
ہاتھ رکھو گے، تُم روح اُلقدس دے سکو گے اور تُم
اِسے میرے نام پر دینا، کیونکہ میرے رسول ایسا
ہی کرتے ہیں۔
۳- اب مسیح نے اُن سے یہ باتیں اپنے پہلے
ظہور پر کہیں اور ہجوم نے اُنہیں نہ سنا، لیکن
شاگردوں نے یہ سنیں اور جتنوں پر اُنہوں نے
اپنے ہاتھ رکھے اُن پر روح اُلقدس نازل ہُوا۔

۳ باب

ایلڈر ہاتھ رکھ کر کاہنوں اور اُستادوں کو مقرر کرتے ہیں۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- رسولوں کا جو کلیسیا کے ایلڈر کہلاتے تھے،
کاہن اور اُستاد مقرر کرنے کا طریقہ ——
۲- مسیح کے نام میں باپ سے دعا کر چکنے کے
بعد وہ اپنے ہاتھ اُن پر رکھتے اور کہتے۔
۳- مَیں تُمھیں یسوع مسیح کے نام میں کاہن
ہونے کے لئے مقرر کرتا ہوں (یا اگر اُسے اُستاد
مقرر کرنا ہے، میں تُمھیں اُستاد ہونے کے لئے
مقرر کرتا ہوں) کہ تُم اُسکے نام میں آخر تک
ایمان کی برداشت کے ساتھ یسوع مسیح کے وسیلے
توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی کرو۔ آمین۔
۴- اور اُنہوں نے اِس طریقے سے آدمیوں کو
خُدا کی بلاہٹوں اور نعمتوں کے مطابق کاہن اور
اُستاد ہونے کے لئے مقرر کیا اور اُنہوں نے اُنکو
روح اُلقدس کی اُس قوت کے وسیلے مقرر کیا، جو
اُن میں تھی۔

۴ باب

بیان کیا گیا ہے کہ ایلڈر اور کاہن عشائے ربانی پر کس طرح برکت دیا کریں۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- کلیسیا کیلیئے اُن کے ایلڈر اور کاہنوں کا مسیح کے
بدن اور خون پر برکت دینے کا طریقہ یہ تھا اور وہ
اِس پر مسیح کے حُکم کے مطابق برکت دیتے تھے،

اِسلئے ہم جانتے ہیں کہ یہ طریقہ درست ہے اور ایلڈریا کاہن اِس پر برکت دیتے تھے ـــ
۲-اور وہ کلیسیا کے ساتھ گھٹنے ٹیکتے اور مسیح کے نام میں باپ سے یہ کہہ کر دعا کرتے۔
۳-اے خُدا، ابدی باپ، ہم تیرے بیٹے، یسوع مسیح کے نام میں تجھ سے مانگتے ہیں، اِس روٹی پر برکت بخش اور اِسے پاک کر اُن تمام جانوں کے لئے جو اِس میں شریک ہوں، کہ وہ تیرے بیٹے کے بدن کی یاد میں کھائیں، اور وہ تیرے گواہ ٹھہریں، اے خُدا، ابدی باپ کہ وہ خوشی سے تیرے بیٹے کا نام اپنے پر لیں اور اسے ہمیشہ یاد رکھیں اور اُس کے حُکموں کو مانیں جو اُس نے اُنہیں دیئے ہیں، تاکہ اُس کا روح ہمیشہ اُن کے ساتھ ہو۔ آمین۔

۵ باب

عشائے ربانی کی مے پر برکت دینے کی دعا بتائی گئی ہے۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- مے پر اِس طریقہ سے برکت دی جاتی تھی ـــ دیکھو وہ پیالہ لیتے اور کہتے۔
۲-اے خُدا، ابدی باپ، ہم تیرے بیٹے، یسوع مسیح کے نام میں تجھ سے مانگتے ہیں، اِس مے پر برکت بخش اور اِسے پاک کر اُن تمام جانوں کیلئے جو اِس میں سے پیئیں، تاکہ وہ اِسے تیرے بیٹے کے خون کی یادگاری میں ایسا ہی کیا کریں، جو اُن کے لئے بہایا گیا، کہ وہ تیرے گواہ ٹھریں، اے خُدا، ابدی باپ، کہ وہ ہمیشہ اُسے یاد رکھیں، تاکہ اُس کا روح ہمیشہ اُن کے ساتھ ہو۔ آمین۔

۶ باب

توبہ کرنے والے افراد کو بپتسمہ دیا جاتا اور رفاقت مہیا کی جاتی ہے ـــ کلیسیا کے جو ارکان توبہ کرتے ہیں معافی پاتے ہیں ـــ عبادتوں کا انتظام روح کے اِختیار میں کیا جاتا ہے۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱-اور اب مَیں بپتسمہ کے بارے میں کلام کرتا ہُوں۔ دیکھو ایلڈر، کاہنوں اور اُستادوں نے بپتسمہ لیا اور اُنہوں نے بپتسمہ اُس وقت تک نہ لیا جب تک وہ ایسا پھل نہ لائے جو اُنہیں اُس کے لائق بناتا۔
۲- نہ ہی اُنہوں نے ایسوں کا بپتسمے کے لئے استقبال کیا، جو شکستہ دل اور پشیمان روح کے ساتھ اُن کے پاس آئے ہوں اور کلیسیا میں گواہی دی ہو کہ اُنہوں نے اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کی ہے۔
۳- اور سوائے اُن کے کسی نے بپتسمہ نہ لیا جو مسیح کا نام اپنے پر لے کر آخر تک اُس کی خدمت کا مصمم ارادہ کیے ہوئے تھے۔
۴- اور اُنکے بپتسمہ پا لینے اور روح اُلقدس سے پر اثر اور پاک ہونے کے بعد اُنکو مسیح کی کلیسیا کے لوگوں میں شمار کر لیا جاتا اور اُن کے نام لکھ لیے جاتے تاکہ اُنہیں سیدھی راہ پر رکھنے اور صرف مسیح پر جو کہ اُن کے ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے، توکل کر کے مسلسل دعا کرنے میں جگائے رکھنے کے لئے اُنہیں یاد رکھا جائے اور خُدا کے عمدہ کلام سے پرورش کی جائے۔
۵- اور کلیسیا روزے اور دعا اور اپنی جانوں کی

بھلائی کے لئے ایک دوسرے سے کلام کرنے کے لیے اکثر اکٹھی ہوتی۔

۶-اور وہ اکثر خُداوند یسوع کی یادگاری میں روٹی اور مے کی شراکت کے لیے اکٹھے ہوتے۔

۷-اور وہ سختی سے اِس بات پر عمل کرتے تھے کہ اُنکے درمیان کوئی بدی نہ ہو، اگر کوئی بدی کرتا تو بزرگوں کے سامنے کلیسیا کے تین گواہ اُنہیں قصوروار ٹھہراتے اور اگر وہ توبہ نہ کرتے اور اعتراف نہ کرتے تو اُن کے نام مٹا دیئے جاتے اور اُنہیں مسیح کے لوگوں میں شمار نہ کیا جاتا۔

۸- بلکہ جتنی بار وہ صدق دل سے توبہ کرتے اور معافی مانگتے اُنہیں معاف کر دیا جاتا۔

۹- اور روح کی ہدایت اور روح اُلقدس کی رہنمائی سے کلیسیا میں اُنکی عبادتوں کا انتظام کیا جاتا کیونکہ جسطرح بھی روح اُلقدس اُن کی رہنمائی کرتا، آیا کہ وہ منادی کریں یا نصیحت کریں یا دعا کریں یا مناجات پیش کریں یا گائیں اور وہ اُسی طرح کرتے۔

۷ باب

خُداوند کے آرام میں داخل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے — صدق دل سے دعا کرو — مسیح کا روح انسان کو نیکی و بدی مَیں پہچان کرنے کے قابل بناتا ہے — شیطان انسان کو مسیح کے انکار اور برائی کرنے پر اُکساتا ہے — انبیاء مسیح کی آمد کی بابت بتاتے ہیں — ایمان کے وسیلے معجزے واقع ہوتے اور فرشتے خدمت کرتے ہیں — انسانوں کو ابدی زندگی کی اُمید اور محبت کا دامن تھامے رکھو۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- اور اب مَیں مرونی، اپنے باپ مورمن کی کچھ باتیں لکھتا ہُوں، جو اُس نے ایمان اُمید اور محبت کی بابت کہیں کیونکہ جب وہ لوگوں کے عبادتخانہ میں جو انہوں نے عبادت کیلیے بنائے تعلیم دیتا تو اسطرح کلام کیا کرتا تھا۔

۲-اور اب میرے پیارے بھائیو، مَیں مورمن تُم سے کلام کرتا ہُوں اور یہ خُدا باپ کے فضل اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح اور اُسکی پاک مرضی کے وسیلے میرے لئے اُسکی بلاہٹ کی نعمت کے باعث کہ مجھے اِس وقت تُم سے کلام کرنے کی اجازت ملی ہے۔

۳- پس مَیں تُم سے جو کلام کرنا چاہتا ہوں تُم جو کلیسیا کے ہو، تم جو کہ مسیح کے پُرامن پیروکار ہو کہ اتنی اُمید حاصل کر چکے ہو، جس سے تُم خُداوند کے آرام میں داخل ہو سکو، اِس وقت سے لے کر اُس وقت تک جب تُم اُسکے ساتھ سکونت کرو گے۔

۴-اور اب میرے بھائیو مَیں تُمھاری یہ باتیں، تُمہارے بنی آدم کے ساتھ پُرامن چال چلن کے باعث پرکھتا ہوں۔

۵- کیونکہ مجھے خُدا کا کلام یاد ہے جو کہتا ہے کہ تم اُن کے کاموں سے اُنہیں پہچانو گے کیونکہ اگر اُن کے کام نیک ہیں تو وہ بھی نیک ہیں۔

۶- کیونکہ دیکھو خُدا نے فرمایا کہ ایک آدمی بُرا ہوتے ہوئے اچھا کام نہیں کر سکتا، کیونکہ اگر وہ کسی کو تحفہ دے یا خُدا سے دعا کرے تو ماسوائے اِسکے کہ وہ یہ صدق دِل سے کرے، اُسکے لئے بے فائدہ ہے۔

۷- کیونکہ دیکھو اُسکے لئے یہ راستبازی میں شمار نہیں کیا گیا۔
۸- کیونکہ دیکھو ایک آدمی بُرا ہوتے ہوئے اگر کوئی تحفہ دے تو وہ بے دلی سے ایسا کرتا ہے، پس اُسکے لئے یہ ایسے ہی گِنا جائے گا جیسے اُس نے تحفہ دیا ہی نہیں، سو وہ خُدا کے سامنے بُرا شمار ہو گا۔
۹- اور اسی طرح یہ آدمی کے لئے بُرا شمار ہو گا، اگر وہ دُعا کرے مگر دل کے صدق دل سے نہیں، ہاں اور اُسے اِس سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ خُدا ایسوں کو قبول نہیں کرتا۔
۱۰- پس ایک آدمی بُرا ہوتے ہوئے اچھا کام نہیں کر سکتا، نہ ہی وہ اچھا تحفہ دے گا۔
۱۱- کیونکہ دیکھو کڑوا چشمہ میٹھا پانی نہیں دے سکتا نہ ہی میٹھا چشمہ کڑوا پانی دے سکتا ہے، پس ایک آدمی جو ابلیس کا غلام ہوتے ہوئے، مسیح کی پیروی نہیں کر سکتا اور اگر وہ مسیح کی پیروی کرتا ہے تو ابلیس کا غلام نہیں ہو سکتا۔
۱۲- اِسلئے وہ تمام چیزیں جو اچھی ہیں خُدا کی طرف سے آتی ہیں اور جو بُری ہیں ابلیس کی طرف سے آتی ہیں، کیونکہ ابلیس خُدا کا دشمن ہے اور مسلسل اُس کے خلاف لڑتا ہے اور گناہ کے لیے بہکاتا ہے اور بُرا کام کرنے کی مسلسل دعوت دیتا ہے۔
۱۳- لیکن دیکھو جو خُدا کی طرف سے ہے، مسلسل نیک کام کرنے کی دعوت دیتا اور راغب کرتا ہے، پس ہر وہ بات جو نیکی کرنے اور خُدا سے محبت رکھنے اور اُسکی خدمت کرنے کے لئے مدعو اور راغب کرتی ہے، خُدا کے الہام سے ہے۔
۱۴- پس میرے پیارے بھائیو، خبردار رہو، کہ تم عدالت نہ کرو، جو بُرا ہے خُدا کا ہو گا، یا کہ جو اچھا ہے خُدا سے ہے ابلیس کا ہو گا۔
۱۵- کیونکہ میرے بھائیو دیکھو، تُمہیں یہ بخشا گیا ہے کہ نیکی اور بدی میں پہچان کر سکو اور اُس کی پہچان کا طریقہ اتنا سادہ ہے جیسے کہ تُم دن کے اُجالے اور رات کی تیرگی میں کامل یقین کیساتھ فرق جان لیتے ہو۔
۱۶- کیونکہ دیکھو ہر آدمی کو مسیح کا روح بخشا گیا ہے تاکہ وہ نیکی اور بدی میں پہچان کر سکے، سو میں تُمہیں پہچان کا طریقہ بتاتا ہوں کیونکہ ہر وہ چیز جو نیکی کرنے کی دعوت دے اور مسیح پر ایمان لانے پر راغب کرے، مسیح کی قدرت اور نعمت کے وسیلے بھیجی جاتی ہے، پس تُم کامل فہم کے ساتھ جان لینا کہ یہ خُدا کی طرف سے ہے۔
۱۷- لیکن جو چیز آدمی کو برائی کرنے اور مسیح پر ایمان نہ لانے اور اُس کا انکار کرنے اور خُدا کی خدمت نہ کرنے پر راغب کرے، تُم کامل فہم کے ساتھ جان لینا کہ یہ ابلیس کی طرف سے ہے، کیونکہ ابلیس اِسی طرح سے کام کرتا ہے، اِسلئے کہ وہ کسی آدمی کو بھی نیکی کرنے کی طرف راغب نہیں کرتا، کسی ایک کو بھی نہیں، نہ ہی اُس کے فرشتے ایسا کرتے ہیں، نہ ہی وہ جنہوں نے اپنے آپ کو اُسکے تابع کر رکھا ہے۔
۱۸- اور اب میرے بھائیو یہ دیکھتے ہوئے کہ تُم اِس نور سے واقف ہو جس سے کہ تُم پہچان کرو گے وہ نور جو کہ مسیح کا نور ہے، خیال رہے کہ تُم

ناروا فیصلہ نہ کرو کیونکہ جس فیصلے سے تُم انصاف کرو گے، تُمہارا انصاف بھی اُسی سے ہو گا۔

۱۹-اِسلئے بھائیو مَیں تُم سے منت کرتا ہوں کہ تُم جانفشانی سے مسیح کے نور میں تلاش کرو تاکہ نیکی اور بدی میں پہچان کر سکو اور اگر تُم ہر اچھی چیز کو تھامے رکھو اور اُسکو ملامت نہ کرو تو تُم یقیناً مسیح کے فرزند بنو گے۔

۲۰-اور اب میرے پیارے بھائیو یہ کیسے ممکن ہو گا کہ تُم ہر اچھی چیز سے لپٹے رہو؟

۲۱-اور اب مَیں اُس ایمان کی طرف آتا ہوں، جسکے متعلق میں نے کہا تھا کہ مَیں کلام کروں گا اور میں تُمہیں وہ طریقہ بتاؤں گا جس سے تُم ہر اچھی چیز کو تھامے رکھ سکتے ہو۔

۲۲-کیونکہ دیکھو خُدا ہمیشہ لیکر سے ہمیشہ تک کی سب چیزیں جانتا ہے، دیکھو اُس نے بنی آدم کی خدمت کیلئے فرشتوں کو بھیجا کہ وہ مسیح کی آمد کے متعلق ظاہر کریں اور ہر اچھی چیز مسیح کے وسیلے آتی ہے۔

۲۳-اور خُدا نے بھی اپنی زبانی نبیّوں کے سامنے اعلان کیا کہ مسیح آئے گا۔

۲۴-اور دیکھو اُس نے کئی طرح سے بنی آدم پر اُن باتوں کو ظاہر کیا جو اچھی تھیں اور وہ سب باتیں جو اچھی ہیں، مسیح سے آتی ہیں، ورنہ آدمی گرا رہتا اور کوئی اچھی چیز اُنہیں نہ ملتی۔

۲۵-اِسلئے فرشتوں کی خدمت اور خُدا کے منہ سے نکلنے والے ہر ایک لفظ کے وسیلے آدمی مسیح پر ایمان لانے لگا اور یوں ایمان کے وسیلے اُنہوں نے ہر اچھی چیز کو تھامے رکھا اور مسیح کے آنے تک ایسا ہی رہا۔

۲۶-اور اُسکی آمد کے بعد بھی انسان اُسکے نام پر ایمان کے سبب ہی بچائے گئے اور ایمان کے وسیلے وہ خُدا کے فرزند بنتے ہیں۔ اور جیسے کہ مسیح یقیناً زندہ ہے، اُس نے ہمارے باپ دادا سے کلام کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں، تُم میرے نام میں باپ سے جو چیز مانگو گے جو واجب ہو، اِس ایمان کے ساتھ یقین رکھتے ہوئے کہ تُم پاؤ گے، دیکھو تُمہارے لئے ویسا ہی ہو گا۔

۲۷-سو میرے پیارے بھائیو، کیا معجزے اِس لئے موقوف ہوگئے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا اور خُدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا ہے، باپ سے رحم کے حقوق کا دعویٰ کرنے کیلیے، جو اُس نے بنی آدم پر کئے ہیں۔

۲۸-کیونکہ اُس نے شریعت کے تقاضوں کو پورا کر دیا اور وہ سب جو اُس پر ایمان لاتے، وہ اُن پر دعویٰ رکھتا ہے اور وہ جو اُس پر ایمان لاتے ہیں ہر اچھی چیز کو تھامے رکھیں گے، پس وہ بنی آدم کے لئے وکالت کرتا ہے اور وہ ابد سے افلاک پر مقیم ہے۔

۲۹-اور میرے پیارے بھائیو کیا اُس کے ایسا کرنے سے معجزے موقوف ہوگئے ہیں؟ دیکھو میں تُم سے کہتا ہوں نہیں، نہ ہی فرشتوں نے بنی آدم کی خدمت کرنا چھوڑ دی ہے۔

۳۰-کیونکہ دیکھو اُن پر اپنے آپ کو ظاہر کرنے سے، جو مضبوط ایمان اور نیکی کی ہر شکل میں مضبُوط ذہن ہیں، اُسکے کلام کے حُکم مطابق وہ خدمت کے لئے اُسکے تابع ہیں۔

۳۱-اور اُن کی خدمت کا عہدہ آدمیوں کو توبہ کے لئے لانااور باپ کے عہد کے کام کرنااور پورا کرنا ہے جو اُس نے بنی آدم کے درمیان راہ تیار کرنے کے لئے، مسیح کے کلام کا خُداوند کے چنے لوگوں میں اعلان کر کے تاکہ وہ اُسکی گواہی دیں، بنی آدم کے ساتھ کیا ہے۔

۳۲-اور ایسا کر کے خُداوند خُدا نے راہ تیار کی تاکہ باقی آدمی مسیح پر ایمان لائیں تاکہ روح اُلقدس اپنی قدرت کے مطابق اُنکے دلوں میں جگہ پائے اور اِس طرح باپ اُن عہود کو پورا کرتا ہے جو اُس نے بنی آدم سے کیے۔

۳۳-اور مسیح فرمایا کہ اگر تُم مجھ پر ایمان لاؤ تو وہ کچھ کرنے کی جو میری نظر میں پسندیدہ ہے، تُمھیں قدرت حاصل ہو گی۔

۳۴-اور وہ فرماتا ہے کہ زمین کی تمام انتہاؤ تُم توبہ کرو اور میرے پاس آؤ اور میرے نام میں بپتسمہ لو اور مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تُم نجات پاؤ۔

۳۵-اور اب میرے پیارے بھائیو اگر معاملہ یوں ہے کہ یہ باتیں جو مَیں نے کہی ہیں، سچ ہیں اور یوم آخر کو قدرت اور جلال کے ساتھ خُدا تُم پر ظاہر کردے گا کہ یہ سچی ہیں اور اگر یہ سچ ہیں تو کیا معجزوں کا ہونا موقوف ہو گیا ہے؟

۳۶-یا کیا فرشتے بنی آدم پر ظاہر نہیں ہوتے؟ یا کہ اُس نے روح اُلقدس کی قوت سے اُنہیں محروم رکھا ہوا ہے؟ یا پھر وہ اُس وقت تک جب تک یہ زمانہ ہے یا زمین کا وجود باقی ہے یا اِسکی سطح پر آخری آدمی کے بچائے جانے تک، کیا وہ ایسا کرے گا؟

۳۷-دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہوں نہیں بلکہ اِس کا سبب ایمان ہے کہ معجزے ہوتے ہیں اور اِسکا سبب ایمان ہے کہ فرشتے ظاہر ہوتے اور آدمیوں کی خدمت کرتے ہیں، سو اگر یہ چیزیں موقوف ہو گئی ہیں تو بنی آدم پر افسوس کیونکہ اِس کا سبب بے اعتقادی ہے اور یہ سب عبث ہے۔

۳۸-کیونکہ مسیح کے کلام کے مطابق کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا، سوائے اِس کے کہ وہ اُس کے نام پر ایمان لائیں، پس اگر یہ باتیں موقوف ہو گئی ہیں تو پھر ایمان بھی موقوف ہو چکا ہے اور انسان ہولناک حالت میں ہے، کیونکہ اُنکی حالت ایسی ہے گویا مخلصی ہے ہی نہیں۔

۳۹-لیکن میرے پیارے بھائیو دیکھو مَیں تُمھارے بارے میں بہتر رائے رکھتا ہوں، کیونکہ میری رائے میں تُم اپنی فروتنی کے باعث مسیح پر ایمان لائے ہو کیونکہ اگر تُم اُس پر ایمان نہیں لاتے تو پھر تُم اُسکی کلیسیا کے لوگوں کے ساتھ شمار کیے جانے کے لائق نہیں۔

۴۰-اور پھر میرے پیارے بھائیو، مَیں اب اُمید کے متعلق تُم سے کلام کروں گا۔ یہ کیسے ہو کہ تُم بغیر اُمید رکھے ایمان پاؤ؟

۴۱-اور یہ کیا ہے جس کی تُمھیں اُمید رکھنا ہے؟ دیکھو میں تُم سے کہتا ہوں کہ ابدی زندگی کے واسطے جی اُٹھنے کے لئے تُمھیں مسیح کے کفارہ اور اُسکی قیامت کی قدرت کے وسیلے اُمید حاصل ہو گی اور یہ وعدہ کے مطابق تُمھارے اُس پر ایمان کی بدولت ہے۔

۴۲-سو اگر کوئی آدمی ایمان لاتا ہے تو اُسے یقیناً

اُمید بھی ہونی چاہیے کیونکہ ایمان کے بغیر اُمید نہیں ہے۔

۴۳- اور دیکھو مَیں تُم سے پھر کہتا ہوں کہ وہ ایمان اور اُمید حاصل نہیں کرسکتا سوائے اُس کے کہ وہ حلیم اور فروتن ہو جائے۔

۴۴- اگر ایسا ہے تو اُس کا ایمان اور اُمید بے فائدہ ہے کیونکہ خُدا کے سامنے حلیم اور دل کے فروتن کے سوا کوئی بھی قابل قبول نہیں اور اگرچہ آدمی حلیم اور دل کا فروتن بھی ہو اور روح اُلقدس کی قدرت سے اقرار بھی کرے کہ یسوع ہی مسیح ہے تو لازم ہے کہ اُس میں محبت ہو، کیونکہ اگر اِس میں محبت نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں، پس لازم ہے کہ اُس میں محبت ہو۔

۴۵- اور محبت صابر ہے اور مہربان اور حسد نہیں کرتی اور شیخی نہیں مارتی، اپنی بہتری نہیں چاہتی، جلدی غصّے میں نہیں آتی، برائی کا نہیں سوچتی اور بدی سے خوش نہیں ہوتی، بلکہ سچائی میں شادمان ہوتی ہے، سب کچھ سہہ لیتی ہے، سب کچھ یقین کرلیتی ہے، سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے، سب باتیں برداشت کرتی ہے۔

۴۶- پس میرے پیارے بھائیو، اگر تُم میں محبت نہیں تو تُم کچھ بھی نہیں، کیونکہ محبت کو کبھی زوال نہیں۔ اِسلئے محبت کا دامن تھامے رکھو جو اِن سب سے افضل ہے کیونکہ تمام چیزیں یقیناً جاتی رہیں گی ——

۴۷- بلکہ محبت مسیح کا خالص پیار ہے اور یہ ہمیشہ تک برداشت کرتی ہے اور یومِ آخر جس میں یہ ہو گی اُسکے لئے بہتر ہو گا۔

۴۸- پس میرے پیارے بھائیو، دل کی ساری طاقت کے ساتھ باپ سے دعا کرو تاکہ تُم اُس کی محبت سے بھر جاؤ جو اُس نے اُن سب کو عطا کی ہے، جو اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے سچے پیروکار ہیں تاکہ تُم خُدا کے فرزند بن سکو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہم اُسکی مانند ہوں، کیونکہ ہم اُسکو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے تاکہ ہم یہ اُمید پائیں تاکہ ہم پاک ہوں، جس طرح وہ پاک ہے۔ آمین۔

---

۸ باب

چھوٹے بچّوں کا بپتسمہ ایک مکروہ برائی ہے —— چھوٹے بچے مسیح کے کفارہ کے سبب زندہ ہیں —— ایمان، توبہ، حلیمی اور دل کی فروتنی اور روح اُلقدس کا پانا اور آخر تک برداشت کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ قریباً ۴۰۱- ۴۲۱ ب م۔

۱- میرے باپ مورمن کا مجھ مرونی کو لکھا گیا خط، اور یہ خدمت کے لئے میری بلاہٹ کے فوراً بعد مجھے لکھا گیا۔ اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے اُس نے مجھے یوں لکھا۔

۲- میرے پیارے بیٹے مرونی، میں نہایت شادمان ہوں کہ تُمہارا خُداوند یسوع مسیح تُمہاری طرف متوجہ ہے اور اُس نے تُمہیں اپنی خدمت کے لئے اور اپنے مقدّس کام کے لئے چنا ہے۔

۳- خُدا باپ سے اُس کے مقدّس فرزند یسوع کے نام میں، میں نے مسلسل دُعا میں ہمیشہ تُمہیں یاد رکھا ہے کہ وہ اپنی بے انتہا نیکی اور فضل کے وسیلے آخر تک اپنے نام میں ایمان کی برداشت کے وسیلے تُمہیں محفوظ رکھے۔

۴- اور اب میرے بیٹے میں اُس بات کے متعلق کلام کرتا ہوں، جس نے مجھے نہایت ملول کیا ہے، میں اِسلئے ملول ہوا کہ تُم میں جھگڑے برپا ہوتے ہیں۔

۵- کیونکہ اگر یہ سچ ہے جو مَیں نے جانا کہ تُمھارے درمیان چھوٹے بچّوں کے بپتسمہ کے بارے میں تکرار رہی ہے۔

۶- اور اب میرے بیٹے میری خواہش ہے کہ تُم جانفشانی سے محنت کرو تاکہ تُم میں اب یہ بڑی غلطی دہرائی نہ جائے کیونکہ اِسی ارادہ سے مَیں نے یہ خط لکھا ہے۔

۷- کیونکہ تُمھاری بابت اِن باتوں کا علم ہونے کے فوراً بعد مَیں نے خُداوند سے اِس معاملہ کی بابت دریافت کیا۔ اور خُداوند کا کلام روح اُلقدس کی قدرت سے یہ کہتا ہُوا مجھ سے ہمکلام ہُوا۔

۸- اپنے مسیح، اپنے مخلصی دینے والے، اپنے خُداوند اور اپنے خُدا کا کلام سنو۔ دیکھو میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں، تندرست کو طبیب درکار نہیں، بلکہ اُنہیں جو بیمار ہیں، چونکہ چھوٹے بچے تندرست ہیں اور وہ گناہ کرنے کے قابل ہی نہیں، اِسلئے آدم پر کی گئی لعنت میرے وسیلے اُن پر سے دور کی گئی ہے تاکہ اُن پر اُسکا اختیار نہ رہے اور ختنہ کا قانون مجھ میں پورا ہُوا ہے۔

۹- اور یوں روح اُلقدس نے مجھ پر خُدا کے کلام کو ظاہر کیا، اِسلئے میرے پیارے بیٹے مَیں جانتا ہوں کہ یہ خُدا کو شدید ٹھٹھوں میں اُڑانے والی بات ہے کہ تُم چھوٹے بچوں کو بپتسمہ دو۔

۱۰- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ تُم یہ بات سکھانا—— کہ توبہ اور بپتسمہ اُن کے لئے ہے جو جوابدہ اور گناہ کرنے کے قابل ہوں، ہاں والدین کو یہ سکھانا کہ وہ لازماً توبہ کریں اور بپتسمہ لیں اور اپنے چھوٹے بچّوں کی مانند حلیم بنیں اور وہ اپنے چھوٹے بچّوں کے ساتھ نجات پائیں گے۔

۱۱- اور اِن کے چھوٹے بچّوں کو نہ توبہ، نہ ہی بپتسمہ کی ضرورت ہے۔ دیکھو بپتسمہ، توبہ کے لیے، احکام کی تکمیل کیلیے، گناہوں کی معافی پانے کیلیئے ہے۔

۱۲- لیکن چھوٹے بچے بنائے عالم ہی سے مسیح میں زندہ ہیں، اگر ایسا نہیں تو خُدا پھر طرفدار خُدا اور تبدیل ہونے والا خُدا ہوا اور آدمیوں کا طرفدار، کیونکہ کتنے چھوٹے بچے بغیر بپتسمہ کے مر گئے ہیں!

۱۳- سو اگر چھوٹے بچے بغیر بپتسمہ کے نہیں بچائے جا سکتے تو پھر یقیناً یہ سب ہمیشہ کے جہنم میں جا چکے ہیں۔

۱۴- دیکھو مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو یہ سمجھتا ہے کہ چھوٹے بچّوں کو بپتسمہ کی ضرورت ہے وہ پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بند میں گرفتار ہے، کیونکہ اُس میں نہ ہی ایمان، نہ اُمید، نہ محبت ہے، پس جو یہ خیال کرے گا، کاٹ ڈالا جائے گا وہ یقیناً جہنم میں جائے گا۔

۱۵- کیونکہ یہ خیال کرنا ایک ہولناک بدی ہے کہ خُدا ایک بچے کو تو بپتسمہ کے سبب بچا لیتا ہے اور دوسرا اِسلئے ہلاک ہوتا ہے کہ اُس نے بپتسمہ نہیں لیا۔

۱۶- اُن پر افسوس جو خُداوند کی راہوں کو اِس طرح بگاڑتے ہیں، کیونکہ وہ ہلاک ہوں گے، سوائے اِسکے کہ توبہ کریں۔ دیکھو مَیں خُدا سے اختیار پا کر دلیری کے ساتھ تُم سے کہتا ہُوں اور ڈرتا نہیں کہ آدمی کیا کریں گے، کیونکہ کامل محبت سارا خوف دور کر دیتی ہے۔

۱۷- اور مَیں محبت سے معمور ہوں جو کہ دائمی پیار ہے، اِس لئے میرے نزدیک سب بچے یکساں ہیں، پس مَیں چھوٹے بچّوں کو کامل خلوص کیساتھ پیار کرتا ہوں اور وہ سب یکساں اور نجات میں شریک ہیں۔

۱۸- کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ خُدا طرفدار خُدا نہیں، نہ ہی تبدیل ہونے والی ہستی ہے بلکہ وہ ازل سے ابد تک لاتبدیل ہے۔

۱۹- چھوٹے بچے توبہ نہیں کر سکتے، اِسلئے اُن پر خُدا کے پاکیزہ رحم سے انکار کرنا ہولناک بدی ہے، کیونکہ وہ سب اُس کے رحم کے وسیلے، اِس میں زندہ ہیں۔

۲۰- اور وہ جو کہتا ہے کہ چھوٹے بچّوں کو بپتسمہ کی ضرورت ہے، مسیح کے رحم سے انکار کرتا ہے اور اُس کے کفّارہ کو اور اُس کی مخلصی کی قدرت کو ناچیز جانتا ہے۔

۲۱- ایسوں پر افسوس کیونکہ وہ موت، جہنم اور نہ ختم ہونے والے عذاب کے خطرے میں ہیں۔ مَیں دلیری کیساتھ یہ کلام کرتا ہوں، خُدا نے مجھے حُکم دیا ہے۔ سنو اور غور کرو ورنہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے یہ تُمہارے خلاف گواہ ہوں گے۔

۲۲- کیونکہ دیکھو کہ تمام بچے مسیح میں زندہ ہیں اور وہ سب بھی جو شریعت کے بغیر ہیں۔ کیونکہ نجات کی قدرت اُن سب کے لئے ہے جو شریعت کے بغیر، پس وہ جو ملعون نہیں یا جو کوئی لعنت کے ماتحت نہیں توبہ نہیں کر سکتا اور ایسوں کو بپتسمہ سے کچھ حاصل نہیں ——

۲۳- لیکن مسیح کے رحم اور اُس کے پاک روح کی قدرت کا انکار کرنا اور مردہ کاموں پر ایمان رکھنا خُدا کے سامنے ٹھٹھا کرنا ہے۔

۲۴- میرے بیٹے دیکھ ایسی بات نہیں ہونی چاہیے کیونکہ توبہ ایسوں کیلئے ہے جو لعنت کے ماتحت ہیں اور شریعت کی حُکم عدولی کی لعنت کے ماتحت ہیں۔

۲۵- اور بپتسمہ توبہ کے پہلے پھلوں میں سے ہے اور بپتسمہ ایمان کے وسیلے خُدا کے حُکموں کو پورا کرنے کے واسطے ہے اور حُکموں کو پورا کرنے سے گناہوں کی معافی حاصل ہوتی ہے۔

۲۶- اور گناہوں کی معافی حلیمی اور دل کی فروتنی لاتی ہے اور حلیمی اور دل کی فروتنی کی بدولت روح اُلقدس کا نزول ہوتا ہے، وہ مددگار جو اُمید اور کامل محبت سے بھر دیتا ہے، وہ محبت جو جانفشانی کیساتھ دعا کرنے ہی سے برداشت کرتی ہے، جب تک کہ آخرت نہیں آجاتی، جب تمام مقدسین خُدا کے ساتھ سکونت کریں گے۔

۲۷- میرے بیٹے دیکھ مَیں تُمہیں دوبارہ لکھوں گا، اگر مَیں جلد لامنوں کے خلاف نہ نکلا۔ دیکھ اِس قوم یعنی نفیوں کے لوگوں کے غرور نے اُنکی بربادی پر مہر کر دی ہے، سوائے اِسکے کہ یہ توبہ کریں۔

۲۸- میرے بیٹے اِن کے لئے دعا کر تاکہ یہ توبہ کریں، لیکن دیکھ مَیں ڈرتا ہوں مبادا کہ روح اُن کے ساتھ کام کرنا چھوڑ چکا ہو۔ اور ملک کے اِس حصہ میں وہ ساری قدرت اور اختیار کو گرانے کے خواہاں ہیں، جو خُدا کی طرف سے آتا ہے اور روح اُلقدس کا بھی انکار کرتے ہیں۔

۲۹- اور میرے بیٹے اور اتنا حیرت انگیز علم رد کر دینے کے بعد ہمارے منجی کے کلام کے ساتھ ساتھ اُن نبوّتوں کے پورا ہونے کے لئے جو نبیوّں کی زبانی کی گئیں، وہ یقیناً جلد ہلاک ہونے کو ہیں۔

۳۰- میرے بیٹے جب تک میں تُمہیں دوبارہ نہیں لکھوں گا یا دوبارہ نہیں ملوں گا الوداع۔ آمین۔

مورمن کا اپنے بیٹے مرونی کو دوسرا خط۔

۹ باب پر مُشتمل۔

---

۹ باب

نفیوں اور لامنوں کا بدکار ہونا اور بگڑ جانا — وہ ایک دوسرے پر تشدد کرتے اور قتل کرتے ہیں — مورمن دعا کرتا ہے کہ مرونی کو ہمیشہ فضل اور اطمینان حاصل رہے۔ قریباً ۴۰۱-۴۲۱ ب م۔

۱- میرے پیارے بیٹے مَیں تُمہیں پھر لکھتا ہوں تاکہ تُم جان لو کہ میں ابھی زندہ ہوں، لیکن میں قدرے اُن باتوں کے بارے میں لکھتا ہوں، جو رنجیدہ کرنے والی ہیں۔

۲- کیونکہ دیکھ میری لامنوں سے ایک شدید جنگ ہوئی جس میں ہم فتح یاب نہیں ہوئے اور ارخینتس اور لِرم اور عیمرون بھی تلوار سے گرا دیئے گئے ہیں اور ہاں ہم اپنے زبردست آدمیوں کی ایک بڑی تعداد کھو چکے ہیں۔

۳- اور اب میرے بیٹے دیکھ مَیں فکر مند ہوں مبادا کہ لامنی اِن لوگوں کو تباہ کر دیں کیونکہ وہ توبہ نہیں کرتے اور شیطان اُنہیں ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنے پر مسلسل اُکساتا ہے۔

۴- دیکھ مَیں مسلسل اُن کے ساتھ کوشاں ہوں اور جب مَیں سختی کے ساتھ خُدا کا کلام سناتا ہوں تو وہ کانپتے ہیں اور مجھ سے خفا ہوتے ہیں اور اگر مَیں سختی کے ساتھ کلام نہیں کرتا، تب بھی وہ اپنے دلوں کو اُسکے خلاف سخت کر لیتے ہیں، اِسلئے مَیں فکر مند ہوں مبادا کہ خُداوند کے روح نے اُن کے ساتھ کام کرنا چھوڑ رکھا ہو۔

۵- کیونکہ اُن کا غصہ بڑا شدید ہے، ایسا لگتا تھا کہ جیسے اُنہیں موت کا خوف نہ ہو اور ایک دوسرے سے اُن کی محبت ختم ہو چکی ہے اور وہ خون کے پیاسے اور مسلسل انتقام سے بھرے رہتے ہیں۔

۶- اور اب میرے پیارے بیٹے اُنکی سختی کے باوجود آؤ ہم جانفشانی سے محنت کریں، کیونکہ اگر ہم نے محنت ترک کر دی تو ہم ملعون ٹھہرائے جائیں گے، کیونکہ جب تک ہم مٹی کے مقدس میں ہیں، ہمیں محنت کرنی ہے تاکہ ہم ساری راستبازی کے دشمن پر فتح پائیں اور ہماری جانیں خُدا کی بادشاہی میں سکونت کریں۔

۷- اور اب مَیں اِن لوگوں کی مصیبتوں کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں۔ کیونکہ دیکھ وہ کچھ جو مجھے

عیمرون سے معلوم ہوا، اُسکے مطابق لامنوں نے بہتیروں کو قید کر لیا اور اُن میں وہ مرد اور عورتیں اور بچے بھی تھے، جنہیں اُنہوں نے شیر ظاہ کے برج سے پکڑا۔

۸- اور اُن عورتوں کے شوہر اور بچوں کے باپ اُنہوں نے قتل کر دیئے اور اُنہوں نے عورتوں کو اُن کے شوہروں کا گوشت کھلایا اور بچوں کو اُن کے والدوں کا گوشت کھلایا اور پینے کے لئے وہ اُنہیں بہت تھوڑا پانی دیتے۔

۹- اور لامنوں کے اتنے زیادہ مکروہ کام کے باوجود موریعنتم میں ہمارے لوگوں سے یہ بڑھ کر نہیں۔ کیونکہ دیکھ اُنہوں نے لامنوں کی بہت ساری بیٹیوں کو قیدی بنا لیا ہے اور اُنہیں اُس چیز سے محروم کر کے جو اُنہیں سب چیزوں سے زیادہ عزیز اور قیمتی تھی، یہ اُنکی پاکدامنی اور پاکیزگی تھی ——

۱۰- اور یہ کچھ کرنے کے بعد اُنہوں نے اُن کے جسموں کو تشدد کر کے نہایت ظالمانہ طریقے سے قتل کر دیا اور یہ کچھ کرنے کے بعد، اپنے دلوں کی سختی کے باعث وحشی درندوں کی طرح اُنکا گوشت نوچا اور یہ سب کچھ اُنہوں نے اپنی بہادری دکھانے کے لئے کیا۔

۱۱- اے میرے پیارے بیٹے یہ کیسے لوگ ہیں جن کی کوئی تہذیب نہ ہو ——

۱۲- (جبکہ صرف چند ہی سال پہلے وہ مہذب اور دلکش لوگ تھے)

۱۳- لیکن اے میرے بیٹے لوگ کیونکر مکروہ کام کر کے خوش ہوتے ہیں ——

۱۴- ہم کیسے توقع رکھیں کہ خُداوند اپنے ہاتھ کو ہمیں سزا دینے سے باز رکھے گا؟

۱۵- دیکھ میرا دل روتا ہے، اِن لوگوں پر افسوس۔ اے خُدا سزا دینے آ اور اُن کے گناہ اور بدیاں اور مکروہ کام اپنے چہرے کے سامنے سے چھپا لے۔

۱۶- اور پھر میرے بیٹے بہت ساری بیوائیں اور اُنکی بیٹیاں جو ابھی شیر ظاہ میں ہیں اور اناج کے ذخیرے کا وہ حصہ جو لامنی لے کر نہ گئے، دیکھ وہ ضینیفی کی فوج لے گئی اور اُنہیں خوراک کی تلاش میں مارا مارا پھرنے کیلئے چھوڑ گئی اور بہت ساری بوڑھی عورتیں راستے میں بیہوش ہو گئیں اور مر گئیں۔

۱۷- اور فوج جو میرے ساتھ ہے کمزور ہے اور میرے اور شیر ظاہ کے درمیان لامنوں کی فوجیں ہیں اور جتنے بھاگ کر ہارون کی فوج میں گئے، اُن کے خوفناک تشدد کا شکار ہوئے۔

۱۸- آہ میرے لوگوں کی بدی، وہ آوارہ ہیں اور اُن میں کوئی رحم نہیں۔ دیکھ مَیں فقط ایک آدمی ہی ہوں اور مجھ میں صرف ایک ہی آدمی جتنی طاقت ہے اور مَیں اپنے حُکموں کو لاگو نہیں کرا سکتا۔

۱۹- اور اپنی گمراہی میں بہت آگے نکل گئے ہیں اور وہ تمام ایک جیسے ظالم ہیں، نہ ہی بوڑھے کو نہ جوان کو اور اور وہ اچھی بات کے علاوہ ہر بات میں خوش ہوتے ہیں اور ہماری عورتوں اور بچوں کی مصیبتیں اِس ملک کی سرزمین پر ہر چیز سے زیادہ بڑھ چکی ہیں، ہاں زبان کہنے سے قاصر ہے نہ ہی اِسے لکھا جا سکتا ہے۔

۲۰-اور اب میرے بیٹے میں اِس ہولناک منظر میں زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ دیکھ تو اِن لوگوں کی بدکاری جانتا ہے تو جانتا ہے کہ وہ بے اصول اور بے حس مردہ ہیں اور اُن کی بدکاری لامنوں سے بڑھ کر ہے۔

۲۱-دیکھ میرے بیٹے، میں خُدا کے حضور اُن کی سفارش نہیں کر سکتا مبادا کہ وہ مجھے ہلاک کرے۔

۲۲-لیکن میرے بیٹے دیکھ مَیں خُدا سے تُمہاری سفارش کرتا ہُوں اور مَیں مسیح پر بھروسہ کرتا ہُوں کہ تُم نجات پاؤ گے، اور مَیں خُدا سے دُعا کرتا ہُوں کہ وہ اُسکے لوگوں کے اُسکی طرف لوٹنے یا اُنکی مکمل تباہی دیکھنے کے لئے تجھے محفوظ رکھے، کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ وہ یقیناً ہلاک ہوں گے، سوائے اِس کے کہ یہ توبہ کریں اور اُسکی طرف رجوع لائیں۔

۲۳-اور اگر وہ ہلاک ہوتے ہیں تو یاردیوں کی مانند ہو گا کیونکہ اُنکے دل بھی دانستہ خون بہانے اور انتقام لینے کے خواہاں تھے۔

۲۴-اور اگر ایسا ہو کہ وہ ہلاک ہوں، ہم جانتے ہیں کہ ہمارے کئی بھائی ہمیں چھوڑ کر لامنوں سے جا ملے ہیں اور کئی اور بھی ہمیں چھوڑ کر اُن سے جا ملیں گے، سو اگر مَیں ہلاک ہو جاؤں اور تو بچ رہے تو کچھ اور باتیں بھی لکھ لینا، لیکن مجھے یقین ہے مَیں تُم سے جلد ملوں گا، کیونکہ میرے پاس مُقدّس تواریخ ہے جو مجھے تُمہارے حوالے کرنی ہے۔

۲۵-میرے بیٹے مسیح کے وفادار رہنا اور میری باتیں جو مَیں نے لکھی ہیں، تُمہیں پریشان کر کے موت تک نہ لے جائیں بلکہ مسیح تُمہیں اقبامند کرے اور اُسکے دکھ اور موت اور ہمارے باپ دادا پر اُسکا اپنے بدن کو ظاہر کرنا اور اُس کا رحم اور تحمل اور اُسکے جلال اور ابدی زندگی کی اُمید ہمیشہ تُمہارے دل میں رہے۔

۲۶-اور خُدا باپ کا فضل، جسکا تخت آسمانوں میں بلند ہے اور ہمارا خُداوند یسوع مسیح، جو اُسکی قدرت کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے جب تک کہ تمام چیزیں اُسکے تابع نہیں ہو جاتیں، تُمہارے ساتھ ہو اور ہمیشہ تُمہارے ساتھ رہے۔ آمین۔

۱۰ باب

مورمن کی کتاب کی گواہی رُوح اُلقدس کی قدرت کے وسیلے حاصل ہوتی ہے — روح کی نعمتیں ایمانداروں کو عطا کی جاتی ہیں — روحانی نعمتیں ہمیشہ ایمان کے وسیلے حاصل ہوتی ہیں — مرونی کا کلام خاک میں سے بولتا ہے — مسیح کی طرف رجوع لاؤ اُس میں کامل بنو اور اپنی روحوں کو پاک کرو۔ قریباً ۴۲۱ ب م۔

۱-اور اب مَیں مرونی کچھ وہ باتیں لکھتا ہُوں، جو میری نظر میں اچھی ہیں اور مَیں اپنے لامنی بھائیوں کو لکھتا ہُوں اور مَیں چاہتا ہُوں کہ وہ جانیں کہ مسیح کی آمد کا نشان ظاہر ہُوا، اب تک چار سو بیس سال گزر چکے ہیں۔

۲-اور تُمہیں بعض باتوں کی تاکید کرنے کے بعد میں اِس تواریخ کو سر بمہر کر دوں گا۔

۳-دیکھو مَیں تُمہیں تاکید کرتا ہُوں کہ جب تُم اِن چیزوں کو پڑھو اور اگر اِس میں خُدا کی حکمت ہو کہ تُم اِنہیں پڑھو تاکہ تُم یاد رکھو کہ خُداوند آدم کی تخلیق سے لے کر اُس وقت تک جب تُم اِن چیزوں کو پاؤ، بنی آدم پر کتنا رحیم ہے اور اپنے دلوں میں اِس پر غور کرو۔

۴-اور جب تُم یہ چیزیں پاؤ مَیں تُمہیں تاکید کرتا ہُوں کہ تُم مسیح کے نام مَیں خدا ابدی باپ سے دعا کرنا کہ آیا یہ چیزیں سچّ نہیں ہیں اور اگر تُم سچّے دل اور نیک نیّتی سے مسیح پر ایمان رکھ کر دُعا کرو تو وہ اِس کی سچّائی رُوح اُلقدس کی قدرت سے تُم پر ظاہر کرے گا۔

۵- اور رُوح اُلقدس کی قدرت سے تُم تمام چیزوں کی سچّائی جان لو گے۔

۶-اور جو چیز بھی اچھی ہے، راست اور سچّ ہے، اِسلئے کوئی بھی اچھی چیز مسیح کا انکار نہیں بلکہ اقرار کرتی ہے کہ وہ ہے۔

۷- اور تُم روح اُلقدس کی قدرت کے وسیلے جان سکتے ہو کہ وہ ہے، پس مَیں تُمہیں تاکید کرتا ہُوں کہ تُم خُدا کی قدرت کا انکار نہ کرنا کیونکہ وہ بنی آدم کے ایمان کے موافق آج اور کل اور ہمیشہ تک اِسی طرح قدرت کے ساتھ کام کرتا ہے۔

۸- اور میرے بھائیو، مَیں دوبارہ تُمہیں تاکید کرتا ہُوں کہ خُدا کی نعمتوں کا انکار نہ کرنا کیونکہ وہ بہت ہیں اور وہ ایک خُدا سے ہیں۔ اور مختلف طرح سے یہ نعمتیں عطا کی جاتی ہیں، لیکن خُدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا کام کرتا ہے اور یہ خُدا کے رُوح کے ظہور کے ذریعے آدمیوں کو اُنہیں فائدہ پہنچانے کے لئے دی جاتی ہیں۔

۹- کیونکہ دیکھو کسی کو خُدا کے رُوح کے وسیلے یہ بخشا گیا کہ وہ حکمت کا کلام سکھائیں۔

۱۰-اور کسی کو کہ وہ اُسی رُوح کے ذریعے علم کا کلام سکھائے۔

۱۱-اور کسی کو مضبوط ایمان اور کسی کو اُسی رُوح کے وسیلے شفا دینے کی نعمتیں۔

۱۲- اور پھر کسی کو کہ وہ بڑے بڑے معجزے کرے۔

۱۳- اور پھر کسی کو کہ وہ تمام چیزوں کی بابت نبوّت کرے۔

۱۴-اور پھر کسی کو فرشتوں کو دیکھنے اور روحوں کی خدمت کی۔

۱۵-اور پھر کسی کو ہر قسم کی زبانوں کی۔

۱۶-اور پھر کسی کو زبانوں کے ترجمے اور کسی کو طرح طرح کی زبانوں کی۔

۱۷-اور یہ سب نعمتیں مسیح کے روح کے وسیلے حاصل ہُوئی ہیں اور یہ ہر آدمی کو اُسکی خواہش کے مطابق فرداً فرداً حاصل ہوتی ہیں۔

۱۸-اور میرے پیارے بھائیو، مَیں تُمہیں تاکید کرتا ہُوں کہ تُم یاد رکھو کہ ہر اچھی نعمت مسیح کی طرف سے آتی ہے۔

۱۹- اور مَیں تُمہیں تاکید کرتا ہُوں، میرے پیارے بھائیو کہ تُم یاد رکھو کہ وہ کل، آج اور ہمیشہ تک یکساں ہے اور یہ سب نعمتیں جن کا میں نے کہا ہے، جو کہ روحانی ہیں، ماسوائے بنی آدم کی بے اعتقادی کے اُس وقت تک جاتی نہ رہیں گی جب تک دنیا قائم ہے۔

۲۰-اِسلئے ایمان لازم ہے اور اگر ایمان ہے تو یقیناً اُمید بھی ہے اور اگر اُمید ہے تو یقیناً محبت بھی ہو گی۔

۲۱-اور سوائے اِسکے کہ تُم میں محبت ہو، تُم کسی طور بھی خُدا کی بادشاہی میں نہیں بچائے جا سکتے

اگر تُم میں ایمان نہیں، نہ ہی تُم خُدا کی بادشاہی میں بچائے جا سکو گے، اگر تُم میں اُمید نہیں۔

۲۲- اور اگر تُمہیں اُمید نہیں تو تُمہیں لازماً مایوسی ہو گی اور مایوسی بدی کے باعث آتی ہے۔

۲۳- اور مسیح نے تُمہارے باپ دادا سے سچ کہا تھا، اگر تُم میں ایمان ہو تو تُم وہ سب کام کر سکتے ہو جو میرے نزدیک واجب ہیں۔

۲۴- اور اب مَیں زمین کی ساری انتہاؤں سے کہتا ہوں ـــــ کہ اگر ایسا دن آئے کہ تُمہارے درمیان سے خُدا کی قدرت اور نعمتیں اُٹھالی جائیں تو یہ تُمہاری بے اعتقادی کے سبب ہو گا۔

۲۵- اور اگر ایسا معاملہ ہو تو بنی آدم پر افسوس کیونکہ تُمہارے درمیان کوئی نہیں جو نیکی کرے، نہیں ایک بھی نہیں۔ کیونکہ اگر تُمہارے درمیان ایک بھی نیکی کرنے والا ہوا تو وہ خُدا کی قدرت اور نعمتوں کے وسیلے کام کرے گا۔

۲۶- اور اُن پر افسوس جو اِن چیزوں کو چھوڑ دیں گے اور مر جائیں گے، کیونکہ وہ اپنے گناہوں میں مرتے ہیں اور وہ خُدا کی بادشاہی میں بچائے نہیں جا سکتے اور مَیں یہ باتیں مسیح کے کلام کے مطابق کرتا ہوں اور جھوٹ نہیں کہتا۔

۲۷- اور مَیں تُمہیں اِن باتوں کو یاد رکھنے کی تاکید کرتا ہوں کیونکہ وقت جلد آتا ہے، تُم جانو گے کہ مَیں جھوٹ نہیں کہتا کیونکہ تُم خُدا کے تخت عدالت کے سامنے مجھے دیکھو گے اور خُداوند خُدا تُم سے کہے گا، کیا مَیں نے اپنی باتیں تُمہارے سامنے بیان نہیں کی تھیں، جو اِس آدمی نے مردوں میں سے پکارنے کی مانند لکھیں، ہاں جیسے کوئی خاک سے بولتا ہو؟

۲۸- مَیں اِن باتوں کی بابت نبوّتوں کے پورا ہونے کا اِعلان کرتا ہوں۔ اور دیکھو یہ دائمی خُدا کے منہ سے نکلیں گی اور اُس کا کلام نسل در نسل سِسکار کی مانند پھیلے گا۔

۲۹- اور خُدا تُم پر ظاہر کرے گا کہ جو کچھ مَیں نے لکھا سچ ہے۔

۳۰- اور مَیں دوبارہ تُمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تُم مسیح کی طرف رجوع لاؤ اور ہر اچھی نعمت کو تھام لو اور بری نعمت، نہ ناپاک چیزوں کو چھوؤ۔

۳۱- اے یروشلم جاگ اور خاک سے اُٹھ اور ہاں اے دخترِ صیہُون، تو اپنا خوش نما لباس پہن اور اپنی میخیں مضبوط کر اور ہمیشہ کے لئے اپنی سرحدوں کو بڑھا تاکہ تجھ میں اور اختلاف نہ رہے تاکہ اے اسرائیل کے گھرانے ابدی باپ نے جو عہد تجھ سے کیے پورے ہوں۔

۳۲- ہاں مسیح کی طرف رجوع لاؤ اور اُس میں کامل بنو اور تمام بے دینی سے خود کا انکار کرو اور اگر تُم ہر طرح کی بے دینی سے خود کا انکار کرو گے اور خُدا کو اپنی ساری قوت عقل اور طاقت سے پیار کرو، تب اُس کا فضل تُمہارے لئے کافی ہو گا تاکہ اُس کے فضل کے وسیلے تُم مسیح میں کامل بنو اور اگر خُدا کے فضل کے وسیلے تُم مسیح میں کامل بنو تو تُم کسی طور بھی خُدا کی قدرت کا انکار نہیں کرو گے۔

۳۳- اور پھر اگر تُم خُدا کے فضل سے مسیح میں کامل ہو اور اُسکی قدرت کا انکار نہیں کرتے، تب پھر تُم خُدا کے فضل سے مسیح کے خون بہائے

جانے کے وسیلے مسیح میں مقدس کئے گئے ہو، جو
تُمہارے گناہوں کی معافی کے لئے خُدا کے عہد
میں ہے تاکہ تُم بغیر عیب کے پاک بن سکو۔
۳۴-اور اب مَیں سب کو الوداع کہتا ہُوں۔ مَیں
جلد ہی خُدا کی فردوس میں سکونت کے لئے جانے
کو ہوں، اُس وقت تک جب تک کہ میری روح
اور بدن دوبارہ یکجا ہو جاتے ہیں اور فتح یابی کیساتھ
فضا میں تُمہارے ساتھ ملنے کے لئے، زندوں اور
مردوں کے ابدی منصف، عظیم یہواہ کے خوش
کن تخت کے سامنے مجھے لایا جاتا ہے۔ آمین۔

اختتام

مورمن کی کتاب کے رہنما حوالہ جات

دُوسری تمام باتوں کے علاوہ مورمن کی کتاب یسُوع مسیح کی الوہیت کی گواہی دیتی ہے اور یہ یسُوع مسیح کی انجیل کی تعلیم پر مُشتمل ہے۔ ذیل میں دیئے گئے عنوانات اور حوالہ جات، مورمن کی کتاب میں مرقوم لوگوں، جگہوں، تعلیم اور واقعات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مورمن کی کتاب کے مضامین صفحہ نمبر xv پر ہیں۔

یسُوع مسیح

امریکہ کے باشندوں پر ظاہر ہونا اور خدمت کرنا: ۳-نیفی ۱۱-۲۷۔ وہ اپنی الوہیت کا اعلان کرتا ہے: ۹: ۱، ۱۲-۱۵ ؛ نفیوں کو بپتسمہ سے متعلق ہدایت کرتا ہے: ۱۱: ۱۸-۳۰ ؛ مسیح کی تعلیم سکھاتا ہے: ۱۱: ۳۱-۴۱ ؛ بارہ شاگرد مقرر کرتا ہے: ۱۲: ۱-۲ ؛ مبارکبادیوں کے متعلق سکھاتا ہے: ۱۲: ۳-۱۲ ؛ دُعا کرنے کا نمونہ بتاتا ہے: ۱۳: ۹-۱۳ ؛ جھوٹے نبیوں کے متعلق خبردار کرتا ہے: ۱۴: ۱۵-۲۰ ؛ دُوسری بھیڑوں کے متعلق بتاتا ہے: ۱۵: ۱۱-۲۴ ؛ بیماروں کو شفا دیتا ہے: ۱۷: ۵-۱۰ ؛ لوگوں کے لئے دُعا کرتا ہے: ۱۷: ۱۳-۲۰ ؛ بچوں کو برکت دیتا ہے: ۱۷: ۱۰-۱۲، ۲۱-۲۵ ؛ عشائے ربّانی کی ابتدا کرتا ہے: ۱۸: ۱-۱۴ ؛ بارہ کو رُوح القُدس عطا کرنے کی قُدرت بخشتا ہے: ۱۸: ۲۶-۳۹ ؛ باپ سے دُعا کرتا ہے ۱۹: ۱۶-۳۴ ؛ عشائے ربّانی پر برکت دیتا ہے: ۲۰: ۱-۹ ؛ یسعیاہ کے کلام سے متعلق سکھاتا ہے: ۲۲: ۱-۲۳: ۳ ؛ صحیفوں کی اہمیت کی تعلیم دیتا ہے: ۲۳: ۱-۶، ۱۴ ؛ کلیسیا کے نام سے متعلق بارہ کو ہدایت دیتا ہے: ۲۷: ۱-۱۲ ؛ اپنے مقصد اور کفّارے کی بابت سکھاتا ہے: ۲۷: ۱۳-۲۲۔

پیدائش اور موت: ہیلیمن ۱۴: ۲-۶، ۲۰-۲۷ ؛ ۳-نیفی ۱: ۱۵-۲۱ ؛ ۸: ۵-۲۳۔

تخلیق: مضایاہ ۳: ۸ ؛ ایلما ۳۰: ۴۳-۴۴ ؛ ۳-نیفی ۹: ۱۵ ؛ عیتر ۳: ۱۵۔

خُدا کا برّہ: ۱-نیفی ۱۳: ۴۰ ؛ ایلما ۷: ۱۴ ؛ مورمن ۹: ۶۔

خُدا کا کلام: ۱-نیفی ۱۱: ۲۵ ؛ ۱۵: ۲۳-۲۵ ؛ ۱۷: ۴۵-۴۶ ؛ ۲-نیفی ۲۷: ۱۴ ؛ ۳۱: ۲۰ ؛ مضایاہ ۲۶: ۳ ؛ ایلما ۱۷: ۲ ؛ ۳۱: ۵ ؛ ۳۲: ۲۸-۴۳۔

خُداوند: ۱-نیفی ۳: ۷ ؛ ۱۷: ۱۳-۱۵ ؛ ایلما ۲۹: ۱۱ ؛ ہیلیمن ۱۳: ۶۔

درمیانی: ۲-نیفی ۲: ۹، ۲۷-۲۸۔

عدالت: ۲-نیفی ۲: ۱۰ ؛ ایلما ۵: ۱۵ ؛ ۱۲: ۱۲-۱۵ ؛ ۳۳: ۲۲ ؛ ۳-نیفی ۲۷: ۱۴-۱۶ ؛ مورمن ۳: ۲۰ ؛ ۷: ۶ ؛ عیتر ۱۲: ۳۸۔

قیامت: ۲-نیفی ۲: ۸ ؛ ۹: ۶-۱۳، ۲۲ ؛ مضایاہ ۱۵: ۲۱-۲۶ ؛ ایلما ۱۱: ۴۱-۴۵ ؛ ۴۰: ۱-۶، ۱۱-۲۴ ؛ ۳-نیفی ۲۳: ۹-۱۱۔

کاملیت: دیکھیئے تعلیم —— کاملیت۔

کفّارہ: ۱-نیفی ۱۱: ۳۲-۳۳ ؛ ۲-نیفی ۲: ۳-۱۰، ۲۵-۲۷ ؛ ۹: ۵-۲۷ ؛ یعقوب ۴: ۱۱-

۱۲؛ مضایاہ ۳: ۱۱-۱۸؛ ۴:۶-۸؛ ۱۳:۲۷-۳۵؛ ایلما ۳۴:۸-۱۶؛ ۴۲:۱۱-۳۰؛ ۳-نیفی ۱۱:۱۴۔

کلیسیاء: مضایاہ ۲۵:۱۸-۲۲ ؛ ۲۷:۱۳ ؛ ۳-نیفی ۲۷:۱-۱۲؛ مرونی ۶:۴-۹۔

مخلصی دینے والا: ۲-نیفی ۲:۶-۷، ۲۶ ؛ مضایاہ ۱۵:۶-۲۷ ؛ ایلما ۹:۲۶ - ۲۷ ؛ ۱۱:۴۰- ۴۱ ؛ ۴۲:۱۳-۲۶ ؛ ہیلیمن ۵:۹-۱۲ ؛ ۱۴ : ۱۲ -۱۷؛ ۳-نیفی ۹:۱۷؛ عیتر ۳:۱۳-۱۴۔

مسیح کی بابت نبوّتیں: ۱ - نیفی ۱۰:۴-۱۱ ؛ ۱۱:۱-۳، ۱۲-۳۳ ؛ ۱۹:۸-۱۷ ؛ ۲-نیفی ۱۰:۳ ؛ ۲۵:۱۹ ؛ مضایاہ ۳:۵-۱۲ ؛ ۱۳:۳۳-۳۵ ؛ ایلما ۷:۹-۱۳ ؛ ہیلیمن ۸:۲۲؛ ۱۴:۱-۸، ۱۴-۲۷ ؛ عیتر ۳:۱۳-۲۰۔

مسیح کی تعلیم: ۲-نیفی ۳۱:۱۰-۳۲:۶؛ ۳-نیفی ۱۱:۳۱-۴۱۔

مسیح کی دُوسری آمد: ۳-نیفی ۲۴:۱-۲۔

مسیح کی گواہی دی گئی: ۲-نیفی ۲۵:۲۶ ؛ ۲۶:۱۲ ؛ یعقوب ۷:۱۱، ۱۹ ؛ ایلما ۶:۸؛ عیتر ۱۲:۴۱ ؛ مرونی ۷:۳۱۔

مصلوب کیا جانا: ۱-نیفی ۱۱:۳۲-۳۳؛ ۱۹:۹-۱۴ ؛ ۲-نیفی ۶:۹ ؛ مضایاہ ۱۵:۱-۷؛ ۳-نیفی ۲۷:۱۴-۱۵۔

ممسُوح : ۱-نیفی ۱۰:۴، ۱۷ ؛ ۲-نیفی ۲:۶، ۲۶ ؛ ۲۵:۱۴۔

منّجی: ۱-نیفی ۱۰:۴ ؛ ۱۳:۴۰ ؛ ۲-نیفی ۲۵:۲۰ ؛ مضایاہ ۳:۱۷-۲۰؛ ۵:۷-۱۵؛ ہیلیمن ۱۴:۱۵-۱۷۔

یسُوع مسیح: ۱-نیفی ۱۱:۱۴-۳۳؛ ۲۲:۲۴؛ ۲-نیفی ۹:۵ ؛ ۱۱:۲-۸؛ مضایاہ ۳:۵-۱۳ ؛ ۵:۶-۱۲؛ ایلما ۵:۵۰؛ ۷:۷-۱۳؛ ۴۶:۱۵ ؛ ۳:۲۸ ؛ ۱۴ ؛ ۳-نیفی ۱:۱۲-۲۱ ؛ ۹:۱۱-۲۶ ؛ ۲۷:۳-۲۱، ۲۷ ؛ مورمن ۱:۱۵؛ عیتر ۳:۱۴-۱۷؛ مرونی ۷:۴۸۔

یہوواہ: مضایاہ ۳:۴-۱۱؛ ۱۵:۱؛ ۳-نیفی ۱۵:۱-۵ ؛ عیتر ۳:۱۳-۱۵؛ مرونی ۱۰:۲۷-۳۴۔

لوگ

آدم: ۲-نیفی ۲:۱۴-۲۹؛ ایلما ۱۲:۲۱-۲۶۔

ابراہام: یعقوب ۴ : ۵ ؛ ایلما ۱۳:۱۵ ؛ ہیلیمن ۸:۱۶-۱۹۔

ایلما ، ایلما کا بیٹا : مضایاہ ۲۷:۸-۲۷ ؛ ایلما ۴:۱۱-۲۰؛ ۳۶:۶-۲۷۔

بڑا ایلما: مضایاہ ۱۷-۱۸؛ ۲۵-۲۶۔

ابیناوی: مضایاہ ۱۱-۱۷۔

امیولک : ایلما ۸:۲۱-۲۷ ؛ ۱۰:۱-۳۲ ؛ ۱۱:۲۰-۴۶؛ ۱۴:۹-۲۹؛ ۳۴۔

انوس: انوس ۱۔

اِسمٰعیل: ۱-نیفی ۷:۲-۵؛ ۱۶:۷، ۳۴۔

بنیمین: مضایاہ ۲-۶۔

جدعون : مضایاہ ۱۹:۴-۸ ؛ ۲۰:۱۷-۲۲ ؛ ۲۲ : ۳-۹؛ ایلما ۱:۸-۱۰۔

ذ ینوس: ا-نیفی ۱۹:۱۰، ۱۲، ۱۶ ؛ یعقوب ۵ ؛ ایلما ۳۳:۳-۱۱؛ ۳۴:۷ ؛ ہیلیمن ۸:۱۹؛ ۳-نیفی ۱۰:۱۵-۱۶۔

حوّا: ۲-نیفی ۲:۱۵-۲۰۔

ذ ینوق: ا-نیفی ۱۹:۱۰؛ ایلما ۳۳:۱۵، ۱۷؛ ہیلیمن ۸:۲۰۔

یاردی: عیتر ۱:۳۳-۴۳؛ ۲-۳؛ ۶:۱-۱۸؛ ۱۴-۱۵۔

سام: ا-نیفی ۲:۵، ۱۷ ؛ ۲-نیفی ۵:۵-۶ ؛ ایلما ۳:۶۔

سیموئیل لامنی: ہیلیمن ۱۳-۱۶۔

عُمون، مضایاہ کا بیٹا: مضایاہ ۲۷:۸-۲۸:۸؛ ایلما ۱۷-۲۰؛ ۲۶، ۲۷۔

عیتر: عیتر ۱۲:۱-۵؛ ۱۳:۲-۱۴۔

عینتی نیفی لحی: ایلما ۲۳-۲۴؛ ۲۷:۲۰-۲۷؛ ۵۳:۱۶-۱۹؛ ۵۶-۵۸۔

لابن: ا-نیفی ۳:۱-۲۷؛ ۴:۱-۲۶۔

لامن: ا-نیفی ۲:۵، ۶، ۱۱-۱۲؛ ۳:۹-۳۱؛ ۷:۶؛ ۸:۳۴-۳۸۔

لامنی: ۲-نیفی ۵:۱۴؛ یعقوب ۱:۱۳-۱۴؛ مضایاہ ۱۰:۱۱-۱۷؛ ہیلیمن ۶:۳۴-۳۷۔

لمونی: ایلما ۱۷-۱۹۔

لحی، نیفی کا باپ: ا-نیفی ۲:۱-۴ ؛ ۵:۱۴ ؛ ۸:۲-۳۸؛ ۱۶-۱۸؛ ۲-نیفی ۱-۳؛ ۴:۱-۱۲۔

لیموئیل: ا-نیفی ۲:۱۰ ؛ ۳:۲۸ ؛ یعقوب ۱:۱۳-۱۴۔

مرونی، سالار: ایلما ۴۳:۱۶-۱۷، ۴۷-۵۰ ؛ ۴۶:۱۲-۱۳؛ ۴۸:۱۱-۱۸۔

مرونی، مورمن کا بیٹا: مورمن کلام ۱:۱؛ مورمن ۸:۱-۳، ۱۴ ؛ عیتر ۱:۱-۲ ؛ مرونی ۱:۱-۴ ؛ ۱۰:۱-۲۔

مضایاہ، بنیمین کا بیٹا: مضایاہ ۶:۴-۷ ؛ ۲۸:۱۷ ؛ ۲۹۔

مورمن: مورمن ۱:۱-۶ ؛ ۲:۱-۲، ۱۷-۱۸ ؛ ۳:۸-۱۲؛ ۵:۱-۲؛ ۶:۵-۶؛ ۸:۲-۳۔

مریم، یسُوع کی ماں: ا-نیفی ۱۱:۱۳-۲۰ ؛ مضایاہ ۳:۸؛ ایلما ۷:۱۰۔

مضایاہ کے بیٹے: مضایاہ ۲۷:۸-۲۰، ۳۴؛ ۲۸:۱-۷؛ ایلما ۱۷-۲۶۔

نیفی لوگ: ۲-نیفی ۵:۵-۱۷ ؛ ایلما ۵۰:۲۳ ؛ ۶:۳۴-۳۵ ؛ ۳-نیفی ۱۱-۲۸ ؛ ۴-نیفی ۱:۲-۳، ۱۵-۱۶؛ مورمن ۳:۹-۱۱؛ مرونی ۱:۲۔

نیفی، نیفی کا بیٹا، ہیلیمن کا بیٹا: ۳-نیفی ۱:۲-۳؛ ۷:۱۵-۱۹؛ ۱۹:۴۔

نیفی، لحی کا بیٹا: ا-نیفی ۱:۱-۴ ؛ ۳-۴ ؛ ۷ ؛ ۱۰:۱۷-۲۲؛ ۱۵:۲۱-۳۶؛ ۱۶:۱۸-۳۲؛ ۱۷-۱۸؛ ۲-نیفی ۳۳۔

نیفی، ہیلیمن کا بیٹا: ہیلیمن ۳:۳۷؛ ۵:۱۸-۵۲؛ ۷-۹؛ ۱۰:۳-۱۱؛ ۱۱:۳-۱۸۔

ہاجوت: ایلما ۶۳:۵-۸۔

ہیلیمن، ایلما کا بیٹا: ایلما ۴۵:۲۲-۲۳؛ ۵۳:۱۹، ۲۲؛ ۵۷:۱۹-۲۷۔

ہیلیمن کے بیٹے (جنگی مرد): ایلما ۵۳:۱۶-۲۲؛ ۵۶:۱۰، ۴۷، ۵۲-۵۶؛ ۵۷:۲۶۔

یارد: عیتر ۱:۳۳-۲:۱؛ ۲:۱۳۔

یارد، کا بھائی: عیتر ۱:۳۴-۴۳؛ ۲-۳؛ ۴:۴؛ ۱۲:۲۰-۲۱، ۲۴، ۳۰۔

یعقوب، لحی کا بیٹا: ۲-نیفی ۶-۱۱؛ یعقوب ۱-۷۔

یسوع مسیح: دیکھیے یسوع مسیح والا حصّہ۔

تعلیم

آدم اور حوّا کا گرنا (اِنسان کا گرنا): ۱-نیفی ۱۰:۶؛ ۲-نیفی ۲؛ ایلما ۲۲:۱۲-۱۴؛ ۳۴:۹؛ ۴۲:۲-۱۵۔

آفت: ۲-نیفی ۲:۱۱۔

آدمی: ۲-نیفی ۲:۲۵؛ مضایاہ ۷:۲۷؛ ۳-نیفی ۱۲:۴۸؛ ۲۷:۲۷؛ مرونی ۷:۴۸۔

آزمائش: ۱-نیفی ۱۵:۲۴؛ ۲-نیفی ۲:۱۱-۱۶؛ ایلما ۱۳:۲۸؛ ۳۴:۳۳؛ ۳-نیفی ۱۸:۱۵، ۱۸۔

اختیار: ہیلیمن ۵:۱۸؛ ۱۱:۱۸؛ ۳-نیفی ۷:۱۷؛ ۱۲:۱-۲۔

اعتقاد: ۲-نیفی ۶:۱۴؛ مضایاہ ۴:۱۰؛ ایلما ۱۱:۴۰؛ ہیلیمن ۱۴:۱۳؛ ۳-نیفی ۱۱:۳۵۔

احکام: ۱-نیفی ۲:۱۰؛ ۳:۷؛ یروم ۱:۹؛ ایلما ۳۷:۳۵۔

ابلیس: ۲-نیفی ۲:۱۷-۱۸، ۲۷؛ ۲۸:۱۹-۲۳؛ اومنی ۱:۲۵؛ ایلما ۳۰:۶۰؛ ۳۴:۳۹؛ ہیلیمن ۵:۱۲؛ ۳-نیفی ۱۸:۱۵، ۱۸۔

ابدی زندگی: ۲-نیفی ۲:۲۷؛ ۹:۳۹؛ ۳۱:۱۷-۲۰؛ ۳۳:۴؛ ۳-نیفی ۱۵:۹۔

ایمان: ۱-نیفی ۳:۷؛ ۷:۱۲؛ ۲-نیفی ۹:۲۳؛ ۲۶:۱۳؛ انوس ۱:۳-۸؛ مضایاہ ۳:۱۲؛ ۵:۷؛ ایلما ۱۴:۲۶؛ ۲۲:۱۶؛ ۳۲؛ ۵۷:۲۵-۲۷؛ ہیلیمن ۸:۱۵؛ ۳-نیفی ۱۷:۸؛ عیتر ۱۲:۶-۳۱؛ مرونی ۷:۱، ۲۰-۴۸؛ ۱۰:۴۔

انجیل: ۳-نیفی ۲۷:۱۳-۲۲۔

اُمید: ۲-نیفی ۳۱:۲۰؛ ایلما ۷:۲۴؛ ۱۳:۲۷-۲۹؛ عیتر ۱۲:۴؛ مرونی ۷:۱، ۴۰-۴۳۔

اسرائیل: جمع ہونا: ۱-نیفی ۱۵:۱۲-۱۷؛ ۲۲:۳-۱۲؛ ۲-نیفی ۱۰:۳-۹؛ یعقوب ۵-۶؛ ۳-نیفی ۱۶:۴؛ ۱۷:۴۔ منتشر ہونا: ۱-نیفی ۲۲:۳-۹؛ ۲-نیفی ۱۰:۳-۹؛ یعقوب ۵-۶؛ ۳-نیفی ۲۱:۲۶-۲۹۔ کھوئے ہوئے دس قبیلے: ۱-نیفی ۲۲:۳-۴؛ ۲-نیفی ۲۹:۱۲-۱۴؛ ۳-نیفی ۱۷:۴؛ ۲۱:۲۶-۲۹۔

اِنصاف: ۱-نیفی ۱۵:۳۰؛ ۲-نیفی ۹:۲۶؛ ایلما ۳۴:۱۶؛ ۴۲:۱۳-۲۵؛ ۵۴:۶۔

اس زندگی سے پہلے کی زندگی: ایلما ۱۳:۳؛ عیتر ۳:۱۶۔

انبیاء: ۱-نیفی ۳:۱۷-۱۸؛ ۲۲:۱-۲؛ یعقوب ۷:۱۱؛ مضایاہ ۸:۱۶؛ ۳-نیفی ۱:۱۳۔

انجیل کی بحالی: ۱-نیفی ۱۵:۱۳-۱۸؛ ۲-نیفی ۳:۶-۱۵؛ ۲۷:۶-۲۶؛ ۳-نیفی ۱۶:۷۔

بپتسمہ: ۲-نیفی ۹:۲۳-۲۴؛ مضایاہ ۱۸:۸-۱۶؛ ۲۱:۳۳-۳۵؛ ایلما ۷:۱۴؛ ۳-نیفی ۱۱:۱۹-۴۰؛ ۱۲:۱-۲؛ مرونی ۸:۴-۲۵۔

برگشتگی: شروع کی مسیحی کلیسیاء: ۱-نیفی ۱۳:۲۶؛ ۲-نیفی ۲۶:۲۰۔ شخصی: ۱-نیفی ۸:۲۳، ۲۸؛ ۱۲:۱۷؛ ایلما ۴:۶-۱۲؛ ہیلیمن ۳:۳۳-۳۴؛ ۴:۱۱-۱۳؛ ۵:۲-۳؛ ۱۲:۲؛ ۱۳:۳۸؛ ۳-نیفی ۲:۱-۳؛ مورمن ۸:۲۸-۴۱۔

برکتیں: ۱-نیفی ۱۵:۱۸؛ ۱۷:۳۵؛ ۲-نیفی ۱:۲۸؛ ۴:۹؛ مضایاہ ۲:۲۴؛ ہیلیمن ۱۲:۱؛ ۳-نیفی ۱۲:۱-۱۲؛ ۲۴:۱۰۔

بچّے: ۲-نیفی ۲:۲۲-۲۳؛ مضایاہ ۴:۱۴-۱۵؛ ۳-نیفی ۱۷:۲۱-۲۴؛ مرونی ۸:۸-۲۴۔

برداشت کرنا: ۱-نیفی ۲۲:۳۱؛ ۲-نیفی ۳۱:۱۶، ۲۰؛ ۳-نیفی ۲۷:۶۔

بُرائی: ۲-نیفی ۳۲:۸؛ اومنی ۱:۲۵؛ مضایاہ ۲:۳۲؛ ایلما ۱۹:۳۳؛ مرونی ۷:۸-۱۷۔

باپ: آسمانی: مضایاہ ۲:۳۴؛ ۳-نیفی ۱۳:۱۴، ۲۶-۳۳؛ عیتر ۱۲:۸۔ فانی: ۱-نیفی ۱:۱؛ انوس ۱:۱؛ مضایاہ ۲۷:۱۴؛ ایلما ۳۶-۴۲؛ ہیلیمن ۵:۵-۱۲۔

بقا: ۲-نیفی ۹:۱۳؛ ایلما ۱۱:۴۵۔

بُری خواہش: ایلما ۳۹:۳-۴، ۹؛ ۳-نیفی ۱۲:۲۸۔

بنی نوع انسان کی قیامت: ایلما ۴۰۔

بیماری: مضایاہ ۳:۵؛ ایلما ۷:۱۰-۱۲؛ ۳-نیفی ۲۶:۱۵۔

بے اِعتقادی: ۱-نیفی ۴:۱۳؛ مضایاہ ۲۶:۱-۵؛ ۳-نیفی ۱۹:۳۵۔

پاکدامنی: ۲-نیفی ۹:۳۶؛ یعقوب ۲:۲۸؛ ایلما ۳۹:۱-۱۳؛ ۳-نیفی ۱۲:۲۷-۲۸؛ مرونی ۹:۹۔

پیسہ: دیکھیئے مال و دولت۔

پاکیزگی: ایلما ۱۳:۱۰-۱۲؛ ہیلیمن ۳:۳۳-۳۵؛ ۳-نیفی ۲۷:۲۰۔

ترس: مضایاہ ۱۵:۹؛ ۳-نیفی ۱۷:۶۔

تبدیلی: مضایاہ ۵:۲، ۱۲-۱۴؛ ۲۷:۲۳-۳۵؛ ایلما ۲۲:۱۵-۱۸؛ ہیلیمن ۱۵:۷؛ ۳-نیفی ۷:۲۱۔

تعلیم: دیکھیئے یسُوع مسیح -- مسیح کی تعلیم۔

توبہ: مضایاہ ۵:۲؛ ۲۶:۲۹؛ ایلما ۱۴:۱؛ ۳۴:۳۳-۳۶؛ ۳۶؛ ۴۲:۱۶، ۲۹؛ ۳-نیفی ۹:۲۰-۲۲؛ ۲۷:۲۰؛ مرونی ۶:۸۔

جوابدہی: ایلما ۱۲:۱۴؛ ۴۱:۳-۷؛ ہیلیمن ۱۴:۲۹-۳۱؛ مرونی ۸:۱۰۔

جانفشانی: یعقوب ۱:۱۹؛ ایلما ۱۷:۲؛ ۳-نیفی ۶:۱۴؛ مرونی ۹:۶۔

جھگڑا: ۲-نیفی ۲۶:۳۲؛ مضایاہ ۴:۱۴؛ ۳-نیفی ۱۱:۲۹۔

جہنم: ۱-نیفی ۱۵:۳۵؛ ۲-نیفی ۹:۱۰-۱۲؛ ۲۸:۲۱؛ یعقوب ۳:۱۱؛ مورمن ۹:۴۔

جھوٹ بولنا: ۲-نیفی ۲:۱۸؛ ۹:۳۴؛ ۲۸:۸-۹؛ ایلما ۵:۱۷؛ ۱۲:۳؛ عیتر ۳:۱۲۔

حکمت: ۲-نیفی ۹:۲۸؛ ۲۷:۲۶؛ مضایاہ ۲:۱۷؛ ایلما ۳۷:۳۵۔

خیرات، خیرات دینا: مضایاہ ۴:۲۶؛ ۱۸:۲۷؛ ۳-نیفی ۱۳:۱-۴۔

خُدا کی اولاد: مضایاہ ۵:۷؛ ۲۷:۲۵؛ ۳-نیفی ۹:۱۷؛ عیتر ۳:۱۴؛ مرونی ۷:۱۹۔

مخصوصیت: ۴-نیفی ۱:۳۔

خاندان: ۱-نیفی ۸:۳۷؛ ۲-نیفی ۲:۲۰؛ ۲۵:۲۶؛ یعقوب ۳:۷؛ مضایاہ ۴:۱۴-۱۵؛ ۳-نیفی ۱۸:۲۱۔

خدمت کا کام: یعقوب ۱:۱۹؛ ایلما ۱۷-۲۶؛ ۲۹:۸؛ مورمن ۹:۲۲۔

خُوشی: ۱-نیفی ۸:۱۲؛ ۲-نیفی ۲:۲۲-۲۵؛ ۹:۱۸؛ ایلما ۲۲:۱۵؛ ۳۶:۲۰۔

خُوشی کا منصوبہ: دیکھیئے مخلصی کا منصوبہ۔

خدمت: ۲-نیفی ۲:۳؛ مضایاہ ۲:۱۷؛ عیتر ۲:۸-۱۲۔

خُدا کے گواہ: مضایاہ ۱۸:۸-۹؛ ۳-نیفی ۱۸:۱۰-۱۱؛ مرونی ۴، ۵۔

درد: ۲-نیفی ۹:۲۱؛ یعقوب ۳:۱۱؛ مضایاہ ۲:۳۶-۳۸؛ ۳:۵-۸؛ ۲۵:۱۱؛ ۲۷:۲۸-۲۹؛ ایلما ۷:۱۰-۱۱؛ ۳۶:۱۲-۲۱۔

دہ یکی: ایلما ۱۳:۱۵؛ ۳-نیفی ۲۴:۸-۱۱۔

دُعا: ۲-نیفی ۳۲:۸-۹؛ انوس ۱:۴؛ ایلما ۵:۴۵-۴۶؛ ۱۷:۳؛ ۲۶:۲۲؛ ۳۴:۱۷-۲۸؛ ۳۷:۳۷؛ ۳-نیفی ۱۸:۱۶، ۱۹-۲۱؛ ۱۹:۳۱-۳۴؛ ۲۰:۱؛ مرونی ۷:۶-۹؛ ۱۰:۴۔

ذاتِ الٰہی: ۲-نیفی ۳۱:۲۱؛ مضایاہ ۱۵:۱-۴؛ ۳-نیفی ۱۱:۳-۷، ۲۷، ۳۶۔

رُسول: ۱-نیفی ۱:۱۰؛ ۱۱:۳۴؛ مورمن ۳:۱۸۔

رُوح اُلقدس کی نعمت: ۲-نیفی ۳۱:۱۷؛ مرونی ۲۔

رُوح کی نعمتیں: ۳-نیفی ۲۹:۶؛ مورمن ۹:۷؛ مرونی ۱۰:۸-۱۸۔

رُوح اُلقدس: ۱-نیفی ۱۰:۱۷-۱۹؛ ۲-نیفی ۳۲:۵؛ ۳-نیفی ۲۷:۲۰؛ ۲۸:۱۱؛ مرونی ۱۰:۵۔

رحم: ایلما ۳۲:۲۲؛ ۴۲:۱۳-۲۵؛ مرونی ۸:۱۹-۲۰۔

رُسوم: مضایاہ ۱۳:۳۰؛ ایلما ۳۰:۳۔

راستبازی: ۱-نیفی ۱۷:۳۵؛ ۲-نیفی ۲:۱۳؛ ۹:۱۸، ۴۰؛ ایلما ۵:۵۸؛ ہیلیمن ۱۳:۳۸۔

راستباز ٹھہرنے کے لئے: ۲-نیفی ۲:۵؛ مضایاہ ۱۴:۱۱۔

روزہ: مضایاہ ۲۷:۲۲-۲۳؛ ایلما ۵:۴۶؛ ۶:۶؛ ۱۷:۳، ۹؛ ۴۵:۱۔

زناکاری اور حرامکاری: یعقوب ۳:۱۲؛ ایلما ۳۹:۳-۵؛ ہیلیمن ۸:۲۶۔

زندگی کا درخت: ۱-نیفی ۸؛ ۱۱:۸-۹، ۲۱-۲۲، ۲۵؛ ۱۵:۳۶؛ ایلما ۵:۳۴، ۶۲؛ ۳۲:۴۰۔

سلامتی: مضایاہ ۴:۳؛ ایلما ۳۸:۸؛ ۴۰:۱۲۔

سبت کا دن: یروم ۱:۵ ؛ مضایاہ ۱۳:۱۶-۱۹ ؛ ۱۸:۲۳-۲۵۔

سچائی: ۱-نیفی ۱۶:۲؛ ۲-نیفی ۹:۴۰؛ یعقوب ۴:۱۳ ؛ مرونی ۱۰:۵۔

شادی: ۱-نیفی ۷:۱؛ ۱۶:۷؛ ۴-نیفی ۱:۱۱۔

شُکر گزاری: مضایاہ ۲:۱۹-۲۱ ؛ ایلما ۳۴:۳۸ ؛ ۳۷:۳۷۔

صحائف: ۱-نیفی ۱۹:۲۳ ؛ ۲-نیفی ۲۵:۲۱ -۲۳ ؛ ۲۹:۱۰-۱۴؛ ۳۲:۳؛ یعقوب ۷:۲۳؛ مضایاہ ۱:۲-۷ ؛ ایلما ۱۷ :۲ ؛ ۳۷ : ۱- ۱۹ ؛ ۱۵: ۷ - ۸ ؛ مورمن ۷:۸-۹۔

ضمیر: مضایاہ ۴:۳؛ ایلما ۲۹:۵؛ مرونی ۷:۱۶۔

عہد: ۱-نیفی ۱۵:۱۸ ؛ ۲-نیفی ۳۱:۱۳،۱۶ ؛ مضایاہ ۵:۵ ؛ ۱۸: ۸ - ۱۶ ؛ ۳-نیفی ۲۰:۲۵- ۲۶؛ مرونی ۷:۳۱؛ ۱۰:۳۲-۳۳۔

عدالت : ۱-نیفی ۱۲:۹ ؛ ۲-نیفی ۹:۱۵،۴۶ ؛ ۲۸:۲۳ ؛ ایلما ۴۱:۳،۱۴ ؛ ۳-نیفی ۲۷ :۱۶، ۲۳-۲۶؛ مورمن ۳:۱۸-۲۰۔

علم : ۲-نیفی ۹ :۱۴ ؛ ایلما ۱۸: ۳۵ ؛ ۳۲:۳۴ ؛ ہیلیمن ۱۵:۱۳؛ مرونی ۷:۱۵-۱۷۔

عاجزی : مضایاہ ۳:۱۹ ؛ ۳-نیفی ۱۲:۵ ؛ مرونی ۷:۴۴؛ ۸:۲۶۔

عشائے ربّانی: ۳-نیفی ۱۸:۱-۱۱،۲۸- ۲۹ ؛ مرونی ۴-۵۔

عورت: یعقوب ۲:۲۸ ؛ ایلما ۳۲:۲۳ ؛ ۵۶:۴۷-۴۸۔

عبادت: ۲-نیفی ۲۵:۲۹ ؛ یعقوب ۴:۵ ؛ ایلما ۳۴:۳۸؛ ۳-نیفی ۱۱:۱۷۔

غصّہ : ۲-نیفی ۴:۲۸- ۲۹ ؛ ۲۸:۱۹- ۲۰، ۲۸ ؛ ۳۳:۴-۵؛ ۳-نیفی ۱۱:۳۰؛ مرونی ۹:۳-۴۔

غرور: ۱-نیفی ۱۱:۳۶ ؛ یعقوب ۲:۱۳،۱۶ ؛ ایلما ۵:۲۸ ؛ ہیلیمن ۳:۳۳-۳۶؛ مرونی ۸:۲۷۔

غریب: ۲-نیفی ۹:۳۰؛ مضایاہ ۴:۲۶؛ ایلما ۱:۲۷؛ ۳۴:۲۸؛ ۴-نیفی ۱:۳۔

فرشتے: مضایاہ ۲۷:۱۱-۱۶؛ ایلما ۳۶:۲۲؛ ۳-نیفی ۱۷:۲۴؛ مرونی ۷:۲۵-۳۲۔

فروتنی : ۲-نیفی ۹:۴۲ ؛ مضایاہ ۴:۱۱ ؛ ایلما ۵:۲۷-۲۸ ؛ ہیلیمن ۳:۳۳-۳۵؛ ۳-نیفی ۱۲:۲ ؛ عیتر ۱۲:۲۷۔

فنا: ۲-نیفی ۲:۲۱،۲۵ ؛ ایلما ۱۲:۲۴ ؛ ۳۴:۳۲ ؛ ۴۲:۱۰۔

فضل: ۲-نیفی ۲:۸ ؛ ۱۰:۲۴ ؛ ۲۵:۲۳ ؛ یعقوب ۴:۷؛ عیتر ۱۲:۲۶-۲۷۔

فضل کے ہزار سال: ۱-نیفی ۲۲:۲۶ ؛ ۲-نیفی ۱۲:۴؛ ۳۰:۱۸۔

فرمانبرداری: ۱-نیفی ۳:۷؛ ۱۷:۳؛ مضایاہ ۲:۳۷؛ ایلما ۳:۲۶-۲۷؛ ۳-نیفی ۱۴:۲۱۔

فردوس: ایلما ۴۰:۱۱- ۱۲؛ ۴-نیفی ۱:۱۴۔

قصور: ا-نیفی ۲:۱۶ ؛ ۲-نیفی ۹:۱۴ ؛ انوس ۱:۶ ؛ ایلما ۴۲:۱۸، ۲۹۔

قربانی: ۲-نیفی ۲:۶-۷ ؛ ایلما ۳۴:۸-۱۴؛ ۳-نیفی ۹:۱۹-۲۰۔

کلام مُقدّس: ا-نیفی ۱۳:۳۸-۴۱؛ ۲-نیفی ۳:۱۲ ؛ ۲۹:۳-۱۴؛ مورمن ۷:۸-۱۰۔

کلیسیاء: ا-نیفی ۱۴:۸-۱۷ ؛ ایلما ۶:۱-۶ ؛ مورمن ۸:۳۲-۳۳؛ مرونی ۶:۵۔

کاملیت: ایلما ۴۲:۱۵ ؛ ۳-نیفی ۱۲:۴۸؛ مرونی ۱۰:۳۲۔

کہانت: ایلما ۶:۱ ؛ ۱۳:۱-۱۲ ؛ ۱۷:۳؛ ۳-نیفی ۱۱:۲۱-۲۲؛ مرونی ۲:۲۔

کلیسیائی رہنماؤں کی تائید کرنا: ۳-نیفی ۱۰:۱۲-۱۳؛ ۱۲:۱۔

کمزوری: ا-نیفی ۱۹:۶ ؛ یعقوب ۴:۶-۷ ؛ عیتر ۱۲:۲۷-۲۸، ۳۷۔

گھر: ۳-نیفی ۱۷:۲-۳؛ مورمن ۲:۲۳۔

گناہ: ۲-نیفی ۴:۳۱ ؛ ۹:۳۸ ؛ ایلما ۱۳:۱۲ ؛ ۴۱:۹-۱۰؛ ۴۵:۱۶؛ مرونی ۸:۸۔

گواہی دینا: ۲-نیفی ۳۳:۱؛ یعقوب ۷:۱۰-۱۱؛ ایلما ۵:۴۵-۴۸۔

گواہی: مضایاہ ۱۸:۹ ؛ ایلما ۴:۱۹-۲۰ ؛ ۵:۴۵-۴۸؛ ۳۰:۴۱-۴۴۔

مختاری: ۲-نیفی ۲:۱۵-۱۶، ۲۷؛ ہیلیمن ۱۴:۳۰-۳۱۔

مانگنا: ا-نیفی ۱۵:۱۱؛ ۲-نیفی ۳۲:۴؛ مضایاہ ۴:۱۰، ۲۱؛ مرونی ۱۰:۴۔

مورمن کی کتاب: ۲-نیفی ۳:۱۲-۲۱؛ مورمن ۷:۹؛ عیتر ۵:۱-۴؛ مرونی ۱۰:۴۔

محبّت: ۲-نیفی ۲۶:۳۰؛ ایلما ۷:۲۴؛ عیتر ۱۲:۳۳-۳۴؛ مرونی ۷۔

موت: جسمانی: ۲-نیفی ۲:۲۲ ؛ ۹:۶، ۱۱ ؛ ایلما ۱۲:۲۴ ؛ ۴۰:۱۱ ۔ رُوحانی: ۲-نیفی ۲:۲۷ ؛ ۹:۴-۹؛ یعقوب ۳:۱۱؛ ایلما ۱۳:۳۰ ؛ ۴۲:۹ ؛ ہیلیمن ۱۴:۱۶-۱۹۔

مُعافی: ا-نیفی ۷:۲۱ ؛ مضایاہ ۴:۲ ؛ ۲۶:۲۹-۳۱ ؛ ایلما ۳۹:۶ ؛ ۳-نیفی ۱۳:۱۱۔

محبّت: ا-نیفی ۱۹:۹؛ ۲-نیفی ۳۱:۲۰؛ مضایاہ ۴:۱۵؛ ایلما ۵:۲۶ ؛ ۱۳:۲۸ ؛ ۳۸:۱۲ ؛ مرونی ۷:۴۷-۴۸؛ ۸:۱۶۔

معجزے: ۲-نیفی ۲۷:۲۳ ؛ ایلما ۲۳:۶ ؛ مورمن ۹:۱۰-۲۰؛ عیتر ۱۲:۱۲-۲۱۔

ماں: ایلما ۵۶:۴۷؛ ۵۷:۲۱۔

مقرّر کرنا: مضایاہ ۱۸:۱۸ ؛ ۳-نیفی ۱۲:۱؛ مرونی ۳:۱-۴۔

مُخلصی کا منصوبہ: ۲-نیفی ۲؛ ۹؛ ایلما ۱۲:۲۵-۳۴؛ ۲۲:۱۲-۱۴؛ ۳۴:۸-۱۶؛ ۴۲:۵-۲۶، ۳۱۔

مُخلصی: دیکھیئے مُخلصی کا منصوبہ۔

مکاشفہ: ۲-نیفی ۲۸:۳۰ ؛ ۳۰:۱۷ ؛ ۳۲:۵ ؛ یعقوب ۴:۸ ؛ ایلما ۵:۴۶ ؛ ۲۶:۲۲ ؛ مورمن ۹:۷-۸؛ عیتر ۱۲:۶؛ مرونی ۱۰:۴-۵۔

مال و دولت: ۲-نیفی ۹:۳۰، ۵۰-۵۱؛ ۲۶:۳۱؛ یعقوب ۲:۱۸-۱۹؛ ایلما ۱:۳۰-۳۱؛ ۴:۶-۸؛ ۳-نیفی ۶:۱۲۔

مخالف مسیح: یعقوب ۷؛ ایلما ۳۰۔

نئے سرے سے پیدا ہونا: مضایاہ ۵:۲-۱۵؛ ۲۷:۲۳-۳۰۔

نفسانی آدمی: مضایاہ ۳:۱۹ ؛ ۱۶:۵ ؛ ایلما ۲۶:۱۹-۲۲؛ ۴۱:۱۱؛ ۴۲:۷-۲۴۔

نبوّت: یعقوب ۴:۶، ۱۳؛ مضایاہ ۵:۳؛ ایلما ۱۲:۷؛ ۳-نیفی ۲۹:۶؛ مورمن ۸:۲۳۔

نجات: ۲-نیفی ۲:۳-۶ ؛ مضایاہ ۱۵:۲۴-۲۸ ؛ مرونی ۸:۸-۲۴۔

نشان: مضایاہ ۳:۱۵ ؛ ایلما ۳۰:۴۸-۶۰ ؛ ہیلیمن ۱۴ ؛ ۳-نیفی ۱:۱۳-۱۶ ؛ مورمن ۹:۲۴ ؛ عیتر ۴:۱۸۔

والدّین: ۱-نیفی ۱:۱؛ ۵:۱۱؛ ۸:۳۷؛ مضایاہ ۴:۱۴-۱۵؛ مرونی ۸:۱۰۔

ہاتھوں کا رکھا جانا: ایلما ۶:۱؛ ۳-نیفی ۱۸:۳۶-۳۷؛ مرونی ۲:۲۔

یاد کرنا: ۱-نیفی ۱۴:۸ ؛ ۱۷:۴۵ ؛ مضایاہ ۱:۲-۷ ؛ ہیلیمن ۱۲:۳؛ ۳-نیفی ۱۸:۷، ۱۱؛ مورمن ۵:۲۱؛ مرونی ۴:۳؛ ۵:۲؛ ۱۰:۲۷۔

واقعات اور مقامات

امریکہ میں مسیح کی خدمت: دیکھیئے یسُوع مسیح —— امریکہ کے باشندوں پر ظاہر ہونا اور خدمت کرنا۔

پیتل کے اوراق: ۱-نیفی ۳-۴ ؛ ۵:۱۰-۱۶ ؛ ۱۹:۲۱-۲۴ ؛ اومنی ۱:۱۴ ؛ مضایاہ ۱:۱-۱۴ ؛ ایلما ۳۷:۱-۷ ؛ ۳-نیفی ۱:۲۔

تبدیلی کے تجربات: مضایاہ ۱۷-۱۸ (بڑا ایلما) ؛ مضایاہ ۲۷، ایلما ۳۶ (ایلما، ایلما کا بیٹا)؛ مضایاہ ۲۷-۲۸ (مضایاہ کے بیٹے)؛ ایلما ۸:۱۸-۳۲ (امیولک)؛ ایلما ۱۷ (لمونی بادشاہ)؛ ایلما ۱۹:۱۶-۱۷ (ابش)؛ ایلما ۲۲ (لمونی بادشاہ کا باپ) ؛ ایلما ۲۳-۲۴ (عُمون کے لوگ)۔

ترجمان: مضایاہ ۸:۱۳-۱۸۔

دریائے صیدون: ایلما ۳:۳؛ ۲۲:۲۹۔

زندگی کے درخت کی رویا: ۱-نیفی ۸، ۱۱، ۱۵۔

شمالی مُلک: ایلما ۲۲:۳۰-۳۳ ؛ ۴۶:۲۲ ؛ ۵۰:۱۱، ۲۹-۳۴ ؛ ۶۳:۴-۱۰ ؛ ہیلیمن ۳:۳، ۸-۱۱؛ مورمن ۲:۲۰، ۲۹۔

ضریملہ: اومنی ۱:۱۲-۱۳؛ مضایاہ ۱:۱۸؛ ایلما ۵:۲؛ ہیلیمن ۱۳:۱۲؛ ۳-نیفی ۸:۸، ۲۴۔

عمونیہاہ: ایلما ۸-۱۴؛ ۱۶:۱-۳، ۹، ۱۱؛ ۴۹:۱-۴۔

کمورہ: مورمن ۶:۲، ۶-۱۱؛ ۸:۲؛ عیتر ۱۵:۱۱۔

لحی کا موعودہ سرزمین کی طرف سفر: ۱-نیفی ۲-۱۸۔

لیحونا یا قطب نما: ا-نیفی ۱۶:۱۰، ۲۸-۲۹ ؛ ایلما ۳۷:۳۸، ۴۳-۴۵۔

مُلک یرشون: ایلما ۲۷:۲۲-۲۳ ؛ ۲۸:۱ ؛ ۳۰:۱۹-۲۱؛ ۳۵:۱-۲، ۱۳؛ ۴۳:۴۔

مُلک فراوانی: ایلما ۲۲:۲۹-۳۳؛ ۵۲:۹؛ ۶۳:۵ ؛ ۳-نیفی ۱۱:۱۔

مُلک نیفی: ۲-نیفی ۵:۶-۹ ؛ اومنی ۱:۱۲-۱۳ ؛ مورمن کا کلام ۱:۱۳؛ مضایاہ ۲۸:۱؛ ایلما ۲۲:۳۲۔

مضایاہ کے بیٹوں کی منازل: ایلما ۱۷-۲۷۔

مورمن اور مرونی کی اوراق پر مختاری: مورمن کا کلام ۱؛ مورمن ۱:۱-۵؛ ۲:۱۷-۱۸؛ ۸:۱-۱۷۔

مُلک کا تنگ خاکنائے: ایلما ۲۲:۳۲ ؛ ۶۳:۵ ؛ مورمن ۲:۲۹؛ ۳:۵؛ عیتر ۱۰:۲۰۔

مسیح کی خدمت کے بعد سلامتی: ۴-نیفی ۱:۱-۲۰۔

موعودہ سرزمین: ا-نیفی ۲:۲۰ ؛ ۲-نیفی ۱:۵-۹ ؛ عیتر ۲:۹-۱۲۔

مورمن کے پانی: مضایاہ ۱۸:۷-۸ ؛ ۲۵:۱۸ ؛ ایلما ۵:۳۔

نیفی کی کشتی: ا-نیفی ۱۷-۱۸۔

نیفیوں کی تباہی: مورمن ۱-۶۔

نیفی کے اوراق: ا-نیفی ۹؛ ۱۹:۱-۶۔

ویرانی کا مُلک: ایلما ۲۲:۳۰-۳۲؛ مورمن ۳:۵؛ عیتر ۷:۶۔

ہیلیمن کی فوج: ایلما ۵۳:۱۰-۲۳؛ ۵۶-۵۷۔

یارد کے بھائی کی رویا: عیتر ۳۔

یاردیوں کے اوراق: مضایاہ ۸:۹-۱۲ ؛ ۲۱:۲۵-۲۸؛ عیتر ۱:۱-۴؛ ۱۵:۳۳۔

یروشلم: ا-نیفی ۱:۴، ۱۳، ۱۸ ؛ ۳-نیفی ۲۰:۴۶ ؛ عیتر ۱۳:۵۔

URDU
4 02356 07434 4
35607 434

URDU
4 023560 643 45
35606 434